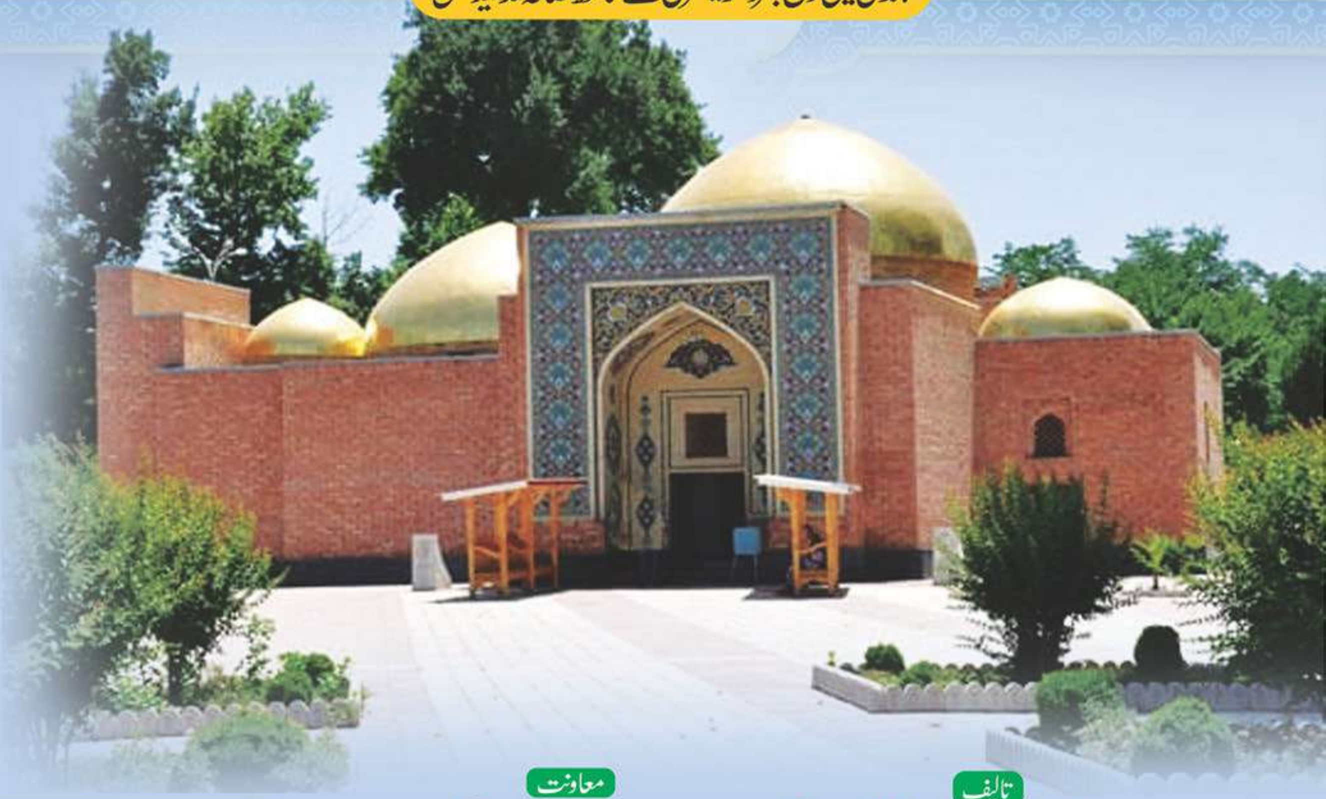
انوارِ ولایت ساداتِ ہمدانیہ

المعروف

حضرت شاہ ہمدانؒ کے روشن ستارے

ہمدانی ٹیلی فون نمبر ڈائریکٹری کے ساتھ اضافہ شدہ ایڈیشن



تالیف
زوار سید عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی

معاونت
سید ساجد حسین ہمدانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انوار ولایت ساداتِ ہمدانیہ

المعروف حضرت شاہ ہمدانؒ کے روشن ستارے

انوار ولایت ساداتِ ہمدانیہ

المعروف حضرت شاہ ہمدانؒ کے روشن ستارے

ہمدانی ٹیلی فون نمبر ڈائریکٹری کے ساتھ اضافہ شدہ ایڈیشن

تالیف

زوار سید عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی

معاونت

سید ساجد حسین ہمدانی

ظرِ کرم شاہِ ہمدان میر کبیر سید علی ہمدانیؒ

☆☆☆

انتساب

قطبِ کمال

سخی سید جلال بادشاہ ہمدانیؒ

(دربارِ عالیہ جلالپور سیداں)

و

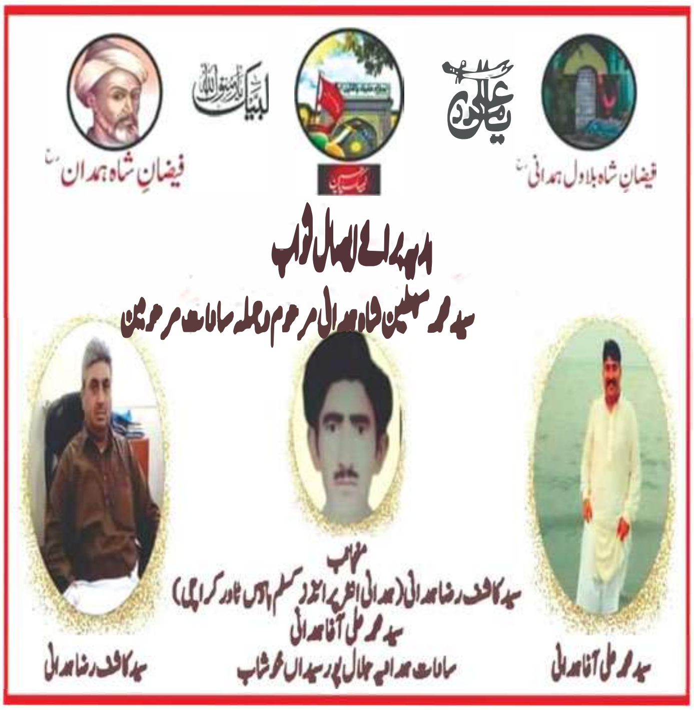
تمام ساداتِ ہمدانیہ کے مرحومین کے نام

کتاب ملنے کا پتہ

زوار سید محمد عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی --------	03210032450, 03412296791
ابو علی سید اشتیاق حسین ہمدانی (فیصل آباد) --------	03008650292
سید ساجد حسین ہمدانی (جلالپور سیداں ضلع خوشاب) --------	03205627014
سید خاور عباس ہمدانی (تلہ گنگ) --------	03015311612
سید اعجاز حسین ہمدانی، ایڈووکیٹ (چکوال) --------	03335912612
سید شاہ حسنین ہمدانی (راولپنڈی) --------	03345513955
سید باقر حسین شاہ ہمدانی (ونده شاہ بلاول) --------	03005108176
سید الحاج زوار سید محمد شاہ ہمدانی (ونده شاہ بلاول) حال مقیم لاہور --------	03219415865
آغا سید محمد علی شاہ ہمدانی (جلالپور سیداں ضلع خوشاب) --------	03012514248
سید نصیر حسین ہمدانی (مظفر آباد) --------	03459545019
سید نور محمد شاہ ہمدانی (بٹیاں والا کشمیر) --------	03449241568
مولانا سید عبد الہادی ہمدانی (بہاولپور) --------	03012816066

محمدیہ ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ
رابطہ نمبر: 0312-5147206
فلیٹ نمبر 6 نیو مارکیٹ گلی مہاجرین تلہ گنگ

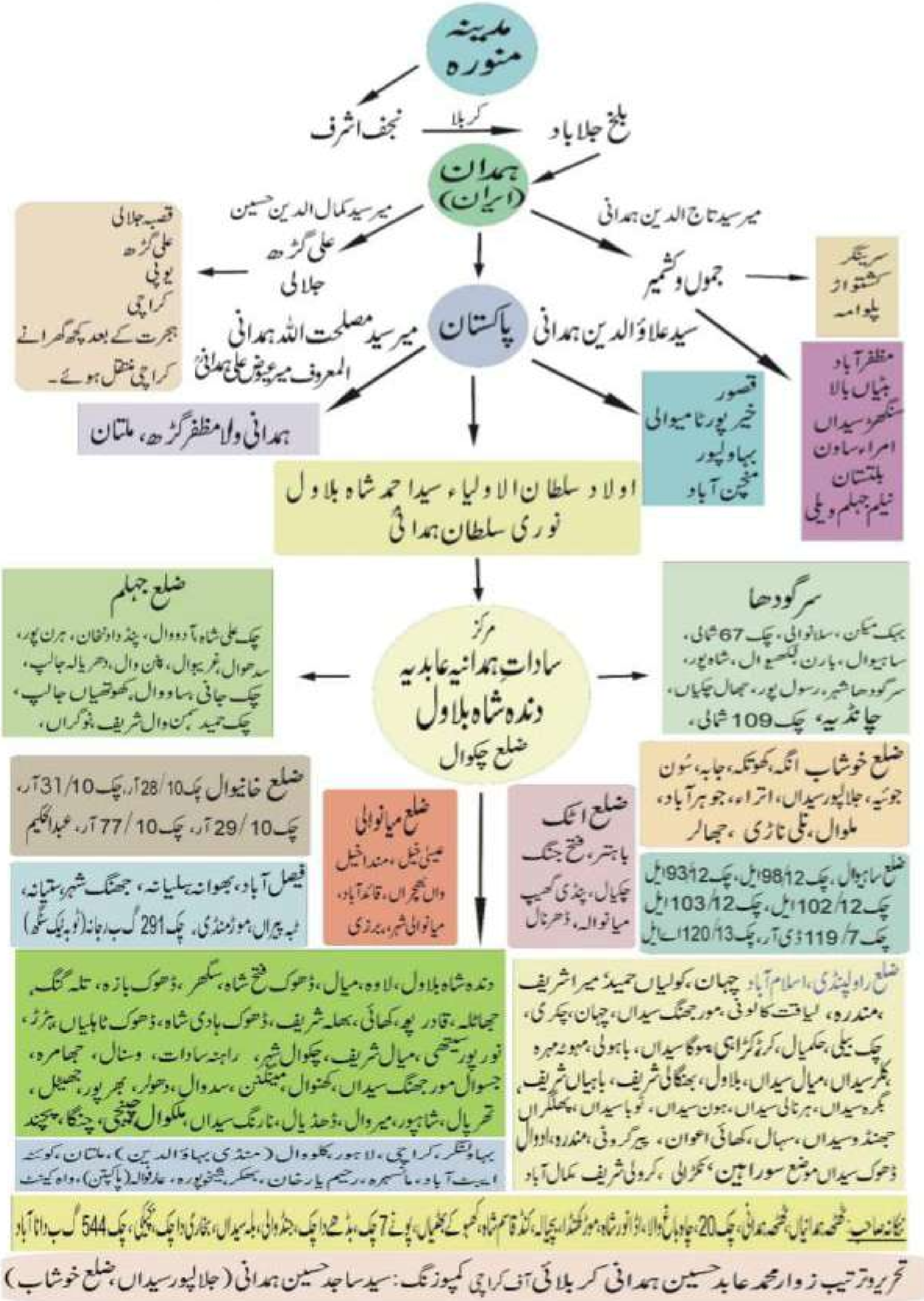
سید انور حسین


فیضانِ شاہ ہمدان
لبیک یا رسول اللہ
یا علی مدد
فیضانِ شاہ بلاول ہمدانی
برائے ایصال ثواب
سید محمد سبطین شاہ ہمدانی مرحوم وجملہ سادات مرحومین
منجانب
سید کاشف رضا ہمدانی (ہمدانی انٹرپرائزز مسلم ہاؤس ٹاور کراچی)
سید محمد علی آغا ہمدانی
سادات ہمدانیہ جلال پور سیداں خوشاب
سید کاشف رضا ہمدانی
سید محمد علی آغا ہمدانی


فیضانِ شاہ ہمدان
لبیک یا رسول اللہ
یا علی مدد
فیضانِ شاہ بلاول ہمدانی
شجرہ نسب
سادات الاشراف حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب
آغا سید محمد علی ہمدانی بن سید محمد سبطین ہمدانی بن سید غلام حیدر شاہ ہمدانی بن سید بڈھایا شاہ ہمدانی بن
سید موج دریا شاہ ہمدانی بن سخی سید جلال شاہ ہمدانی بن سید عنایت علی شاہ ہمدانی بن سید بزرگ شاہ
ہمدانی بن سید بھاون شاہ ہمدانی بن سید دائم پیر شاہ ہمدانی بن سید عبدالرؤف شاہ ہمدانی بن سید محمد مہدی
شاہ ہمدانی بن سید شہاب الدین ہمدانی بن سید احمد شاہ المعروف شاہ سلطان بلاول ہمدانی بن سید اسماعیل
ہمدانی بن سید شاہ زبیر ہمدانی بن سید شاہ نور اللہ ہمدانی بن سید شاہ فتح اللہ ہمدانی بن سید شاہ حسین ہمدانی
بن سید شاہ محمود ہمدانی بن سید جمال الدین الحسین ہمدانی بن سید علی ہمدانی المعروف سیاہ پوش بن سید
احمد کبیر الدین ہمدانی بن سید نور الدین کمال ہمدانی بن سید احمد قتال ہمدانی بن میر سید حسن ہمدانی بن
میر سید محمد ہمدانی بن میر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ بن میر سید شہاب الدین ہمدانی بن سید
(تحریر و ترتیب: زوار سید عابد حسین ہمدانی کربلائی)
محمد ہمدانی بن سید علی بن سید یوسف بن سید محمد شرف الدین بن سید محب اللہ بن سید جعفر بن سید
عبداللہ بن سید محمد بن سید ابو القاسم علی جلابادی بن سید محمد حسن الامیر بن سید ابا عبداللہ الحسین بن سید جعفر الحجۃ بن سید ابو عبیداللہ الاعرج بن امام زادہ
حسین الاصغر بن امام علی السجاد زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
منجانب: سادات حسینیہ عابدیہ الاعرجیہ ہمدانیہ، شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل پاکستان


فیضانِ شاہ ہمدان
لبیک یا رسول اللہ
یا علی مدد
فیضانِ شاہ بلاول ہمدانی
شجرہ نسب
سادات الاشراف حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب
سید محمد کاشف رضا ہمدانی بن سید محمد سبطین ہمدانی بن سید غلام حیدر شاہ ہمدانی بن سید بڈھایا شاہ ہمدانی
بن سید موج دریا شاہ ہمدانی بن سخی سید جلال شاہ ہمدانی بن سید عنایت علی شاہ ہمدانی بن سید بزرگ شاہ
ہمدانی بن سید بھاون شاہ ہمدانی بن سید دائم پیر شاہ ہمدانی بن سید عبدالرؤف شاہ ہمدانی بن سید محمد مہدی
شاہ ہمدانی بن سید شہاب الدین ہمدانی بن سید احمد شاہ المعروف شاہ سلطان بلاول ہمدانی بن سید اسماعیل
ہمدانی بن سید شاہ زبیر ہمدانی بن سید شاہ نور اللہ ہمدانی بن سید شاہ فتح اللہ ہمدانی بن سید شاہ حسین ہمدانی
بن سید شاہ محمود ہمدانی بن سید جمال الدین الحسین ہمدانی بن سید علی ہمدانی المعروف سیاہ پوش بن سید
احمد کبیر الدین ہمدانی بن سید نور الدین کمال ہمدانی بن سید احمد قتال ہمدانی بن میر سید حسن ہمدانی بن
(تحریر و ترتیب: زوار سید عابد حسین ہمدانی کربلائی)
میر سید محمد ہمدانی بن میر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ بن میر سید شہاب الدین ہمدانی بن سید
محمد ہمدانی بن سید علی بن سید یوسف بن سید محمد شرف الدین بن سید محب اللہ بن سید جعفر بن سید عبداللہ بن سید محمد بن سید ابو القاسم علی جلابادی بن سید
محمد حسن الامیر بن سید ابا عبداللہ الحسین بن سید جعفر الحجۃ بن سید ابو عبیداللہ الاعرج بن امام زادہ حسین الاصغر بن امام علی السجاد زین العابدین بن امام
حسین علیہ السلام بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
منجانب: سادات حسینیہ عابدیہ الاعرجیہ ہمدانیہ، شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل پاکستان

برصغیر پاک وہند میں بسنے والے چوتھے امامِ برحق امام سید الساجدین زین العابدین علیہ السلام کے فرزند امام زادہ حسین الاصغر علیہ السلام کی اولاد سادات عابدیہ ہمدانیہ اعراجیہ کے بزرگان کی قبور کی نشاندہی اور رہائشی مقامات کا اجمالی جائزہ



فہرست مضامین

حصہ دوم

امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ المعروف شاہ ہمدانؒ کے اجداد کا مختصر تعارف

حصہ سوم

سلطان الاولیاء سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ کے اجداد و اولاد کے مختصر حالاتِ زندگی

حصہ چہارم

اولاد سخی سید شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانیؒ

حصہ پنجم

اولاد حضرت سخی شاہ عبداللہ ہمدانی ؒ

حصہ ششم

اولاد شاہ اسحاق نوری پاکؒ

حصہ ہفتم

اولاد سید قطب الدین ہمدانیؒ

حصہ ہشتم

اولاد سخی سید شاہ شہاب الدین ہمدانیؒ

حصہ نہم

سادات ہمدانیہ کشمیر و دیگر علاقہ جات

(خیر پور، ٹامیوالی، قصور، جلالی علی گڑھ، مظفر گڑھ، لاہور کے بزرگان)

حصہ دہم

خاندان سادات ہمدانیہ کی دورِ حاضر کی مشہور شخصیات

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ! اللہ پاک کے فضل وکرم سے سادات حسنیہ اعرجیہ ہمدانیہ کے اجداد بزرگان وشخصیات کے احوال زندگی پر ایک نایاب مجموعے کی تکمیل مکمل ہوئی ۔ اس مجموعے کا نام انوار ولایت سادات ہمدانیہ (شاہ ہمدانؒ کے روشن ستارے) ہے ۔ خاندان سادات ہمدانیہ کے اجداد و بزرگان کی دینی روحانی علمی خدمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مقصد ان تمام تذکرات کو اپنی نوجوان نسل تک پہچانا ہے تاکہ ہر نوجوان اپنے بزرگوں کے حالات وزندگی اوران کی دینی وروحانی کاوشوں سے استفادہ حاصل کر کے اپنے معاشرے کا باکردار انسان اور باعمل سید بن سکے۔ اس کتاب کی تشکیل کے لیے مختلف کتب اور زیادہ تر صدری روایات و ذرائع کا سہارا لیا گیا ہے۔ تاکہ ہمارے بزرگان واجداد کی دینی روحانی وعلمی خدمات کو ایک کتابی شکل میں جمع کر کے آنے والی وموجودہ نوجوان نسل کے لیے محفوظ کر سکیں۔

یہ میری تقریباً تین سال کی محنت ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موضوع سے متعلق پہلے سے کچھ جاننے والے قارئین ملاحظہ فرماسکیں کہ اس کتاب میں ایسے تذکرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کو حضرت شاہ ہمدانؒ وحضرت شاہ بلاول ہمدانی ؒ کی دیگر سوانحی کتب میں مورد اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس سے پہلے لکھے جانے والے مقالات اور کتب ورسائل سب غیر اہم یا غیر ضروری ہو گئے ۔ بالکل نہیں، ان کی اپنی جگہ بہت قدر و قیمت ہے ۔ بلکہ ہمیں اعتراف ہے کہ اگر وہ کتب نہ ہوتیں تو ہم اس سے آگے بڑھ کر کام نہ کر سکتے اور جو بھی اس کے بعد مزید کام کرنے کے لیے آگے بڑھے گا اس کے لیے بھی ہر دور میں یہ کتب مشعل راہ ہوں گی۔
میں نے اس کتاب کو گیارہ ابواب (حصوں) میں تقسیم کیا ہے۔ جو درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں۔

① جناب رسالت مآب ﷺ سے لے کر سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ تک مکمل حالات زندگی کا اجمالی خاکہ بمعہ تفصیل۔

② امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ (شاہ ہمدانؒ) کے اجداد کا مختصر تعارف۔

③ سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانی ؒ اور ان کے اجداد اور فرزندان کا مختصر تعارف۔

④ سلطان الاولیا حضرت سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانی ؒ کے فرزند سخی شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانی ؒ کی اولاد کا تذکرہ۔

⑤ سلطان الاولیا حضرت سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانی ؒ کے فرزند سخی شاہ عبداللہ ہمدانی ؒ کی اولاد کا تذکرہ۔

⑥ سلطان الاولیا حضرت سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانی ؒ کے فرزند سخی شاہ اسحاق نوری ہمدانی ؒ کی اولاد کا تذکرہ۔

⑦ سلطان الاولیا حضرت سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانی ؒ کے فرزند سخی شاہ قطب الدین ہمدانی ؒ کی اولاد کا تذکرہ۔

⑧ سلطان الاولیا حضرت سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانی ؒ کے فرزند سخی شاہ شہاب الدین ہمدانی ؒ کی اولاد کا تذکرہ۔
⑨ سادات ہمدانیہ جموں و آزاد کشمیر، قصور، مظفر گڑھ، بہاولپور، لاہور کے بزرگان کے احوال و زندگی۔
⑩ سادات حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ کے دور حاضر کی نمایاں شخصیات کا تعارف۔
⑪ ٹیلی فون نمبرز ڈائریکٹری۔

اس سے پہلے شجرہ جات نسب کا کام نسابہ سید قمر عباس ہمدانی۔ سید شاہ عبدالباسط ہمدانی۔ ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانی ؒ۔ سید غلام رضا شاہ ہمدانی ؒ۔ بابا سید وقار علی حیدر ہمدانی نے بالترتیب کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر۔ مدرک الطالب فی النسب ابی طالب۔ روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب۔ (مؤلف نگ تاریخ کے آئینے میں (سید عبدالرحمن المعروف سید غلام رضا ہمدانی ؒ۔ غیر مطبوعہ) سید وقار علی حیدر ہمدانی (اشجار کمال شجرہ سادات ہمدانیہ قصور/ لاہور) سید اختر حسین شاہ ہمدانی مرحوم (کتاب شجرہ ابن شاہ ہمدانؒ پنن وال جہلم) اور سید غلام علی اصغر شاہ ہمدانی (شجرہ سادات ہمدانیہ پنڈ دادن خان جہلم) نے کتب لکھیں۔ جس میں قابل ذکر سید قمر عباس الاعرجی ہمدانی و سید شاہ عبدالباسط ہمدانی بلاولی نے اپنے علمی تحقیق کے بنیاد پر پورے عرب و پاک ہند میں اپنی صلاحیت کا لوہا منوایا۔ اور پورے ہمدانی خاندان کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کروایا۔ حضرت میر کبیر سید علی ہمدانی ؒ و بزرگان سادات ہمدانیہ کی زندگی تمام ہمدانی سادات کے لیے ایک مینارِ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔

ان تمام سادات کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے میری تالیف شدہ اشاعت اول و ہمدانی ٹیلی فون نمبر ڈائریکٹری کو خوب پذیرائی بخشی اور پھر مجھے یہ حوصلہ ہوا کہ آج کتاب ہذا تحریری و اشاعتی مراحل کے بعد پایہ تکمیل تک پہنچنے کے بعد آپ کے سامنے پہنچانے کے قابل ہوا۔ موجودہ نفسانفسی کے دور میں اپنے بزرگان و اجداد کی معرفت دور حاضر کی اہم ضرورت ہے۔ الحمدُ للہ ہمدانی سادات میں ولایت و فقر تواتر سے چلتی آ رہی ہے۔ ہمارے اجداد و بزرگان کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

انوارِ ولایت ساداتِ ہمدانیہ (شاہ ہمدانؒ کے روشن ستارے) میں اپنے بزرگان کی دینی روحانی و علمی خدمات کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔ اس مجموعے میں شامل تذکرات میں کسی قسم کی بدنیتی یا زیادتی کی کوشش نہیں کی گئی۔ اس مجموعے کی تشکیل مسلسل تین سال سے جاری و ساری ہے۔ اور ان تذکرات کو سوشل میڈیا پر موجود مختلف سادات گروپس میں بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ جہاں تک ہماری رسائی ممکن ہو سکی اور جہاں تک معلومات موصول ہو سکیں اسے ہم نے کتاب کی زینت بنا دیا ہے۔ اُمید ہے کہ سب پڑھنے والے اس کتاب کو معلومات افزاء پائیں گے اور وحدت انسانی، خدمت و مروت، پر اتحاد بین المسلمین کے کام کو آگے بڑھائیں گے جو حضرت شاہ ہمدانؒ کا مشن تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر

زوار سید **محمد عابد حسین شاہ** اعرجی ہمدانی کربلائی (کورنگی کراچی)

تقریظِ اوّل

الحمدللہ ! انوارِ ولایت ساداتِ ہمدانیہ (شاہِ ہمدانؒ کے روشن ستارے) کی اشاعتِ ثانی اضافی تذکرات اور ضروری ترامیم کے ساتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کتاب ہذا کی اشاعت اوّل کو بہت پذیرائی ملی جبکہ نئی اشاعت کا تقاضہ بھی زور پکڑنے لگا کیونکہ اشاعتِ اوّل میں عدم دستیابی کی وجہ سے بہت تذکرات شمولیت سے رہ گئے تھے۔

کتاب انوارِولایت ساداتِ ہمدانیہ کا موضوع سخن حضرت میر سید علی ہمدانی ؒ کی برصغیر میں آباد اولادوں کے حالاتِ زندگی کا حصول معرفت ہے۔آپ کی نسل سے چند مشہور بزرگ ہستیاں وارد ہند ہوئیں، جن کی اولادیں پاک و ہند میں آباد ہیں۔ان شخصیات میں حضرت سلطان نوری پاک احمد شاہ بلاول ؒ کا خانوادہ عددی اعتبار سے بڑا ہے۔

آپؒ کے چھ میں سے پانچ فرزندوں سے سلسلہ نسب چلا جن میں سے بلند مرتبت اولیاء اللہ وسلف صالحین کی کثیر تعداد نے مختلف علاقوں میں سلوک وشریعت اور علم وحکمت کی ترویج فرمائی۔ساداتِ ہمدانیہ کے انہیں بزرگ ہستیوں، خانوادوں اور معروف شخصیات کے ساتھ ساتھ قصور، بہاولپور، مظفر گڑھ، علی گڑھ (ہندوستان)اور کشمیر کے دونوں اطراف کے سادات ہمدانیہ کے تذکرات وتبصرات اور حالات زندگی کو کتابی شکل میں قلمبند کیا گیا ہے۔

قبل ازیں سادات ہمدانیہ کے نسابہ ومحقق جناب سید قمر عباس اعراجی ہمدانی اور جناب سید عبدالباسط ہمدانی بلاولی اور چند دیگر مشجرین نے بہت گراں قدر کام کو کتابی شکل میں محفوظ کیا لیکن کتاب انوار ولایت سادات ہمدانیہ کو ایک امتیازی حیثیت یوں حاصل ہے کہ صاحب کتاب سالہاسال پاکستان وکشمیر کے بلادِ ہمدانیہ میں گردِسفر رہے اور سادات سے بالمشافہ ملاقاتیں اور اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضر ہوکر زمینی حقائق کا نہ صرف جائزہ لیا بلکہ حالات وواقعات کا مشاہدہ کر کے معلومات حاصل کیں جبکہ ان معلومات ومشاہدات اور صدری روایات اور دیگر نسب کی کتب کے عمیق مطالعہ کے بعد خوبصورت تحریریں ترتیب دے کر ایک شاہکار قارئین کی خدمت میں پیش کردیا۔

جن کی آنکھوں میں سدا پیاس کے صحرا چمکیں
درحقیقت وہی فنکار ہوا کرتے ہیں

عزیزم زوار سید محمد عابد حسین ہمدانی کربلائی سادات ہمدانیہ کی ہردلعزیز شخصیت ہیں۔آپ کی شخصیت کی بے باکی اور جُرأت اظہار کو اور آپ کی جہد مسلسل،غور وفکر اور تحقیق و تجسس نے چار چاند لگا دیئے اور ان تحریروں کو انفرادیت بخشی۔دعا ہے کہ زوار سید محمد عابد حسین ہمدانی اسی مستعدی سے اپنا تحقیقی اور تاریخی سفر بھرپور طریقہ سے جاری رکھیں۔اللہ پاک ان کی توفیقات خیر میں مزید اضافہ فرمائے۔آمین

خیراندیش
ابوعلی سید اشتیاق حسین شاہ ہمدانی (فیصل آباد)

تقریظِ دوم

بسمہ تعالیٰ!

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (حجرات: ۱۳)

حمد باری تعالیٰ اس پر کہ اس نے ہمیں نسل علیؑ ابنِ ابی طالبؑ اور عترت محمد ﷺ میں پیدا کیا۔ میں کون ہوں؟ یہ سوال ہر ذی شعور کے حریرِ فہم کے حجابات دانش پر بہر صورت منقش ہوتا ہے، اور جب یہ خبر ہو کہ میں عرصہ تک اس وجود باری کے نور سے خلق وجود اطہر کا حصہ رہا جس کی خلقت وجہ تخلیق کائنات قرار پائی اور جن کی ولایت کی تکوین نظام ہستی کی بقاء کا سبب ہے تو تجسّس عقل بالیدہ کو ژولیدہ کر دیتا ہے کہ تیرا نسب کیا، تیرا تعارف جس قبیلہ سے ہے وہ کہاں، کیسا اور کس طرح فانی زمان کو عبور کر کے یرجع الاصل ہو رہا ہے۔

اس مادی دنیا کی رعنائیوں، سوشل میڈیا کی عطائیوں، انسان کی نسیانائیوں کے عتاب میں مبتلا بشریت کی ہر فرد اپنی ذات میں گم ہے پھر بھی خدا ثلثۃ من الناس کو مجتبیٰ منصم کر کے ان سے کوہ فرہاد ہموار کروا لیتا ہے۔ انہی جواں فکر، عالی ہمت، انتھک، چنیدہ افرد میں برادر عزیز عزت مآب زوار سید عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی صاحب حال مقیم کراچی کی ذات والا صفات ہے ان کی تالیف انوارِ ولایتِ ساداتِ ہمدانیہ اشاعت اول کا مطالعہ کیا۔ باب اول تا یازدہم ہمہ جوانب باکمال محنت شاقہ کا آئینہ دکھائی دیا، کراچی سے خیبر کوئٹہ سے گلگت بلتستان تک۔ سادات عابدیہ حسینہ اعراجیہ ہمدانیہ کے ستاروں کا اجمالی تعارف جہاں مرقم ہوا وہاں اسلاف کی حیات کی خوشبو باہم پہنچائی، تذکرہِ تمامی ثقل بالا دکھائی دیا، تاہم اغلاط کتابت وتدوین رائج تکتیب وتالیف سے پہلوتہی برتنے سے صرف نظر کرتے ہوئے باب اول کی تدوین لاثانی محسوس ہوئی۔ اشاعت ثانی یقیناً زیادہ دیدہ زیب اور حسن اسلوب کتابت وطباعت سے مرصع و مسجع ہوگی اور ہر قاری کے لیے امام برحق امام الساجدین زین العابدینؑ کے بیٹے امام زادہ حسین الاصغرؑ کی نسل سے سادات عابدیہ ہمدانیہ اعراجیہ کے ستاروں کے تعارف اور افراد خانوادے کو باہم ایک دوسرے سے مربوط کرنے میں معاون مددگار ثابت ہوگی۔ تمام نجوم ہائے شاہ ہمدان کی سلامتی اور برادرم زوار عابد ہمدانی کی استقامت کی دعا کے ساتھ "مَاكَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَااكْتَسَبَتْ"۔

احقر العباد

سید حسن رضا ہمدانی

(پرنسپل جامعہ حضرت عمار یاسرؓ)

حیدر روڈ رانا ٹاؤن فیروز والہ ضلع شیخوپورہ

کتاب پر تاثرات

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اپنے نسب اور خاندان کے بارے میں اتنی معلومات (تو ضرور) رکھو جس سے اپنے رشتہ داریوں کو جوڑ سکو۔ اس لئے کہ رشتہ جوڑنے سے اپنے لوگوں سے محبت پیدا ہوتی ہے، مال میں اضافہ ہوتا ہے اور عمر دراز ہوتی ہے۔عزیزم سید عابد شاہ ہمدانی کربلائی اس حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے خاندان کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے اور انہیں جوڑنے جیسا عظیم کردار ادا کر رہے ہیں۔اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی کتاب انوار ولایت سادات ہمدانیہ ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے ہمدانی سادات کی اہم اور نمایاں شخصیات کا تذکرہ یکجا کیا ہے، جو کہ یقیناً ایک قابل قدر کام ہے۔آئندہ نسل کے لیے یہ تصنیف اپنے اجداد کے بارے میں جاننے اور ان کے مثالی کارناموں سے متعارف ہونے کے لیے روشن مینار ثابت ہوگی۔اس مادیت زدہ ماحول میں فکر معاش اور دیگر دنیاوی جھمیلوں سے پیچھا چھڑا کر صرف اور صرف خاندان کی اصلاح و مفاد اور باہمی رابطہ کاری کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دینا یقیناً ایک بہت بڑی قربانی ہے اور یہ کام موصوف بدرجہ اتم سر انجام دے رہے ہیں۔

سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کی اولاد و پیروکار اگرچہ دنیا کے مختلف ممالک میں موجود ہیں۔تاہم پاکستان میں ان کی آل میں سے ایک گوہر تاباں سید احمد کبیر ہمدانی المعروف نوری شاہ سلطان بلاولؒ کی اولاد میں سے اہم شخصیات پر تصنیف کی گئی یہ ایک مفصل اور جامع دستاویز ہے۔

عرض گزار ہوں کہ باری تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی آل اور مولائے کائنات ﷺ کے خاندان کے بارے میں کی گئی اس کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔آمین

سید سجاد حیدر ہمدانی

(دربار عالیہ دندہ شاہ بلاول ضلع چکوال)

لیکچرار، میڈیا اسٹڈیز، منہاج یونیورسٹی لاہور

زوار سید محمد عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی

(مؤلف کتاب انوار ولایت سادات ہمدانیہ)

زوار سید محمد عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی کراچی کے علاقے کورنگی کے رہائشی ہیں۔تقریباً نصف صدی قبل ان کے دادا بسلسلہ ملازمت تلہ گنگ سے ہجرت کر کے کراچی تشریف لائے تھےاوراس وقت سے تاحال یہ خاندان کراچی میں رہائش پذیر ہے۔زوار سید محمد عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی پاکستان آرمی سے ریٹائرڈ ہیں۔مدینہ منورہ و بیت اللہ شریف کی زیارات کا شرف بھی حاصل کیا۔آپ دو مرتبہ کربلائے معلیٰ کی زیارت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے خاندان کی معلومات کو جمع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔لہٰذا مضبوط ارادے کے ساتھ شاہ ہمدان گروپ سے سفر کا آغاز کیا۔آپ نے پاکستان کے ہر کونے میں جا کر ہمدانی سادات سے ملاقاتیں کیں اوران احباب کے تاثرات محفوظ کیے اور ساتھ ساتھ ان کے فون نمبرز حاصل کیے۔جن کو ترتیب دے کر ہمدانی ٹیلی فون نمبر ڈائریکٹری مرتب کی۔اس ڈائریکٹری کا سب بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ملک بھر کے طول وعرض پر پھیلے ہوئے سادات ہمدانیہ ایک دوسرے سے آشنا ہوئے۔ان کے درمیان روابطہ کا آغاز ہوا۔اب تک تقریباً پانچ سو سے زائد ہمدانی بچے و بچیوں کی شادیاں اور کئی بچوں کے لیے روزگار اسی ٹیلی فون نمبر ڈائریکٹری کی بدولت ممکن ہو چکا ہے۔اس کے بعد سارے جمع کردہ تذکرات کو کتابی شکل میں لا کر کتاب انوار ولایت سادات ہمدانیہ کا پہلا ایڈیشن سادات ہمدانیہ کے مخیر حضرات کے تعاون سے شائع کروایا اور سادات میں تقسیم کروایا جسے الحمدُ للہ کافی پذیرائی ملی۔جس کے اثرات ان شاء اللہ موجودہ دور اور مستقبل قریب میں نمایاں نظر آئیں گے۔خداوندِ کریم بصدقہ چہاردہ معصومینؑ آپ کو اس کارِخیر کا اجرِ کثیر عطا فرمائے۔آمین

احقر

سید ساجد حسین ہمدانی

جلالپور سیداں

احوال سید ساجد حسین ہمدانی

(کتاب کمپوزر، سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید ساجد حسین ہمدانی ۱۹۸۷ء میں جلالپور سیداں میں متولد ہوئے۔ آپ کا گھرانہ پشت در پشت علم وعرفان کا گھرانہ شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کے جد سید گل پیر شاہ ہمدانی بن سید جلال شاہ ہمدانی ؒ نے جلالپور سیداں میں علم وعرفان کے حوالے سے گرانقدر کام سرانجام دیئے۔ اس وجہ سے سے یہ علم ورثہ در ورثہ اولاد میں منتقل ہوا۔ سید ساجد حسین ہمدانی کے والد گرامی (سید تنویر حسین ہمدانی) بھی درویشانہ شخصیت کے مالک ہیں۔ ۲۰۱۳ء میں بسلسلہ روزگار چیچہ وطنی ضلع ساہیوال منتقل ہو گئے اور آج کل ڈی پی ایس چیچہ وطنی میں بحیثیت معلم اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ سماجی حوالے سے اپنے گاؤں کی تعمیر وترقی میں گاہے بگاہے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں ایک خاص پہچان رکھتے ہیں۔ اپنے اجداد کے مزارات و دربار کی تزئین وآرائش بھی کرواتے رہتے ہیں۔ ساداتِ ہمدانیہ کے لئے آپ نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود ہمدانی ٹیلی فون نمبرز ڈائریکٹری اور کتاب انوارِ ولایت ساداتِ ہمدانیہ کی کمپوزنگ کا کام دلجمعی سے کیا اور اب بھی اس حوالے سے اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ آمین

احقر

زوار سید محمد عابد حسین شاہ ہمدانی

کراچی

کنوئیر سادات ہمدانیہ رابطہ کونسل

حصہ اوّل

برصغیر پاک و ہند میں بسنے والے

امام زادہ حسینؑ الاصغرؑ بن سید الساجدین امام زین العابدینؑ کی اولاد

سادات عابدیہ ہمدانیہ اعراجیہ کے بزرگان کی قبور کی نشاندہی و رہائشی مقامات کا اجمالی تجزیہ

☆ نبی آخرالزماں، رحمت اللعالمین، شافع محشر، رسالت مآب ابوالقاسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔
(روضہ مبارک مدینہ منورہ، مسجد نبوی)

☆ امیر المومنین، امام المتقین، سید الوصیین، ابوتراب حضرت امام علیؑ المرتضیٰ ابن ابی طالبؑ
(مزار مبارک نجف اشرف، عراق)

☆ سیدۃ النساء العالمین، مخدومہ کونین بی بی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا (مرقد مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ)

☆ سید الساجدین امام علی السجاد زین العابدینؑ (مرقد مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ)

☆ امام زادہ حسین الاصغرؑ (مرقد مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ)

☆ جناب ابوعلی عبید اللہ الاعرج (مرقد زی امرامداین عراق)

☆ جناب جعفر الحجۃ (مرقد مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ)

☆ جناب اباعبداللہ الحسینؒ (مرقد مبارک مدینہ منورہ)

سادات ہمدانیہ حسینیہ عابدیہ الاعرجیہ کی بلخ آمد

☆ ابومحمد حسن الامیرؒ (مرقد مبارک بلخ محلہ جلاباد)

☆ ابوالقاسم میر سید علی جلابادیؒ (مرقد مبارک محلہ جلاباد بلخ)

☆ میر سید محمد اول جلابادی ؒ (مرقد مبارک جلاباد بلخ)

☆ میر سید عبداللہ بلخی ؒ (مرقد مبارک بلخ)

☆ ابوالکامل میر سید محمد جعفر بلخی ؒ (مولد و مرقد جلاباد بلخ)

☆ سید محب اللہ بلخی ؒ (مرقد بلخ جلاباد)

سادات ہمدانیہ حسینیہ عابدیہ الاعرجیہ کی سرزمین ہمدان (ایران) آمد

میر سید شرف الدین بلخ میں متولد ہوئے۔ اور پھر آپ نے یہاں سے ہجرت کر کے ہمدان شہر میں اپنا بسیرا کیا۔ آپ کی ہمدان (ایران) میں اول آمد تھی۔

☆ میر سید شرف الدین (مولد بلخ۔۔۔۔۔۔مرقد ہمدان ایران)

☆ میر سید یوسف الحسینی (مولد ہمدان۔۔۔۔۔مرقد دامن، کوہ الوند عباس آباد)

☆ میر سید باقر الحسینی (مولد ہمدان۔۔۔۔۔مرقد گنبد علویان ہمدان)

☆ میر سید شہاب الدین سیاہ بزاشؒ (مولد ہمدان۔۔۔۔مرقد گنبد علویان ہمدان ایران) آپ جناب شاہ ہمدانؒ (امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ) کے والد محترم تھے۔ آپ کا شمار ہمدان کے افسران اعلیٰ میں ہوتا تھا۔ آپ افسر اعلیٰ کے عہدے پر فائز تھے، مملکت ایران کے رئیس اور دولت مندان میں سے تھے۔

وجہ تسمیہ سادات ہمدانیہ

☆ سالار عجم امیر کبیر سید علی ہمدانی علی ثانی المعروف شاہ ہمدانؒ۔ جد سادات عابدیہ اعراجیہ ہمدانیہ پاک و ہند (۱۳۱۴ء تا ۱۳۸۴ء) مولد ۱۲۔ رجب ۷۱۴ھ بمطابق ۱۳۱۴ء۔ وصال: بمقام وادی پکھل نوکوٹ مانسہرہ پاکستان جائے مرقد۔۔۔۔کولاب ختلان تاجکستان

☆ میر سید محمد ہمدانیؒ (مولد و مرقد ختلان کولاب، تاجکستان) آپ اپنے والد کے ساتھ مدفن ہے۔ آپ کشمیر سے واپس ہمدان گئے اور یہاں سے حج بیت اللہ سے واپسی پر آپ نے وصال فرمایا تھا۔ آپ کولاب میں مدفن ہیں۔

☆ میر سید حسن ہمدانیؒ: (مدفن کولاب)۔۔۔۔۔آپ نے اپنے دادا کا مزار بنوایا۔ امیر تیمور لنگ نے آپ کے خاندان کو ناحق ستایا جس کے بعد جب اس (امیر تیمور) کے خاندان میں وبا پھوٹ پڑی تھی اور مختلف طریقوں سے علاج کرانے پر بھی شفا نہ ملی تو وہ (امیر تیمور کے خاندان والے) شرمندہ ہو کر آپ کے در پر آئے اور معافی کے طلبگار

ہوئے تو آپ نے انہیں معاف فرما دیا اور پھر آپ کی دُعا سے وہ صحت یاب ہوئے۔

☆ سید احمد قتال ہمدانی (مرقد باغ علی ہمدان)

☆ سید نور الدین کمال (مرقد گنبد علویان ہمدان)

☆ سید احمد کبیر الدین ہمدانی (مرقد ماروائے النہر)

☆ میر سید علی ہمدانی امیر سیاہ پوش (مرقد گنبد علویان ہمدان)

☆ جمال الدین ہمدانی (مرقد باغ علی ہمدان)

☆ میر سید شاہ حسین ہمدانی (مدفن باغ علی ہمدان)

☆ میر سید محمود ہمدانی (مدفن باغ علی ہمدان)

☆ سید شاہ نور اللہ (مدفن باغ علی ہمدان)

☆ سید شاہ زبیر ہمدانی (مدفن باغ علی ہمدان)

☆ سید اسماعیل ہمدانی (مرقد باغ علی ہمدان) آپ سید احمد شاہ بلاول کے والد محترم تھے۔

حصہ الف: سادات حسینیہ عابدیہ الاعراجیہ ہمدانیہ پاکستان

سلطان الاولیا سخی سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ کی پاکستان (برصغیر) آمد

☆ **تاریخ و مقام پیدائش:-** 1655ء، ہمدان (ایران)

☆ **ہندوستان آمد:-** آپ نے ایران کے بادشاہ سلیمان بن عباس صفوی (1667ء تا 1694ء) کے دور میں 1685ء میں ہندوستان کی ریاست بیجاپور کے سلطان سکندر عادل کی دعوت پر ہندوستان کی طرف ہجرت فرمائی۔

☆ **موجودہ پاکستان آمد:-** آپ بیجاپور سے براستہ سندھ سیہون، روہڑی، سادھو بیلہ اور جھنگ (پنجاب) سے سفر کرتے ہوئے دندہ شاہ بلاول پہنچے اور یہاں مستقل قیام فرمایا۔ ☆ **پہلی چلہ گاہ:-** بمقام روہڑی سکھر سادھو بیلہ

☆ **آپ کا وصال و مرقد مبارک:-** آپ کا وصال انگہ شاہ بلاول میں ہوا۔ جبکہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی تدفین مرکز سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول ضلع چکوال میں ہوئی۔

☆ **آپ کی اولاد:-** آپ کی اولاد میں چھ فرزند مذکور ہیں آپ نے دو عقد کیے جبکہ دندہ شاہ بلاول میں تین مشہور ہیں۔

☆ **عرس مبارک:-** 28۔ مارچ

حضرت احمد شاہ بلاولؒ کے فرزندان کے نام اور ان کی جائے پیدائش و جائے مدفن:

1۔ سید شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانیؒ

☆ والدہ کا نام: بنت سلطان خان کہکری ☆ پیدائش: ہمدان (ایران) مرقد کرڑ، تھانہ چونترہ راولپنڈی

2۔ سخی سید شاہ عبداللہ ہمدانیؒ

☆ والدہ کا نام: بنت سلطان خان کہکری ☆ جائے پیدائش: ہمدان (ایران)۔ جائے مرقد: دندہ شاہ بلاول

3۔ سخی سید شاہ اسحق نوری پاک ہمدانیؒ

☆ والدہ کا نام: بنت سلطان خان کہکری ☆ پیدائش: ہمدان (ایران)۔ مرقد: ڈھڈیال (چکوال)

4۔ شاہ شہاب الدین (شاہ شیر شہابلؒ)

☆ والدہ کا نام: بنت سلطان خان کہکری ☆ جائے پیدائش: ہمدان (ایران) مرقد کرڑ راولپنڈی

5۔ شاہ قطب الدین ہمدانیؒ

☆ والدہ کا نام: بنت سلطان خان کہکری ☆ جائے پیدائش: ہمدان (ایران)۔ جائے مرقد: دندہ شاہ بلاول یا انگہ شاہ بلاول

6۔ سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹہؒ

☆ والدہ کا نام: پیروزبی بی بنت شیر شاہ سوری ☆ جائے پیدائش: دندہ شاہ بلاول۔ مرقد: دندہ شاہ بلاول

حضرت سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ کی اولاد کے رہائشی مقامات کی نشاندہی

☆ضلع چکوال: دندہ شاہ بلاول تحصیل لاوہ شہر، چنگا، پچپند، ڈھوک گل حسن، میال، ڈھوک فتح شاہ، سگھر، ڈھوک بازہ، شاہ محمدی، دھولر، تلہ گنگ، جھاٹلہ، ملکوال، تراپ، چنیچی، قادر پور، وسنال، کھائی، راہنہ سادات، سدوال، ڈھوک ٹاہلیاں، جسوال، ڈھوک ہادی، جھنگ سیداں، میال شریف، چوا سیدن شاہ، تھرپال، چکوال شہر، ہرڑ، ڈھڈیال، نارنگ سیداں، نوروال، مینگن، دلہ، نیلہ، نور پور، شاہ پور ہمدانیہ

☆ضلع راولپنڈی: چک بیلی، حکمیال، کرڑ کڑاہی، میال سیداں، مور جھنگ سیداں، چہان، چکری، ٹوبا سیداں، بگراں سیداں، ہرنالی سیداں، ہون سیداں، بلاول، بھنگالی شریف، سوگا سیداں، ادھوال، باولی، مہوٹہ مہرہ، کلر سیداں، سدوال، ڈھوک سیداں، جھنڈو سیداں، کولیاں، سواں، پھلگراں، اسلام آباد، باہیاں شریف، سوراہین، شاہ پور سیداں۔ ☆ضلع خوشاب: جلا پور سیداں، جوئیہ، قائد آباد، اتراء، جوہر آباد، شاہ پور، نلی ناڑی، ملوال، سون سکیسر، جابہ، انگہ، کھوتکہ، سگھر اں، جھالر۔ ☆ضلع سرگودھا: لکھیو ال، ساہیوال، سلانوالی، سرگودھا شہر، رسول پور، جھال چکیاں، حیدر آباد ٹاون، کلووال، ملکوال، ٹھٹھی نور، چک 67 شمالی، چک 109 شمالی،

☆ضلع جہلم: چک علی شاہ، غریب وال، ساووال، کھوتھیاں جالپ، ہرن پور، چک جانی، چک حمید، آدووال، سدھوال، دھریالہ جالپ، نوگراں، پنڈ دادن خان، سمن وال شریف، پنن وال۔

☆ضلع اٹک: باہتر، فتح جنگ، ڈھرنال، چکیاں، میانوالہ، زمان آباد، اٹک شہر وغیرہ ☆ضلع میانوالی: برزی، عیسٰی خیل، منداخیل، کوٹ چاندنہ، جلا پور شریف، میانوالی شہر، واں بھچر اں۔ ☆ضلع بھکر: بڑنگا، ☆ضلع جھنگ: فیصل آباد، ستیانہ، ٹوبہ، جھنگ شہر، سلیانہ، موڑ منڈی شاہ جیونہ، ٹباپیراں والا، ☆ضلع فیصل آباد، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر 291 گ ب (رجانہ)،

☆ضلع خانیوال: چک 10/27 آر۔ چک 10/28 آر، چک 10/29 آر۔ چک 10/30 آر۔ چک 10/31 آر، چک 10/77 آر، عبدالحکیم، کچا کھوہ، خانیوال شہر، ☆ضلع ساہیوال: چک 12/102 ایل، چک 12/103 ایل، چک 12/93 ایل، کسووال، چک 12/98 ایل، 13/120 اے ایل، ساہیوال شہر۔

☆ دیگر علاقہ جات: ایبٹ آباد، واہ کینٹ، ننکانہ، شیخوپورہ، لاہور، کوئٹہ، کراچی شہر، کورنگی لانڈھی کلفٹن، بلدیہ، مہاجر کیمپ، ڈیفنس، فیڈرل بی ایریا، ناظم آباد وغیرہ

حصہ دوم: سادات حسینیہ عابدیہ الاعراجیہ ہمدانیہ جموں و آزاد کشمیر

☆ سید تاج الدین ہمدانیؒ (جدِ سادات جموں و کشمیر)۔

☆ جائے تولد: ہمدان (ایران)۔ جائے مرقد: محلہ شہام پورہ، سرینگر (جموں و کشمیر)

☆ میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کی اولاد کے رہائشی مقامات کی نشاندہی

☆ مزار مبارک سید حسن بہادر ہمدانی (رستم ہند) شہاب پورہ، سرینگر

☆ضلع جہلم ویلی: ہٹیاں، امراء ساون، چندکوٹ، ڈبر کیلاں سیداں، پرہور سیداں، دھنی سیداں۔

☆ضلع مظفر آباد: سنگھڑ سیداں، بنی سیداں، بندوے، کہوڑی پچھپی، کہوڑی گورٹا۔

☆ گلگت بلتستان تھورگو: نوشل، درگمبہ، سکیل فورڈ، سکردو،

☆ جموں وکشمیر: سرینگر، کولا گام، کشتواڑ، عمر کالونی، سوختہ نواکدال، حسن آباد، دیوان کالونی، ترال، کورنگی، مدین صاحب سرینگر

نوٹ: یہ تمام اولاد حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کے چچازاد میر سید تاج الدین ہمدانی ابن سید حسن الحسینی بن میر سید باقر الحسینی ہمدانی (مدفن باغِ علی ہمدان شہر) کی ہے۔ (بحوالہ کتاب المشجر، صفحہ نمبر 53، مؤلف سید قمر عباس الاعرجی ہمدانی)

حصہ سوم: سادات حسینیہ عابدیہ الاعراجیہ ہمدانیہ جلالی علی گڑھ ہندوستان

☆ میر سید کمال الدین حسین ہمدانیؒ، جائے تولد: کشمیر یا ہمدان۔ جائے مرقد: علی گڑھ (انڈیا)۔ آپ ہمایوں بادشاہ کے دور میں کشمیر سے جلالی علی گڑھ وارد ہوئے۔ آپ نے حضرت شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات کو عام کیا۔ اوراوراد فتحیہ، تعزیہ داری، علم داری، مجالس و ماتم داری کو بھی فروغ دیا۔ حضرت شاہ ہمدانؒ کی اولاد کی یہ شاخ کولاب سے کشمیر اور کشمیر سے جلالی علی گڑھ وارد ہوئی۔

☆ **اولاد میر سید کمال الدین حسین ہمدانیؒ کی اولاد کے رہائشی مقامات کی نشاندہی:**

☆علی گڑھ (انڈیا): جلالی، دہلی، یوپی میرٹھ اور قیام پاکستان کے بعد ان کی اولاد کراچی کے مختلف علاقہ جات حیدر آباد و عارف والا پنجاب میں مقیم ہے۔ (بحوالہ کتاب المشجر، صفحہ نمبر 92، مؤلف سید قمر عباس الاعرجی ہمدانی)

حصہ چہارم: سادات حسینیہ عابدیہ الاعراجیہ ہمدانیہ قصور/ بہاولپور

☆ سید علاؤالدین ہمدانی المعروف وڈا شہیدؒ: جائے تولد و مرقد: ڈھوک منگیال تلہ گنگ (چکوال)۔۔۔ سید علاؤالدین ہمدانی المعروف وڈا شہیدؒ سب سے پہلے پاکستان آئے۔ اور بمقام ڈھوک منگیال تلہ گنگ سکھوں سے جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کا مزار مبارک ایک حویلی نما قبرستان میں موجود ہے۔ جہاں دیگر قبور بھی موجود ہیں۔ جس کے بارے میں مقامی بزرگان کا کہنا ہے کہ یہ سب وڈا شہیدؒ کے ساتھی مجاہدین تھے۔ آپ عوام میں علاول کے نام سے مشہور تھے۔

سید علاؤالدین المعروف وڈا شہید کی اولاد کے رہائشی مقامات کی نشاندہی

☆ضلع قصور: کوٹ مراد خان، قصور شہر، محلہ بابا بھلے شاہ لاہور و دیگر مضافات ☆ضلع بہاولپور: خیر پور ٹامیوالی، بہاولپور شہر، گھوٹکی، ملتان وغیرہ (بحوالہ کتاب ہم اور ہمارے اسلاف، مؤلف ڈاکٹر عبدالرحمن ہمدانی)

حصہ پنجم: سادات حسینیہ عابدیہ الاعراجیہ ہمدانیہ مظفر گڑھ

☆ میر سید مصلحت اللہ ہمدانی ؒ المعروف میر عیوض علی ہمدانی ؒ، مرقد: ہمدانی والا مظفر گڑھ۔ پہلی روایات کے مطابق آپ کشمیر سے ہمدانی والا تشریف لائے۔ دوسری روایات کے مطابق آپ ہندوستان سے پاکستان وارد ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک تو نہیں ہے۔ لیکن قبر مبارک کا نشان ضرور موجود ہے۔ (بحوالہ مقامی صدری روایات سادات ہمدانیہ، ہمدانی والا مظفر گڑھ)

میر مصلحت اللہ ہمدانی ؒ المعروف میر عیوض علی ہمدانی ؒ کی اولاد کے رہائشی مقامات کی نشاندہی

☆ ضلع مظفر گڑھ: مرکز سادات ہمدانیہ ہمدانی والا، کوٹ ادو، مظفر گڑھ شہر، ملتان وگردونواح۔

مندرجہ بالا تحریر کی ابتدائی معلومات درج ذیل ذرائع سے حاصل کی گئیں۔

☆ آل شاہ ہمدانؒ واٹس ایپ گروپس ☆ کتاب آثار واحوال آل شاہ ہمدان (ابوعلی سید اشتیاق حسین ہمدانی)

☆ کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغرؒ۔ مؤلف سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی

☆ کتاب مدرک الطالب فی اولاد آل ابی طالب۔ مؤلف سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی

☆ کتاب روضۃ الطالب۔ مولف نسابہ الشریف سید قمر عباس الاعرجی ہمدانی

☆ کتاب ہم اور ہمارے اسلاف۔ سالار عجم۔ مولف ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانی

☆ کتاب تذکرہ شاہ ہمدانؒ مولف سید نصیر حسین شاہ ہمدانی صاحب

☆ کتاب تذکرۃ السادات الہمدان۔ مولف شاہ عبدالباسط ہمدانی

☆ غیر مطبوعہ کتاب تلہ گنگ تاریخ کے آئینے میں۔ سید غلام رضا شاہ ہمدانی

مختصر سوانح حیاتِ مبارکہ

آ قائے دوجہاں، رحمت العالمین، خاتم النبین، نبی مہربان، وجۂ تخلیقِ کائنات

حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

حضرت اسماعیلؑ کے 29 پشت اور حضرت آدمؑ کے 69 پشت یعنی حضرت آدمؑ کی وفات کے 9700 سال چار مہینے بعد، شیعہ علماء کے قول کے مطابق 17 ربیع الاول بروز جمعہ، یعنی 29 اگست 571ء صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔ پدر بزرگوار جناب عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف جبکہ مادر گرامی جناب آمنہ قبیلہ بنی کلاب کی شریف زادی اور رئیس خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ شجاعت اور بہادری میں یہ خاندان بہت ممتاز گزرا ہے اور عرب میں بہت مستند تھا۔

شعب ابوطالبؑ مکہ میں آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادت ہوئی۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے والد عبداللہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادت سے دو مہینے پہلے ہی وفات پا چکے تھے، دادا عبدالمطلب موجود تھے وہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے کفیل ہوئے اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چچا جناب ابوطالبؑ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہر طرح سے کفالت اور دیکھ بھال کرتے رہے۔

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اسم مبارک: محمد، احمد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی کنیت: ابوالقاسم

آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے القاب: آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے القاب ایک ہزار سے زیادہ ہیں جو زیادہ مشہور ہیں ان کو ہم یہاں بیان کر رہے ہیں۔ مصطفیٰ، مجتبیٰ، محمود، شفیع، شافع، خاتم الانبیاء، رسول اللہ، حبیب اللہ، اشرف المرسلین، سید البشر، محبوب حق، طاہر، مختار، سراج منیر، امین، صادق، شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، طٰہٰ، یٰس، مزمل، مدثر، سرور کائنات، فخر موجودات، سید عالم۔۔۔۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولادت: شہر مکہ تاریکیوں اور خاموشیوں میں ڈوبا ہوا تھا زندگی کے آثار دور دور تک نظر نہیں آرہے تھے البتہ چاند اپنی عادت کے مطابق دھیرے دھیرے پہاڑوں کی اوٹ سے گزرتا ہوا ذرا بلندی پر آگیا تھا اور اپنی ٹھنڈی ٹھنڈی شعاعیں مکہ کے معمولی اور سادہ گھروں اور ریگستانی ذروں پر بکھیر رہا تھا۔

رفتہ رفتہ آدھی رات گزر گئی اور حجاز کے جلتے جھلستے ہوئے صحراؤں پر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں ذرا دیر کے لئے ریگستانوں کے سینوں میں لگی آگ ٹھنڈی ہوئی، ریاکاری سے دور خلوص کی اس بزم میں ستاروں کی موجودگی نے اور اضافہ کر دیا۔ صبح ہو چکی ہے، نسیم سحر ہولے ہولے چل رہی ہے، مرغان خوش الحان سحر انگیز نغمے فضا میں منتشر کر رہے ہیں گویا کسی معشوق سے راز و نیاز کر رہے ہیں۔ افق مکہ پر سفیدئ سحر نمودار ہونے والی ہے مگر سارے شہر پر ایک مبہم سا سکوت طاری ہے سب گہری نیند سو رہے ہیں، ہاں صرف آمنہؑ بیدار ہیں ناگہاں چند نامعلوم مگر نورانی عورتیں ان کے کمرے میں آئیں ان کی خوشبو نے جناب آمنہ کو متحیر کر دیا۔ یہ کون ہیں اور کس طرح یہاں آئی ہیں کیوں کہ دروازہ تو بند ہے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ان کا عزیز فرزند متولد ہوا۔ جس چیز کا مہینوں سے انتظار تھا 17

ربیع الاول یعنی 29 اگست 571ء صبح صادق کے وقت اپنے بچے کی صورت دیکھ کر جناب آمنہ کی آنکھیں چمک اُٹھیں اور دل باغ باغ ہوگیا۔

ہر ایک کو اس ولادت کی خوشی تھی "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)" سے جناب آمنہ کے گھر کے در و دیوار روشن و منور ہو گئے لیکن اس وقت آمنہ جواں سال شوہر "عبداللہ" کی کمی شدت سے محسوس کر رہی تھیں جس وقت وہ شام سے مدینہ واپس آ رہے تھے راستہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا انھیں وہیں دفن کر دیا گیا تھا اور آمنہ ہمیشہ کے لئے تنہا ہو گئی تھیں۔

جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی اس وقت زمین و آسمان میں ایسے عجائبات و معجزات خدا کی طرف سے ظاہر ہوئے خاص کر مشرق میں (جو اس وقت کی تہذیب و تمدن کا مرکز تھا) یہ حوادث خبر رسانی کا اس وقت اس سے سریع ذریعہ تھے جس سے یہ معلوم ہو گیا کہ دنیا میں کوئی عظیم واقعہ ہوا ہے۔

یہ بچہ تمام فرسودہ رسم و رواج کا خاتمہ کرنے والا اور ایک نئی تہذیب کی بنیاد رکھنے والا تھا، انسانوں کو سعادت کی شاہراہ پر گامزن کرنے والا تھا، لہٰذا ولادت کے پہلے ہی دن سے فرسودہ اور جاہلی نظام کے لئے خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔ نوشیرواں کا وسیع و عریض محل جس کی ابدیت کا خواب دیکھا جا رہا تھا، اسی رات اس میں زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگورے گر گئے۔ آتش کدہ فارس جو ایک ہزار سال سے مجوسی قوم نے جلا رکھا تھا خود بخود خاموش ہو گیا۔ بوقتِ ولادت ایسی روشنی پھیلی کہ شام و کسریٰ کی عمارتیں دکھائی دینے لگیں، جہاں کہیں بھی بت رکھے ہوئے تھے سب سرنگوں ہو گئے۔ خیالی خداؤں کے پجاری جن کا تعصب انھیں کوئی اور فکر کرنے نہیں دیتا تھا وہ بھی ان واقعات کے بعد سوچنے پر مجبور ہو گئے اسی طرح "ساوہ" کے دریا نے خشک ہو کر بیداری کا پیغام دیا۔

ماں کی شفقت سے محرومی: ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کی چھ بہاریں گزری تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ جناب آمنہ اپنے رشتہ داروں اور اپنے مرحوم شوہر کی قبر کی زیارت کرنے گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہمراہ لے گئیں، مدینہ میں رشتہ داروں سے ملاقات کی اور شوہر کی قبر کی زیارت کر کے اپنے عہد کی تجدید کی اور پھر مکہ واپس آنے لگیں کہ راستہ میں "ابواء" نامی جگہ پر آپ (آمنہ) کا انتقال ہو گیا۔ وہ عمر جس میں بچے کو ماں کی محبتوں اور باپ کی شفقت کی بے پناہ ضرورت ہوتی ہے اس عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر سے دونوں سائے اٹھ گئے۔

نبوت کے آثار: جس طرح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور اس کے بعد رونما ہونے والے غیر معمولی واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اور عظمت کی ترجمانی کر رہے تھے اسی طرح بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرے بچوں سے ممتاز کر رہا تھا جناب عبدالمطلب کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔ اسی لئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیر معمولی احترام کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جناب ابوطالب علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہم نے کبھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلط بیانی اور کوئی نازیبا بات نہیں دیکھی نہ کبھی بیجا ہنستے دیکھا اور نہ کبھی بیجا گفتگو کرتے دیکھا وہ اکثر و بیشتر تنہا رہتے تھے۔

جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات سال کے تھے اس وقت یہودیوں نے کہا کہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام اور مشتبہ غذاؤں کو استعمال نہیں کرتا لہٰذا بہتر ہے کہ ہم ان کا امتحان لیں، چنانچہ ایک مرتبہ یہودیوں نے ایک مرغ چرا کر ابوطالبؑ کے پاس بھیجا، چونکہ کسی کو علم نہ تھا اس لئے سب نے کھایا لیکن پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرف ہاتھ تک نہیں بڑھایا۔ جب اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا: کہ یہ حرام ہے اور خدا مجھے حرام سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے ایک بار اپنے پڑوسی کا مرغ

پکڑ لیا اور خیال یہ تھا کہ بعد میں اس کی قیمت ادا کردیں گے۔ پیغمبرِ اکرم ﷺ نے اس مرغ کی طرف بھی ہاتھ نہیں بڑھایا اور فرمایا: کہ یہ غذا مشتبہ ہے۔اس کے بعد یہودیوں نے کہا کہ یہ بچہ بڑی عظمتوں کا مالک ہے اس کی شان نرالی ہے۔

قریش کے سردار جناب عبدالمطلب رسولِ خُدا ﷺ کے ساتھ ہرگز اس طرح سے پیش نہیں آتے تھے جس طرح دوسرے بچوں کے ساتھ پیش آتے تھے بلکہ بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔

جس وقت خانہ کعبہ کے گرد جناب عبدالمطلب کے لئے مخصوص نشست بنائی جاتی تھی اور ان کے فرزند اس کے گرد جمع ہوجاتے تھے تو ایسا رعب طاری ہوتا تھا کہ کوئی اس جگہ تک جا نہیں سکتا تھا لیکن آنحضرت ﷺ اس جاہ وجلال سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے، آنحضرت ﷺ سیدھے وہاں جاتے تھے جہاں جناب عبدالمطلب بیٹھے ہوتے تھے وہ لوگ جو آنحضرت ﷺ کو وہاں جانے سے روکتے تھے عبدالمطلب ان سے کہتے تھے کہ میرے فرزند کو روکو نہیں، خدا کی قسم اس کی جداگانہ شان ہے، اس وقت آنحضرت ﷺ جناب عبدالمطلب کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے تھے۔

یادِ ماضی: آنحضرت ﷺ کا بچپن یتیمی کے کرب کے ساتھ دادا عبدالمطلب اور چچا ابوطالب کی شفقت کی چھاؤں میں گزرا۔یتیمی کا رنج ہر رنج سے جانگداز ہوتا ہے، رنج کے یہ تجربے آنحضرت ﷺ کی آئندہ زندگی کے لئے بڑے مفید ثابت ہوئے۔رفتہ رفتہ عمر میں اضافہ ہوتا رہا اور بچپن سے جوانی میں قدم رکھا، جہاں صلاحیتیں اور جذبات پروان چڑھتے ہیں اگرچہ ماں کی محبت اور باپ کی شفقت سے محروم ہوچکے تھے مگر جناب ابوطالبؑ اپنا اخلاقی فرض اور اپنے والد کی وصیت کے مطابق آنحضرت ﷺ کی برابر حفاظت کرتے رہے۔ ابوطالبؑ کے لئے حضرت تین طرح سے عزیز تھے، فرزند تھے، مرحوم بھائی کی نشانی اور اپنے مرحوم پدر کی یادگار تھے۔لہٰذا حضرت ﷺ جناب ابوطالبؑ کے گھر کے ایک فرد تھے۔جناب ابوطالبؑ کے دوسرے بچوں کی طرح حضرت محمد ﷺ بھی ان کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھتے تھے جناب ابوطالبؑ آنحضرت ﷺ کے لئے مہربان باپ، وفادار چچا اور دل سوز مربی تھے۔ چچا اور بھتیجے میں اتنی محبت تھی گویا دو قالب ایک جان تھے۔یہی وجہ تھی کہ ابوطالبؑ ہر جگہ آنحضرت ﷺ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے، اپنے ساتھ عرب کے مشہور بازاروں "عکاظ"، "مجنہ" اور "ذی المجاز" لے جاتے تھے۔یہاں تک کہ جس وقت جناب ابوطالبؑ کاروانِ تجارت کے ساتھ شام جانے لگے تو حضرت ﷺ کی جدائی برداشت نہ کرسکے اور حضرت ﷺ کو اپنے ہمراہ شام لے گئے۔حضرت ﷺ نے اونٹ کے اوپر "یثرب" اور "شام" کا دور دراز سفر کیا۔

بحیرا سے ملاقات: جب قریش کا قافلہ "بصرہ" کے نزدیک پہنچا، اس وقت گوشہ نشین زاہد بحیرا اپنے صومعہ میں تھا، اس نے دیکھا کہ ایک قافلہ آرہا ہے اور قافلہ کے ساتھ ساتھ ابر کا ایک ٹکڑا بھی حرکت کررہا ہے۔بحیرا اپنے صومعہ سے نیچے اتر کر ایک گوشہ میں کھڑا ہوگیا اور اپنے خادم سے کہنے لگا کہ قافلہ والوں سے جاکر کہہ دو کہ وہ سب آج ہمارے مہمان ہیں۔حضرت محمد ﷺ کے علاوہ ہر شخص اس کے پاس چلا گیا۔بحیرا نے دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا وہیں رکا ہوا ہے۔اس نے دریافت کیا کہ قافلہ کے تمام افراد یہاں آگئے ہیں؟ سب نے کہا ہاں! البتہ ایک نوجوان جو سن میں سب سے چھوٹا ہے وہ یہاں نہیں ہے۔بحیرا نے کہا جاؤ اس کو بھی بلا لاؤ جب حضرت ﷺ چلے تو ابر بھی ان کے ساتھ چلا۔بحیرا غور سے یہ منظر دیکھتا رہا۔جب کھانا وغیرہ کھا چکے تو بحیرا نے حضرت ﷺ سے کہا میں آپ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو "لات" اور "عزیٰ" کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آپ ضرور جواب دیں گے۔

حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): ۔۔۔۔۔۔ جن دو ناموں میں تم نے مجھے قسم دلائی ہے مجھے سب سے زیادہ انہی دو ناموں سے نفرت ہے۔

بحیرا: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کو اللہ (خدا) کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے سوالوں کا جواب دیجئے۔

حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): ۔۔۔۔۔۔ اپنا سوال بیان کرو۔

مختصر سی گفتگو کے بعد بحیرا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر گر پڑا اور آپ کے دست و پا کا بوسہ لیا اور کہا:

اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ کے دشمنوں سے جنگ کروں گا آپ بشریت کے سردار ہیں۔

اس کے بعد اس نے قافلہ والوں سے پوچھا کہ یہ جوان کون ہے۔ قافلہ والوں نے ابوطالبؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کا فرزند ہے بحیرا نے کہا: یہ ان کے والد نہیں ہیں ان کے والد ان کی ولادت سے پہلے انتقال کر چکے ہیں۔

ابوطالب علیہ السلام نے کہا ہاں وہ میرے بھائی کا بیٹا ہے۔

بحیرا نے کہا: اس جوان کا مستقبل بہت ہی روشن و تابناک ہے۔ جو خصوصیات میں اس میں دیکھ رہا ہوں اگر یہودیوں کو معلوم ہو جائے تو اس کو قتل کر ڈالیں۔ اس جوان کے سلسلے میں یہودیوں سے بہت زیادہ ہوشیار رہئے۔

ابوطالب علیہ السلام نے پوچھا: یہ بچہ کیا کارنامہ انجام دے گا؟ اور یہودی کیا کریں گے۔

بحیرا نے کہا: یہ بچہ مستقبل میں پیغمبر ہوگا۔ اس پر وحی کا فرشتہ نازل ہوگا۔

ابوطالب علیہ السلام نے کہا: خدا یقیناً اس بچہ کی حفاظت کرے گا، یہودیوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

کردار کی بلندی: جس معاشرے میں حضرتؐ زندگی بسر کر رہے تھے، اخلاقی پستیاں اس معاشرے کی فضیلت شمار کی جاتی تھیں۔ جوان تو جوان حجاز کے بوڑھے بھی بدکاری میں سب سے آگے تھے یہاں تک کہ ہر گلی اور کوچہ میں بالا خانوں پر سیاہ پرچم مرکز فساد کی نشاندہی کرتے تھے اور لوگوں کو بدکرداری اور انحراف کی طرف بلاتے تھے۔

ایسے گندے اور کثیف ماحول میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جوانی کے پچیس سال گزارے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ کردار پر ماحول کی کثافت کا ذرہ بھی اثر نہ ہوا بلکہ دوست و دشمن ہر ایک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار کی بلندی کا اعتراف کیا۔

جس وقت جناب خدیجہؑ سے آپ کی شادی ہوئی اس وقت شعراء نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں جو اشعار کہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار کے آئینہ دار ہیں، شاعر جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ:

"اے خدیجہ! دنیا والوں میں تم کو بہت بڑا مرتبہ ملا ہے تم سب کو فوقیت حاصل ہے، تم کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا شوہر ملا ہے، دنیا کی تمام عورتوں نے آج تک ایسا کوئی بچہ پیدا نہیں کیا۔ تمام اخلاقی اقدار، بلندیاں، حیا و عفت سب اس میں جمع ہیں اور اسی طرح جمع رہیں گی۔"

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:

"اگر تمام مخلوقات کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقابلہ کیا جائے تو ان کو سب پر فوقیت حاصل رہے گی۔ یقیناً قریش ان کے اخلاق اور کردار کی بلندیوں سے خوب واقف ہیں۔"

☆ حوالہ جات: ۔ بحار الانوار: ج، 15 ص 325 ۔۔ بحار الانوار: ج، 15 ص 250

تذکرہ مبارک

نائب رسول ﷺ امیر المومنین، امام المتقین، سیّد الوصیّین

حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ازواج واولاد

حضرت علیؑ کی زوجیت میں کل دس خواتین آئیں۔(مناقب ابن شہر آشوب)

روایات کے مطابق 27 یا36 اولادیں ہوئیں۔

حضرت علیؑ کی ازواج:

۱۔ حضرت فاطمہؑ دختر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ: حضرت فاطمہؑ سے نکاح یکم ذوالحج ۲ ہجری کو ہوا۔

۲۔ حضرت امامہ بنت ابی العاص دختر زینب بنت ہالہ: حضرت فاطمہؑ کی شہادت کے بعد حضرت علیؑ نے چند مہینے کے بعد ۱۱ ہجری میں امامہ بنت ابی العاص سے عقد کیا جس سے ایک فرزند محمد اوسط بن علیؑ کی ولادت ہوئی جو کربلا میں شہید ہوئے۔

۳۔ حضرت خولہ بنت جعفر بن قیس حنفیہ: 12 ہجری صحابی رسول مالک بن نویرہ رض کو خالد بن ولید نے شہید کر دیا اور قبیلے کی عورتوں کو مدینے اسیر بنا کر لائے خولہ بنت جعفر بن قیس حنفیہ بھی قید ہو کر قبرِ نبی ﷺ پر آئیں حضرت علیؑ نے 12 ہجری میں حضرت خولہ سے عقد فرمایا 15 ہجری میں حضرت محمد حنفیہؑ کی ولادت ہوئی اور محرم 81 ہجری میں تقریباً 65 سال کی عمر میں وفات پائی۔

٤۔ حضرت اسماء بنت عمیس خشمیہ: حضرت اسماء بنت عمیس 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو بیوہ ہوگئیں چونکہ اسماء بنت عمیس کے بچوں کی پرورش حضرت علیؑ کے ذمے تھی اس لیے بعد عدت 14 ہجری میں حضرت علیؑ نے حضرت اسماء بنت عمیس سے عقد کر لی۔ اسما بنت عمیس کے دو کم سن بچوں حضرت محمد بن ابی بکر اور ام کلثوم کی پرورش حضرت علیؑ کے گھر میں ہوئی حضرت علیؑ سے حضرت اسماء بنت عمیس کے یہاں دو بیٹے یحییٰؑ اور عونؑ کی ولادت ہوئی۔ یحییٰؑ نے بچپن میں وفات پائی عون بن علیؑ 13 شوال 15 ہجری میں پیدا ہوئے 46 سال کے سن میں کربلا میں شہید ہوئے۔ 38 ہجری میں محمد بن ابی بکر بمقام مصر شہید کر دیے گئے، محمد بن ابوبکر کا سر ام حبیبہ بنت ابوسفیان نے بطور تحفہ اسماء بنت عمیس کو بھجوایا اس وقت وہ جائے نماز پر تھیں خبر سنتے ہی اسماء بنت عمیس کا سینہ پھٹ گیا اور خون جاری ہوگیا جوان فرزند کی موت کے صدمے سے وفات پا گئیں۔

٥۔ حضرت ام البنینؑ بنت حزام ابن خالد کلابی: شب جمعہ 17 رجب 21 ہجری میں حضرت علیؑ نے حضرت ام البنینؑ سے عقد فرمایا۔

۶۔ حضرت لیلیٰ بنت مسعود دارمیہ تمیمیہ نہشلیہ

۷۔ حضرت ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی (حضرت ام لیلیٰؑ، مادر حضرت علی اکبرؑ کی سگی پھوپھی)۔

۸۔ حضرت ام شعیب مخزومیہ ۹۔ حضرت محیاتہ دختر امراء القیس

۱۰۔ حضرت صہبا (سبیہ) بنت عباد بن ربعیہ تغلبیہ (کنیت ام حبیب): صہبا بنت عباد بن ربعیہ بن یحییٰ بن علقمہ بن تغلبیہ صہبا خاتون کی کنیت ام حبیب یا ام حبیبہ تھی حضرت علیؑ نے جنگ یمامہ یا عین التمر کے اسیروں میں سے آپ کو خرید فرمایا تھا آپ ۱۲ ہجری میں فتح عین التمر کے بعد عقد میں آئیں حضرت صہبا خاتون عرف ام حبیبہ کے بطن سے عمیر الاطرف اور جناب رقیہ جڑواں پیدا ہوئے عمیر الاطرف نے پچاسی سن کے برس میں وفات پائی اور حضرت رقیہ کبریٰؑ حضرت مسلم بن عقیل کی زوجیت میں تھیں۔

حضرت علیؑ کے بیٹوں کے نام:

۱۔ حضرت فاطمہ زہراؑ سے بیٹے: ۱۔حضرت امام حسنؑ ۲۔حضرت امام حسینؑ ۳۔حضرت محسنؑ

۲۔ حضرت ام البنینؑ سے بیٹے:۔ ۱۔حضرت عباسؑ ۲۔حضرت جعفرؑ ۳۔حضرت عبداللہؑ ٤۔حضرت عمرانؑ

۳۔ حضرت خولہ بنت جعفر سے بیٹے: ۱۔۔حضرت محمد حنفیہؑ

٤۔ حضرت اسماء بنت عمیس سے بیٹے: ۱۔۔حضرت یحییٰؑ ۲۔حضرت عونؑ

۵۔ حضرت لیلیٰ بنت مسعود سے بیٹے: ۱۔۔محمد اصغرؑ ۲۔محمد عبداللہ

٦۔ حضرت صہبا (ام حبیب) سے بیٹے: ۱۔۔عمیر اطرفؑ ۲۔عباس اصغرؑ ۳۔محمد اصغرؑ ٤۔ابراہیمؑ

۷۔ حضرت ام شعیب سے بیٹے: ۱۔۔عبداللہ اوسطؑ

۸۔ حضرت امامہ بنت ابی العاص سے بیٹے: ۱۔۔محمد اوسطؑ

۹۔ محیاتہ بنت امراء القیس: ۱۔احمدؑ

حضرت علیؑ کی بیٹیوں کے نام:

۱۔ حضرت زینب کبریٰؑ زوجہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؑ: اولاد: ۱۔عون ۲۔محمد ۳۔عبداللہ ٤۔عباس

۲۔ حضرت ام کلثومؑ زوجہ حضرت عون بن جعفر طیارؑ (شہید کربلا): اولاد: ۱۔قاسم

۳۔ حضرت فاطمہ بنت علیؑ زوجہ حضرت محمد بن ابوسعید بن عقیل: اولاد: ۱۔سعید

٤۔ حضرت زینب صغریٰؑ زوجہ حضرت محمد بن عقیل: اولاد: ۱۔عبدالرحمن ۲۔عبداللہ

۵۔ حضرت رقیہ (ام کلثوم صغری) زوجہ حضرت مسلم بن عقیل اولاد: ۱۔عبداللہ ۲۔محمد اصغر ۳۔محمد اکبر ٤۔ابراہیم

٦۔ حضرت ام ہانی (فقیہ) زوجہ حضرت عبداللہ اکبر بن عقیل

۷۔ حضرت اُم سلمہ (امینہ) زوجہ حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب

۸۔ حضرت ام کرام (رحمایہ) بچپن میں انتقال ہوا۔

۹۔ جمانہ (ام جعفر) بچپن میں انتقال ہوا۔
۱۰۔ حضرت میمومنہ زوجہ حضرت عبداللہ اصغر بن عقیل: اولاد ۱۔ عقیل
۱۱۔ حضرت خدیجہ زوجہ حضرت عبدالرحمٰن بن عقیل: اولاد: ۱۔ قاسم
۱۲۔ حضرت نفیسہ (ام کلثوم اوسط) زوجہ حضرت کثیر بن عباس بن عبدالمطلب
۱۳۔ حضرت ام الحسن زوجہ حضرت جعدہ بن ھبیرہ: اولاد: ۱۔ علی بن جعدہ
۱۴۔ حضرت رملہ کبریٰ زوجہ حضرت ابوالھیاج بن عبداللہ بن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب
۱۵۔ حضرت سکینہ بچپن میں انتقال ہو گیا۔
۱۶۔ حضرت رقیہ صغریٰ بچپن میں انتقال ہو گیا۔
۱۷۔ حضرت تقیہ بچپن میں انتقال ہوا۔
۱۸۔ حضرت رملہ صغریٰ زوجہ حضرت جعفر بن عقیل

حضرت علیؑ کی بیٹیوں کی شادی حضرت علیؑ کے سگے بھائی حضرت عقیلؑ اور حضرت جعفر طیارؑ کے فرزندوں سے ہوئی اور پھر حضرت علیؑ کے چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس، عبیداللہ بن حارث بن عبدالمطلب، نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹوں سے ہوئی۔ ایک بیٹی کی شادی حضرت علیؑ کے بھانجے جعدہ ابن ھبیرہ سے ہوئی یہ حضرت علیؑ کی بہن ام ہانیؑ کے فرزند ہیں۔ بحار الانوار میں تحریر ہے کہ رسول اکرمؐ نے اولاد حضرت علیؑ اور جعفر طیارؑ کے فرزندوں کی طرف دیکھ کر فرمایا: ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کے لیے ہیں اور ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کے لیے ہیں۔

حضرت علیؑ کے بیٹے جو کربلا میں شہید ہوئے

حضرت علیؑ کے بارہ فرزند کربلا میں شہید ہوئے۔

۱۔ حضرت امام حسینؑ والدہ حضرت فاطمہؑ (مقاتل و تاریخ)
۲۔ حضرت عباسؑ والدہ حضرت ام البنینؑ (اعیان الشیعہ)
۳۔ حضرت عبداللہؑ والدہ حضرت ام البنینؑ (اعیان الشیعہ)
٤۔ حضرت عمرانؑ والدہ حضرت ام البنینؑ (اعیان الشیعہ)
۵۔ حضرت جعفرؑ والدہ حضرت ام البنینؑ (اعیان الشیعہ)
٦۔ محمد بن علیؑ والدہ لیلیٰ بنت مسعود (بحار الانوار)
۷۔ عبیداللہ بن علیؑ والدہ لیلیٰ بنت مسعود (بحار الانوار)
۸۔ ابراہیم بن علی والدہ صہبا (ام حبیب) (مقاتل الطالبین)
۹۔ عباس اصغرؑ والدہ صہبا (ام حبیب) (تذکرہ الخواص)
۱۰۔ محمد اوسط بن علیؑ والدہ امامہ بنت ابی العاص (زیارت ناحیہ)

۱۱۔ عون بن علیؑ والدہ اسماء بنت عمیس (ابومخنف)

۱۲۔ عمیر بن علیؑ والدہ صہبا (ام حبیب) (ابن شہر آشوب)

حضرت علیؑ کی بیٹیاں جو مدینے سے اپنے بھائی امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئیں۔

۱۔ حضرت زینب کبریٰؑ بنت امیرالمومنینؑ

۲۔ حضرت زینب صغریٰؑ (حضرت ام کلثومؑ) بنت امیرالمومنینؑ

۳۔ حضرت فاطمہؑ جن کی کنیت ام کلثوم ہے۔

٤۔ حضرت خدیجہ زوجہ عبدالرحمٰن بن عقیل

٥۔ حضرت رقیہ کبریٰؑ زوجہ حضرت امیر مسلمؑ

٦۔ حضرت ام ہانیؑ زوجہ عبداللہ اکبر بن عقیل

۷۔ حضرت رملہ کبریٰؑ زوجہ عبدالرحمٰن اوسط بن عقیل

۸۔ حضرت رقیہ صغراؑ

۹۔ حضرت فاطمہ الصغریٰؑ زوجہ ابوسعید بن عقیل انکی ایک دختر بنام حمیدہ اور ایک بیٹا محمدؑ ہے۔
محمد سات سال کے تھے جو اپنے ماموں امام حسینؑ کے خاک پر گرنے کے بعد ایک ملعون کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

۱۰۔ حضرت خدیجہ صغراؑ زوجہ عبداللہ اوسط بن عقیل کی زوجہ تھیں۔

۱۱۔ حضرت ام سلمہؑ

۱۲۔ حضرت میمونہؑ

۱۳۔ بعض علماء نے حضرت جمانہؑ کا بھی اضافہ کیا ہے جن کی کنیت ام جعفر تھی۔

ماخذ: ☆۔حضرت ام البنینؑ ☆۔مدینہ سے مدینہ تک ☆۔حیات حضرت عباس علمدارؑ ☆۔کربلا کے اعداد و شمار

تذکرہ مبارک

سیدۃ النساء العالمین بی بی مخدومہ کونین

فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بن نبی محترم محمد ﷺ

آپ سلام اللہ علیہا کی ولادت مبارکہ 20 جمادی الثانی بعثت نبوی کے پانچویں سال مکہ معظّمہ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام بی بی خدیجۃ الکبریٰ ہے۔ آپ کے بارے نبی محترم رحمت اللعالمین ﷺ کا فرمان مبارک کے فاطمہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہے۔ اور جنت میں بھی آپ عورتوں کی سردار ہیں۔ آپ سلام اللہ علیہا کی فضلیت اس قدر تھی کی جب نبی پاک ﷺ کے سامنے آپ نمودار ہوتیں تو بنی پاک ﷺ تعظیم میں آپ کے احترام میں کھڑے ہوجاتے تھے۔ قیامت تک آپ کی اولاد جاری وساری رہے گی ان شاء اللہ، اور سادات عظام حسنین کریمین علیہما السلام کی اولاد آپ کی اولاد ہے۔ یہ آپ سلام اللہ علیہا کا شرف ہے کہ اولاد میں آئمہ ھدیٰ، اولیائے کرام، عالم اور صالحین بہت زیادہ ہیں۔ آپ نے 3 جمادی الثانی 11 ہجری کو مدینہ منورہ میں شہادت ہوئی۔ آپ کی قبر مبارک جنت البقیع میں ہے۔

آپ سلام اللہ علیہا کی آخری وصیت: شروع اللہ پاک کے نام سے جو بڑا رحمان ورحیم اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہے۔ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ آپ کے رسول ہیں اور میں شہادت دیتی ہو کہ جنت حق ہے اور اللہ قبروں سے تمام مردوں کو زندہ اُٹھائے گا۔ اے علیؑ میں فاطمہ بنت رسول اللہ (ﷺ) ہوں۔ اللہ تعالی نے تم سے میرا نکاح کیا۔ تاکہ میں دنیا اور آخرت میں تمہاری بیوی رہوں۔ اور تم غیر کی نسبت میرے اولیٰ ہو۔ پس تم ہی مجھے غسل دینا اور حنوط کرنا اور مجھے کفنا کر رات کے اندھیرے میں مجھ کو دفن کرنا اور کسی غیر کو اطلاع نہ کرنا میں تم کو اللہ کے سپرد کرتی ہوں۔ اور اپنی اولاد کو جو قیامت تک ہوگی سلام کرتی ہوں۔

تذکرہ مبارک

امیر المومنین حضرت سیدنا حسن مجتبیٰؑ

نام ونسب:

اسم گرامی: حسن　　لقب: مجتبیٰ　　کنیت: ابومحمد

والد کا نام: علیؑ　　والدہ کا نام: فاطمہ زہراءؑ　　تاریخ ولادت: ۱۵۔رمضان ۳ھ

جائے ولادت: مدینہ منورہ　　مدت امامت: ۹/سال اور پانچ ماہ

عمر: ۴۸/سال　　تاریخ شہادت: ۲۸/صفر دوسری روایت کے مطابق ۷/صفر ۴۹ھ

شہادت کا سبب: زہر کا اثر جو آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو دیا تھا۔

مزار مقدس: جنت البقیع، مدینہ منورہ　　تعداد ازواج: ۱۳

اولاد کی تعداد: ۸/بیٹے اور ۷/بیٹیاں　　انگوٹھی کے نگینے کا نقش: **العزۃُ للہ۔**

بیٹوں کے نام: (۱) زید (۲) حسن (۳) عمر (۴) قاسم (۵) عبداللہ (۶) عبدالرحمن (۷) حسین (۸) طلحہ

بیٹیوں کے نام: (۱) ام الحسن (۲) ام الحسین (۳) فاطمہ (۴) ام عبداللہ (۵) فاطمہ (۶) ام سلمہ (۷) رقیہ

15 رمضان المبارک کو ہجرت کے تیسرے سال آپ کی ولادت ہوئی۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں آپ کی پیدائش اپنی نوعیت کی پہلی خوشی تھی۔ جب مکہ معظّمہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے یکے بعد دیگرے دنیا سے جاتے رہے اور سوائے لڑکی کے آپ کی اولاد میں کوئی نہ رہی تو مشرکین طعنے دینے لگے اور آپ کو بڑا صدمہ پہنچا۔ آپ کی تسلی کے لیے قران مجید میں سورۂ کوثر نازل ہوئی جس میں آپ کو خوش خبری دی گئی کہ خدا نے آپ کو کثرتِ اولاد عطا فرمائی ہے اور مقطوع النسل آپ نہیں بلکہ آپ کا دشمن ہوگا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کی پیدائش مدینہ میں آنے کے تیسرے ہی سال گویا سورہ کوثر کی پہلی تفسیر تھی۔ دنیا جانتی ھے کہ امام حسن علیہ السلام اور ان کے چھوٹے بھائی امام حسین علیہ السلام کے ذریعہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں وہ کثرت ہوئی کہ باوجود ان کوششوں کے جو ہمیشہ دشمنوں کی طرف سے اس خاندان کے ختم کرنے کے لئے ہوتی رہیں جن میں ہزاروں کو سولی دے دی گئی، ہزاروں تلواروں سے قتل کیے گئے اور کتنوں کو زہر دیا گیا۔ اس کے باوجود آج دُنیا آلِ رسول کی نسل سے پُر ہے۔ دنیا کا کوئی گوشہ مشکل سے ایسا ہوگا جہاں اس خاندان کے افراد موجود نہ ہوں۔ جبکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن جن کی اس وقت کثرت سے اولادیں موجود تھیں ایسے فنا ہوئے کہ ان کا کہیں نام ونشان بھی نظر نہیں آتا۔ یہ ہے قرآن کی سچائی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت جو دنیا کی آنکھوں کے سامنے ہمیشہ کے لیے موجود ہے اور اسی لیے امام حسن علیہ السلام کی پیدائش سے پیغمبر کو صرف ویسی ہی خوشی نہیں ہوئی جیسی ایک نانا کو نواسے کی ولادت سے ہوتی ہے بلکہ

آپ کو خاص مسرت یہ ہوئی کہ آپ کی سچائی کی پہلی نشانی دنیا کے سامنے آئی۔ ساتویں دن عقیقہ کی رسم ادا ہوئی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم خدا اپنے اس فرزند کا نام حسن رکھا۔ یہ نام اسلام سے پہلے نہیں رکھا جاتا تھا۔ یہ سب سے پہلے پیغمبر کے اسی فرزند کا نام قرار پایا۔ حسین عَلیہ السلام ان کے چھوٹے بھائی کا نام بھی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص تھا، ان سے پہلے کسی کا یہ نام نہیں رکھا گیا تھا۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کو تقریباً آٹھ برس اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ عاطفت میں رہنے کا موقع ملا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اس نواسے سے جتنی محبت فرماتے تھے اس کے واقعات دیکھنے والوں نے ہمیشہ یاد رکھے۔ اکثر حدیثیں محبت اور فضیلت کی حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام دونوں صاحبزادوں میں مشترک ہیں۔ مثلاً حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام جوانانِ بہشت کے سردار ہیں دونوں گوشوارۂ عرش ہیں۔ یہ دونوں میرے گلدستے ہیں خداوندا میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھنا اور اس طرح کے بے شمار ارشادات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں نواسوں کے بارے میں کثرت سے موجود ہیں، اُن کے علاوہ ان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ عام قاعدہ یہ ہے کہ اولاد کی نسبت باپ کی جانب ہوتی ہے مگر یہاں نواسوں کی نسبت نانا کی جانب ہے۔

آپ کی عبادت بھی امتیازی حیثیت رکھتی تھی، بیس یا پچیس حج پا پیادہ کیے۔ جب موت، قبر، قیامت اور صراط کو یاد فرماتے تھے تو رونے لگتے تھے۔ جب بارگاہ الٰہی میں اعمال کے پیش ہونے کا خیال آتا تو ایک نعرہ مار کر بے ہوش ہو جاتے تھے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے تو جسم لرزنے لگتا تھا۔ اس بے ضرر اور خاموش زندگی کے باوجود بھی امام حسن علیہ السلام کے خلاف خاموش حربے استعمال کئے جاتے رہے۔ حاکمِ شام نے اشعث ابن قیس کی بیٹی جعدہ کے ساتھ جو حضرت امام حسن علیہ السلام کی زوجیت میں تھی ساز باز کر کے ایک لاکھ درہم انعام اور اپنے فرزند یزید کے ساتھ شادی کا وعدہ کیا اور اس کے ذریعہ حضرت حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا۔ امام حسن علیہ السلام کے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ آپ نے اپنے بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام کو اپنے پاس بلایا اور وصیت کی کہ اگر ممکن ہو تو مجھے جدِ بزرگوار رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار میں دفن کرنا لیکن اگر مزاحمت ہو تو ایک قطرہ خون گرنے نہ پائے۔ میرے جنازے کو واپس لے آنا اور جنت البقیع میں دفن کرنا۔ 28 صفر 50ھ کو امام حسن علیہ السلام دنیا سے رخصت ہو گئے۔ امام حسین علیہ السلام حسبِ وصیت بھائی کا جنازہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لے گئے مگر جیسا کہ امام حسن علیہ السلام کو اندیشہ تھا وہی ہوا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مخالف جماعت نے تیروں کی بارش کر دی اور کچھ تیر جنازۂ امام حسن علیہ السلام تک بھی پہنچے، بنی ہاشم کے اشتعال کی کوئی انتہا نہ رہی مگر امام حسین علیہ السلام نے بھائی کی وصیت پر عمل کیا اور امام حسن علیہ السلام کا تابوت واپس لا کر جنت البقیع میں دفن کر دیا۔

تذکرہ مبارک

سیّد الشہداء حضرت امام حسینؑ

ولادت باسعادت: حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہجرت کے چوتھے سال تین شعبان کو منگل یا بدھ کے دن پیدا ہوئے۔ بعض مؤرخین کے مطابق آپ کی ولادت ہجرت کے تیسرے سال ربیع الاول اور بعض کے مطابق ہجرت کے تیسرے یا چوتھے سال جمادی الاول کی پنجم کو ہوئی ہے۔ بنابریں آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں مختلف اقوال ہیں لیکن قول مشہور یہ ہے کہ آپ تین شعبان ہجرت کے چوتھے سال میں پیدا ہوئے۔

اذان و اقامت اور عقیقہ: ولادت کے بعد آپ کو آپ کے جد بزرگوار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ کو دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسرور وشادمان ہوئے آپ کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں اقامت، اور ولادت کے ساتویں دن ایک گوسفند کی قربانی کرکے آپ کا عقیقہ کیا اور آپ کی والدہ جناب صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ بچے کا سر مونڈھ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ دو۔

حیات طیبہ: حضرت امام حسین علیہ السلام نے چھ سال چند ماہ کا عرصہ اپنے جدامجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر سایہ گزارا اور 29 سال و گیارہ ماہ اپنے پدر بزرگوار امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام اور دس سال کا عرصہ اپنے برادر بزرگوار حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے ساتھ گزارا، امام حسن علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کی امامت کی مدت دس برسوں پر مشتمل ہے۔

اسم مبارک: روایات میں آیا ہے کہ سبطین علیہم السلام کے اسماء مبارکہ کا انتخاب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور یہ نام خدا کے حکم سے رکھے گئے۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب حسن علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو میں نے اس کا نام اپنے عم محترم حمزہ کے نام پر رکھا اور جب حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو اس کا نام اپنے دوسرے چچا جعفر کے نام پر رکھا۔ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا اور کہا مجھے خداوند نے حکم دیا ہے کہ ان دونوں بچوں کے نام بدل دو اور آج سے ان کے نام حسن و حسین ہوں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بچوں حسنؑ و حسینؑ کے نام فرزندان ہارون کے ناموں پر رکھے ہیں اور وہ اپنے بچوں کو شبر و شبیر کہتے تھے اور میں نے اپنے بچوں کے نام اسی معنی میں عربی میں حسن و حسین رکھے ہیں۔

ولادت کے بعد خبر شہادت: اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اسماء میرے بیٹے کو میرے پاس لاؤ میں نے بچے کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور ایسے عالم میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام کو گود میں لیے ہوئے تھے گریہ بھی فرما رہے تھے۔

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ ﷺ کے گریے کا کیا سبب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا میں اس بچے کے لیے گریہ کر رہا ہوں۔

میں نے کہا یہ بچہ تو ابھی پیدا ہوا ہے پس گریہ کیسا؟

آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اسماء ایک سرکش گروہ اس کو قتل کرے گا۔خدا انہیں میری شفاعت سے محروم کرے، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا یہ بات فاطمہؑ کو مت بتانا، ابھی اس کے بچے کی ولادت ہوئی ہے۔

ایک دن ام الفضل رسول اکرم ﷺ کے چچا عباس کی زوجہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے گذشتہ شب بڑا برا خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کے بدن مبارک کا ایک ٹکڑا جدا ہو کر میرے دامن میں گر گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا خیر ہے، فاطمہ کے ہاں ایک بچہ ہو گا جس کی پرورش آپ کریں گی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچی اور بچے کو آپ ﷺ کی گود میں دے دیا جب دوبارہ میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئی تو دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔

میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں آپ ﷺ کس وجہ سے گریہ فرما رہے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی جبرائیل آئے تھے اور مجھے بتایا ہے کہ میری امت اس بچے کو قتل کر دے گی۔

صفین جاتے ہوئے حضرت امیر المؤمنینؑ کا گزر کربلا سے ہوا آپؑ وہاں کچھ دیر کے لیے رکے اور اس قدر گریہ کیا کہ زمین آپ کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، آپؑ نے فرمایا ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ آپ ﷺ گریہ فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ کیوں گریہ فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی جبرائیل آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میرا بیٹا حسینؑ دریائے فرات کے کنارے کربلاء نامی زمین پر مارا جائے گا اور جبرئیل مجھے سنگھانے کے لیے کربلا کی ایک مٹھی خاک لیکر آئے تھے، جسے دیکھ کر میں گریے پر ضبط نہ کر سکا۔اس کے بعد امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہیں ان کا پڑاؤ ہو گا یہاں ان کا خون بہایا جائے گا اور آل محمدؐ کے بعض لوگ اس صحرا میں قتل کیے جائیں گے جن کے حال پر زمین و آسماں گریہ کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ سے شباہت: متعدد روایات میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ شباہت رکھتے تھے۔ اصحاب نے اس بات کا ذکر امام حسین علیہ السلام کی صورت و سیرت کے سلسلے میں متعدد مرتبہ کیا ہے۔خاص طور سے آپ کی قامت رسول پاک ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھی اور جو بھی آپ کو دیکھتا اسے رسول اللہ ﷺ یاد آ جاتے تھے۔

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اس خواب کی تعبیر ابن عباس سے دریافت کی کہ آیا یہ خواب صحیح ہے یا نہیں ابن عباس نے کہا جب تو نے رسول اللہ کو دیکھا تو کیا تمہیں امام حسینؑ کا خیال نہیں آیا؟ میں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے قدم اٹھانے کا انداز اسی طرح تھا، جس طرح حسینؑ قدم اٹھاتے ہیں۔اس وقت ابن عباس نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ حسینؑ کو رسول اللہ ﷺ سے مشابہ پایا ہے۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس تھا کہ حسینؑ ابن علیؑ کے سر کو ایک طشت میں دربار میں لایا گیا، ابن

زیاد نے چھڑی سے آپ کی ناک اور صورت کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں نے اس سے اچھا چہرہ نہیں دیکھا ہے، میں نے کہا اے ابن زیاد کیا تو نہیں جانتا کہ حسین ابن علیؑ رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ شباہت رکھتے تھے۔

امام حسین علیہ السلام سے رسول خدا ﷺ کی محبت: امام حسین علیہ السلام کی ذات مبارک کا ایک خوبصورت ترین اور ممتاز ترین پہلو آپؑ اور آپؑ کے برادر بزرگوار امام حسن علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ کی شدید محبت اور بے انتہا توجہ ہے۔ یہ امر اس قدر واضح اور عیاں تھا کہ اہل سنت کی متعدد کتب حدیث و تاریخ میں اس کا ذکر ملتا ہے، یہاں پر ہم اختصار سے بعض امور کا ذکر کر رہے ہیں:

رسول اللہ ﷺ اپنے بعض اصحاب کے ساتھ کسی کے گھر دعوت پر تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں امام حسین علیہ السلام کو دیکھا آپ کھیل میں مشغول تھے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور حسینؑ کو گود میں لینا چاہا لیکن امام حسین علیہ السلام آپؐ کے ہاتھ نہیں آرہے تھے، رسول اللہ ﷺ بھی ہنستے ہوئے آپؑ کے پیچھے پیچھے آرہے تھے، یہاں تک کہ آپؑ کو آغوش میں لے لیا اس کے بعد گردن پر ایک ہاتھ اور ٹھوڑی کے نیچے ایک ہاتھ رکھ کر آپ کے لبوں پر بوسہ دیا اس کے بعد فرمایا:

"حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں خدا اس سے محبت کرتا ہے، جو حسینؑ سے محبت کرتا ہو۔"

زید بن حارثہ نقل کرتے ہیں کہ میں کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچنا چاہتا تھا۔ رات میں بیت الشرف گیا اور دق الباب کیا، رسول اللہ ﷺ نے دروازہ کھولا میں نے دیکھا آپ ﷺ کی عبا میں کچھ ہے آپ ﷺ باہر تشریف لائے میں نے اپنے کام کے بجائے یہ پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ کی عبا میں کیا ہے؟

آپ ﷺ نے اپنی عبا ہٹائی اور حسنؑ و حسینؑ کو جو آپ کی گود میں تھے مجھے دکھایا اور فرمایا یہ میرے بچے اور میری بیٹی کے بچے ہیں۔ اس وقت آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا خدایا تو جانتا ہے میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت فرما۔

سلمان فارسی نے حسنین علیہم السلام سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من احبهما احببته و من احببته احبه الله و من احبه الله ادخله جنات النعيم و من ابغضهما او بغى عليهما ابغضته و من ابغضته ابغضه الله و من ابغضه الله ادخله نار جهنم و له عذاب مقيم

ترجمہ: "جو میرے بیٹوں حسن و حسین سے محبت کرے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور میں جسے دوست رکھوں خدا اسے دوست رکھے گا اور خدا جسے دوست رکھے اسے نعمتوں سے سرشار بہشت میں داخل کرے گا لیکن جو ان دونوں سے دشمنی رکھے گا اور ان پر ستم کرے گا میں اس سے دشمنی کرونگا اور جس کا میں دشمن ہوں، خدا اس کا دشمن ہے اور جس کا خدا دشمن ہے خدا اسے جہنم میں ڈال دے گا اور اس کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عذاب ہوگا۔"

اہل بیت اور امام حسین علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کو رشتہ داری کی بناء پر محض ایک جذباتی لگاؤ نہیں کہا جا سکتا بلکہ اہل سنت کی کتب میں منقول روایات پر توجہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنہیں اسلامی معاشرہ کے مستقبل کا علم تھا اس طرح حق و باطل میں امتیاز کرنا چاہتے تھے، درحقیقت رسول اللہ ﷺ نے اپنی ان احادیث سے راہ حق پر چلنے والوں کو مستقبل میں اہل

بیت علیہم السلام کے خلاف ہونے والی عداوتوں اور دشمنیوں سے آگاہ کر دیا تھا۔ ان روایات کے علاوہ دیگر روایات میں رسول خدا ﷺ نے اہلبیتؑ سے جنگ کو اپنے خلاف جنگ سے تعبیر فرمایا ہے۔

اہل سنت کے ممتاز علماء نے زید بن ارقم اور ابو ہریرہ سے اور دیگر افراد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی شہادت کے وقت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سے فرمایا کہ:

انّی حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم:

ترجمہ: "میں اس کے خلاف جنگ کروں گا جو تمہارے خلاف جنگ کرے گا اور اس سے دوستی کروں گا جو تم سے دوستی کرے گا۔"

براء بن عازب نے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے امام حسین علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ: "یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور جو چیزیں مجھ پر حرام ہیں حسینؑ پر بھی حرام ہیں۔"

روایات میں آیا ہے کہ ایک دن حسن و حسین علیہم السلام رسول اللہ ﷺ کے سامنے کُشتی لڑ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ امام حسنؑ کی حوصلہ افزائی فرما رہے تھے، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا بابا آپ (ﷺ) حسنؑ کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں جبکہ وہ بڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جبرئیل بھی یہ کھیل دیکھ رہے ہیں اور حسینؑ کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں اور میں حسنؑ کا۔

امام حسینؑ اور آپؑ کے برادر بزرگوار امام حسنؑ سے رسول اللہؐ کی محبت زبان زد خاص و عام ہے۔ جو روایات پیش کی گئی ہیں ان کے علاوہ ایسی بہت سی حکایات ہیں جن سے حسنین علیہم السلام کے لیے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔

روایت ہے کہ نماز جماعت کے موقع پر بچپن میں کبھی کبھی حسن و حسین علیہم السلام اپنے جد بزرگوار کے پاس آتے تھے اور جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تھے تو آپ ﷺ کی کمر پر سوار ہو جاتے، بعض اصحاب بچوں کو رسول اللہ ﷺ کی کمر پر سے ہٹانے کی کوشش کرتے تھے، لیکن آپ ﷺ اشارے سے منع فرماتے اور خود بڑے پیار سے دونوں کے ہاتھ تھام کر انہیں نیچے لاتے اور اپنے زانوؤں پر بٹھا لیتے تھے۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے معمول کے برخلاف سجدہ کو طول دیا نماز تمام ہونے کے بعد نمازیوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ آج آپ ﷺ نے سجدہ کو خاصہ طول دیا کیا آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تھی یا اور کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے میرا بیٹا حسینؑ میرے کندھے پر بیٹھا ہوا تھا میں نے سجدہ کو طول دیا تا کہ وہ خود اتر آئے اور میں نے خود اسے کندھے پر سے اُتارنا مناسب نہیں جانا۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ: ایک دن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے شانوں پر حسنؑ و حسینؑ بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے ان کی طرف دیکھا اور کہا کتنی اچھی سواری ہے۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا یوں کہو کہ کتنے اچھے سوار ہیں۔

رسول اللہ ﷺ ایک دن حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر کے قریب سے گزر رہے تھے آپ ﷺ کو گھر سے حسینؑ کے رونے کی آواز سنائی دی آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹی حسینؑ کو چپ کراؤ، کیا تم نہیں جانتی کہ اس بچے کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

امام حسین علیہ السلام سب سے بہتر: حذیفہ یمان روایت کرتے ہیں کہ: ایک دن رسول اللہ ﷺ ایسے عالم میں مسجد میں داخل

ہوئے کہ امام حسین علیہ السلام آپ کے شانے پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ امام حسین علیہ السلام کے پیروں کو اپنے سینے پر دبا رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا میں جانتا ہوں آپ لوگ کس مسئلے کے بارے میں اختلاف کا شکار ہیں۔ یہ حسینؑ ابن علیؑ ہیں، جن کی دادی بہترین دادی ہیں، ان کے جد محمد رسول اللہ سید المرسلین ﷺ ہیں، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد وہ پہلی خاتون ہیں جو خدا اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائی تھیں، یہ حسینؑ ابن علیؑ ہیں جن کے والدین بہترین والدین ہیں، ان کے والد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، جو رسول خدا ﷺ کے بھائی، وزیر اور چچا زاد بھائی ہیں اور وہ پہلے شخص ہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے تھے، اور ان کی والدہ فاطمہؑ بنت محمد سیدۃ النساء العالمین ہیں۔ یہ حسینؑ ابن علیؑ ہیں جن کے چچا اور پھوپھی بہترین چچا اور پھوپھی ہیں۔ ان کے چچا جعفر ابن ابی طالبؑ ہیں جنہیں خدا نے دو پر عطا کیے ہیں، جن سے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کر کے جا سکتے ہیں۔ ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالبؑ ہیں۔ یہ حسینؑ ابن علیؑ ہیں جن کے ماموں اور خالہ بہترین ماموں اور خالہ ہیں۔ ان کے ماموں قاسم ابن رسول اللہ ﷺ ہیں اور خالہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حسینؑ کو اپنے شانے سے نیچے اتارا اور فرمایا: "اے لوگو یہ حسینؑ ہے جس کے دادا اور دادی بہشت میں ہیں، اس کے ماموں اور خالہ بہشت میں ہیں اور یہ بھی اور اس کے بھائی بھی بہشتی ہیں۔"

امام حسین علیہ السلام کے فضائل ومناقب: امام حسین علیہ السلام کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں ایک یا چند کتابوں میں جمع نہیں کیا جا سکتا، بنابریں ہم یہاں پر نہایت اختصار سے چند فضائل بیان کرنے پر ہی اکتفا کریں گے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل ہر فضیلت کے بارے میں علمائے اہل سنت نے دسیوں حدیثیں نقل کیں ہیں۔

امام علی علیہ السلام نے رسول خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ۔ ترجمہ: "حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔"

ابن عباس نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ:

الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ من احبھما فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی،

ترجمہ: "حسن وحسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں جو ان سے محبت کرے گا، اس نے مجھ سے محبت کی اور جو ان سے بغض رکھے گا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔"

اسی روایت کو حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر نے بھی رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے معروف صحابی حذیفہؓ بن یمان روایت کرتے ہیں کہ: ایک شب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا اور آپ ﷺ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی حضرت اُٹھے اور نماز میں مشغول ہو گئے، یہاں تک کے عشاء کا وقت ہو گیا نماز عشاء بھی آپ ﷺ کی امامت میں ادا کی، پھر انتظار کرنے لگا رسول اللہ ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تا کہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوں، میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا میں نے دیکھا آپ ﷺ کسی سے گفتگو فرما رہے ہیں تاہم یہ نہ سمجھ سکا کہ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کون ہو؟ میں نے کہا حذیفہ ہوں،

آپ ﷺ نے فرمایا تم سمجھے میں کس سے بات کر رہا تھا؟ میں نے کہا جی نہیں،

آپ ﷺ نے فرمایا جبرئیلؑ امین تھے انہوں نے خدا کا سلام پہنچانے کے بعد مجھے بشارت دی کہ فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی

سردار اور حسنؑ و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

جابر ابن عبداللہ انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حسینؑ مسجد میں داخل ہوتے ہیں، آپ ﷺ نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا: **من اراد ان ینظر الی سید شباب اهل الجنة فلینظر الی حسین ابن علی۔** جو جنت کے سردار کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھے۔

حسینؑ باب بہشت ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میرے ذریعے تمہیں دین حق سے آگاہی حاصل ہوئی اور علیؑ کے ذریعے تمہیں صحیح راہ ملی اور تمہاری ہدایت ہوئی۔ حسنؑ کے وسیلہ سے تمہیں نیکیاں عطا ہوئیں لیکن تمہاری سعادت وشقاوت حسینؑ کے ساتھ تمہارے رویے پر منحصر ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ حسینؑ جنت کا ایک دروازہ ہے جو بھی اس سے دشمنی کرے گا خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دے گا۔

امام حسین علیہ السلام اور آیت تطہیر: رسول اللہ ﷺ کی زوجہ اُم سلمٰی رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ: ایک دن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا رسول اللہ ﷺ کے لیے غذا لے کر آئیں اس دن رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف رکھتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کی تعظیم کی اور فرمایا جاؤ میرے چچازاد بھائی علیؑ اور میرے بچوں حسنؑ و حسینؑ کو بھی بلا لاؤ تا کہ ہم مل کر کھانا کھائیں کچھ دیر بعد علیؑ و فاطمہؑ حسنینؑ کا ہاتھ تھامے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی وقت جبرئیلؑ آیت تطہیر لے کر نازل ہوئے اور کہا:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴿۳۳﴾

ترجمہ: "اے پیغمبر کے اہل بیت خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو ہر طرح کی برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے (سورہ احزاب 33)

ام سلمٰی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کساء خیبری لے آؤ (یہ ایک بڑی عبا تھی) رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کو اپنے داہنے طرف، زہراؑ کو بائیں طرف اور حسنؑ و حسینؑ کو زانووں پر بٹھایا اور یہ عبا سب پر ڈال دی۔ اپنے بائیں ہاتھ سے عبا کو سختی سے تھاما اور سیدھا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر تین بار فرمایا:

اللهم هؤلاء اهل بیتی و حامتی اللهم اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم وعدولمن عاداكم،

ترجمہ (خدایا یہ میرے اہل بیت اور میرا خاندان ہے جیسا کہ تو نے وعدہ کیا ہے ان سے ہر طرح کی برائی کو دور رکھ اور انہیں معصوم و پاک رکھ میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا جو ان کے ساتھ جنگ کرے گا اور اس سے میری صلح ہے جو ان سے صلح رکھے گا اور دشمن ہوں اس کا جو اِن سے عداوت رکھے گا۔)

یہ روایت مختلف کتب احادیث میں مختلف طریقوں سے نقل ہوئی ہے اور اس پر شیعہ و اہل سنت کا اتفاق ہے۔ اس اتفاق سے واضح ہوتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام آیت تطہیر کا ایک مصداق ہیں۔ مختلف روایات وقرائن سے ثابت ہوتا ہے کہ آیت تطہیر کے نزول کے وقت صرف یہی پانچ افراد کے علاوہ کوئی اور شامل آیت تطہیر نہیں تھا۔ اسی بنا پر ان حضرات کو اصحاب کساء کہا جاتا ہے اور امام حسین علیہ السلام کو خامس اصحاب کساء کا لقب دیا گیا ہے۔

اہل سنت کے بزرگ محدثین احمد بن حنبل اور ترمذی نے اپنی کتابوں سنن اور مسند میں نقل کیا ہے کہ: آیت تطہیر کے نازل ہونے کے بعد چھ مہینوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز جب نماز صبح کے لیے تشریف لے جاتے تھے، علی و فاطمہ علیہم السلام کے دروازے کے پاس رُک کر بلند آواز میں فرمایا کرتے تھے کہ:

الصلواۃ یا اھل بیت محمد اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

امام حسینؑ اور آیت مباہلہ: شیعہ اور سنی علماء اس بات پر اتفاق نظر رکھتے ہیں کہ نصاریٰ نجران سے مباہلہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو اپنے ساتھ لیا اور انہیں آیۂ شریفہ کے الفاظ ابناءنا اونساءنا وانفسنا کا مصداق قرار دیا۔ یہ امر اس قدر مشہور و مسلم ہے کہ اہل سنت کے بزرگ عالم دین حاکم نیشاپوری نے اپنی کتاب معرفت الحدیث میں اس واقعے کو متواتر روایات کا مصداق قرار دیا ہے۔

حسینؑ وارث علم پیغمبر: ابن عباس کے شاگرد رشید عکرمہ نقل کرتے ہیں کہ: ایک دن ابن عباس مسجد میں لوگوں کو حدیثیں سنا رہے تھے کہ نافع بن ازرق اُٹھا اور کہنے لگا اے ابن عباس کیا تم کیڑے مکوڑوں کے احکام سے لوگوں کے لیے فتوے صادر کرتے ہو؟ اگر تم صاحب علم ہو تو مجھے اس خدا کے بارے میں بتاؤ جس کی تم پرستش کرتے ہو۔ ابن عباس نے یہ سن کر سر جھکا لیا اور خاموش ہو گئے، امام حسین علیہ السلام مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپؑ نے رافع سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے نافع میرے پاس آؤ تاکہ میں تمہارے سوال کا جواب دے سکوں۔ نافع نے کہا میں نے تو آپ سے سوال نہیں پوچھا تھا۔

ابن عباس نے کہا: **یابن الازرق انه من اھل البیت النبوه وھم ورثة العلم،**۔۔۔۔۔۔اے ابن ازرق حسینؑ اہل بیت نبوت میں سے ہیں اور اہل بیت علم کے وارث ہیں۔

نافع امامؑ کے پاس گیا آپ نے اس کا تسلی بخش جواب دیا۔ نافع نے کہا اے حسینؑ آپ کا کلام پر مغز اور فصیح ہے،

امامؑ نے فرمایا میں نے سنا ہے تم میرے والد اور بھائی پر کفر کا الزام لگاتے ہو؟

نافع نے کہا خدا کی قسم میں نے جو آپ کی باتیں سنیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ہی نور اسلام کا سرچشمہ اور احکام کا منبع ہیں۔

امامؑ نے فرمایا میں تجھ سے ایک سوال کرتا ہوں۔

نافع نے کہا پوچھیے یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

آپؑ نے فرمایا کیا تو نے یہ آیت: **وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ** پڑھی ہے؟

اے نافع کس نے ان دو یتیم بچوں کے لیے دیوار کے نیچے خزانہ چھپا رکھا تھا تاکہ ان کو وراثت میں مل سکے؟ نافع نے کہا ان کے باپ نے، امام نے فرمایا: سچ بتاؤ کیا ان کا باپ زیادہ مہربان ہے یا اپنی امت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ مہربان ہیں؟ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بچوں کے لیے علم نہیں چھوڑا ہے اور ہمیں اس سے محروم رکھا ہے؟

ریحانة الرسول (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھول): جابر ابن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ: ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ علی علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کی طرف رخ کر کے فرمایا: **سلام علیك یا ابا الریحانتین اوصیك بریحانتی من الدنیا خیرا فعن قلیل ینھد مرکناك واللہ عزوجل خلیفتی علیك،**

جابر کا کہنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یہ ایک رکن تھا، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اور جس وقت جناب فاطمہؑ نے وفات پائی تو آپ نے فرمایا یہ دوسرا رکن تھا، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

اسی سلسلے میں ایک روایت عبداللہ ابن عمر سے نقل ہوئی ہے جو واقعہ عاشورہ کے بعد امام حسینؑ سے متعلق ہے۔

ابن نعیم نقل کرتا ہے کہ ایک دن ہم عبداللہ ابن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کیا کہ اگر مچھر کا خون نمازی کے لباس پر لگا ہو تو کیا اس کی نماز صحیح ہے یا نہیں؟

عبداللہ نے پوچھا کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو؟ سائل نے کہا عراق کا رہنے والا ہوں، عبداللہ نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو کہ مچھر کے خون کے بارے میں سوال کرر ہا ہے، جبکہ انہوں نے رسول خدا کے بیٹے کو قتل کیا اور خاموشی بھی اختیار کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ: حسنؑ و حسینؑ اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

سخاوت و تواضع: ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام نے دیکھا کہ کئی بچے مل کر روٹی کا ایک ٹکڑا مل بانٹ کر کھا رہے ہیں ان بچوں نے امام سے بھی درخواست کی کہ آپ بھی اس روٹی میں سے تناول فرمائیں آپؑ نے بچوں کی بات مان لی اور ان کی روٹی کے ٹکڑے میں سے تناول فرمایا۔ اس کے بعد ان سب کو اپنے گھر لے کر آئے انہیں کھانا کھلایا اور نئے کپڑے پہنائے۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا یہ مجھ سے زیادہ سخی ہیں کیونکہ انہوں نے اپنا سب کچھ بخش دیا تھا لیکن میں نے اپنے مال میں سے کچھ حصہ انہیں دیا ہے۔

جود و شجاعت: زینب بنت ابو رافع نقل کرتی ہیں کہ: رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سخت رنجور و متالم تھیں اور ہر وقت گریہ وزاری کیا کرتی تھیں۔ ایک دن آپ نے حسنؑ و حسینؑ کا ہاتھ تھاما اور اپنے بابا کی قبر پر آئیں اور شدید گریہ کیا۔ آپؑ نے عرض کیا اے بابا ان بچوں کے لیے وارثت میں کیا چھوڑ گئے ہیں؟

قبر رسول اللہ ﷺ سے صدا آئی، میں نے حسنؑ کے لیے اپنی ہیبت اور حسینؑ کے لیے جرات و جود چھوڑا ہے۔ یہ سن کر شہزادی کونینؑ نے کہا بابا میں اس عطا پر راضی اور خوش ہوں۔

امام حسینؑ کا حج: امام حسین علیہ السلام نے اپنی حیات طیبہ میں پچیس مرتبہ پیادہ حج کیا۔ جب کہ آپؑ کے ہمراہ عربی نسل کے گھوڑے بغیر سوار کے ہوا کرتے تھے۔ امام حسین علیہ السلام کافی وسائل و ذرائع کے حامل تھے اور ان سے استفادہ بھی کر سکتے تھے لیکن آپ نے بندگی اور خضوع و خشوع کے تقاضوں کے مطابق پیادہ سفر حج کیا۔

بغیر سوار کے گھوڑوں کا اپنے ساتھ رکھنے کے دو اسباب ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ آپ واپسی میں ان سے استفادہ کرتے تھے، اور دوسرا یہ کہ نوکروں اور خادموں کی طرح سفر کرنا نہایت بندگی ہے۔

حوالہ کتب: ☆ مقتل خوارزمی، فرائد السمطین ☆ تاریخ دمشق، صحیح بخاری ☆ مستدرک حاکم نیشاپوری، کنز العمال
☆ تفسیر جامع البیان، حلیۃ الاولیاء، ابو نعیم اصفہانی ☆ طبقات ابن سعد، تاریخ ابن عساکر ☆ سنن ترمذی، اسد الغابہ

تذکرہ مبارک

سیّدالساجدین حضرت امام علی زین العابدینؑ ابن امام حسینؑ

تاریخ ولادت: حضرت امام علیؑ بن الحسینؑ کی تاریخ ولادت کے بارے میں مؤرخین کا خاصا اختلاف ہے بعض نے 15 جمادی الاول، بعض نے پانچ شعبان اور بعض نے ساتویں شعبان اور بعض نے نو شعبان ولادت کی تاریخ بیان کی ہے۔ اور دن کے ساتھ ساتھ سال کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے سن 38 ہجری، بعض نے سن 36 ہجری اور بعض نے 37 ہجری بیان کیا ہے۔

آپؑ کا نسب مبارک: آپؑ کا اسم گرامی علی ابن الحسین۔ آپؑ سید الشہداء امام حسین بن علی کے شہزادے اور حضرت علیؑ مرتضیٰ و خاتون جنتؑ کے پوتے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام شہربانو یا سلامہ یا سلافہ یا پھر غزالہ ہے۔ کامل مبرد میں ہے کہ جناب شہربانو، بادشاہ ایران یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ ابن پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں عادل کسریٰ کی بیٹی تھیں۔ (ارشاد مفید ص ۳۹۱، فصل الخطاب)

معرکہ کربلا میں آپؑ اپنے والد امام عالی مقامؑ کے ساتھ تھے، لیکن سخت علیل ہونے کے باعث معرکے میں شریک نہیں ہوسکے، جنگ کے خاتمے کے بعد قافلہ اہل بیتؑ کے ساتھ دمشق لے جائے گئے، وہاں سے مدینہ منورہ تشریف لائے۔

آپؑ کے القاب: زین العابدین، سید العابدین، سید الساجدین، زین الصالحین، وارث علم النبیین، سجّاد، زاہد، عابد، بکّاء، ذوالثفنات، ذکی اور امین۔ آپؑ کی کنیت: ابو محمد، ابوالحسن، اور ایک قول کے مطابق ابوالقاسم ہے۔

نسل حسینی: امام حسین علیہ السلام کی نسل امام زین العابدین علیہ السلام سے آگے بڑھی ہے اور حسینی سادات کا سلسلہ نسب امام علی زین العابدین علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے۔

آپؑ کی شخصیت: نورالابصار صفحہ 126 اور اخبار الاول صفحہ 109 پر مُلّا مُبّین تحریر فرماتے ہیں کہ حُسن و جمال، صورت و کمال میں نہایت ہی ممتاز تھے، آپؑ کے چہرہ مُبارک پر کسی کی نظر پڑتی تھی تو وہ آپ کا احترام کرنے اور آپ کی تعظیم کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ وسیلۃ النجات صفحہ 219 پر محمد بن طلحہ شافی رقمطراز ہیں کہ آپؑ صاف کپڑے پہنتے تھے اور جب راستہ چلتے تھے تو نہایت خشوع کے ساتھ، راہ داری میں آپ کے ہاتھ زانوؤں سے باہر نہیں جاتے تھے۔

آپؑ کی عبادت: خاندانی نجابت و شرافت کے ساتھ ساتھ ذاتی اوصاف و کمالات کی بنیاد پر معاصرین میں نمایاں شرف و فضیلت رکھتے تھے، زہد و تقویٰ، جود و سخا، تواضع و انکساری اور غربا پروری میں ضرب المثل تھے۔ شب بیداری اور عبادت گزاری میں ایسے ممتاز ہوئے کہ زین العابدین کے لقب سے یاد کیے گئے۔ آپؑ کو عبادت گزاری میں امتیاز کامل حاصل تھا۔ رات بھر جاگنے کی وجہ سے آپ کا سارا بدن زرد رہا کرتا تھا اور خوف خدا میں روتے روتے آپؑ کی آنکھیں پھول جایا کرتی تھیں اور نماز میں کھڑے کھڑے آپؑ کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے۔ جس طرح آپؑ کی عبادت گزاری میں پیروی ناممکن ہے۔ اسی طرح آپؑ کی شانِ عبادت کی رقم طرازی بھی

دشوار ہے۔

مطالب السؤل صفحہ 262 پر محمد بن طلحہ شافعی لکھتے ہیں۔ کہ آپ جب وُضو کے لیے بیٹھتے تھے تو آپ کے چہرے مبارک کا رنگ زرد ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت سعید بن مسیب سے کسی نے کہا کہ مَیں نے فلاں سے زیادہ متقی و پرہیز گار کسی کو نہیں دیکھا، اس پر ابن مسیب نے فرمایا کہ کیا تم نے علیؑ بن حسینؑ کو دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ حضرت ابن مسیب نے فرمایا کہ مَیں نے علیؑ بن حسینؑ سے بڑھ کر متقی و پرہیز گار کسی کو نہیں پایا۔

امام ذہبی کے مطابق آپ سے روایت کرنے والوں میں آپؑ کے صاحبزادے امام ابوجعفر محمد باقرؑ، حضرت زید، حضرت عمر اور حضرت عبداللہ کے علاوہ زید بن اسلم، عاصم بن عمر، امام زہری، یحیٰی بن سعید اور ابوالزناد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

امام ذہبی نے امام زہری کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے علیؑ بن حسینؑ سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔ علمائے جرح وتعدیل بالاتفاق رائے آپؑ کو ثقہ، مامون اور حجت تسلیم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحاح ستہ کے مصنفین نے بلاتکلف اپنی کتب میں آپ سے مروی احادیث درج کی ہیں۔

آخری آرام گاہ: آپ کی وفات ۹۴ھ میں ہوئی (بعض نے ۹۲ھ بھی لکھی ہے)۔ آپ کی آخری آرامگاہ جنت البقیع میں اپنے تایا امام حسن علیہ السلام کے پہلو میں ہے۔ السلام علیک یا علیؑ ابن الحسینؑ ۔۔۔۔ السلام علیک یا سید الساجدینؑ ۔۔۔۔ السلام علیک یا زین العابدینؑ ۔۔۔۔۔۔ بحوالہ کتاب: امام علی زین العابدینؑ

حضرت امام زادہ ابا عبداللہ حسین الاصغر علیہ السلام

آپ امام زین العابدین علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ آپ کی کنیت ابا عبداللہ اور والدہ کا نام اُم عبداللہ سیدہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام تھا۔ آپ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام زادہ عبداللہ باہر کے مادری پدری بھائی تھے۔ آپ عالم فاضل اور محدث تھے۔ آپ کی اولاد عالم اور بزرگ شمار کی جاتی ہے۔ روئے زمین پر کثیر تعداد میں آپکی اولاد موجود ہے۔ عراق، شام، بلاد العرب وعجم، مدینہ، بلخ، حجاز و پاک و ہند وغیرہ۔

آپ کی ولادت کے سن میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جبکہ آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ صاحبِ غایت الانتصار نے انہیں زاہد، عابد اور متقی بتایا۔ ان کی اولاد جلیل اور متقی کہلائی۔ سارے ان کا ادب اور پیروی کرتے تھے۔ آپ نے والد اور بھائی امام باقرؑ کے علاوہ اور لوگوں کی حدیثیں روایت کی ہیں۔ جناب طوسی نے آپ کو اصحاب سید الساجدینؑ، امام باقرؑ اور امام صادقؑ میں تصور کیا۔ ابراہیم بن ہشام مخزومی والی مدینہ ہر جمعہ کو منبر پر بیٹھ کر جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی شان میں اہانت و گستاخی کرتا تھا۔ آپ اس بات پر کافی دلبرداشتہ ہوتے تھے ایک دن جمعہ کے خطبے کے دوران آپ کو نیند آ گئی۔ آپ دیکھتے ہیں کہ نبی پاکؐ کی قبر مبارک شق ہوئی اور ایک شخص جو سفید کپڑوں میں تھے، آپ سے مخاطب ہوئے اے ابا عبداللہ! کیا آپ کو اس شخص ابراہیم ہشام مخزومی کی باتیں تکلیف دیتی ہیں تو آپ نے فرمایا جی۔ تو اس مبارک ہستی نے کہا کہ اب اس کا حشر دیکھنا اس کی باتیں مجھے بھی تکلیف دیتی ہیں۔ اتنی دیر میں آپ کی آنکھ

کھلی تو دیکھا ابراہیم ہشام مخزومی ملعون منبر سے گرا اور وہیں جہنم رسید ہوا۔
آپ کا سلسلہ نسل پانچ فرزندوں ابوعبیداللہ اعرج، عبداللہ الحقیقی علی السجاد، ابومحمد حسن دوکتہ اور سلیمان سے چلا۔ آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

حضرت ابوعلی عبیداللہ الاعرج بن امام زادہ حسین الاصغر علیہ السلام

آپ کا نام عبیداللہ۔۔۔۔کنیت ابوعلی۔۔۔۔لقب الاعرج۔۔۔۔والدہ کا نام ام خالد بنت حمزہ بن معصب بن زبیر۔ آپ کا نسب 4 پشت پر جا کر امام علی ابن ابی طالبؑ سے جا ملتا ہے۔ آپ کو الاعرج اس لیے کہا جاتا تھا کہ آپ کے پاؤں میں نقص تھا اس لیے الاعرج مشہور ہوئے۔ آپ انبیاء کی سنتیں ادا کرنے والے اور مساکین کی حاجت روائی کرنے والے تھے۔ آپ کو اللہ پاک نے غیر معمولی فراست سے نوازا تھا۔ ابومسلم خراسانی کے زمانے میں آپ اور امام جعفر صادقؑ ایک طرف تھے یعنی اس حق میں کہ سادات اس جنگ میں مسلم خراسانی کا ساتھ نہ دیں۔ جبکہ محمد نفس ذکیہ اور حسن الفطس دوسری طرف کہ سادات کو بنوامیہ کے خلاف جنگ میں آمادہ کرنے والے تھے۔ آخر وہی ہوا ابومسلم خراسانی نے بنوامیہ کا تخت الٹنے کے بعد ملک سفاع عباسی کے حوالے کر دیا۔ سفاع نے سادات حسنی کا قتل عام شروع کر دیا یہاں تک کہ نفس ذکیہ اور ابراہیم باخمر بھی شہید کر دیے گئے۔ ابوعلی عبیداللہ کا شمار خراسان کے باعزت لوگوں میں ہوتا تھا۔ لیکن ابومسلم آپ سے اچھے طریقے سے پیش نہ آیا۔ بنی عباس سے پہلے مسلم خراسانی نے آپ کو بیعت کی دعوت دی تھی جو آپ نے ٹھکرا دی تھی، اس وجہ سے مسلم خراسانی آپ سے بدسلوکی کرتا تھا۔ آپ سفاع کے دربار میں گئے اس نے آپ کو مدائن، زی امرا میں جائیداد دی تھی اور پھر آپ اسی جائیداد میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد روئے زمین پر کثرت سے موجود ہے۔
آپ کا سلسلہ نسل 4 فرزندوں علی الصالح، جعفر الحجتہ، محمد الجوانی اور حمزہ سے چلی۔ عراق، مصر، حجاز، ہمدان، ہند، پاکستان، ترمذ، غزنی وغیرہ میں آپ کی اولاد موجود ہے۔ پاکستان میں ہمدانی سادات کے نام سے جبکہ عراق میں الاعرجی سادات کے نام سے مشہور ہے۔ الاعرجی سادات کثیر تعداد میں عراق کی بیوروکریسی، آرمی اور مختلف شعبہ جات میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں، اس کے ساتھ ساتھ حرم امام حسینؑ، حرم امام علیؑ اور حرم امام علی النقیؑ سامرہ میں حرم کی انتظامیہ ہے۔

حضرت جعفر الحجتہ بن عبیداللہ الاعرج

آپ کا نام جعفر۔ کنیت ابوالحسن اور حجتہ تھی۔ آپ کی والدہ کا نام عمارہ بنت عبداللہ بن صفوان بن امیہ خلف تھا۔ آپ کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے: جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن امام زادہ حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ بن امام حسین بن امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔ لقب حجتہ کی مشہوری اس وجہ سے کہ آپ نے بہت زیادہ حج کیے۔ بقول جمال الدین کے کہ مشہور شیعہ بلکہ پکے شیعہ تھے۔ آپ کا ذکر علم انساب کی تمام کتابوں میں ہے، بعض نے آپ کو آئمہ زیدیہ میں شمار کیا لیکن آپ آئمہ آل محمدؐ سے تھے۔ آپ بہت زیادہ

فصیح تھے اور فصاحت و بلاغت میں زید بن علیؑ بن حسینؑ سے مشابہ تھے۔ آپ بہت زیادہ عبادت گزار اور متقی تھے۔ صائم اس قدر تھے کہ صرف عیدین کے علاوہ سارا سال روزہ رکھتے تھے۔ عالم فاضل محدث تھے۔ جہاں جاتے لوگوں کی کثیر تعداد ساتھ ہوتی۔ بعض شیعوں کے مطابق آپ زمین پر خدا کی حجت ہو۔ آپ کی اولاد میں دو بیٹے ابوالحسن اور اباعبداللہ حسین۔ بڑے بیٹے ابوالحسن کی اولاد مدینہ مصر اور حجاز میں ہے۔ جبکہ اباعبداللہ الحسین کی آل پاک و ہند، ترمز، بلخ، ہمدان، غزنی اور پاکستان میں ہمدانی سادات کے نام سے کثیر تعداد میں آباد ہے۔

حضرت اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نام حسین۔ کنیت اباعبداللہ۔ والدہ کا نام سیدہ فاطمہ بنت حسن بن حسین الاصغرؑ۔ 6ویں پشت پر جا کر نسب جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آل ابی طالب کی پہلی کتاب لکھنے والے نسابہ ابوالحسین سید یحییٰ آپ کے سگے بھتیجے تھے۔ عالم فاضل اور محدث تھے۔ جہاں جاتے لوگ آپ کے گرد جمع ہو جاتے۔ آپ کے عقیدت مند زیادہ تر ابوا اور عریض میں تھے۔ آپ اپنی زندگی میں پانچ بار کربلا گئے اور واقعہ کربلا پر شدید گریہ کرتے تھے۔ آپ کو اباعبداللہ اس لیے کہا جاتا تھا کہ خلق و نو میں امام حسینؑ کے مشابہ تھے۔ آپ بہت زیادہ سخی تھے جو کچھ ہوتا خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ آپ کی ولادت 178 ہجری میں ہوئی جبکہ وصال 226 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ کی عمر مبارک 48 برس تھی آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹا حسن الامیر تھا۔

حصہ دوم

میر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے اجداد کا مختصر تعارف

حضرت ابو محمد حسن الامیر بن ابا عبداللہ الحسینؒ (جائے مدفن بلخ)

آپ کا نام حسن لقب الامیر اور کنیت ابو محمد تھی آپ کی والدہ زبیرہ تھی۔آپ کی ولادت سن ہجری 194 میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ کا شجرہ نسب 7ویں پشت پر جا کر جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ملتا ہے۔آپ شاہ عبد العظیم حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے۔معتصم عباسی کی وفات کے بعد متوکل عباسی جب خلیفہ بنا تو سادات بنی فاطمہ کو ستانا شروع کر دیا تب آپ امام علی النقی ہادی علیہ السلام کی ہدایت پر مدینہ سے ہجرت کر کے سمرقند آ گئے اور 241 ہجری میں بلخ آمد ہوئی اور دس سال بعد بلخ میں وصال کیا۔آپ بہت بڑی شان والے بزرگ تھے۔آپ کی آل میں ایک فرزند ابو قاسم میر سید علی جلابادی تھا۔میر سید علی جلابادی کی والدہ سیدہ خدیجہ بنت سید علی المعرش تھی۔میر سید علی جلابادی کا وصال بلخ محلہ جلاباد میں ہوا۔آپ کی اولاد بلخ، ترمز، ہمدان، غزنی و پاک و ہند میں ہے۔

حضرت ابو القاسمؒ میر سید علی الجلابادی بن حسن الامیر بن ابا عبداللہ الحسین بن جعفر الحجۃ

آپؒ کا نام علی، کنیت ابو القاسم، والدہ کا نام سیدہ خدیجہ بنت سید علی المعرش تھا۔پیدائش کے سن میں اختلاف ہے جبکہ آپ کی وفات بلخ محلہ جلاباد میں ہوئی۔کتاب اساس النساب کے صفحہ نمبر 298 پر آپ کا ذکر سید جعفر الاعرجی نے کیا ہے۔آپ بلند پایہ بزرگ اور اپنے اجداد کے روحانی علوم کے امین تھے۔بلخ میں آپ کا شمار بلند پایہ اہل علم میں ہوتا تھا۔بلخ، ترمز اور دیگر علاقہ جات میں آپ نے دینِ محمدی کی ترویج کرتے رہے۔ہزاروں متعقدین تھے۔آپ بلخ میں نقیب العقباء اور رئیسِ بلخ کے نام سے بھی مشہور تھے۔آپ کے سلسلہِ نسل سے 4 فرزند تولد ہوئے۔سید ابو احمد عبداللہ، ابو العباس میر محمد اول جلابادی (جد سادات ہمدانیہ)۔سید محمد حسن۔سید ابو علی عبداللہ۔آپ کی اولاد بلخ، ترمز، ہمدان، غزنی اور پاک و ہند میں کثیر تعداد میں موجود ہے۔

حضرت میر سید محمد اول جلال آبادی بن ابوالقاسم میر سید علی الجلال آبادی بن علی حسن الامیر اباعبداللہ الحسین بن جعفر الحجتہؒ

آپ کا نام محمد، کنیت ابو العباس، والدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا بنت سید ابوالقاسم طاہر تھیں۔ آپ اپنے والد کے وصی تھے۔ ثمر قند، بخارہ اور بلخ، بدخشاں میں آپ کے عقیدت مند کثرت سے موجود تھے۔ الاساس الانساب الناس میں سید جعفر الاعرجی نے آپ کا ذکر خصوصیت کے ساتھ صفحہ نمبر 503 اور حاشیہ نمبر 828 میں کیا۔ آپ کی پیدائش بلخ کے محلہ جلال آباد میں ہوئی اور وفات بھی وہیں پائی۔ آپ کے تین بیٹے تھے سید احمد بلخی۔ محمد۔ اور عبداللہ بلخی الجلال آبادی۔

حضرت میر سید عبداللہ بلخی الجلال آبادی بن میر سید محمد اول جلال آبادی بن ابوالقاسم میر سید علی الجلال آبادی بن علی حسن الامیرؒ

آپ کا نام عبداللہ، کنیت ابوجعفر، والدہ سیدہ صفیہ بنت عبید اللہ بلخی، پیدائش بلخ اور وفات بھی بلخ میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلال آبادی ہیں۔

حضرت ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلال آبادی میر سید عبداللہ بلخی الجلال آبادی بن میر سید محمد اول جلال آبادیؒ

آپ کا نام جعفر، کنیت ابوالکامل، والدہ سیدہ شہر بانو بنت سید ابوالحسن محمد زاہد بلخی، مولد و مدفن محلہ جلال آباد، بلخ۔ اولاد میں سید زاہد ثانی اور سید محب اللہ بلخی ہیں۔

حضرت سید محب اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلال آبادبن میر سید عبداللہ بلخی الجلال آبادیؒ

آپ کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ اور لقب محب اللہ ہے، آپ کا یہ لقب بہت مشہور رہا، حتی کہ کئی شجروں میں محب اللہ لکھا ہے اور کئی شجروں میں محمد۔ آپ کی والدہ سیدہ سعیدہ بنت سید محمد الاعرجی تھیں۔ مولد و مدفن محلہ جلال آباد بلخ میں ہے۔ اولاد میں عبداللہ، عزیز، یوسف اور شرف الدین ہیں۔

حضرت سید محمد شرف الدین بن سید محب اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلال آبادیؒ

آپ کا نام محمد، لقب شرف الدین اور کنیت ابویوسف تھی۔ آپ کا بھی لقب اصل نام سے زیادہ مشہور رہے۔ آپ کی والدہ سیدہ رملہ بنت سید عبداللہ ثانی تھیں۔ آپ کا مولد بلخ اور مدفن ہمدان ہے۔ آپ ہی سادات حسینیہ الاعرجیہ میں سے سب سے اول بلخ سے

ہمدان ہجرت کر کے آئے۔اس وقت ہمدان پر عہد سلجوقیہ کے حکمران غیاث الدین محمد اول تا پر (1105 تا 1118 سن عیسوی) کی حکومت تھی۔جو پانچویں صدی ہجری کا پہلا یا دوسرا عشرہ بنتا ہے۔اولاد میں ایک بیٹا میر سید یوسف الحسینی ہے۔

حضرت میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدین بن سید محمد محب اللہ بلخی بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی الجلال آبادیؒ

آپ کا نام علی اکبر، کنیت ابومحمد، والدہ اسماء بنت مالک الدین غزنوی تھیں۔آپ سیلانی طبیعت کے مالک تھے۔آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ کوہ الوند پر گزرا۔آپ اولیائے کرام کی اہل حق جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔غالباً آپ عین القضاہ ہمدانی کے ہم عصر تھے۔آپ شاعر بھی تھے۔آپ کا مدفن کوہ الوند کے دامن میں عباس آباد میں کہیں ہے۔آپ کی اولاد میں میر سید احمد الوندی اور میر سید محمد الباقر الحسینی ہیں۔

حضرت میر سید محمد الباقر الحسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن سید محمد شرف الدینؒ

آپ کا نام محمد الباقر، کنیت ابوالحسن، والدہ سیدہ طاہرہ بنت سید عبدالمطلب نیشاپوری تھیں۔مولد ہمدان اور مدفن گنبد علویان کے نزدیک باغ علی میں ہے۔آپ گنبد علویان میں بہت عبادت کرتے تھے۔یہ عمارت سلاطین سلجوقیا نے آپ کے خاندان کے اعزاز میں بنوائی۔آپ کی اولاد میں سید حسن الحسینی، یوسف اور میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش ہیں۔

میر سید شہاب الدین سیاہ بزاش بن میر سید محمد الباقر الحسینی میر سید علی اکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی

آپ کا نام شہاب الدین، کنیت ابو القاسم اور خاندانی طور پر سیاہ بزاش مشہور تھے۔آپ کی والدہ سیدہ رقیہ بنت سید امیر الدین عقیقی الحسینی آف رے (تہران) تھیں۔آپ کا ذکر سید جعفر الاعرجی نے صاحب اساس الانساب الناس میں صفحہ نمبر 507 اور حاشیہ نمبر 841 پر کیا۔آپ ایلخانی زمانہ میں ہمدان کے افسر اعلیٰ تھے۔سید شہاب الدین ہمدانی علوی کے خاندان کو گھر حکومت ملی۔وہ 620 تا 720 ہجری کے درمیان ہوسکتی ہے۔ان کا خاندان 500 ھجری سے دولتمند ارکان میں شامل ہوتا ہے۔آپ کی اولاد میں ایک بیٹا قاسم بچپن میں فوت ہوگیا جبکہ دوسرا بیٹا میر سید علی ہمدانیؒ المعروف شاہ ہمدانؒ ہیں۔

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

(جد سادات حسینیہ عابدیہ ہمدانیہ پاک وہند)

امیر کبیر سید علیؒ بن شہاب الدینؒ ہمدانی ایک ایرانی بزرگ اور مبلغ اسلام تھے جو کہ ایران کے صوبہ ہمدان سے تعلق رکھتے تھے اور اسی ہمدان کی نسبت سے ان کے نام کے آگے ہمدانی لکھا جاتا ہے۔ ان کی پیدائش، پیر 12 رجب المرجب 714ھ بمطابق 1314 عیسوی، ایران کے شہر ہمدان میں ہوئی اور ان کی وفات 786ھ بمطابق 1384 عیسوی میں ایک روایت کے مطابق کنار جبکہ حقیقت میں پاکستان کے شہر، ضلع مانسہرہ میں وادئ پکھل میں نوکوٹ کے مقام پر ہوئی جہاں اب بھی شاہ ہمدانؒ کی بیٹھک اور جگہ وفات محفوظ ہے۔ وفات کے بعد جسد خاکی کوان کے پیروکار سابقہ سوویت یونین کی ریاست اور موجودہ آزاد ریاست تاجکستان کے شہر ختلان لے گئے اور وہیں پر تدفین ہوئی۔ وفات سے تدفین کے سفر میں جنازہ کے قافلہ پر بادلوں کا سایہ مسلسل موجود رہا۔ ریاست جموں وکشمیر میں اسلام کو پھیلانے اور ثقافتی ڈھانچے میں ان کا سب سے زیادہ کردار ہے۔ آپ شاہ ہمدان"یعنی ہمدان (ایران کا موجودہ صوبہ) کا بادشاہ اور امیر کبیر" یعنی عظیم کمان کرنے والا کے القاب سے بھی مشہور ہیں۔ آپ نے روحانیت اور تصوف پر کئی مختصر مقالے بھی لکھے ہیں۔ علامہ اقبال جیسے عظیم شاعر نے بھی اپنی شاعری میں شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کا ذکر کیا ہے۔

آپ کا نام"علی" اور لقب" شاہ ہمدان"، "امیر کبیر"، "علی ثانی" کے علاوہ تاریخ دانوں نے کئی دوسرے القاب سے بھی نوازا ہے جیسے" قطب زماں"، "شیخ۔شیخان جہان"، "افضل المحققین" شامل ہیں۔

(شاہ ہمدانؒ پر ایک تحریر از پروفیسر بشیر احمد نحوی: ڈائریکٹر اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونیورسٹی)

ابتدائی زندگی: سید علی ہمدانی ایک معزز خاندان میں ایران کے شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب آپ کے والد سید شھاب الدین سے ہوتا ہوا جناب علی امام زین العابدینؑ بن سیدنا امام حسینؑ بن علی بن ابی طالبؑ سے جا ملتا ہے۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ ہے اور آپ کا شجرہ نسب سترویں پشت میں حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے جا ملتا ہے، اس لئے آپ حسنی حسینی سید ہیں آپکی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے مطابق 12 رجب المرجب 714ہجری بمطابق 12اکتوبر 1314 عیسوی جبکہ دوسری روایت کے مطابق 12 رجب المرجب 713ہجری بمطابق 12اکتوبر 1313 عیسوی ہے اور یہی معروف اور زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہے۔

سفر: سید علی بن شہاب الدین ہمدانی نے مسلم دنیا کے طول وعرض میں بہت سے سفر فرمائے۔ آپ کے استاد جناب محمد مزدقانی نے آپ کو حکم دیا تھا کہ سفر اختیار کرو، صوفیاء اور ولی اللہ لوگوں سے ملو اور جتنا فیض حاصل کر سکتے ہو کرو نتیجتاً آپ نے حج کی ادائیگی کا سفر 3 مرتبہ اختیار کیا۔ان سفروں کے دوران آپ مسلم ممالک کے اکابرین اور اہل علم لوگوں سے بھی متعارف ہوئے۔ ایرانی بادشاہ شہاب الدین کے دور میں، تیمور سے سیاسی اور مذہبی ناروا سلوک کی وجہ سے آپ خاندان کے 700 سات سو افراد کے ہمراہ کشمیر کے سفر پر نکلے۔ سفر

سے قبل آپ نے اپنے دو نمائندے جناب سید تاج الدین سمنانی اور جناب میر حسن سمنانی کو حالات کا جائزہ لینے کیلیے کشمیر بھیجا۔ کشمیر کا اس وقت کا حکمران سید تاج الدین سمنانی کا معتقد ہو گیا اور اس قبولیت کی وجہ سے سید علی ہمدانی کثیر تعداد میں خاندان کے لوگوں کے ہمراہ کشمیر میں داخل ہوئے۔ کشمیر کے حکمران سلطان شہاب الدین اور اس کی رعایا نے سید علی ہمدانی کا استقبال کیا۔ اس دور میں کشمیر کا حکمران سلطان شہاب الدین، والئ دہلی" فیروز تغلق" کے ساتھ جنگ کی حالت میں تھا۔ میر کبیر سید علی ہمدانی کی کوششوں کی وجہ سے یہ دونوں شرائط پر آمادہ ہوئے اور امن ہوا۔ کشمیر میں شاہ ہمدان میر کبیر سید علیؒ بن شہاب الدینؒ ہمدانی نے ایک منظم طریقے سے اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ آپ اور آپ کے پیروکاروں نے کشمیر کے کونوں میں مساجد تعمیر کیں، جن میں سب سے زیادہ مشہور خانقاہ معلیٰ، سری نگر میں دریائے جہلم کے کنارے پر واقع ہے۔ آپ وادئ کشمیر میں مستقل رہائش پذیر نہیں ہوئے بلکہ مختلف مواقع پر آپ کشمیر تشریف لاتے رہے۔ جبکہ پہلی مرتبہ آپ سلطان شہاب الدین کے دور میں 774 ہجری میں میں کشمیر تشریف لائے اور چھ ماہ تک قیام فرمایا۔ دوسری مرتبہ آپ قطب الدین کے عہد 781 ہجری میں تشریف لائے اور ایک سال تک قیام کیا۔ کشمیر سے ترکمانستان واپسی کے اس سفر کے دوران براستہ ریاست لداخ، 783 ہجری میں آپ نے اسلام کی تبلیغ کو کشمیر کے ہر کونے تک پہنچانے کیلئے بہت محنت کی۔ آپ کا تیسرا سفر 785 ہجری میں کشمیر کو ہوا، اس مرتبہ آپ لمبے عرصے قیام کا ارادہ رکھتے تھے لیکن صحت کی خرابی کی وجہ سے جلد واپسی کا سفر اختیار کیا۔

علالت اور وفات: کشمیر کے تیسرے سفر پر سید علی ہمدانی کی صحت خراب ہو گئی اور آپ نے ترکمانستان واپسی کا سفر اختیار کیا۔ آپ نے اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کی خاطر، کشمیر سے واپسی کا سفر براستہ لداخ اپنایا اور وہاں پر اسلام کی شمع روشن کی۔ واپسی کے اس سفر میں آپ کا پڑاؤ پاکستان کے شہر مانسہرہ میں وادئ پکھل میں ہوا جہاں کے نواب وحاکم سلطان محمد خان نے آپ کو شاہی مہمان کی حیثیت سے ٹھہرایا، وہیں پر آپ بیمار ہوئے اور 6 ذوالحج، 786 ہجری بمطابق 19 جنوری 1385 عیسوی کو وفات پائی اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آج بھی آپ کی وفات کی جگہ نوکوٹ، مانسہرہ میں محفوظ ہے۔ کتاب مرتب کرنے والے جناب حسن نے کتاب تاریخ حسن میں آپ کی وفات کا ذکر فارسی مصرعے میں کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ عظیم سید سردار (سید علی بن شہاب الدین ہمدانی) آرام فرمانے جنت چلے گئے ہیں۔ اسی مصرعے میں حسن آپ کی وفات کا سال بھی بتاتے ہیں۔ آپ کی وفات والی جگہ پر تدفین کیلئے اس وقت بڑا دلچسپ واقعہ مذکور ہے۔ وادئ پکھل کے لوگ آپ کی تدفین آپ سے عقیدت کی وجہ سے آپ کی جائے وفات نوکوٹ، مانسہرہ میں کرنا چاہتے تھے جبکہ آپ کے وہ مریدین جو آپ کے ہمسفر تھے آپکے جسد خاکی کو تاجکستان لے جانا چاہتے تھے۔ بالآخر فیصلہ یہ طے پایا کہ جو فریق بھی جنازہ کو اُٹھا لے گا تدفین کا حقدار وہی ہوگا۔ چنانچہ اہلِ پکھل جنازہ کو نہ اُٹھا سکے اور آپ کے پیروکار جنازہ اُٹھا کر تاجکستان روانہ ہو گئے۔ 40 دن کے اس سفر پر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جنازہ کے قافلے پر بادل سایہ فگن رہے۔ آپ کے جسد خاکی کی تدفین تاجکستان کے صوبہ ختلان کے شہر کولاب میں ہوئی، جہاں اب بھی لوگ جوق در جوق آپ کو خراج عقیدت پیش کرنے اور روحانی فیض کے لیے حاضری دیتے ہیں۔ تاجکستان کی سرکاری کرنسی نوٹ پر آپ کی تصویر موجود ہے۔

کشمیر کی ثقافت پر سید علی ہمدانیؒ کے اثرات (1313ء تا 1384ء):

شاہ ہمدان میر کبیر سید علی ہمدانیؒ، ان تاریخی شخصیات میں اعلیٰ اور نمایاں مقام رکھتے ہیں جنہوں نے کشمیر کی تہذیب وثقافت

پر گہرے مذہبی، معاشی اور اقتصادی اثرات چھوڑے، جن سے خطۂ ریاست جموں و کشمیر آج بھی فیضیاب ہے۔ آپ نے فنون عامہ، ثقافت اور معاشی میدانوں میں وادئ کشمیر میں جو کام کیا وہ بے مثال ہے اور اس قدر علم، ہنر اور فن کی ریل پیل پہلے کشمیر میں نہ تھی۔ آپ کے ساتھ آنے والے سات سو افراد، ہنر اور فن کے ماہر اور کاریگر تھے جو کشمیر میں اپنے فن کی بدولت چھا گئے اور ان کے سکھائے ہوئے ہنروں میں شال بافی، قالین بافی، برتن سازی یا ظروف سازی، کپڑا بنائی اور خطاطی یا خوش نویسی نے خوب ترقی کی اور یہ فنون خوب پھلے پھولے اور صنعت نے ایک نیا رخ اپنایا۔ آج بھی کشمیر کی شالیں، قالین اور گرم کپڑے پوری دنیا میں برآمد کیے جاتے ہیں اور مشہور ہیں۔ مشہور مفکر اسلام، شاعر مشرق جناب ڈاکٹر علامہ محمد اقبال (9 نومبر 1877ء تا 21 اپریل 1938ء) نے اپنی شاعری میں جناب سید علی ہمدانیؒ کا ذکر کیا ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں کہ شاہ ہمدانؒ کے سکھائے ہوئے ہنر اور فنون نے کشمیر کو ایران صغیر میں تبدیل کر دیا۔

چونکہ شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ تمام افراد ایران سے کشمیر آئے تھے جن میں ان کے اپنے خاندان کے لوگ بھی شامل تھے، ہنر مند تھے۔ آپ نے وادئ کشمیر میں بہت سے پیشے لوگوں کو سکھائے اور صدیوں تک ہنر مندوں اور کاریگروں کو ایک معاشی خود کفالت سے بہرہ مند کر دیا۔ شاہ ہمدان میر کبیر سید علی ہمدانیؒ، ایک کثیر الجہتی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ عظیم مبلغ اسلام ہونے کے ساتھ ساتھ اصلاح کنندہ بھی تھے۔ آپ نے کشمیری باشندوں کی زندگیوں کیلئے بہت ساری اور معیاری اصلاحات نافذ کروائیں جن میں کالے جادو سے لوگوں کا چھٹکارا، اسلامی تعلیمات کو سیکھنے تک با آسانی رسائی اور عمل کی تلقین، عقیدہ کی درستگی و پختگی اور اخلاق حسنہ سے اپنے کردار کی آرائش شامل ہیں۔ آپ نے اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک مکمل نظام وضع کیا اور اس پر عمل کرنے کا اہل علم و دانش کو پابند بنایا۔ "ذخیرۃ الملوک" آپ کی لکھی ہوئی کتاب ہے جس میں آپ نے نویں باب میں حکمرانوں کے لیے سلطنت و ولایت چلانے کے ضوابط میں لکھا ہے کہ وہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان کیسا سلوک روا رکھیں۔ اس کتاب کے دوسرے ابواب روحانی معاملات سے متعلق ہیں۔ آپ نے وادئ کشمیر میں، وسط ایشیائی فن تعمیر متعارف کروایا اور جب یہ فن کشمیر کے مقامی فن سے ملا تو فن تعمیرات کا ایک نیا انداز ابھر کر سامنے آیا جس کی مثال "خانقاہِ معلیٰ"، سری نگر، ریاست جموں و کشمیر میں آپ کے نام سے منسوب ایک عبادت گاہ ہے۔ یہ عمارت جس میں وہ کمرہ بھی شامل ہے جس میں آپ نے کشمیر کے اپنے پہلے دورے 744ہجری، میں قیام فرمایا تھا، لکڑی کی انتہائی عمدہ کاری گری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ یہ عمارت سلطان قطب الدین کی ملکیت تھی اور سرکاری مہمان خانے کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ خانقاہِ معلیٰ میں مقدس مذہبی تبرکات میں آنحضرت ﷺ کا جھنڈا (علم) مبارک اور آپ کے خیمے کا ایک ستون شامل ہے۔ یہ خانقاہ جناب میر سید محمد ہمدانی نے، سلطان سکندر سے مذکورہ جگہ خرید کر تعمیر کی تھی۔ اس زمین کی خرید کی دستاویزِ انتقال ایک ہرن کی کھال پر لکھی گئی تھی جو آج بھی محفوظ ہے اور خانقاہِ معلیٰ میں موجود ہے۔ صرف آپ کی پُرامن تبلیغ اور کرامات سے وادی کشمیر اور لداخ میں سینتیس ہزار لوگ مسلمان ہوئے جبکہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے خاندان کے لوگوں نے تبلیغ اسلام جاری رکھی جن میں سے کچھ کی اولادیں آج بھی وادی کشمیر اور ملحقہ علاقوں میں آباد ہیں۔

علامہ محمد اقبالؒ اور شاہ ہمدانؒ: علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ (9 نومبر 1877ء تا 21 اپریل 1938 مدفون لاہور، پاکستان) برصغیر پاک و ہند کے مشہور مفکر اسلام اور شاعر ہیں جن کی شاعری امت مسلمہ کیلئے نمونہ ہے، نے اپنی تصنیف جاوید نامہ میں میر کبیر سید علی بن شہاب الدینؒ کے حضور اپنی عقیدت کا اظہار بعنوان زیارت امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانیؒ اور در حضور شاہ ہمدانؒ فارسی زبان میں یوں کیا ہے۔

(ماخوذ: اورادِ فتحیہ، مصنف: علی ثانی سید علی ہمدانی۔ تعارف وترجمہ نذیر نقشبندی۔ ناشر: الرمضان فاونڈیشن ٹرسٹ، جھنگ صدر، پاکستان)

1۔ سید السادات، سالارِ عجم ۔۔۔۔ دستِ اُو معمارِ تقدیرِ اُمم

سرداروں کا سردار یعنی سادات کا سردار، عجم کا سالار، جس کے ہاتھوں نے بطور معمار اُمتوں کی تقدیر بنا دی۔

2۔ تا غزالی درسِ اللہ ھو گرفت ۔ ذکر و فکر از دُودمانِ اُو گرفت

جب غزالی نے اللہ ھو کا درس لیا تو سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے خاندان سے ذکر و فکر کی تعلیم پائی۔

3۔ مرشد آں کشورِ مینو نظیر ۔۔۔ میر و درویش و سلاطین را مشیر

آپ کشمیر جنت نظیر کے مرشد تھے اور قافلہ سالاروں، درویشوں اور سلاطین کے مشیر و صلاح کار تھے۔

4۔ خِطّہ را آں شاہِ دریا آستیں ۔۔۔ دادِ علم و صنعت و تہذیب و دیں

اس دریا صفت سخی اور فیاض نے خطۂ کشمیر کو علم و صنعت اور تہذیب و دین کی نعمت سے خوب نوازا اور مالا مال کر دیا۔

5۔ آفرید آں مرد ایرانِ صغیر ۔۔۔ با ہنر ہائے عجیب و دل پذیر

انہوں نے نادر اور دل لبھانے والے فنون سے اس خطے کو ایرانِ صغیر بنا دیا۔

6۔ یک نگاہِ اُو گشاید صد گرہ ۔۔۔ خیز و تیرش را بدل راہے بدہ

اُس کی ایک نگاہ نے فکر و عقل کی سینکڑوں گتھیاں سلجھا دیں۔ تو بھی اُٹھ اور اس کے تیرِ نگاہ کو اپنے دل میں پیوست کر لے۔

7۔ مرشد معنی نگاہاں بُودہ ای ۔۔۔ محرم اسرارِ شاہاں بُودہ ای

آپ معانی پر نگاہ رکھنے والوں کے مرشد اور بادشاہوں کے امورِ جہاں بانی کے رموز کے محرم تھے۔

ورثہ: آپ کشمیر اور تاجکستان میں ایک انتہائی قابل احترام اور باعزت شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آپ کی کرامات میں چنار کا وہ درخت بھی شامل ہے جس کی اب عمر چھ سو ستائیس سال سے زیادہ ہے اور جو اپنی نوع میں پوری دنیا میں سب سے زیادہ عمر والا درخت مانا جاتا ہے وادی کشمیر کے ضلع بڈگام میں چدورا میں لگا ہوا ہے، کے بارے میں مصدقہ مذکور ہے کہ یہ درخت آپ نے کشمیر کے پہلے دورے پر لگایا تھا۔

کارہائے نمایاں: شاہ ہمدان، میر کبیر سید علی ہمدانیؒ ایک درویش، صوفی اور مبلغ اسلام ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف بھی تھے۔

آپ نے عربی اور فارسی میں تقریباً سو کے لگ بھگ کتابچے لکھے۔ تحائف الابرار میں آپ کی تصنیف کردہ کتب کی تعداد ایک سو ستر بیان کی گئی ہے۔ ان میں سے کئی کتب برصغیر پاک و ہند پر مغلیہ دور حکومت میں شامل درس رہی ہیں۔ تقریباً ستر کتب موجود ہیں جبکہ باقی نایاب ہیں، بہت سی کتب کے قلمی نسخے، برٹش میوزیم لندن، انڈیا آفس لائبریری، ویانا، برلن، پیرس، تہران، تاشقند، تاجکستان، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، بہاولپور، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، میسور اور باقی پورہ انڈیا میں موجود ہیں۔ جن میں آپ کی مشہور کتاب "ذخیرۃ الملوک" کے کئی زبانوں میں تراجم بھی ہو چکے ہیں۔ "المودۃ فی القربیٰ" آپ کی انتہائی شہرہ آفاق کتاب ہے۔ کچھ دوسری مشہور تحریریں ذیل میں دی گئی ہیں:

1۔ ذخیرۃ الملوک: اچھی حکومت چلانے کے اصول اور اخلاقیات سیاست

2۔ رسالہ نوریہ: غور وفکر پر ایک تحریر

3۔ رسالہ مکتوبات: سید علی ہمدانی کے سلاطین، اُمراء اور مریدین کو لکھے گئے 22 بائیس خطوط پر مشتمل کتابچہ ہے۔

4۔ در معرفت صورت وسیرت انسان: انسان کی ظاہری اور باطنی حالت پر بحث۔

5۔ در حقائق توبہ: سچی توبہ کے متعلق۔

6۔ رسالۃ الاصطلاحات: روحانیت پر کتابچہ

7۔ المؤدۃ فی القربیٰ

8۔ حل النصوص علی الفصوص

9۔ اورادِ فتحیہ: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور صفات کے بارے میں۔

10۔ علم القیافہ: اس کی ایک نقل United States National Library of Medicine میں موجود ہے۔

حضرت میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی بن میر سید شہاب الدین سیاہ بزاشؒ

آپ کی ولادت 774ہجری بمطابق 1372عیسوی میں ہوئی۔ والدہ کا نام سیّدہ حمیدہ بن سید شرف تہا۔ میر سید علی ہمدانیؒ عرف شاہ ہمدانؒ کے وصال کے وقت آپ کی عمر 12 سال تھی۔

ورود کشمیر: حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کی وفات کے دس سال بعد 22 سال کی عمر میں 796ہجری بمطابق 1393عیسوی آپ 300 مریدین کے ساتھ کشمیر آئے۔ سلطان سکندر نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ سلطان نے آپ کی رہائش کے لیے محلہ نوہٹہ میں ایک عالیشان مکان تعمیر کروایا۔ آپ کے فرمان کی تکمیل میں اس نے بنت خانہ کالی شور کی جگہ خانقاہ تعمیر کروائی۔ یہاں پر امیر کبیر سید علی ہمدانی کا چغہ اور عصا بھی محفوظ ہے جس کی زیارت کے لئے ہر سال اہل کشمیر جمع ہوتے ہیں۔ حضرت میر سید محمد ہمدانیؒ کے پاس ایک بدخشانی لعل تھا جو انہوں نے سلطان کو تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ سلطان نے اس کی قدر کرتے ہوئے تین گاؤں (تورال، نونہ اور راواچی) حضرت کی نذر کیے جو آپ نے درویشوں اور خانقاہ کے اخراجات کے لیے دیے۔ آپ نے وقف نامہ اپنے ہاتھ سے تیار کیا اور سلطان نے بھی اپنی سند تیار کی اور دونوں کاغذات آج بھی اصلی حالت میں موجود ہیں۔

ازدواجی زندگی: آپ کا نکاح سیدہ تاج خاتون بنت سید حسن بہادر بن سید تاج الدین ہمدانی بن سید حسن الحسینی بن سید محمد الباقر الحسینی سے ہوا۔ جو کہ آپ کے جدی رشتہ داروں میں سے تھے۔ سیدہ تاج خاتون فیروز شاہ تغلق کی نواسی بھی تھیں۔ سید حسن بہادر شاہ کی شادی تغلق خاندان میں ہوئی تھی اور سید حسن بہادر سلطان شہاب الدین کی فوج کے سپہ سالار تھے۔ اور سلطان نے آپ کو رستم ہند کا خطاب دیا تھا۔ سیدہ تاج خاتون سے ہی میر محمد ہمدانی کی اولاد چلی مگر پانچ سال بعد اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ آپ کا مدفن محلہ فتح کدل سری نگر میں ہے۔ آپ بہت عبادت گزار خاتون تھیں۔ اس کے بعد میر سید محمد ہمدانی کا دوسرا نکاح ملک سیف الدین، جو سلطان کا وزیر تھا، کی بیٹی بارعہ خاتون سے ہوا۔ کچھ عرصہ بعد وہ بھی فوت ہو گئی۔ کوتھروان کے ایک باغ کے اندر جو حضرت کی ذاتی ملکیت تھا، میں دفن ہوئیں۔ یہ

جگہ سرینگر سے پانچ میل دور چرار روڈ پر کرالہ پورہ وددماجی کے نام سے مشہور ہے۔ حج بیت اللہ سے واپسی اور ختلان میں وفات: آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے کر گئے اور واپسی پر ختلان چلے گئے۔ جہاں 17 ربیع الاول 854ہجری بمطابق 1452 عیسوی کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور اپنے والد کے ساتھ دفن ہوئے۔ اہل کشمیر 17 ربیع الاول کے دن ترال میں آپ کا عرس مناتے ہیں۔
اولاد: آپ کی اولاد میں سید حسن ہمدانی، سید حسین ہمدانی، علاؤالدین اور ابوعلی عمر ہمدانی ہیں۔

حضرت میر سید حسن ہمدانی بن محمد ہمدانی میر سید علی ہمدانی بن میر سید شہاب الدین سیاہ بزاشؒ

آپ کی ولادت کشمیر میں ہوئی۔ والدہ کا نام سیدہ تاج خاتون بنت سید حسن بہادر تھا۔ آپ نے زندگی کا زیادہ عرصہ کولاب میں گزارا۔ روایت ہے کہ تیموری خاندان میں اچانک وبا پھوٹ پڑی اور کئی شہزادے اور شہزادیاں اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ تب کئی حکیموں اور طبیبوں سے علاج کروانے کے بعد جب کوئی بات نہ بنی تو کسی درویش کے کہنے پر خانوادہ شاہ ہمدانؒ سے معافی مانگی کیونکہ امیر تیمور نے ناحق شاہ ہمدانؒ کو تنگ کیا تھا۔ آپ کی دعا سے تیموری خاندان صحت یاب ہوا پھر اسی تیموری خاندان نے آپ کے دادا شاہ ہمدانؒ کا مزار بھی بنوایا۔ آپ کا انتقال 53 سال کی عمر میں کولاب میں ہوا۔ آپ اپنے دادا کے قریب ہی دفن ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی۔ آپ کی اولاد میں سید احمد قتال، میر کرم علی ہمدانی اور قاسم ہیں۔

حضرت سید احمد قتال بن میر سید حسن ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانیؒ

آپ کا نام احمد، لقب قتال، مولد کولاب اور کنیت ابوعبداللہ تھی۔ والدہ سکینہ المعروف زلیخا بنت عبدالرحمن جعفری تھیں۔ آپ نے فرغانہ میں بدھ مت کے خلاف جہاد بھی کیا۔ جس کی وجہ سے سلطان عمر شیخ مرزا، آپ پر بہت اعتبار کرتا تھا کیونکہ فرغانہ میں بدھ مت کا کافی اثر ورسوخ تھا۔ سلطان کی فوج ان سے عاجز تھی۔ سید احمد قتال نے جہاد میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا اسی لیے آپ کے نام کے ساتھ قتال آتا ہے۔ آپ کی قدر کرتے ہوئے ہمدان جو آپ کے اجداد کا علاقہ تھا، کا رئیس اعلیٰ بنایا گیا۔ تاریخ ایران میں حسنی خاقانی نے لکھا ہے کہ سلطان عمر شیخ آپ پر بہت اعتماد کرتا تھا۔ آپ کی وفات 102 سال کی عمر میں ہمدان میں ہوئی اور باغ علی میں مدفن ہوئے۔ اولاد میں سید نورالدین کمال، سید باقر، سید ناصر، سید شیث اور سید رکن الدین ہیں۔

حضرت سید نورالدین کمال بن سید احمد قتال بن میر سید حسن ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانیؒ

مولد فرغانہ، نام نورالدین، لقب کمال، کنیت ابوالحسن تھی۔ آپ نے اپنے والد کی چھوڑی ہوئی مہم کو جاری رکھا اور ماورالنہر کے دود دراز علاقوں تک بدھ مت کے مندر مسمار کیے۔ آخری عمر میں ہمدان آئے اور وہیں انتقال کر گئے اور گنبد علویان میں دفن ہوئے۔ عوام الناس میں ابوالحسن سے شہرت رکھتے ہیں جو آپ کی کنیت تھی۔ آپ کی عمر 57 سال تھی۔ اولاد میں سید شاہ محمد جعفر، سید احمد کبیر الدین، اسحاق، نوح، ابراہیم اور مرتضیٰ ہیں۔

حصہ سوم

سلطان الاولیاء حضرت سخی سید احمد شاہ نوری سلطان بلاول ہمدانیؒ کے اجداد و اولاد کے مختصر حالاتِ زندگی و تعارف

حضرت سید احمد کبیر الدین بن سید نور الدین کمال بن سید احمد قتالؒ

آپ کا نام احمد، لقب کبیر الدین اور کنیت ابو طالب تھی۔ آپ کی والدہ سیدہ بصری بنت سید یمانی تھیں۔ آپ کی پیدائش ماورالنہر میں ہوئی۔ آپ کی زندگی بدخشاں، ہمدان، رے، مدینہ، کوفہ اور مشہد کے سفر میں گزری۔ آپ نے اپنے بیٹے میر سید علی المعروف سیاہ پوش کو وصیت کی کہ مقررہ تاریخ پر بچوں سمیت وطن الوف ہمدان ہجرت کر جائیں، میں مقررہ تاریخ تک پہنچ جاؤں گا مگر پہنچ نہ سکے۔ آپ کے بیٹے آپ کی وصیت کے مطابق ہمدان چلے گئے۔ آپ فرغانہ، بخارا، ختلان کے عقیدت مندوں، جو شاہِ ہمدانؒ کے ماننے والے تھے، کے روحانی مرشد تھے۔ آپ کا انتقال 42 سال کی عمر میں ماورالنہر کے کسی علاقے میں ہوا۔ آپ کی اولاد میں میر سید علی سیاہ پوش، سید حمزہ اور سید عباس شامل ہیں۔

حضرت میر سید علی ہمدانی المعروف میر سیاہ پوش بن سید احمد کبیر الدینؒ

آپ کا نام علی، لقب سیاہ پوش، کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ زلیخا بنت سید ابراہیم تبریزی تھیں۔ آپ کی پیدائش ماورالنہر میں ہوئی۔ آپ صاحب خوارق العادات اور حامل علم الدنی تھے۔ وجہ تسمیہ سیاہ پوش اس لیے تھی کہ تمام عمر غمِ حسین علیہ السلام میں سیاہ لباس میں ملبوس رہے۔ اولاد امیر کبیر میں سے آپ ہی تھے جو باقاعدہ ہمدان میں سکونت کے لیے ماورالنہر سے ہجرت کر گئے۔ آپ کے بھائیوں کی اولاد دیلغاب میں ہے۔ مگر آپ اپنے والد کی وصیت پر ہمدان چلے گئے اور 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ اپنے اجداد کے معبد گنبد علویان میں دفن ہوئے، جہاں آج بھی مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد میں سید جمال الدین حسین، باقر طلحہ، زبیر، سامحہ شامل ہیں۔

حضرت سید جمال الدین حسین بن سید علی المعروف سیاہ پوشؒ

آپ کا نام جمال الدین، لقب حسین اور کنیت عبدالرحمان تھی۔ آپ کی والدہ سیدہ سکینہ بنت سید عبدالرحمان تبریزی تھیں۔ آپ کا مولد ہمدان ہے۔ آپ نے 40 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغِ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید محمود ہمدانی، سید محب اور سید عبدالرزاق شامل ہیں۔

حضرت پیر سید محمود ہمدانی بن سید جمال الدین حسین بن سید علی سیاہ پوشؒ

آپ کی ولادت ہمدان میں ہوئی۔ نام محمود، کنیت یوسف، والدہ سیدہ رحیمہ بنت سید سلیمان ترمذی تھیں۔ آپ نے 51 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں میر سید شاہ حسین، زکریا اور جعفر ہیں۔

حضرت میر سید شاہ حسین ہمدانی بن میر سید محمود ہمدانی بن سید جمال الدین حسینؒ

آپ کا نام حسین، کنیت ابومحمد، والدہ سیدہ زلیخا بنت سید اعظم مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان ہے۔ آپ شاہ ہمدانؒ کے سلسلہ طریقت سے بھی منسلک تھے۔ اس لیے مشہد میں سید عبداللہ برزش آبادی المشہدی کی اولاد کے ہاں آتے جاتے تھے۔ آپ کی والدہ بھی ان کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کی وفات 108 سال کی عمر میں ہوئی اور آپ کو باغ علی میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں سید شاہ فتح اللہ، موسیٰ اور عبدالرحیم ہیں۔

حضرت شاہ فتح اللہ ہمدانی بن سید شاہ حسین ہمدانیؒ

آپ کا نام فتح اللہ، کنیت ابوصیف، والدہ سیدہ زینب خاتون بنت سید بدرالدین قزدینی تھیں۔ 47 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں سید شاہ نوراللہ، سید علی محمد اور سید شرف شامل ہیں۔

حضرت سید شاہ نوراللہ بن شاہ سید فتح اللہ ہمدانیؒ

آپ کا نام نوراللہ، کنیت ابوجعفر، والدہ سیدہ رابعہ بنت سید محمد بلخی تھیں۔ پیدائش ہمدان میں ہوئی۔ آپ 50 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید زبیر ہمدانی، سید قاسم عبدالرحمان، محب اور احمد شامل ہیں۔

حضرت شاہ سید زبیر ہمدانی بن سید نور اللہ ہمدانیؒ

آپ کا نام زبیر، کنیت ابوطالب، والدہ زلیخا بنت عبدالرزاق مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان ہے۔ 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید اسماعیل ہمدانی، سید اکبر ہمدانی اور سید احمد ہمدانی ہیں۔

حضرت سید اسماعیل ہمدانی بن شاہ سید زبیر ہمدانی بن شاہ سید نور اللہ ہمدانی (والد محترم سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ)

آپ کا نام اسماعیل، کنیت ابواسحاق، والدہ سیدہ زلیخا بنت سید احمد مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان ہے۔ احمد کرخی نے سیر المتاخرین میں لکھا ہے ترک حاکم بیجا پور محمد عاقل شاہ کی وفات کے بعد جب اس کے بیٹے علی عادل دوئم و لی عادل کے درمیان تخت کا جھگڑا ہوا تو علی عادل کے بھائی ولی عدل نے اس کے قتل کا حکم سنایا تو علی عادل ہمدان میں سید اسماعیل کے ہاں پناہ گزیں ہوا۔ بعد میں جب اس نے بیجا پور تخت حاصل کیا تو سید اسماعیل کو ہندوستان آنے کی دعوت دی جو آپ نے قبول نہ کی اور اپنے بیٹے سید احمد شاہ بلاول کو بھیج دیا۔ تاہم تاریخ فرشتہ کے مطابق اس خاندان کا ایک فرد پہلے بھی ہندوستان آیا تھا جن کا نام میر صالح ہمدانی تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیجا پور کے حکمران سادات حسینیہ ہمدانیہ کے معتقد تھے۔ آپ ہمدان میں مدفون ہیں۔ آپ کی اولاد میں سید احمد المعروف شاہ بلاول، سید محسن، سید عبدالرحمان اور سید محمد جعفر شامل ہیں۔

حضرت سلطان الاولیاء سخی سید احمد کبیر شاہ بلاول ہمدانیؒ سرکار المعروف نوری شاہ بلاولؒ

(مزار مبارک دندہ شاہ بلاول، ضلع چکوال)

تاریخ ومقام پیدائش: 1655 عیسوی ہمدان (ایران)---عرس مبارک: 28 مارچ

نسب مبارک: آپ کا نسب چودھویں پشت میں میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ سے اور بتیسویں پشت میں حضرت امام زادہ حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ بن امام حسین علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

ہندوستان آمد: آپ نے ایرانی بادشاہ سلیمان بن عباس صفوی (1667ء تا 1694ء) کے دور میں سن 1685ء میں ہندوستان کی ریاست بیجا پور کے سلطان سکندر عادل (1672ء تا 1686ء) کی دعوت پر ہندوستان ہجرت فرمائی۔ آپ یہاں سے براستہ سندھ اور جھنگ سفر کرتے ہوئے دندہ شاہ بلاول آئے اور یہاں مستقل قیام فرمایا۔ تاریخی حوالہ جات کے مطابق، اورنگزیب عالمگیر شہنشاہ ہند کے اپنے بیٹے شہزادہ اکبر کے ساتھ شدید اختلافات تھے۔ اکبر شاہ ایران کے پاس فوجی مدد حاصل کرنے کے لئے آیا، اسی دوران حضرت احمد شاہ بلاول کی اپنے دوست قطب افغانی کے توسط سے شہزادہ اکبر سے ملاقات ہوئی۔ شہزادے نے آپ کو بتایا کہ شاہ ایران نے سلطان بیجا پور کے پاس جانے کو کہا ہے۔ آپ بھی ایران چھوڑ کر بیجا پور جانے کا فیصلہ کر چکے تھے، سلاطین بیجا پور آپ کے والد حضرت سید

اسماعیل شاہ ہمدانی کے عقیدت مند تھے اور آپ پہلے ہی وہاں مدعو تھے، یوں آپ نے بیجاپور ہجرت کی۔ یہاں کچھ ہی دن آرام سے گزرے لیکن اورنگزیب عالمگیر نے شہزادہ اکبر کو پناہ دینے کی پاداش میں بیجاپور پر حملہ کر دیا، شدید جنگ کے بعد سلطان بیجاپور سکندر عادل کو شکست ہوئی، نتیجتاً اورنگزیب نے 1686ء میں ریاست بیجاپور پر قبضہ کرلیا۔ حضرت شاہ بلاول سرکارؒ شہزادہ اکبر کو ساتھ لے کر بیجاپور سے چھپتے چھپاتے سندھ میں داخل ہوئے۔ آپکا پہلے قیام حضرت سخی لعل شہباز قلندرؒ کا مزار تھا۔ آپ نے دربار پر حاضری وسلامی دی اور کچھ دنوں کے لیے قیام فرمایا۔ درحقیقت شہزادہ اکبر آپ کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا لیکن جب وہ سید احمد شاہ بلاولؒ کی حمایت کھو بیٹھا تو دلبرداشتہ ہوکر ایران چلا گیا۔

حضرت سید احمد شاہ بلاولؒ کی سندھ آمد اور پہلی چلہ گاہ (سادھو بیلہ روہڑی سندھ): سندھ کے شہر روہڑی اور سکھر کے درمیان عین دریا سندھ کے وسط میں ایک مقام ہے جسے سادھو بیلہ کہا جاتا ہے۔ یہ بیلہ حضرت سخی سائیں صدرالدین بادشاہؒ کے مزار سے دکھائی دیتا ہے۔ حضرت شاہ بلاول سرکار نے کچھ دن بابا شاہ مست کے پاس قیام کیا اور پھر یہاں سے روہڑی کے مقام پر واقع سادھو بیلہ میں مقیم بلاول نامی بڑھئی یا ترکھان کے ہاں مقیم ہوئے اور یہاں چلہ کشی شروع کی۔ یہ بلاول نامی بڑھئی آپکا معتقد تھا۔ اس نے آپکی بہت خدمت کی۔ آپ نے چونکہ اپنی شناخت چھپائی ہوئی تھی۔ اس لیے یہاں کے مقامی لوگ آپکو بلاول کا پیر، یا بلاول پیر کہتے تھے۔ آپ کو یہ نام بہت پسند آیا اور آپ نے اسی کو اپنا لیا۔۔۔۔ ایک اور روایت کے مطابق چلہ گاہ میں ایک چشمہ تھا جس میں آپؒ کھڑے ہوکر ریاضت وعبادت کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آبی جانور آپ کے پاؤں اور ٹانگوں کا گوشت تک کھا جاتے لیکن آپ عبادت میں اتنے منہمک ہوتے کہ آپ کو زخمی ہونے کا احساس ہی نہ ہوتا۔ وقت کے ساتھ ساتھ لوگ آپ کے پاس آنا شروع ہوئے۔ آپ کی کرامات دیکھ کر کچھ سندھی عوام آپ کے عقیدت مند ہوگئے۔ جب آپ نے اگلے پڑاؤ کے لئے نقل مکانی کا ارادہ کیا تو کئی عقیدت مندوں نے بھی آپ کے ساتھ رخت سفر باندھ لیا۔ ان میں بلاول نامی شخص بھی شامل تھا۔ جس کے بارے میں قیاس ہے کہ یہ سابق صدر پاکستان آصف علی زرداری کا جد تھا۔ انہی بلاول کی قبر حضرت سید احمد شاہ بلاولؒ کے قدموں کی جانب دیوار کے ساتھ واقع ہے، اسکی نشاندہی جناب آصف زرداری کے پرسنل سیکرٹری لئیق زرداری کر چکے ہیں۔ ہمارے نسابین نے حضرت سخی شہباز قلندرؒ کے مزار پر موجود مجذوب بزرگ بابا شاہ مست کو بلاول لکھا۔ سینہ گزٹ میں اور شاہ عبدالباسط بلاولی ہمدانی نے باباجی کے معتقد بڑھئی کو بلاول لکھا۔ جبکہ شاہ ہمدان انٹرنیشنل کانفرنس میں اور زرداری صاحب کے سیکرٹری نے باباجی حضرت سید احمد شاہ بلاول ہمدانی کے قدموں کی جانب مدفن سندھی مرید کو اپنا جد مانا جن کا نام بلاول تھا۔ واللہ اعلم

حضرت احمد شاہ بلاولؒ کی دندہ آمد: جب باباجی حضرت احمد شاہ بلاولؒ دندہ شاہ بلاول تشریف لائے تو دندہ ایک کھچی سردار کے قبضے میں تھا۔ اہل علاقہ آپکی تعلیمات سے متاثر ہوکر آپ کے معتقد ہونے لگے تو سردار کو اپنا راج خطرے میں نظر آنے لگا کہ کہیں شاہ صاحب اپنے عقیدت مندوں کی مدد سے میرا اقتدار نہ چھین لیں، لہٰذا کھچی سردار نے آپ کو تنگ کرنا شروع کر دیا تاکہ شاہ صاحب خود ہی علاقہ چھوڑ جائیں۔ اس پر اہل علاقہ کھچی سردار کے خلاف ہوگئے اور عوام کے مشتعل ہونے پر وہ دندہ شاہ بلاول چھوڑ کر وادی سون چلا گیا۔ جہاں آج بھی کھچی قوم آباد ہے۔ اسی طرح اہل علاقہ پر آپکا ایک اور احسان ہے کہ دندہ شاہ بلاول کے امیر لوگ اپنے گھروں کی چھتوں اور چوباروں پر سوتے تھے اور غریب لوگوں کی خواتین، بہنوں، بیٹیوں اور بہوؤں پر تانکا جھانکی اور طرح طرح سے پریشان کرتے

تھے۔آپؒ نے اس فعل بد کی شدید مذمت کی،جس کا اثر اس قدر رہا کہ لوگوں نے مکانوں کی چھتوں پر چوبارے بنانا ترک کر دیے اور چھتوں پر سونا حرام سمجھنے لگے۔آج سے 20 سال پہلے تک دندہ شاہ بلاول میں مکان کی دوسری منزل بنانا گناہ سمجھا جاتا تھا۔جب کوئی باہر کا بندہ یا اجنبی ان سے گھروں کی بالائی منزل نہ بنانے کے بارے سوال کرتا تو مقامی لوگ کہتے کہ ہمیں پیروں نے منع کیا ہے۔بعض روایات کے مطابق بابا شاہ بلاول سرکار نے مکان الٹ دیئے تھے۔

سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ کی اولاد: سید احمد شاہ بلاول ہمدانی سرکارؒ کے تین عقد تھے،جن سے 6 فرزند تھے۔آپ کی اولاد پاک 5 بیٹوں سے جاری ہوئی۔سید شاہ عبداللہؒ،سید شاہ ابراہیمؒ،سید شاہ اسحاقؒ،سید شہاب الدینؒ،سید قطب الدینؒ۔آپ سلسلہ سہروردیہ کے صاحب کشف وکرامت صوفی تھے۔آپ کی آل میں کثیر تعداد میں اولیاء اللہ ہیں۔آپ کی آل چکوال،سرگودھا،خوشاب،میانوالی، اٹک،راولپنڈی،جہلم اور جھنگ کے اضلاع میں آباد ہے جبکہ ایبٹ آباد،بھکر،فیصل آباد،کراچی اور ملک کے دوسرے علاقوں میں بسلسلہ روزگار مقیم ہیں۔

آپ کا وصال 1715ء انگہ شاہ بلاول میں ہوا اور آپ کی وصیت کے مطابق دندہ میں تدفین کی گئی۔انگہ وادی سون کے جنوب مغرب پہاڑی سلسلے میں قدیم شہر آباد ہے۔حضرت شاہ بلاول ہمدانیؒ گرمیوں میں انگہ میں قیام فرماتے تھے اور بعد ازاں آپ نے یہیں وفات پائی۔انگہ میں سلطان فتح محمد کی زیارت بھی ہے جو سلطان باہوؒ کے جد تھے۔روایت کے مطابق سلطان باہوؒ کی والدہ راستی بی بی شاہ بلاول ہمدانی کی مریدتھیں اور سید شاہ بلاول نے راستی بی بی کو دعا دی تھی کہ آپ کے گھر سلطان پیدا ہوگا۔حضرت سلطان باہو مشہور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔آپ کی فیوض و برکات سے لاکھوں عقیدت مند مستفید ہو رہے ہیں۔خداوند کریم آپ کی قبر مبارک پر رحمتوں وبرکتوں کا نزول فرمائے۔آمین

حضرت سید احمد شاہ بلاولؒ اس خطہ میں ایک معروف صاحب کرامت وکشف بزرگ تھے،جن کا فیضان آج تک جاری و ساری ہے۔جن کی اولاد سے پے در پے اولیاء اللہ گزرے ہیں۔الحمدللہ چار صدیاں گزرنے کے باوجود موجودہ دور میں بھی ہمدانی سادات میں ایسے بلند پایہ بزرگ ولیؒ اللہ درویش موجود ہیں جن کے عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔جن کی ایک جھلک کی خاطر ہزاروں لوگ منتظر رہتے ہیں۔بابا شاہ بلاولؒ کے پانچ فرزندان کی اولادیں کثیر تعداد میں سرگودھا،چکوال،تلہ گنگ،میانوالی، اٹک،جہلم،خوشاب،راولپنڈی ودیگر علاقہ جات میں اپنا ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

شاہ بلاول ہمدانی سرکارؒ کی کرامات: 1۔حضرت شاہ عمر ہمدانی لکھتے ہیں کہ حیدرآباد دکن کا ایک آدمی جو بابا دکنی کے نام سے مشہور تھا،دندہ شاہ بلاول میں دربار عالیہ کی مسجد کے جنوب والے حجرے میں مقیم تھا۔وہ اکثر راتیں دربار سے ملحقہ مسجد میں نفل پڑھتے گزارتا تھا۔اسکا کہنا ہے کہ ایک رات میں مسجد سے نکل کر حجرے کی طرف جا رہا تھا،میں نے دیکھا کہ مسجد کے حمام والی راہداری کی طرف سے ایک شیر آ رہا ہے۔میں شیر کو دیکھ کر ڈر گیا لیکن مجھے حیرت ہوئی کہ شیر میرے قریب سے گزرا اور مجھے کچھ کہے بغیر بابا شاہ بلاول کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ گیا اور بعد میں چار پانچ دفعہ شیر کو بابا شاہ بلاولؒ کی قبر کے پاس بیٹھا دیکھا-سبحان اللہ۔

2۔سید عیسیٰ شاہ بلوٹی (مدفن بلوٹ شریف،ڈیرہ اسماعیل خان) اور سید شاہ بلاول ہمدانیؒ ایک دفعہ دریائے سندھ کے کنارے بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔عیسیٰ شاہ صاحب نے مذاقاً سوئی دریا میں پھینک دی اور آپ سے کہنے لگے کہ شاہ جی سوئی دریا سے ڈھونڈ کے

لائیں چنانچہ شاہ بلاول سرکار نے مچھلیوں کو آواز دی اور سوئی نکال کے لانے کا حکم دیا۔ آپؒ کی ندا کرنے کی دیر تھی کہ کیا دیکھتے ہیں کہ ہزاروں مچھلیاں اپنے منہ میں سوئیاں لیکر حاضر ہوگئیں۔ سید احمد شاہ بلاول نے اصلی سوئی ایک مچھلی کے منہ سے نکال کر عیسیٰ شاہ بلوٹی کے حوالے کی۔ سبحان اللہ

یاد رہے سید شاہ عیسیٰ بلوٹ شریف والے بخاری سادات کے جد ہیں اور شاہ عیسیٰؒ شاہ محمد غوثؒ شاہ جیونہ والے کی آل ہیں۔ واللہ اعلم

3۔ ایک روایات میں ہے کہ جب سید احمد شاہ ہمدانیؒ دندہ شاہ بلاول تشریف لائے تو آپ کے ہمراہ آپ کے دو خلفاء ایک اعوان اور دوسرے بھاٹ تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے ساتھ دودھ کے لیے ایک گائے اور وقت سحر بیدار کرنے کے لئے ایک مرغ تھا۔

دندہ شاہ بلاول کے نواح میں موجود نقشبندی خلیفہ کو آپ کے پاس لوگوں کا گروہ در گروہ آ کر بیعت کرنا بہت ناگوار گزرا۔ اس نے آپ کو پیغام بھجوایا کہ صرف 40 یوم پانی میں کھڑے ہو کر مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرنا اور کسی کی ولایت میں ابتری پھیلانا مناسب نہیں ہے اور پھر یہ حوصلہ ایسے شخص کے علاقے میں آ کر کرنا کہاں تک جائز ہے جس کو اللہ نے ایسا غلبہ عطا کیا ہو کہ وہ شیر ببر پر سواری کرتا اور زہریلے سانپ کا کوڑا استعمال کرتا ہو۔ اگر ہمت ہے تو اپنے دعویٰ کی تائید میں کوئی ایسا ثبوت پیش کرو جسے دنیا تسلیم کرے۔

آپ یہ سن کر سجدے میں گر گئے اور بعدہ جواب دیا کہ تمہارا دماغ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ جب یہ جواب نقشبندی صاحب کو ملا تو غصے میں کھڑے ہو گئے اور شیر ببر پر سوار ہو کر ہاتھ میں خونخوار سانپ کا چابک لیے سینکڑوں مریضوں کے ساتھ آپ کے پاس آ پہنچے۔ آپ کھلے میدان میں سایہ دار درختوں کے نیچے آرام فرما رہے تھے۔ آپ کے معتقدین ایسی ہیبت ناک سواری دیکھ کر مرعوب ہونے لگے تو آپ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا کہ اس شیر اور سانپ کی زندگی صرف ایک دن باقی ہے۔ نقشبندی صاحب نے آپ سے کہا آپ اس علاقے کو خالی کر دیں یا اگر کوئی کمال رکھتے ہیں تو مقابلہ کریں۔

آپ نے فرمایا کل اپنے جملہ معتقدین کے ہمراہ میرے ساتھ رات کا کھانا تناول فرمائیں، انشاءاللہ اس کا فیصلہ بھی ہو جائے گا۔ نقشبندی صاحب یہ پیشکش قبول کر کے چلے گئے۔ اگلے روز دن ڈھلنے کے وقت آپ نے اپنے خلفاء کو بلا کر پوچھا کہ لنگر میں کس قدر جنس موجود ہے انہوں نے عرض کیا کہ 25 آدمیوں کیلئے کافی ہوگی۔ آپ نے حکم دیا کہ جلد از جلد انتظام کرو جو کچھ ہے سب کا سب پکا دو۔ تو خدام نے عرض کیا کہ مہمانوں کی تعداد سینکڑوں پر مشتمل ہے اور یہ کھانا قلیل المقدار ہوگا۔ آپ نے تبسم کناں ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار کھانا تیار کر کے ڈھانپ کر رکھ دو، چنانچہ فرمان کی تعمیل کی گئی شام ہوئی تو سینکڑوں کی تعداد میں مہمان جمع ہو گئے، کھانا تقسیم ہونے کا حکم ہوا۔ ہر شخص نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور جب سرپوش اٹھا کر دیکھا گیا تو جتنا پکایا تھا اتنا ابھی موجود تھا۔

نقشبندی صاحب نے کہا شاہ صاحب میرا شیر اور سانپ دال روٹیاں نہیں کھا سکتے، آپ نے اپنے اعوان خلیفہ کو حکم دیا کہ شیر کو گائے کے ساتھ اور سانپ کو مرغ کے ساتھ بند کر دو اور اگر میری گائے اور مرغ کو شیر اور سانپ نے اپنی خوراک بنالیا تو میں کل رات دندہ میں نہیں رہوں گا، چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔ صبح نماز سے فارغ ہو کر جب شیر اور سانپ والے کمرے کے گرد جمع ہوئے اور جب کمرہ کھولا گا تو مخلوق کی حیرانی کی انتہا نہ رہی، جب انہوں نے دیکھا کہ گائے دروازہ کھلتے ہی زندہ سلامت دوڑی اور اس نے اپنے سینگوں کو شیر کے پیٹ میں چبھو کر اسے سر پر اٹھا کر دوڑنا شروع کر دیا حتیٰ کہ شیر مردہ ہو کر گر پڑا۔ ادھر مرغ نے سانپ کو ٹھونگے مار مار کر ہلاک کر دیا۔

نقشبندی صاحب نادم ہوکر اپنے مصلے پر بیٹھ گئے جو ہوا میں اڑنے لگا انہوں نے دہلی پہنچ کر بادشاہ ابراہیم لودھی سے، جو آپ کا مرید تھا، امداد طلب کی اس نے دولت خان لودھی گورنر پنجاب کے نام فرمان جاری کیا چنانچہ دولت خان فوج لے کر ہاتھی پر سوار منزلیں طے کرتا ہوا دندہ میں آوارد ہوا۔

اس وقت رات ہو چکی تھی یہ وقت حملے کے لیے موزوں نہ تھا۔ اس نے شہر سے باہر ایک خشک شدہ ندی کے ریتلے میدان میں پڑاؤ کیا مگر جب صبح ہوئی تو اپنے آپ کو بمع ہمراہیوں کے ندی کے کناروں میں محصور پاکر بہت پریشان ہوا ندی کے کنارے چاروں طرف سے مل کر اس قدر بلند ہو چکے تھے کہ باہر نکلنا ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ ان کی گھبراہٹ اور چیخ و پکار سن کر اہلیان دیہہ آموجود ہوئے۔ جب نقشبندی صاحب اور دولت خان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تو دولت خان نے حضرت کی خدمت میں کسی آدمی کو پیغام رساں بنا کر بھیجا کہ میں اپنے فعل پر پشیمان ہوں مجھے معاف فرمائیں اور اس قید سے رہائی عطا فرمائی جائے تاکہ سلام کے لیے حاضر ہوسکوں۔ آپ نے دعا فرمائی ندی کے کنارے اپنی جگہ واپس ہٹنے لگے، جب راستہ کھلا تو دولت خان لودھی حاضر ہو کر قدم بوس ہوا اور درخواست کی کہ اس کی دختر کو نکاح میں قبول فرمائیں جبکہ سینہ گزٹ اور شاہ عبدالباسط اور سید قمر عباس ہمدانی نے اپنی کتابوں میں دولت خان لودھی کی جگہ شیر شاہ سوری تحریر فرمایا۔ اور مقامی روایت اور لالہ دنی چند جو کہ مقامی تاریخ دان تھا ان سے، تلہ گنگ سادات کی شاخ رحمان شاہال کے بزرگ سید رضا شاہ ہمدانی ؒ نے اپنی کتاب جو کہ غیر مطبوعہ ہے اس میں بھی شیر شاہ سوری لکھا۔ بہرحال بابا شاہ بلاول ہمدانی سرکارؒ کی یہ کرامت علاقائی سطح پر بہت مشہور و معروف بھی ہے اور یہ ہاتھی والی تو آج بھی قائم دائم ہے۔ آج بھی لوگ اس مقام کو دیکھنے جاتے ہے۔ شیر شاہ سوری یا دولت خان لودھی کی جو بیٹی بابا شاہ بلاول کی عقد میں آئی تھی، انکا مزار خوشاب مردوال میں ایک پہاڑی چوٹی پر واقع ہے۔ اور اس مزار پر کتبہ جو درج ہے وہ یہ ہے۔۔ پیروز بی بی بنت شیر شاہ سوری زوجہ محترمہ سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ۔ ایک روایت کے مطابق مائی بی بی پیروز نے اونچا مقام پر مدفن ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تھا تاکہ انہیں ان کے وطن کی ہوا لگتی رہے۔

شجرہ نسب سید سخی سلطان احمد بلاول نوری الحسینی الہمدانی بن سید اسماعیل ہمدانی: آپ کا نام سید احمد ہمدانی، کنیت ابو محمد اور لقب سلطان شاہ بلاول نوری ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ سلطان خاتون بنت سید احمد رومی تھیں۔ مولد ہمدان ہے۔ آپ کا شجرہ یوں ہے۔ سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاولؒ بن سید اسماعیل ہمدانی (مدفن ہمدان) بن سید شاہ زبیر ہمدانی (مدفن ہمدان) بن سید شاہ نوراللہ ہمدانی (مدفن ہمدان) بن سید شاہ فتح اللہ ہمدانی (مدفن گنبد علویان ہمدان) بن سید شاہ حسین ہمدانی (مدفن گنبد علویان ہمدان) بن سید شاہ محمود ہمدانی (مدفن باغ علی ہمدان) بن سید جمال الدین الحسین (مدفن باغ علی ہمدان) بن سید علی المعروف سیاہ پوش (مدفن گنبد علویان ہمدان) بن سید احمد کبیر الدین (مدفن مورائے النہر) بن سید نورالدین کمال (مدفن گنبد علویان ہمدان) بن سید احمد قتال (مدفن باغ علی ہمدان) بن میر سید حسن ہمدانی (مدفن کولاب تاجکستان) بن میر سید محمد ہمدانی (مدفن کولاب تاجکستان) بن سالار عجم محسن کشمیر علی ثانی امیر کبیر سید علی ہمدانی ؒ المعروف شاہ ہمدانؒ (مزار مبارک کولاب تاجکستان) بن میر سید شہاب الدین ہمدانی (مدفن گنبد علویان ہمدان) بن میر سید محمد (مدفن گنبد علویان ہمدان) بن میر سید یوسف الحسینی (مرقد دامن کوہ الوند عباس آباد) بن میر سید محمد شرف الدین (مدفن ہمدان) بن میر سید محب اللہ (مرقد جلا آباد) بن میر سید جعفر بلخی (مرقد جلا آباد بلخ) بن میر سید عبداللہ بلخی (مرقد جلا آباد بلخ) بن میر سید محمد

اول جلا آبادی (مرقد جلا آباد بلخ) بن ابوالقاسم میر سید علی جلا آبادی (مرقد جلا آباد بلخ) بن سید ابوحسن الامیر (مرقد جلا آباد بلخ) بن سید ابا عبداللہ الحسین (مدفن مدینہ منورہ) بن سید جعفر الحجۃ (مرقد جنت البقیع) بن ابوعلی عبیداللہ الاعرج (مرقد ذی امراء مدائن عراق) بن امام زادہ حسین الاصغر (مرقد جنت البقیع) بن امام علی زین العابدین السجادؑ (مزار مبارک جنت البقیع) بن سید الشہداء امام حسین علیہ السلام (کربلا عراق) بن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام (نجف اشرف عراق)۔

آپ کے شجرے کے مصادر میں سب سے پہلے کتاب المعقبین من اولاد امیر المؤمنین از سید یحییٰ نسابہ متوفی 270 ہجری صفحہ نمبر 98۔ کتاب سرالانساب العلویہ از نصر بخاری، کتاب المجدی از عمری، کتاب عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 283 تا 304، سراج الانساب صفحہ 159، اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی، الانساب الطالبین از ڈاکٹر عبدالجواد، کتاب شجرۂ طیبہ از فاضل الموسوی الصفوی غنمالی زادہ صفحہ نمبر 84۔ طبوعہ الصدرقم اسلامی جمہوریہ ایران شامل ہیں۔ آپ کی زندگی کے بارے میں کتاب الانساب سادات الحسینی میں کچھ خاص نہیں لکھا گیا۔ کیونکہ مقامی روایتوں پر اکتفا کیا گیا مگر اب آپ کی زندگی کے بارے میں کتاب سید عبدالرحمن المعروف رضا شاہ کی تخلیق پیش کی جارہی ہے جو ہندوستان اور ایران کی کتابوں سے اخذ کی گئی ہے۔ ہم اس کو من وعن اپنی کتاب میں شامل کر رہے ہیں اور وہ جو سلطان احمد المعروف شاہ بلاولؒ سے مخصوص ہیں۔

حضرت سخی سید شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانیؒ ابن سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ

مزار مبارک موضع کڑ ڑتھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی

نام سید شاہ سلطان ابراہیم الحسینی ہمدانیؒ، والد کا نام سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ۔ والدہ کا نام بختاور بی بی بنت سلطان کہکری۔

جائے ولادت ہمدان ایران۔ جائے وصال ومزار مبارک موضع کڑ ڑتھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی۔

آپ بلند پایہ زاہد، عابد، کشف وکرامت بزرگ تھے آپ کا شمار اپنے وقت کے نامور بزرگان میں ہوتا تھا۔ اپنی ساری زندگی دین الٰہی کی خدمت میں گزاری۔ مقامی وتاریخی روایات کے مطابق آپ اپنے والد سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ کے بعد بمعہ اہل وعیال دندہ شاہ بلاول تشریف لائے۔ بقول نسابہ سید قمر عباس اعرجی ہمدانی جب حضرت شاہ بلاول ہمدانیؒ دندہ شاہ بلاول تشریف لائے تھے تو اس وقت آپ کے پوتے بھی صاحب اولاد تھے۔

ضلع جہلم آمد: حضرت شاہ سلطان ابراہیم ہمدانیؒ اپنے والد کے وصال کے بعد علاقہ جہلم کی تحصیل پنڈ دادن خان میں رشد وہدایت کے لیے تشریف لائے۔ (ایک روایت کے مطابق آپ کے ساتھ آپ کے دو فرزند سید شاہ داتا اور شاہ زندہ تشریف لائے جبکہ مقامی سادات کی روایت کے مطابق صرف ایک فرزند تشریف لائے تھے جن کا نام شاہ داتا تھا)۔ اور یہاں آپ نے پیر چنبل نزد سدھوال کے مقام پر ایک پہاڑی پر چلہ کشی اور یہیں عبادات ورشد وہدایت میں مصروف رہے۔ یہ مقام آج بھی قائم ہے اور یہاں خارش وچنبل کے مریض چلہ گاہ پر جا کر اس جگہ کی مٹی لگاتے ہیں اور صحت یاب ہوتے ہیں۔ یہ حضرت شاہ ابراہیمؒ کی کرامت ہے۔ آپ نے اہل علاقہ میں رشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ علاقہ پنڈ دادن خان میں راجہ خاندان آپ کا بہت زیادہ معتقد تھا۔ اس خاندان کی فرمائش پر آپ نے

یہاں موضع کریم پور عقد فرمایا۔جن سے قوی روایات کے مطابق تین فرزند متولد ہوئے۔جن میں شاہ زندہ۔شاہ راجا۔شاہ خوشی۔اور دیگر روایات میں صرف دو فرزند شاہ راجا اور شاہ خوشی بتایا جاتا ہے۔آپ نے یہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد اپنے بچوں کو اس علاقے میں رشد و ہدایت کرنے کی تلقین کی اور یہاں سے موضع کرڑ ضلع راولپنڈی اپنے بھائی سید شاہ شہاب الدین ہمدانیؒ اور اپنی بہن سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔اور یہیں وصال فرمایا۔آپؒ کے بارے واضح نہیں کہ آپ کے ساتھ آپکی اہلیہ یا بیٹے بھی موضع کرڑ گئے تھے یا آپ اکیلے گئے تھے۔علاقائی اعتبار سے اس علاقہ کرڑ کے احاطہ مزار کے باہر چند قدیم قبریں موجود ہیں۔جن کے بارے میں قیاس ہے کہ یہ حضرت شاہ ابراہیمؒ کی اہلیہ جو کہ راجہ خاندان سے تھی انکی اور انکے ایک بیٹے کی ہیں۔واللہ اعلم۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اپنے وقت کے نامور صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔اور آپ کی اولاد سے بھی کثیر تعداد میں اولیاءاللہ موجود ہیں۔آپ کا وصال اپنے بھائی سے پہلے ہوا یا انکے بعد اس کے بارے میں کوئی واضح معلومات نہیں مل پائیں۔

سلسلہ نسل: آپ کا سلسلہ نسل 6 فرزندوں۔سید شاہ نظام الدین ہمدانیؒ۔سید علی شاہ ہمدانیؒ۔سید شاہ داتاؒ۔سید شاہ زندہؒ۔سید شاہ خوشی محمدؒ۔وسید شاہ راجاؒ مذکور ہے۔پہلے تین یا چار فرزند آپ کی پہلی زوجہ مبارک بنت سلطان خان کھکری ایرانی کے بطن سے تھے۔جبکہ بقیہ دو فرزند آپ کے دوسرے عقد کی اہلیہ سے تھے۔

حضرت سخی سید اسحاق نوری پاک ہمدانیؒ سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ

(مزار مبارک ڈھڈیال چکوال)

آپؒ قطب مدار حضرت سید احمد سخی بلاول شاہ ہمدانیؒ (موضع دندہ شاہ بلاول) کے صاحبزادے ہیں۔آپؒ کی ولادت بروز جمعۃ المبارک یکم رمضان کو ہمدان ایران جبکہ ایک روایت کے مطابق دندہ شاہ بلاول میں ہوئی۔آپؒ کی کنیت ابو محمد اور لقب (نور الامت) تھا۔

حضرت سخی سید شاہ اسحاق ہمدانیؒ کی کرامات: قدوۃ الاولیاء، سلطان الکاملین، قطب المشائخ ہمدانی سادات کے چشم و چراغ تھے۔آپؒ مجسمہ کرامات تھے۔

کرامت اول: ایک دن دہلی میں اپنے استاد بزرگ کامل کا پانی کا لوٹا پکڑ کر وضو کروا رہے تھے کہ آپؒ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر استاد محترم کے ہاتھ پر گرے۔استاد محترم نے سید اسحاقؒ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیا بات ہے؟ آپؒ نے عرض کی کہ میرے والد بزرگوار کا آخری وقت ہے اور انہوں نے یاد فرمایا ہے۔

استاد محترم نے حکم دیا کہ آنکھیں بند کر کے میرے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ۔استاد صاحب نے پاؤں کو جنبش دی۔جب آنکھ کھلی تو آپؒ دندہ شریف میں کھڑے تھے۔آپؒ کے والد (حضرت سید احمد سلطان بلاول ہمدانیؒ) نے حکم دیا کہ تیل سے بھرا ہوا کڑاہ آگ پر چڑھادیں۔جب کڑاہ اُبلنے لگا تو تمام بیٹوں سے فرمایا کہ آج تمہارا امتحان ہے۔جو سرخرو ہوگا اس کو ساری فقیری دوں گا۔سب صاحبزادوں کو باری باری اُبلتے تیل میں ہاتھ ڈالنے کو کہا مگر کوئی پوری طرح کامیاب نہ ہوسکا۔آخر میں حضرت شاہ اسحاقؒ اللہ تعالیٰ کا نام

لے کر اُبلتے تیل کے کڑاہ میں بے دھڑک کود گئے۔اس وقت حضرت سید احمد سخی بلاول شاہ ہمدانیؒ نے فرمایا کہ شاہ اسحاقؒ میں نے سب کچھ تم کو دے دیا ہے۔تا قیامت تمہاری اولاد میں سے کوئی جیسا بھی ہوگا، ہر میدان میں بحکمِ خدا کامیاب و کامران ہوگا۔اور فرمایا کہ دہلی واپس ضرور جانا، استاد کامل تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔والد محترم کے انتقال کے پانچویں دن صبح اذان کے وقت (دندہ شاہ بلاول) سے دہلی کے سفر پر نکلے۔خدا کی قدرت چشم زدن میں دہلی پہنچ گئے اور کوزہ (لوٹا) لے کر استاد محترم کو وضو کرانے کھڑے ہو گئے۔جب استاد کامل نے دیکھا تو پوچھا کہ شاہ اسحاقؒ گھر سے کب چلے؟ تو عرض کی جب صبح کی اذان کا پہلا فقرہ شروع تھا۔

اور یہاں کب پہنچے؟ تو عرض کی جب صبح کی اذان کا آخری فقرہ ختم ہوا۔اس کے بعد استاد محترم آپؒ کو اپنے حجرے میں لے گئے۔جہاں نمازی اور شاگرد موجود تھے۔نماز باجماعت پڑھائی۔بعد ازاں سید شاہ اسحاقؒ کے ساتھ اظہار افسوس کیا۔والد گرامی کی مغفرت کیلئے دعا کی اور محفل کے سامنے (نور الامت) کا لقب عطاء کیا۔جس سے آپ سید شاہ اسحاق نوریؒ پاک کے نام سے مشہور ہوئے۔

کرامت ثانی: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سید شاہ اسحاقؒ جادہ سے واپس ڈھڈیال براستہ جبی آ رہے تھے۔جب جبی سے گزرے تو عقیدت مندوں نے گھیر لیا۔جبی گاؤں کے نمبر دار نے عرض کی کہ حضرت جی دعا فرمائیں کہ میری گھوڑی کی نسل بڑھے۔آپؒ نے دعا کی اور فرمایا کہ تمہاری گھوڑی کی نسل بڑھے گی اور پہلی گھوڑی ہوگی جو ہماری ہوگی۔نمبر دار نے وعدہ کیا۔حضرتؒ دعا کر کے چلے گئے۔ایک سال بعد گھوڑی نے گھوڑی کو جنم دیا جو بہت خوبصورت تھی۔نمبر دار کی نیت بدل گئی دوسری بار گھوڑی نے گھوڑے کو جنم دیا۔چند سال گزر گئے تو پھر سید شاہ اسحاقؒ کا جبی سے گزر ہوا۔گھوڑی کے دونوں بچے جوان ہو چکے تھے۔آپؒ نے نمبر دار کو بُلا بھیجا۔جب وہ آیا تو اپنے ساتھ گھوڑا لایا۔اور بولا میری گھوڑی نے گھوڑا ہی جنا تھا۔آپؒ اسے لے جائیں۔آپؒ نے فرمایا ہماری تو گھوڑی تھی مگر نمبر دار بضد رہا کہ آپ کا یہ گھوڑا ہی ہے۔جب نوری پاکؒ نے گھوڑی کو آواز دی تو وہ ہنہنائی۔نمبر دار کی وعدہ خلافی پر سرکارؒ نے بددعا کی کہ پورے گاؤں جبی کو آگ لگ جائے۔آپؒ اتنا کہہ کر اپنے مریدوں کے ہمراہ نارنگ کی طرف چل دیئے۔

جب نالہ سواں عبور کیا تو ایک مرید نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ پیر صاحبؒ ابھی تک آگ نہیں لگی۔آپؒ اُسی وقت سجدہ میں گر پڑے اور فرمایا کہ اب دیکھو۔

مرید نے عرض کی کہ پیر صاحبؒ گاؤں کے چہار اطراف آگ بھڑک اٹھی ہے۔اُدھر گاؤں میں شور و غل بپا تھا۔لوگ آگ بجھانے کی کوششیں کر رہے تھے مگر آگ بجھنے نہ پائی۔اہل جبی نے اپنا مال مویشی آزاد کر دیئے۔نمبر دار نے بھی اپنی گھوڑی آزاد کر دی۔پیر صاحبؒ کی منت والی گھوڑی دوڑتی ہوئی آپؒ کے پاس آ گئی۔اتنے میں موضع جبی کے لوگ بھی پیر صاحبؒ کے پاس پہنچ گئے۔معافی مانگی اور منت سماجت کرنے لگے کہ پیر صاحبؒ دعا فرمائیں آگ بجھ جائے۔آپؒ نے فرمایا یہ جبی جل کر ہی رہے گی آپ لوگ دوسری جگہ نئی جبی آباد کریں۔

اس گاؤں کے گھر ایک کم سو یعنی 99 ہوں گے، پورے سو (100) کبھی نہ ہوں گے۔میری نسل اس گاؤں سے نہیں کھائے پیئے گی، اگر حکم عدولی کی تو وہ نقصان اٹھائے گی۔لہٰذا اپنی اولاد کو منع فرما دیا۔یہ جبی منگوال کے نواح میں واقع ہے۔

☆ **وصیتِ تدفین:** ایک دفعہ آپؒ اپنی صاحبزادی سے مل کر جادہ سے واپس ڈھڈیال براستہ نارنگ جا رہے تھے۔نارنگ پہنچ کر اپنے بڑے صاحبزادے حضرت سید حاجی محمد شاہؒ کے گھر ٹھہرے اور وہاں علیل ہو گئے۔اپنے بیٹوں کو ڈھڈیال میں دفن کرنے کی وصیت فرمائی

اور ایک سو بائیس سال کی عمر میں چہار شنبہ نصف ماہ ذیقعد کو وصال فرما گئے اور وصیت کے مطابق آپؒ کو ڈھڈیال چکوال میں دفن کیا گیا۔اڈہ کے نزدیک قبرستان کے مرکز میں آپؒ کا خوبصورت گنبد والا روضہ انور تعمیر ہے۔شب و روز زائرین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔حال ہی میں آپ کے مزار کی دوبارہ تزئین و آرائش کی گئی ہے۔

☆ **ہدیہ عقیدت:** ذرہ ذرہ میں ہیں پوشیدہ یہاں گوہر خاص۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز

حضرت سخی سید شاہ عبداللہ ہمدانیؒ ابن سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ

(مزار مبارک واقع دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ ضلع چکوال)

آپ کا نام عبداللہ،کنیت ابو محمد تھا۔آپ کی والدہ سیدہ بنت سلطان خان کہکری ایرانی تھی۔آپ کا سلسلہ نسب 13 پشت پر جا کر سالار عجم امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ علی ثانی المعروف شاہ ہمدانؒ سے اور تینتیس پشتوں پر جا کر امیر المومنین امام المتقین سید الوصین جناب علی المرتضی ابن طالب علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

آپؒ کا شمار متقی،زاہد و عابد اور صالحین میں ہوتا تھا۔آپ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔آپ کی کئی کرامات کا صدور ہوا۔ایک روایت کے مطابق جب آپ کے والد گرامی القدر سید نوری سلطان بلاول ہمدانیؒ نے ہمدان سے بیجا پور اور پھر یہاں سے پاکستان ہجرت کی تو آپ بیجا پور ریاست میں جنگ میں مصروف تھے۔اس لیے اپنے والد سید احمد شاہ بلاولؒ کے بعد دندہ شاہ بلاول میں تشریف لائے۔آپ سے بیش بہا کرامات کا صدور رہوا۔ایک صدری روایات کے مطابق آپ اپنے والد کی وفات کے بعد رشد و ہدایت کے لیے راولپنڈی کے علاقے میاں سیداں تشریف لائے۔جبکہ (بعض دیگر روایات کے مطابق آپ کے فرزندگان میں سے سید شاہ عبد الہادیؒ اور سید لطف شاہ ہمدانیؒ میاں راولپنڈی تشریف لائے تھے۔اور ان کی اولاد بھی یہیں مقیم ہے)۔جبکہ بعض روایات کے مطابق آپ کو چونکہ اپنے والد محترم سے بہت انس و محبت تھا۔اس لیے آپ نے دندہ شاہ بلاول کو ہی اپنا مسکن بنایا اور مرتے دم تک دندہ شاہ بلاول میں مقیم رہے۔آپ کا ایک وسیع حلقہ مریدین تھا۔آپؒ نے دندہ شاہ بلاول میں وصال فرمایا اور اپنے والد محترم کے پہلو میں مدفن ہوئے۔آپ کا سلسلہ نسل سید محمد شاہ،سید لطف شاہ،علی شاہ،جان علی شاہ اور سید عبد الہادی سے چلا۔

آپ کی اولاد کے رہائشی مقامات: آپ کی اولاد میال (تلہ گنگ) تلہ گنگ شہر وسنال،ایبٹ آباد،شیخو پورہ،میاں سیداں، ہڑڑ،راولپنڈی،پنن وال جہلم،سکھر،کراچی،کوئٹہ،چک 10/77 آر ضلع خانیوال،فتح جنگ،باہتر اور اسلام آباد،انگلینڈ و دیگر مقامات پر آباد ہے۔

آپ کی اولاد سے نامور بزرگان: آپ کی آل سے بیش بہا ولی گزرے۔سخی سید شاہ لطیف ہمدانی (مزار میال تلہ گنگ)،سید امام الدین المعروف حاجی غوث شاہ (مزار تلہ گنگ)،سید شاہ فتح نور ہمدانی المعروف شاہ تیغ بہادر (مزار مبارک متصل امام بارگاہ حیدری تلہ گنگ)،سید امیر حسین شاہ ہمدانیؒ و سخی سید شاہ نور حسین ہمدانیؒ (مزار وسنال)،سخی سید گل حسن بادشاہ (مزار مبارک پھلگراں اسلام آباد)،سخی سید شاہ لطف ہمدانی و شاہ عبد الہادی ہمدانی (مزارات مبارک میاں سیداں راولپنڈی)،سید سخی شاہ میراں و بابا خیر علی شاہ ہمدانیؒ

(مزرات مبارک پنن وال جہلم)، سید سخی شاہ نواز ہمدانیؒ (مزار مبارک چھتہ بخشہ جھنگ)، سید صادق علی شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک امام بارگاہ سجادیہ ناظم آباد کراچی)، باوا سید چن پیر شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک جابہ پہاڑی) فخر ماتمیان باوا سید تصدق شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک شیعہ عیدگاہ تلہ گنگ)، سید حسین شاہ ہمدانیؒ (قبر مبارک کوئٹہ)، ہمدانی سادات کی تاریخ مرتب کرنے والے سید غلام رضا شاہ ہمدانیؒ (مؤلف تلہ گنگ تاریخ کے آئینے میں)، پیر سوہنے شاہ و پیر ظفر شاہ ہمدانی فتح جنگ باہتر والے جیسے ولی اللہ آپ کی ہی آل سے ہیں۔

آپ کا مزار دندہ شاہ بلاول میں اپنے والد شاہ بلاول سرکارؒ کے ساتھ ہے۔ پرودگار آپ کے مزار پر رحمت اور کرم کی برسات کرے۔ آمین

حضرت سید شاہ قطب الدین ہمدانیؒ ابن سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ

آپ کا نام شاہ قطب الدین، والدہ کا نام بنت سلطان خان کہکری، جائے پیدائش ہمدان تھی۔ آپ حضرت سخی سید احمد شاہ نوری سلطان بلاول ہمدانیؒ کے فرزند تھے۔ آپ اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح ولی کامل تھے۔ کئی کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ کے بارے میں کتابوں میں اتنا نہیں لکھا گیا۔ میانوالی برزی کے ایک بزرگ سید حفیظ اللہ شاہ ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت سخی سید شاہ قطب الدین ہمدانیؒ بابا شاہ بلاولؒ کے دوسرے عقد سے زوجہ مائی پیروز بی بی بنت شیر شاہ سوری کے بطن سے ہیں جبکہ دوسری روایت کے مطابق آپ بنت سلطان خان کہکری کے بطن سے ہیں۔ آپ کی اولاد سے بیش بہا ولی اللہ گزرے۔ جن میں مشہور سید عالم شاہ ٹاہلیاں والے مشہور و معروف ہیں۔ آپ کی اولاد سگھر، ڈھوک فتح شاہ، میانوالی، برزی، مندا خیل، عیسیٰ خیل، لکھیوال شریف اور دیگر علاقہ جات میں آباد ہے۔ کچھ بزرگان کے مطابق جب بابا شاہ بلاولؒ کا آخری وقت تھا تو اس وقت آپ وہاں دیر سے پہنچے تھے۔ آپ کا مدفن کہاں ہے، اس کے بارے میں ایک روایت سید حفیظ اللہ شاہ ہمدانی آف برزی میانوالی کے مطابق بابا شاہ بلاول کے شمال کی سائیڈ پر جو دو قبریں ہیں ان میں سے ایک قبر سید شاہ قطب ہمدانیؒ کی ہے جو کہ حفیظ اللہ شاہ ہمدانی کو دربار پر موجود ایک مجاور نے بتلائی تھی اور یہ بات 30 سال پرانی ہے۔ دوسری روایت جو سینہ گزٹ کے مطابق ہے اس کے مطابق انگہ شاہ بلاول میں شاہ دائم پیر ہمدانی کے مزار کے احاطے میں موجود ہے۔ نوٹ یہ تحریر مختلف بزرگوں سے حاصل کردہ ہے نہ کہ کسی کتاب سے۔

حضرت سخی سید شاہ شہاب الدین ہمدانی المعروف شاہ شیر شہابلؒ ابن حضرت سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ

(مزار مبارک موضع کرڑ تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی)

سید شہاب الدین ہمدانیؒ المعروف شاہ شیر شہابلؒ سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے فرزند تھے۔ آپ ہمدان (ایران) میں متولد ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام بختاور بی بی بنت سلطان کہکری تھا۔ آپ کا اصل نام سید شہاب الدین ہمدانیؒ جبکہ آپ کا لقب شاہ شیر شہابلؒ تھا۔ اور اسی نام سے مشہور و معروف تھے۔ حضرت شہاب الدینؒ نے تعلیمِ

دین کی تکمیل دہلی سے کی تھی۔ مقامی روایت جو سینہ بہ سینہ چلی آ رہی ہے کہ آپ نہایت بہادر تھے۔اس لیے آپ کو شیر شہابل کا لقب ملا۔ آپ اعلیٰ اخلاق واوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔عبادت گزار، ذکر واذکار کے پابند وصاحب کرامت بزرگ تھے۔

کرامات: مقامی طور پر بہت روایات ایسی ہیں جن میں آپ کی ایک خاص کرامت تہہ الأرض والی ہے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر پلک جھپکتے میں طے کرتے۔ جبکہ مزار مبارک کے قریب سادات راوی ہیں کہ آپ کے مزار مبارک کی حدود میں داخل ہونے والے کو بندوق کی گولی نہیں لگتی۔ آپ کی سوانح حیات کے بارے میں کوئی واضح معلومات نہیں مل پائیں جس کی بنیادی وجہ لا پرواہی، غفلت اور سست روی ہے۔لیکن ایسے بہت سے بزرگان جو اس دنیا گزر گئے یا ابھی تک جو زندہ ضعیف العمر ہیں، بھی موجود ہیں جو ایسی روایات بتلاتے ہیں۔قوی روایات و دندہ شاہ بلاول کے تاریخی مشجرات میں آپ کو باعلم بزرگ لکھا گیا ہے اور یہاں تک روایات عام ہیں کہ آپ اپنے سید شاہ اسحٰق نوری پاک ہمدانیؒ کے ساتھ دہلی میں تعلیم حاصل کرنے گئے تھے۔ اور بعض کے مطابق ان کے ساتھ سخی سید شاہ ابراہیمؒ بھی تھے۔

وجہ تسمیہ علاقہ راہنہ سادات: ضلع چکوال میں سادات ہمدانیہ کا مشہور گاؤں راہنہ سادات آپ کی وجہ سے مشہور ومعروف ہے۔ اور اس گاؤں میں مقیم تمام سادات آپ کی اولاد سے ہیں۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپ اپنے والد کی وفات کے بعد علاقہ پوٹھوہار کے دور دراز علاقوں میں رشد وہدایت کے لیے نکلے تو کلر کہار کے نزدیک ایک ویرانے کو آپ نے منتخب کیا۔ جو کہ چھوٹی پہاڑیوں وجنگل پر مشتمل ویران علاقہ تھا۔ آپ نے اپنے مریدین سمیت اس ویرانے میں اپنا ڈیرہ جمایا اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے۔ جبکہ آپ کے مریدین مختلف جنگلی جانوروں اور اس ویرانے کی وحشت سے گھبرانے لگے تو آپ سے عرض کیا کہ مرشد اس ویرانے سے ہمیں خوف آتا ہے۔ آیئے یہاں سے کہیں اور چلتے ہیں تو آپ مسکرائے کہ نہیں "ایتھے ہی رہنا" اور آپ کا فرمان بھی یہی ہے کہ یہ جنگل و ویرانہ جلد عروج پائے گا۔ آپ نے یہاں اپنا مستقل ڈیرہ بنایا اور آپ کی اولاد بھی یہیں آباد ہوئی۔ رفتہ رفتہ آپ کے مرید بھی یہیں آباد ہونا شروع گئے ۔جن میں اعوان قوم وبلوچ قوم کے افراد شامل تھے۔ اور آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی بدولت ویرانہ ایک ڈھوک کی شکل اختیار کر گیا اور راہنہ کے نام سے مشہور ہوا۔ آپ نے کچھ عرصے بعد راہنہ سے ہجرت کر کے ضلع راولپنڈی کی حدود تھانہ چونترہ کے علاقے کڑ میں اپنا ڈیرا جمایا۔ بعد میں راہنہ کی آبادی تیزی سے پھیلی اور سادات کی کثرت کی وجہ سے یہ علاقہ راہنہ سادات کے نام سے مشہور ومعروف ہوا۔ آپ کا مزار تھانہ چونترہ و دریائے سواں کے ساتھ واقع گاؤں کڑ میں ہے۔ جہاں آپ کے مزار مبارک میں آپ کا اور آپ کے بھائی شاہ ابراہیمؒ اور بعض روایات کے مطابق بہن اور بعض کے مطابق بھتیجا سید علی شاہ مدفن ہیں۔ آپ کے آٹھ فرزند تھے۔ جن میں سید معصوم شاہ، سید حاجی شاہ، غوث الزمان سید مہدی شاہ، غوث الزمان سید شاہ تاج ولی، سید خلقی، سید معین الدین، سید محمد حسین شاہ اور سید شاہ شریف محمد ہمدانیؒ مذکور ہیں۔ جبکہ آپکا سلسلہ نسل تین فرزندوں سے جاری وساری ہے۔ جن میں سخی سید مہدی شاہ ہمدانیؒ (مدفن بگراں سیداں)، سخی سید شاہ شریف محمد (مدفن مور جھنگ سیداں)، سخی سید محمد حسین شاہ نوری حضوری (مدفن راہنہ سادات) شامل ہیں۔

آپ کی اولاد کے رہائشی علاقے: ضلع خوشاب: (انگہ، سون، جابہ، جھالر، نلی، مردوال، جلال پور سیداں، جوئیہ، جوہر آباد، اترا) ضلع سرگودھا: (شاہ پور، بہک میکن، سلانوالی) ☆ضلع چکوال: (راہنہ سادات، لاوہ، جھاٹلہ، چکوال شہر کے کچھ گھر، مینگن، نوروال)

ضلع راولپنڈی: (کڑڑ کڑاہی، مور جھنگ سیداں، بگراں سیداں، ٹوبا سیداں، چہان چکری)
ضلع خانیوال و ضلع ساہیوال: (چک 10/29 آر، چک 10/31 آر، کسووال، چک 7/119 ڈی آر، چک 12/98 ایل، چک 12/102 ایل، چیچہ وطنی) اسکے علاوہ کراچی، شیخوپورہ، لاہور، کوئٹہ و بیرون ممالک میں بھی سرکار کی اولاد آباد ہے۔
آپ کی اولاد سے بزرگان کے مزارات: سید شاہ شریف محمدؒ (مور جھنگ سیداں راولپنڈی)، غوث الزمان سید مہدی شاہ ہمدانیؒ (بگراں سیداں)، دختر بی بی سلطان شاہ شریف محمد (بگراں سیداں)، سخی سید محمد حسین شاہ ہمدانیؒ (راہنہ سادات)، سید احمد شاہ ہمدانیؒ (راہنہ سادات)، سید دستار شاہؒ (میگنن)، سید تاج محمد ولیؒ (سہال چکری)، سرکار شہابل شاہ بادشاہؒ، اماں گاماں بیؒ (لاوہ)، شاہ فتح اللہؒ (انگہ)، سید دائم پیر شاہؒ، سخی سید جلال شاہؒ، سید موج دریا شاہؒ، شاہ گل پیرؒ، شاہ شرف قلندرؒ (جلالپور سیداں)، سید بزرگ شاہ ہمدانیؒ، سخی شاہ عنایت علیؒ، غلام شاہ بن عنایت علی شاہؒ، شاہ غلام قادرؒ (جوئیہ)، سید ہاشم دریاؒ، پیر سید بہاول ہمدانی، پیر سید قاسم شاہ ہمدانی، پیر سید ولایت ہمدانی، سید پیر شاہ ہمدانی، سید شرف شاہ ہمدانی (مدفن بھک میکن)، اماں سیدہ برہان بی بیؒ (خانیوال)

حضرت سید محمد شاہ المعروف شیر شاہ چھٹہؒ ابن حضرت سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ

آپؒ سخی سید شاہ بلاول کے سب چھوٹے فرزند تھے اور بچپن میں وفات پا گئے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپؒ اکثر دیوار پر بیٹھ جایا کرتے تھے اور دیوار کو اپنا گھوڑا بنا لیتے۔ گرمیوں کے دن تھے آپؒ مٹی کی دیوار پر بیٹھے تھے تو قریب سے کچھ گھڑ سوار جو نیزہ بازی کیلئے جارہے تھے، نے طنزاً بابا چھٹا (سید محمد) کو کہا کہ یہ مٹی کی دیوار پر کیوں چڑھے ہو تو بابا شاہ چھٹہؒ نے کہا کہ یہ میرا گھواڑا ہے۔ یہ سن کر گھڑ سوار مسکرانے لگے اور کہاں کہ اگر یہ گھوڑا ہے تو اس کو دوڑاؤ۔ یہ سننا تھا کہ ہمدانی کو جلال آ گیا اور دیوار پر ہاتھ مارا اور کہا چل میرے گھوڑے اور دیوار دوڑنے لگی۔ قریب ہی بابا شاہ بلاول یہ سب دیکھ رہے تھے، آپ غصے میں آ گئے اور فرمایا بیٹے تم نے موت خرید کر ان کا راز فاش کر دیا اور میرا دامن روشن کر دیا۔ بس اسی وقت شاہ چھٹہ دیوار سے ایسے گرے کہ بدن چور ہو گیا، پھر انتقال کر گئے۔ حقیقت میں یہ مقامی گھڑ سوار تھے جو شاہ بلاولؒ کے خلاف زبانیں چلاتے تھے اور مختلف قسم کے من گھڑت الزام لگاتے تھے اور یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ شاہ صاحب مروجہ اسلام کے رسوم و رواج کو مسخ کرنا چاہتے تھے اور شاہ بلاولؒ کے قتل کا ارادہ بھی رکھتے تھے مگر سید شاہ چھٹہؒ نے اپنی جان دیکر اپنے والد کے کردار کو ثابت کیا۔ شاید اس لیے سید محمد المعروف شاہ چھٹہؒ کی بامقصد موت اور نتائج خیز کرامت کی وجہ سے پنج ہتھ بھی کہتے ہیں۔

حضرت بی بی مائی صاحبہ پیروز بی بیؒ (زوجہ حضرت سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ)

(مزار مبارک مردوال ضلع خوشاب)

مردوال شہر کے شمال کی جانب تین کلومیٹر کے فاصلے پر وادی کی دوسری چوٹی مائی والی ڈھیری ہے۔ ڈھیری پہ جانے کا راستہ اب

بہت آسان ہو گیا ہے۔ پہاڑ کی چوٹی پر ایک دربار ہے جو ایک مقامی نیک دل عورت نے تعمیر کروایا اس پر درج ذیل کتبہ نصب ہے:

پیروز بی بی زوجہ سید احمد ہمدانی المعروف شاہ بلاول نوری ہمدانیؒ۔ روایت ہے کہ مائی صاحبہ یہاں سے گزری تھیں اور یہیں دفن ہونے کی خواہش کی تھی۔ جو بعد میں احترام میں پوری کر دی گئی۔

یہ مائی صاحبہ مشہور بادشاہ شیر شاہ سوری (بحوالہ تاریخ شاہ فتح نورؒ وسالارِ عجم) کی بیٹی تھیں (جبکہ نسابہ قمر عباس الاعرجی و باسط شاہ نے اپنی کتابوں میں ان کے والد کا نام خان شیر لکھا ہے) جن سے شاہ بلاول سرکارؒ نے عقد کیا تھا اور ان سے ایک فرزند جبکہ ایک روایت کے مطابق دو بیٹے ہوئے، یہ بات ابھی تک ثابت نہیں کہ ان کے بطن سے کون سے بیٹے تھے۔ شیر شاہ سوری/ خان شیر سوری علاقہ پکھڑ کے راستے کہیں جا رہے تھے۔ اسی اثنا حاکم اٹک ابراہیم لودھی کا پیغام ملا کہ علاقہ پکھڑ میں ایک بزرگ جو کہ ایران سے تشریف لائے ہیں۔ اور ان کے ساتھ شاہ ایران کا باغی بیٹا بھی ہے، انہیں گرفتار کرے۔ خان شیر سوری احکامات ملتے ہی دندہ شاہ بلاول کی جانب پہنچے تو یہاں آپ کا ٹکراؤ حضرت شاہ سلطان بلاولؒ سے ہوا۔ یہ واقعہ تفصیل سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔ حضرت شاہ سلطان بلاولؒ خان شیر سوری کی فوج پر اپنی کرامات و بزرگی کی بدولت غالب گئے۔ اور خان شیر سوری وان کی عیال وفوج جو کہ ایک پہاڑی پر پھنسی تھی، نے بالآخر سچے دل سے آپ سے معافی مانگی۔ سوری کے ساتھ انکی بیٹی بھی قافلہ میں شامل تھی جو کہ بیمار تھی۔ خان شیر سوری جو کہ آپ کی بزرگی و کرامات کا قائل تھا۔ اس نے اپنی بیٹی کی صحت یابی اور دعا کے لیے آپ سے عرضی کی۔ آپ نے انہیں گڑ دم کر کے کھلایا تو یہ لڑکی بالکل صحت یاب گئی۔ سوری اس بات پر بہت خوش ہوا۔ اور بابا شاہ بلاولؒ سے استدعا کی کہ آپ میری بیٹی سے نکاح کر لیں۔ آپ نے ان کی درخواست قبول کی اور سوری کی بیٹی کو شرف زوجیت بخشا۔

حصہ چہارم

اولاد شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانیؒ

حضرت شاہ نظام الدین ہمدانیؒ ابن شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانیؒ

(مزار مبارک دندہ شاہ بلاول)

حضرت سید شاہ نظام الدین ہمدانیؒ 17 ربیع الاول کو (ایک روایت کتاب حاجی لعل شاہ ہمدانیؒ کے مطابق) دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ (جب کہ دوسری روایت کے مطابق آپ ایران کے شہر ہمدان میں پیدا ہوئے)۔آپ کے والد ماجد کا نام سید شاہ ابراہیم ہمدانیؒ اور والدہ کا اسم گرامی بی بی نور خاتون جچوہی تھا۔عبادت گزار، عابد شب، ذکر واذکار کے پابند اور صاحب کشف کرامت بزرگ تھے۔علاقائی طور پر کئی کرامات زد زباں عام ہیں۔آپ حضرت شاہ ابراہیمؒ کے بڑے فرزند تھے۔

تاریخی اعتبار سے آپ کی دندہ شاہ بلاول پیدائش میں بہت اختلاف ہے۔بقول سید عبدالرحمن ہمدانی المعروف سید غلام رضا شاہ ہمدانی مؤلف کتاب تاریخ شاہ فتح نورؒ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت شاہ بلاولؒ دندہ شاہ بلاول تشریف لائے تھے اور آپ نے عقد دوئم کیا تو اس وقت آپ کے پوتے بھی صاحب اولاد تھے۔

راقم نے جو کہ غیر مطبوعہ کتاب تاریخ شاہ فتح نورؒ مولف سید غلام رضا ہمدانیؒ سے حوالہ لیا وہ میرے خیال میں مضبوط ہے۔ کیونکہ سید غلام رضا شاہ ہمدانیؒ نے اپنی کتاب کے زیادہ تر حوالے مقامی تاریخ دانوں سے اقتباس کیے جن میں قابل ذکر کتاب گھور کھ لکھی لالہ دنی چند ہے۔جو کہ علاقہ خطہ پوٹھوہار کا تاریخ دان تھا۔

عقد مبارک: سید شاہ نظام الدین ہمدانیؒ کا عقد اپنے چچا سید شاہ اسحٰق نوری پاک ہمدانیؒ مدفن ڈھڈیال کی دختر اماں بی بی نور خاتون سے ہوا۔

سلسلہ نسل: آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید جیون شاہ ہمدانیؒ اور دو دختران بی بی جواہر خاتون اور اور بی بی نور بانو تھی۔

آپ کی اولاد سے نامور اولیاء: آپ کی اولاد میں اولیاء کی کثرت ہے۔یکے بعد دیگرے کئی اولیاء آپ کی نسبت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔جن میں نامور حضرت جیون شاہ ہمدانیؒ، شاہ قادر بخش بابا ساڑھی والی سرکار، شاہ چن چراغؒ، شاہ گل پیر شہیدؒ، شاہ غلام حیدرؒ، سید شاہ عالمؒ، سید شاہ زمان ہمدانیؒ، حاجی لعل شاہ ہمدانیؒ، شاہ سید محمدؒ، شاہ ولی اللہؒ، شاہ علی ہادیؒ، سید احمد شاہ ہمدانیؒ جیسے نامور

بزرگان آپ کی آل سے ہیں۔
آپ کا مزار مبارک دربار عالیہ سید احمد شاہ بلاولؒ میں واقع ہے۔آپ کی قبر مبارک آپ کے چچا سید شاہ عبداللہ ہمدانیؒ کے پہلو میں واقع ہے۔

حضرت سخی سید شاہ داتا ہمدانی ابن سخی سید شاہ ابراہیم ہمدانی

(مزار مبارک چک علی شاہ پنڈ دادن خان ضلع جہلم)

حضرت شاہ داتا ہمدانیؒ ضلع جہلم تحصیل پنڈ دادن کے علاقے موضع چک علی شاہ میں آرام فرما ہیں۔آپ اپنے وقت کے نمایاں صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔آپؒ نے اپنے فیضان سے علاقہ پنڈ دادنخان کو منور فرمایا۔ایک روایت کے مطابق آپ اپنے والد کے ساتھ دندہ شاہ بلاول سے ہجرت کر کے پنڈ دادنخان آئے تھے۔جبکہ دوسری روایات کے مطابق حضرت شاہ ابراہیمؒ بن شاہ بلاول سرکارؒ جب ضلع جہلم میں رشد وہدایت کے سلسلے میں تشریف لائے تھے تو آپ نے یہاں راجہ خاندان جو کہ آپ کے عقیدت مند تھے۔اس خاندان میں عقد فرمایا تھا۔اور اس عقد سے بعض اور زیادہ تر روایات کے مطابق آپ کے تین فرزند متولد ہوئے۔جن میں سید شاہ راجہ،سید شاہ خوشی اور سید شاہ داتا ہیں۔تینوں فرزند ضلع جہلم کے حدود میں ہی مرجع خلائق ہیں۔حضرت شاہ داتاؒ، بابا شاہ ابراہیم کے پہلے عقد سے ہیں یا پھر دوسرے عقد سے یہ بات کنفرم نہیں اور نہ ہی اس کی کو معلومات مل پائی۔ہاں البتہ اتنا معلوم ہے کہ حضرت شاہ داتا ؒ نے کافی وقت اپنے والد محترم کی خدمت میں گزارا۔پیر چنبل نامی مشہور چلہ گاہ جہاں حضرت شاہ ابراہیمؒ نے چلہ کاٹا تھا آپ بھی اپنے والد کے ساتھ موجود رہے۔پیر چنبل کے پہاڑی پر یہ چلہ گاہ واقع ہے۔جہاں سے زخم اور چنبل وغیرہ کے مریض اس جگہ مٹی لگاتے ہیں اور صحت یاب ہوتے ہیں۔حضرت شاہ ابراہیمؒ پنڈ دادن خان سے موضع کڑڑ راولپنڈی اپنے بھائی سید شہاب الدین ہمدانیؒ اور بہن کی ملاقات کے لیے تشریف لے گئے اور وہیں وصال پایا۔حضرت شاہ داتا ہمدانیؒ نے عوام الناس کی اصلاح اور رشد وہدایت کے لیے موضع چک علی شاہ کو مرکز بنایا۔لوگ آپ کی عبادات ذکرواذکار اور رشد وہدایت سے متاثر ہونے لگے اور کئی علاقوں پر محیط آپ کا حلقہ مرید بن گیا۔دورانِ حیات کئی کرامات کا ظہور ہوا۔آپ کے کے متعلق مقامی روایات کے مطابق آپ نے اس علاقے کے لوگوں کو ڈبل منزل مکان بنانے سے منع فرمایا تھا۔اور اگر کسی نے مکان بنا بھی لیا تو مکان اجڑ جاتا ہے۔اس گھر کے مکین وہاں نہیں رہ پاتے۔آپ کا وصال چک علی شاہ میں ہوا اور یہیں آپ کا مرقد منور ہے۔

حضرت سید جیون شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک موسیٰ خیل میانوالی)

آپ کے والد کا نام سید نظام الدین اور والدہ کا نام بی بی نور خاتون بنت سید شاہ اسحقؒ تھا۔آپ کی زوجہ کا نام بی بی امانت تھا۔آپ کی ولادت 12 رجب کو دندہ شاہ بلاول میں ہوئی۔سید جیون شاہ کی ولادت سے قبل موجودہ دندہ ویران تھا،سادات کے گھر دندہ شاہ بلاول قبرستان بھڑا میں تھے۔جہاں سید باقر شاہ کی رہائش ہے۔جبکہ اعوان و دیگر اقوام جنوب کی طرف بھلا میں تھیں۔موجودہ دندہ شہر کی

بنیاد آپ نے رکھی۔ آپ نے یہاں جامع مسجد بلال تعمیر کرائی اور ساتھ گھر آباد کرائے۔ آپ کا مزار موضع شہباز خیل میانوالی میں واقع ہے۔ آپ کے تین فرزند شاہ گل محمد المعروف شاہ گل پیر شہید، شاہ محمد رضا اور شاہ محمد اور دو بیٹیاں تھیں۔ شاہ محمد بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ شاہ محمد رضا مجذوب تھے اور ساری عمر برقع پوش رہے۔ آپ کی نسل سید شاہ گل پیر ہمدانی سے چلی جن سے مشہور ولی سید قادر بخش ہمدانی المعروف بابا ساڑھی والی سرکار ہوئے۔

حضرت شاہ گل محمد المعروف شاہ گل پیر شہیدؒ (مزار مبارک دندہ شاہ بلاول)

آپ 27 رمضان المبارک کو سید جیون شاہ بن نظام الدینؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ لاوہ کے قریب آپ کی اراضی تھی جو کہ لاوہ کے زمیندار آپ سے ہتھیانہ چاہتے تھے اپنی کوششیں ناکام دیکھ کر مفسدین نے آپ کے سمدھی جعفر خان اعوان کو لالچ دیا کہ شاہ صاحب کو بہلا پھسلا کر لے آؤ اور جعفر خان آپکو بہلا کر ایک خاص مقام پر لے آیا۔ جہاں بالکل نہتے تھے۔ لاوے کے زمینداروں نے آپ پر بانسوں سے حملہ کر دیا جس سے آپ موقع پر شہید ہو گئے۔ بس اسی وجہ سے ہمدانی بانسوں سے نفرت کرتے تھے۔ کیونکہ ان کے جد کو بانسوں سے شہید کیا گیا۔ جعفر خان اعوان آپ کے بیٹے کا سسر بھی تھا، آپ کی اولاد دو بیٹوں سے چلی۔ آپ ذکر واذکار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند بزرگ تھے۔ آپ کا مزار دندہ شاہ بلاول میں بابا جی کے مزار سے تھوڑا آگے ایک حویلی نما قبرستان میں واقع ہے۔ جہاں آپ کے علاوہ آپ کے خانوادے کے دیگر افراد مدفن ہیں۔ اور اسی جگہ بابا ساڑھی والی سرکارؒ کے والد بھی مدفن ہیں۔ اس احاطہ کا انتظام پیر باقر حسین شاہ ہمدانی کے پاس ہے جو گاہے بگاہے ان مزارات کی دیکھ بھال اور ان کی تزئین و آرائش میں دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔

حضرت سید چراغ شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک شاہ گل پیر شہید حویلی)

آپ کے والد کا نام شاہ گل محمد المعروف شاہ گل پیر شہیدؒ اور والدہ بی بی بنت سلطان سادم خان تھیں۔ ماہ شعبان میں دندہ میں پیدا ہوئے اور وفات 50 سال کی عمر میں 15 رمضان کو ہوئی۔ آپ کا نام چراغ شاہ تھا اور عقیدت و پیار سے شاہ چن چراغ کہلاتے تھے آپ کی شادی نور بی بی بنت جعفر خان سے ہوئی (یہی جعفر خان تھا جو آپ کے والد سید شاہ گل پیر شہید کے قتل کی سازش میں شریک تھا)۔ روایت کے مطابق ایک دفعہ آپ ایک کمرے میں سوئے ہوئے تھے اور آپ کا بھائی شاہ زمان کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ حضرت شاہ زمان کو منکشف ہوا کہ جس کمرے میں آپ سوئے ہوئے ہیں وہ گرنے والا ہے، منکشف ہوتے ہی گھوڑے کو دوڑایا اور نالہ گمبیر پہنچے تو نالہ گمبیر میں بارش کی وجہ سے پانی کی سطح چڑھی ہوئی تھی، آپ نے گھوڑا پانی میں اتار دیا اور گھوڑا ڈوبنے لگا اتنے میں کوئی غیبی مدد آئی اور آپ کو اور گھوڑے کو پانی سے باہر کنارے کی جانب دھکیل دیا۔ آپ باہر نکلے اور فوراً اپنے بھائی کے کمرے پہنچے اور ان کو کمرے سے باہر نکالا تو اس کمرے کی چھت گر گئی۔ سید شاہ زمان اپنے بھائی سے کہنے لگے کہ موئے آج اگر میں نہ پہنچتا تو آپ کمرے کی چھت تلے دب جاتے تو شاہ چن چراغ بولے موئے اگر میں آپ کو پانی سے نہیں نکالتا تو آپ ڈوب جاتے۔۔۔۔ سبحان اللہ کیا شان و کرامات ہے

ہمدانی بزرگوں کی۔آپ ؒ کا مزار شیر گل پیر حویلی میں ہے۔

حضرت غوث الزماں حضرت سخی سید قادر بخش ہمدانی ؒ المعروف بابا ساڑھی والی سرکار ؒ

(مزار مبارک قادر پور ہمدانیہ تلہ گنگ)

سید قادر بخش ہمدانی المروف بابا ساڑھی والی سرکار ؒ شاہ زمان ؒ بن شاہ گل پیر شہید ؒ کے گھر پیدا ہوئے۔آپ کا شمار اپنے وقت کے بڑے اور نامور اولیاء میں ہوتا تھا۔آپ کے والد اور دادا بھی صاحب کرامت بزرگ تھے۔اور انہی بزرگ ہستیوں کے ہاتھوں پرورش پا کر اور انہی کے فیض سے لبریز ہو کر اپنے زمانے کے نامور ولی اللہ بنے۔آپ دندہ شاہ بلاول سے ہجرت کر کے قادر پور ہمدانیہ تشریف لائے۔اور یہاں ایک پہاڑ کی غار میں گوشہ نشین ہوئے۔آپ کا زیادہ تر وقت اسی غار میں عبادت وذکر واذکار کرتے گزرتا تھا۔ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ زلزلہ آیا اور پہاڑی گرنے لگی تو آپ نے غار کی چھت پر ھاتھ مارا اور وہ رک گئی۔غار اور پہاڑ کے نشانات اب تک موجود ہیں۔لوگ ابھی بھی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔آپ کی والدہ محترمہ کا مزار مبارک بلومار میں واقع ہے۔جہاں صرف خواتین کو جانے کی اجازت ہے۔جبکہ آپ کے والد سید شاہ زمان ؒ دندہ شاہ بلاول میں شاہ گل پیر شہید ؒ کی حویلی میں مدفن ہیں۔قادر پور ہمدانیہ میں پانی کی بہت قلت تھی۔علاقے کے لوگ دور دراز سے پانی بھر کے لاتے ایک دفعہ اہل علاقہ آپ کے پاس آئے اور کہا بابا جی پانی کی بہت قلت ہے۔دعا فرمائیں۔کوئی میٹھے پانی کا انتظام ہو جائے۔قادر پور کے نواح میں آپ ؒ نے ایک جگہ اپنا عصا مارا تو اللہ کی قدرت سے وہاں سے پانی کا میٹھا چشمہ نکل آیا جو اب کنواں کی شکل میں موجود ہے۔پانی چند فٹ گہرا ہے مگر ساری آبادی سیراب ہوتی ہے۔آپ ولی اللہ کے ساتھ ساتھ مبلغ اسلام بھی تھے۔قادر پور و نواح میں بے شمار ہندو ہوا کرتے تھے۔آپ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔بے شمار ہندوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔گنٹھیا، ہوا و جسم درد کے مریض آپ کے مزار پر شفا پاتے ہیں۔آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔صاحبزادی کی شادی سخی سید امیر حسین شاہ ہمدانی ؒ مزار مبارک وسنال سے ہوئی آپ کی نسل شاہ فیض علی اور شاہ حبیب بخش سے چلی۔آپ کی دعا سے یہ دم آج بھی آپ کی اولاد سے جاری وساری ہے۔آج بھی آپ کا مزار مبارک بحکم خدا عوام الناس کو شفا پہنچا رہا ہے۔

حضرت سید جمال الدین شاہ ہمدانی ابن سید شاہ داتا ہمدانی ؒ وخانوادہ

(مدفن موضع چک علی شاہ پنڈ دادن خان جہلم)

سید جمال الدین شاہ ہمدانی ؒ صاحب کشف، عابد و زاہد ذکر واذکار کے پابند بزرگ تھے۔آپ نے ساری زندگی اپنے والد محترم سید شاہ داتا ہمدانی ؒ کی طرح رشد و ہدایت میں گزاری۔ایک وسیع حلقہ مریدین جو کہ آپ کے والد محترم کے بھی مریدین تھے وہ آپ کے والد کے وصال کے بعد آپ کے حلقہ ارادت میں آ گئے۔آپ بھی اپنے اجداد کی طرح صاحب کرامت بزرگ تھے۔آپ کا

سلسلہ نسب دوسری پشت پر جا کر آپ کے دادا جان سید شاہ ابراہیم ہمدانی مدفن کٹڑ راولپنڈی سے اور تیسری پشت پر جا کر آپ کے پڑداد اسید سخی احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ سے جاملتا ہے۔آپ کی نسل دو فرزندوں سید قطب شاہ ہمدانیؒ اور سید بکر شاہ ہمدانیؒ سے چلی۔ روایات کے مطابق آپ کی قبر مبارک چک علی شاہ میں سادات حویلی نما قبرستان میں اپنے والد کے پہلو میں واقع ہے۔آپ کی اولاد چک علی شاہ، کھوتیاں، کھائی میں آباد ہے۔واللہ اعلم

حضرت سید شاہ مرادؒ ہمدانی چشتی (دندہ شاہ بلاول تحصیل لاوہ ضلع چکوال)

حضرت سید شاہ مرادؒ کا سلسلہ نسب سات واسطوں سے سید سخی سلطان احمد شاہ ہمدانیؒ تک پہنچتا ہے۔آپ بچپن ہی سے لہو ولعب سے کنارہ کش رہتے تھے۔کھیتی باڑی آپ کا شغل تھا آپ رات کو بہت کم سوتے تھے۔تہجد نوافل اور ذکر میں بسر فرماتے تھے۔آپ کے ذکر جہر کی صدا میلوں تک سنائی دیتی تھی۔آپ نہایت شہ زور انسان تھے۔وزن اٹھاتے اور کشتی کھیلتے تھے۔آپ کے سامنے کسی نے بھی نہ آپ جتنا وزن اٹھایا نہ آپ کو کوئی کشتی میں ہرا سکا۔

آپ کے صاحبزادے سید شاہ محمد حنیف ہمدانی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کھیتی باڑی سے واپسی پر اپنے گھر کے قریب واقع بن میں اپنے بیلوں کو پانی پلا رہے تھے کہ آپ کی ملاقات ایک مجذوب سے ہوئی اس نے کہا کہ بھوکا ہوں آپؒ گھر آئے اور گھر سے چُوری اور دودھ لے کر اس کے پاس گئے اس نے وہ چُوری اور دودھ کھا کر کہا کہ زمین و آسمان میں شاہ مراد شاہ مراد ہو رہی ہے اور تم کھیتی باڑی کر رہے ہو۔یہ سن کر آپ کے جسم اطہر پر لرزہ طاری ہو گیا آپ جانور اور ہل وغیرہ چھوڑ کر اسی حالت میں گھر واپس آ گئے۔بعد ازاں آپ موضع بھلومار کے روحانی بزرگ میاں احمد الدین کے پاس گئے اور اس کے مشورہ سے آپ خواجہ غلام فریدؒ کے پاس چلے گئے۔آپؒ خواجہ خواجگان خواجہ غلام فریدؒ کوٹ مٹھن شریف کے اکبر خلفاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔

واقعہ بیعت کے سلسلہ میں روایت ہے کہ حضرت سید شاہ مرادؒ جب پہلی دفعہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ سے ملنے کے لیے چاچڑاں شریف تشریف لے گئے تو حضرت خواجہ غلام فریدؒ اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے حضرت سید شاہ مرادؒ جب واپس گھر پہنچے اور گھر سے کچھ فاصلے پر رکے اور رُک کر اپنے پیچھے نگاہ کی اور فرمایا کہ پیر کا وطن دور رہ گیا ہے۔گھر سے چند قدموں کے فاصلے پر آپ تشریف فرما تھے اسی جگہ سے واپس پلٹ گئے۔بیٹے کی اس کیفیت کے پیش نظر آپ کے والد گرامی نے چند سادات کو آپ کے ساتھ جب آپ دوبارہ واپس جا رہے تھے تو ساتھ بھیج دیا کہ میرے بیٹے کا خیال رکھنا۔سید شاہ مراد جب کوٹ مٹھن شریف سے کچھ مسافت ابھی باقی تھی پہنچے تو حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اپنے مصاحبین سے فرمایا ایک سید زادہ میری ملاقات کے لیے تشریف لا رہا ہے اور اس کے استقبال کے لیے کوٹ مٹھن سے باہر چلتے ہیں حضرت خواجہ غلام فرید نے چند میل کا فاصلہ طے کر کے کوٹ مٹھن شہر سے باہر حضرت سید شاہ مرادؒ کا استقبال کیا اور دور ہی سے حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنے مصاحبین کو حضرت شاہ مراد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ حضرت شاہ مراد ہیں اسی طریقے سے حضرت سید شاہ مراد نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ وہ درمیان والے حضرت خواجہ غریب نواز ہیں۔

حضرت شاہ مراد نے خواجہ فریدؒ کی قدم بوسی کرنا چاہی مگر پیر فرید نے شاہ مراد سائیں کو اپنے سینے سے جدا نہ کیا اور حضرت خواجہ

نے جب نعمت باطنی حضرت شاہ مرادؒ کے حوالے کی تو آپ کے علاوہ آپ کے ساتھ گئے ہوئے تمام سادات گرامی بے ہوش ہو گئے۔ بعد از ہوش خواجہ غلام فریدؒ نے ان سادات گرامی (سید عبداللہ شاہ صاحب اور سید شاہ پسند صاحب) سے فرمایا کہ آپ آل رسولؐ ہیں۔ حضرت سید شاہ مراد کو میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں دیا یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امانت تھی جو مجھ فقیر تک پہنچی میں نے ان کے حوالے کر دی اگر میں اپنی طرف سے کچھ دیتا تو آپ حضرات کو بھی ضرور دیتا۔

حضرت شاہ مرادؒ کو حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے تین دن اپنے پاس رکھا اور اسم اعظم جو خواجگان چشت میں سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے۔ تلقین فرما کر فیضان باطنی و روحانی انوار و تجلیات سے مالا مال فرما کر تاج خلافت سے سرفراز فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ دندہ شریف ہی میں آپ عوام الناس کو مستفیض فرمائیے۔ دندہ شریف کا نام سن کر حضرت شاہ مراد نے عرض کی کہ حضور دندہ شریف تو پہلے ہی ایک بہت بڑی گدی ہے تو حضرت خواجہ غلام فرید نے ارشاد فرما کہ شاہ سائیں یہ سرکار مدینہ کا فرمان ہے ان شاءاللہ اللہ رب العزت اپنا خصوصی کرم فرمائے گا آپ فکر نہ کریں اور فرمایا کہ شاہ سائیں ایک دن ایسا ہوگا کہ آسمان کے فرشتے تمہارے نام کی منادی کریں گے اور مشرق و مغرب کی مخلوقات آپ کے دروازے پر آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرے گی۔ اور الحمدللہ پیر فرید کا یہ فرمان لفظ بلفظ پورا ہوا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کی نگاہ کرم سے فیض پایا اور بہت سے لوگوں نے اپنے امراض سے شفا یابی پائی۔

آپؒ کبھی بھی کسی کی گفتگو سے کبیدہ خاطر نہ ہوتے اگر کسی شخص کی کوئی حرکت ناپسندیدہ ہو بھی جاتی تو اس کو کبھی بھی صریح طور پر تنبیہ نہیں فرماتے تھے بلکہ کوئی ایسی حکایت بیان فرما دیتے جس سے اس امر کی طرف اشارہ ہو جاتا اور وہ شخص اپنے کئے پر نادم ہوتا اور یہ سلسلہ تبلیغ آج بھی اس خاندان کے سجادگان میں میں بالکل اسی طریقہ سے رائج ہے۔

حضرت شاہ مرادؒ نے اپنے مرشد کریم حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے لیے پاپوش بنانے کے لیے موچی (غلام الدین نوشہرہ وادی سون) کو کہا۔ اس نے کہا میں بنا دوں گا آپ صرف مجھے ناپ دے دیں۔ یہ سن کر حضرت شاہ مراد نہایت غمگین ہوئے تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ اگر میرا تحفہ خواجہ غریب نواز کو منظور ہوگا تو ناپ کا بندوبست بھی وہ خود فرما دیں گے۔ جب آپ وہ جوتا لے کر کوٹ مٹھن شریف خواجہ خواجگان خواجہ غلام فریدؒ کے پاس حاضر ہوئے تو بعد از حال احوال حضرت شاہ مراد نے حضرت خواجہ غریب نواز کی خدمت میں پاپوش پیش کی تو خواجہ صاحب مسکرائے اور فرمایا مخدوم صاحب آپ نے خوب فرمایا اگر میرا جوڑا منظور ہوا تو ناپ کا آپ خود بندوبست فرمائیں گے اس لیے میں آپ کے موچی کے پاس گیا اور آپ کے فرمان کے مطابق پاؤں کا ناپ دیا۔

آج بھی جب آل شاہ مراد کے صاحبزادگان کوٹ مٹھن شریف جاتے ہیں تو اپنے اجداد کی تقلید کرتے ہوئے خواجگان کوٹ مٹھن کے لئے زریں پاپوش بنوا کر لاتے ہیں۔

صدری روایات میں ہے کہ ایک دفعہ خواجہ غلام فریدؒ کے باغ میں ایک سرکش اونٹ جو بہت زیادہ تباہی کرتا حضرت خواجہ کو وہ باغ بہت محبوب تھا بہت کوشش کی گئی لیکن وہ اونٹ اپنی سرکشی سے باز نہ آیا ایک دفعہ جب حضرت شاہ مرادؒ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں وہاں پر گئے ہوئے تھے تو اس اونٹ کا تذکرہ ہوا۔

سید شاہ مرادؒ نے وہ اونٹ بڑی جفاکشی کے بعد پکڑ لیا اور اس محنت وسعی میں آپ کے پیروں کے تلووں سے خون جاری ہو گیا صبح جب حضرت خواجہ کو اس معاملے سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے حضرت سید شاہ مراد کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ شاہ مراد سائیں میں نے اپنی

اولاد کے لیے جو فقیری اپنے ناخنوں میں چھپا کر رکھی تھی وہ بھی آج تیرے حوالے کر دی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دفعہ جب آپ اپنے مصاحبین کے ساتھ کوٹ مٹھن تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں آپ نے ایک مسجد میں قیام فرمایا اس مسجد کے خطیب بھی حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے مرید تھے لیکن انہوں نے حضرت شاہ مرادؒ کی کوئی خاطر مدارت نہیں کی۔ آدھی رات کے وقت جب تمام لوگ سو گئے تو مسجد کے دروازے پر دستک ہوئی آپ نے اپنے مرید بابا فتح محمد کو کہا کہ دیکھو کون ہے۔ بابا فتح محمد نے مسجد کے بیرونی دروازے پر جا کر دیکھا تو ایک بزرگ اپنے سر پر ایک تھال رکھ کر کھڑے ہیں اور انہوں نے فوراً تھال بابا فتح محمد کے سر پر رکھ دیا اور بغیر گفتگو کیے واپس چلے گئے۔ حضرت شاہ مراد اور ان کے مصاحبین نے وہ غیبی لنگر تناول فرمایا اور اگلے دن جب آپ اپنے مرشد کریم کی بارگاہ میں پہنچے تو حضرت خواجہ غلام فرید نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مخدوم صاحب کسی مرد کا مہمان بنتے ہیں ملا کا نہیں۔ حضرت سید شاہ مرادؒ کی ذات گرامی سے بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں جن کا تذکرہ آج بھی عوام و خواص کی زبانوں پر موجود ہے۔

انیس رجب 1332 ہجری کو آپ نے اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت سید شاہ محمد امین (بعمر 16 سال) اور حضرت سید شاہ محمد حنیف (بعمر 10 سال) کو بلایا اس وقت ملک فتح خان اعوان اور بابا احمد خان ترکھان بھی موجود تھے آپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت فرمائی وصیت سن کر صاحبزادے رونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ روتے کیوں ہو یہاں باراتیں آئیں گی دنیا آپ کے در پر جھکے گی گھبرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بالآخر حکمت و عرفان کا یہ آفتاب غروب ہو گیا۔ عقیدت مندوں کے دلوں میں صف ماتم بچھ گئی جس نے سنا دیوانہ وار دندہ شاہ بلاول کی طرف چل پڑا۔ جیسے انسانوں کا سیلاب آ گیا ہو حضرت شاہ مرادؒ کا تین بار نماز جنازہ پڑھا گیا آپ کا مزار پُر انوار دندہ شاہ بلاول میں مرجع خلائق ہے۔ حضرت سید شاہ مرادؒ کا سلسلہ نسب دو بیٹوں سید شاہ محمد امین ہمدانی اور سید شاہ محمد حنیف ہمدانی سے چلا۔

حضرت حاجی سید لعل شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک متصل مسجد دربار شریف دندہ شاہ بلاول)

لعل شاہ ہمدانی عالم و فاضل، صالح و متقی بزرگ تھے۔ آپ نے نقشبندی سلسلہ کے بزرگ مولانا احمد دین انگوری سے تعلیم حاصل کی، جو حاجی دوست محمد قندھاری کے خلیفہ تھے۔ مولانا احمد دین انگوریؒ کی وفات کے بعد آپ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کی خدمت اقدس میں خانقاہ دامان میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے۔ آپ اپنے شیخ کی صحبت میں ذکر و اذکار مشغول رہے اور ایک ماہ میں ولائیت صغریٰ کی اجازت حاصل کر لی۔ آپ دو سال تک اپنے شیخ کی خدمت میں مختلف اوقات میں حاضری دیتے رہے اور فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ اپنے پہلے شیخ کی وفات کے بعد، انہوں نے خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی کے ہاتھ دوسری بیعت کی اور ان سے خلافت حاصل کی۔ وہ خواجہ دامانی کے بڑے خلفاء میں سے ایک سمجھے جاتے تھے۔ ان کا انتقال 27 شعبان 1313 ہجری (29 جنوری 1896) کو ہوا۔ آپ کا مزار دندہ شاہ بلاول میں ہے۔

نسب نامہ: سید لعل شاہ بن سید احمد شاہ بن سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم بن سید حیدر شاہ بن سید چراغ شاہ شاہ گل پیر شہید بن جیون شاہ

بن شاہ نظام الدین بن شاہ ابراہیم بن سید احمد شاہ بلاولؒ۔

اولاد حضرت سید باقر شاہ ہمدانی (دندہ شاہ بلاول)

سید باقر شاہؒ کے چار بیٹوں میں سے ایک حضرت حافظ سید نوری شاہ عبداللہ ہمدانیؒ تھے، سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول نے، جدامجد حضرت سید احمد کبیر ہمدانیؒ المعروف حضرت شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے مزار کے قدموں میں ان کا مزار بنا کر، ان کی عظمت اور اعلیٰ مقام کو تاریخ میں ثبت کر دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت حافظ سید نوری شاہ عبداللہ ہمدانیؒ کو پانچ بیٹے عطا فرمائے مگر ان میں سے چار صاحب اولاد ہوئے اور ان چاروں کی اولاد، اللہ، سبحانہ وتعالی کے فضل سے پھل پھول رہی ہے۔ اللہ، سبحانہ وتعالی کے فضل سے، سبھی دین ودنیا میں، حتی المقدور اپنا اپنا حصہ ادا کر رہے ہیں، ان چار میں سے ایک حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ بن سید نوری شاہ عبداللہ ہمدانیؒ تھے، سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول میں، ان کی عظمت اور اعلیٰ مقام بھی، تاریخ میں یوں ثبت ہے، کہ ان کا مزار بھی اپنے جدامجد حضرت سید احمد کبیر شاہ ہمدانیؒ المعروف حضرت شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے مزار کے قریب ہے، اور ان کے بڑے صاحب زادے حضرت سید قطب شاہ ہمدانیؒ کے نام سے معروف دربار کے قبرستان میں الگ احاطہ موجود ہے، دربار کی مسجد اور قبرستان میں بھی ان کی اولاد کا مقام مسلمہ ہے۔ حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ بن سید نوری شاہ عبداللہ ہمدانیؒ کو اللہ نے چار صاحبزادے عطا فرمائے۔

حضرت سید قطب شاہ ہمدانیؒ، حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ، حضرت سید امیر شاہ ہمدانیؒ، اور حضرت سید ولایت شاہ ہمدانیؒ۔

حضرت شاہ سید محمد ہمدانیؒ (دربار عالیہ دندہ شاہ بلاول)

آپ کے والد کا نام سید امام ہمدانی اور والدہ کا نام بی بی فتح بنت سید گلاب شاہ تھا۔ آپ 1891ء میں دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے گاؤں میں حافظ محمد اسماعیل سے قرآن پاک حفظ کیا۔ علوم دینیہ مولوی گل محمد اور مولوی فتح محمد سے حاصل کی۔ آپ بڑے عابد وزاہد بزرگ تھے ہر وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ حضرت حاجی محمد لعل شاہ ہمدانیؒ کی وفات کے وقت 32 سال کے تھے حاجی لعل شاہؒ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے آپ کو اپنا جانشین بنایا۔

کرامت: ملک عزیز خان رئیس آف لاوہ نے جوانی کے دنوں میں کستوری نامی ہندو لڑکی کو اغوا کرلیا۔ ہندوں نے ان کے خلاف مقدمہ کیا۔ یہ مقدمہ پنڈی گھیب منتقل ہوا وہاں کا جج بھی ہندو تھا۔ جب ملک عزیز کو پتا چلا کہ جج ہندو ہے تو وہ ڈر گیا کہ جج اپنی قومی غیرت کی وجہ سے سخت سزا دے گا۔ تو ملک آپ کے پاس آیا اور کہا پیر صاحب مجھ سے غلطی ہوگئی ہے میں نے ہندو لڑکی اغوا کی اب مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ جج ہندو ہے اور مجھے سخت سزا دے گا مہربانی کر کے مجھے بچالیں تو آپ سرکار نے ملک کو کہا کہ فوراً اپنے فعل سے توبہ کر اور آئندہ ایسی غلطی نہ کرنا اور لڑکی کو باعزت ہندوں کو واپس کر دے۔ آپ نے ملک عزیز کے حق میں دعا فرمائی اور ملک عزیز باعزت بری ہوگیا۔ اس واقعہ کا ملک پر اتنا اثر ہوا کہ وہ آپ کا عقیدت مند ہوگیا۔ آپ کی ڈھیروں کرامات ہیں۔ آپ کا انتقال دندہ شاہ بلاول میں

ہوا اور آپ کی نماز جنازہ سید شاہ سلطان ابراہیم نے نالہ گمبیر کے کنارے پڑھائی ۔ آپ حضرت حاجی لعل شاہ ہمدانیؒ کے ساتھ جنوب طرف مدفن ہیں ۔

حضرت سید امام شاہ ہمدانیؒ (دربار عالیہ دندہ شاہ بلاول)

آپ کے والد کا نام احمد شاہ اور والدہ کا نام بی بی فتح بنت سید مبارک شاہ تھا۔ آپ حضرت حاجی لعل شاہ ہمدانیؒ کے چھوٹے بھائی اور حافظ القرآن شاہ سید محمد کے والد تھے ۔ آپ کی زوجہ کا نام بی بی فتح بنت سید گلاب شاہ تھا۔ آپ بہت مستجاب الدعوات تھے ۔ اپنے ہاتھ سے کاشتکاری کرتے تھے ۔ آپ کے بیٹے آپ سے کہتے تھے آپ کاشتکاری نہ کریں بلکہ زمین مزارعین کو دے دیں مگر آپ نہیں مانتے تھے ۔ تمام زندگی یہی معمول رہا۔ آپ بڑی متقی اور قائم اللیل تھے ۔ دن بھر کاشتکاری کرتے اور رات بھر اللہ تعالی کی عبادت کرتے تھے ۔

کرامت: آپ اپنی بیل گاڑی پر بھونسہ لاد کر گھر تشریف لا رہے تھے کہ موضع چکڑالہ کے کسی خارکش کی بارات آ رہی تھی ۔ دولہا آپ کو دیکھ کر از راہ تمسخر آپ کے بیل کو دانتوں سے کاٹنے لگا۔ اور دوسرے باراتی مذاق سے کہنے لگے کہ شاہ جی احتیاط کریں دولہا باولا ہو گیا ہے، آپ نے اسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ جب یہ حد سے بڑھنے لگا تو آپ نے اسے بددعا دی جا تجھے خدا باولا کرے ۔ اور خدا کی کرنی وہ واقعی باولا ہو گیا اور سب باراتیوں کو کاٹنے لگا۔ دولہا کے گھر والوں اور دوستوں نے اسے چارپائی سے باندھا اور آپ کے پاس لائے اور آپ سے معافی مانگی آپ نے انھیں معاف کر دیا۔ اور دولہا کو پانی دم کر کے پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

حضرت سید احمد شاہ ہمدانیؒ (دربار عالیہ دندہ شاہ بلاول)

آپ کے والد کا نام سید شاہ قائم بخش تھا۔ آپ 1771ء کو دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے ۔ آپ کی اولاد دندہ شاہ بلاول میں احمد شاہی ہمدانی کہلاتی ہے ۔ آپ بڑے جوانمرد اور اعلیٰ حوصلہ کے مالک تھے ۔ آپ ہمیشہ اپنے دست مبارک سے کاشتکاری کیا کرتے تھے ۔ موضع ناڑہ میں آپ کی زمین تھی ۔ یہ رقبہ وادی سون کے قریب ہے اور اسکی زمین بہت زرخیز ہے ۔ اور یہ رقبہ داخلی لاوہ میں شامل ہے یہاں آپ کے بنائے ہوئے بند آج بھی موجود ہیں ۔ اس کے گرد لاوہ کے زمیندار سلطان مبارز کی زمین میلوں تک پھیلی تھی ۔ سلطان مبارز کا تعلق پروال قبیلے سے تھا۔ یہ شخص اپنے رقبے میں آپ درویش بزرگ کے رقبہ کو پسند نہیں کرتا تھا۔ اسلیے سلطان مبارز کے ساتھ آپ کے دیوانی مقدمات تھے ۔ جس کی وجہ سے آپ دندہ شاہ بلاول سے جہلم عدالت میں پیدل جاتے تھے اسوقت دندہ جہلم ضلع میں تھا۔

حضرت احمد شاہؒ کے زمین کے کاغذ میں نے بھی دیکھے ہیں جس میں تاریخ نام و وراثت سب شامل ہے یہ کاغذات آج بھی محفوظ ہیں ۔ خداوند کریم کی شان آپ نے تمام مقدمات میں فتح حاصل کی اور آپ کا مخالف ہر مرتبہ ناکام ہوا۔ بعد میں آپ نے ناڑہ والی جگہ اس شخص ملک سلطان مبارز کو بخش دی ۔ جو آپ کی دریا دلی اور سخاوت کی مثال ہے ۔

حوالہ کتاب: سوانح حیات سید لعل شاہ ہمدانیؒ مؤلف کتاب شاہ محمد عمر۔

حضرت سید شاہ محمد امینؒ ولد سید شاہ مرادؒ دندہ شاہ بلاول

سید شاہ محمد امین ہمدانی 1897ء کو دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدِ بزرگوار کے خلیفہ اعظم تھے۔ والد گرامی سے ہی آپ نے علوم ظاہری اور باطنی کی تکمیل کی 17 رجب 1332ھ بمطابق 16 جون 1914ء کو آپ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ کی بیعت فرزند فرید حضرت خواجہ نازک کریم سائیں سے تھی۔ روایت ہے کہ آپ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے وصال کے بعد اپنے والد گرامی کے ساتھ کوٹ مٹھن شریف گئے ہوئے تھے تو حضرت نازک کریم سائیں نے فرمایا کہ شاہ صاحب خواجہ سائیں نے مخدوم صاحب کو بیعت کیا تھا آیئے میں آپ کو بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ انہیں لے کر اندر چلے گئے اور بعد از مراقبہ حضرت شاہ محمد امینؒ سے فرمایا کہ کہ سید پیری چاہیئے ،فقیری چاہیئے یا امیری چاہیئے تو حضرت شاہ محمد امینؒ نے باادب عرض کیا، حضور اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کمی تو نہیں آپ میرے لئے تینوں مانگ لیں تین دفعہ پوچھنے اور وہی جواب ملنے کے بعد حضرت نازک کریم سائیں نے ارشاد فرمایا کہ شاہ سائیں آپ کو پیری فقیری اور امیری تینوں دیں۔

بیعت کے بعد جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے اپنے والد گرامی کے کانوں میں سرگوشی کی کہ مجھے بیعت تو کرلیا ہے لیکن کوئی ورد وظیفہ نہیں بتایا تو جواب میں حضرت نازک کریم سائیں نے ارشاد فرمایا کہ شاہ سائیں تمہارے وظیفہ پڑھنے کے لئے میں جو موجود ہوں۔

آپ مستجاب الدعواۃ بزرگ تھے۔ آپ زہد و تقویٰ کا مجسمہ تھے اور پابندی شریعت کی سختی سے تاکید فرماتے تھے۔ آپ نہایت خوش مزاج تھے۔ ہر آدمی فوراً آپ سے مانوس ہو جاتا ،کسی بھی سائل کو اپنے درِ اقدس سے خالی نہ موڑتے آپ فرماتے تھے کہ:

پیر دے کول آوے تے پیڑ نہ جاوے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تاں پیر دے کول آون کیا

آپ کے ایک مرید شیر محمد صاحب (حافظ آباد) بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی جس کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا ،اس کے سلسلے میں ایک شاہ صاحب کے ساتھ حضرت سید شاہ محمد امینؒ کے پاس حاضر ہوا تو ان شاہ صاحب نے کہا کہ مرشد شیر محمد کی بیوی اب تو اللہ کو پیاری ہو گئی ہوگی ،اب اس کی شادی کے لیے دعا فرمایئے۔ کچھ دیر سکوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ کیوں اس بیچاری کے پیچھے پڑ گئے ہو، ابھی تو اس نے بہت سے کام کرنے ہیں، اللہ پاک اس کو شفا دے گا۔

وادی سون کا ایک واقعہ جو آپ کے خاص الخاص مرید فلک شیر کی زبانی ہے، وہ بتاتا ہے کہ وہ جیل میں کال کوٹھڑی میں تھا کہ حضرت سید شاہ محمد امینؒ وادی سون میں تشریف لائے تو میری والدہ کی فریاد پر آپ نے فرمایا کہ فلک شیر بری ہے۔

وہ خود بیان کرتا ہے کہ میں جیل کی کوٹھڑی (پھانسی) میں سویا ہوا تھا کہ حضرت شاہ محمد امینؒ غریب نواز تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ فلک شیر تم بری ہو، میں نے خوشی میں نعرے لگانا شروع کر دیئے۔ جب جج کے سامنے پیشی ہوئی تو جج میری طرف غور سے دیکھتا رہا اور پھر کہا فلک شیر تم بری ہو۔

وادی سون میں ہی آپ کے ایک مرید خاندان سے تعلق رکھنے والے فوج میں ملازم جوان کا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ اس کے گھر والوں نے اسے حضرت شاہ محمد امینؒ کی بیعت کے لیے کہا تو اس نے کہا کہ میں پہلے آزماؤں گا پھر بیعت کروں گا۔ ایک مجلس میں شاہ محمد امینؒ کی پیٹھ پیچھے جا کر درود پاک کی تلاوت شروع کر دی۔ آپ نے اپنی پیٹھ دوسری طرف پھیر لی وہ چپکے سے اٹھا اور دوسری طرف جا کر آپ کے پیچھے بیٹھ گیا دو تین دفعہ جگہ بدلنے کے بعد آپ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کہ محمد شیر مجھے گنہگار نہ کرو درود پاک پڑھنا ہے تو میرے سامنے آ کر پڑھو۔ محمد شیر نادم ہو کر اٹھا اور اس نے کہا حضور مجھے بیعت کر لیں آپ مسکرائے اور فرمایا کہ اب تمہاری تسلی ہو گئی ہے۔

وادی سون کے ہی علاقہ میں میں ایک عورت کی گائے جو دودھ نہیں دیتی تھی، نے آپ سے کہا کہ حضرت دعا فرمایئے آپ نے فرمایا ابھی جا کر اس گائے کے کان میں کہو کہ لوگ تو شاہ محمد امینؒ سے ملنے کے لئے ترستے ہیں اور تو ملتی ہی نہیں ہے۔

چہار دانگ عالم میں فیوض و برکات کی کرنیں بکھیرنے کے بعد بعد 2 جمادی الاول 1387 ہجری کو مملکت ولایت کا یہ آفتاب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھپ گیا۔ آپ کا مزار پُرانوار آپ کے والد بزرگوار کے ساتھ دندہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

آپ کے خلفائے گرامی: 1۔ آپ کے خلیفہ اعظم اور جانشین حضرت پیر عنایت شاہ نور اللہ مرقدہٗ۔ 2 حضرت صوفی ایاز خان نیازی صاحب کراچی۔ 3 حضرت سید محمد زمان شاہ ہمدانی پچنند۔ 4۔ حضرت مولانا غلام حسین چشتی فیصل آباد

آپ کا سلسلہ نسب پانچ فرزندوں سے چلا: سید عنایت شاہ ہمدانی، سید عبداللہ شاہ ہمدانی، سید محبوب شاہ ہمدانی، سید قطب شاہ ہمدانی، سید سلطان العارفین شاہ ہمدانی۔

حضرت سید شاہ محمد حنیف ہمدانیؒ المعروف حنفی پیر بن سید شاہ مراد ہمدانیؒ

سید شاہ محمد حنیفؒ دندہ شاہ بلاول میں تولد ہوئے۔ آپؒ کو اپنے والد گرامی کی بچپن ہی سے دعا تھی کہ یہ ہر میدان میں اپنی بات منوائے گا۔ آپؒ خواجگان کوٹ مٹھن سے فرزند فرید حضرت خواجہ نازک کریم سائیں سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت تھے اور نواسہ فرید خواجہ احمد علی سرکارؒ سے گہری محبت و روحانی ارادت رکھتے تھے اور اپنے مرشد خانہ سے تمام زندگی والہانہ محبت رکھتے تھے۔ ضلع اٹک اور مقامی سیاست میں بھی نہایت فعال کردار ادا کیا۔ سیاست میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کے مخالف سیاسی گروپ پیر آف مکھڈ شریف کے دستِ بازو رہے۔ آپ یونین کمیٹی دندہ شاہ بلاول کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ نے تمام زندگی نہایت سادگی کے ساتھ بسر کی اور اپنی تمام اولاد کو رحمدلی اور خدا ترسی کا درس دیا۔ آپ سادہ، بے حد رحم دل، غریب پرور، مصدر جود وسخا، مخزن لطف و عطا، صبر و رضا کے پیکر تھے۔ آپ کی نگاہ فیض سے بہت سے اجڑے ہوئے لوگ فیضیاب ہوئے۔ اپنے روحانی فیوض و برکات اور طبعی رحمدلی کے سبب مخلوق خدا کی ہر ممکن دادرسی کیلئے تمام عمر کوشاں رہے۔ آپ کی بہت سی کرامات زبان زد عام ہیں جو طوالت کے پیش نظر بیان نہیں کی گئیں۔ آپ کا سلسلہ نسب تین بیٹوں سے چلا: سید شاہ منظور ہمدانی، سید ارشاد حسین شاہ ہمدانی، سید اختر حسین شاہ ہمدانی۔۔۔۔۔

سید شاہ منظور ہمدانی نے فوج اور پولیس میں کچھ عرصہ ملازمت کے بعد زراعت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا اور اپنے والد کی روحانی وراثت کو

آگے بڑھایا۔آپ علاقے کی نامور روحانی شخصیات میں شمار کئے جاتے ہیں۔

حضرت عنایت شاہ ہمدانیؒ ولد سید شاہ محمد امین ہمدانیؒ دندہ شریف

آپ 1921ء کو دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ 1937ء سے دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔میرا شریف تحصیل پنڈی گھیب کے عالم دین سے درس نظامی کا کورس مکمل کیا۔اس کے بعد مزید دینی تعلیم کے لئے آپ دیو بند تشریف لے گئے۔وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے خواجگان کوٹ مٹھن شریف میں سے خواجہ درمحمد ساکن گھڑی اختیار خان سے فیض صحبت اُٹھایا۔ حضرت موصوف نے آپ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔اصلاح تصوف میں اویسی قلندران ان حضرات کو کہتے ہیں جو باطنی طور پر حضور نبی کریم ﷺ اور مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے بلاواسطہ تربیت اور فیض حاصل کرتے ہیں۔

حضرت شاہ شرف الدین المعروف بوعلی قلندرؒ، سید عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندرؒ، پیر مہر علی شاہؒ اور حضرت عنایت شاہؒ بھی اویسی قلندروں کے سلسلہ تصوف کے قائل تھے۔حضرت سید عنایت شاہؒ کو بھی براہ راست سیّدنا امام الاولیاء مولا علی کرم اللہ وجہ اور مشائخ طریقت کی توجہات عالیہ سے فیض حاصل ہوا۔اس کے علاوہ آپ کو حضرت سید منظور شاہ ہمدانیؒ (گینی سرکار) سکنہ چک 67 سرگودھا اور قلندر زماں لجپال سرکار شہنشاہ شہابل شاہؒ کی توجہات گرامی سے بھی کمالات خصوصی عطا ہوئے۔آپ کی ذات اوصاف ظاہری و باطنی کی جامع تھی۔آپ نہایت خلیق و متواضع تھے۔آپؒ عالم باعمل، صاحب حال اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔آپ کم گو تھے۔ درویشوں، عالموں اور سادات کی بے حد عزت کرتے تھے۔آپ کا روحانی جلال آپ کے چہرے سے عیاں تھا۔آپ صاحب جذب تھے، ہمہ وقت مستغرق رہتے تھے،نسبت عشق آپ پر غالب تھی۔آپ جامع شریعت وطریقت اور اسرار حقیقت سے واقف تھے۔

آپ کا فرمان عالیشان ہے کہ صوفیاء کے چاروں سلاسل چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، نقشبندیہ کا اصل سرچشمہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہی ہیں۔شب معراج اللہ تعالی نے حضور اکرم ﷺ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور نبی اکرم ﷺ نے حکم رب العالمین کے تحت خرقہ خلافت حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرمایا۔اور فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کو بھی یہ حکم ہوا تھا کہ وہ اسرار باطنی کو طلب صادق کے بغیر کسی کے حوالے نہ کریں۔آپ نے اپنے حاشیہ نشینوں، مریدوں، احباب وخلفاء کو ہمیشہ اتباع شریعت اور درستگی اخلاق کا سبق دیا۔آپ فرماتے تھے کہ خاندان چشتیہ میں سلوک کے 15 مرتبے ہیں ان میں سے پانچویں مرتبے پر کشف وکرامت ہے۔اگر کوئی پانچویں مرتبہ پر پہنچ کر کشف و کرامات کا اظہار کر دے تو دیگر دس مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔اسرار حقائق کی اس قدر پردہ پوشی کے باوجود حضرت عنایت شاہ ہمدانیؒ کی سینکڑوں کرامات زبان زد عام ہیں جو طوالت کے پیش نظر بیان نہیں کی گئیں۔

ایک مرتبہ عرس شریف کے موقع پر نماز ظہر ادا کر کے مریدین نے عرض کی کہ قبلہ دعا فرمائیں اللہ تعالی باران رحمت عطا فرمائے آپ نے دعا فرمائی تھوڑی دیر بعد بارش شروع ہو گئی۔نماز مغرب کے بعد دربار شریف پر چادریں چڑھائی جاتی ہیں۔نماز مغرب کے وقت موسلا دھار بارش اور سیاہ بادلوں سے گہری تاریکی ہو رہی تھی۔سب نے سوچا کہ آج چادریں چڑھانا ناممکن ہے۔نماز ادا کر کے

آپ نے فرمایا کہ سپیکر پر اعلان کردو کہ یہ بارش صرف پانچ منٹ اور برسے گی، اس کے بعد بالکل رک جائے گی اور مطلع صاف ہوجائے گا اور حسب دستور دربار شریف پر چادریں چڑھائی جائیں گی۔ٹھیک پانچ منٹ بعد بارش بالکل ختم ہوگئی۔

قلندرزماں، مرشد دوراں لچپال سرکار شہنشاہ شہابل شاہؒ کا وصال 1989 کو ہوا۔ان کے وصال کی خبر سن کر آپ پر جو اثر ہوا وہ بیان سے باہر ہے، آپ کے وصال کے بعد آپ ہر وقت بے قرار اور مضطرب رہتے، آپ نے خاص و عام سے گفتگو بھی کم کردی اور ملنا جلنا بھی تقریباً ترک کردیا 3 اکتوبر 1989ء کو عرس شریف کے موقع پر آپ نے ایک عالمگیر جہت کا خطاب فرمایا اور اپنی حیات طیبہ میں ہی اپنے بڑے بیٹے سید محمد انور شاہ ہمدانی کی دستار بندی فرمائی۔

مورخہ 10 جولائی 1990ء کو اسرار حقائق کا یہ مخزن آفتاب ولایت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔نماز جنازہ کے سلسلہ میں روایت ہے کہ پروفیسر عبدالخالق صاحب نے انسانوں کے ایک بے کراں سمندر کے ساتھ پڑھایا۔انہی پروفیسر صاحب نے لچپال سرکار شہنشاہ شہابل شاہؒ کا نماز جنازہ بھی پڑھایا تھا۔آپ کا سلسلہ نسب تین فرزندوں سید محمد انور ہمدانی، سید افتخار حسین ہمدانی، سید باقر حسین ہمدانی سے چلا۔

حضرت پیر سیّد محمد عبداللہ شاہ ہمدانی ابن شاہ محمد امین ہمدانی دندہ شریف

آپ حضرت شاہ محمد امین ہمدانیؒ کے فرزند ارجمند اور حضرت پیر سید عنایت شاہ کے برادرِ خواہر تھے۔آپ کی ولادت باسعادت 1926ء کو ہوئی۔آپ نے ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول اور قریبی قصبہ لاوہ میں مکمل کی اور گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی میں میٹرک کا امتحان پاس کیا بعد ازاں گورنمنٹ کالج اٹک سے بی-اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔1946ء میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد محکمہ نہر میں ضلع دار تعینات ہوکر اپنے فرائض منصبی سرانجام دینے لگے۔ آپ نے اپنی سروس نہایت ایمانداری اور فرض شناسی سے مکمل کی۔1975ء میں 25 سال سروس کی تکمیل پر ریٹائرمنٹ لے لی اور کراچی یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری لی اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔آپ نے اکتوبر 1990ء میں 64 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔آپ پابند صوم وصلوۃ اور نہایت پاکیزہ صفات کے مالک تھے۔دینی اور ادبی علوم میں کافی دسترس رکھتے تھے اور صاحب کشف وجذب انسان تھے۔آپ کا سلسلہ نسب دو فرزندوں سے چلا۔سید پیر ابوالخیر شاہ ہمدانی ایڈووکیٹ، سید پیر امتیاز حسین شاہ ہمدانی ہیڈ ماسٹر۔

پیر سید ابوالخیر شاہ ہمدانی: آپ بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہیں اور میانوالی بار ایسوسی ایشن کے سینئر وکیل ہیں اور پریکٹس کرتے ہیں۔آپ کے دو فرزند ارجمند ہیں۔سید اقبال حسین شاہ ہمدانی ایڈووکیٹ، سید عامر حسین شاہ ہمدانی۔۔۔سید اقبال حسین شاہ ہمدانی بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہیں اور میانوالی بار ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں اور یہاں وکالت کا پیشہ اپنائے ہوئے ہیں۔سعد عبداللہ اور راحیل عبداللہ آپ کے دو فرزند ہیں۔سید عامر حسین شاہ ہمدانی نے پی اے ایف کالج میانوالی سے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا اور سرگودھا یونیورسٹی سے بی بی آنرز کی ڈگری لی اور لاہور سے اے سی سی اے کا امتحان پاس کیا اور اب پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کررہے ہیں۔

سید امتیاز حسین شاہ ہمدانی: آپ محکمہ تعلیم میں شاندار کیریئر کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دینے کے بعد اب ریٹائر ہوچکے ہیں۔

آپ کے تین فرزندان (سید علی حیدر شاہ ہمدانی، سید علی افضل شاہ ہمدانی، سید عرفان امین شاہ ہمدانی) ہیں۔

سید علی حیدر شاہ ہمدانی نے سرگودھا یونیورسٹی سے ایم ایس سی میتھ کی ڈگری لی ہے اور اب بطور ڈائریکٹر سپیریئر کالج کمر مشانی میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ شاہزیب حیدر ہمدانی اور شاہ زین حیدر ہمدانی دو بیٹے ہیں۔ سید علی افضل شاہ ہمدانی بی اے بی ایڈ ہیں۔ پرائیویٹ کاروبار کرتے ہیں۔ سید عرفان امین شاہ ہمدانی ایم اے ہسٹری ایم اے اردو سرگودھا یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ ہیں اور اب ایم سی ہائی سکول میانوالی میں بطور سیکنڈری سکول ٹیچر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

بحوالہ: سید علمدار حسین شاہ ہمدانی دندہ شاہ بلاول

حضرت شاہ شیر زمان ہمدانی بن شاہ سدا گلاب ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ پچنند تلہ گنگ)

آپ دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت شاہ مرادؒ کے ساتھ بیعت کے لیے کوٹ مٹھن تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت خواجہ صاحبؒ نے اسی دن حضرت شاہ مرادؒ کو خلافت سے نوازا اور شاہ شیر زمان سے فرمایا کہ آپ سید شاہ مرادؒ سے بیعت کرے۔ یوں آپ حضرت شاہ مرادؒ سے بیعت ہوئے۔ 1860ء میں حضرت شاہ مرادؒ نے بیعت سے نوازا اور علاقہ پچنند کو رشد و ہدایت بنانے کا حکم دیا۔ لہٰذا مرشد کے حکم پر پچنند کو اپنا مسکن بنایا۔ پچنند میں آپ کا رہائشی کمرہ محلہ امتال تاحال موجود ہے۔ 1892ء بمطابق 15 ہاڑ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ پچنند میں آسودہ خاک ہوئے۔ تقریباً 38 سال بعد بعض وجوہات کی بنا پر آپ کا جسد خاکی قبر سے نکال کر کسی دوسری جانب منتقل کرنا پڑا۔ جب لوگوں نے تابوت کھولا تو آپ کا چہرہ اور جسم اسی طرح تر و تازہ تھا۔ سبحان اللہ، ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے ابھی دفن کیا ہو۔ اس وقت آپ کا مزار امتال محلہ کے پاس عید گاہ کے ساتھ واقع ہے۔ حضرت شاہ شیر زمان کا ایک فرزند تھا بہادر شاہ المعروف شاہ بہادر زمان۔ والد کی وفات کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے۔ 1920ء میں انتقال ہوا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے شاہ نور زمان سجادہ نشین ہوئے، جبکہ اجازت خلافت شاہ امین بن شاہ مرادؒ سے حاصل کی۔ 9 اگست 2004ء کو وفات پائی۔ ساتویں دن تیسرے بیٹے شاہ معین الدین ہمدانی سجادہ نشین منتخب ہوئے۔ پہلی بیعت شاہ عنایت بن شاہ امین بن شاہ مرادؒ سے تھی لیکن بعد میں اپنے والد کے جانشین ہوئے۔ آپ کی دستار بندی پیر سید محمد انور شاہ نے فرمائی۔ یوں ان حضرات کا خانوادہ چار پشتوں سے حضرت شاہ مرادؒ سے بیعت یافتہ ہے۔ حضرت شاہ شیر زمان ہمدانیؒ کا عرس ہر سال 15 ہاڑ کو منعقد ہوتا ہے۔ موضع پچنند میں قلیل تعداد میں سادات آباد ہیں۔ باقی غیر سادات کی آبادی ہے۔ دندہ شاہ بلاول سے 15 سے 20 منٹ کا فاصلہ پر واقع ہے۔

حضرت سید قطب شاہ ہمدانیؒ بن سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ (دندہ شاہ بلاول)

آپ کی ولادت دندہ شاہ بلاول میں ہوئی۔ آپ کے لکھے ہوئے چند خطوط باسط شاہ کے پاس محفوظ ہیں۔ جس سے موصوف کی جہر علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے ہمدانی سادات کا قلمی شجرہ لکھا جو باسط شاہ کہ پاس موجود ہے۔ فارسی زبان میں لکھا ہوا

شجرہ میں سید سخی شاہ بلاول ہمدانیؒ کا احوال بھی موجود ہے۔اجازت خلافت پیر سیال حضرت شمس العارفین سیالویؒ سے فرمائی۔آپ کا مرقد مبارک دربار شریف مسجد کے ساتھ ان کے نام سے معروف حویلی میں واقع ہے۔

اپنے والد حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ کی حویلی میں اپنے چھوٹے بھائی سید برہان شاہ ہمدانیؒ کے ہمراہ رہتے تھے، جب کہ دوسرے دو بھائیوں نے اپنے گھر ڈھرنال (حضرت سید ولایت شاہ ہمدانیؒ) اور بلاول (حضرت سید امیر شاہ ہمدانیؒ) بنائے۔آپ کے کچھ خطوط اور تحریریں، بشمول آپ کا تحریر کردہ قلمی شجرہ کا عکس، امام ابراہیم ہمدانی تک بھی پہنچے، جن میں سے ایک خط انہوں اپنے دونوں بھائیوں، ڈھرنال (حضرت سید ولایت شاہ ہمدانیؒ) اور بلاول (حضرت سید امیر شاہ ہمدانیؒ) کے نام لکھا، جس کا عکس امام ابراہیم ہمدانی اپنی کتاب (کارواں ہمارا) میں شائع کر چکا ہے، اس خط میں انہوں نے بھائیوں کو سالانہ فصل میں ان کے حصوں کے بارے میں بتایا۔

حضرت سید قطب شاہ ہمدانیؒ کا ایک ہی بیٹا حضرت سید شاہ عبدالعزیز ہمدانیؒ ہوا، وہ حافظ قرآن اور عالم دین تھے۔دندہ شاہ بلاول سے مغرب میں، موضع کنڈ میں امام تھے، ساری عمر وہیں رہے، حضرت سید شاہ عبدالعزیز ہمدانیؒ کی شادی اپنے چچا حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ کی بیٹی سے ہوئی اور ان کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہوئے، ان کی بیٹی کی شادی سید حسن شاہ ہمدانی بن حیات شاہ بن سید حسن شاہ بن شاہ شرف بن ستار شاہ بن حضرت حافظ سید نوری شاہ عبداللہ ہمدانیؒ سے ہوئی، ان کا اکلوتا بیٹا سید ستار شاہ ہمدانیؒ تھا جس کی شادی اپنے چچا سید ولائیت شاہ ہمدانیؒ کی بیٹی سے ہوئی مگر ان کی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔ان کے دو بیٹے حضرت سید شاہ عبداللہ ہمدانیؒ اور حضرت سید غلام شاہ ہمدانیؒ تھے۔

حضرت سید غلام شاہ ہمدانیؒ اپنے دادا کے بھائی حضرت سید ولایت شاہ ہمدانیؒ کی خدمت میں ڈھرنال میں ہی رہتے تھے اور وہیں دادا جی کی وفات کے کچھ عرصہ بعد لاولد فوت ہوئے، ڈھرنال میں حضرت سید ولایت شاہ ہمدانیؒ کے مزار کے ساتھ دوسری قبر ان کی بنی۔حضرت سید شاہ عبداللہ ہمدانیؒ کی شادی ایک ایرانی سیدزادی سے ہوئی، آپ حضرت بھی حافظ قرآن اور عالم دین تھے اور اپنے والد صاحب کی جگہ، موضع کنڈ میں امام تھے، ساری عمر وہیں رہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں ایک بیٹا (حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ) اور چار بیٹاں عطافرمائیں۔حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ جوانی میں فوج میں بھرتی ہو گئے، انگریزوں نے جو فوج جاپان بھیجی تھی، اس میں تھے اور جاپان میں قید ہوئے، 1945ء میں جنگ عظیم دوم کے خاتمہ پر آزاد اور پھر ریٹائرڈ ہوئے۔اور پھر قبلہ حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال کے تعاون سے وین خریدی اور 1953ء تک چلاتے رہے۔

حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال اور حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ دونوں ایک دوسرے کے بہنوئی تھے۔ (حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ راقم امام ابراہیم ہمدانی کے ماموں تھے اور حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال کی پہلی بیوی امام ابراہیم ہمدانی کی والدہ ماجدہ کی چھوٹی بہن۔حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال اور امام ابراہیم ہمدانی کے والد ماجد قبلہ بابا جی حضرت سید غلام عباس شاہ ہمدانیؒ آف بلاول اور قبلہ چاچا جی حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ آف مظفر پور جنوبی نزد میانوالی آپس میں ہم زلف تھے، اگرچہ دادا کے رشتہ سے چچا اور بھتیجے تھے۔

حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ کے ہاں 1952ء میں پہلے بیٹے حضرت سید شاہ عبدالواحد ہمدانیؒ پیدا ہوئے، آپ نے

1954ء میں ڈھرنال میں چھوڑی اور نواب آف کالاباغ کی میانوالی ٹرانسپورٹ کمپنی میں پہلے ڈرائیور اور پھر منیجر رہے، 1958ء سے 1989ء میں وفات تک، میانوالی بلوخیل روڈ پر آپ کی کوٹھی اور دکانیں تھیں۔ جنگ عظیم دوم سے خالق و مالک انہیں واپس لایا اور پھر ساری عمر بسیں اور کار چلاتے رہے، آخر 1989ء میں میانوالی میں، مریدوں کے درمیان صلح کرانے جاتے ہوئے، جس وین میں سوار تھے، گھر کے قریب، نہر تھل کے پل سے ٹانگے کو بچاتے وین نہر میں گر گئی اور حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ کو مالک حقیقی کے پاس لے گئی۔

حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ کے بڑے بیٹے حضرت سید شاہ عبدالواحد ہمدانیؒ کی شادی اپنے ماموں حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال کی بیٹی سے ہوئی اور اللہ، سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں تین بیٹے (سید احمد حسن ہمدانی، سید محمود الحسن ہمدانی اور سید محمد حسن ہمدانی) اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ ایک بیٹی کی شادی حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال نے فتح جنگ میں حضرت سید قاسم شاہ ہمدانی سے کی اور دوسری کی شادی اپنے پھوپھی زاد سید عنصر علی شاہ ہمدانی (دندہ شاہ بلاول۔ امریکہ) سے ہوئی۔

حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ اپنے بھانجے شاہ سلطان کو 1954ء میں بلاول سے میانوالی لائے اور 1960ء میں گورنمٹ ہائی سکول سے میٹرک کروا کر وہ بنیاد رکھی جس نے شاہ سلطان کو امام ہمدانی بنایا۔ شاہ سلطان نے 1967ء میں راولپنڈی میں اپنے سکول و کالج کا سالانہ جلسہ کیا، جس کی صدارت حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال نے فرمائی، اور حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ اور حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ آف مظفر پور جنوبی نزد میانوالی نے شمولیت فرمائی، جلسہ میں اس دور کے بریلوی مکتبہ فکر کے معروف علماء حضرت علامہ عارف اللہ شاہ صدیقیؒ اور استاد العلماء حضرت علامہ سید عبدالقادر شاہ جیلانی نے خطاب فرمایا۔ دسمبر 1970ء میں، شاہ سلطان کا نکاح اپنی خالہ زاد اور چچازاد سے مظفر پور جنوبی میں، حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال نے پڑھایا، اور حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ دولہا اور دلہن کے ماموں نے دعاؤں سے نوازا۔

حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ کی دوسری شادی حضرت سید شاہ چن پیر ہمدانیؒ بن سید جلال بن سید ہدائیت شاہ بن سید اگر شاہ بن باقر شاہ ہمدانیؒ کی بیٹی سے ہوئی ان سے دو بیٹے (سید ناصر محمود اور سید عبدالباسط ہمدانی) اور تین بیٹیاں ہوئیں۔ تینوں شادی شدہ اور بااولاد ہیں۔

حضرت سید شاہ عبدالواحد ہمدانیؒ کی وفات 16 اپریل 2015ء کو اپنے ماموں حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال کی گود میں ہوئی، انہوں نے اپنے بھانجے اور داماد کا جنازہ میانوالی میں پڑھایا، دوسرا جنازہ حضرت سید شاہ عبدالواحد ہمدانیؒ کے داماد پیر حضرت سید قاسم شاہ ہمدانی آف فتح جنگ نے دندہ شاہ بلاول میں پڑھایا، اور ان کے جسد خاکی کی اپنے جد امجد حضرت سید احمد کبیر شاہ ہمدانیؒ المعروف حضرت شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے مزار کے قریب، اپنے پڑدادا حضرت سید قطب شاہ ہمدانیؒ کے نام سے معروف احاطہ میں، تدفین ہوئی۔ پیرزادہ سید شاہ سلطان ابراہیم ہمدانی نے ماموں زاد بھائی کا غائبانہ جنازہ امریکہ میں پڑھایا۔

حضرت سید ولایت شاہ ہمدانیؒ بن حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ دندہ شریف

آپ حضرت خواجہ عثمان دامانیؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ 125 برس کی عمر میں، اپنے مرید تری خیل قبیلے کی نیازی پٹھان فیملی میں شادی کی۔ اس عقد سے ایک بیٹے حضرت علامہ شاہ محمد رضا ہمدانیؒ اور 2 دختران متولد ہوئے۔ 147 برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

حضرت شاہ محمد رضا ہمدانی 1916ء میں پیدا ہوئے۔ فارسی اور عربی کی ابتدائی کتب کی تعلیم مولانا عبدالقادر سے راولپنڈی میں حاصل کی۔ جبکہ دیگر علوم کے لیے ہندوستان گئے۔ وہاں جامعہ فتح پوری دہلی و اجمیر شریف کے علمی مراکز سے رجوع کیا۔ اور دارالعلوم دیوبند میں علم حاصل کیا۔ دیوبند مدرسے میں مولانا حسین احمد مدنی و مولانا اعزاز صاحب آپ کے استاد رہے۔ وطن واپسی پر مولانا غلام اللہ خانؒ سے دورہ حدیث کی تعلیم لی۔ اپنے والد کی مسند ارشاد کو رونق بخشی۔ موضع ڈھرنال تحصیل فتح جنگ میں ہی مقیم رہے۔ آپ کی دوسری شادی دندہ شاہ بلاول میں بنت حضرت سید شاہ عبدالرحمن ہمدانیؒ (برادر حضرت سید شاہ سلطان ابراہیم ہمدانیؒ) سے ہوئی، اللہ سبحانہ وتعالی کے فضل سے آپ کے دو بیٹے (حضرت سید عابد حسن ہمدانی اور حضرت سید علی حسن ہمدانی) اور تین بیٹیاں ہوئیں، دو بیٹیوں کی شادیاں اپنی خالہ بنت حضرت سید شاہ سلطان ابراہیم ہمدانیؒ کے خاندان میں تلہ گنگ میں ہوئیں جب کہ ایک کی شادی اپنے پھوپھی زاد حضرت سید شاہ عبدالواحد ہمدانیؒ آف میانوالی سے ہوئی، اللہ سبحانہ وتعالی کے فضل سے سب صاحب اولاد ہیں۔

حضرت سید ولایت شاہ ہمدانیؒ حافظ قرآن اور عالم دین تھے، ڈھرنال کے بڑے زمینداروں میں شامل تھے، ڈھرنال اور آس پاس کے علاقہ سے لے کر میانوالی تک بے شمار مریدین تھے۔ حفظ قرآن اور علم دین سے اپنے بیوی اور بچوں کو بھی منور کر گئے۔ ان کی زوجہ محترمہ المعروف مائی سین نے بے شمار بچیوں کو قرآن کی تعلیم اور علم دین دیا۔ ان کے ذریعے حضرت سید ولایت شاہ ہمدانیؒ کا علم قرآن نہ صرف اپنے بیٹے حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ اور ان کی اولاد تک پہنچا بلکہ حضرت سید شاہ عبدالواحد ہمدانیؒ اور ابراہیم ہمدانی بھی مستفید ہوئے۔

حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ تو اکثر فرمایا کرتے، مائی سین کا رنگا ہوا اس مقام پر بیٹھا ہوں۔ حضرت کا یہ معمول تھا، صبح گھر سے کھانا کھا کر نکلتے، جانوروں خصوصا گائیوں کو دیکھتے، ملازمین کو زمین، فصل اور جانوروں کے بارے ہدایات دیتے، مریدین سے ملاقات فرماتے اور کبھی اطراف کے گاؤں میں پیدل اور پھر اپنی گاڑی میں جاتے اور شام کو گھر لوٹتے، سارا دن کسی سے پانی تک نہ پیتے اور گھر پہنچ کر پہلے مائی سین کی قدم بوسی کرتے اور دن بھر کی اپنی روداد پیش کرتے، مائی سین کے احکامات اور نصیحتیں سنتے۔ اب آپ کے بیٹوں (حضرت سید عابد حسن ہمدانی اور حضرت سید علی حسن ہمدانی) کا یہی معمول ہے۔ حضرت سید عابد حسن ہمدانی کی شادی دندہ شاہ بلاول میں اپنے ماموں کی بیٹی سے ہوئی، وہ صاحب اولاد ہیں، حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ اپنی زندگی میں ہی اپنا خلیفہ مقرر فرما گئے۔ اور حضرت سید علی حسن ہمدانی بڑے بھائی کی نیابت و معاونت کے علاوہ مقامی سیاست میں دلچسپی لیتے ہیں، مشرف نے جو پہلا الیکشن کروایا تھا، اس میں اپنی یونین کونسل کے ناظم منتخب ہوئے۔

حضرت سید امیر شاہ ہمدانی بن سید پہلوان شاہ ہمدانی (موضع بلاول) چکری

آپ دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ خواجہ محمد عثمان دامانی موسیٰ زئی کے خلیفہ تھے۔ آپؒ کا تذکرہ تاریخ احمدیہ موسیٰ زئی کتاب اور فوائد عثمانی میں موجود ہے۔ آپ خواجہ محمد عثمان کے کامل ترین خلیفوں میں شمار ہوتے تھے۔ حافظ قرآن، ذاکر، جوانمرد، بہادر، خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ نوجوانی میں پہلی بیعت مولانا احمد دین سے کی۔ ان کی وفات کے بعد خواجہ عثمان دامانی موسیٰ زئی والے سے بیعت کی۔ سوا تین سال خانقاہ شریف کی تعمیر و مرمت میں خدمت سرانجام دی بلکہ وہاں دربار پر امامت بھی کروائی۔ مرشد سے روحانی فیض پاتے رہے اور شرف اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت اقدس نے آپ کو چند تبرکات بھی عنایت فرمائے تھے۔ 13 ذیقعد کو خواجہ عثمان دامانی نے آپ کو دستار فضیلت سے نوازا۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ موضع بلاول میں وصال فرمایا اور موضع بلاول راولپنڈی میں ہی مدفن ہوئے۔

حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ بن حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ

آپ کی ایک بیٹی اور تین بیٹے ہوئے۔ بیٹی کی شادی، شاہ نظام بن شاہ ابراہیم کی اولاد سے حیدر شاہ بن شاہ سید علی بن محمد شاہ سے ہوئی۔ حیدر شاہ کا ایک ہی لڑکا اکبر شاہ جوان ہوا اور جوانی میں اپنے ماموں حضرت پیر سیدن شاہ ہمدانیؒ کے گھر بلاول ضلع راولپنڈی رہا، اکبر شاہ ہمدانیؒ کو اللہ سبحانہ وتعالی نے دو بیٹیاں عطا فرمائیں، دونوں کی شادیاں اپنے چچازاد بھائیوں بہار شاہ اور سید علی شاہ سے ہوئیں۔ حضرت بہار شاہ ہمدانیؒ، حضرت سردار شاہ ہمدانی کے والد تھے۔

حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ بن حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ کے تین بیٹے: حضرت فرمان شاہ ہمدانیؒ، حضرت احمد کبیر شاہ ہمدانیؒ اور حضرت پیر سیدن شاہ ہمدانیؒ تھے۔ حضرت فرمان شاہ ہمدانیؒ بھائیوں میں بڑے تھے اور عمر بھر چکڑالہ ضلع میانوالی کی ایک مسجد میں امام رہے، فقراء اور اقربا پر ہمیشہ شفقت فرماتے، اپنی اولاد نہیں تھی مگر بھائیوں کی اولاد کو اپنی اولاد کی طرح محبت و شفقت سے پیش آتے، بھائی کے پوتے راقم ابراہیم ہمدانی سے ملنے میانوالی آتے، بازار میں حلوائی کی دوکان پر لاکر، باغیہ حلوا کھلاتے۔ 1960ء میں چکڑالہ میں وفات پائی اور وہیں ان کا مزار ہے۔ حضرت احمد کبیر شاہ ہمدانیؒ المعروف کمیر شاہ کی شادی دندہ شاہ بلاول میں اپنے ہی خاندان میں ہوئی۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں ایک بیٹی اور تین بیٹے عطا فرمائے، بیٹی کی شادی دندہ شاہ بلاول میں اپنے ہی خاندان میں ہوئی۔ اور ان کی اولاد، اللہ سبحانہ وتعالی کے فضل سے پھل پھول رہی ہے۔

ان کے تین بیٹے: حضرت سید شیر بادشاہ ہمدانیؒ، حضرت سید شاہ مراد ہمدانیؒ اور حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ تھے۔

حضرت سید شیر بادشاہ ہمدانیؒ بھائیوں میں بڑے تھے، بڑی بارعب اور خوب صورت شخصیت کے مالک تھے۔ ساری عمر والدہ کی خدمت کی۔ ابراہیم ہمدانی کے میانوالی میں، اپنے ماموں حضرت سید شاہ محمد امیر ہمدانیؒ کے گھر قیام کے دوران، کبھی تشریف لاتے، سب سے شفقت سے پیش آتے، لاولد فوت ہوئے اور ان کی تدفین اپنے جد امجد حضرت سید احمد کبیر شاہ ہمدانیؒ المعروف حضرت

شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے مزار کے قریب، اپنے دادا کے بھائی حضرت سید قطب شاہ ہمدانیؒ کے نام سے معروف احاطہ میں ہوئی۔

حضرت سید شاہ مراد ہمدانیؒ کی شادی دندہ شاہ بلاول میں اپنے خاندان میں ہوئی۔ ساری عمر پاک فوج میں گزاری۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ وقت کراچی میں ڈرائیوری کی اور پھر دندہ شاہ بلاول میں ہی اپنا کاروبار کرتے رہے، حتیٰ کہ ان کے بیٹوں نے دندہ میں کامیاب کاروبار سنبھال لئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں چار بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و کرم سے سبھی بااولاد خوش وخرم ہیں۔

حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ بن حضرت احمد کبیر شاہ ہمدانیؒ المعروف کمیر شاہ بن حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ بن حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ، کی شادی اپنے چچا زاد بھائی حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ بن حضرت پیر سیدن شاہ ہمدانیؒ بن حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ بن حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ بن سید نوری شاہ عبداللہ ہمدانیؒ سے ہوئی، اس طرح حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ اور امام ابراہیم ہمدانی آپس میں، دادا کے رشتہ سے چچا اور بھتیجا مگر شادی کے رشتہ سے ہم زلف ٹھہرے۔ اور ان کے بچے بھی باہمی رشتہ ازدواج میں ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں جوان ہوئیں اور سبھی کی شادیاں اپنے قریبی خاندان میں ہوئیں۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی امریکہ میں رہتے ہیں اور بڑے بیٹے الحاج حضرت سید شاہ عبدالماجد ہمدانی دندہ شاہ بلاول اپنے والد حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ کی خلافت پر قائم ہیں۔ ان کی وفات 2 مارچ 2014ء کو ہوئی اور ان کی تدفین اپنے جدامجد حضرت سید احمد کبیر شاہ ہمدانیؒ المعروف حضرت شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے مزار کے قریب، اپنے دادا کے بھائی حضرت سید قطب شاہ ہمدانیؒ کے نام سے معروف احاطہ میں ہوئی۔

حضرت پیر سیدن شاہ ہمدانیؒ بن حضرت سید برہان شاہ ہمدانیؒ بن حضرت سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ جوانی میں اپنے چچا حضرت سید امیر شاہ ہمدانیؒ کی وصیت کے مطابق، بلاول ضلع راولپنڈی میں ان کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ بلاول میں شادی کی۔ ان کے دو بیٹے (حضرت پیر سید غلام عباس شاہ ہمدانیؒ اور حضرت پیر پہلوان شاہ ہمدانیؒ) جوان ہوئے اور ان کی شادیاں دندہ شاہ بلاول میں اپنے ہی خاندان میں ہوئیں۔ حضرت پیر سید غلام عباس شاہ ہمدانیؒ اپنے والد حضرت پیر سیدن شاہ ہمدانیؒ کے خلیفہ کی حیثیت سے موضع بلاول راولپنڈی میں رہے اور وہیں آپ کا مزار ہے۔ حضرت پیر سید غلام عباس شاہ ہمدانیؒ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی عطا فرمائی۔ بیٹی کی شادی، حضرت سید عبداللہ ہمدانیؒ بن حضرت سید احمد کبیر شاہ ہمدانیؒ المعروف حضرت شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کی اولاد سے سید امام ربانی ہمدانیؒ بن سید شاہ نور زمان ہمدانیؒ کے بیٹے حضرت سید غلام شاہ ہمدانی سے ہوئی۔ حضرت سید غلام شاہ ہمدانی کے نانا، دندہ شاہ بلاول کے حضرت سید شاہ سلطان ابراہیم ہمدانیؒ تھے، آپ کے بڑے بھائی حضرت سید کرم شاہ ہمدانیؒ کی شادی حضرت سید محمد رضا شاہ ہمدانیؒ آف ڈھرنال کی بیٹی سے ہوئی۔ حضرت سید غلام عباس شاہ ہمدانیؒ کا اکلوتا بیٹا پیرزادہ شاہ سلطان ابراہیم ہمدانی المعروف امام ہمدانی 1975ء سے امریکہ میں رہتے ہیں، ہر سال پاکستان آ کر رشتہ داروں اور احباب سے ملتے ہیں، ان کی اولاد کی شادیاں پاکستان میں اپنے قریبی خاندان میں ہوئیں۔

بلاول ضلع راولپنڈی میں سالانہ شاہ ہمدانؒ کانفرنس کرتے رہے۔ 2004ء میں، بابا جی حضرت پیر سید غلام عباس شاہ ہمدانیؒ کی وفات کے بعد، بلاول ضلع راولپنڈی اور دندہ شاہ بلاول میں ان کی چھوڑی ہوئی تمام زرعی زمین اور مکانات، حضور اکرم ﷺ سے لے

کر بابا جیؒ تک اپنے آباؤ اجداد کے ایصال ثواب کے لئے، حضرت سید غلام عباس شاہ ہمدانیؒ میموریل ٹرسٹ بلاول ضلع راولپنڈی کے نام سے وقف کر دی۔ بلاول ضلع راولپنڈی میں شاہ ہمدانؒ لائبریری اور شاہ ہمدانؒ اکیڈمی تعمیر کرائی۔

حضرت پیر سید پہلوان شاہ ہمدانیؒ بن حضرت پیر سیدن شاہ ہمدانیؒ عالم وفاضل تھے اور اپنے آباواجداد کے علم وعمل کے وارث، 1969ء تک آپ بلاول میں ہی رہے، پھر آپ نے مریدوں کے اصرار پر بلاول اور ڈھرنال میں اپنی زرعی زمین فروخت کی اور میانوالی اور واں بَھچر اس کے درمیان مظفر پور جنوبی میں زمین خریدی اور مکانات بنائے، یہیں 1990ء میں ان کی وفات ہوئی اور ان کا مزار بھی یہیں ہے۔ ان کے چاروں بیٹے اور ان کی اولاد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے پھل پھول رہی ہے۔

حضرت سید شاہ محبوب شاہ ہمدانی بن سید شاہ محمد امین ہمدانیؒ (دندہ شاہ بلاول)

حضرت سید شاہ محمد امین کے تیسرے فرزند سید شاہ محبوب شاہ ہمدانی 1926ء کو دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اور قرآن فہمی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ اس کے ساتھ میٹرک کا امتحان میانوالی سے پاس کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے اسلامیہ کالج پشاور تشریف لے گئے۔ وہاں چار سالہ بی ایس سی ایگریکلچر میں داخلہ لیا، ابھی دو سال مکمل ہوئے تھے کہ پاکستان بن گیا اور یوں انہیں اپنی تعلیم معطل کرنا پڑی۔ قیام پاکستان کے بعد انہوں نے اپنی تعلیم کو جاری رکھنا چاہا مگر یہ سلسلہ یہیں تھم گیا۔ ان ایام میں تحریک پاکستان زوروں پر تھی۔ آپ نے تحریک پاکستان میں عملی طور پر حصہ لیا اور حضرت قائداعظمؒ سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ کشمیر کی جنگ میں آرمی کو کشمیر میں اسلحہ گولا بارود کی ترسیل میں رکاوٹ کا سامنا تھا۔ اس وقت کیمبل کور کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپ نے اپنے اور علاقے سے اونٹ اکٹھے کر کے سواں کیمپ بھجوائے۔ قائداعظمؒ نے جنرل افتخار صاحب کو حکم دیا کہ محبوب شاہ کو کمیشن دے دیا جائے مگر انہی دنوں جنرل صاحب ایک فضائی حادثے میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس طرح یہ خواب ادھورا رہ گیا مگر آپ نے ہمت نہیں ہاری اور آپ بطور نائب صوبیدار کام کرتے رہے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد آپ نے دلبرداشتہ ہو کر استعفیٰ دے دیا۔ آخر لاہور جا کر AMIE (PAK) میں داخلہ لے لیا۔ اس وقت انسٹی ٹیوٹ آف انجینئر کا ہیڈ کوارٹر ڈھاکہ میں تھا۔ 1975ء میں انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ اسی دن واپڈا میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر الیکٹریکل میں ملازمت کا آغاز کیا۔

آپ نے چند ساتھیوں کی مدد سے شام کے اوقات میں ملی تکنیکی ادارہ میں کلاسز کا آغاز کر دیا جہاں انٹرمیڈیٹ سائنس کے طلبہ شام چار بجے سے رات نو بجے تک کورسز الیکٹریکل اور سول انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر سکتے تھے۔ اس وقت آپ کے سینکڑوں شاگرد پاکستان کے مختلف شعبہ جات میں بطور SE۔ EX ENG کے عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ گیارہ سال واپڈا میں ملازمت کے بعد ڈپٹی ڈائریکٹر (T&G) ریٹائرڈ ہو گئے۔ 1992ء میں حج بیت اللہ کی فیملی کے ساتھ سعادت حاصل کی۔ آپ کا وصال 28 مارچ 2003ء میں ہوا۔ آپ کا سلسلہ نسب تین فرزندوں سید محمود الحسن شاہ ہمدانی، سید فیض الحسن شاہ ہمدانی، سید مشتاق حسین شاہ ہمدانی سے چلا۔

☆ **سید محمود الحسن شاہ ہمدانی:** آپ کی پیدائش 21 مارچ 1949ء کو ہوئی آپ نے ابتدائی تعلیم مڈل جماعت تک دندہ شاہ بلاول سے حاصل کی اس کے بعد اپنے والد صاحب کے پاس لاہور تشریف لے گئے اور میٹرک کا امتحان لاہور سے پاس کیا۔ انجینئرنگ کی تعلیم

مکمل کرنے کے بعد ٹیکنیکل ایجوکیشن سے اپنا رابطہ جوڑا۔ لاہور پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ میں بطور وائس پرنسپل آٹھ سال کام کرتے رہے اس کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل بورڈ میں بطور کنٹرولر امتحانات اپنی خدمات جاری رکھیں۔ اس کے بعد آپ نے لاہور کو خیر باد کہا اور راولپنڈی تشریف لے آئے یہاں آپ نے راولپنڈی پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ میں تیرہ سال بطور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ سول ٹیکنالوجی کام کرتے رہے۔ 2013ء میں آپ نے ریٹائرمنٹ لے لی۔ آپ کے دست شفقت سے کئی ناتواں آج اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور آپ کی خدمات کو سراہتے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب دو فرزندوں سید مبارک شاہ ہمدانی اور سید جواد علی شاہ ہمدانی سے چلا۔

سید مبارک شاہ ہمدانی ولد محمود الحسن شاہ ہمدانی کی ولادت 17 فروری 1984ء کو دندہ شاہ بلاول میں ہوئی۔ آپ نے میٹرک پرائیویٹ اسکول لاہور سے کیا۔ 2000ء میں آپ اپنے خاندان کے ساتھ راولپنڈی منتقل ہوئے جہاں آپ نے گارڈن کالج راولپنڈی سے ایم ایس سی کیا۔ 2015ء میں شادی کی جس سے اللہ پاک نے آپ کو ایک بیٹی سے نوازا۔ آج کل آپ اسلام آباد میں رئیل اسٹیٹ کے کاروبار سے منسلک ہیں۔

سید جواد علی شاہ ہمدانی 23 دسمبر 1990ء کو سید محمود الحسن کے گھر تولد ہوئے۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز گورنمنٹ سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور سے کیا پھر 2000ء میں خاندان کے ساتھ راولپنڈی منتقل ہوئے۔ ایف جی ٹیکنیکل ہائی سکول لالکڑتی سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد آپ نے راولپنڈی پولی ٹیکنیک کالج سے سول انجینئرنگ میں ڈپلومہ کیا اور پرسٹن یونیورسٹی اسلام آباد سے بی ٹیک کا امتحان پاس کیا۔ آپ ملک کی کئی نامور کنسٹرکشن کمپنیز میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں اور آجکل میانوالی کے علاقے پیر پہائی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ **سید فیض الحسن شاہ ہمدانی ولد شاہ محبوب شاہ ہمدانی:** آپ کی تاریخ پیدائش یکم ستمبر 1954ء ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول میں حاصل کی اس کے بعد اپنے والد کے پاس لاہور چلے گئے۔ میٹرک کا امتحان گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور سے نمایاں پوزیشن سے پاس کیا۔ ایف ایس سی سپیریئر سائنس کالج لاہور سے کیا اور سول انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد عملی زندگی میں داخل ہوئے۔ 1978ء میں آپ کی شادی انجام پائی جس سے اللہ تعالی نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نواز۔ 1984ء میں فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ملٹری انجینئرنگ سروسز میں بطور اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر پی اے ایف بیس رسالپور تعینات ہوئے۔ پاکستان ایئر فورس میں 6 سال خدمات سرانجام دیں۔ 1990ء میں انجینئر ان چیف برانچ کی سلیکشن کے بعد تین سال کے لیے رائل سعودی ایئر فورس دہران تعینات رہے۔ اسی دوران آپ نے اپنے والدین اور خاندان کے ہمراہ حج اکبر کی سعادت حاصل کی۔ 1993ء میں سعودی عرب سے واپسی کے بعد پاکستان آرمی کے ساتھ 2006ء تک مختلف گریژنز میں گریژنز انجینئر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ 2006ء سے 2010ء تک پاکستان نیوی کے ساتھ بطور گریژن انجینئر تعمیرات خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد آپ نے ایگزیکٹیو انجینئر سے سپرینٹنڈنٹ انجینئر کے عہدے پر ترقی پائی اور انجینئر ان چیف برانچ جی ایچ کیو میں ریٹائرمنٹ 2014ء تک تعینات رہے۔ 2015ء میں ایک پرائیویٹ ادارے CTTI کنسٹرکشن ٹیکنالوجی اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں بطور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ سول اینڈ کوانٹٹی سرویئنگ کام کیا۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلی عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود انتہائی سادہ طبیعت اور درویش منش انسان ہیں۔ آپ کی غریب پروری، ملنساری اور سخاوت کے چرچے آپ کے رشتہ داروں اور عوام وخواص میں زبان زد عام ہیں۔

سید شاہ مراد ہمدانی ولد سید فیض الحسن شاہ ہمدانی کی ولادت 15 جون 1979ء کو دندہ شاہ بلاول میں ہوئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس روز آپ کی پیدائش ہوئی، اس روز حضرت سید شاہ مراد ہمدانیؒ کا عرس پاک تھا، اسی نسبت سے آپ کا نام شاہ مراد رکھا گیا۔ ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی پھر 1990ء میں اپنے خاندان کے ہمراہ سعودی عرب چلے گئے، وہاں سے مڈل جماعت کا امتحان پاس کیا اور حج کی سعادت حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان ملتان بورڈ سے کیا۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ کھیل کی طرف رجحان کے باعث آل پاکستان انٹر اسکول باسکٹ بال مقابلوں میں اول پوزیشن حاصل کی۔ آپ کی شادی 2006ء میں ہوئی جس سے اللہ پاک نے آپ کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے سے نوازا۔ آجکل ایک استاد کی حیثیت سے راولپنڈی کے ایک پرائیویٹ سکول میں بطور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ انگلش خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ سید مشتاق حسین شاہ ہمدانی ولد شاہ محبوب شاہ ہمدانی: آپ کی ولادت 15 نومبر 1961ء کو دندہ شاہ بلاول میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی پرائمری تعلیم دندہ شاہ بلاول سے حاصل کی مزید تعلیم کے لئے اپنے والد صاحب کے پاس لاہور چلے گئے جہاں آپ نے داتا دربار لاہور سے مڈل اور مسلم ہائی سکول نمبر 2 لاہور سے میٹرک کیا۔ داتا دربار کے سائے میں رہنے کی وجہ سے آپ کا مزاج بہت فقیرانہ تھا۔ فقیرانہ طبیعت کے باعث آپ جلد لاہور کو چھوڑ کر اپنے آبائی گاؤں دندہ شاہ بلاول منتقل ہو گئے۔ جہاں پر آپ نے زراعت کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت بکریاں پالنے کا پیشہ اپنایا۔ اور اس معاملے میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ارد گرد کے گاؤں کے لوگ اپنے مویشیوں کے بارے میں مشورہ کے لئے آپ کے پاس تشریف لاتے تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ نے اپنے ہی گاؤں میں موجود ڈسپنسری میں بلا معاوضہ بطور معاون خدمات سرانجام دیں۔ آپ نہایت خوش مزاج اور زندہ دل انسان تھے۔ آپ صحیح معنوں میں رونقِ محفل تھے۔ غریب نواز اس قدر تھے کہ اپنے آباؤ اجداد کی سنت مقدسہ پر چلتے ہوئے غریبوں کی اس طرح امداد کیا کرتے تھے کہ آپ کی وفات کے بعد ہی یہ راز کھلا کہ وہ کتنے گھرانوں کی پوشیدہ کفالت کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے ماموں سید اختر حسین شاہ ہمدانی کی طرح علاقے کی ہر دلعزیز اور ملنسار شخصیت تھے اور آپ کی بیعت خاندان فرید کے چشم و چراغ حضرت خواجہ نظام الدین سائیں سے تھی۔ آپ کا سلسلہ نسب ایک بیٹے سید ناظر حسین شاہ ہمدانی سے چلا۔

سید ناظر حسین شاہ ہمدانی ولد مشتاق حسین شاہ ہمدانی کی ولادت 2 نومبر 1990ء کو دندہ شاہ بلاول میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کیلئے اپنے چچا سید فیض الحسن شاہ ہمدانی کے پاس ملتان چلے گئے۔ میٹرک کا امتحان سرسید کالج صدر راولپنڈی سے کیا آج کل چارٹرڈ اکاؤنٹنسی کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر و حکیم حضرت سید شاہ قطب ہمدانی ابن سید شاہ محمد امین ہمدانی (دندہ شاہ بلاول)

آپ 1928ء کو دندہ شاہ بلاول میں متولد ہوئے۔ کم عمری سے تعلیم کا شوق رکھتے تھے۔ پرائمری دندہ شاہ بلاول میں کرنے کے بعد مڈل لاوہ سے کیا۔ میٹرک کے لیے میانوالی چلے گئے۔ طیبہ کالج لاہور سے فاضل طب و جراحت بنے۔ کافی سال دندہ شاہ بلاول میں حکمت کرتے رہے۔ تعلیم کا شوق رکھنے کی وجہ سے بہاولپور سے LSMF کی تعلیم حاصل کی بعد ازاں ڈاؤ میڈیکل کالج سندھ سے

ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر بننے کے بعد پہلی ملازمت چکڑالہ ضلع میانوالی میں شروع کی۔ آپ با قاعدگی سے چکڑالہ روزانہ گھوڑے پر سفر کر کے آتے جاتے تھے بعد ازاں آپ کو ٹمومن شاہپور اور بھاگٹانوالہ سرگودھا میں ملازمت کرتے رہے۔ دنیاوی مال و دولت کو کبھی اہمیت نہ دی بلکہ ہمیشہ عزت و وقار کے ساتھ ملازمت کی۔ زندگی بھر اصولوں پر کار بند رہے اور عزت کمائی۔ دوران ملازمت جب بھی موقع ملتا اپنے گاؤں دندہ شاہ بلاول آ کر مریضوں کی بے لوث خدمت اور علاج کرتے۔ اس وقت دور نزدیک ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے مریض آپ کے آنے کا شدت سے انتظار کرتے۔ آپ کے ہاتھ میں اللہ تعالی نے بہت شفا رکھی تھی۔ مریضوں کا علاج کے لیے جمگھٹا رہتا۔

آپ اپنے اسلاف کی طرح بچپن ہی سے صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔ صبح بلاناغہ قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے۔ زندگی بھر وظائف کو اپنے روزمرہ معمولات میں جاری رکھا۔ 1986ء میں حج کیا، حج کرنے کے بعد آپ کا ملازمت میں دل نہ لگا۔ آپ نے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے کر اپنے گاؤں میں رہائش رکھنے اور اپنے علاقے میں ہسپتال قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اپنے گاؤں دندہ شاہ بلاول میں الشفاء ہسپتال بنایا۔

چونکہ آپ کو ہمیشہ تعلیم وتحقیق کی جستجو رہی اس لیے ساری زندگی خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہے۔ آپ نے ہومیوپیتھک کا مطالعہ شروع کیا اور اس میں دسترس حاصل کی۔ آپ تینوں طریقہ علاج ہومیوپیتھی، یونانی اور ایلوپیتھک میں کمال مہارت رکھتے تھے اور مریضوں کو اپنی بہترین تشخیص وعلاج سے صحت یاب کرنے کی تمام عمر کوشش کرتے رہے۔ آپ ایک مخلص، ہمدرد اور انسان دوست شخصیت تھے۔ علاج کے ساتھ ساتھ دیگر مسائل کے حل کے لیے رہنمائی فرماتے اور معاشرے کی اصلاح کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ سے عقیدت ومحبت رکھتے۔ کافیوں اور سماع کا شوق رکھتے تھے۔ اوائل عمر میں شکار کا شوق بھی پورا کیا۔ 24 رمضان المبارک بمطابق اکتوبر 2007ء کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب ایک فرزند ڈاکٹر آصف رضا ہمدانی سے چلا۔

ڈاکٹر آصف رضا ہمدانی 26 مارچ 1967ء کو پیدا ہوئے۔ چونکہ والد صاحب ڈاکٹر شاہ قطب ہمدانی سرکاری ملازم تھے اس لئے آپ بھی مختلف مقامات سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد کچھ عرصہ الشفا ہسپتال دندہ شاہ بلاول میں پریکٹس کی چونکہ آپ سماجی اور سیاسی رجحانات رکھتے ہیں اس لئے پریکٹس ختم کر کے عوام کی فلاح و بہبود میں مصروف ہوگئے۔ آپ تحصیل لاوہ ضلع چکوال کے پہلے صدر تحریک انصاف بنے۔ اس وقت آپ ضلعی ڈپٹی سیکرٹری تحریک انصاف ضلع چکوال اور سیکرٹری گڈ گورننس تحصیل لاوا کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید محمد قاسم ہمدانی ہے جو اس وقت کامسیٹ یونیورسٹی سے بی ایس سی ایس کر رہے ہیں۔

حضرت قبلہ باباجی سید حسن شاہ ہمدانیؒ (مزار گٹال تلہ گنگ)

قبلہ بابا عارف باللہ تھے۔ اور اپنے وقت کے جلالی بزرگوں میں سے تھے۔ بہت زیادہ جلالی مزاج کے مالک تھے۔ آپ کے والد محترم کا تعلق قادر پور سے تھا جو کہ بعد میں ہجرت کر کے مستقل دندہ شاہ بلاول منتقل ہو گئے تھے۔ قبلہ باباجی تین بھائی (باباجی سید

علی شاہ ہمدانی، سید حیدر شاہ ہمدانی، سید حسن شاہ ہمدانی) تھے۔ بابا جی حسن شاہؒ کی پیدائش مذہبی دین دار گھر میں ہوئی۔آپ کا شروع سے دین کی طرف بہت لگاؤ تھا۔آپ مادر زاد ولی تھے۔آپ کی سلسلہ طریقت میں بیعت قبلہ حضرت خواجہ شاہ مرادؒ سے تھی۔آپ حضرت شاہ مراد ہمدانی چشتیؒ کے خلفاء میں سے تھے۔آپ حضرت کے خاص خلیفہ تھے۔اور مرشد غوث زماں حضرت شاہ مراد ہمدانی چشتیؒ کے حکم پر موضع گٹال تشریف لے گئے۔اور وہاں دین کی تبلیغ کے ساتھ لوگوں کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کیا۔لوگوں کو اولیاء اللہ کا پیغام محبت دیا سب انسانوں کے لیے۔چشتی سلسلے کے بزرگ بہت جلالی طبیعت کے حامل ہوتے ہیں۔حضرت بابا جی حسن شاہ ہمدانیؒ کی یوں تو بے شمار کرامات ہیں مگر صرف ایک مشہور کرامت کا تذکرہ کرتے ہیں۔حضرت بابا جی نے اپنی حیات میں اپنے مریدین کو فرمایا تھا کہ میں دنیا سے پردہ فرمانے کے کچھ عرصے بعد دنیا کی ہوا لگواؤں گا۔تقریباً بارہ سال بعد مزار پھٹ گئی اور مزار مبارک کے ایک طرف سے آپ کی میت کا صاف کفن نظر آ رہا تھا۔چونکہ مریدین کو آپ کا فرمان یاد تھا۔تو مزار کی کھدائی شروع کر دی۔اس وقت وہاں ضلع خوشاب کے علاقے سے ایک بزرگ شیرازی سید آتے رہتے تھے۔وہ جب پاس سے گزرے تو دیکھا لوگ حضرت بابا جی حسن شاہ ہمدانیؒ کے مزار کو کھود رہے ہیں اور مزار ایک طرف پھٹ چکا ہے تو ان شیرازی سید بابا نے انہیں روکا کہ ان بزرگوں کا مزار ان کی اولاد کی موجودگی میں کھولا جائے۔تو مریدین نے کہا کہ حضرت کی کوئی اولاد نہیں ہے،تو انہوں نے کہا کہ اس کے خاندان میں سے کون موجود ہے،انہیں بلوا کے لاؤ۔تو ان مریدین نے کہا کہ ہاں ان حضرت کے بھائی کی اولاد دندہ شاہ بلاول میں موجود ہے۔تو انہوں کہا کہ انہیں بلوا کے لاؤ۔تو مریدین قبلہ دادا جی حضرت شاہ سلطان بخش ہمدانیؒ کے پاس دندہ شاہ بلاول آئے اور ان کو سارے حالات بتائے اور بابا جی شاہ سلطان بخش ہمدانیؒ کو ساتھ لے کر گٹال کی طرف روانہ ہوئے۔بابا جی پہنچنے تک وہ شیرازی سید بابا وہاں موجود رہے۔بابا جی کے آنے پہ مزار کو مکمل کھولا گیا تو حضرت بابا جی حسن شاہ ہمدانیؒ کا جسد مبارک بالکل تر و تازہ تھا۔مزار سے خوشبوؤں کی مہک آ رہی تھی۔آپ کے جسم کو قبر سے باہر نکالا گیا کیوں کہ آپ کی مزار ایک طرف سے گر گئی تھی۔اور دوسرا آپ کا فرمان بھی تھا کہ میں کچھ عرصے بعد دنیا کی ہوا لگواؤں گا تو وہ فرمان پورا ہوا۔حضرت حسن شاہ ہمدانی تین بھائی تھے۔اور تینوں اپنے وقت کے ولی تھے۔حضرت کی چونکہ اپنی اولاد نہیں تھی تو اپنی حیات میں اپنی گدی اپنے بھتیجے کے حوالے کرنا چاہتے تھے اور آپ نے اپنے بھتیجے کو اپنا جانشین بن کر گٹال میں رہنے کو کہا۔مگر قبلہ بابا جی شاہ سلطان بخش ہمدانیؒ اپنے جد امجد کے شہر کو نہیں چھوڑنا چاہتے تھے اس لئے بابا جی سید حسن شاہ ہمدانی کی گدی پر سلسلہ بیعت چشتی سلسلہ طریقت میں آگے نہ چل سکا۔لیکن آپ کا روحانی فیض آج بھی جاری ہے۔آپ کے دوسرے بھائی کا مزار بھی گٹال میں ہے جن کا نام بابا حیدر شاہ ہمدانی تھا۔آپ کا ایک ہی بیٹا تھا جن کا نام سید اکبر شاہ ہمدانی تھا جن کی نرینہ اولاد نہیں تھی صرف دو بچیاں تھیں۔اور آپ کے تیسرے بھائی کی اولاد اب بھی دندہ شاہ بلاول میں موجود ہے،تیسرے بھائی کا نام سید علی شاہ ہمدانی تھا۔جن کی اولاد میں مشہور شخصیت علامہ سید حیدر شاہ ہمدانی مرحوم، ہمدانی سادات دندہ شاہ بلاول کی ہر دل شخصیت خادم دربار عالیہ حضرت قبلہ سخی شاہ نوری سلطان بلاول ہمدانیؒ۔مشہور سیاسی و سماجی شخصیت سید سردار شاہ ہمدانی اور سید سردار شاہ ہمدانی کے صاحبزادے سید سلطان اکبر ہمدانی حسینی بلاولی ہیں۔

مجذوب قلندر حضرت بابا سید عنایت شاہ ہمدانیؒ بن سید رنگ شاہ ہمدانیؒ آف قادر پور شریف

سید عنایت شاہ ہمدانیؒ کی ولادت سید رنگ شاہ ہمدانیؒ کے ہاں قادر پور شریف میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب سید رنگ شاہ ہمدانیؒ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی سے قبلہ بابا عنایت شاہؒ اور دوسری شادی سے آپ کے دو بھائی پیر شاہ اور گامے شاہ پیدا ہوئے۔ حضرت عنایت شاہ ہمدانیؒ کا بچپن اور جوانی کا کچھ حصہ قادر پور میں گزرا۔ بابا جی کی شادی آپ کے ماموں کی صاحبزادی سے دندہ شاہ بلاول میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ دندہ شاہ بلاول مقیم ہو گئے۔ بابا جی نے اپنے بیٹے سید احمد شاہ ہمدانی کی شادی قادر پورا اپنے بھائی گامے شاہ کی صاحبزادی سے کی۔ جس سے بابا جی کے تین پوتے سید وقار حیدر شاہ ہمدانی، سید انوار حیدر شاہ ہمدانی، سید عنایت شاہ ہمدانی (پنجاب پولیس) اور ایک پوتی ہوئی۔ بابا جی کا اوائل عمر سے ہی تصوف اور صوفی ازم سے بہت لگاؤ تھا۔ دندہ شاہ بلاول سے مری بابا لعل شاہ سوراسی کے پاس جاتے تھے۔ حضرت بابا لعل شاہ مری والوں سے فقر اور تصوف میں فیض حاصل کیا اور پھر واپس آ کے دندہ شاہ بلاول اور پھر دندہ شاہ بلاول سے جنگل کا رخ کیا اور باقی ساری زندگی آبادی سے باہر جنگل میں گزار دی۔ بابا جی قبلہ کا وقت جن علاقوں میں حالت مجذوبی میں گھومتے ہوئے گزرا۔ ان میں ڈھبہ کرسیال، ڈھرنکہ میانوالی، ڈھوک ببرال تحصیل لاوہ شامل ہیں۔ بابا جی سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا۔ جو آج بھی زبان زد عام ہیں، بے شمار لوگوں کو فیض دیا۔ بابا جی قبلہ جس جگہ رہتے تھے وہاں آپ کے عقیدت مندوں، مریدوں نے آپ کو ایک کمرہ تعمیر کر دیا۔ بابا جی قبلہ جس کمرے میں رہتے تھے۔ جس جگہ تشریف فرما ہوتے تھے۔ اس جگہ (مچ) آگ جلا کے رکھتے تھے۔ اور آپ نے عرصہ فقر تقریباً بتیس سال میں کبھی کھانا نہیں کھایا۔ صرف حقہ اور چائے آپ کی خوراک رہی۔ بابا قبلہ عنایت شاہ صاحبؒ کا وصال بھی اسی جگہ ہوا تھا۔ بابا جی کے مرید بابا جی کے جسد خاکی کو دندہ شاہ بلاول گھر لے کر آئے۔ بابا جی کا جنازہ سادات ہمدانیہ کے آبائی قبرستان میں ہوا۔ جنازے کے بعد جیسے ہی بابا جی کو دفن کے لیے لے جایا جانے لگا۔ تو قبلہ بابا جی کے مرید عقیدت مندوں نے بابا جی کے صاحبزادے اور اور عزیزوں کے سامنے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور تاجدار کائنات ﷺ کا واسطہ دیا اور کہا کہ سیدو! تمہیں اپنے نانا جان ﷺ کا واسطہ ہمیں اپنا پیر دے دو۔ تو قبلہ بابا جی کے جسد پاک کو بابا جی قبلہ کے مریدوں کے حوالے کر دیا گیا۔ قبلہ بابا جی کی جو مزار دندہ شاہ بلاول میں آبائی قبرستان سادات ہمدانیہ میں تیار کروائی گئی تھی۔ بعد ازاں بکرا ذبح کر کے بند کر دی گئی۔ قبلہ بابا جی کے جسد پاک کو بابا جی قبلہ کے مرید ڈھوک ببرال لے گئے جہاں بابا جی نے وصال فرمایا اسی جگہ قبر مبارک تیار کروائی گئی اور قبلہ بابا جی عنایت شاہ ہمدانیؒ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبلہ بابا جی جس کمرے میں ڈھوک ببرال میں تشریف فرما ہوتے تھے اس میں بابا جی کے زیر استعمال، بستر اور چارپائی اور دیگر زیر استعمال چیزیں اب بھی وہاں پہ محفوظ ہیں۔ ہر خاص و عام کو ان تبرکات کی زیارت کروائی جاتی ہے۔ بابا جی قبلہ کا عرس مبارک ہر سال نومبر میں آپ کے پوتے سید انوار حیدر شاہ ہمدانی مذہبی جوش و جذبے سے مناتے ہیں۔ بابا جی کا عرس شروع میں آپ کے صاحبزادے سید احمد شاہ ہمدانی کی زیرِ صدارت منایا جاتا رہا۔ ان کی وفات کے بعد سید احمد شاہ صاحب کے بڑے صاحبزادے سید وقار حیدر شاہ ہمدانی کی صدارت میں عرس ہوتا رہا۔ سید وقار حیدر شاہ ہمدانی کی وفات کے بعد اب عرس مبارک سید احمد شاہ ہمدانی کے صاحبزادے سید انوار حیدر شاہ ہمدانی کی زیر صدارت ہر سال عقیدت و احترام سے منعقد ہوتا ہے۔ جس میں علاقے بھر سے کثیر تعداد میں زائرین عرس میں شرکت کے لیے آتے ہیں۔

حضرت علامہ سید چراغ شاہ ہمدانیؒ میانوالہ پنڈی گھیب (اٹک)

علامہ چراغ شاہ عالم باعمل، زاہد، متقی اور خدا ترس بزرگ تھے۔ آپ کے تین فرزند (احمد شاہ، یوسف شاہ اور عالم شاہ) تھے۔ احمد شاہ کی اولاد کوٹ سبزل رحیم یار خان، واں بھچراں اور میانوالہ میں آباد ہے۔ یوسف شاہ اپنے چچا زاد بھائی سید محمد شاہ کے ہمراہ میانوالہ مقیم ہو گئے۔ میانوالہ میں ہی آسودہ خاک ہیں۔ آپ کے دو فرزند غلام فرید اور علامہ سید عظمت شاہ ہمدانی۔ غلام فرید لاولد فوت ہوئے۔ علامہ عظمت علی شاہ بھیرہ شریف سے فارغ التحصیل ہوئے اور کراچی میں جامعہ قمر الاسلام میں صدر مدرس ہیں۔ علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی کے بڑے صاحب زادے علماء و مشائخ ونگ مسلم لیگ ن کے سندھ کے صدر ہیں۔ علامہ ہمدانی اور اس کے بیٹے پیر اظہر ہمدانی سادات ہمدانیہ کو اکٹھا کرنے اور فلاح و بہبود کی سرگرمیوں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

حضرت پیر سید حیدر شاہؒ بن رنگ شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ موضع چنگا)

حضرت پیر سید حیدر شاہؒ مرد صالح اور طبیب حاذق بزرگ تھے۔ آپ سانپ کے کاٹے کے دم میں مہارت تھی۔ اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کے بے حد شوقین تھے۔ اور طب پر عبور حاصل تھا۔ ایک دفعہ سفر سے واپس گاؤں تشریف لائے تو دیکھا کہ گلی سے جنازہ گزر رہا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ محلے کی قصاب لڑکی سانپ کے کاٹنے سے فوت ہو گئی ہے۔ آپ نے جنازہ روکنے کا حکم دیا اور اس مردہ لڑکی کا معائنہ شروع کیا۔ آپ نے لوگوں کو کہا کہ جنگلی خشک گوبر لیکر آؤ۔ جب گوبر آ گیا تو آپ نے حکم دیا کہ لڑکی کو کمبل میں مکمل لپیٹ دیں اور میت کے چاروں طرف گوبر پھیلا کر آگ لگا دی۔ آگ لگانے سے قبل لڑکی کے منہ میں کچھ دوا رکھی گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق چند لمحوں میں کمبل متحرک نظر آنے لگا تو فوراً آگ بجھائی گئی اور جب کمبل کھولا گیا تو لڑکی کی سانسیں چل رہی تھیں۔۔۔۔ سبحان اللہ، بعد از وہ لڑکی کچھ دن آپ کے پاس زیر علاج رہی اور اچھی بھلی ہو گئی۔ بعد میں وہ لڑکی کافی وسیع العیال ہوئی۔ آپ سرکار بچپن میں ہی والدین کے سائبان سے محروم ہو گئے تھے۔ آپ کی پرورش حاجی لعل شاہ نے کی چونکہ حاجی لعل شاہ کی اپنی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اسلیے آپ کی پرورش اپنے حقیقی بیٹے کی طرح کی۔ اپنا وقت ایک عالم اور ولی کامل کی تربیت میں گزارا۔ جوان ہوئے تو حاجی لعل شاہ کے حکم پر موضع چنگا کو اپنا مسکن بنایا۔ عمر کے آخری حصے میں آپ بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔ آپ نے چار عقد کیے تھے۔ عقد اول سے پیر ولایت شاہ پیدا ہوئے اور زوجہ کا وصال ہو گیا۔ پھر زوجہ کی ہمشیرہ سے عقد کیا اسی میں پیر طالب حسین شاہ پیدا ہوئے یہ زوجہ بھی وفات پا گئی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے دو نکاح کیے۔ ان میں سے سید مبارک شاہ، امیر حسین شاہ، غلام عباس، عنایت شاہ، شاہ شیر بخش اور ایک صاحبزادی ہوئی۔ سوائے سید عنایت شاہ کی اولاد باقی تمام نے دندہ شاہ بلاول اور راولپنڈی میں سکونت اختیار کی۔ پیر ولایت شاہ و شاہ غلام عباس کی اولاد دندہ شریف اور شاہ امیر حسین اور شاہ شیر بخش کی اولاد راولپنڈی میں مقیم ہے۔ طالب شاہ اور مبارک شاہ لاولد فوت ہوئے۔ آپ کا انتقال چنگا میں ہوا اور چنگا میں ہی آسودہ خاک ہیں۔ سید عنایت بن حیدر شاہ کھمکول شریف کے مرید تھے۔ اس کے بڑے بیٹے منیر حسین شاہ 20 سال حرم شاہ رہے اور واپس چنگا آ گئے۔ آج کل آپ چنگا میں فیض عام میں مشغول ہیں اور اب تک ہزاروں

لوگ آپ کے فیض سے مستفیض ہو چکے ہیں۔

حضرت پیر سید محمد انور شاہ ہمدانی (خانوادہ آستانہ عالیہ دندہ شاہ بلاول)

دور حاضر کے مشہور صاحب کشف و کرامت بزرگ صاحب طریقت و شریعت حضرت پیر سید انور شاہ ہمدانی 20 جون 1943ء کو دندہ شاہ بلاول میں مشہور ولی اللہ بزرگ پیر سید عنایت شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول سے حاصل کی۔ اس کے بعد میانوالی کالج سے بی اے اسلامیات کی سند حاصل کی۔ قرآن حکیم حافظ طورا خان سے پڑھا۔ آپ کے والد ماجد بحر العلوم تھے۔ انہوں نے علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی اسرار الٰہی و رموز و نکات کی تعلیم تلقین پر خصوصی توجہ فرما فرمائی۔ جس سے ان کے دل میں انوار قدسی اور اسرار ملکوتی روشن ہوئے اور تعریفات الٰہیہ کی سمجھ کے دروازے کھل گئے۔ سید محمد انور شاہ ہمدانی سید منظور شاہ ہمدانیؒ (گینی سرکار) چک 67 سرگودھا اور لجپال سرکار شہنشاہ شہابل شاہ سے گہری روحانی ارادت رکھتے تھے۔ آپ متقی و پرہیزگار، عابد و زاہد بزرگ تھے۔ سادگی و انکساری کا مرقع تھے۔ دنیا داروں کی صحبت سے گریز کرتے تھے۔ فقیرانہ و درویشانہ روش رکھتے تھے۔ محبت و شفقت اور تواضع کا پیکر، اپنے معمولات کے پابند شب و روز یاد خدا میں مگن، غرض کہ عصر حاضر میں آپ اپنے اجداد اور مشائخ کا مثالی نمونہ تھے۔ آپ طریقت و معرفت کی منتہی منازل تک رسائی رکھتے تھے۔ احکام شریعت پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ آپ میں اخلاق حسنہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کی خوش اخلاقی اور شیریں کلامی پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی تھی۔ مورخہ 3 اکتوبر 1989ء کو عرس کے موقع پر پیر سید عنایت شاہ ہمدانی نے آپ کو دستار خلافت عطا فرمائی۔ یعنی وصال شریف سے دس ماہ پہلے اعلان فرما دیا۔ مسند سجادگی پر رونق افروز ہونے کے بعد آپ نے درگاہ حضرت شاہ مرادؒ کی تعمیر و ترقی میں بہت دلچسپی لی۔ آپ نماز پنجگانہ دربار شریف کی جامع مسجد میں ادا کیا کرتے اور زیادہ وقت اپنے بزرگوں کے مزارات عالیہ پر گزارتے۔ آپ کی کئی کرامات زبان زد عام ہیں۔ ایک خاص کرامت جو آپ کے وصال کے بعد صدور ہوئی وہ یہ کہ جب آپ کے جسد مبارک کو غسل دیا گیا تو غسال سید مشتاق حسین شاہ اور سید علمدار حسین شاہ اور دیگر کئی لوگ اس چیز کے راوی ہیں کہ پیر سید علمدار شاہ ہمدانی اور پیر سید مشتاق حسین شاہ ہمدانی نے آپ کو غسل دینے کے بعد دیکھا تو آپ کے ماتھے پر پسینہ آ رہا تھا تو علمدار شاہ نے اسے ٹشو پیپر سے خشک کیا۔ اور پھر دوبارہ جب آپ کو بعد از نماز جنازہ تابوت میں رکھنے لگے تو یہی کیفیت تھی، وہ ٹشو پیپر آج بھی کچھ لوگوں کے پاس بطور تبرک موجود ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب گیارویں پشت پر جا کر سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ ہمدانیؒ المعروف سخی نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ (مدفن دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ) سے اور 24 پشت پر جا کر سالار عجم امیر کبیر سید علی ولی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ (مدفن کولاب تاجکستان) اور 44 ویں پشت پر جا کر امیر المومنین امام المتقین سید الوصین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندوں سے چلا۔ پیرو مرشد سید علی رضا شاہ ہمدانی آپ کے بعد مسند آراء رشد و ہدایت ہوئے، سید حامد رضا ہمدانی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے جبکہ سید محمد رضا شاہ ہمدانی زراعت سے منسلک ہیں۔ 19 دسمبر 2016ء کو یہ گنجینہ اسرار اپنے لاکھوں عقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر راہی الی ملک عدم ہوا۔ آپ کا نماز جنازہ پیر سید باقر علی شاہ آف کوٹگلہ نے پڑھایا۔

حضرت سخی سید شہابل شاہ شہید ہمدانی (دربار عالیہ ٹھل شریف)

یہ خانواہ حضرت سید سخی احمد شاہ بلاول ؒ کے پوتے سید شاہ داتا ؒ کی اولاد سے ہے، جن کا مزار چک حمید/ پنڈ دادنخان میں ہے۔
شاہ داتا ؒ کے دو پسران (سید جمال شاہ ہمدانی، سید فضل الرحمن ہمدانی) تھے:
سید جمال شاہ ہمدانی کے دو پسران قطب شاہ اور بکرم شاہ کی اولادیں چک حمید، کھائی اور کلر کہار میں آباد ہیں۔ جبکہ سید فضل الرحمن ہمدانی کی اولاد سے سید شاہ شہابل شہیدؒ بن سید غوث علی شاہ بن عالم شاہ بن بڈھا شاہ بن سید زمان شاہ بن سید فضل الرحمن شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

سید شہابل شاہ شہیدؒ بلند مرتبہ، صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے، آپ چکوال میں بھون روڈ پر موضوع سدوال میں اقامت پذیر تھے۔ آپ تبلیغ اور رشد وہدایت کے لئے مختلف علاقوں کے دورے کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ پنن وال/ پنڈ دادنخان کے موضع جات ٹھل اور کھوڑا میں مریدیں کے پاس آئے تو آپ کی مڈبھیڑ سکھوں کے ساتھ ہوئی اس معرکہ میں آپ کی شہادت ہوگئی۔
آپ کی بہت سی کرامات زبان زدعام ہیں، ان میں سے کچھ سپردقلم کی جارہی ہیں۔ موضع ٹھل سلسلہ کوہ نمک کے دامن میں واقع ہے، روایت ہے کہ اس پہاڑ کی چوٹی سے ایک بہت بڑا پتھر سرکتے ہوئے آبادی کی جانب آرہا تھا۔ لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، اتفاق سے اس وقت سخی شاہ شہابل ؒ گاؤں میں لوگوں کو وعظ ونصیت فرمارہے تھے، چند دیہاتی خوف کے عالم میں آپ کے پاس حاضر ہوئے، پتھر کے سرکنے کے بارے بتایا۔ آپ نے دعا فرمائی اور پتھر کو ہاتھ کا اشارہ کرکے کہا رک جا چھٹا کی اور وہ پتھر وہیں رُک گیا۔ اب ہر سال آپ کے عرس کے موقع پر اس پتھر پر سفید رنگ کردیا جاتا ہے۔
دوسری کرامت آپ کی شہادت کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہے، آپ کے جنازہ کے بعد تدفین کے لئے موضع ٹھل اور گھوڑا والوں میں سے ہر ایک کی خواہش تھی کہ آپ کی تدفین ان کے گاؤں میں کی جائے لہٰذا یہ طے پایا کہ دونوں فریقین میں سے جو بھی جنازا اُٹھالے گا اسی کے گاؤں میں تدفین ہوگی۔ پہلا موقع موضع گھوڑا والوں کو دیا گیا لیکن انہیں ناکامی ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک ٹھل شریف میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کا عقد موضع لاوہ کے خانوادہ حضرت سخی سید شاہ شہاب الدین بن سید احمد شاہ بلاولؒ کی اولاد میں ہوا۔ آپ کے تین فرزند (سید ابراہیم شاہ، سید مرتضی شاہ اور سید مصطفی شاہ) ہوئے۔
اول: سید ابراہیم شاہ بن سخی شاہ شہابل شہید کا تولد و مدفن سدوال ہے۔ آپ کا عقد سدوال میں آباد چودھریال خاندان میں ہو، آپ کے چار پسران میں سے اولاد سید نور شاہ سے چلی باقی اولادیں کمسنی میں ہی وفات پا گئیں۔ سید نور شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سخی شاہ شہابل شہید کا عقد سدوال میں مقیم اعوان خاندان (جو کہ قاضی کہلاتے ہیں) میں ہوا۔ آپ کے پسران میں سے سلسلہ نسب صرف ایک ہی فرزند سے چلا جبکہ باقی اولادیں سن بلوغت سے پہلے ہی اس دنیا فانی سے رخصت ہوگئیں۔ حضرت سخی سید چن پیر شاہ بن سید نور شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ صاحب کشف وکرامت بزرک تھے، آپ کا وسیع حلقہ مریدین تھا۔ آپ سے کئی کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ کو بہت سے اولیاء اللہ سے روحانی نسبت تھی جبکہ آپ حضرت سخی شاہ شہابل شہید ؒ آستانہ عالیہ ٹھل شریف کے روحانی و باطنی فیض کے وارث اور قاسم تھے۔ حضرت سید چن پیر شاہؒ کے دو عقد ہوئے۔ عقد اول دختر سید مقصود شاہ ہمدانی بن سید مصطفی شاہ بن سخی شاہ

شہابل شہیدؒ، مقیم موضع خوشحال گڑھ۔ ضلع اٹک موجودہ ضلع چکوال میں ہوا۔ آپ کی زوجہ محترمہ بہت نیک سیرت اور درویش صفت سیدہ تھیں، ان کے بطن سے پانچ دختران اور تین پسران تولد ہوئے۔

سید مرتضیٰ شاہ بن سید چن پیر شاہ

سید مرتضیٰ شاہ کے ایک دختر اور چار پسران۔

سید مشتاق شاہ بن مرتضیٰ شاہ بن سید چن پیر شاہ کے دو پسران سید علی المرتضیٰ شاہ اور سید زین العابدین ہیں۔

سید ضیاء الحسن شاہ بن سید مرتضیٰ شاہ بن سید چن پیر شاہ کی ایک دختر اور ایک فرزند سید ارتضی الحسن شاہ ہیں۔

سید شہابل شاہ بن سید مرتضیٰ شاہ بن سید چن پیر شاہ۔

سید نور شاہ بن سید مرتضیٰ شاہ بن سید چن پیر شاہ۔ آپ کی ایک دختر ہے۔

سید ابرار حسین شاہ بن سید چن پیر شاہؒ بن سید نور شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سخی شاہ شہابل شہید۔

آپ کی دو دختران اور تین (سید اسرار شاہ، سید نوید الحسن شاہ اور سید زوہیب الحسن شاہ) پسران ہیں۔

سید امداد شاہ بن سید چن پیر شاہ۔ کمسنی میں وفات پا گئے۔

عقد دوئم: حضرت سید چن پیر شاہ بن نور شاہ کا عقد دوئم دختر سید ولائیت شاہ بن سید مصطفیٰ شاہ بن سخی سید شاہ شہابل شہید مقیم خوشحالگڑھ سے ہوا۔ یہ زوجہ محترمہ بہت پر خلوص اور صوم وصلوۃ کی پابند تھیں۔ آپ کے بطن سے چار دختران اور تین پسران۔ سید ذوالفقار حیدر شاہ، سید افتخار شاہ اور سید زبیر شاہ تولد ہوئے۔ سید ذوالفقار حیدر شاہ بن سید چن پیر شاہ رح بن سید نور شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ کی دو دختران اور ایک فرزند سید چن زبیر شاہ ہے جبکہ سید افتخار اور سید زبیر شاہ بچپن ہیں وفات پا گئے۔

دوئم: سید مرتضی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ: آپ اپنے والد کی شہادت کے بعد حصول علم کے لئے ایک قریش خاندن کے علم بزرگ کی دعوت پر رپوال نامی گاؤں میں تشریف لے گئے جبکہ کچھ عرصہ بعد والدہ کی رحلت کے بعد اپنے چھوٹے بھائی سید مصطفیٰ شاہ کو بھی اپنے ساتھ رپوال لے آئے۔ یہیں پر تعلیم مکمل ہونے کے بعد آپ کے استاد محترم نے اپنی بیٹی سے آپ کا عقد کر دیا۔ آپ کی اولاد دو بیٹوں سے بڑھی۔ سید حبیب شاہ بن سید مرتضی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ کی تین دختران تھیں اور امیر شاہ بن مرتضی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ کے دو پسران تھے۔ امیر بادشاہ لاولد تھے۔ جبکہ امیر محمد شاہ بن مرتضیٰ شاہ کی ایک دختر اور ایک بیٹا ابراہیم شاہ لاولد تھے۔ آپ اور آپ کے بیٹوں کا مدفن رپوال ہے۔

سوئم: سید مصطفی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ: آپ کا تولد سدوال اور مدفن خوشحال گڑھ ہے، آپ کی ولادت 1847ء اور وفات 1896ء تھی۔ آپ عالم فاضل اور صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ والد کی شہادت کے وقت آپ کی عمر دو یا تین سال تھی۔ چند سال بعد والدہ بھی رحلت فرما گئیں تو آپ کے بڑے بھائی سید مرتضی شاہ آپ کو حصول تعلیم کے لئے رپوال لے گئے جبکہ چند ہی سال کے بعد آپ کے استاد کے ایک عزیز جن کا تعلق قریش خاندان سے تھا اور وہ حافظ قرآن اور عالم فاضل تھے، انہوں نے جب سید بھائیوں کو دیکھا تو معلم مدرسہ سے درخواست کی دونو جوانوں میں سے میں ایک نوجوان کو میں اپنے ساتھ لے کے جانا چاہتا ہوں۔ دونوں بھائیوں کی باہمی رضامندی سے سید مصطفیٰ شاہ کو آپ ساتھ موضع تراپ ضلع اٹک لے گئے۔

انہوں نے تعلیم مکمل ہونے کے بعد اپنی بیٹی کا عقد آپ سے کر دیا اور آپ کو قریب ہی واقع موضع خوشحالگڑھ میں ایک مسجد کی امامت اور درس و تدریس کے لئے بھیج دیا لیکن کچھ ہی عرصہ میں پہلی بیٹی کی وفات کے بعد استاد محترم نے اپنی دوسری بیٹی سید کی زوجیت میں دے دی۔ سید مصطفیٰ شاہ کی دوسری زوجہ کے بطن سے ایک دختر اور چار پسران تولد ہوئے۔

اول: سید پیر ہدایت شاہ بن سید مصطفیٰ شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ: آپ کی ولادت اور مدفن خوشحالگڑھ تھا۔ آپ دیندار اور صاحب کشف بزرگ تھے۔ وسیع حلقہ مریدین تھا۔ آپ نے شادی نہیں کی۔

دوئم: سید مقصود شاہ بن سید مصطفیٰؒ شاہ بن سخی شاہ شہابل شہید: آپ کی تولد اور مدفن خوشحالگڑھ تھا۔

آپ کا عقد دختر حبیب شاہ بن مرتضی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہید رح سے ہوا اور دو دختران اور دو پسران تھے۔ سید غلام ربانی شاہ بن مقصود شاہ بن مصطفیٰ شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ کی تین دختران اور تین پسران تھے۔ سید صابر حسین شاہ بن غلام ربانی شاہ بن مقصود شاہ بن مصطفی شاہ کی سات دختران اور دو بیٹے ہیں۔ سید ذاکر شاہ بن صابر شاہ بن غلام ربانی شاہ بن مقصود شاہ۔ سید سجاد شاہ بن سید صابر حسین شاہ بن غلام ربانی شاہ بن مقصود شاہ۔

سید لطیف شاہ المعروف پیرزادہ بن غلام ربانی شاہ بن مقصود شاہ کی 4 دختران اور ایک بیٹا سید مہر شاہ ہے۔

سید صفدر حسین شاہ بن غلام ربانی شاہ بن مقصود شاہ بن مصطفی شاہ کی دو دختران اور دو پسران ہیں۔

سید نگاہ علی شاہ بن سید مقصود شاہ بن مصطفی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ: آپ کا تولد خوشحالگڑھ اور مدفن تلہ گنگ ہے۔ آپ کا عقد قریش خاندان میں ہوا جبکہ آپ کی ایک ہی دختر جو کی سید صفدر شاہ بن غلام ربانی شاہ کی زوجیت میں ہیں۔

سوئم: سید محبوب شاہ بن سید مصطفیٰ شاہ بن سخی شہابل شاہ شہیدؒ: آپ کا تولد و مدفن خوشحالگڑھ ہے۔ آپ لاولد تھے۔

چہارم: سید ولائیت شاہ بن مصطفیٰ شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ: آپ کا تولد خوشحالگڑھ اور مدفن تراپ ہے۔ آپ کا عقد پنڈی گھیب کے ایک گیلانی خانواہ میں ہوا۔ تین دختران اور چار پسران ہیں۔ سید فرمان شاہ بن سید ولائیت شاہ بن سید مصطفی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ کا عقد موضع تراپ کے ایک قریشی خانواہ میں ہوا۔ آپ خوشحالگڑھ میں پیدا ہوئے۔ (حال مقیم ملکوال۔ تلہ گنگ) آپ کی چار دختران اور دو پسران ہیں۔ بشیر شاہ بن فرمان شاہ بن سید ولائیت شاہ: آپ کی ایک دختر اور چھ پسران ہیں۔ (ولائیت حسین۔۔ طلعت حسین۔ مدثر شاہ۔ مبشر شاہ۔ ارسلان شاہ اور سید اسفند شاہ)

مصطفیٰ شاہ بن فرمان شاہ بن ولائیت شاہ: آپ کا عقد دختر سید غلام ربانی شاہ بن مقصود شاہ سے ہوا۔ آپ کی دو دختران اور چار پسران ہیں۔ سید عمران۔ سید کامران ۔ سید نعمان اور سید حسین شاہ۔

دوئم۔ سید نثار حسین شاہ بن سید ولائیت شاہ بن سید مصطفی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہید رح۔۔ آپ کا تولد خوشحالگڑھ اور مدفن تلہ گنگ ہے۔ تین دختران اور چھ پسران ہیں۔ (سید وقار حسین شاہ۔ سید فدا حسین شاہ، سید انوار حسین شاہ، سید سجاد حسین شاہ، سید عابد حسین شاہ، سید زاہد حسین شاہ)

سوئم۔ سید محبوب شاہ بن سید ولائیت شاہ بن سید مصطفی شاہ بن سخی سید شاہ شہابل شہید: آپ کا تولد خوشحالگڑھ اور حال مقیم فیصل آباد۔ آپ کا عقد دختر حضرت سید چن پیر شاہؒ بن سید نور شاہ بن سید ابراہیم شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ سے ہوا۔ آپ کی دو دختران جن کا

عقدسدوال اپنے ماموں سید مرتضی شاہ بن سید چن پیر شاہ کے بیٹوں سے ہوا جبکہ سات پسران ہیں۔

☆ **ابوعلی سید اشتیاق حسین شاہ:** آپ کا عقد فیصل آباد کے مضافاتی علاقہ 2 چک رام دیوالی کے گیلانی خانواہ میں سید پیر ظفر شاہ کی دختر سے ہوا۔ آپ کی تین دختران اور دو پسران علی ابرار سید اور اسد اشتیاق سید ہیں۔

☆ **سید محمود شاہ بن سید محبوب شاہ بن سید ولائیت شاہ:** آپ کا عقد اسلام آباد میں ایک گیلانی خانواہ میں سید طالب شاہ کی دختر سے ہوا۔ آپ کے دو پسران سید ایاز محمود اور سید فراز محمود ہیں۔

☆ **سید مقصود شاہ بن سید محبوب شاہ بن سید ولائیت شاہ:** آپ کا عقد عیسٰی خیل کے ایک گیلانی خانواہ میں سید امجد شاہ کی دختر سے ہوا۔ آپ کی دو دختران اور ایک بیٹا سید محمد بن مقصود ہے۔

☆ سید پیر اعجاز حسین شاہ الاعراجی الہمدانی بن محبوب شاہ بن سید ولائیت شاہ کا عقد فیصل آباد کے مضافات میں واقع موضع 2۔ چک رام دیوالی کے ایک گیلانی خانواہ میں سید پیر ظفر شاہ کی دختر سے ہوا۔ آپ کا ایک بیٹا سید اعتزاز الحسن ہے۔

☆ **سید فیاض شاہ بن سید محبوب شاہ بن سید ولائیت شاہ:** آپ کا عقد فیصل آباد کے ایک مقامی خاندان میں جناب آمین صاحب کی دختر سے ہوا۔ آپ کی تین دختران ہیں۔

☆ **سید اشفاق حسین شاہ بن سید محبوب شاہ بن سید ولائیت شاہ:** آپ کا عقد فیصل آباد میں مقیم ایک بخاری خانوادہ میں سید حیدر شاہ کی دختر سے ہوا۔ آپ کے دو پسران سید ابراہیم شاہ اور سید دانیال شاہ ہیں۔

☆ **سید فرحت شاہ بن سید محبوب شاہ بن سید ولائیت شاہ:** آپ کا عقد شیخوپورہ کے ایک مشہدی خاندان میں سید طالب مصطفی شاہ کی دختر سے ہوا۔ آپ کی ایک دختر اور ایک پسر سید عبداللہ شاہ ہے۔

چہارم: سید امداد شاہ بن سید ولائیت شاہ بن مصطفی شاہ بن سخی شاہ شہابل شہیدؒ: آپ کا عقد موضع تراپ کے ایک سید خانوادہ میں سید طاہر شاہ کی دختر سے ہوا۔ آپ کی پانچ دختران اور دو پسران سید امجد شاہ اور سید معین الحسن ہے۔

بحوالہ: روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب از سید قمر عباس اعرجی حسینی ہمدانی،،، سید اشتیاق شاہ ہمدانی

حافظ سید نور حسین شاہ ہمدانیؒ (مدفن چک نمبر 12 / 103 ایل کسووال تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال)

آپؒ دندہ شاہ بلاول میں سید شریف شاہ ہمدانیؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ بچپن دندہ شاہ بلاول میں گزارا۔ تحصیل علومِ اسلامیہ دینیہ و شرعیہ کے لیے آپؒ نے ہندوستان کے شہر بٹالہ اور امرتسر تک کا سفر کیا مزید تحصیل علم کے لیے آپؒ دیوبند جارہے تھے (دیوبند کی اسلامی یونیورسٹی اس وقت تمام علومِ شریعہ مکمل تعلیم کے لیے بہت مشہور تھی) کہ راستے میں آپؒ کی ملاقات اپنے ایک سابقہ شریک مدرسہ دوست سے ہوئی۔ جس کی زبانی آپؒ کو وہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے سید منظور حسین شاہ ہمدانیؒ المعروف (گینی پاک حویلی والے سرکار) کے بارے میں علم ہوا آپؒ نے دیوبند جانے کا ارادہ ترک کردیا، دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد سید منظور حسین شاہ ہمدانی گینی سرکارؒ نے اپنا مدرسہ بنا کر علومِ دینیہ و شرعیہ و علمِ تصوف و معرفت عرفانِ حق کی تعلیم دینا شروع کردیا تھا۔ سید نور حسین شاہؒ وہاں اس

مدرسہ میں داخل ہوئے اور وہاں سے آپ نے اسلامی عالم فاضل ومعرفتِ خداوندی کی تعلیم حاصل کی اور قبلہِ عالم سید منظور حسین شاہؒ کو اپنا استادِ محترم، مرشدِ کامل، ہادی برحق اور رہنما و رہبر کامل تسلیم کرلیا استاذِ محترم بھی آپؒ سے دلی محبت فرماتے تھے آپؒ بھی اپنے استادِ محترم سے دل وجان سے محبت وعقیدت رکھتے تھے آپؒ نے کافی عرصہ سید منظور حسین شاہ ہمدانیؒ کے حلقہِ ارادت میں گزارا۔ آپؒ کا وصالِ پرملال 1990ء میں ہوا اور آپؒ کا مقامِ آخر و مدفن چک نمبر 12/103۔ ایل کسووال ضلع ساہیوال میں ہے۔

کہتے ہیں عشق نام کے گزرے تھے اک بزرگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم لوگ بھی مرید اسی سلسلے کے ہیں۔

حضرت علامہ سید شاہ منظور ہمدانیؒ (میانوالہ پنڈی گھیپ، کراچی)

خوبصورت، باوقار، چمکتا دمکتا حسین چہرہ، گھنی و دراز سفید نورانی ریش مبارک، طویل القامت نرم وگداز ہاتھ، ہمہ وقت سفید لباس زیبِ تن، سر پر سفید رومال اور کاندھے پر سبز شال ڈالے، خود اعتمادی اور فیاضی کا پیکر، انسانوں کے ہجوم میں منفرد اور ممتاز نظر آنے والے گلِ رعنا شخصیت کے مالک، بانی انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ خود اپنی ذات میں انجمن تھے جنھیں خوشی اور غم کے موقع پر دیکھ کر دلی مسرت ہونا فطری امر تھا۔ وہ جو اپنے اور پرائے سب کے لیے غم گسار مہرباں اور ہمدرد تھے۔ جو ہزاروں انسانوں کے سائباں بھی تھے اور آشیاں بھی، جن کے ہاتھ میں اللہ سبحان وتعالیٰ نے ہزاروں بےنواؤں کی سرپرستی کا سائباں عطا کر رکھا تھا، جو سرد وگرم میں انگنت افراد کے لیے رحمت، شفقت اور امید کی روشن کرن تھے جنہیں دیکھ کر دکھ درد اور تکلیفوں کے مارے ہوئے اپنا درد بھول جایا کرتے تھے۔ جو ایک سچے اور کامل مسلمان تھے۔ ان سے گفتگو اعتماد کا حوصلہ بخشتی، ان کی مجلس زندگی کے تجربات کا نچوڑ ہوا کرتی، جن کے الفاظ اور جملے باغ وبہار کا سماں پیدا کر دیتے، جن کی گفتگو سے یاس وقنوطیت کے مارے ہوئے دوبارہ جواں جذبہ لے کر کارگاہِ حیات میں اتر پڑتے۔ جو مستقل مزاج اور مردم شناس تو تھے ہی لیکن مردم ساز بھی تھے۔ جن کی پوری زندگی اللہ پر بھرپور توکل سے عبارت رہی۔ جنھیں دیکھ کر ہزاروں کو جینے کا حوصلہ پیدا ہوا۔ حق و باطل کی کش مکش میں جادہ حق پر خود بھی گامزن رہے اور دوسروں کو بھی استقامت کی تلقین کرتے رہے۔ پوری زندگی حلم کا پیکر اور پدری محبت کا مجسمہ بنے رہے۔ دوسرے پارسا لوگوں کی طرح ان کی پارسائی اپنی ذات تک محدود نہ تھی بلکہ سخاوت کی اس چادر میں انھوں نے ہزاروں کو چھپائے رکھا اور انھیں علم کا سدا بہار فیض حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن ہمت حوصلہ اور سہولت عطا کی جن کا فیض سینوں کے ذریعے بھی اور سفینوں کے ذریعے بھی تا قیامت جاری رہے گا۔ یہ وہ شخصیت ہیں جن کی زندگی کا بظاہر سورج افق کے اس پار اتر گیا ہے لیکن ان کے فیض کا سورج قیامت تک چمکتا دمکتا رہے گا یہ محسن و مربی شخصیت، فخرِ سادات وشمس خانوادہ شاہ ہمداں، ابوالحسن سید شاہ منظور ہمدانی کی ہے جن کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے لفظوں کا سہارا کم اور جذبات کا سہارا آنکھوں سے اشکوں کے سیلِ رواں کی صورت میں ڈھل کر چھلک پڑتا ہے۔

کسی بڑے منصوبے کی ابتدا اور تکمیل کے لیے جس قدر بردباری اور شائستگی کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس کا عملی نمونہ اور مجسم صورت سید ابوالحسن شاہ منظور حسین کی ذات تھی۔ آپ عمر بھر جذباتی باتوں اور دعوؤں سے کوسوں دور رہے جس کی وجہ سے آپ پوری زندگی کام، کام اور کام کرتے رہے، نام کی کبھی کوئی پرواہ نہ کی۔ اسی لیے آج آپ کا نام بغیر آپ کی چاہت کے ہر سُو، سنا لکھا پڑھا اور

دیکھا جا سکتا ہے۔

آپ کی شخصیت کی عظمت کا دوسرا بڑا پہلو اداروں کا قیام ہے۔ آپ نے کثرت کے ساتھ تعلیم و تربیت کے ممتاز ادارے قائم فرمائے۔ ادارے قائم کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہوا کرتا۔ اداروں کا قیام بڑا کام ہے۔

ابوالحسن سید شاہ منظور ہمدانی ؒ پوری زندگی ان اسلامی قلعوں کی نہ صرف تعمیر و حفاظت فرماتے رہے بلکہ ان کی تعداد کو بھی ملک کے طول و عرض میں مستقل بڑھاتے رہے، اس کے ساتھ ساتھ پوری زندگی ان اداروں کے لیے رسد و کمک کی فراہمی کے لیے اقطاع عالم میں محوسفر رہے۔ نہ دن دیکھا نہ رات، نہ سردی کی پرواہ نہ گرمی کا خیال رکھا، نہ صحت کی طرف توجہ دی اور نہ بیماری کو عذر بنایا۔ آپ کا ایک سفر ختم ہوتا اور دوسرا شروع ہو جاتا اس سے واپسی ہوتی تو مزید کئی دوسری منزلیں آپ کی منتظر ہوتیں۔

آپ نے شروع میں چھوٹا اور بعد میں ایک بڑا انتظام قمر الاسلام اسپتال کی صورت میں فرمایا جہاں طلبا بغیر کسی فیس و معاوضے کے ہر قسم کی طبی ضروریات اور سہولیات سے مستفید ہوتے ہیں ۔ آپ نے تعلیم و تربیت کے میدان میں لڑکوں کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی تربیت کے لیے بھی ضیاء القرآن سلیمانیہ (للبنات) کے نام سے معیاری دینی و عصری علوم کی درسگاہ قائم فرمائی جس میں خواتین کی ایک پوری نسل کو دینی تعلیمات پر عمل کے رنگ میں رنگ دیا گیا۔ یہ وہ خواتین ہیں جن کی گود میں آئندہ کی مسلمان نسل تعلیم و تربیت پائے گی یعنی مستقبل کی پوری نسل کو آپ نے اسلام کی تعلیمات کا فکری نظریاتی شعوری، عملی اور علمی پاسباں مہیا فرما دیے۔ قرآن کریم کا پڑھنا سیکھنا سکھانا ویسے بھی عمل خیر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: **خیرکم من تعلم القرآن و علمه**، (ترجمہ) تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ قبلہ بڑے شاہ صاحب نے خواتین عالمات و فاضلات کی پوری ایک نسل تیار کرنے کے لیے جس ادارے کا سنگِ بنیاد رکھا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس عظیم مقصد میں آپ کو بھرپور طریقے سے کامیاب فرمایا۔ قبلہ بڑے شاہ صاحب نے اگرچہ کہ بڑی بڑی دینی عمارتیں تیار کیں لیکن جن بڑے انسانوں کو تیار کیا ان کا بھی شمار نہیں۔

آپ کے قائم کیے ہوئے ادارے آج بھی تر و توانا مضبوط اور محفوظ ہیں جس مقصد کے لیے ان کا قیام عمل میں لایا گیا تھا ہر ادارہ اپنے اس مقصد کے حصول کی راہ پر گامزن ہے خواہ وہ دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ ہو جس کی سیادت، قیادت و نظامت، قبلہ بڑے شاہ صاحب کے نہایت عزیز داماد، ملک کے نامور اور ممتاز عالم دین، حضرت علامہ پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی صاحب فرما رہے ہیں جبکہ مدرسۃ اللبنات کی سرپرستی آپ کی لائق و فائق اور عالمہ صاحبزادی فرما رہی ہیں جو بھیرہ شریف کی فاضلہ ہیں۔ جبکہ آپ کے مجوزہ مستقبل کی عظیم الشان جامعہ، جامعہ سلیمانیہ کا انتظام و انصرام آپ کے نہایت قابل اور اہل صاحبزادے، مفتی سید شاہ رفیع الدین ہمدانی صاحب فرما رہے ہیں جو جدید و قدیم علوم کے حامل اور عصرِ حاضر کی عظیم دینی درس گاہ الجامعۃ العلیمیہ الاسلامیہ (المرکز الاسلامی) کے سند یافتہ مفتی و فاضل ہیں۔ اس کے علاوہ قبلہ بڑے شاہ صاحب ؒ کی جملہ اولاد اپنے اپنے شعبہ ہائے عمل میں نہایت مستعدی کے ساتھ متحرک اور مصروفِ عمل ہے۔

حضرت سید زمان شاہ ہمدانیؒ (غریبوال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم)

سید اورنگزیب شاہ کے دو بیٹے (سید زمان شاہ ہمدانیؒ اور سید فرمان شاہ ہمدانی) تھے۔سید زمان شاہ ہمدانیؒ یہ وہ شخصیت تھے جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔آپؒ ایک نوجوان تھے اور ضلع جہلم تحصیل پنڈ دادنخان گاؤں غریبوال کے باسی تھے۔غریب وال گاؤں اور گردونواح کے علاقوں میں اک بیماری طاعون آ گئی تھی جس کی اتنی شدت تھی کہ ایک جنازہ پڑھایا جاتا تھا کہ دو اور جنازے تیار ہو جاتے تھے۔اس بیماری کا کوئی حل نہ تھا یہ کیونکہ پرانے زمانے کا واقعہ ہے تو انگریزی علاج بھی ناممکن تھا بلکہ یوں کہنا بہتر ہوگا کہ اس وقت قریب قریب کوئی علاج وغیرہ کا بھی خاص نظام نہ تھا۔گاؤں کے تمام باسی اس بیماری سے بہت پریشان تھے کیونکہ مسلسل لوگ مرتے جا رہے تھے۔

اسی دوران آپؒ نے چلہ کاٹا۔آپؒ نے سب کو اطلاع کر دی کہ کل ظہر کا وقت ہوگا، بارش ہوگی اور دھوپ بھی ہوگی، اس وقت میرا انتقال ہو جائے گا اور طاعون کی بیماری سے کوئی موت نہ ہوگی۔آپؒ کے کہے گئے جو الفاظ تھے بالکل ویسا ہی ہوا ظہر کا وقت تھا، بارش بھی تھی اور دھوپ بھی اور آپؒ کا انتقال ہو گیا۔اور پھر واقعی طاعون کی وجہ سے کسی کی موت نہ ہوئی۔آپؒ کی درگاہ ضلع جہلم تحصیل پنڈ دادنخان گاؤں غریبوال میں ہے۔

حضرت سید نور حسین شاہ المعروف بھولے پیر (ہارون آباد ضلع بہاولنگر)

سید نور حسین شاہ دندہ شاہ بلاول سے 1929ء میں تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر ڈویژن بہاولپور کے گاؤں چک نمبر۔ 45 تھری آر میں منتقل ہو گئے جہاں پر انھوں نے اپنی زرعی زمین خریدی۔آپؒ اعلیٰ پائے کے ولی اللہ تھے، جن کو اس علاقے کے لوگ بھولے پیر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

جنات آپؒ کے مریدین میں سے ہیں اور رات کو آپؒ کے بالوں سے کھیلا کرتے تھے۔آپؒ کے بالوں کی چوٹیاں (منڈھیاں) بنا جاتے تھے۔آپؒ کے جسم سے قدرتی طور پر خوشبو آتی تھی۔اور باہر کھیتوں میں جب کاشتکاری کے کاموں کے سلسلے میں رات کو جاتے تھے تو ان کے ساتھ ایک لالٹین چلتی تھی۔یہ لالٹین آج بھی ہر جمعرات کی رات کو آپؒ کے دربار پر حاضری دیتی ہے۔آپؒ کا دربار چک نمبر 45 تھری آر ہارون آباد میں موجود ہے۔جہاں سے فیض کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔اور لوگ اپنی منتیں مرادیں مانگنے آتے ہے۔آپؒ کے دو بیٹے سید عبدالستار شاہ اور سید امام حسین شاہ تھے۔یہ دونوں فوج میں ملازم تھے۔ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد بمعہ اہل وعیال دندہ شاہ بلاول سے چک نمبر 45 تھری آر ہارون آباد منتقل ہو گئے۔

سید عبدالستار شاہ کے دو بیٹے سید مختیار حسین شاہ (مرحوم) اور سید ابرار حسین شاہ ہیں۔سید مختیار حسین شاہ (مرحوم) تدریس کے شعبے سے منسلک تھے اور سید ابرار حسین شاہ پی او ایف سے ریٹائرڈ ہیں۔سید مختیار حسین شاہ (مرحوم) کے چار بیٹے سید ناصر حسین شاہ، سید مدثر حسین شاہ، سید اسرار حسین شاہ اور سید وقار حسین شاہ ہیں۔سید اسرار حسین شاہ ڈی وی ایم ڈاکٹر ہیں۔اور لاہور میں اپنی پی ایچ ڈی

مکمل کر رہے ہیں۔باقی تینوں بھائی زراعت کے شعبے سے منسلک ہیں۔اور گاؤں میں اپنا ڈیری فارم بنایا ہوا ہے۔

سید ابرار حسین شاہ واہ کینٹ میں مقیم ہیں۔ان کے دو بیٹے سید مقدس حسین شاہ اور سید مستنصر حسین شاہ ہیں۔سید مقدس حسین شاہ چک نمبر 45 تھری آر میں مقیم ہیں۔ایم فل کیمسٹری ہیں،تدریس کے شعبے سے منسلک ہیں۔اور سید مستنصر حسین شاہ واہ کینٹ میں ایم بی بی کے طالب علم ہیں۔سید نور حسین شاہ کے دوسرے بیٹے سید امام حسین شاہ کے صرف ایک بیٹے سید عارف حسین شاہ المعروف پیر عارف شاہ تھے۔سید عارف حسین شاہ کے دو بیٹے سید ضیغم عباس اور سید منظر عباس شاہ ہیں۔سید ضیغم عباس بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں اسلام آباد میں مقیم ہیں۔پیشے کے لحاظ سے ڈیجیٹل میڈیا سے وابستہ ہیں۔ان کے تین بیٹے سید محمد حمین،سید باقر عباس اور سید ظواہر عباس ہمدانی ہیں۔جو سکول میں زیر تعلیم ہیں۔سید منظر عباس شاہ ٹرپل ایم اے ہیں،چک نمبر 45 تھری آر میں رہائش پذیر ہیں اور شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں۔

احوال سید عارف حسین شاہ: آپ 1953ء میں سید امام حسین شاہ کے گھر چک نمبر 45 تھری آر ہارون آباد ضلع بہاولنگر میں متولد ہوئے۔علاقے کی مشہور و معرف سیاسی وسماجی شخصیت تھے۔ہمیشہ حق پر ڈٹے رہے اور حق کی حمایت کی۔جن کے در پر دشمن بھی آیا تو عزت وتکریم کا حق دار ٹھہرا۔غیرت کا یہ عالم تھا کہ علاقے کے وہ لوگ جو سیاسی طور پر مخالف تھے بلا خوف وخطر شاہ صاحب کے گھر اپنی بیٹیوں کو پڑھنے کے لیے بھیجتے تھے کہ اس گھر میں ان کی عزتیں محفوظ ہیں۔۔۔۔بحوالہ وتحریر: پیر سید ضیغم عباس ہمدانی

حضرت سید محمد شاہ جی ہمدانی (جھال چکیاں ضلع سرگودھا) خانوادہ سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ

سید محمد شاہ جی ہمدانیؒ سید عبداللہ شاہ کے گھر دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔آپ نے لڑکپن میں ہی تعلیم چھوڑ دی تھی۔شروع سے ہی محنت پسند تھے۔جیسے جیسے عالم شباب میں آتے گئے محنت کا جذبہ بڑھتا رہا۔اپنے آبائی گاؤں سے نکل کر قائدآباد سید شاہ زمان ہمدانی کے ساتھ منسلک ہوئے۔سید شاہ زمان ہمدانی آپ کے سسر تھے۔آپ نے سید شاہ زمان ہمدانی کے ساتھ مل کر جھال چکیاں میں ایک چھپڑی والا ہوٹل بنایا۔اسی دوران آپ کا فرزند اول سید یونس شاہ جی کی پیدائش ہوئی اور نے جھال چکیاں کے پاس حیدرآباد ٹاؤن کو اپنا مسکن بنایا۔اس وقت ہوٹل میں مٹن بنتا تھا اور دو دن کے ناغہ میں دال بنا کرتی تھی۔اور اس دال کا ایک منفرد مقام تھا۔اس کا پہلا کاریگر محمد بخش آف ڈیرہ اسماعیل خان تھا۔آپ نے بڑی دلجمعی کے ساتھ ہوٹل کو چلایا۔بلکہ اسے لنگر بنایا۔بڑے اولیا اللہ اس لنگر پر دعائیں دیتے گئے مدارس کے طلبا،غریب ونادار لوگ اس لنگر پر بلا معاضہ کھانا کھاتے۔اس لنگر پر جہاں سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ کی آل کی محنت لگن تھی،وہیں حضرت سید قمر الدین سیالویؒ کی دعائیں اور دست شفقت بھی اس لنگر کی ترقی میں شامل تھی۔حضرت شاہ جیؒ روحانی طور پہ آستانہ عالیہ سیال شریف سے منسلک تھے۔خواجہ قمر الدین سیالویؒ اکثر اس لنگر سے کھانا کھاتے اور اسکی برکت کے لیے دعا کرتے۔اور انہی دعاؤں کے نتیجے میں ملک بھر میں اس لنگر کی کئی برانچیں موجود ہیں۔سید محمد شاہ جیؒ محنت پرست،دیندار،اولیاء وفقراءء،علماء سے محبت کرنے والی شخصیت تھے۔کئی غربا ومساکین کی کفالت کیا کرتے۔آپ زندگی کے آخری ایام میں علیل رہے اور 6 ربیع اول 2000ء میں صبح کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کا سلسلہ نسل چار فرزندوں (سید یونس شاہ ہمدانی،سید کبیر احمد،سید

عابد حسین ہمدانی وسید علی حسن ہمدانی) سے چلا۔

حضرت سید ولایت شاہ ہمدانی (مدفن: دندہ شاہ بلاول تحصیل لاوہ (تلہ گنگ) ضلع چکوال)

آپؒ دندہ شاہ بلاول میں سید شریف شاہ ہمدانیؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ساری زندگی دندہ شاہ بلاول میں گزاری۔ زراعت وکھیتی باڑی آپ کا ذریعہ معاش رہا۔ آپؒ ایک ایماندار، دیانت دار اور خوش اخلاق انسان تھے اور ساری زندگی آپؒ نے کسی کی بھی دل آزاری نہیں کی۔ آپؒ نے اپنے ذاتی خاندان کے علاوہ اپنے چند دوسرے قریبی رشتہ داروں کی بھی کفالت کی اور ساری زندگی ان پر اپنا سایہءشفقت کیے رکھا۔ آپؒ ایک نہایت نڈر، جری اور جفاکش انسان تھے۔ پہاڑی علاقہ کی کھیتی باڑی جو کہ ایک نہایت مشکل کام ہے لیکن آپؒ نے نہایت ہمت، حوصلہ اور جاں فشانی سے تادم آخر اس کو جاری رکھا۔ آپؒ بااصول اور پابندِ صوم وصلوۃ انسان تھے اور ساری زندگی جھوٹ سے کنارہ کش رہے اور اپنی اولاد کو بھی یہی نَصیحت فرمائی کہ جیسے بھی حالات ہوں ہمیشہ سچ بولیں اور حق کا ساتھ دیں۔ آپؒ کے روزمرہ کے معاملات کچھ اس طرح سے تھے کہ دن میں آپؒ اپنی کھیتی باڑی کے کام کرتے اور رات کو پیر سید عنایت شاہ ہمدانیؒ کی مجلس میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپؒ پیر سید عنایت شاہ ہمدانیؒ کے ماموں جان تھے اور ساری زندگی آپؒ پیر سید عنایت شاہ ہمدانیؒ کے دستِ راست بن کر رہے آپؒ کا روحانی سلسلہ بھی پیر سید شہنشاہ بادشاہ سرکار شہابل شاہ ہمدانیؒ (آف لاوہ شریف) اور پیر سید منظور حسین شاہ ہمدانی المعروف (گینی پاک سرکار) چک 67 سرگودھا سے تھا۔ آپؒ کا وصالِ پر ملال 1977ء میں ہوا۔ آپؒ قبرستان حافظ سید محمود شہیدؒ میں دفن ہیں۔

حضرت سید سلطان علی شاہ ہمدانی بن سید کرم علی شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ ادووال جہلم)

سید سلطان علی شاہ ہمدانیؒ بن سید کرم علی شاہ ہمدانیؒ کی ولادت موضع ڈھوک ٹاہلیاں ضلع چکوال میں ہوئی۔ ابتدائی عصری و دینی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ یہ خانوادہ صاحب جلالت وحشمت تھا۔ آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے علم وحکمت ومرتب اور جائیداد سے نوازہ تھا۔ آپ رب العالمین کی نعمتوں کی شکر گزاری کرتے اور عبادت گزاری کرتے۔ آپ مخلوق خدا کی خدمت اور محبت و خیر سگالی کے جذبے سے سرشار تھے۔ آپ حلیم طبع، ملنسار، مہمان نواز اور غریب نواز تھے۔ آپ سلسلہ قادریہ سے منسلک تھے اور پیر سید حاجی گلزار حسین شاہ گیلانی بہگام شریف (حال مقیم چک رائب/ملکوال) سے بیعت تھے۔

آپ محب اہلبیت اور ثناءخوانِ سرورکونین نبی آخرِ زمان حضرت محمد ﷺ تھے۔ آپ خوش الحانی سے نعت رسول مقبول، قصائد، منقبت اور سیف الملوک پڑھتے تو لوگ آپ کے گرویدہ ہوجاتے۔

آپ کے دو عقد تھے۔ اول عقد دختر نیک اختر سید نور شاہ سے ہوا اور اس زوجیت سے اللہ پاک نے ایک فرزند جلیل القدر و منزلت فخر ونقیب سادات ہمدانیہ سید غلام علی اصغر شاہ ہمدانی اور ایک دختر سے نوازا۔ عقد دوئم میں ایک فرزند سید ارشد اقبال جو کہ کمسنی میں وفات پاگئے جبکہ ایک دختر تھی۔

آپ کا وسیع حلقہ مریدین وارادت تھا۔آپ کے ایک عقیدت مند سخی محمد نمبردار آدووال تھے۔سخی محمد کے پرزور اصرار اور عقیدت مندی کی وجہ سے آپ اپنے آبائی علاقہ ڈھوک ٹاہلیاں سے ہجرت کر کے آدووال میں آ کر مستقبل اقامت پذیر ہوئے۔آپ کی رحلت نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد آدووال کی مرکزی مسجد الحسین میں ہوئی۔

آپ کا مدفن آدووال میں سید محمد شاہ بوہڑی والی سرکار کے پہلو میں ہے۔آپ کا عرس مبارک جناب سید غلام علی اصغر شاہ ہمدانی کی زیر سرپرستی ہر سال مارچ کی 27 تاریخ کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔عرس مبارک میں ہزاروں مریدین و عقیدت مندوں کی شرکت ہوتی ہے۔رسم چادر پوشی کے ساتھ ساتھ نعت خوانی اور محفل سماع کا انعقاد بہت عقیدت و احترام سے کیا جاتا ہے۔

حضرت پیر سید چن پیر شاہؒ (آستانہ عالیہ سدوال شریف تحصیل وضلع چکوال)

آپ کا شجرہ سید چن پیر شاہ بن سید نور شاہ بن سید ابراھیم بن سید شہابل شاہ آف ٹھل شریف سید غوث شاہ بن سید عالم شاہ بن سید بڈھا شاہ بن سید زمان شاہ بن سید فضل الرحمٰن بن سید شاہ داتا آف پنڈ دادان خان سے ہوتا ہوا سید ابراہیم شاہ آف کڑ ڑ شریف سے جا کے ملتا ہے۔

آپ بچپن میں یتیم ہو گئے تھے۔آپ بارہ بہن بھائی تھے،آپ سب سے چھوٹے تھے، باقی بہن بھائی کچھ بچپن میں اور کچھ جوانی میں فوت ہو گئے تھے۔آپ نے اپنا بچپن سدوال میں گزارا۔آپ نے دنیاوی تعلیم مقامی اسکول سے حاصل کی اور ششم جماعت میں چکوال میں داخلہ لیا مگر یتیمی کے باعث سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔آپ نے دینی تعلیم استاد علما حضرت غلام محمد سے حاصل کی، بعد میں آپ ریلوے پولیس کوئٹہ میں بھرتی ہو گئے۔آپ نے فقط چھ ماہ کی ٹریننگ حاصل کی تھی۔آپ کا انگریز افسر چیکنگ کے لیے آیا۔پریڈ سلامی کے دوران اس کی نظر آپ پہ پڑی۔وہ فوراً سٹیج سے اٹھ کر آپ کے پاس آیا۔آپ کے جاہ وجلال اور آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر فوراً پریڈ کمانڈر سے کہا کے چن پیر شاہ کو حوالدار لگا دو، دوران ملازمت آپ کے چرچے ہر زبان پہ رہے۔لوگ آپ سے بے حد متاثر تھے۔آپ کو عشق رسول ﷺ بہت زیادہ تھا۔آپ عشق رسول ﷺ میں ہر وقت ڈوبے ہوتے ہر وقت آپ ﷺ پر درود شریف پڑھتے۔آپ نے حکومت پاکستان کو حج کی درخواست دی جو کہ نامنظور ہوئی۔آپ کے اندر عشق رسول ﷺ کی شمع جل رہی تھی، آپ سے دوری کہاں برداشت ہوتی تھی، آپ نے پیدل حج کا پروگرام بنالیا اور اپنے محکمہ کو ایک سال کی چھٹی کی درخواست دے دی جو کہ جلد ہی منظور کر لی گئی اور آپ اپنے گھر والوں کو اللہ کے حوالے کر کے براستہ ایران، عراق، شام میں تمام زیارات کا شرف حاصل کرتے ہوئے کویت سے سعودی عرب مکہ مدینہ پہنچ گئے اور روضہ رسول ﷺ کا دیدار کیا۔بعد میں حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے اللہ کے گھر تشریف لے گئے۔حج میں آپ کو معلم حیدر حیدری ملے جنہوں نے آپ کی راہنمائی کی۔حج ادا کرنے اور زیارت روضہ رسول ﷺ کے بعد واپسی پیدل ایران کے راستے پاکستان آ گئے۔آپ نے آتے ہی محکمہ پولیس کو خیر باد کہا اور اپنے باپ دادا کی گدی پر براجمان ہوئے۔آپ کے فیض سے لاکھوں لوگ فیض یاب ہوئے۔آپ کی کرامات بہت زیادہ ہیں۔آپ کے مریدین چکوال

اور ملک کے دوسرے حصوں میں آباد ہیں۔ آپ نے اپنے آستانہ پے ہر ماہ لنگر کا واسیع انتظام کیا جو کے آج تک جاری ہے اور انشااللہ تا قیامت جاری رہے گا۔

آپ نے دو شادیاں کیں۔ آپ کو اللہ نے چھ بیٹوں اور آٹھ بیٹیوں سے نوازا۔ جن میں سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں بچپن میں فوت ہو گئے۔ ایک بیٹا جو کہ آرمی میں حوالدار تھا، آپ کے سامنے پانچ بچے چھوڑ کر اس فانی دنیا سے رخصت ہوا۔ ایک بیٹا آپ کی اس دنیا سے پردہ پوشی کے بعد فوت ہوا۔ آپ کا ایک بیٹا اور 5 بیٹیاں زندہ ہیں۔ آپ 25 ستمبر 2006ء کو اس دینا سے پردہ کر گئے۔ آپ کو سدوال میں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

سید دستار علی شاہ المعروف سید نوازش علی شاہ صاحب (سادات ہمدانیہ ہرن پور جہلم)

آپ نے 22 اگست 1894ء کو جناب سید امیر عالم شاہ صاحب کے گھر آنکھ کھولی، آپ اپنے علاقہ ھرن پور (جہلم) کی ایک مشہور و معروف ہستی تھے، آپ نے دینی کسبِ فیض خیر اللہ پور سیالکوٹ کے مشہور و معروف قبلہ جماعت علی شاہ صاحب اور قبلہ حشمت علی شاہ خیر اللہ پوری صاحب سے حاصل کیا اور وھاں سے پھر اپنے علاقہ میں دینی تبلیغ و تدریس شروع کر دی، آپ اپنے علاقے میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے اور اھلِ علاقہ کے لئے آپ کی شخصیت ایک سند کی حیثیت رکھتی ھے۔ آپ نے 23 جنوری 1974ء کو دنیا سے پردہ فرمایا اور آپ کی قبر مبارک موضع ھرن پور میں (دربار باوا سید غلام شاہ بادشاہ ہمدانی) کے احاطہ میں ھے جہاں سادات کی ہی تمام قبریں موجود ھیں، آپ کے سات فرزندان اور دو دختران تھیں، آپ کے پانچ فرزند اور ایک دختر اوائل عمری میں ھی انتقال کر گئے تھے جبکہ ایک دختر نے 18 دسمبر 1988ء میں دنیا سے پردہ کیا، ان کی ایک ہی دختر ہیں۔ سید دستار علی شاہ صاحب کی نسل آپ کے دو فرزندگان جنابِ قبلہ مولانا سید محمد اکبر شاہ صاحب اور جنابِ قبلہ مولانا سید محمد صفدر شاہ صاحب سے پروان چڑھی۔

قبلہ مولانا سید محمد اکبر عابدی ہمدانی شاہ صاحب: آپ کی تاریخ ولادت 28 جنوری 1932ء ھے اور آپ اپنے والدِ بزرگوار جناب قبلہ سید دستار علی شاہ صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دینی تعلیم کے حصول کے لئے 1956ء میں استاذ العلماء قبلہ سید محمد یار شاہ صاحب کے پاس جلال پور ننگیانہ (جدید) ضلع سرگودھا میں اپنے چھوٹے بھائی جناب قبلہ مولانا سید محمد صفدر شاہ صاحب کے ہمراہ چلے گئے۔ وھاں آپ کے ھم مکتب معروف ذاکر جناب عاشق حسین قیامت اور مولانا ملک اعجاز حسین صاحب (خوشاب) تھے، وھاں سے کسبِ فیض حاصل کرنے کے بعد آپ واپس اپنے علاقہ میں تشریف لائے اور یہاں ھرن پور اور باغانوالہ میں بطور خطیب فرائض سرانجام دینے لگے، پھر کچھ عرصہ بعد آپ جھاٹلہ جسوال ضلع چکوال، جہاں آپ کی آبائی زمین تھی، وھاں منتقل ہو گئے، یہاں آپ نے اک لمبے عرصے تک دینی فرائض سرانجام دیے، پھر مختلف ادوار میں آپ نے ضلع چکوال کے شاہ پور سادات، منوال، تھرپال اور بھیال گاؤں میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیئے اور 26 دسمبر 2013ء تک موضع بھیال میں ہی آپ نے زندگی کے آخری ایام گزارے، آپ کا جسدِ خاکی اپنے والد بزرگوار کے پہلو (ھرن پور) میں مدفن ہے۔

حضرت پیر سید اورنگزیب شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ عابدیہ دندہ شاہ بلاول)

شمس الاولیاء حضرت سید اورنگزیب شاہ ہمدانیؒ کی ولادت 1888ء میں دندہ شاہ بلاول میں حضرت سید جلال شاہ ہمدانی کے گھر ہوئی۔ آپ کا شجرہ نسب نو واسطوں سے حضرت بلاول شاہ ہمدانیؒ سے جا ملتا ہے اور سلسلہ بیعت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے تھا۔ آپ کو اپنے شیخ سے بہت محبت و عقیدت تھی اور وہ بھی خاک نظر شفقت فرماتے تھے۔ سید اورنگزیب شاہ شریعت و طریقت میں عظیم صوفی بزرگ تھے۔ آپ کو قرآن حکیم سے گہرا لگاؤ تھا، سفر میں قرآن مجید کو پاس رکھتے تھے۔ آپ صاحب نظر اور روشن ضمیر تھے، شگفتہ مزاجی اور سادگی فطرت میں شامل تھی، دولت و ظاہری نمود و نمائش سے نفرت کی۔ عمر کے آخری حصے میں ہر لمحے اللہ کا شکر ادا کرتے رہے۔ ہارون آباد کے صوفی محمد سلطان جو کہ آپ کے خادم تھے انہوں نے بتایا کہ قبلہ شاہ صاحب بہت صابر شاکر تھے ساری زندگی اسی انداز میں سفر کیا۔ وصال سے قبل آپ کا قیام ہارون آباد میں تھا۔ آپ نے اپنے خادم صوفی محمد سلطان کو بلایا کہ میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے۔ آپ کے خادم نے ایک کار کا بندوبست کیا اور دندہ شاہ بلاول کی جانب عازم سفر ہوئے، راستے میں نصیحت بھری باتیں کرتے رہے، جب بستی قریب پہنچی تو روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی، جب گھر پہنچے تو وقت عصر تھا اور آپ کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار تھے۔ آپ کا تاریخ وصال 22 دسمبر 1981ء وقت عصر ہے۔ نماز مغرب کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ آپ کا مزار انور دندہ شاہ بلاول میں واقع ہے۔

حضرت پیر سید الطاف حسین شاہ ہمدانیؒ (میال شریف تحصیل چوآ سیدن شاہ ضلع چکوال)

آپ 1942ء میں میال شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن سے ہی نماز و روزہ کے پابند تھے۔ بچپن میں ہی آپ کے والد محترم سید باغ علی شاہ ہمدانی وفات پا گئے۔ آپ کی پرورش آپ کی ماں نے کی۔ آپ نے میٹرک چوآ سیدن شاہ سے حاصل کی۔ آپ نے سادات کریانہ سٹور پہ مزدوری کر کے اپنے بیوی بچوں کو پالا۔ آپ چوآ سیدن شاہ کی جامع مسجد میں جمعہ پڑھاتے تھے۔ آپ نے اپنی ساری عمر اپنی ماں کی خدمت میں گزار دی۔ آپ نے تقریباً 50 سال جامع مسجد ہمدانیہ میال شریف میں امامت اور خطابت فی سبیل اللہ کی۔ پھر آپ گھٹنوں کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے جس کی وجہ سے آپ امامت کے فرائض سرانجام نہ دے سکے۔ آپ نے اپنی امامت اور خطابت اپنے بیٹے سید قلب عبّاس ہمدانی کو دے دی جو الحمدللہ اب تک فی سبیل اللہ کر رہے ہیں۔ آپ میال شریف، ڈھیری جابا اور پنڈ کاک تین گاؤں کی آبادی کے نکاح خواں بھی رہے۔ آپ دربار عالیہ گولڑہ شریف کے مرید تھے اور آپ کو حضرت پیر عبدالحق شاہ صاحب نے وظیفے، تعویزات اور دربار کی طرف سے تختی دہکانے کی اجازت دی جو اب آپ کے بڑے بیٹے سید ذوالفقار حسین شاہ کے پاس ہے۔ جو اب بھی دم اور تعویزات کا کام فی سبیل اللہ کر رہے ہیں۔ آپ 1986ء میں سب سے پہلے میال شریف سے میلاد النبی ﷺ کا جلوس موضع چھمبی میں لے کر گئے جس کی صدارت آپ نے کی۔ جو الحمدللہ اب تک میال شریف سے سرائیں جامع مسجد تک جاتا ہے۔ آپ کی وفات 16 دسمبر 2016ء کو محفل میلاد کی اختتامی دعا کے بعد ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک جامع مسجد ہمدانیہ میال شریف

کے احاطے میں ہے۔آپ کو شروع سے ہی اہل بیتؑ سے بہت ہی محبّت تھی اور اہل تشیع حضرات سے آپ کے بہت اچھے تعلقات تھے اسی وجہ سے جب آپ کی وفات ہوئی تو اہل تشیع حضرات کی کثیر تعداد نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔۔۔اللہ پاک آپ کی مرقد کو منور فرمائے۔آمین۔۔۔۔۔۔بحوالہ: سید مستجاب ہمدانی چکوال۔

حضرت پیر سید بہادر شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ جسوال چکوال)

1904ء میں جھاٹلہ جسوال ضلع چکوال میں سید ھدایت علی شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔آپ بہت ہی ولی کامل انسان تھے۔آپ نے دین اسلام کی روشنی بہت سے علاقوں میں امام مسجد ھو کے پھیلائی، آپ کے بہت سارے مریدین دور دراز کے علاقہ جات میں رہائش پذیر ہیں۔آپ نے ہمیشہ دین اسلام، قرآن پاک اور محبت اہلبیتؑ کی تعلیم دی۔آپ کی ان انتھک کوششوں کی وجہ سے آج آپ کے بہت سے عقیدت مند آپ کے مزار شریف کا دیدار کرنے جسوال شریف لاتے ہیں اور اپنے قلوب اور اذھان کو منور کرتے ہیں۔آپ کا وصال مبارک 7اکتوبر 2005ء کو 2رمضان المبارک بروز جمعہ کو 101 سال کی عمر میں ہوا۔آپ کا سلسلہ نسب 9 پشت پر جا کر شاہ ابراہیم الحسینی ہمدانیؒ سے اور 10 پشت پر جا کر سخی سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ مدفن دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ سے جا ملتا ہے۔بحوالہ: سید یوسف شاہ ہمدانی چکوال

سید اختر حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول)

آپ گورنمنٹ کالج میانوالی اور سی ایس گورنمنٹ کالج شکار پور سے تعلیم یافتہ تھے۔آپ نے کچھ عرصہ پاکستان ایئر لائن میں ملازمت کی اور بعدازاں ٹیچنگ کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔آپ علاقے کی ہردلعزیز شخصیت شمار کیے جاتے تھے اور معاشرے کے کمزور طبقوں کی فلاح کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔قلندر زماں لجپال سرکار شہنشاہ شہابل شاہؒ اور شناسائے حقیقت مجذوب بابا سید عنایت شاہ ہمدانیؒ سے انتہائی گہری روحانی عقیدت رکھتے تھے۔دربار بابا فریدؒ پر بھی کئی دفعہ اکیلے حاضری دی۔

واقعہ بیعت اور مودت آل محمد علیہ السلام کے سلسلہ میں آپ کے بڑے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ کے وصال سے کچھ عرصہ قبل آپ سے پوچھا کہ بابا جان آپ کہیں پر بیعت کر لیں تا کہ پھر میں بھی آپ کے نقش قدم پر چل کر کسی ہستی کے ہاتھ پر بیعت کر لوں۔مختلف اوقات میں پوچھنے کے بعد ایک دن آپ نے مجھے تنہائی میں اپنے ساتھ باہر لے جا کر ایک راز سے آشنا کیا اور وعدہ لیا کہ جب تک میں زندہ ہوں یہ رات کسی کو نہیں بتاؤ گے۔آپ نے کہا کہ بیٹا مجھے بھی اس سلسلے میں کافی پریشانی لاحق رہتی تھی اور میں اکثر اوقات دعا کر کے سوتا تھا کہ مالک الملک مجھے بھی روحانیت کی طرف کسی ہستی سے منسلک فرمائے۔ایک دن کافی گریہ وزاری کے بعد میں سویا تو خواب میں مجھے حضرت علی علیہ السلام اور آپ کے دونوں شہزادوں سیدنا امام حسن علیہ السلام اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا دیدار ہوا (طوالت کے پیشِ نظر تفصیل حذف کر دی) اس کے بعد وہ کافی روئے اور ایک حسرت کا اظہار کیا کہ کاش میں مصور ہوتا تو میں تمہیں ان ذوات قدسیہ کی تصویریں بنا کر دیتا وہ ابھی بھی ایسے ہی میرے سامنے کھڑے ہیں جیسے اس وقت میں نے ان کا دیدار کیا

تھا۔اور بیٹا میری بیعت مولا علیؑ سے اوران کے فرزندوں سے ہے۔

سید علمدار حسین شاہ بیان کرتے ہیں کہ اپنے والد سے اس واقعے کو سن کر وہ اس سلسلے میں لاجواب تو ہو گئے مگر ان کے دل سے یہ خلش نہیں گئی کہ ان کے والدِ گرامی کا یہ خیال کرنا کس حد تک صحیح ہے۔آپ کے وقت وفات نے اس گرہ کو ہمیشہ کے لئے کھول دیا۔آپ کو آخری دفعہ لجپال سرکار شہنشاہ شہبازؒ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے تعویذ کا پانی پلایا گیا اور آپ نے اپنے بالکل آخری وقت میں اپنی چھوٹی صاحبزادی سے کچھ پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو بچی نے مختلف اوراد و وظائف پڑھنے کے لئے پوچھا،مگر آپ نے اسے نادعلیؑ پڑھنے کی تلقین کی۔آپ کی چھوٹی صاحبزادی نے جیسے ہی نادعلیؑ ختم کیا ادھر مؤذن نے اشھد ان امیر المومنین و امام المتقین علی ولی اللہ صدا ختم کی یہ دونوں باتیں بالکل ایگزیکٹ اسی وقت وقوع پذیر ہوئیں جب سید اختر حسین شاہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور اس طریقے سے یہ راز تمام محبان آل محمدؐ پر ہمیشہ کے لئے کھل گیا کہ جن پر محمدؐ و آل محمدؐ کا سایہ ہوتا ہے،دست شفقت ہوتا ہے وہ ان کو کسی بھی موقع پر تنہا نہیں چھوڑتے۔آپ اکثر نادعلیؑ کا ورد کرتے رہتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی پرزور تلقین کرتے تھے۔کیپٹن سید علی اصغر حسین شاہ ہمدانی متولی امام بارگاہ قصر ابو طالب علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جب بھی میری سید اختر حسین شاہ ہمدانی سے ملاقات ہوتی تو آپ یہی کہتے کہ نادعلیؑ کا کثرت سے ورد کیا کریں اور آپ یہ بھی فرماتے کہ اللہ،محمدؐ اور علیؑ کی ٹرائی اینگل (مثلث) کو سمجھنا خاکی بشر کی اوقات ہی نہیں ہے۔آپ کا سلسلہ نسب دو فرزندوں سید علمدار حسین شاہ ہمدانی اور سید ساجد حسین شاہ ہمدانی سے چلا۔

حضرت حاجی شاہ عبدالرحمن ہمدانیؒ (آستانہ عالیہ دربار شریف دندہ شاہ بلاول)

آپ 1902ء میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد (شاہ سید محمد ہمدانیؒ) کی وفات کے وقت آپ کی عمر 19 برس تھی۔آپ بہت ہی خوش پوش اور زندہ دل بزرگ تھے۔آپ چھوٹی سی عمر میں نماز کے پابند تھے۔ایک دفعہ آپ کے والد شاہ سید محمدؒ مسجد میں تشریف فرما تھے۔اور سردی زوروں پر تھی۔آپ مسجد تشریف لائے اور ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گئے۔یہ دیکھ کر آپ کے والد بہت خوش ہوئے۔اور آپ کے لیے دعا خیر فرمائی۔آپ اپنے والد سے بیعت تھے۔آپ کو حضرت امام ربانیؒ مجدد الف ثانیؒ سے بہت عقیدت تھی۔اپنی اولاد کے تمام نام مجدد امام ربانیؒ کے ناموں پر رکھے۔آپ نے پہلی شادی اپنے ماموں زاد بھائی پیر بہادر شاہ کی صاحبزادی سے کی اور دوسری شادی دندہ شاہ بلاول کی اعوان برداری میں کی۔آپ سنی المذہب موحد اور نقشبندی مجددی دیوبندی طریقہ کے پیروکار تھے۔1983ءمیں حج کیا۔دورانِ حج آپ کے پاؤں متورم ہو گئے تھے۔گھر آنے کے بعد دنیا سے پردہ فرما گئے۔آپ کی نماز جنازہ شاہ عبدالمالک موجودہ سجادہ نشین دربار شریف نے پڑھائی۔آپ کا سلسلہ نسل چار فرزندوں (سید شاہ محمد عمر،شاہ غلام رسول، شاہ محمد مظہر،شاہ محمد اسماعیل) سے چلا۔

حضرت شاہ محمد عمر ابن سید شاہ عبدالرحمٰن ہمدانی: آپ 1993ء میں دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے،شریف النفس نیک صالح وصوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور ایک بہترین عامل تھے۔آپ نے خاندانی شجرے پر دو کتب شجرہ حضرت لعل شاہ ہمدانیؒ اور معلم السالک لکھیں۔دربار شریف سے متصل قبرستان میں مدفن ہیں۔

سلسلہ نسل: ایک فرزند سید شاہ انس ہمدانی ۔شاہ محمد انس ہمدانی ایک نیک سادہ شریف النفس صالح وعبادت گزار بزرگ ہیں ۔اپنے اجداد کی روایات کے امین اور سادہ لوح ہستی ہیں،عنقریب ایک کتاب لکھ رہے۔

سید شاہ محمد مظہر ابن سید شاہ عبد الرحمٰن ہمدانی: آپ کے متعلق کوئی معلومات نہیں ملی لیکن آپ اچھے باکردار اور صالح بزرگ تھے۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند شاہ محمد اظہر اور آگے ان کے سلسلہ نسل میں 2 فرزند مشاہد حسین شاہ اور وجاہت حسین شاہ ہیں۔

شاہ محمد اسمٰعیل بن سید شاہ عبد الرحمٰن ہمدانی: آپ شاہ عبد الرحمن کے تیسرے فرزند ہیں۔سلسلہ نسل میں شاہ فاروق ہیں آگے ان کی نسل میں فرزند شاہ محبوب العارفین ۔شاہ محمد ہارون اور شاہ محمد عمران مذکور ہیں۔

شاہ غلام رسول ابن سید شاہ عبد الرحمٰن ہمدانیؒ: آپ شریف النفس بزرگ ہیں۔صوم صلوۃ کے پابند وشفیق ہستی ہیں۔سلسلہ نسل سے 6 فرزند شاہ ضیاالحق ہمدانی،شاہ عبد الغنی ہمدانی (واپڈا اسلام آباد)،شاہ ثنااللہ (واپڈا دندہ شاہ بلاول)،شاہ احسان الحق،شاہ احتشام الحق و شاہ عبد الرحمٰن مذکور ہیں۔

سید مسرت شاہ ہمدانی مرحوم (قادر پور)

سید مسرت حسین شاہ ہمدانیؒ ایک سچے عاشق رسول،صوم وصلوٰۃ کی پابند شخصیت تھے۔آپ ہر وقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی یاد میں رہتے ۔آپ نے بابا ساڑھی والےؒ کے مزار کے احاطہ میں مسجد کی تعمیر کروائی۔ہر سال قادر پور میں میلاد شریف کا اہتمام کرتے تھے۔گزشتہ سال ماہ رمضان میں آپ عمرے کے لیے مکہ مکرمہ گئے ۔عمرہ کے ادائیگی کے بعد آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور مسجد نبوی ﷺ میں اعتکاف کیا۔عید کے چوتھے دن آپ مدینہ منورہ اپنے خالق حقیقی سے جاملے ۔آپ کی تدفین مدینہ منورہ میں ہوئی۔تدفین کا بندوبست سعودی عرب میں بسلسلہ روزگار مقیم سید علی شاہ ہمدانی آف قادر پور نے کیا۔آپ کا سلسلہ نسب 5 پشت پر جاکر سلطان سخی قادر بخش ہمدانیؒ المعروف بابا ساڑھی والے سے اور 10 پشت پر جاکر سلطان الاولیاء سخی سید احمد شاہ بلاول ہمدانی سرکارؒ سے جاملتا ہے۔

مختصر تعارف آستانہ عالیہ وخانوادہ سادات ہمدانیہ میال شریف چوآسیدن شاہ چکوال

چوآسیدن شاہ چکوال کی خوبصورت وادی کے درمیان حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کی اولاد پاک سادات ہمدانیہ کا قصبہ میال شریف دین اسلام کی ترویج میں ایک درخشاں ستارہ کی مانند ہے۔مسلک اہلسنت سے وابستہ یہ سادات جید علما کرام، پیران عظام،حفاظ کرام، پروفیسرز، پولیس افسران، سیاسی و سماجی شخصیات اس گاؤں کی پہچان ہیں۔دربار عالیہ میال شریف میں تین پیران عظام کی قبور ہیں۔پہلے ولی کامل پیر سید غلام حسین شاہ ہمدانیؒ المعروف گھڑے بن سرکار: ان کو والی میال شریف کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔سرگودھا میں اپنی کرامات کی بدولت گھڑے بن سرکار مشہور ہوئے۔دوسرے ولی کامل سید غوث شاہ ہمدانیؒ ہیں جنہوں نے اپنے والد سید غلام حسین شاہ ہمدانی کے بعد سلسلہ کو آگے بڑھایا۔آپ نے اپنے بیٹوں کو عالم وحافظ بنایا۔پیر سید غوثؒ کو عارفانہ کلام

سے بہت لگاؤ تھا۔ کلام میاں محمد بخشؒ اور کلام باہوؒ بہت شوق سے سنتے۔ تیسرے ولی کامل پیر سید مقبول شاہؒ نقشبندی سلسلے سے وابستہ تھے۔ دربار عالیہ کے پاس نقشبندی اور چشتی خلافتیں موجود ہیں۔ قرب وجوار اور دور دراز سے مریدین وزائرین کے لئے 5،6 ستمبر کو عرس منعقد ہوتا ہے۔

تعارف آستانہ عالیہ سید آباد شریف قصبہ سلیانہ تحصیل وضلع جھنگ

صاحب مزار پیر سید غلام شاہ صاحبؒ 1841ء میں ڈھوک شاہ گل حسن دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سید محمد شریف شاہ ہے۔ آپ کے دو بھائی پیر سید لعل شاہ صاحب (مدفون دربار حضرت سلطان باھوؒ) اور پیر سید غوث شاہ صاحب (مدفون سید آباد شریف سلیانہ) ہیں۔ آپ نے اپنے بڑے بھائی سید پیر لعل شاہ صاحب کی طرح دربار حضرت سلطان باھوؒ پہ قائم شدہ مدرسہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور حفظ قرآن کی سند لی۔ اور حضرت سلطان نور محمد ولد حضرت سلطان صالح محمد قدسرہؒ سے دست بیعت ہوئے۔ اپنے بڑے بھائی سید پیر لعل شاہ صاحب ہمدانی سلطانی القادری کے وصال کے بعد اپنے والد و بھائی کے ہاں سید آباد شریف موضع سلیانہ تشریف لائے اور زندگی بھر وہاں قیام فرمایا۔ پیر سید غلام شاہ صاحب مجذوب الحال اور مشغول ذکر الجمال شخصیت تھے۔ جذب ومستی کا یہ حال تھا کہ کئی ہفتے کھائے پیئے بغیر گزر جاتے۔ آپ کی شخصیت دنیا کی لذتوں سے بے نیاز تھی۔ آپ کے بھتیجے پیر سید گل شاہ صاحب ولد پیر سید غوث شاہ صاحب آستانہ عالیہ سید آباد شریف کی شہرت کا سبب بنے۔ کیونکہ پیر سید غلام شاہ صاحبؒ نے اپنی حیات مبارکہ میں چند لوگوں کو دست بیعت فرمایا۔ آپ 1946ء بمطابق 10 رجب المرجب 1365ھ کو واصل باللہ ہو گئے۔ پیر سید گل شاہ صاحب کے چھوٹے بھائی پیر سید محمد حسین شاہ صاحب ہیں جو کہ شہنشاہ ٹبہ شریف کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ 1893ء میں ڈھوک شاہ گل حسن دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی ولی تھے۔ آپ کا مزار پرانوار ٹبہ پیراں نزد ماچھیوال خوشاب روڈ ضلع جھنگ میں ہے۔ آپ کے بیٹے پیر سید اکبر علی شاہ صاحبؒ کی دینی خدمات گراں قدر ہیں۔ آپ نے سید آباد شریف موضع سلیانہ میں 45 سال لگاتار تبلیغ دین کی۔ خطابت میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ ان 45 سالوں میں آپ نے تعلیمات غوثیہ سلطانیہ کو عام کیا اور مخلوق خدا کو قرب خدا کا درس دیا۔ پیر سید اکبر علی شاہ صاحب نے 1998ء میں دربار ہذا کو اپنی نگرانی میں از سر نو تعمیر کروایا، عالیشان مسجد اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کے بیٹے سید پیر فرزند علی شاہ صاحب کا وصال جوانی میں ہی ہو گیا، آپ غیر شادی شدہ تھے۔ بیٹے کے وصال کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد آپ بھی اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ 20 ذیقعد کو آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے۔

حضرت سید حاجی شاہ ہمدانی بن سید شاہ زمان ہمدانیؒ (خانوادہ سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول)

آپ 1892ء میں دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ موصوف ایک دبنگ شخصیت تھے۔ اعلان کلمۃ الحق کے لیے کسی کو خاطر میں نہ لاتے۔ 1948ء میں جہاد کشمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ دینی وفلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دندہ شاہ بلاول میں پانی کی کمی کی وجہ سے بے حد دشواری تھی۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے قائداعظمؒ سے کراچی میں ملاقات کی۔ کامیاب ملاقات میں قائد محترم

نے پانی کے بور کرانے کا عندیہ دیا۔اس سلسلے میں قائداعظمؒ سے خط و کتابت بھی رہی۔ جو ابھی بھی مولانا ابوالحسن شاہ منظورؒ کے پاس محفوظ ہے۔ بیرہ شریف سے سلسلہ بیعت تھے۔ 24 اگست 1984ء کو وصال فرمایا۔

سید شاہ زمان ہمدانیؒ بن سید حاجی شاہ: آپ سید حاجی شاہؒ کے بڑے صاحب زادے تھے۔ 1922ء کو دندہ شریف میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم بسال شریف سے حاصل کی۔ خواجہ احمدؒ سے شرف بیعت تھے۔ ابتدائی زندگی پسری میں گزری لیکن 1955ء میں بندیال میں ہوٹل قائم کیا۔ تو اللہ پاک نے دنیاوی خوشیوں سے مالا مال کر دیا۔ بعد از ہوٹل کو قائد آباد منتقل کیا جو ابھی تک آپ کی اولاد کے پاس قائم و دائم ہے۔ 1971ء میں جھال چکیاں میں اپنی ہوٹل کی برانچ کھولی جسے اپنے داماد حضرت شاہ جیؒ کے سپرد کیا۔ آج ملک بھر میں جھال چکیاں کی کئی برانچیں ہے۔ قبلہ بابا جیؒ بھی اپنے والد کے نقش قدم چلے اور کئی مساجد، مدارس اور غرباء کی فلاح و بہبود میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ 2003ء میں دنیا سے پردہ فرمایا اور قائد آباد میں مدفن ہوئے۔ آپ کا مزار قائد آباد میں ہے۔ قبلہ حاجی شاہ زمانؒ کے 2 فرزند تھے۔ شاہ محبوب العارفین و شاہ نظام الدین۔ شاہ محبوب العارفین نے قائد آباد میں اپنے والد کے کاروبار کو بڑھایا اور اسی کاروبار سے وابستہ ہیں۔ چھوٹے بیٹے شاہ نظام الدین 1960ء میں دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ پہلے سعودی عرب میں بسلسلہ کاروبار مقیم رہے جہاں اللہ پاک نے بہت نوازا۔ بعد میں امریکہ بالٹی مور اور میری لینڈ یکے بعد دیگر چار پیٹرول پمپ قائم کیے اور دیگر کاروبار سے وابستہ ہیں۔ ساتھ آپ کی فیملی بھی موجود ہے۔ اپنے والد کی طرح مختلف رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ کے 2 فرزند شاہ احمد ہمدانی اور شاہ مظہر ہمدانی اور تیسرے فرزند کا نام معلوم نہیں یہ بھی اپنے والد کے ساتھ امریکہ میں مقیم ہیں۔ سید حاجی شاہ بن زمان شاہ ہمدانیؒ کے خلف اصغر سید شاہ پیر ہمدانی دندہ شاہ بلاول میں ہیں۔ اس کے 3 فرزند شاہ زین العابدین، شاہ صفی الدین اور سید محی الدین ہیں۔

بحوالہ: تذکرۃ السادات الھمدان مؤلف سید شاہ عبدالباسط بلاولی ہمدانی

حضرت سید شاہ گل پیر ہمدانیؒ و خانوادہ سادات ہمدانیہ قادر پور

سید شاہ گل پیر ہمدانیؒ سادات ہمدانیہ قادر پور کے بزرگ سید رنگ شاہ ہمدانیؒ ابن سید سجاول شاہ کے گھر تولد ہوئے۔ آپ نیک، صالح، عابد شب بزرگ تھے۔ ایک وسیع حلقہ مریدین تھا۔ لاوہ میں وفات پائی اور لاوہ ہی کے مقامی قبرستان میں مدفن ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل سے دو فرزند سید شاہ غلام ہمدانی اور سید ولایت شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال سید شاہ غلام ہمدانی ابن سید شاہ گل پیرؒ: آپ اپنے وقت کے مشہور صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ وقت چلہ کشی میں گزارا۔ جنات آپ کے قابو میں ہوا کرتے۔ کثرت سے عوام الناس کو فیض پہنچایا۔ آپ سے بہت سی کرامات منسوب ہیں۔ آپ حضرات گولڑہ شریف اور پیر شہابل شاہ ہمدانیؒ لاوہ کے فیض یافتہ تھے۔ اکثر و بیشتر آنے والے وقت کی پیشگی معلومات فراہم کرتے۔ آپ نے لاوہ شہر میں وفات پائی اور یہی مدفن ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل سے تین فرزند عاشق حسین شاہ ہمدانی، اقبال حسین شاہ ہمدانی اور شاہ احمد بخش ہمدانی مذکور ہے۔

احوال سید عاشق حسین شاہ ہمدانی ابن سید شاہ غلام ہمدانی: آپ ایک نرم طبیعت، پر اخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا حلقہ ارادت وسیع تھا۔ آپ کی ساری زندگی آل محمدؐ کی مدح خوانی میں گزری۔ اچھے نوحہ خواں تھے۔۔ سلسلہ نسل میں 2 فرزند سید فضل عباس ہمدانی اور سید عظمت عباس ہمدانی مذکور ہیں۔

سید زمان شاہ ہمدانی بن سید علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جسوال چکوال)

سید زمان شاہ ہمدانی 1918ء میں جسوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی زندگی جسوال میں گزاری اور پھر راولپنڈی آراے بازار شفٹ ہو گئے اور عزاداری مظلوم کربلا کا آراے بازار میں آغاز کیا اور 7 محرم الحرام کو جلوس عزاء آراے بازار سے نکل کر بکرا منڈی براستہ مغل آباد ڈھوک سیداں نکالا جو ابھی تک اسی روٹ سے جاری وساری ہے اور 13 صفر کو مجلس عزاء بھی شروع کی۔ بابا جی بہت جلالی سید تھے۔ ایک دفعہ بری امامؒ میں کسی بات پر ایک پہلوان نما بندے نے بابا جی کو گالی دی تو بابا جی نے کہا میں سید ہوں مجھے گالی نہ دو تو اس بندے نے کہا کہ تمہارے بڑے بڑے سید کی جب اس نے بڑے سید کہہ کے گالی دی تو بابا جی جلال میں آ گئے اور اس سے ہاتھ چھڑا کر موتہر (ڈنڈا جو اکثر درویشوں کے پاس ہوتا ہے) اس کے سر میں ماری اور اسے موقع پہ ہی جہنم رسید کر دیا۔ بابا جی گھوڑے پہ سواری کرتے تو تلوار ہاتھ میں ہوتی، جدھر سے گزرتے علی ولی کی صدائیں بلند فرماتے۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں جو بابا جی کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کا وصال 10 جون 1982ء میں روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ہوا۔

سید مقصود شاہ ہمدانیؒ ابن سید معظم شاہ ہمدانیؒ و خانوادہ (سادات ہمدانیہ چک علی شاہ)

آپ چک علی شاہ میں متولد ہوئے۔ مقامی روایات کے مطابق خارق العادت اور پرہیزگار، متقی بزرگ تھے۔ اپنے والد کی مسند نشینی پر براجمان ہوئے اور اس کے سلسلہ طریقت کو آگے بڑھایا۔ چک علی شاہ سادات حویلی میں مدفن ہیں۔ سلسلہ نسل ایک فرزند سید شیر شاہ سے چلی۔ پانچویں پشت پر شجرہ نسب سخی شاہ ابراہیمؒ سے اور چھٹی پشت پر جا کر سلطان الاولیا حضرت سخی احمد شاہ بلاولؒ سے جاملتا ہے۔

احوال سید شیر شاہ ہمدانی ابن سید مقصود شاہ ہمدانی: آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ صاحب کشف وکرامت عبادت گزار بزرگ تھے۔ سلسلہ نسل ایک فرزند سید دستار علی شاہ سے چلا۔ آپ کا مدفن موضع چک علی شاہ کے مقامی قبرستان میں ہے۔

احوال سید دستار علی شاہ ابن سید شیر شاہ ہمدانی: آپ نیک صالح اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ آپ کی شادی موضع غریبوال میں سید مردان شاہ بن سید ہدایت شاہ کی دختر سے ہوئی جن میں سے ایک فرزند سید حبیب شاہ ہمدانی متولد ہوئے۔ آپ کی قبر مبارک چک علی شاہ میں سادات حویلی میں واقع ہے۔

احوال سید حبیب شاہ ہمدانی ابن سید دستار شاہ ہمدانی: حبیب شاہ ہمدانی صاحب کردار اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ علاقہ

بھر میں سخاوت، دریا دلی اور ریاضت وعبادت کی وجہ سے مشہور تھے۔ آپ کی شادی موضع کھائی میں سید امام علی شاہ ہمدانی بن سید شہابل شاہ ہمدانی کی دختر نیک سے ہوئی۔ جس سے دو فرزند سید ولایت شاہ ہمدانی اور سید جہان شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

سید شہابل شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ قادر پور)

سید شہابل شاہ ہمدانی قادر پور میں معروف بزرگ سید مظہر حسین شاہ ابن سید امیر شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ پنجاب پولیس میں بطور کانسٹیبل بھرتی ہوئے۔ دوران سروس اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر ترقی کرتے ہوئے انسپکٹر کے عہدے فائز ہوئے۔ دوران سروس پنجاب کے مختلف علاقہ جات میں تعینات رہے۔ اوران علاقوں میں اپنی کارکردگی کی بنا پر معروف ہوئے۔ جہاں بھی رہے اپنا سکہ جما کے رکھا۔ بڑے کیسوں کو حل کیا۔ اور پھر اسی انسپکٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندوں اور دو دختران سے چلا۔

سید مظہر الحسن ہمدانی سید شہابل شاہ صاحب کے بڑے فرزند ہیں۔ آئیل اینڈ گیس ڈیپارٹمنٹ سے منسلک رہنے کے بعد بطور ڈریل ریٹائرڈ ہوئے۔ اس کے سلسلہ نسل میں دو دختران ہیں۔

سید مدثر الحسن ہمدانی ابن سید شہابل شاہ ہمدانی جنوری 1959ء میں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم تلہ گنگ سے حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے بعد OGDCL کمپنی سے منسلک ہوئے اور اس کے بعد کویت گئے اور وہاں کویت ڈریکنگ کمپنی سے منسلک ہوئے۔ 2 سال قبل ریٹائرڈ منٹ کے بعد اپنا بزنس شروع کیا۔ تلہ گنگ سٹی میں گارمنٹس کا بزنس ہے۔ اچھے کردار واخلاق کے مالک ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسل 2 فرزندوں سے چلا۔ سید مدبر الحسن ہمدانی اور سید دائم عباس ہمدانی آپ کے دونوں شہزادے زیر تعلیم ہیں۔ سید مدبر الحسن ہمدانی ان نوجوان سادات میں سے ہیں جو اپنے اجداد کے تذکرات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ یقیناً اپنے اجداد کی کرامات اور اس کے واقعات ہی ہماری عملی زندگی کے لیے رہنما ہیں۔ سید مدبر شاہ جی شاہ ہمدان گروپ کے دیرینہ ممبر ہیں۔

سید مبشر الحسن ہمدانی 1965ء میں سید شہابل شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ اپنی تعلیم تلہ گنگ وراولپنڈی سے مکمل کی۔ آپ عسکری جنرل مارکیٹنگ انشورنس کمپنی میں بطور سینئر وائس پریزیڈنٹ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تلہ گنگ وچکوال کے گردونواح میں رہنے والے عوام کے لیے وال سٹریٹ منی ایکسچینج مبشر ٹریڈرز نامی کمپنی کے طفیل خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ساتھ ہی آپ تلہ گنگ سادات ویلفیئر کے چیئرمین بھی ہیں۔ جو سماجی حوالے سے ایکٹو ہے۔ جس میں ہمدانی سادات کے علاوہ بخاری، کاظمی، شیرازی، گیلانی، زیدی ودیگر سادات بھی اس ویلفیر کا حصہ ہیں۔ جشن امیر المومنینؑ کے سلسلے میں آپ کی زیر قیادت دسترخوان امام علیؑ انعقاد کیا جاتا ہے جس میں مختلف انواع واقسام کی نیازیں پیش کی جاتی ہیں اور اس جشن میں ہر مسلک ومکتب کے افراد شامل ہوتے ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل میں 2 فرزند مذکور ہیں۔ سید عزادار حسین شاہ فاؤنڈیشن یونیورسٹی راولپنڈی کیمپس میں بی ایس میڈیا اسٹڈیز میں اسٹوڈنٹ ہیں جبکہ سید شاہ سالار عباس ایف جی کالج سے ایف ایس سی کرنے کے بعد پاک آرمی میں جانے کے خواہشمند ہیں۔

حضرت سید امیر علی شاہ ہمدانیؒ (خانوادہ سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول)

سید امیر علی شاہ ہمدانی دندہ شاہ بلاول میں بزرگ سید شہابل شاہ ہمدانی ابن سید امیر شاہ کے گھر تولد ہوئے۔آپ کا شمار دندہ شاہ بلاول کی معتبر ترین شخصیات میں ہوتا ہے۔اچھے کردار، شائستہ لہجہ، غریب پروری، نسبی شرافت کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھے۔نوجوانی کے ایام میں دندہ شاہ بلاول سے کچھ فاصلے پر ڈھوک جھلی میں مسجد کے خطیب تھے۔آپ خود بھی صوم صلوۃ و شریعت کے پابند تھے اور دوسروں کو بھی اس کی سختی سے تلقین کیا کرتے تھے۔آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب بھی ڈھوک جھلی میں کوئی جنازہ ہوتا تو آپ جنازہ میں شامل ہونے والوں سے نماز جنازہ سنا کرتے تھے۔اور جس کو یاد نہیں ہوتا اسے یاد کرواتے۔اس کے بعد آپ جنازہ کی نماز پڑھتے۔ڈھوک جھلی میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ واپس دندہ شاہ بلاول آئے اور دندہ شاہ بلاول کی عملی سیاست میں حصہ لیا۔آپ دندہ شاہ بلاول کے چیئرمین منتخب ہوئے۔اور بے شمار خدمات سرانجام دیں۔آپ نے سادات کے علاوہ دیگر اقوام بالخصوص غربا کی بہت مدد کی۔آپ کی ان خدمات کے بدولت آپ کو آپ کی اولاد کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔آپ دندہ شاہ بلاول کے مقامی قبرستان میں دفن ہیں۔

سادات ہمدانیہ ڈھوک ٹاہلیاں ضلع چکوال

سید روشن شاہ ہمدانی، سید نور شاہ ہمدانی، سید امید علی شاہ ہمدانی بن سید فتح شاہ ہمدانی ڈھوک ٹاہلیاں چکوال

تینوں بھائیوں کے والد گرامی سید فتح شاہ ہمدانی انتہائی نیک طبع انسان تھے۔ان کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ ان کی زندگی کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی تھی۔جب آپ کی وفات ہوئی تو محلہ راجگان کے لوگوں نے پرزور اصرار کیا کہ براہ کرم فتح شاہ ہمدانی کو برکت کے لئے ہمارے قبرستان میں دفن کریں کیوں کہ ہمارے قبرستان میں کسی سید کی قبر نہیں ہے، اس پر آپ کی اولاد نے انتہائی شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ٹھیک ہے۔اگر آپ لوگ یہ چاہتے ہیں تو ہم اپنے والد بزرگوار کو آپ کے قبرستان میں ہی دفن کرتے ہیں۔

روشن شاہ، نور شاہ، امید علی شاہ، تینوں بھائی اپنی مثال آپ تھے۔ان کی شرافت کے لئے اتنا ہی کافی ھے کہ ہمارے خاندان کے بزرگ عالم دین مولانا سید غلام علی اصغر شاہ صاحب نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ میں نے ان تینوں بھائیوں جیسا شریف انسان پورے پاکستان میں نہیں دیکھا۔دوسروں کی مدد کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے تھے، ایک دفعہ نور شاہ ہمدانی سے چک علی شاہ (پنڈ دادنخان) کے کسی بندے نے پیسے ادھار لئے تھے، پیسے واپس دینے کا جب کیا ھوا وعدہ پورا ھو گیا لیکن ادھار لینے والے نے پیسے واپس نہ کئے تو نور شاہ صاحب اپنے چچازاد بھائی مولانا غلام علی اصغر شاہ صاحب کے ہمراہ چک علی شاہ چلے گئے اور وہاں جا کر جب پیسے واپس کرنے کا مطالبہ کیا تو ان لوگوں کی بہو اپنی سونے کی بالیاں لے کر آ گئی اور کہا کہ پیسے تو ھمارے پاس نہیں ھیں آپ یہ بالیاں لے جائیں تو نور شاہ ہمدانی کی آنکھوں سے آنسو جاری ھو گئے اور آپ نے یہ کہہ کر قرض معاف کر دیا کہ مجھے ان بالیوں کو دیکھ کر جناب سکینہ سلام اللہ علیہا کے دُر یاد

آ گئے ہیں، تو اس پر آپ کے چچا زاد بھائی مولانا غلام علی اصغر شاہ صاحب نے فرمایا! ہم مولویوں کی ساری زندگی کی نمازیں روزے ایک طرف اور نور شاہ کا یہ ایک عمل ایک طرف۔ اب ڈھوک ٹاہلیاں کے ساتھ ہی سادات کی ایک بستی ہے جس کا نام ہی ان تین بھائیوں کے والد گرامی سید فتح شاہ ہمدانی کے نام پر ڈھوک فتح شاہ رکھا گیا ہے، روشن شاہ، نور شاہ، امید علی شاہ اسی بستی کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

سید گلزار حسین شاہ ہمدانی نقشبندی (جھنگ سیداں ڈھوک ٹاہلیاں تحصیل وضلع چکوال)

سید گلزار حسین شاہ 1929ء میں سید امام شاہ کے گھر کے پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب سید امام شاہ سید حیات المیر اں بن گل حسن شاہ بن مبارک شاہ بن امیر شاہ رحیم بن امیر شاہ بن علی شاہ بن شاہ ابراہیم سے سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری ہمدانیؒ (دندہ شاہ بلاول) سے جا کر ملتا ہے۔ آپ بچپن سے ہی انتہائی شریف النفس انسان تھے۔ بچپن سے ہی نماز و روزہ کے پابند تھے۔ بڑے ہو کر آپ نے سید حاجی بابا نوران شاہ نقشبندی (نور پور سیداں تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم) کی بیعت کی اور ان سے دینی تعلیمات اور فیض حاصل کیا۔ آپ نے چکوال میں لہڑی شاہنواز اور اردگرد کافی دیہات عارف والا اور گگو منڈی اور سندھ کے کچھ علاقوں میں لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور ارکان اسلام کی پابندی اور دینی تعلیمات کی ترغیب دی۔ ان علاقوں میں آپ کے کافی مریدین ہیں۔ آپ کی شادی اپنے چچا کی چھوٹی بیٹی سے ہوئی، جن کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ آپ کی بیٹی 22 سال کی عمر فوت ہوگئی۔ جبکہ بیٹے سید قاسم حسین شاہ، سید نذر حسین شاہ المعروف سید نذر حسنین شاہ اور سید قلب حسنین شاہ تا حال حیات ہیں۔ آپ کی رحلت 5 جنوری 1999ء بمطابق 16 رمضان المبارک بروز منگل کو ہوئی۔ آپ کی قبر مبارک ضلع چکوال کے گاؤں جھنگ سیداں میں ہے۔

سید ہاشم دریا شاہ ہمدانی (قادر پور)

سید ھاشم دریا شاہ ھمدانی رحمۃ اللہ علیہ دندہ شاہ بلاول (قادر پور) سے ہجرت کر کے گجرات چلے گئے گجرات میں جا کر سکول ٹیچر لگ گئے بعد ازاں انہوں نے اپنی ٹیچنگ کا شعبہ چھوڑ دیا، پھر وہ تحصیلدار لگے لیکن کچھ سروس ہونے کے بعد تحصیلدار کی نشست چھوڑ دی، پھر وہاں سے ہجرت کر کے ملتان شریف میں آ گئے یہاں اپنی ذاتی جائیداد لی ساتھ میں اپنا زمیندارہ شروع کیا اپنی زندگانی کی روانگی کے ساتھ سیاسی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے باقاعدہ سیاست میں قدم رکھا سیاسی اعلان کرنے کے بعد لوگوں کی خدمات، و، فلاح میں مصروف ہو گئے۔ بعد ازاں اپنا پیار عوام کو بانٹا اور غریبوں کی بے لوث مدد کی تاہم اپنی محنت و کامیابی کے جھنڈے گاڑھے۔ 3 دفعہ چیئرمین، اور، ضلع ممبر کونسل (خانیوال) رہ چکے ہیں یاد رہے کہ یہ مخدوم سید ھاشم دریا شاہ ہمدانی ذیلدار فیملی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کے دادا سید ولایت (شاہ ہمدانی) دندہ شاہ بلاول (قادر پور) کے نمبردار بھی رہ چکے ہیں اس کے بڑے بھائی سید غلام قادر شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ وہ بھی ذیلدار رہ چکے ہیں ان کے بیٹے سید نجم حسین (شاہ ہمدانی) ذیلدار مرحوم اور اس کے دو بیٹے سید باقر حسین شاہ ہمدانی، سید وقاص رضا شاہ ہمدانی ہیں سید باقر حسین شاہ ہمدانی کے بیٹے کا نام سید صائم عباس ھمدانی ہے اس کے بڑے بھائی سید شاہ فیض علی

ہمدانی قادر پور بابا ساڑھی والی دربار اپنی یونین کونسل کے پہلے چیئرمین رہ چکے ہیں مخدوم سید ھاشم دریا ہمدانی کے بڑے بیٹے سید عون رضا شاہ ہمدانی C_U کے ناظم اس کے بیٹے محمد عابس علمدار ہمدانی ہیں سید عون رضا شاہ ہمدانی کے چھوٹے بھائی سید علی رضا شاہ ھمدانی ان سے چھوٹے بھائی محمد کامران رضا شاہ ہمدانی ہیں۔مخدوم سید ہاشم دریا شاہ ہمدانی نے اپنے علاقے میں بہت سے ترقیاتی کام سرانجام دیئے سید ہاشم دریا شاہ ھمدانی ہمیشہ غریب نواز،فرشتہ صفت رہے ان کو موج دریا بھی کہا جاتا تھا مخدوم جاوید ہاشمی ،مخدوم شاہ محمود قریشی،سید ہاشم دریا شاہ ہمدانی کے سیاسی بیعت ہیں سید ھاشم دریا شاہ ہمدانی کے ساتھ اپنی تمام تر سیاسی مشکلات، پریشانیاں،مشورہ لینے ملتان سے اس کے ڈیرہ پر جاتے تھے۔

سید نذر حسین شاہ ہمدانی نقشبندی (جھنگ سیداں ڈھوک ٹاھلیاں تحصیل وضلع چکوال)

آپ 1961ء میں سید گلزار حسین شاہ ہمدانی کے گھر جھنگ سیداں (چکوال) میں پیدا ہوئے۔آپ کا شجرہ نسب سید گلزار حسین شاہ بن سید شاہ بن سید حیات المیر اں بن گل حسن شاہ بن مبارک شاہ بن امیر شاہ بن رحیم شاہ بن علی شاہ بن شاہ ابراہیم سے سید سلطان احمد شاہ بلاول نوری ہمدانی (دندہ شاہ بلاول) سے جا کر ملتا ہے۔آپ نے دینی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی اور مڈل تک تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول چوآ سیدن شاہ میں حاصل کی۔آپ ڈھوک نالیاں گاؤں میں موجود نرسری میں مزدوری کر کے گھر کا چولہا جلانے میں اپنے والد گرامی کی مدد کرتے رہے۔بعدازاں آپ اسلام آباد پولیس میں بھرتی ہوگئے۔آپ انتہائی شریف النفس اور وعدہ کے پابند ہیں۔آپ کی شادی اپنے خاندان میں سید روشن شاہ کی صاحبزادی سے ہوئی۔جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔آپ کے بیٹوں کے نام بالترتیب سید آصف سجاد شاہ، سید علی عباس شاہ اور سید فتح علی شاہ ہیں۔آپ کو اسلام آباد پولیس اور جھنگ سیداں گاؤں میں انتہائی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔آپ ایک انتہائی دانش مند انسان ہیں۔آپ 2012ء میں اسلام آباد پولیس سے ریٹائر ہو کر اپنی بیوی بچوں کے ساتھ اپنے آبائی گاؤں میں رہائش پذیر ہوگئے۔2016ء میں اہلیہ کے ہمراہ عمرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔

سید فقیر حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ ڈھوک ٹاہلیاں/ جسوال چکوال)

فقیر شاہ 1880ء میں یونین کونسل جسوال کے علاقہ اڑانگ (موجودہ ڈھوک فتح شاہ) پیر سید گل حسن شاہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم موضع جسوال سے حاصل کی۔1905ء میں رائل آرمی (انڈیا) کی بلوچ رجمنٹ میں شمولیت اختیار کی۔مختلف یونٹس میں دوران سروس فرائض سرانجام دیے۔پہلی جنگ عظیم 1914ء میں رائل ارمی کی طرف سے حصہ لیا شجاعت و بہادری کے کارنامے سرانجام دینے پر ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے خصوصی تمغہ (وکٹوریہ میڈل) ملا۔1922ء کو دوران سروس حرکت قلب بند ہونے پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کا جائے مدفن کوتر کنڈ ضلع جہلم میں واقع ہے جہاں عقیدت مندوں کی بڑی تعداد حاضری دیتی ہے اور لوگ فیضاب ہوتے ہیں۔

احوال پیر سید انور حسین شاہ ہمدانی العابدی: آپ پیر سید فقیر شاہ صاحب کے ہاں 1921ء میں پیدا ہوئے۔ محض چھ ماہ کی عمر میں باپ کا سایہ شفقت سے محروم ہو گئے۔ بچپن میں ہی قران پاک حفظ کیا۔ شاہ صاحب قبلہ کو کبڈی کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ پنجاب کی سطح پر کبڈی کے میچز اور ٹورنامنٹ میں بھرپور شرکت کی۔ اور علاقہ بھر میں معروف ہوئے۔ آُ بہت ہی نیک اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ ایک وسیع زرعی رقبے کے مالک ہونے کے باوجود بالکل سادہ اور درویشانہ طرز زندگی کا عملی نمونہ تھے۔ آپ نے پوری عمر کسب حلال کیا۔ اپ ایک وسیع حلقہ احباب رکھتے تھے۔ جسوال میں سب سے پہلے آپ نے سلسلہ عزاداری قائم کیا ایک مرتبہ چواسیدن شاہ میں میلہ منعقد ہوا، آپ کو کبڈی میچز کے لیے خصوصی طور پر بلایا گیا، آپ کو وہاں ایک خاتون زار و قطار روتی ہوئی ملی پوچھنے پر پتہ چلا کہ اس بیچاری کا کمسن بیٹا ایک پٹھان اغوا کر کے لے جا رہا ہے۔ آپ اس پٹھان کے پیچھے دوڑ پڑے۔ وہ ابھی زیادہ دور نہ گیا تھا، آپ نے اسے دبوچ لیا اس سے گتھم گتھا ہوئے اس جھڑپ میں آُ کو شدید چوٹیں آئیں، لیکن الحمدللہ آپ اس کے چنگل سے بچے کو بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ پٹھان کو نہ صرف حوالہ پولیس کیا بلکہ اس بچے کو اس کی روتی بلکتی ماں کے حوالے کر کے ڈھیروں دعائیں بھی حاصل کیں۔ آپ نے مورخہ 23 فروری 1987ء کو اس دار فانی سے کوچ کیا۔ آپ کا مدفن ڈھوک ٹاہلیاں ضلع چکوال میں ہے۔

احوال کیپٹن سید منظور حسین شاہ: آپ 24 اپریل 1964ء کو پیر سید انور شاہ صاحب کے گھر آنکھ کھولی۔ چواسیدنشاہ کے ہائی سکول سے نمایاں پوزیشن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ مورخہ 20 جنوری 1982ء کو پاکستان آرمی جوائن کی۔ اپنی محنت اور قابلیت کے نتیجے میں بہت جلد اپنے افسروں کی نظروں میں مقام بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ مورخہ یکم ستمبر 1985ء میں قبلہ پیر سید الطاف حسین شاہ صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ خاندان بھر میں ایک مثالی اور خوشگوار ازدواجی زندگی کے عنوان سے شہرت پائی۔ شاہ صاحب ایک بے ضرر، نرم مزاج اور سلیم الطبع انسان واقع ہوئے۔ آپ دوسروں کے دکھ درد سمجھنے والے ہمدرد انسان کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل آپ کی زوجہ محترمہ نے اس دنیا فانی کو خیر باد کہا۔ سید منظور حسین شاہ نے سیالکوٹ آزاد کشمیر، بہاولپور، لاہور، جہلم، پنو عاقل، گوجرانوالہ اور سیاچن گلیشیر خضدار جیسے اہم اسٹیشن پر شاندار عسکری خدمات سرانجام دیں اور شاندار ریکارڈ کے پیش نظر تمغہ خدمت دوئم اور تمغہ خدمت اول سمیت گیارہ میڈلز سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز آپ کو صدر پاکستان کی طرف سے دیے گئے اور چیف آف آرمی سٹاف سرٹیفیکیٹ کے علاوہ آنریری کیپٹن کے رینک سے سرفراز کیا گیا۔ جبکہ آپ کو بہاول نگر (فورٹ عباس) میں ایک مربع زرعی اراضی بھی الاٹ کی گئی۔ آپ نے گلیشر وار 1998ء اور کارگل وار 1999ء میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ کے تمام تر اعزازات بلاشبہ آپ کی شاندار عسکری خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ کی 22 جون 2016ء پاک آرمی سے ریٹائرمنٹ ہوئی۔

تحریر و حوالہ: سید علمدار حسین شاہ ہمدانی آف ڈھوک ٹاہلیاں چکوال

حضرت پیر سید محمد حسین شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ ٹبہ پیراں والا جھنگ)

ٹبہ پیراں ضلع جھنگ کی تحصیل اٹھارہ ہزاری کے ریگستانی علاقے صحرائے تھل میں ایک نخلستان ہے۔ جو اٹھارہ ہزاری سے تقریباً 22 کلومیٹر خوشاب روڈ پر واقع ہے۔ صحرائے تھل دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان میانوالی، بھکر، خوشاب، جھنگ، لیہ اور

مظفر گڑھ کے اضلاع میں ایک مثلث کی شکل میں پھیلا ہوا ہے۔ٹبہ پیراں ایک روحانی خانقاہ ہے جسے سو سال قبل دندہ شاہ بلاول کے قریب ڈھوک گل حسن کے ایک بزرگ سید حضرت پیر سید محمد حسین شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے آباد کیا۔آپ کی رشد و ہدایت اور برکات سے یہ علاقہ رفتہ رفتہ ایک روحانی مرکز بن گیا۔آج اس درگاہ سے ہزاروں مریدین و متعلقین اور سالکین روحانی فیوض و برکات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

تذکرہ اولاد: سید گل شاہ ہمدانی ثانی مدفن ٹبہ پیراں: پیر سید گل شاہ ثانی حضرت پیر محمد حسین شاہ ہمدانیؒ کے دوسرے فرزند تھے۔ شریف النفس و نیک صالح بزرگ تھے۔اپنے والد محترم کی طرح خانقاہ سلطان باہو سرکارؒ سے منسلک رہے۔حلقہ ارادت وسیع تھا۔آپ اپنے والد کے ساتھ ٹبہ پیراں والے میں مدفن ہیں۔

سید لعل شاہ ہمدانی ابن سید گل شاہ ثانی: آپ نے دینی تعلیم اپنے دادا سید محمد شاہ ہمدانی سے حاصل کی جبکہ دنیاوی تعلیم کا کچھ حصہ میانوالی اور جھنگ سے حاصل کیا۔عابد شب، دیندار بزرگ تھے۔اکثر عبادات میں مشغول رہتے۔آپ نے اپنی تمام زندگی دربار شریف کی خدمت کی اور اپنے مریدین کی اصلاح میں گزاری۔

سید علی فہد الاعرجی ہمدانی مرحوم (غریبوال ضلع جہلم)

سید علی فہد اللہ بن سید ابرار حیدر بن سید محمد حسین شاہ ہمدانی سوشل پلیٹ فارم پہ ایڈمن: فہد شاہ ہمدانی کے نام سے جانے جاتے تھے۔انہوں نے تعلیم نجی سکول الرحمان سائنس سکول اینڈ کالج سے، بعدازاں سول انجینئرنگ کی تعلیم حراء ٹیکنکل کالج سرگودھا سے مکمل ہونے کے بعد چکوال کا رخ کیا۔فہد شاہ ہمدانی سوشل میڈیا فیس بک کے پیج اردو غزل کے مشہور ایڈمن تھے۔ان کی کتاب مشکلات اور یقین (جو کہ فی الوقت نامکمل ہے) بہت مقبولیت کی حامل ہے۔سید علی فہد ایک باحوصلہ، مضبوط اعصاب کا مالک جوان تھا۔

سید علی فہد نے کم بیش دو سال سے زائد عرصہ بیماری میں گزارا اور طرح طرح کی اذیتوں و پریشانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن 23 جون 2021ء کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوا۔خداوند متعال سید علی فہد ہمدانی کے درجات بلند فرمائے۔آمین

سید ولایت شاہ ہمدانیؒ و خانوادہ (سادات ہمدانیہ قادر پور)

سید ولایت شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ قادر پور میں مشہور بزرگ سید احمد شاہ ہمدانی ابن شاہ علی مدد ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ آپ نسبی اور خاندانی شرافت، ذکر و اذکار، عابد و زاہد بزرگ تھے۔محبت اہل بیتؑ سے سرشار و فروغ ولا و عزاء میں بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ کا سلسلہ نسب 9 پشت پر جا کر حضرت شاہ ابراہیم ہمدانیؒ مدفن کرڑ تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی سے اور 10 پشت پر جا کر سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ مدفن دندہ شاہ بلاول سے جا ملتا ہے۔آپ قادر پور ہمدانیہ میں دفن ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید احمد شاہ ہوئے۔سید احمد شاہ قادر پور میں تولد ہوئے۔آپ کے سلسلہ نسل تین سے فرزند ہوئے۔غلام قادر شاہ،

شاہ فیض اور ہاشم دریا شاہ۔

ذیلدار حاجی سید شاہ فیض ہمدانی وخانوادہ: سید شاہ فیض ہمدانی قادر پور میں سید احمد شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ آپ سید احمد شاہ ہمدانی کے دوسرے فرزند ہیں۔ سیاسی وسماجی اعتبار سے ملک بھر میں آپ کا نمایاں مقام تھا۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ آپ ضلع کونسل کے سدابہار ممبر رہے۔ اس کے علاوہ مارکیٹ کمیٹی کے چیئرمین بھی تھے۔ علاقائی وملکی سیاست میں آپ کا بہت اثر ورسوخ تھا۔ آپ بڑے زمیندار تھے۔ اس لیے انگریز گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو ذیلدار کا خطاب ملا۔ اچھے اخلاق، شرفی ونسبی شرافت سے اور غرباء ونادار لوگوں کی مدد کی وجہ سے علاقہ بھر میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کے سید فخر امام سے دیرینہ تعلقات تھے۔ جب سید فخر امام اسپیکر اسمبلی منتخب ہوئے تو آپ نے اس کے اسپیکر بننے کی خوشی میں تلہ گنگ میں ایک عظیم الشان دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ جو شاید اب تک تلہ گنگ کی تاریخ کی سب سے بڑی دعوت تھی۔ آپ کی وفات پر شاہ محمود قریشی کے والد نے آپ کے بیٹوں کی دستار بندی کی تھی۔

سید لعل حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ میال شریف تحصیل چواسیدن شاہ چکوال)

آپ 1961ء میں میال شریف تحصیل چواسیدن شاہ ضلع چکوال میں سید امیر عالم شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے ہی حاصل کی۔ آپ نے اپنی جوانی میں ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری میں کام کیا اور بعد میں آپ نے لاہور میں رستم سہراب فیکٹری میں 30 سال کام کیا۔ آپ نے نہایت سادہ زندگی گزاری۔ آپ کی شادی سید الطاف حسین شاہ کی ہمشیرہ سے ہوئی۔ آپ انتہائی شریف، خوش اخلاق اور کھرے آدمی تھے۔ آپ کی وفات 24 دسمبر 2016ء کو ہوئی۔ آپ میال شریف کے مقامی قبرستان میں مدفون ہیں۔

حضرت پیر سید اصغر علی شاہ ہمدانی (کلووال ضلع منڈی بہاؤالدین)

سادات ِ ہمدانیہ کلووال سید حیدر شاہ ہمدانی (دربارِ عالیہ تھرپال شریف ضلع چکوال) کی اولاد میں سے ہیں۔ سید حیدر شاہ ہمدانی کے بیٹے سید پیر اصغر علی شاہ ہمدانی 1852ء کو تھرپال شریف ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد سید حیدر شاہ ہمدانی سے حاصل کی، دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے بھائی سید باغ علی شاہ ہمدانی کے ہمراہ دین کی تبلیغ کے سلسلے میں ضلع منڈی بہاؤالدین کے علاقے کلووال میں آ کر قیام کیا۔ بچپن سے ہی آپ کا رُجحان دین کی طرف تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صاحبِ کرامت، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ دین کی تبلیغ کے سلسلے میں آپ جب ضلع منڈی بہاؤالدین کے علاقے کلووال میں پہنچے تو گھوڑے کو باندھنے کے لیے ایک لکڑی کا ٹکڑا زمین میں گاڑھا جو کچھ عرصے بعد ہی ایک تناور اور گھنے بوہڑ کے درخت کی شکل اختیار کر گیا جو آج تقریباً ڈیڑھ سو (150 سال بعد بھی اُن کی کرامت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ نے اپنے مرشد کی دعا اور ہدایت کے مطابق تمام

عمر صرف سفید لباس زیب تن کیا اور سواری کے لئے صرف سفید گھوڑا ہی استعمال کیا۔ آپ نے ہمیشہ چھوٹے بڑے سے ادب و احترام اور محبت سے گفتگو کی۔ علاقے کے لوگوں کو دین کی تعلیم دی اور سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا۔ آپکا دربار شریف کلووال ضلع منڈی بہاؤالدین میں موجود ہے۔ ہر سال ساون کی پہلی جمعرات آپ کا عُرس مُبارک منایا جاتا ہے، جس میں ہزاروں کی تعداد میں عقیدت منداور آپ کے مریدین شرکت کرتے ہیں۔ آپ کے دربار کی خاص بات یہ ہے کہ آپ کے دربار میں چندہ وغیرہ کے لئے کوئی گلہ (صندوقچی) وغیرہ موجود نہیں ہے۔

پیر سید باغ علی شاہ ہمدانی: آپ کے دوسرے بھائی سید باغ علی شاہ ہمدانی بھی اللہ کے نیک بندوں میں شامل تھے۔ آپ نے تقریباً 14 حج مختلف قافلوں کے ساتھ پیدل سفر کر کے ادا کیے۔ آپ کا لوگوں سے بات چیت میں شائستگی کا یہ عالم تھا کہ ہر چھوٹے بڑے کو جی کر کے بولتے اور بلاتے تھے، جس کی وجہ سے آج تک ان کا خاندان شاہ جی کا خاندان مشہور ہے۔

پیر سید احمد علی شاہ ہمدانی: سید باغ علی شاہ ہمدانی کے بیٹے سید احمد علی شاہ ہمدانی بھی اللہ کے ولی اور بڑی حکمت والے تھے۔ آپ انتہائی دانا، فہم پرست، بہترین حکیم اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت باکمال شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی صفات سے نوازا تھا۔ آپ کے پاس لوگ دور دور سے اپنے مسائل لے کر آتے اور فیض یاب ہو کر واپس لوٹتے تھے۔ ایک دفعہ آپ اپنے مریدین کے ہمراہ تبلیغِ دین کے لیے جا رہے تھے کہ آپ کے سامنے سے ایک بہت بڑا سیاہی مائل سانپ گزرا اور سامنے موجود پانی کے چھپڑ میں غائب ہو گیا۔ جسے دیکھتے ہی آپ نے مریدین سے واپس لوٹنے کا کہا اور آگے سفر کا ارادہ ترک کر دیا۔ مریدوں نے ادب و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ترکِ سفر کی وجہ دریافت کرنا مناسب نہیں سمجھا اور خاموشی سے واپس ہو لیے، جیسے ہی سید احمد شاہ ہمدانی اپنے ڈیرے پر پہنچے لوگ ایک شخص کو انتہائی تشویشناک حالت میں اُن کے پاس لائے اور بتایا کہ اِسے کسی زہریلے سانپ نے کاٹا ہے اور حالت بہت خراب ہے۔ سید احمد شاہ ہمدانی نے اس شخص کے زخم کو صاف کیا اور اُس کی مرہم پٹی کرنے کے بعد اُسے پانی پر دَم کر کے دیا جس کو پیتے ہی اُس شخص کی حالت بہتر ہونے لگی تب آپ نے اپنے مریدین کو کہا کے جو سیاہ سانپ ہمارے سامنے سے گزر کر پانی میں داخل ہوا تھا اُسے دیکھ کر ہی میں نے آگے سفر کا ارادہ ترک کیا تھا کیونکہ مجھے علم ہو گیا تھا کہ یہ لازماً کسی کو ڈس کر آیا ہے اور لوگ اُس مریض کو لے کر میری طرف آتے ہوں گے، میرے وہاں موجود نہ ہونے پر مریض کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے اسی لیے میں نے واپسی کا ارادہ کیا۔

پیر سید ظہور علی شاہ ہمدانی: سید احمد علی شاہ ہمدانی کے بڑے بیٹے سید ظہور علی شاہ ہمدانی بھی اپنے باپ، دادا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تمام عُمر لوگوں کو دین کی طرف بلاتے رہے اور دین کی خدمت کرتے رہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ سید ظہور علی شاہ ہمدانی پاکستان کے مایہ ناز گھڑ سوار اور نیزا بازی کے بہترین کھلاڑی بھی تھے۔ سید ظہور علی شاہ ہمدانی محمدی حیدری سلطانیہ شاہین کلب آف پاکستان کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔ آپ کی وفات 2 مارچ 2003ء میں ہوئی اور آپ کا دربار شریف بھی کلووال ضلع منڈی بہاؤالدین میں ہے۔

باباجی حضرت قبلہ سید ہدایت شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک دندہ شاہ بلاول)

نقیب الاشراف قبلہ باباجی حضرت سید ہدایت شاہ ہمدانیؒ 1888ء میں دندہ شاہ بلاول میں متولد ہوئے۔آپ کے والد محترم حضرت سید محمد شاہ ہمدانیؒ المعروف مینہ والے (بارش والے) جو صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔انہی کی بدولت باباجی کا رجحان دین کی طرف تھا۔صاحب کشف وکرامت ،صوم صلوۃ کے پابند،تہجد گزار بزرگ تھے۔آپؒ نے فوج اور پولیس میں ملازمت کی ،دونوں جنگوں عظیم میں حصہ لیا۔دوران سروس آپ نے سورہ یاسین کا چلہ کیا اور وظائف تاوصال جاری رہے۔سندھ میں رسہ کشی کے مقابلے میں آپ کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ایک دفعہ سندھ میں رسہ کشی کا مقابلہ تھا۔آپ رسہ کشی ٹیم میں بینڈی ہوتے تھے۔جس پر پوری ٹیم کا دارومدار ہوتا ہے۔چار گھنٹے گزر گئے لیکن کوئی بھی ٹیم مقابلہ جیتنے کی پوزیشن میں نہ تھی۔آپ کی ٹیم کا آفیسر صوبیدار گل ماہی تھا۔اس نے باباجی کو بلند آواز میں پکارا او ہمدانی پیر کیا کر رہے ہو مرشد۔تو باباجی فوراً نعرہ حیدری یاعلیؑ کی صدا بلند کی۔نعرہ لگانے کی دیر تھی دونوں ٹیمیں آپ کے قدموں میں آ پڑیں۔اور اسطرح آپ پورے سندھ میں رسہ کشی کے مقابلے کے چیمپین بنے۔آپ کی بہت سی کرامات زبان زدعام ہیں،طوالت کی وجہ سے صرف چند درج ذیل ہے۔جو لوگ بے اولاد آپ کے پاس دعا کے لیے حاضر ہوتے تو آپ کی دعا کی بدولت اللہ کریم انہیں صاحب اولاد کر دیتے۔وادی سون میں لوگ باباجی کو پتروں والا پیر کہتے۔1980ء میں ضلع بہاولنگر کے ایک چک 141 میں آپ امام مسجد تھے۔وہاں کا اسماعیل نامی نمبردار فالج کے مرض میں مبتلا تھا۔جب آپ دندہ شاہ بلاول واپس آنے لگے تو یہ نمبردار رو پڑا کہ باباجی آپ تو واپس جا رہے ہیں۔میرا جنازہ کون پڑھائے گا۔تو باباجی اس کو تسلی دی کہ میں خود آپ کا نماز جنازہ پڑھوں گا۔باباجی وہاں سے مستقل واپس دندہ شاہ بلاول آ گئے۔کچھ ماہ بعد اس نمبردار کا انتقال ہو گیا۔اس نمبردار کا بیٹا روتا روتا یہ کہہ رہا تھا کہ میرے والد کا جنازہ باباجی ہدایت شاہ ہمدانیؒ نے پڑھانا تھا اب وہ دندہ شاہ بلاول سے اتنی جلدی آ بھی نہیں سکتے تو غلام قادر نامی مقامی شخص اس نمبردار کے بچے سے کہنے لگا گھبراؤ نہیں میں نے ابھی کچھ دیر پہلے باباجی ہدایت شاہ جیؒ کو نہر کے کنارے بیٹھے دیکھا ہے۔اور پھر باباجی نے ہی اس نمبردار کی نماز جنازہ پڑھائی۔آپ جب نماز جمعہ پڑھاتے تھے۔جنات انسانی روپ میں آ کر آپ کی امامت میں نماز ادا کرتے تھے۔باباجی کا فرزند باوا محمد شاہ ہمدانی جب 1994ء میں حج کے لیے گئے تو آپ دندہ شاہ بلاول میں ہی حج کا سارا منظر بیان کر رہے تھے۔جب رمی جمرات میں پل ٹوٹنے سے بھگدڑ مچی تو باباجی نے دندہ شاہ بلاول سے بلند آواز میں کہا او حبشی میرے بیٹے کا خیال کر۔جب باوا محمد شاہ جی حج سے واپس تشریف لائے تو اس سانحہ کا اپنے والد صاحب سے ذکر کیا کہ اس سانحے میں تین ہزار حاجی شہید ہو گئے تو میں اس حادثے میں گرتے گرتے ایک حبشی کے نیچے آنے لگا تھا کہ اچانک سنبھل گیا۔جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا ایک دوست غلام محمد آپ کی عیادت کے لیے آیا تو اس نے حال احوال پوچھا تو قبلہ باباجی نے ان سے فرمایا کہ میرا اور شاہ غلام جیلانی کا ویزہ آ گیا ہے تو چند دن کے بعد یہ دونوں بزرگ ایک ہی دن اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔جب آپ کی تدفین ہو رہی تھی آپ کو لحد میں اتارا جا رہا تھا تو دور سے سید ابرار حسین شاہ ہمدانی جو کہ سید منیر عباس ہمدانی جدہ والے کے والد ہیں، نے دور سے کپڑا اہلایا کہ رک جاؤ۔تو تدفین کرنے والے اس کے انتظار میں ٹھہر گئے۔آخری شخص جس نے باباجی کا دیدار کیا وہ سید ابرار حسین شاہ ہمدانی تھے۔وہ کہتے کہ جب باباجی کے دیدار کے لیے میں نے کفن اٹھایا تو آپ سورہ یاسین کی تلاوت کر رہے تھے۔سبحان اللہ،14 محرم الحرام 1416ہجری بمطابق 25 جون

1994ء بروز ہفتہ تین بجکر پچاس منٹ پر بابا ہدایت شاہ ہمدانیؒ کا وصال ہوا۔اسی دن کی مناسبت سے 14 محرم الحرام کو دندہ شاہ بلاول میں آپ کا عرس مبارک منعقد ہوتا ہے۔اللہ کریم بابا جیؒ کے درجات بلند فرمائے۔آمین

سید حافظ محمد شاہ ہمدانی بن سید شاہ نور حسن ہمدانیؒ (مزار ٹبہ پیراں والا ضلع جھنگ)

آپ 1928ء میں دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول سے حاصل کی پھر لاوہ سکول سے پرائمری پاس کیا۔اس کے بعد لاوہ مدرسہ سے قرآن کریم حفظ کیا۔پھر آپ نے پاک آرمی میں شمولیت اختیار کی۔قیامِ پاکستان کے وقت آپ کی عمر تقریباً 9 سال تھی۔جب آپ کے والد کا انتقال ہوا تو آپ نے آرمی کو چھوڑ کر دندہ شاہ بلاول سے ہجرت کر کے چشتیاں کے چک نمبر 13 میں سکونت اختیار کر لی۔اور وہاں پر جامع مسجد میں شعبہ امامت سے منسلک ہوئے اور 31 جولائی 1966ء تک وہاں امامت کروائی۔پھر آپ یکم اگست 1966ء کو وہاں سے ہجرت کر کے چک نمبر 291 گ ب رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ آ گئے۔اور یہاں آ کر امامت شروع کی۔گاؤں کے سینکڑوں بچے اور بچیاں حصولِ تعلیم القرآن کے لئے آپ کے زیرِ تعلیم رہے۔آپ نے یہاں جامع مسجد کو ازسرِنو تعمیر کروا کر اس کو آباد کیا۔گاؤں کے بے شمار افراد کو نماز یاد کروائی اور نماز کی ترغیب دلا کر نمازِ پنجگانہ کا پابند بنایا۔اس گاؤں میں عید میلاد النبی ﷺ کا پہلا جلوس 1967ء میں آپ کی محنت و کاوش کی بدولت نکلا۔آپ نے لوگوں کو دین، قرآن، آقائے کریم ﷺ اور اہلِ بیتِ اطہارؑ سے محبت کا درس دیا۔آپ نے 1970ء میں شادی کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ صاحبزادیوں اور دو فرزندوں (سید علی اسد ہمدانی، سید غلام عباس ہمدانی) سے نوازا۔آپ انتہائی خوش مزاج اور خوش اخلاق انسان تھے۔مخفی انداز میں صدقہ وخیرات کرنے کے عادی تھے۔جب بھی کوئی سائل آپ کے دروازے پر آتا تو خالی ہاتھ نہ جاتا۔بلکہ بعض اوقات تو خود قرض لے کر ضرورتمند کی مدد کرتے۔آپ نے گاؤں کے کئی جھگڑے نہایت خوش اسلوبی سے ختم کروائے اور فریقین میں صلح کروائی۔آپ رمضان المبارک میں ہر سال 26 اور 27 کی درمیانی شب قرآن پاک کا شبینہ کرواتے اور تبرک کا بھی خاص انتظام کرواتے۔آدابِ رمضان پر بڑے سخت مزاج تھے، اگر کسی کو سرِعام کچھ کھاتے پیتے دیکھتے تو سخت ناراضگی کا اظہار کرتے۔کبھی بھی شریعت کی خلاف ورزی برداشت نہ کی۔

آپ نے یکم اگست 1966ء سے لے کر اپریل 2011ء تک تقریباً 45 سال جامع مسجد غوثیہ چک نمبر 291 گ ب رجانہ میں امامت کروائی، اس دورِ امامت میں اذان، نماز، سحر و افطار میں جس طرح وقت کی پابندی فرمائی اس کی مثال نہیں ملتی۔اپنے اس دور میں کبھی بھی کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلایا اور نہایت خودداری سے اپنے وقت بسر کیا۔عمر کے آخری عرصے میں ایک آدمی نے کہا کہ ہم آپ کو گاؤں سے نکالنا چاہتے ہیں تو آپ جلال میں آئے اور فرمایا کہ تو اپنی فکر کر، میرا رب تجھے نکالنے کا فیصلہ کر چکا ہے اور وہ شخص آپ کی وفات کے بعد بری موت مرا۔اور اس کا نام ہی گاؤں سے مٹ گیا، نہ اس کی اولاد رہی نہ ہی جائیداد رہی۔اور گاؤں سے بے نام ہو گیا۔گاؤں کے جن لوگوں نے بھی آپ کی مخالفت کی یا دل دُکھایا وہ گھرانے تباہ و برباد ہو گئے۔

آپ نے 14 ربیع الاول 1434 ہجری بمطابق 26 جنوری بروز ہفتہ رات تقریباً ایک بجے دار البقاء کی طرف سفر

فرمایا۔آپ کو آپ کی وصیت کے مطابق اپنے والدِ محترم کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔آپ کا مزار ٹبہ پیراں والا تحصیل اٹھارہ ہزار ی ضلع جھنگ میں ہے۔

حضرت پیر سید شاہ اورنگزیب ہمدانی (سادات ہمدانیہ قادر پور)

حضرت پیر سید شاہ اورنگزیب ھمدانی مرحوم دربار عالیہ حضرت بابا ساڑھی والی سرکار کے اپنی پتی کے سجادگان میں سے تھے۔ آپ کا شمار نہایت سادہ طبعیت بلند اخلاق ملنسار بزرگان میں ہوا کرتا تھا۔آپ زمینداری و پیری و مریدی سے وابستہ رہے۔ مارچ 2005ء میں اپنے جدامجد حضرت شاہ سلطان قادر بخش ہمدانی ؒ بابا ساڑھی والی سرکار کا عرس مبارک کا انعقاد کیا۔جس کا سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے۔آپ کے سلسلہ نسل سے دو فرزند سید مرید عباس ھمدانی و سید ظہیر عباس ھمدانی مذکور ہیں۔احوال باوا سید مرید عباس ھمدانی: باوا سید مرید عباس ھمدانی اپنے والد کی وفات کے بعد اپنے والد کے مسند نشین ہوے۔ اور پیری مریدی کے سلسلے بہ خوبی چلا رہے ہے۔اس کے علاوہ زمینداری سے بھی وابستہ ہے۔سلسلہ نسل سے چار فرزند سید امجد علی شاہ۔سید علی رضا۔سید حسنین اور سید لال شاہ ھمدانی مذکور ہیں۔ احوال پیر سید ظہیر عباس ھمدانی: باوا سید ظہیر عباس ھمدانی سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ پیر ہے۔آپ کو خواب میں حضرت حاجی لعل شاہ ھمدانی ؒ کی زیارت ہوئی تھی۔اور حضرت نے فرمایا کہ آپ کنڈ یاروں جاو اور ہماری نسبت سے ایک پیر وابستہ ہے۔اس سے جا کر بعیت کرو۔پیر سید ظہیر عباس کنڈ یاروں میں حضرت خواجہ محمد طاہر عرف سجن سائیں سے بعیت ہوے۔اور پھر خلیفہ مجاز بنے۔اصلاح امت وزکر واز کر کو پھیلانے میں مصروف عمل ہے۔سلسلہ نسل سے چار فرزند سید ز والقرنین حیدر۔سید امیر حسین۔سید حنان عباس اور سید شاہ اورنگزیب ھمدانی مذکور ہیں۔

نمبر دار سید شاہ فیض علی ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ قادر پور)

سید شاہ فیض علی ھمدانی اپنے گاوں قادر پور کے نمبر دار اور دربار عالیہ حضرت شاہ سلطان قادر بخش ہمدانی المعروف بابا ساڑھی والی سرکار کے اپنی پتی کے سجادہ نشین تھے۔زمینداری و پیری مریدی سے وابستہ رہے۔سلسلہ نسل میں چار فرزند سید ارشاد حسین، سید چن پیر، سید امجد اور سید کرم حسین مذکور ہیں۔

احوال نمبردار سید ارشاد حسین ھمدانی: آپ کو سیاسی سماجی حوالے سے نمایاں مقام حاصل ہے۔اپنی پتی کی جانب سے دربار شریف کے سجادگان میں سے ہے۔ پاکستان آرمی سے ریٹارڈ ہونے بعد اپنے والد کی نمبر داری و پیری مریدی کو سنبھالا۔سلسلہ نسل میں تین فرزند سید کرامت حسین۔سید اکرام حسین اور سید عرفان مذکور ہیں۔

احوال سید چن پیر شاہ ھمدانی: آپ پیری مریدی سے وابستہ ہے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید باسط شاہ ھمدانی مذکور ہیں۔سید باسط شاہ ھمدانی پاکستان آرمی کے نمایاں اتھلیٹ بن کر سامنے آئے اور میڈلز وتعریفی اسناد اپنے نام کی۔

احوال سید امجد حسین ہمدانی مرحوم: آپ پیری مریدی سے وابستہ تھے اور کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید سید فیض علی ھمدانی مذکور ہیں۔جو کہ نیٹ بال والی بال گیم کا چیمپین کھلاڑی ہے۔

احوال سید کرم حسین ہمدانی: آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند سید زیشان۔سید رضوان۔سید تجبیل۔سید سندر عباس ھمدانی مزکور ہیں۔

بابا جی سید علی شاہ ہمدانی (دندہ شاہ بلاول)

بابا جی قبلہ کی پیدائش 1924ء کو شاہ سلطان بخش ہمدانیؒ کے گھر ہوئی۔دینی ماحول میں پلے بڑھے۔دینی تعلیم کے علاوہ میڈل تک تعلیم دنیوی حاصل کی۔پاکستان بننے کے بعد پاکستان آرمی توپ خانے میں شمولیت اختیار کی۔شروع سے بابا جی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔بابا جی قبلہ نے 1959ء تک پاک آرمی میں ملازمت کی۔بابا جی کو گولڑہ شریف کے آستانے سے بہت محبت تھی۔ایک،دو بار گولڑہ شریف کے چکر بھی لگائے۔لیکن قبلہ بابا جی کی ملاقات حضرت پیر سید غلام محی الدین گیلانی المعروف بابو جی سرکار سے نہ ہوسکی۔پیر صاحب حج اور عمرے کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب گئے ہوئے تھے۔دو بار بغیر ملاقات کے واپس اپنی یونٹ چلے گئے۔اسی دوران ایبٹ آباد میں کسی نے بزرگ ہستی سید منظور شاہؒ کا بتایا۔جنہوں نے 40 سال کے لیے چپ رہنے کا روز رکھا ہوا تھا۔وہ وقت کے ولی اللہ تھے۔انہیں تحریر کر کے اپنا مسئلہ بتانا ہوتا تھا اور وہ اس کا جواب تحریر کی صورت میں دیتے تھے۔کیونکہ انہوں نے خاموش رہنے کا روزہ رکھا ہوا تھا۔بابا جی منظور شاہ کو قبلہ بابا جی سید علی شاہ ہمدانیؒ نے اپنا مسئلہ تحریر کر کے بتایا کہ وہ گولڑہ شریف کے آستانے سے بہت محبت کرتے ہیں اور اپنا روحانی سلسلہ طریقت گولڑہ شریف سے کرنا چاہتے ہیں۔مگر حضرت بابو جی سرکارؒ سے ملاقات نہیں ہو رہی دو بار گیا وہاں۔تو بابا منظور شاہ بخاریؒ نے جواب تحریر فرمایا کہ اس بار گولڑہ شریف جاؤ حضرت پیر سید غلام محی الدین گیلانیؒ المعروف بابو جی سرکار سے ضرور ملاقات ہوگی۔ان کی زیارت بھی ہوگی۔بیعت بھی لیں گے اور فیض خلافت بھی عطاء فرمائیں گے۔چنانچہ بابا جی منظور شاہ کے فرمان کے مطابق آپ چھٹی لے کر گولڑہ شریف درگاہ پہ پہنچ گئے تو وہاں محفل سماع جاری تھی۔محفل سماع اور دعا کے بعد حضرت بابو جی سرکارؒ سے ملاقات کی اور بیعت فرمائی اور فیض خلافت عطاء فرمائی۔گولڑہ شریف سے واپس مرشد پاک سے ملاقات کے عد واپس اپنی یونٹ روانہ ہو گئے۔کچھ عرصہ ملازمت کا سلسلہ چلتا ہے۔1959ء میں آپ نے فوج کو خیر باد کہہ دیا اور واپس گھر دندہ شاہ بلاول آ کے اپنی فیملی کے ساتھ بہاولنگر چلے گئے۔وہاں ضلع بہاولنگر میں آپ نے تحصیل چشتیاں شریف کو اپنا مسکن بنایا۔وہاں پہ تبلیغ دین کا سلسلہ شروع کیا۔قبلہ بابا جی سید علی شاہ ہمدانیؒ کے ہاتھ کرسچین (عیسائی) خاندان نے اسلام قبول کیا۔بابا جی کے ضلع بہاولنگر میں قیام کے دوران 1965ء کی جنگ لگ گئی پاک فوج کی نفری کم تھی اس وقت بابا جی کو فوج نے دوبارہ بلوالیا۔بابا جی قبلہ آزاد کشمیر کے محاذ پر دشمن سے لڑتے رہے۔جنگ کے دوران زخمی ہوئے تو گھر کی فکر تھی مرشد کی زیارت ہوئی اور فرمایا بیٹا پریشان نہ ہوں۔حوصلہ ملا مرشد کے فرمان سے۔اور جذبے سے لڑائی لڑے اور غازی بن کر واپس لوٹے اور دوبارہ اپنا روحانی سفر تبلیغ دین شروع کیا۔مرشد سے فیض تو ملا مگر مرشد نے بیعت کرنے کی اجازت نہیں دی۔بابا جی قبلہ نے اپنے پیر مرشد کے نظریہ پر ایمان کامل رکھتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت ﷺ کا دفاع کیا۔اور مختلف محافل کے ذریعے عقیدہ ختم نبوت ﷺ کا کام کیا۔کلمہ حق بلند کیا۔دشمن دین سے شدید نفرت رکھتے تھے۔بابا جی زندگی کی آخری

سانس تک اپنے مرشد کی تعلیمات کے ترجمان رہے۔ باباجی قبلہ شریعت کے بہت پابند تھے۔اعلیٰ اخلاق کی بدولت دشمن بھی آپ سے محبت رکھتے تھے۔ساری زندگی درویشی فکر میں گزاری۔کسی کو برا بھلا تک نہیں کہا۔قرآن وسنت سے جڑے رہے اور اپنے مرشد اور اپنے جدامجد حضور شاہ ہمدانؒ کے مشن پہ کاربند رہے۔ان کی تعلیمات کو عام کیا۔محبت وامن کا پیغام دیا۔زندگی کی آخری سانس تک درود وسلام ذکر اللہ۔ 12 امام والا وظیفہ اور مولا علی مشکل کشا شیر خدا کے ذکر میں محو رہے۔ باباجی قبلہ ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ 2010 میں باباجی قبلہ کو فالج ہوا۔ باباجی نے زندگی کے باقی سال اپنے آبائی گھر دندہ شاہ بلاول گزارے۔ 2010 میں آپ دندہ شاہ بلاول آگئے۔اور باقی کی زندگی بیماری اور تکلیف کے باوجود اذکار اور نماز کو نہ چھوڑا۔ بالآخر 2015 میں باباجی قبلہ اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ غسل سے پہلے بابا کے چہرے پر جو نور تھا غسل کے بعد تو اور زیادہ ہو گیا۔جو آپ کے چہرے کی زیارت کرتا سبحان اللہ کی آواز بلند کرتا۔ باباجی کو قبلہ خلیفہ حضرت بابو جی سرکارؒ کے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

حضرت سخی سید شاہ محمد شریف ہمدانیؒ (مزار مبارک متصل محمود شہید قبرستان دندہ شاہ بلاول)

ہر زمانے میں اللہ پاک کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہوتے جن کا کام امت مسلمہ کی بھلائی وبہتری کے لیے سعی وکوشش کرنا ہوتا ہے۔ایسے نقوش قدسیہ جو کہ نہ صرف فرد ومعاشرے کو جسمانی طور پر سنوارنے کی تحریک برپا کرتے ہیں بلکہ اپنی توجہ باطنی اور ذکر الٰہی کے چراغ غالمتاب انسانیت کی روحانیت کو بھی جلا بخشتے ہیں۔جنکی محبت بھری شفقت آمیز تعلیمات سے ایک عالم فیض حاصل کرتا ہے۔جنکی زندگی کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول اور اسکی مخلوق کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔ ایسے فرشتہ سیرت انسان جو خلق خدا کو گمراہیوں کے دلدل سے نکال کر شاہراہ ہدایت پر گامزن فرماتے ہے۔جنکی ہر ادا سے محبوب حقیقی کے حسن کی جھلک نظر آتی ہے۔دندہ شاہ بلاول ضلع چکوال میں سلسلہ چشت سے وابستہ ایک درخشندہ ستارہ حضرت شاہ محمد شریف ہمدانیؒ دندہ شاہ بلاول کے مشہور بزرگ حضرت پیر سید غلام حیدر شاہ ہمدانیؒ کے ہاں تولد ہوئے۔آپ کی ولادت 1901ء میں ہوئی۔آپ کے والد گرامی ایک عظیم روحانی بزرگ تھے اور انہوں نے ہی آپ کو قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کیا۔آپؒ کی یہ خاصیت تھی کہ آپ نے قرآن کریم پنجابی تفسیر کے ساتھ پڑھا۔اور جب بھی قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو ساتھ ہی پنجابی میں اسکا ترجمہ بھی کرتے تھے۔ تاکہ ساتھ بیٹھنے والے اور سننے والے کو بھی سمجھ آسکے۔روحانی منازل کے ادوار طے کرنے کے لیے آپ میرا شریف حضرت خواجہ میرویؒ سے بیعت ہوئے۔

1923ء میں اپنے والد محترم کے اس دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد مسند نشین ہوئے۔نوافل، ذکر واذکار وعبادات میں مشغول رہتے۔اعلیٰ درجے کی سیرت وکردار کے حامل تھے۔ہر کسی سے شفقت سے پیش آتے۔قول وفعل میں تضاد نہ تھا۔ بلاتفریق ہر کسی کی غمی وخوشی میں شریک ہوتے تھے۔نیکی کی تلقین فرماتے اور گناہوں سے بچنے کی نصیحت ووعظ فرماتے تھے۔آپ کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا اور ہے۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تعلیم دیتے تھے۔اور اگر کوئی تعلیمات الٰہی سے روگردانی کرتا تو سخت غصہ فرماتے تھے۔ آپ کا مقبولان بارگاہ الٰہی میں شمار ہوتا تھا، جو دعا فرماتے تھے اللہ رب العزت اسے شرف قبولیت عطا فرماتے۔آپؒ اللہ سبحان تعالیٰ کی عطاء صاحب کشف تھے۔

ایک دفعہ آپ تحصیل قائد آباد کے علاقہ شاہ والا تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچے تو نماز کا وقت تھا، آپ مسجد تشریف لے گئے اور باجماعت نماز کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپؒ نے پہلی رکعت کا سجدہ کیا اور سلام پھیر کر واپس بیٹھک میں آ گئے اور یہاں دوبارہ نماز ادا کی۔ جب مسجد میں نماز کی ادائیگی پوری ہوگئی تو پوری مسجد و پیش نماز اس بات پر حیران تھے کہ پیر صاحب پہلی رکعت میں ہی نماز چھوڑ کر چلے گئے۔ تمام نمازی اور پیش نماز سب اکٹھے ہو کر باوا جی کے پاس پہنچے اور تعجب سے درخواست کی کہ آپ نے نماز کیوں چھوڑ دی تھی۔ جس پر آپؒ نے ان سے فرمایا کہ اپنے پیش نماز سے پوچھو، یہ تو نماز میں اپنی گائے کو ڈھونڈ رہا تھا جبکہ مسجد تو اللہ کی عبادت کے لیے مختص ہے۔ اس پر پیش نماز شرمندہ ہوا اور اس نے لوگوں کو بتایا کہ صبح میری گائے جنگل میں چرنے کے لیے گئی اور واپس نہیں آئی۔ لہٰذا میں اس لیے پریشان تھا اور مجھے نماز میں بھی گائے کی فکر لگی ہوئی تھی۔ دوسرا بڑا مشہور واقعہ کہ علاقہ داؤدخیل میں ایک شخص کا قتل ہوگیا تھا۔ دو تین دن گزر گئے تھے لیکن اس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکا۔ حضرت سید شاہ محمد شریف ہمدانیؒ اس مقتول کے گھر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے تو مقتول کے بھائی نے آپؒ سے عرض کیا کہ میرے بھائی کے لیے دعا فرما دیں اور اس کے قاتل نہیں مل رہے آپ دعا کریں کہ اس کا قاتل پتہ چل جائے تو آپ نے دعا فرمانے کے بعد کہا کہ کتا خود بھونک پڑے گا۔ آپ کی زبان مبارک سے الفاظ نکلنے کی دیر تھی کہ مقتول شخص کا بیٹا بول پڑا کہ میں نے اپنے باپ کا قتل اپنے ماموں کے کہنے پر کیا ہے۔ مجھے معاف کر دیں۔ اس کے علاوہ آپ کے بہت سے واقعات زدزباں عام ہے۔

آپ کے سلسلہ اطہر میں تین فرزندگان حضرت شاہ سید محمدؒ، حضرت حافظ احمد شاہ اور حضرت خواجہ شاہ نظام الدین ہمدانی تھے۔

آپؒ نے 17 مئی 1993ء کو اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ کو حضرت محمود شہید کے سادات ہمدانیہ قبرستان میں سپردخاک کیا گیا۔

حضرت سخی شاہ زمان ہمدانی بن حضرت سخی شاہ گل محمد شہید ہمدانیؒ (مزار مبارک شاہ گل پیر شہید حویلی دندہ شاہ بلاول)

سید سخی شاہ زمان ہمدانی سید شاہ گل پیر ہمدانیؒ کے فرزند اور راور سید سخی سلطان قادر بخش ہمدانی المعروف بابا ساڑھی والا کے والد گرامی ہیں۔ آپ سادہ مزاج اور غریب پرور تھے اور زیادہ وقت ذکر الٰہی میں گزارتے تھے۔ آپ کا مزار اقدس اپنے والد صاحب کے دائیں جانب دندہ شاہ بلاول میں موجود ہے۔ اپنے وقت کے بلند پایہ ولی اللہ تھے۔

حضرت سید پیر شاہ ہمدانی بن سید سخی سلطان قادر بخش ہمدانیؒ

(مزار دربار سخی نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ دندہ شاہ بلاول)

بزرگوں کی روایات کے مطابق سید پیر شاہ ہمدانی بن سید سخی سلطان قادر بخش ہمدانیؒ آپ آبائی شہر دندہ شاہ بلاول تشریف لائے اور یہاں ہی وفات پا گئے آپ کو حضرت سید احمد المعروف سخی نوری سلطان بلاول ہمدانی کے ساتھ دفن کیا گیا آپ کا مزار دندہ شاہ

بلاول میں ہے۔آپ غیر شادی شدہ اور لا ولد تھے۔

حضرت خواجہ شاہ نظام الدین ہمدانیؒ (دندہ شاہ بلاول)

آپ 1943ء میں حضرت سید شاہ محمد شریفؒ کے گھر پیدا ہوئے۔حضرت سید شاہ محمد شریف نے آپ کا نام اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ نظام آف تونسہ شریف کے نام پر رکھا۔اس وجہ سے سب آپ کو خواجہ صاحب کہہ کر بلاتے اور پکارتے۔آپ نے ابتدائی تعلیم لاوہ سے اور میٹرک تلہ گنگ سے کی۔اور اسلامیات اور عربی علوم میں ایم اے کی ڈگری پنجاب سے حاصل کی۔بعدازاں آپ محکمہ تعلیم SST بھرتی ہوگئے۔آپ نے اٹک،تلہ گنگ،ونہار، چکوال اور دندہ شاہ بلاول میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات رہے۔آپ ازحد محنتی اور وقت کے پابند تھے۔آپ نہایت ہی ملنسار اور ہنس مکھ شخصیت کے مالک تھے۔ 1996ء میں آپ نے ریٹائرمنٹ لے لی۔ آپ بہت ہی صابروشاکر اور صبروتحمل سے کام لینے والے تھے۔2010ء میں آپ کا وصال ہوا۔آپ کے جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔آپؒ کو قبرستان ساداتِ ہمدانیہ میں بڑے بھائی حضرت شاہ سید محمد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔آپ کے تین صاحبزادے ڈاکٹر سید نثار حسین شاہ(انگلینڈ)،سید عابد حسین شاہ،سید سجاد حیدر شاہ)مذکور ہیں۔

احوال ڈاکٹر سید نثار حسین شاہ ہمدانی: ڈاکٹر سید نثار حسین شاہ ایم بی ایس،میڈیکل سپیشلسٹ پاکستان،ہارٹ سپیشلسٹ یو۔کے (U.K) ہیں۔ڈاکٹر سید نثار حسین شاہ ہمدانی نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائرسکینڈری سکول دندہ شاہ بلاول سے حاصل کی۔ایم بی ایس گورنمنٹ میڈیکل کالج راولپنڈی سے کیا اور کچھ عرصہ ہولی فیملی ہسپتال میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔میڈیکل سپیشلسٹ کراچی سے کیا اور کچھ عرصہ آغا خان ہسپتال میں خدمات سرانجام دیں۔اس کے بعد ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی ملازمت کرتے رہے۔بعدازڈاکٹر سید نثار حسین شاہ ہمدانی ہارٹ سپیشلسٹ کے لیے Uk چلے گئے ۔ہارٹ سپیشلسٹ کا کورس کیا۔آپ بطور ہارٹ سپیشلسٹ بن کر واپس آئے کچھ راولپنڈی ہسپتال میں رہے۔مگر ڈاکٹر سید نثار حسین شاہ ہمدانی کو یہاں کے ہسپتالوں کا ماحول پسند نہ آیا۔اوراب مستقل طور پر بطور ہارٹ سپیشلسٹ Uk سیٹل ہوگئے اور ڈاکٹر صاحب اب بھی وہاں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ سید شاہ نظام ہمدانی کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

سید محمد شاہ ہمدانی (ڈھوک گل حسن،دندہ شاہ بلاول)

سید محمد شاہ ہمدانی نے 1920ء میں دندہ شاہ بلاول کے قریب ایک ڈھوک شاہ گل حسن سے ضلع چنیوٹ کی تحصیل لالیاں کے گاؤں چک 56 جنوبی عرف اعوان کا چلکی طرف ہجرت اور وہاں کی جامع مسجد میں امامت اور درس وتدریس کا آغاز کیا۔1945ء میں اس عالم کو خیر باد کہہ دیا اور ان کا مزار اسی گاؤں کے قریب ایک قبرستان میں ہے۔سید محمد شاہ ہمدانی کو اللہ نے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں۔بڑے بیٹے کا نام شاہ شیر بخش تھا۔ان کا انتقال جوانی میں ہوگیا۔ان کے دوسرے بیٹے کا نام شاہ شرف اور تیسرے بیٹے کا نام

احمد شاہ تھا۔ شاہ شرف تصوف اور کھیتی باڑی میں دلچسپی رکھتے تھے۔ اسی سلسلے میں کئی شہروں کا سفر کیا جن میں زیادہ دیر تک کا قیام سندھ کے شہر دادو، سکھر اور، کشمور جنوبی پنجاب کے شہر لیہ شامل ہیں۔ 1982ء میں واپس گاؤں دندہ شاہ بلاول رہائش پذیر ہو گئے اور 9 دسمبر 2019ء کو اس اس دنیا فانی سے کوچ کیا۔ ان کا مزار دندہ شاہ بلاول کے سعادت کے قبرستان ما مون شہید میں ہے۔ اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے سید ممتاز حسین شاہ ہمدانی اور چھوٹے بیٹے سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی ہیں۔

ممتاز حسین شاہ ہمدانی نے 1987ء میں فوج کے شعبہ EME شعبہ میں شمولیت اختیار کی اور 2007 میں L/Nk کے رینک میں پنشن آئے اور ابھی GHQ میں ملازمت اختیار کی ہے اور سید اعجاز حسین شاہ شعبہ مال برداری سے منسلک ہیں اور آبائی گاؤں میں رہائش پذیر ہیں۔

ممتاز حسین شاہ ہمدانی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ بڑے بیٹے سید فرحت عباس ہمدانی اور چھوٹے بیٹے سید امجد عباس ہیں۔ سید فرحت عباس ہمدانی نے 2009ء نے فوج کے شعبہ انفنٹری میں شمولیت اختیار کی اور اس وقت 7FF Unit میں عسکری خدمات انجام دے رہے ہیں۔ سید امجد عباس ہمدانی اپنے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ سید اعجاز حسین شاہ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ بڑے بیٹے سید ما مون اعجازِ ہمدانی، دوسرے بیٹے سید رافع اعجاز ہمدانی اور تیسرے بیٹے سید جنید اعجاز ہمدانی ہیں۔ سید محمد شاہ ہمدانی کے چوتھے بیٹے سید احمد شاہ ہمدانی نے ریاست بہاولپور کے نواب کی فوج میں شمولیت اختیار کی۔ بعد از پنشن چک 56 جنوبی میں رہائش پذیر رہے اور 2008ء میں اس دنیا فانی کو خیر باد کہا۔ ان کا مزار دندہ شاہ بلاول کے سعادت کے قبرستان ما مون شہید میں ہے۔ سید احمد شاہ ہمدانی کا ایک بیٹا سید زاہد حسین ہمدانی ہیں۔ سید زاہد حسین ہمدانی نے 1989ء میں فوج کے شعبہ انجینئر میں شمولیت اختیار کی۔ 2015ء مین پنشن آئے۔ پنشن کے بعد موٹر وے پولیس سے منسلک ہیں۔ سید زاہد حسین ہمدانی نے والد کے انتقال کے بعد واپس دندہ شاہ بلاول میں رہائش اختیار کی۔ سید زاہد حسین ہمدانی کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے سید باقر حسین ہمدانی لڑکپن میں فوت ہو گئے اور چھوٹے بیٹے سید مجاہد حسین ہمدانی ہیں۔

سید شاہ سلطان العارفین ہمدانی بن سید شاہ محمد امین ہمدانی (دندہ شاہ بلاول)

آپ 1935ء کو سید شاہ محمد امین ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ آپ حضرت سید شاہ محمد امین ہمدانی کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اور روحانی تربیت اپنے والد گرامی سے حاصل کی اور سلسلہ چشتیہ میں حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے نواسے حضرت خواجہ احمد علی سرکارؒ سے بیعت ہیں۔ آپ علاقہ کی مشہور روحانی شخصیت ہیں اور پنجاب بھر میں روحانی و تبلیغی دورہ جات آپ کی عادت کریمانہ ہے۔ زراعت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ آپ ایک بہترین گھڑ سوار بھی رہے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب تین فرزندوں (سید احمد حسین شاہ ہمدانی، سید فیاض حسین شاہ ہمدانی، سید شاہ اسحاق ہمدانی) سے چلا۔

سید احمد حسین شاہ ولد سید شاہ سلطان العارفین: آپ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کچھ عرصہ بحرین میں بھی رہے، بعد ازاں واپس آ کر دندہ شاہ بلاول میں زمینداری شروع کی اور ساتھ میں اپنے والد محترم کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اپنے حلقہ مریدین کو روحانی طور پہ فیض

یاب کرنے لگے۔نہایت شفیق اورکم گوطبیعت کے مالک ہیں اورعلاقے بھرکی ہرخوشی غمی میں شریک ہوتے ہیں۔آپ کاایک بیٹے سے سلسلہ نسب چلا،سیدعباس علی شاہ ولدسیداحمدحسین شاہ(تاریخ پیدائش(12-03-1987 ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول میں حاصل کی اور 2003ءمیں پاکستان ائیرفورس میں شمولیت اختیارکی۔

سیدفیاض حسین شاہ ہمدانی ولدسیدشاہ سلطان العارفین: ابتدائی تعلیم کے بعد پاکستان آرڈیننس فیکٹریز میں ملازمت اختیار کی۔آپ کے دوبیٹوں سے سلسلہ نسب چلا۔سیدریاض حسین شاہ ولدسیدفیاض حسین شاہ نے ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول میں حاصل کی بعدازاں اٹک سے میٹرک اورایف اے کی تعلیم حاصل کی۔اس کے بعدگاؤں واپس آکرفوٹواسٹوڈیوومووی میکنگ کے شعبے سے منسلک ہوگئے۔(سیدحسان علی شاہ ہمدانی وسیدفیضان علی شاہ ہمدانی ابن سیدریاض حسین شاہ ہمدانی)۔سیدمجتبیٰ حسن ہمدانی ولدفیاض حسین شاہ نے ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول اورلاوہ سے حاصل کی اورایف اےفضائیہ ڈگری کالج رسالپورنوشہرہ سے مکمل کیا۔آج کل پڑھائی اور جاب کے سلسلے میں اسلام آبادمقیم ہیں۔

سیداسحاق حسین شاہ ولدسیدشاہ سلطان العارفین: آپ نے ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول اورلاوہ سے حاصل کی بعدازاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعدشعبہ ٹیچنگ سے وابستہ ہوگئے۔

حضرت پیرسیدحافظ احمدشاہ ہمدانیؒ (دندہ شاہ بلاول)

برصغیرپاک وہند میں بیشمارعلماءاسلام اولیاءکرام اورپیرانِ عظام کی زندہ یادگاریں پائی جاتی ہیں جن کی مسلسل جدوجہد سے اس ظلمت کدہ کفروشرک میں نورحق جگمگایا اورآفتاب اسلام ضوفشاں ہوا۔ان میں سے ہرایک "ہرگلی لارنگ وبوئے دیگراست" کا مصداق ہے۔برصغیرکی عہدبہ عہدتاریخ اسلام کامطالعہ کیاجائےتوہمدانی سادات کاخاندان بھی نظرآئےگاجس کے بزرگوں نے دین کی سربلندی اورترویج اسلام کے لئے شب وروزمحنت کی۔ان میں حضرت شاہ ہمدانیؒ کانام سرفہرست ہے۔آپ کی آبائی اولادمیں سے ایک چمکتاہواآفتاب دندہ شاہ بلاول کی سرزمین پربھی ظاہرہوا،جن کے نام سے اس بستی کانام علاقہ میں مشہورہوا۔وہ ہستی حضرت سخی نوری شاہ سلطان بلاولؒ کی ہے آپ نےمخلوق خداکوظلمت وجہالت کی تاریکیوں سے نکال کرمعرفت الٰہیہ کےانوار سے متعارف کرایا۔آپ کےوصال کےبعدآپ کی اولادِاظہارسے بےشمارآفتاب ہدایت جنم لیتے رہےجومخلوق خداکےلئے ہدایت کامرکزہیں۔

اسی سلسلہ کاایک آفتاب ولایت حضرت پیرسیدشاہ محمدشریفؒ کےگھرانہ میں حضرت پیرسیدحافظ شاہؒ کےنام سے طلوع ہوا۔ آپ کی ولادت 1937ءمیں ہوئی،آپ حضرت شاہ غلام حیدرؒ کےپوتے حضرت شاہ محمدامینؒ کےبھانجے اورغوثِ زمان حضرت شاہ مرادؒ کےنواسے تھے۔آپؒ نے مڈل تک تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی اورپھرپربقیہ تعلیم حاصل کی۔قرآن پاک کاحفظ مولوی محمدخان صاحبؒ اورمولوی محمدصالح صاحب کےہاں دینی تعلیم کےلئےمیانوالی میں مقیم رہے۔روحانی فیض اورسلوک کےمدارج اپنے والد بزرگوارحضرت شاہ محمدشریف اورماموں حضرت شاہ محمدامینؒ کےہاں طےکئے۔جب روحانی ودینی علم کی طلب بڑھی تووالدبزرگوارکی اجازت سےروحانی علم کی تشنگی کےلئےسلسلہ چشتیہ کےآستانہ عالیہ تونسہ شریف کاانتخاب فرمایا۔

آپؒ مسلکاً حنفی اور مشرباً چشتی تھے۔ آپ کی ذات والا صفات تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ایک مرنجان مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت حلیم الطبع، خوش گفتار کردار تھے۔ المختصر یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ جلال و جمال کا حسین مرقع تھے۔ آپ نہایت ہی خوش الحان قاری قرآن تھے۔ عبادات وتسبیحات میں مشغول رہتے، نماز تہجد خاصہ اور تلاوتِ قرآن آپؒ کا معمول تھا۔ اللہ سبحان وتعالیٰ نے آپ کو مستجاب الدعاء کا رتبہ عطا کیا ہوا تھا۔ آپ کی زبان سے جو لفظ ادا ہوئے وہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئے۔ آپ کی بیٹھک میں لوگوں کا ایک جمِ غفیر ہوتا تھا۔ قصبہ چکڑالہ کے ایک ملک عالم شیر ہر روز آپ کی بیٹھک میں آتے، ایک شام کو وہ بیٹھک سے واپس جارہے تھے تو آپؒ کی زمین سے گزرے آپ کی زمین میں کچے چنوں کی فصل تھی تو اس نے کچے چنوں کی گٹھڑی باندھ لی جب اٹھا کے چلنے لگے تو راستہ نہ ملے۔ جب گٹھڑی رکھتے تو راستہ نظر آتا پھر اٹھاتے تو راستہ نہ ملتا۔ تو ملک عالم شیر گٹھڑی رکھ کہ گھر چلا گیا۔ اگلے دن جب وہ حضرت پیر احمد شاہ کی بیٹھک میں آیا تو آپؒ نے اس سے فرمایا کہ لالہ عالم شیر ہم نے دن کی روشنی کو منع نہیں کیا تو رات کے اندھیرے میں چنے اکھاڑنے کی کیا ضرورت تھی تو تب اس نے معافی مانگی کہ حضرت صاحب شیطان کے جھانسے میں آ کر ایسا کر دیا۔

1997ء کے الیکشن میں داؤد خیل اور حلقہ کے لوگوں نے آپؒ سے کہا کہ سابقہ حکومت میں دو گھڑی گروپ کے ایم این اے اور ایم پی اے نے حلقہ میں کوئی ترقیاتی کام نہیں کرائے اور نہ ہی لوگوں کے مسائل حل کیے۔ تو آپؒ نے پوچھا کہ اس باران کا مدمقابل کون ہے تو لوگوں نے کہا کہ ایم این اے کیلئے عبداللہ شادی خیل اور ایم پی اے کیلئے اکرام اللہ پائی خیل ہیں۔ لیکن ان کی پوزیشن بہت کمزور ہے تو آپ نے کہا کہ داؤد خیل میں فلاں جگہ حلقہ کے لوگوں کو اکٹھا کرو اور دونوں امیدواروں کو بھی بلاؤ۔ مقررہ دن آپ وہاں گئے تو جلسہ گاہ ایسے بھری ہوئی تھی کہ پاؤں رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ آپؒ سٹیج پر گئے اور دونوں امیدواروں کی دستار بندی کی اور دعا فرمائی اور لوگوں سے کہا کہ چاہے تم لوگ ان کو ووٹ دو یا نہ دو لیکن ہم ان کو ایم این اے اور ایم پی اے بنا کر جارہے ہیں۔ اور پولنگ والے دن آپ کا فرمان سچ ثابت ہوا اور دونوں امیدوار واضح برتری سے جیت گئے۔ بعد میں اکرام اللہ پائی خیل آپ کے پاس شکریہ ادا کرنے آیا اور تحفہ میں G3 بندوق لے کر آئے۔ تو آپؒ نے پوچھا کہ کیا خاصیت ہے تو اس نے کہا کہ مرشد اس کی رفتار اور نشانہ تیز ہے۔ جب آپؒ نے یہ سنا تو فرمایا کہ میری اپنی زبان G3 سے تیز ہے۔ ہمیں ان آتشیں اسلحے کی ضرورت نہیں۔ ہم تو امن کا درس دینے والے لوگ ہیں۔ اس لئے آپ اپنا تحفہ لے جائیں اور لوگوں کے مسائل پہ توجہ دیں، ایم پی اے اکرام اللہ خان تو پہلے ہی الیکشن میں آپ کے مستجاب الدعاء ہونے کا نظارہ دیکھ چکا تھا تو اس نے کہا کہ حضور میری اپنی نیت یہی ہے لیکن آپ میرے لئے پھر بھی دعا فرمائیں کہ میں ثابت قدم رہوں۔

مئی 1993ء حضرت شاہ محمد شریفؒ کی وفات کے بعد مسند نشینی پر فائز ہوئے۔ آپ کے مریدین وعقیدمند علاقہ تلہ گنگ، چکڑالہ، نمل، نواں، میانوالی، داؤد خیل، عیسیٰ خیل، بھکر، خوشاب، کروڑ، ملتان، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان اور کراچی تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جب کبھی آپ مریدین کے تقاضا پر کراچی تشریف لے جاتے تو تونسہ شریف حاضری دے کے جاتے۔ ساتھ ہی حضرت خواجہ غلام فریدؒ کوٹ مٹھن جو کے آپ ننھیال کے پیرومرشد ہیں، کے خاندان سے بے پناہ انس ومحنت رکھتے تھے۔

آپ مورخہ 5 جنوری 2004ء بروز سوموار بمقام 13 ذیقعد 1424 ہجری بوقت صبح مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔

بوقت وصال آپؒ کی عمر مبارک 67 برس تھی۔ آپ کے وصال کی خبر عزیز و اقربا اور مریدین پر بجلی بن کر گری۔ ہر آنکھ اشک بار تھی۔ سہ پہر 3 بجے آپؒ کا جنازہ کلمہ شہادت کی گونج میں اٹھایا گیا۔ جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی، جنازہ گاہ میں افراد کا سمانا مشکل تھا۔ آپ کو قبرستان سادات ہمدانیہ میں والد بزرگوار کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ کا عرس پاک ہر سال 12 اور 13 اکتوبر کو منایا جاتا ہے۔ آپ کی اولاد میں دو صاحبزادے (پیر سید محمد حسین شاہ ہمدانی سجادہ نشین، پیر سید صابر حسین شاہ ہمدانی) ہیں۔ پیر سید محمد حسین شاہ ہمدانی کے دو صاحبزادے (سید مبشر حسین شاہ ہمدانی، سید محمد شریف شاہ (ثانی) ہمدانی) ہیں۔

سید منور حسین شاہ ہمدانی ولد سید ستار شاہ ہمدانی (مدفن دربار بابا ساڑھی والی سرکار قادر پور)

سید منور حسین شاہ ہمدانی قادر پور اور دندہ شاہ بلاول کے بڑے زمینداروں میں شامل تھے۔ گھڑسواری اور نیزہ بازی کے شوقین تھے اور بہترین نسل کے گھوڑے پالتے تھے۔ سید منور حسین شاہ ہمدانی سادہ مزاج اور غریب پرور انسان تھے۔ سید منور حسین شاہ ہمدانی 1950ء میں فوت ہوئے اور سید قادر بخش ہمدانی المعروف بابا ساڑھی والا کے دربار والے قبرستان میں دفن ہیں۔ آپ کی نرینہ اولاد میں 4 بیٹے تھے۔ سید غلام اصغر شاہ ہمدانی ان کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ سید غلام اکبر شاہ ہمدانی ان کے تین بیٹے ہیں۔ سید رفاقت حسین شاہ ہمدانی ان کے پانچ بیٹے ہیں۔ سید افتخار حسین شاہ ہمدانی ان کے دو بیٹے سید آل علی، سید مستجاب حیدر ہیں۔

سید باقر حسین شاہ ہمدانی صاحب کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید علی اکبر شاہ ہمدانی ہے جو ابھی زیر تعلیم ہے۔

سید غلام اکبر شاہ ہمدانی اور سید باقر حسین شاہ ہمدانی صاحب کا تذکرہ الگ سے اس ایڈیشن میں موجود ہے۔

سید غلام اکبر شاہ ہمدانیؒ (خانوادہ سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول)

سید غلام اکبر شاہ ہمدانی 1936ء میں سادات ہمدانیہ قادر پور کے بزرگ سید منور حسین شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قادر پور و میانوالی سے حاصل کی۔ اپنے والد کی وفات کے بعد آپ نے قادر پور سے دندہ شاہ بلاول سکونت اختیار کی۔ آپ کا شمار دندہ شاہ بلاول اور قادر پور کے بڑے زمینداروں میں ہوتا تھا۔ آپ زمیندار کے علاوہ اسکول ٹیچر بھی تھے۔ اپنے وقت میں سیاسی اعتبار و سماجی اعتبار سے بہت با اثر ترین شخصیت تھے۔ آپ کا شمار اس وقت کے سیاسی لیڈروں پیر صفی الدین مکھڈ شریف اور ملک محمد الطاف لاوہ کے قریب ترین ساتھیوں میں ہوتا تھا۔ اچھے اخلاق، سیاسی و سماجی خدمات کی وجہ سے علاقے بھر و سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول میں یکساں مقبول تھے۔

احوال سید اجلال حسین ہمدانی: سید اجلال حسین شاہ 14 اکتوبر 1974ء کو سید غلام اکبر شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول ہائی سکول اور پھر تلہ گنگ ڈگری کالج سے گریجویشن کے بعد ایم اے اسلامیات اور ایم اے انگلش تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد تعلیم کے شعبے سے منسلک ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں اور زراعت میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ اپنے علاقے کے بڑے زمینداروں میں شامل ہیں۔

احوال سید منور حسین شاہ: آپ سید غلام اکبر شاہ ہم ہمدانی کے فرزند ہیں۔ 1972ء کو دندہ شاہ بلاول میں سید غلام اکبر شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول کے ہائی سکول سے مکمل کرنے کے بعد تلہ گنگ ڈگری کالج سے گریجویشن کیا اور پھر کچھ عرصہ گورنمنٹ کنٹریکٹر رہے اور اب اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اپنے علاقے کے بڑے زمینداروں میں شامل ہیں اور بہت اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ سید منور حسین شاہ کے ایک فرزند سید علی یاسر عباس ہمدانی ہے جو کہ ایف ایس سی کے طالب علم ہیں۔ سید منور حسین شاہ ہمدانی کا قادر پور اور دندا شاہ بلاول میں رقبہ بھی ہے۔

سید نور شاہ ہمدانیؒ و خانوادہ (سادات ہمدانیہ قادر پور)

سید نور شاہ ہمدانی اٹھارویں صدی کے وسط کے قریب سید شاہ نواز بن کرم شاہ ہمدانی کے گھر قادر پور میں پیدا ہوئے۔ آپ صوم صلوۃ کے پابند بزرگ تھے۔ سیاسی سماجی و مذہبی حوالے سے بھی نمایاں رہے۔ آپ کی شادی تلہ گنگ سادات میں سید نور حسین شاہ بن سید احمد سلطان شاہ ہمدانی کی دختر سے ہوئی، جس سے آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند (سید عاشق حسین شاہ، سید فدا حسین شاہ، سید شاہ نواز، سید کرم حسین شاہ) متولد ہوئے۔ آپ قادر پور میں اپنے گھر قریب حویلی نما قبرستان میں مدفن ہیں۔

احوال سید عاشق حسین شاہ ہمدانی: آپ سید نور شاہ ہمدانی کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ صوم صلوۃ کے پابند، سادہ مزاج، درویش طبیعت کے مالک تھے۔ قادر پور میں مدفن ہے۔ سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید مبشر حسین شاہ ہمدانی ہے جو کہ آرمی ریٹائرڈ ہیں۔ سیاست میں بھی طبع آزمائی کی۔ آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند (سید ذیشان ہمدانی، سید علی حسین، سید محمد نعلین ہمدانی) ہیں۔

احوال سید فدا حسین شاہ ہمدانی مرحوم: آپ سیاسی و سماجی حوالے سے علاقہ بھر کی مشہور شخصیت اور بارعب حیثیت کے حامل تھے۔ آپ اپنے خاندان کے اپنے گھر سے ملحقہ قبرستان میں مدفن ہیں۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید عابد حسین ہمدانی ہے۔ آپ کا ذوق مطالعہ بہت عمدہ ہے۔ اپنے اجداد کے تذکرات جو انہوں اپنے بزرگوں سے سن رکھے ہیں، کا کافی ذخیرہ ہے۔ اللہ پاک انہیں اولاد عطا فرمائے۔ آمین

احوال سید شاہ نواز ہمدانیؒ: سید شاہ نواز ہمدانی معروف صاحب کشف بزرگ تھے۔ سید نور شاہ بن شاہ نواز کے گھر پیدا ہوئے۔ سلسلہ ملازمت فوج سے وابستہ رہے۔ فوج سے پنشن نے کے بعد پیری فقیری شروع کی۔ پنڈی گھیب رکھی وسون کے اکثر لوگ مرید تھے۔ آپ کا مشہور دم گائے کے گرد کڑا مارنا تھا اور اس کے علاوہ ہوا کا دم بھی کرتے تھے۔ راقم نے بچپن میں دیکھا اور پھر قادر پور میں ملاقات کی، نہایت عبادت گزار بزرگ تھے۔ امام حسینؑ کے غم میں تمام عمر سیاہ لباس میں رہے۔ مجالس و ماتم داری کے انتظام میں پیش پیش رہتے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد امام بارگاہ قادر پور کے متولی بھی رہے۔ اپنی خوش اخلاقی، دریا دلی اور سادات سے باہم میل جول کی وجہ سے دور دور تک مشہور رہے۔ آپ کا وصال اپریل 2003ء میں ہوا۔ آپ کی قبر مبارک بابا کرم شاہ کے گھر قریب اپنے والد کے پہلو میں واقع ہے۔

باوا سید کرم شاہ ہمدانی: آپ سید نور شاہ ہمدانیؒ کے سب چھوٹے فرزند تھے۔ سلسلہ ملازمت کے لئے ایران و عراق اور کویت میں مقیم

رہے۔ملنسار،شفیق اور عبادت گزار تھے۔اس کے ساتھ ساتھ مولا کے عزادار اور صف اول کے ماتمی تھے۔پیری فقیری کے ساتھ ساتھ قادر پور امام بارگاہ کے متولی بھی تھے۔2002ء میں انتقال ہوا۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید ندیم عباس ہمدانی اور 2 دختران مذکور ہیں۔ سید ندیم عباس ہمدانی بادشاہ اور فقیر صفت کے سید ہیں۔اپنے والد کے بعد امام بارگاہ کے متولی بھی ہیں۔گزشتہ کچھ عرصے سے راولپنڈی میں ملازمت کرر ہے ہیں۔بابا کرم شاہ اپنے خاندانی قبرستان میں مدفن ہیں۔

پیر سخی سید محمد حسین شاہ ہمدانیؒ وخانوادہ (سادات ہمدانیہ آستانہ عالیہ ٹبہ پیراں جھنگ)

دربار عالیہ ٹبہ پیراں والا ضلع جھنگ کی تحصیل اٹھارہ ہزاری کے علاقہ تھل میں واقع ہے۔آستانہ عالیہ ٹبہ پیراں والا ایک روحانی خانقاہ ہے جسے تقریبا 100 سال سادات ہمدانیہ کے صاحب کشف کرامت بزرگ حضور قبلہ سخی محمد حسین شاہ ہمدانیؒ نے آباد فرمایا۔آپ کا خاندان ڈھوک گل حسن نزد دندہ شاہ بلاول سے ہجرت فرماں کے اس علاقہ کو منور فرمایا۔

پیر سخی سید محمد حسین شاہ ہمدانیؒ نے یہاں دین اسلام ورشد ہدایت کے سلسلے کو جاری فرمایا۔رفتہ رفتہ آپ کی رشد ہدایت کا سلسلہ پورے علاقے میں پھیل گیا۔آپ نے نہ صرف رشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا بلکہ روحانی علوم سے لوگوں کی اصلاح بھی جاری رکھی۔آپ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔کئی کرامات کا صدور رہا۔اور آج بھی آپ کی کرامات کا سلسلہ آپ کی اولاد سے جاری وساری ہے۔آپ کے فیض سے ہزاروں لوگ مستفید ہوئے۔آج ٹبہ پیراں والا آستانہ ودرگاہ ہزاروں مریدوں کا روحانی مرکز ہے۔

احوال الحاج پیر سید امیر حزب اللہ شاہ ہمدانی صاحب وخانوادہ: آپ پیر سید محمد حسین شاہ ہمدانیؒ کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں۔صاحب کشف عابد شب اور صوم صلوۃ کے پابند ہیں۔آپ حافظ قرآن وعالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے مقرر اور روحانی پیشوا بھی ہیں۔آپ کا سلسلہ میں 2 فرزند سید علی سبطین ہمدانی اور سید علی حماد ہمدانی مذکور ہے۔

پیر سید علی حماد ہمدانی نے ابتدائی تعلیم ضلع جھنگ سے حاصل کی۔پھر دینی تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ انوار العلوم ملتان گئے۔ آپ چھ سال تلک دینی علوم سے مستفید ہوئے۔اس کے بعد اپنے والد گرامی کی خدمت میں دین ودنیا کی تمام فیوض برکات سے مستفید ہوئے۔آپ ٹبہ پیراں والا میں جامعہ قادریہ سطانیہ کی سرپرستی بھی کر چکے ہیں۔اس کے علاوہ آپ حج عمرہ ودیگر زیارات کا گروپ بھی چلاتے ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند ہیں۔پیر سید شہر یار سلطان۔پیر سید شہزاد سلطان اور پیر سید محبوب سلطان ہمدانی مذکور ہیں، تینوں بچے دینی ودنیاوی تعلیمات کے حصول میں مگن ہیں۔

حضرت سخی سید جلال شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک موضوع سمنوال جوال چکوال)

عارف کامل اور جلیل قدر ولی اللہ سید جلال شاہ ہمدانیؒ نے 15 مئی 1885ء کو سمنوال میں سید محبوب شاہ ہمدانی کے گھر جنم لیا۔ شاہ صاحب نے رسمی تعلیم اگرچہ حاصل نہیں کی مگر اس لاعلمی کے باوجود قدرت نے آپ کو ایسا سلیم دماغ اور سنجیدہ طبیعت عطا فرمائی کہ

ابتدائی سن شباب سے اولیاء اور علماء کی مجالس کو ترجیح دیتے اور اسی فیض کا نتیجہ ہے کہ شرف ولایت سے سرفراز ہوئے۔ جب عمر سنبھالی تو تحصیل چکوال کے موضع جسوال میں آ گئے اور یہاں زندگی کا طویل حصہ تقریبا 70 برس گزارے۔ لوگوں کو فیض و برکات سے مالا مال کیا۔ اولیاء کرام سے خصوصی انس تھا، ان سب کو شاعری میں خراج تحسین بھی پیش کیا، آپ ایک بلند پایہ شاعر بھی تھے اور تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔ 14 سے زائد شعری مجموعے چھپے۔ جن میں شتر نامہ، آئینہ، معرفت عرف داستان ہما، پیر موہڑوی، مدح پیر محبوب سبحانی، ہیر رانجھا، درصفت سرکار مدینہ، حضرت میاں مقبول، درصفت سلطان عبدالرحیم ساڑھی والے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ عمر کے آخر میں واپس سمنوال چلے گئے تھے۔ 11 اپریل 1964ء کو انتقال ہوا اور سمن وال میں دفن ہوئے۔ جہاں عالیشان دربار تعمیر ہے۔

آپؒ کا مشہور شعر: توں ہیں غنی تونگر سایاں کمی نہیں تدھ تاہیں۔۔۔۔۔۔۔ در تیرے پر کھلا سوالی خیر عشق دا پائی

بحوالہ: کتاب تذکرہ اولیائے چکوال

حضرت سید نیاز علی شاہ ہمدانی (مزار مبارک تھر پال چکوال)

آپ درویش منش ولی کامل بزرگ تھے۔ زیادہ وقت استغراق الٰہی میں بسر ہوتا۔ مائی تخت بی (مدفن تھرپال) کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ نے اپنے مرشد حضرت حیدر علی شاہ جلالپور سے خرقہ خلافت پایا۔ آپ کا وصال سات شوال کو ہوا اور تھرپال سے جانب جنوب نصف کلومیٹر قبرستان سیداں دی حویلی المعروف پھلائی والی حویلی میں مزار شریف واقع تھا۔ کچھ عرصہ بعد سید عبدالرؤف شاہ ہمدانی (موجودہ گدی نشین) کے خواب میں آئے اور فرمایا مجھے یہاں سے نکال کر اپنے گھر کے اندر مدفن کرو۔ چند دن مسلسل خواب آنے پر سید عبدالرؤف شاہ صاحب نے اس دور کے نامور عالم دین قاضی ثناء اللہ پنجائن اور مولانا عطا محمد سے مشورہ کیا۔ ہر دو نے باوا جیؒ کے حکم کی بجا آوری کے لیے فرمایا۔ چنانچہ سید عبدالرؤف شاہ صاحب نے اپنی نگرانی میں غلام علی اور کچھ افراد کی مدد سے باوا جی کا جسد خاکی سیداں والی حویلی قبرستان سے نکال کر اپنے گھر میں دفن کیا۔ جہاں دختر نیاز علی شاہ ہمدانیؒ نے نہایت خوبصورت اور دلکش گنبد تعمیر کروایا۔ بقول سید عبدالرؤف ہمدانی آپ کی میت بالکل اسی طرح تھی جس حالت میں دفن کی تھی۔ جس گلی سے چار پائی گزری وہ کئی دنوں تک خوشبوؤں سے معطر رہی۔ آپ کی زوجہ مطہرہ کا مزار اقدس ڈیرہ میاں سردار علی نزد ملکوال میں ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے سید عبدالرؤف ہمدانی اور سید عبدالرحیم ہمدانی ہیں، موجودہ سجادہ نشین دربار عالیہ عبدالرؤف شاہ ہمدانی ہیں۔

حضرت سید عباس علی شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک تھر پال چکوال)

حضرت سید باغ علی شاہ ہمدانی ابن کرم شاہ ہمدانی جسوال سے ہجرت کر کے تھرپال تشریف لائے اور یہیں شادی کی۔ اس عقد سے آپ کی ایک بیٹی پیدا ہوئی جو اپنے وقت کی ولیہ تھی۔ حضرت عباس علی شاہ ہمدانی صاحب کا ننھیال ڈھڈیال میں تھے جب کہ جھاٹلہ جسوال تحصیل چکوال میں بھی خاندانی رشتہ دار آباد ہیں۔ آپؒ نے حضرت پیر حیدر علی شاہ جلال پور کی بیعت کی۔ حضرت عباس علی شاہ

ہمدانی سیف زبان بزرگ اور ولی اللہ تھے۔ایک مرتبہ آپ کھوکر زیر سے گھوڑی پر سوار ہوکر تھرپال آ رہے تھے کہ بھلہ شریف کے قریب گھوڑے کو پانی پلانے کے لیے کنویں پر گئے ،وہاں عورتیں پانی بھر رہی تھیں۔ باوا جی نے گھوڑی کے لئے پانی مانگا تو بولیں کہ کنویں میں پانی ختم ہوگیا ہے۔انہوں نے تین بار پانی طلب کیا مگر ایک ہی جواب ملا تو فرمایا چلو ختم تو ختم ہی سہی۔آپ گھوڑی پر سوار ہوکر چلے گئے، جب عورتوں نے کنویں میں جھانکا تو پانی ختم ہو چکا تھا چنانچہ اہل بھلہ شریف معافی کے لئے تھرپال شریف حاضر ہوئے آپ نے جود وسخا کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں معاف کر دیا اور فرمایا اس کنویں میں تو پانی نہیں آئے گا اس کے ساتھ آپ دوسرا کنواں کھودیں، انشاء اللہ وافر مقدار میں پانی ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔آپ کا وصال 1916ء میں ہوا۔تھرپال شریف میں ایک عالیشان روضے کے اندر مدفون ہیں، گنبد والا روضہ دیکھنے کے لائق ہے جہاں ہر سال تزک واحتشام سے عرس منعقد ہوتا ہے۔دربار عالیہ کے موجودہ گدی نشین سید محمد شاہ ہمدانی ہیں جو نہایت متقی پرہیز گار اور ولی ہیں۔آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سید احمد شاہ تھا اور حضرت عباس علی شاہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے 39 پشتوں کے بعد آپ کا شجرہ نسب حضرت علیؑ سے جا ملتا ہے۔

سید محمد شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ بھلہ شریف چکوال)

باوا سید محمد شاہ ہمدانیؒ پاکستان بننے سے پہلے جسوال سیداں سے بھلہ شریف آ گئے تھے۔آپ بھلہ شریف کی مرکزی جامع مسجد میں امامت کے فرائض تاحیات سرانجام دیتے رہے۔خوش اخلاق، باعزت،شریف النفس بزرگ تھے۔اہل بھلہ شریف میں آپ کو عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔تمام اہلسنت واہلحدیث آپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔دینی تعلیم کا پرچار بڑے احسن طریقے سے انجام دیا۔غازی مرید حسین شہید آف بھلہ شریف نے بھی دینی تعلیم آپ ہی سے حاصل کی جنہوں نے 1936ء میں ڈاکٹر رام گوپال سنگھ کو ہندوستان میں، جو کہ گستاخ رسول ﷺ تھا، کو قتل کیا اور اس کے قتل کے بعد سزائے موت کی صورت میں شہادت نصیب ہوئی۔

باوا سید محمد شاہ ہمدانی کے سلسلہ نسل میں دو فرزند (سید فرزند حسین شاہ، سید ممتاز حسین شاہ) تھے۔

احوال سید فرزند حسین شاہ ہمدانی: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد کے زیر سایہ بھلہ شریف میں ہی حاصل کی اور محکمہ مال میں بطور پٹواری اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے اور ضلع شیخوپورہ میں تمام سروس انجام دی۔امامیہ کالونی میں رہائش پذیر رہے اور عزاداری امام پاکؑ کرواتے رہے،جلوس ذوالجناح برآمد کر کے مجلس عزا بھی کرواتے رہے۔سلسلہ نسل میں تین فرزند (سید فرخ سجاد، سید فرحت سجاد، سید محسن سجاد) مذکور ہیں۔

سید فرخ سجاد ہمدانی صاحب سے عرصہ دراز سے شاہ ہمدانؒ گروپ کے ممبر ہیں۔سعودی عرب میں ملازمت کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اڈیالہ روڈ پر پراپرٹی سے وابستہ کاروبار بھی کر رہے ہیں، فیملی ڈی ایچ اے 2 اسلام آباد میں سکونت پذیر ہے، آپ کے دو بیٹے (سید محمد شاہ، سید محمد علی) ہیں جو کہ زیر تعلیم ہیں۔سید فرحت سجاد ہمدانی جو کہ سعودی عرب میں ملازمت کرتے تھے آج کل راولپنڈی اڈیالہ روڈ پران کا اپنا ڈیری فارم ہے۔آپ کا ایک بیٹا (سید شبیع الحسن شاہ) ہے جو زیر تعلیم ہے۔سید محسن سجاد ہمدانی عمان میں کاروبار کرتے ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا (سید سجاد حسین شاہ) ہے جو زیر تعلیم ہے۔

بحوالہ: بشکریہ وتحریر سید فرخ سجاد ہمدانی خانوادہ سادات حسینیہ ہمدانیہ بھلہ شریف چکوال

سید ہادی شاہ ابن مہر شاہ ہمدانیؒ (جسوال، چکوال)

سید ھادی شاہ ہمدانی ولد سید مہر شاہ ہمدانی (مدفن جسوال) گورنمنٹ ہائی سکول چوآ سیدن شاہ سے ھیڈ ماسٹر ریٹائرڈ ھوئے۔ آپ کے تین بیٹے تھے۔ سید صادق علی شاہ ہمدانی جو کہ سکول ٹیچر تھے۔ سید جماعت علی شاہ ہمدانی ان کے ایک بیٹے ہیں سید نجیب علی شاہ ہمدانی جو کہ AGPR ISB میں جاب کررہے ہیں۔ سید نجابت علی شاہ ہمدانی جو کہ پیشے کے لحاظ سے زمیندار ہیں ان کے دو بیٹے سید نذر عباس ہمدانی اور سید سلیم عباس ہمدانی ہیں۔ سید نذر عباس نے پاک آرمی میں بطور پیرا میڈیکل جاب سرانجام دی۔ ان کے دو بیٹے ہیں سید محمد علی مسلم ہمدانی اور سید محمد علی ھاشم شاہ ہمدانی جو کہ زیر تعلیم ہیں۔ سید سلیم عباس ہمدانی جو کہ جاب کے سلسلے میں اومان ہوتے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا ہے۔ جس کا نام سید ابن علی ہمدانی ہے جو کہ زیر تعلیم ہے۔

الحاج پیر سید منیر حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ چنگا شریف لاوہ)

پیر سید منیر حسین شاہ ہمدانی قبلہ بابا جی حیدر شاہ ہمدانی کے بڑے بیٹے پیر سید عنایت حسین شاہ ہمدانی نقشبندی کے بڑے صاحبزادے تھے۔ قبلہ بابا حیدر شاہ ہمدانی سنیاسی حکیم تھے اور اپنے وقت کے ولی اللہ تھے۔ بابا جی پیر عنایت حسین ہمدانی کو حضرت زندہ پیر گھمکول شریف سے سلسلہ نقشبند میں فیض ملا اور آپ چنگا شریف جو کہ دندہ شاہ بلاول سے 6 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے وہاں رہائش پذیر ہوئے۔ قبلہ بابا جی سید عنایت حسین شاہ ہمدانی نقشبندی کے والد صاحب قادر پور سے ہجرت کر کے دندہ شاہ بلاول آئے اور پھر مستقل چنگا شریف کو اپنا مسکن بنایا۔ بابا جی قبلہ حکیم پیر سید حیدر شاہ ہمدانیؒ اپنے وقت کے مانے ہوئے سنیاسی تھے۔ بابا جی قبلہ عنایت شاہ ہمدانی نقشبندی چنگا شریف میں رہائش پذیر رہے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد آپ نے منصب سنبھالا۔ بابا جی قبلہ عنایت شاہ ہمدانی نقشبندی بہت ہی اعلی صفتوں کے مالک تھے۔ آپ کی موجودگی میں آپ کے بڑے صاحبزادے الحاج پیر سید منیر حسین شاہ ہمدانی سعودی عرب میں مقیم رہے اور باقی بھائیوں کو بھی وہاں سعودی عرب میں سیٹ کیا۔ پیر منیر حسین شاہ ہمدانی 30 سال سعودیہ گزارنے کے بعد والد صاحب کے بیمار ہونے کی وجہ سے مستقل پاکستان واپس آ گئے۔ والد صاحب کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد مئی 2010ء میں انتقال فرما گئے تو آپ نے باقاعدہ گدی سنبھال لی۔ الحاج پیر منیر حسین ہمدانی نقشبندی ایک بہت اچھے روحانی عامل بھی تھے۔ یہ روحانی عامل ہونا آپ کو وراثت میں ملا کیونکہ آپ کے دادا جی حکمت کے ساتھ ساتھ بہت پایہ کے روحانی عامل تھے۔ سید منیر حسین شاہ ہمدانی کا انتقال فروری 2023ء میں ہوا۔

سردار سید تنویر محسن ہمدانی (قادر پور سیداں)

سید تنویر محسن ہمدانی کا شمار ضلع چکوال واطراف کے علاقوں میں با اثر سیاسی اور سماجی شخصیات میں ہوتا تھا۔ اس علاقے کے لوگ اپنے آپس کے تنازعات میں آپ کو بطور فیصلہ ساز مانتے تھے۔ آپ نے کئی خاندانوں کے باہمی اختلافات ختم کرائے، ضلع چکوال کے دو پرانے دشمن خاندانوں کی آپس میں صلح کروانے میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ قادر پور سادات میں سیاسی پہچان کے باعث کافی ترقیاتی کام کروائے۔ سلسلہ روزگار کے لئے کراچی میں بھی مقیم رہے۔ آپ 2022ء میں اس دارِفانی سے رخصت ہو گئے۔

حصہ پنجم

اولاد حضرت سخی شاہ عبداللہ ہمدانیؒ

سید محمد شاہ ہمدانی (شاہ سید محمد) ابن سید شاہ عبداللہ ہمدانی (مدفن دندہ شاہ بلاول)

آپ کا نام سید محمد شاہ ہمدانی جبکہ مشجرات کی کتابوں میں آپ کو شاہ سید محمد لکھا گیا ہے۔آپ کی کنیت ابوعلی تھی اور آپ کی والدہ کا نام عالیہ خاتون بنت سید شجاع الدین تھا۔آپ دندہ شاہ بلاول میں 1917ء کے اوائل یا درمیان میں پیدا ہوئے۔صاحب علم، صاحب معرفت اور عابد شب بزرگ تھے۔کئی کرامات کا ظہور ہوا۔آپ حضرت سید احمد شاہ بلاولؒ کے پوتے تھے۔اور اپنے بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھے۔ایک قوی روایت کے مطابق آپ کی قبر مبارک دندہ شاہ بلاول میں ہے۔لیکن میں تلاش و بسیار کے باوجود ان کی قبر مبارک تک نہ پہنچ سکا۔یا پھر شاید قبر پر کتبہ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں مل پا رہی۔اور ایک روایت کے مطابق آپ اپنے بھائیوں سید شاہ علی ہادیؒ اور سید لطف علی شاہ کے ساتھ راولپنڈی میال کی جانب گئے۔لیکن پہلی روایت کافی مضبوط ہے کیونکہ سید محمد شاہ کے تینوں فرزندوں کی اولاد تلہ گنگ شہر، میال، سکھر اور اطراف میں آباد ہے۔بہرحال یہ امر قابل تحقیق ہے۔آپ کے سلسلہ نسل سے تین فرزند متولد ہوئے۔جو اپنے وقت کے مانے ہوئے ولی اللہ تھے۔آپ کے فرزند سید شاہ لطیف ہمدانی (مدفن میال)، سید بہاون شاہ اور سید سخی امام الدین المعروف غوث بادشاہ (مدفن تلہ گنگ) ہیں۔ان کی اولادیں مذکورہ مقام تلہ گنگ و اطراف میں آباد ہیں۔

سخی سید شاہ لطیف ہمدانیؒ (مدفن میال، تلہ گنگ)

آپ سید شاہ سید محمد بن شاہ عبداللہ بن سید احمد شاہ بلاول کے فرزند اول تھے۔صاحب کشف و کرامت، قطب الاقطاب بزرگ، حلیم درویش، ولی صفت، بزرگی اور ریاضت کی انتہا، اس کے علاوہ دیگر شرفی و نسبی شرافت کے مالک تھے۔یہ سلسلہ بزرگی خاندانی نسل بہ نسل آپ میں اور آپ کے بھائیوں میں منتقل ہوا۔آپ کے بھائی سید بھاون شاہ اور سید امام الدین المعروف غوث بادشاہؒ مدفن تلہ گنگ بھی اپنے وقت کے بلند پایہ بزرگ عالم اور ولی اللہ تھے۔آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید شاہ فتح نور ہمدانی المعروف شاہ تیغ بہادر اور دو دختران تھیں۔آپ سے آپ کے بھائی حاجی غوث بادشاہ نے آپ کے بیٹے شاہ فتح نور کو اپنا جانشین و روحانی وارث بنایا۔

آپ کا نسب تیسری پشت پر جا کر سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ سے جاملتا ہے۔آپ موضع میال میں مدفن ہیں، جہاں ہزاروں کی تعداد میں زائرین حاضری دیتے ہیں۔آپ دورحاضر میں بھی لوگوں کو فیض پہنچارہے ہیں۔۔آپ کی کچھ کرامات جوزدزبان عام ہیں۔۔میال کے کچھ فاصلے پر عطا محمد اور نور محمد نامی دو بھائی تھے۔جوآپ کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ان کا گاؤں میں کسی سے جھگڑا ہوا۔اور جھگڑے میں شدت آ گئی۔جس کی وجہ سے یہ دونوں بھائی اوراس کے والدین نے گاؤں چھوڑ دیا۔اور آسرے کی تلاش میں آپ کے مزار میں آ گئے۔اور آپ سے دعا مانگی۔اوررات آپ کے مزار میں سو گئے۔یہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ آئے اوران کی گود میں ایک چادرڈال دی اور واپس چلے گئے۔جب صبح ان کی آنکھ کھلی تو وہی چادران کی جھولی میں پڑی تھی۔اس کے تمام جھگڑے ختم ہو گئے اوراس کے خاندان میں خوشحالی اور دولت کی وسعت ہو گئے۔وہ چادرآج بھی ان کی اولاد کے پاس ہےاور یہ لوگ کافی خوشحال اور مالدار بھی ہیں۔موضع میال کے ایک سید بادشاہ کا واقعہ جو کہ پاکستان ائیرفورس میں ملازم تھے۔1975ء میں ائیرفورس کے اہلکاروں نے کسی بنا پر اپنے ادارے میں ہڑتال کی تھی جس کا حکومت پاکستان نے شدید نوٹس لیا۔اوران اہلکاروں کا کورٹ مارشل شروع کر دیا۔ان افراد میں ان سید بادشاہ کا بھی نام آیا جو کہ اس واقعے میں ملوث نہیں تھا۔انہوں نے بابا شاہ لطیفؒ کے دربار جا کر اپنی حاجت رکھی۔رات کو اس کے خواب میں تین بزرگ آئے جو کہ ایک جگہ کرسیوں پر بیٹھے تھے اور انہیں بلایا اور کہا آپ جاؤ۔اور صبح جیسے ہی یہ پیشی کے لیے گئے تو سامنے تین اعلیٰ عہدیدار بیٹھے تھے اورانہوں نے انہیں کہا کہ آپ چلے جائیں۔آپ بےقصور ہیں۔ایک بیوہ عورت کی بینائی چلی گئی۔وہ آپ کی معتقد تھی مسلسل ایک ماہ آپ کے مزار پر حاضری دی تو بینائی لوٹ آئی۔اوراس کے علاوہ ڈھیروں کرامات ہیں جو عام لوگوں کی زبان پر عام ہیں۔آپ کی اولاد تلہ گنگ، میال، سکھر، کراچی، وسنال اور مختلف موضع جات پر قیام پذیر ہے۔آپ کے مزار کا انتظام و متولی سید ساجد عباس ہمدانی ہیں۔اللہ پاک آپ کی قبرمبارک کومنور فرمائے۔آمین

سیدامام الدین المعروف حاجی غوث بادشاہ (مزارمبارک تلہ گنگ)

سخی سید حاجی غوث بادشاہ سرکارؒ، سید محمد شاہ ہمدانی کے بیٹے اور سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانی سرکارؒ کے پڑپوتے ہیں۔آپؒ کا اصل نام سید امام الدین ہے۔آپؒ صاحب کشف، اجل علم اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔آپؒ نے ساری زندگی عبادت الٰہی میں گزاری اورآپ نے شادی نہیں کی عمر بھرعبادت اور مطالعہ کتب میں مشغول رہے۔آپ مادری پدری ولی تھے اور آپ کے دونوں بھائی سید شاہ لطیف ہمدانی اور سید بھاون شاہ بھی صاحب کشف ولی تھے۔آپؒ نے اپنے بھائی کے بیٹے سید شاہ فتح نور ہمدانی کو اپنا وارث بنایا۔سید شاہ فتح نور ایام طفلیت سے لیکر چالیس سال تک آپ کے زیرسایہ پرورش پاتے رہے۔آپؒ کی تعلیم وتربیت پر والدین نے خاص توجہ دی جس کی بدولت آپ کو عربی، فارسی اور علم دینیات میں مہارت تھی۔آپ نے تین جلدوں میں قرآن پاک لکھا اور کلام پاک کا فارسی میں ترجمہ بھی کیا۔آپ کا تحریر کردہ قران پاک جامعہ غوثیہ کھوڑ اور ایک جلد منتظم دربار شریف ضیغم شاہ کے پاس موجود ہے۔آپؒ جب تلہ گنگ تشریف لائے تو اعوان قوم نے آپ کو یہیں بسنے کو کہا اور آپ کو اپنا پیشوا مانا۔تلہ گنگ کے مقامی لوگ اپنے گھروں سے غلہ اور بچوں کو قرآن پاک پڑھانے پر ایک روپے اور بچے کی پیدائش پر سوا روپیہ آپ کو پیش کرتے تھے۔

شروع میں آپ نے کشمیری امام بارگاہ کی گلی والی حویلی میں رہائش اختیار کی۔ اپنی گھوڑی کے لئے قلعہ (جانور باندھنے والی لکڑی) گاڑا، جو بیری کا درخت بن گیا جو آج بھی موجود ہے۔ لوگ یہاں چراغ جلاتے ہیں۔ کچھ عرصے بعد آپ موجودہ مسجد سادات آ گئے یہاں ایک مقدس تالاب ہے۔ آپ کی رہائشگاہ غوث کا کھوڑ کے نام سے موجود ہے اس کھوڑ میں ایک سفید پتھر ہے جسے آپ سرہانے کے طور پر استعمال کرتے تھے تاکہ آپ کو گہری نیند نہ آئے۔ آپ سرکار کا زمانہ سکھ شاہی کا زمانہ تھا۔ آپ کی زندگی میں شاہ محمد اور مائی دہنو کا بڑا کردار ہے۔ شاہ محمد گھوت تلہ گنگ غرب محمد شال گھوت کے مورث ہیں۔ شاہ محمد آپ کا اتنا عقیدت مند تھا کہ اس نے تلہ گنگ غرب میں 250 کنال اراضی آپ کے نام وقف کر دی اور شاہ محمد کی بیوی آپ کے لیے کھانا بناتی تھی۔ آپ کا مزار ایک ہندو تتن رام قوم آنند نیتو نے تعمیر کیا۔ حضرت امام الدین المعروف غوث بادشاہ کا وصال 18 بھادوں بروز جمعرات 1760ء میں ہوا۔ آپ کا مزار تلہ گنگ سادات قبرستان میں واقع ہے جہاں ہزاروں زائرین ہروقت حاضری دیتے ہیں۔

حضرت سید شاہ حبیب ہمدانیؒ (مزار مبارک سیداں والا ننکانہ)

مشہور ولی اللہ بزرگ سید شاہ حبیب ہمدانیؒ، سید علی شاہ بن شاہ عبداللہ ہمدانی (مدفن دندہ شاہ بلاول) کے گھر تولد ہوئے۔ آپ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ آپ آپ نے والد کی وفات کے بعد دندہ شاہ بلاول سے ہجرت کرتے ہوئے جڑانوالہ رانا آباد پھر سید والا کے قریب اڈا علی جج پر اپنا مسکن بنایا اور وہاں پر تعلیمات محمد وآل محمد ﷺ سے لوگوں کو روشناس کروایا۔ آپ نے اس علاقہ میں تعلمیات آل محمدع کو فروغ دیا۔ آپ عبادت گزار و سادہ و درویش بزرگ تھے۔

کرامات: ☆ آپ جب علاقہ علی جج تشریف لائے۔ تو آپ کی بزرگی دیکھ کر بہت سے لوگ آپ کے گرویدہ گئے۔ تو اس علاقے کے کچھ لوگوں کو بہت ناگوار گزرا اور یہ گروہ آپ سے حسد کرنے لگا اور طرح طرح کی باتیں کرنے لگا۔ اس گروہ کے لوگ اکٹھے ہو کر آئے اور آکر آپ سے شجرہ نسب پوچھنے لگے، آپ کے بتانے پر وہ نہ مانے اور بولے کہ اگر آپ واقعی سید ہیں تو آپ اللہ سے دعا کریں کہ لعلوں کی بارش ہو ہم پھر مانیں گے۔ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، اللہ کے حکم سے لعلوں کی بارش ہوگئی وہاں جتنے لوگ تھے سب آپ کے مرید ہو گئے، آپ نے دو لعل اپنے پاس ساری زندگی رکھے اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے ساتھ دفن کئے گئے۔

☆ دوسرا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ آپ کے ایک مرید کی شادی تھی تو آپ کے پاس کوئی سواری نہ تھی تو وہاں ایک شاہ بلاول نامی فقیر بھی رہتا تھا جو آپ سے بہت حسد کرتا تھا اس نے شاہ صاحب کو طنزاً کہا کہ آپ اس کچی دیوار کو گھوڑی بنالیں۔ آپ دیوار پر چڑھے اور اسے کہا چل میری گھوڑی وہ اللہ کے حکم سے چلنا شروع ہو گئی۔ آپ سب سے پہلے وہاں پہنچے باقی لوگ بعد میں پہنچے۔ آپ کو وہاں دیکھ کے حیران رہ گئے اور پوچھنے لگے آپ کیسے آئے تو آپ نے کچی دیوار کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی گھوڑی پہ۔ فقیر نے اسی وقت آپ سے معافی مانگی۔

☆ آپ کا پہلے مزار مبارک نہیں تھا۔ مقامی سادات بتاتے ہیں کہ 1922ء میں ایک ہمدانی بزرگ کے خواب میں حضرت شاہ حبیب سرکارؒ آئے۔ اور انہیں کہا کہ آپ میری قبر کہیں اور منتقل کریں۔ اس قبر میں ایک لکڑی ہے جو مجھے تکلیف پہنچا رہی ہے۔ صبح جب ان بزرگ کی آنکھ کھلی تو انہوں نے یہ سارا واقعہ سادات کو سنایا۔ اور آپ سرکار کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ اور آپ کی دوبارہ دوسری جگہ تدفین کی

گئی جہاں اب ایک خوبصورت مزار بنا دیا گیا ہے۔

اولاد کے رہائشی مقامات: آپ کی اولاد ضلع ننکانہ میں چاہ بہاروالا ،ٹھٹھہ ہمدانیہ غربی ،ٹھٹھہ امیر شاہ ،ٹھٹھہ ہمدانیہ شرقی ، چک نمبر 20، چاہ باغ والا ،کھیوکے بھٹیاں ، پونے 7 چک ، جڑانوالہ ، بڈھے کا چک ، 544 گ ب رانا آباد ، کنڈ قاسم شاہ ، ہلہ سیداں ، بخاری دار چک ، بچیانہ ،بچیکی ، اڈا نور شاہ ساہیوال ،موڑ کھنڈا کے علاوہ دیگر شہری علاقوں میں کافی تعداد میں آباد ہے۔

سید شاہ فتح نور ہمدانی المعروف شاہ تیغ بہادرؒ

مدفن عقب امام بارگاہ حیدری تلہ گنگ

آپ سید فتح نور بن سید شاہ لطیف ہمدانی بن سید محمد شاہ بن سید شاہ عبداللہ بن سید شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ ۔ بقول سید رضا شاہ ہمدانی کے حاجی غوث بادشاہؒ کی وفات 1720ء میں ہوئی تو اسوقت آپ کی عمر 10 برس تھی ۔آپ وارث و جانشین حضرت غوث بادشاہؒ تھے ۔کھڑک سنگھ اپنی کتاب سکھ شاہی اور رضا شاہ اپنی کتاب میں لکھتے کہ 1826ء میں سید احمد شہید نے صوبہ سرحد میں سکھوں کے خلاف جہاد کر کے اکوڑہ خٹک فتح کرلیا تھا۔اور اپنی طرف سے ہر علاقے میں مبلغ بھیجے تا کہ مسلمانوں سے جانی و مالی امداد حاصل کی جاسکے۔اس سلسلے میں سید مراد علی واسطی تبلیغ کرتے ہوئے تلہ گنگ آئے ۔اور سید شاہ فتح نور ہمدانیؒ کے مہمان ہوئے ۔کسی جاسوس نے کاردار پنڈ دادن خان چتر سنگھ کو سید مراد شاہ واسطی کی خبر دی کہ سید احمد شہید کا آدمی مسلمانوں کو سکھوں کے خلاف جنگ کے لیے اکسا رہا ہے ۔اور تلہ گنگ میں سید شاہ فتح نور کے ہاں فروکش ہوا ہے ۔ چتر سنگھ اسی وقت کچھ فوجی لے کر تلہ گنگ آیا۔ابھی شاہ فتح نور ہمدانی کی کوٹھی سے چند قدم کے فاصلے پر تھے تو سید مراد شاہ کو اسکی خبر ہوگئی کہ سکھ آ گئے ہیں ۔سید مراد علی واسطی سید شاہ فتح نور ہمدانیؒ سے مشورہ کیے بغیر فرار ہو گئے ۔ جبکہ سکھ اس کے تعاقب میں تھے ۔جب یہ نازک صورتحال سید فتح نورؒ نے دیکھی تو سکھوں کو سمجھانے اس کے پیچھے دوڑے ۔جب نالہ درگڑ کے قریب پہنچے تو نالہ میں سیلاب آیا ہوا تھا۔آپ بوڑھے تھے اور اتنی طاقت نہیں تھی کہ نالہ پار کرتے ۔کنارے پر کھڑے ہو کر لوگوں کا ضمیر جگانے لگے اور سید مراد واسطی کی مدد کرنے اور اپنے آپ کو نالہ پار کرانے کی مدد کی آوازیں لگائیں ،مگر لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے ۔آپ نے مراد علی واسطی کو بچانے کے لیے خود کو سیلابی پانی کے حوالے کر دیا ۔اور صدا دینے لگے کہ مسلمانو! سید مہمان کو سکھوں سے بچاؤ ۔لوگوں نے تمسخر اڑاتے ہو کہا واسطی کی چھوڑ و اپنی فکر کرو ان کو سن کر آپ کے منہ سے نکلا جو تی بہتے بہتے بہہ گئی بھیڑ پیاسی رہ گئی ۔۔۔۔۔اتنا فرمانا تھا کہ پانی ایک جگہ سے کٹ کر خشک ہو گیا۔آج بھی اس جگہ پانی خشک ہے ۔آج بھی یہ پانی ایک جگہ بہتا ہوا آتا ہے حدود تلہ گنگ میں زمین میں جذب ہو کر تلہ گنگ سے تھوڑا آگے پھر ظاہر ہو جاتا ہے ۔ایک انگریز مسٹر وا کرنے یہ جگہ دیکھی اور کہا کہ کہنا پڑتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات سچے ہیں ۔پانی خشک ہونے کے بعد سید فتح نور اسطرف بھاگے جس طرف سکھ گئے تھے ۔ابھی تھوڑے ہی فاصلے پر پہنچے کہ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ سکھوں نے سید مراد علی واسطی کو شہید کر دیا ہے ۔ بے شمار لوگوں نے جب آپ کی کرامت دیکھی تو گڑ گڑا کر معافی مانگی اور آپ کے قدموں گر پڑے ۔اور اپنی حرکت پر پشیمان ہوئے کہ اگر ہم شاہ صاحب کی بات مان لیتے اور شاہ صاحب کو نالہ پار کرا دیتے تو شاید سید مراد علی واسطی کی جان بچ جاتی ۔اتنے میں سکھ واپس آئے اور سید

شاہ فتح نور ہمدانی کے پاس لاتعداد لوگ دیکھ کر ڈر گئے۔اور پھر وہاں سے واپس چلے گئے۔اس کے بعد آپؒ بھی تشریف لے گئے۔آپ نے سید مرادعلی واسطی کی نماز جنازہ پڑھائی اوران کی تدفین کی۔سید مرادعلی واسطی آج لوگوں میں نکے شہید کے نام سے مشہور ہیں۔سید شاہ فتح نور ہمدانی کو تیغ بہادر کا خطاب ملا۔آپ کا مزار امام بارگاہ حیدری تلہ گنگ سے متصل قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔آپ کی آل کثیر تعداد میں تلہ گنگ، وسنال، کراچی میں مقیم ہے۔

آپ کی اولاد تلہ گنگ میں رحمان شاہال وکریم شاہال کی اہم شخصیات: سالار سید حبیب شاہ ہمدانی، سید سبط شاہ، سید دلاور شاہ، سید علی فواد، سید بدر ضیا، باوا شفقت شاہ ، مؤلف کتاب تلہ گنگ تاریخ کے آئینے میں سید رضا شاہ ہمدانی مرحوم واس کے فرزند اصغر رضا و دیگر اور وسنال سے سید قمر عباس ہمدانی، باوا سید تجمل عباس ہمدانی جلالی بادشاہ و دیگر اور کراچی سے زوار سید محمد عابد شاہ ہمدانی وانکا خانوادہ اور کوئٹہ سے ڈاکٹر امجد علی ہمدانی (پنجابی امام بارگاہ والے وخانوادہ)، سید شاہ فتح نور ہمدانی المعروف شاہ تیغ بہادر کی معلومات سید رضا شاہ ہمدانی اپنی کتاب میں لکھیں۔

سید بہار شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

آپ تلہ گنگ شہر میں سید شاہ فتح نور المعروف شاہ تیغ بہادر ہمدانیؒ کے گھر متولد ہوئے۔حضرت شاہ فتح نور ہمدانیؒ کے چھ فرزند تھے،جن میں سے آپ کا نمبر دوسرا ہے۔حلیم طبیعت، عابد شب، صاحب کشف بزرگ تھے۔اپنے والد سید شاہ فتح نور ہمدانیؒ کی وفات کے بعد اپنے والد کے روحانی و باطنی فیوض کی مسند پر براجمان ہوئے۔چونکہ آپ کے والد سید شاہ فتح نور ہمدانیؒ حضرت امام الدین المعروف حاجی غوث بادشاہؒ کے روحانی وارث اوران کے گدی نشین تھے۔اس لیے آپ حاجی غوث بادشاہؒ کے دوسرے متولی اور گدی نشین بھی تھے۔اوران کے روحانی فیوض کو جاری رکھا۔روایات کے مطابق آپ پر بھی اپنی عبادات وذکرواذکار اور نسبی روحانیت کی بدولت کئی کرامات کا صدرور ہوا تھا۔آپ کا وسیع حلقہ مریدین کا بھی تھا۔

آپ کے سلسلہ نسل سے 2 فرزند ہوئے۔سید رحمان شاہ اور سید کریم شاہ۔جن کی اولادیں تلہ گنگ شہر، وسنال، کوئٹہ اور کراچی میں آباد ہیں۔جو اپنے آباؤاجداد کے نقش وقدم پر چلتے ہوئے ملک بھر میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔اور عزاداری ومشن امام حسین علیہ السلام کے فروغ میں بھر پور کردار ادا کررہے ہیں۔سید بہار شاہ ہمدانیؒ کی وفات تلہ گنگ میں ہی ہوئی لیکن آپ کی تدفین کے حوالہ سے کوئی خاص روایت نہیں مل سکی۔ایک روایت کے مطابق چونکہ اس وقت قبروں پر کتبے نہیں ہوا کرتے تھے۔بعض کا خیال ہے کہ آپ اپنے والد کے ساتھ عقب امام بارگاہ حیدری کی حویلی میں،جبکہ بعض کے مطابق غوث بادشاہؒ مزار سے متصل امام بارگاہ کے ساتھ والی حویلی میں دفن ہیں۔

سید شاہ عبدالہادی بن شاہ سید عبداللہ ہمدانی

آپ کا نام عبدالہادی، کنیت ابوعلی، والدہ عالیہ خاتون بنت سید شجاع الدین تھا۔ آپ دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے اور سید لطف علی شاہ کے ہمراہ 1806ء میں میال تھانہ چونترہ راولپنڈی آئے۔ آپ کی قبر کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ کی قبر میال میں ہے اور دوسری روایت کے مطابق آپ کی قبر کرڑ میں مزار سید شہاب الدین بن سلطان احمد شاہ بلاولؒ کی حدود میں ہے۔ آپ کی اولاد میں سید آغا علی مدد اور سید عبداللہ ثانی ہیں۔

سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالہادی بن سید شاہ عبداللہ: آپ کا نام عبداللہ، لقب ثانی ابوالانوار اور والدہ سیدہ نوراں بی بی بنت شاہ سید حسن گیلانی تھیں۔ آپ کی پیدائش اور وفات میال میں ہی ہے۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹا سید شاہ نور ہمدانی مذکور ہے۔

جناب حضرت سید شاہ نور حسین ہمدانی بادشاہ (سادات ہمدانیہ وسنال ضلع چکوال)

جناب سید شاہ نور حسین ہمدانی بادشاہؒ وسنال میں جناب سید امیر حسین ہمدانیؒ بن سید حسین ہمدانیؒ کے گھر میں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ کے نانا پاک سلطان الفقرا جناب سید نوری سلطان قادر بخش ہمدانی المعروف باوا ساڑھی والی سرکارؒ بن سید شاہ زمان حسین ہمدانی آف قادر پور ہمدانیہ ہیں۔

واقعہ پرورش: سید شاہ نور حسین ہمدانی بادشاہ نے اپنے پاک دادا مولا حسینؑ کی طرح اپنے نانا پاک کی زبان چوس کر پرورش پائی۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ آپ کے نوجوان ماموں فوت ہو گئے۔ آپ کی والدہ کا اپنے بھائی کے ساتھ بے حد پیار تھا، جب آپ کو اپنے بھائی کی موت کی خبر ملی تو آپ برداشت نہ فرما سکیں اور اسی صدمے سے وفات پا گئیں۔ وفات سے قبل آپ نے اپنے بابا جناب سید شاہ نوری سلطان قادر بخش ہمدانیؒ سے عرض کی کہ بابا جان میرا شاہ نور حسین آپ کے سپرد ہے، آپ نے ان کی پرورش فرمانی ہے۔ جب آپ وفات پا گئیں تو بعد میں ساڑھی والی سرکارؒ نے اپنے نواسے کو اپنے زیر سایہ فرما لیا تو آپ نے اہل علاقہ کی عورتوں کو حکم فرمایا کہ سب باری باری غسل کر کے میرے نواسے کو دودھ پلائیں، شاید یہ کسی کو قبول فرما لیں۔ ہمارے بزرگ ہمیں بتاتے تھے کہ جب کوئی بھی عورت سرکار سید شاہ نور حسین ہمدانی بادشاہؒ کو دودھ پلانے کے لئے آتی تو یہ بادشاہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیتے۔ آپ نے کسی بھی عورت کا دودھ قبول نہ فرمایا تو پھر مختلف جانوروں (بھیڑ، بکری، گائے) کا بھی دودھ لایا گیا لیکن آپ نے کسی دودھ کو نہ قبول فرمایا۔ جب آپ کے نانا پاک نے یہ ساری صورت حال ملاحظہ فرمائی تو فرمایا: بیٹا یہ حجت تمام کرنا تھی، اصل میں تیری غذا تو میرے پاس ہے۔ آپ نے پانی سے اپنی زبان مقدس کو دھویا اور اپنے ہاتھ سے دبایا تو اس میں سے دودھ ظاہر ہوا تو آپ نے اپنی زبان اپنے نواسے کے منہ میں ڈال دی۔ اس طرح تقریباً اڑھائی سال تک آپ نے اپنے نانا پاک کی زبان مقدس چوس کر پروش پائی۔

کرامات: ایک دن اپنے ماموں کے ساتھ، جو عمر میں آپ سے بہت بڑے تھے، بھٹھی پر دانے بھنوانے کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے مچھانی سے فرمایا پہلے میرے دانے بھونو تو آپ کے ماموں نے فرمایا نہیں پہلے میرے بھونو۔ مچھانی نے اس کے ماموں

کے دانے بھٹھی میں پہلے ڈال دیئے تو آپ کو جلال آ گیا تو آپ نے اپنی گودی میں ہی بغیر آگ کے دانے بھون لئے۔

ایک دن آپ کے والد سید امیر حسین ہمدانی ،جناب سید شاہ نوری سلطان قادر بخش ہمدانی بادشاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا سرکار میں سید نور حسین ہمدانی کو اپنے ساتھ وسنال لے جانا چاہتا ہوں تو آپ نے فریا کہ بیشک لے جاؤ، یہ میرے پاس تمہاری امانت ہے لیکن ان کا بہت خیال رکھنا۔آپ نے سید شاہ نور حسین ہمدانی بادشاہ کو بلا کر مخاطب فرمایا اور حکم دیا کہ جاؤ اپنے بابا کے ساتھ ،لیکن یہ یاد رکھنا کہ میری زبان کا اثر تمہاری سات پشتوں تک رہے گا۔جو بھی تمہاری اولاد منہ سے نکالے گی ،اللہ تعالیٰ ان کی بات پوری فرمائے گا۔لیکن تمہارا علاقہ گھبیر کے پار ہے اور ادھر میرا علاقہ ہے۔آپ اپنے نانا سے فیض لے کر اپنے والد محترم کے ساتھ اپنے آبائی گاؤں وسنال تشریف لے آئے۔آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد آپ کے والد محترم نے اعوان برادری کی ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ جب سید امیر حسین ہمدانی اپنے بیٹے سید شاہ نور حسین بادشاہ کو لے کر وسنال اپنے گھر پہنچے۔تو اپنی بیوی سے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا مت سمجھنا، یہ سلطانوں کے سلطان کالی ساڑھی والی سرکارؒ کا بیٹا ہے۔اس کے ساتھ سوتیلی ماں والا برتاؤ نہ کرنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گی۔

کچھ دن تو اس بی بی نے آپ کی نصیحت پر عمل کیا،آخر اس نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر حرکت کر ہی دی کہ اس نے جو دودھ آپ کو دیا اس میں پانی ملا کر دیا،اس سے آپ کو رات بھر تکلیف رہی۔صبح آپ نے ان سے فرمایا: اماں جی مجھے کم دودھ دے دیا کریں لیکن پانی ملا کر نہ دیا کریں کیوں کہ آج رات بھی اس سے مجھے تکلیف ہوئی ہے۔تو وہ بولی کہ یہ میرے بچے تو ابھی چھوٹے ہیں، دودھ پینا ان کے لئے تو ضروری ہے،تم اتنے بڑے ہو تم نہ پیو تو کیا ہے۔آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے نہ پیا تو آپ سب بھی نہ پیئیں گے۔وہ بی بی حاملہ تھی۔آپ نے فرمایا کہ تم بچہ نہیں لو بڑ جنو گی اور مر جاؤ گی۔آپ ان سے یہ باتیں فرما کر وہاں سے چل پڑے تو شام کے وقت جب آپ کے والد محترم دودھ دوہنے کے لئے گئے اور جس گائے کا بھی دودھ دوہتے تو دودھ کی بجائے خون برآمد ہوتا۔تو آپ سمجھ گئے کہ میری بیوی نے آخر وہ کام کر ہی دیا ہے جس سے میں نے اسے منع کیا تھا۔آپ نے گھر آ کر اپنے بیوی سے پوچھا تو اس نے آپ کو سارا واقعہ سنا دیا،تو آپ نے کہا کہ میں نے تم کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا۔آخر تم نے وہ ہی کیا جس کا مجھے ڈر تھا۔اب جو وہ فرما گئے ہیں وہ ضرور ہو کر رہے گا۔اب تیری خیر نہیں۔ادھر جناب سید شاہ نور حسین ہمدانی بادشاہ چلتے چلتے نور پور سیٹھی کی ایک اعوان فیملی کی ڈھوک یعنی ڈیرے پر تشریف لے آئے اور ان سے فرمایا کہ تمہاری قوم کیا ہے۔۔انہوں نے عرض کیا قبلہ ہماری قوم اعوان ہے۔آپ نے فرمایا میں تمہاری قوم کا نام رکھتا ہوں اور فرمایا: سر کھلے سر چھتر نبی دا جھلے،،،، بیل وہیسن انملے ڈبے پھلے۔۔اب کہتے یہ کہ وہ جس کسی کا بیل پکڑ کر ہل چلتے رہیں تو وہ ان سے کوئی شکوہ نہیں کرتا کہ آپ نے ہمارے بیل سے مشقت کیوں لی ہے۔آپ وہاں سے روانہ ہوئے تو نور پور سے نیچے پہاڑ میں اپنا عصا مار کر چشمہ جاری فرمایا جو اب بھی موجود ہے۔وہاں سے کندوال ضلع خوش آب کے علاقے میں داخل ہوئے وہاں ایک اعوان فیملی آباد ہے جن کو کٹارہ کہا جاتا ہے ان کے ڈیرے پر تشریف لے گے اور وہاں ایک بوڑھی عورت موجود تھی۔آپ نے اس سے فرمایا مائی جی مجھے دودھ پلاؤ تو اس نے عرض کی کہ بسم اللہ کروں۔۔۔ہماری بھینسیں کوئی نہیں ہیں جو تھیں وہ مر گئی ہیں۔صرف یہ ایک بھینسا ہی رہ گیا ہے۔آپ نے فرمایا آپ مجھے برتن دیں۔مائی نے برتن دیا تو آپ نے اس بھینسے کو تھپڑ مارا اور اس کے نیچے بیٹھ گئے۔حکمِ خدا سے وہ بھینسا بھینس بن گیا۔آپ نے اس کا دودھ دوہا۔ان کٹاروں کی اولاد آج بھی جوان کی

بھینس نر بچا دے وہ اب بھی اس کا بچہ سید شاہ نور حسین ہمدانی بادشاہ کی اولاد کو ہدیہ کرتے ہیں اس لئے کہ ان کے دادا حضور نے بھینسا دو ہا تھا۔

آپ پہلی بار جس سے بھی ملتے تھے تو آپ کی پیشانی سے ایک نور ظاہر ہوتا تھا جس سے وہ آدمی یہ سمجھ جاتا تھا کہ یہ کوئی سید ہے۔آپ کندوال میں داخل ہوئے تو ایک اور اعوانوں کے گھر گئے۔وہاں ایک عورت نے آپ کو سید سمجھ کر بڑے احترام سے اپنے گھر بٹھایا تو آپ نے فرمایا مائی جی اپنے بچوں کو بلاؤ۔وہ میرے ساتھ کھیلیں،تو اس نے عرض کیا کہ حضور میری کوئی اولاد نہیں ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو سات بیٹے عطا فرمائیں گے اور ان کے سروں میں بے معلوم سنگ ہونگے جن کا ہاتھ لگانے سے پتہ چلے گا خدا کی قسم ایسا ہی ہوا ابھی بھی ان میں سے کندوال میں کچھ موجود ہیں۔

ادھر آپ کی سوتیلی ماں کے ساتھ یہ بیتی کہ زچگی کا جب وقت آیا تو اس نے آپ کے فرمان کے مطابق لو بڑ ہی جنا اور وہ فوت ہو گی تو اس کے جنازے پر جناب سلطانوں کے سلطان سید نوری سلطان قادر بخش ہمدانی ؒ تشریف فرما ہوئے۔جب آپ جنازے سے فارغ ہوئے تو فرمایا اوئے امیر حسین میرا بیٹا کدھر ہے تو سید امیر حسین ہمدانی نے عرض کیا جناب وہ تو ہم سے ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔ہمیں اب ان کا کوئی علم نہیں کہ وہ کدھر ہیں تو آپ جلال میں آ گئے اور فرمایا کہ میں تمہاری اور ان سب وسنال والوں کی نسلیں ختم کر دوں گا تو سب لوگ ڈر کر آپ کے قدموں میں گر پڑے اور عرض کرنے لگے کہ خدا کے لئے ہمارے حق میں بدعا نہ کرنا۔ہم پر رحم کریں ہمیں تو علم نہیں آپ خود فرمائیں وہ جہاں ہیں ہم جا کر وہاں سے ان کو لے آتے ہیں آپ نے فرمایا میرا بیٹا اس وقت کندوال کو آباد فرما رہا ہے۔وسنال والے ادھر سے کندوال آ پہنچے تو کندوال والوں نے آپ کو ان لوگوں کو دینے سے انکار کر دیا تو انہوں نے کہا کہ یارا نہیں پھر لے آنا اب تو ہمارے ساتھ جانے دو کیونکہ ہماری اور ہماری اولاد کی موت اور زندگی کا سوال ہے۔بڑی مشکل سے وہ آپ کو وہاں سے لے آئے اور ساڑھی والی سرکار ؒ کی خدمت میں جا کر پیش کیا آپ ؒ نے آپ کو اپنے ساتھ لیا اور پھر قادر پور چلے گئے۔

حضرت سید گل حسن شاہ ہمدانی ؒ بن سید شاہ نور ہمدانی بن سید شاہ عبداللہ ثانی (مزار پھلگراں اسلام آباد)

آپ کا نام گل حسن شاہ،کنیت ابوالفضل،والدہ سیدہ فضہ خاتون بنت سید سیدن شاہ بڈھے شال تھیں۔آپ اپنے بھائی سید معظم شاہ (مزار واقع میرا بیگوال،اسلام آباد) کے ہمراہ میال سے ہجرت کر کے پھلگراں اسلام آباد آ گئے۔آپ حضرت بری امام جناب سید عبدالطیف کاظمی المشہدیؒ کے سلسلہ طریقت سے وابستہ تھے۔آپ دونوں بھائی پیر بھائی بھی تھے۔آپ خوارق العادات بزرگ تھے۔ 12 سال دوالہ گاؤں اسلام آباد میں پانی پر چلا کاٹا اور اللہ کے ذکر میں مستغرق رہے۔آپ کا گشت علاقہ ریاڑی، میرا بیگوال،اٹھال،نیلور،کرور،سکر یلے،مری،مارگلہ،کوٹلی ستیاں ہے۔علاقہ ریاڑی میں آپ کی بددعا سے آج تک اس علاقے میں زمین سرکتی ہے۔آپ کا مصلی بھی ریاڑی کی ایک مسجد میں ہے۔اس کے علاوہ کوٹلی ستیاں میں آپ کا آنا جانا رہا۔ایک مرتبہ آپ کے حکم پر دیوار نے چلنا شروع کر دیا۔یہ بات آج تک پھلگراں میں مشہور ہے۔حضرت چن پیر شاہؒ سرکار پنڈوڑیاں والے اکثر آپ کی درگاہ پر آتے تھے۔بلکہ چن پیر شاہ سرکارؒ کے پھلگراں قیام کے دوران بابا لعل شاہ مری والےؒ بھی آئے۔اس کے علاوہ بابا سیدن شاہؒ گوڑہ

رواٹ والے بھی آتے رہے، حضرت سید چن پیرؒ پانچ گاؤں گھومے اور آخر کار پھلگراں پسند آیا۔پھلگراں کے بارے میں آپ کا یہ قول مشہور ہے۔تمیرے جیسا بے ایمان نہی کوئی۔۔۔پنڈ جیسا دیوان نہی کوئی۔۔۔۔میرہ جیسا حیوان نہی کوئی۔۔۔۔اٹھال جیسا شیطان نہی کوئی۔۔۔۔پھلگراں جیسی شان نہی کوئی۔

آپ کے عرس کی تاریخ حضرت لعل شاہ سرکارؒ بیابانی قلندر مری والے نے رکھی اور سید فدا حسین ہمدانی کو تاکید کی کہ آدھے سال میں عرس کرو،لنگر پکاؤ اور کھلاؤ۔اس وجہ سے آپ کا عرس 15 جون کو پھلگراں، بارہ کہو اسلام آباد فیڈرل ایریا میں ہوتا ہے۔آپ کی اولاد میں سید فضل شاہ عرف سیف شاہ، سید سوہنڑاں شاہ، سید روڈا شاہ، اور سید حیدر شاہ ہیں۔

پیر سید حیدر شاہ بن سید سخی گل حسن بن سید شاہ انور ہمدانی

آپ کا نام حیدر شاہ، کنیت ابو اکبر، والدہ سیدہ زینب بنت سید سرور شاہ کاظمی المشہدی آف علاقہ شیر پور پہاڑ تھیں۔آپ کی پیدائش اور وفات پھلگراں میں ہی ہوئی۔آپ بہت متقی، پرہیز گار اور عبادت گزار تھے۔آپ کے پاس بخار، خسرہ، موکھرا اور زمین کو دیمک لگ جانے والے موثر دم تھے۔دور دور سے لوگ آپ کے پاس ہدا کروانے آتے تھے۔آپ کی اولاد میں سید اکبر شاہ، سید مہر شاہ، سید محمد شاہ سادس ہیں۔

سید محمد شاہ سادس بن پیر سید حیدر شاہ بن سید سخی گل حسن شاہ

آپ کا نام محمد لقب سادس یعنی آپ اپنے شجرہ میں چھٹے محمد نامی تھے، کنیت ابو المعظم، والدہ سیدہ گودا بی بی بنت لعل شاہ کاظمی المشہدی آف علاقہ شیر پور تھیں جو کہ بابا گل شیر شاہ کی اولاد میں سے تھیں۔آپ کے مریدین کوٹلی ستیاں، سترہ میل، مل پور، شاہدرہ میں تھے۔ آپ کا انتقال راولپنڈی سکستھ روڈ پر اپنے مریدوں کے ہاں ہوا اور اسی قبرستان میں دفن ہوئے۔آپ کی اولاد میں سید معظم شاہ، سید فضل حسین شاہ، اور سید سبط حسین شاہ ہیں۔

سید شاہ علی قدر ہمدانیؒ (مزار ہڑڑ چکوال)

سید علی قدر موضع میال چونترہ میں سید بھون شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔وسیع حلقہ مریدین تھے۔آپ 1880ء میں ہڑڑ گاؤں تشریف لائے۔یہاں آپ کے مریدین تھے اور اس کے علاقے میں سادات نہیں تھے اس لیے مقامی لوگ عقیدتاً آپ کے خانوادے کو یہاں لائے۔موضع ہڑڑ کے لوگوں نے آپ کو اپنا روحانی پیشوا مانا۔آپ کے خانوادہ ان لوگوں کا پیر خانہ تھا۔آپ نے طویل عمر پائی اور 120 سال کی عمر میں 1980ء میں وصال فرمایا۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو

فرزند (سید اقبال حسین شاہ اور سید لال حسین شاہ ہمدانی) تھے۔

حضرت سید شاہ نواز ہمدانیؒ (مزار موضع بخشہ تھانہ قادر پور ضلع جھنگ)

آپ کی ولادت 1850ء کے لگ بھگ تلہ گنگ ضلع چکوال میں سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاہال میں سید نور حسین شاہ بن سید احمد سلطان ہمدانیؒ کے گھر ہوئی۔ آپ کا نسبی تعلق علاقہ پوٹھوہار کے مشہور و معروف خانوادہ ساداتِ ہمدانیہ سے ہے۔ آپ سلطان العرفاء حضرت سید شاہ احمد بلاولؒ (مزار دندہ شاہ بلاول ضلع چکوال) کے فرزندِ ارجمند سید عبداللہ شاہ ہمدانی کی اولادِ نیک نہاد سے ہیں۔ النسابہ سید قمر عباس الاعرجی ہمدانی صاحب کی کتاب مدرک الطالبؒ کے مطابق یہ ہمدانی سادات امیر کبیر سید علی ولی ہمدانیؒ کی اولاد سے ہیں اور یہ ہمدانی سادات عرب کے مشہور خانوادہ حسینیہ الاعرجیہ (اولاد حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ) کی ایک اہم فرع ہیں۔ آپ کے اجداد میں امیر کبیر علی ولی ہمدانیؒ اور سید شاہ احمد بلاولؒ کے علاوہ بھی کئی بزرگان گزرے ہیں جن میں سید شاہ فتح نور ہمدانی (مزار تلہ گنگ)، سید شاہ لطیف ہمدانی (مزار میال) اور شاہ عبداللہ ہمدانی (مدفن دندہ شاہ بلاول) زیادہ معروف ہیں۔

آپ کے والد محترم سید نور حسین شاہؒ بھی ایک عارف بزرگ تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا تعلق اعوان فیملی سے تھا۔ آپ نے ابتدائی علوم ظاہر و باطن اپنے والد محترم سے حاصل کیے۔ اس کے بعد ضلع جھنگ کے موضع بخشہ میں ایک عظیم بزرگ سید شیرازی بادشاہ کے پاس رہ کر روحانی و معنوی علوم کی تکمیل کی۔ کہا جاتا ہے آپ صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے۔ جسمانی امراض ریح وہوا اور گائے بھینسوں کے امراض کا خاص طریقہ کڑا سے علاج کے عامل تھے۔ جس کا اذن آج بھی آپ کی اولاد میں جاری و ساری ہے۔ شکار اور گھڑ سواری کے شوقین تھے۔ اپنے مرید اللہ داد بلوچ اور مرشد سید شیرازی بادشاہ ساکن بخشہ کے اصرار پر موضع بخشہ تشریف لے گئے اور تمام عمر ادھر ہی رہے اور ادھر ہی وصال فرمایا۔ آپ کا مزار پُرانوار موضع بخشہ میں ایک چار دیواری میں واقع ہے۔ جہاں سے آج بھی لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپ کی ایک کرامت جو خاص و عام میں مشہور ہے آپ کے مزار کی حویلی میں کوئی عورت داخل نہیں ہو سکتی اور اطراف میں رہنے لوگ اپنے گھروں کی چھتوں پر سو نہیں سکتے۔

سلسلہ نسل: آپ کی شادی تلہ گنگ کے قریب ڈھوک بازا میں اعوان خاندان میں ہوئی۔ جن سے آپ کے صرف ایک فرزند سید امیر انور شاہ تولد ہوئے۔ سید امیر انور شاہ بھٹو دور میں ایس ایف ایس میں بھرتی ہوئے اور پھر سندھ پولیس میں بھی کافی وقت گزارا۔ آپ بھی دم کرتے اور بیمار جانوروں کو کڑا ڈالا کرتے۔ جس سے اللہ تعالی کے فضل و کرم سے مریض شفایاب ہو جاتے ہے۔ آپ کے تین فرزندان سید غلام شاہ ہمدانی، سید محمد شاہ ہمدانی اور سید شاہ نواز ہمدانی ہوئے۔

سید غلام شاہ ہمدانی بن سید امیر انور شاہ ہمدانی: آپ سادہ طبیعت کے مالک ہیں اور عرصہ 60 سال سے کراچی میں قیام پذیر ہیں آپ کے تین فرزند ہیں۔

1۔ سید احمد شاہ ہمدانی (ان کا ایک بیٹا سید رحمٰن شاہ ہے) 2۔ زوار سید محمد عابد حسین شاہ ہمدانی: یہ 2018ء میں پاک آرمی سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ سادات ہمدانیہ کے مشاہیر پر بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور سادات ہمدانیہ کے آپس میں روابط کروانے میں

انتہائی متحرک ثابت ہوئے ہیں۔محب اہلبیتؑ اور عزادار امام حسینؑ ہیں۔زیارات مقدسہ سے بھی شرف یاب ہو چکے ہیں۔سوشل میڈیا پر ان کی ہمدانی سادات کے بزرگوں پر لکھی ہوئی تحاریر اکثر نظر سے گزرتی رہتی ہیں۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ محمد و آل محمدؐ کے صدقہ میں ان کو اولاد نرینہ عطا فرمائے۔آمین۔3۔سید فیاض حیدر شاہ ہمدانی (ان کے تین بیٹے سید عون حیدر،سید شاہ حسن،سید شاہ حسین ہیں)۔

سید محمد شاہ بن امیر انور شاہ: آپ پُرسوز آواز کے مالک،خوش مزاج،زندہ دل اور وسیع القلب انسان تھے۔اہلبیت اطہارؑ کی شان میں قصیدہ خوانی انتہائی خوش الحانی سے فرماتے۔2004ء میں انتقال فرمایا اور موضع ڈھوک بازہ تحصیل تلہ گنگ میں دفن ہوئے۔ان کی اولاد بھی ڈھوک بازہ میں قیام پذیر ہے۔آپ کے چار فرزندان کی تفصیل پیش ہے۔1۔سید سجاد حیدر شاہ (اس کے تین فرزندان سید سنان حیدر، سید علیان حیدر اور سید علی ہمدانی ہیں)2۔سید وقار حیدر شاہ پاکستان ائیر فورس میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔3۔سید وسیم حیدر شاہ4۔سید سعید انور شاہ۔

سید شاہ نواز ہمدانی ابن سید امیر انور شاہ ہمدانی: سلسلہ روزگار کراچی مقیم ہیں اس کے دو فرزندان ہیں۔1۔سید امیر حیدر شاہ ہمدانی پاکستان ائیر فورس میں ملازم ہیں (ان کے دو فرزند سید ہمدان حیدر،سید سلمان حیدر ہے)۔2۔سید نعیم حیدر شاہ ہمدانی سیاست میں سرگرم ہیں، پاکستان تحریک انصاف میں ضلعی سطح پر اہم رکن ہیں۔

مصادر: تحقیق و تحریر۔سید محسن رضا کاظمی الحمیدی

حضرت سید ظفر علی شاہ المعروف معصوم بادشاہؒ (مدفن باہتر فتح جنگ اٹک)

حضرت سخی سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ سرکار کی اولاد کے بہت سے بزرگ جو صاحب کشف و کرامت تھے۔خطہ پوٹھوہار و دیگر علاقوں میں رشد و ہدایت و سربلندی دین کی خاطر دندہ شاہ بلاول سے ہجرت کر کے مذکورہ علاقوں میں جا بسے۔ان بزرگان سادات کے کردار، عبادت الٰہی و کشف کرامات نے اہل علاقہ کو اپنا گرویدہ بنالیا۔سرکار شاہ فتح نور ہمدانیؒ (مدفن تلہ گنگ) کی آل سے ایک بزرگ سید شاہنواز علی ہمدانی تقریباً 200 سال قبل تلہ گنگ سے ہجرت کر کے فتح جنگ تشریف لائے۔سید شاہنواز علی کی مشہور کرامت کہ انہوں نے پیدا ہوتے ہی اللہ کے حکم سے بات کی۔واقعہ کچھ یوں ہے کہ جب سرکار کی پیدائش ہو چکی تو وہاں موجود دائی نے بلند آواز میں کہا کہ مجھے چھری دو میں نے ناف کاٹنی ہے۔تو فوراً یہ بچہ بول اٹھا کہ چھری آٹا پیسنے والی چکی کے نیچے پڑی ہے۔وہاں سے اٹھالو اور شور نہ کرو۔ سبحان اللہ

انہی بزرگ کے بیٹے سید ولایت شاہ ہمدانیؒ جو کہ والی باہتر بھی تھے۔انہوں نے بھی اللہ کے حکم سے دیواریں دوڑائیں۔آپ بزرگان نے باہتر و گرد نواح میں اسلامی اقدار کو روشناس کروایا۔حضرت پیر ولایت شاہؒ کے تین فرزند تھے۔سید احمد شاہ، سید زمان و سید رحم دریا۔یہ تینوں ہستیاں صوم صلوٰۃ کی پابند تھیں۔اس علاقے میں آپ کی خدمات اور فلاحی کام لوگوں کی زبان پر عام ہیں۔پیر احمد شاہ ہمدانیؒ صاحب کشف کرامت و صاحب طریقت بزرگ، ولی کامل تھے۔مریدوں کا ایک وسیع حلقہ تھا۔انہی بزرگ کا ایک بیٹا ہوا جو کہ بچپن سے ہی ولی تھے۔ان کی زبان سے نکلے ہوئے لفظ بحکم خدا پورے ہوتے۔ان بزرگ ہستی کا نام سید ظفر علی شاہؒ المعروف معصوم

بادشاہ تھا۔ آپ سرکار نے پوری عمر عبادت الٰہی میں گزاری اور اپنے آپ کو ایک کمرے تک محدود و دور رکھا۔ 62 سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ سرکار کا عرس 3 سے 5 اکتوبر کو ہر سال آستانہ عالیہ باہتر میں منعقد ہوتا ہے۔ باہتر میں موجود اس خانوادے اور مزار شریف کا انتظام پیر سید زاہد ہمدانی کے سپرد ہے۔ پیر صاحب خود بھی پابند شریعت اور اچھے اخلاق و کردار کے مالک ہیں۔ اس خاندان کی رشتہ داریاں تلہ گنگ میں وسیع پیمانے پر ہیں۔

سخی سید باوا فدا حسین شاہ ہمدانی جلالی سرکارؒ

والدِ گرامی قلندر دوراں مرشد سخی سید باوا تجمل عباس ہمدانی جلالی سرکار۔ موضع ٹھٹھی نور سرگودھا

بابا سید فدا حسین شاہ ہمدانی جلالیؒ سادات ہمدانیہ وسنال میں سید شہابل شاہ ہمدانیؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ باوا فدا حسین شاہ ہمدانی جلالی سرکار کا سلسلہ نسب 12 پشت پر جا کر سلطان الاولیا حضرت سخی احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانی ؒ سے 25 پشت پر جا کر سالار عجم حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ سے 45 پشت پر جا کر امیر المومنین سید الوصین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ والد گرامی کے ساتھ موضع وسنال سے ہجرت کر کے ضلع سرگودھا موضع ٹھٹھی نور میں آباد ہوئے۔ آپ سرکار بچپن سے ہی غم امام مظلومؑ سے سرشار رہے۔ بچپن سے لے کر تا دم عزاداری امام حسینؑ میں مگن رہے۔ 1968ء میں سرکار کی شادی ہوئی اور 1973ء میں آپ کے آنگن میں فخر الفقرا و عزادار قلندر دوران ولی کامل حضرت سخی مرشد باوا سید تجمل عباس ہمدانی جلالی بادشاہ سرکار تشریف لائے۔ سرکار باوا فدا حسین جلالی نے منڈی بہاؤالدین موضع بھوجوال میں امام بارگاہ کی تعمیر کی۔ 1970ء کی دہائی میں مجالس و ماتم داری کا اہتمام شروع کیا۔ جو تواتر کے ساتھ کرتے رہے۔ اور 1988ء میں امام بارگاہ و مجلس و ماتم داری کا انتظام باوا تجمل عباس کے سپرد کر دیا۔ محرم کی ابتدا سے باوا جی سرکار اپنی ماتمی سنگت جو 25 سے 30 افراد پر مشتمل تھی مختلف علاقوں میں جا کر عزاداری امام حسینؑ قائم کرتے تھے۔ آج سے 40 سال قبل تک تمام ماتمی سنگتیں ہوا کرتی تھیں۔ ضلع منڈی بہاؤالدین میں مجالس کے بعد عزاداری کا سلسلہ باوا فدا شاہ نے شروع کر دیا۔ اس سے پہلے مجالس کے بعد لوگ زیارت پڑھ کر گھر چلے جاتے تھے۔ آپ محرم و صفر کا پورا مہینہ چکوال و گرد نواح میں ماتم داری میں گزارا کرتے تھے۔ اور اکثر اپنے ملنگوں کے ساتھ پیدل سفر کر کے دور دراز علاقوں میں مشن عزاداری امام حسین علیہ السلام کے لیے جایا کرتے تھے۔ عزاداری کا بہت شوق تھا۔ سخی لال شہباز قلندر سرکارؒ کے دربار پر بھی باوا جی نے عزاداری دوبارہ شروع کی۔ کراچی ڈرگ روڈ فیچر کالونی و چاکیواڑہ کی امام بارگاہوں کا انتظام بھی باوا جی کے مریدین کے پاس ہے۔ عزاداری کا اتنا جنون تھا کہ کئی کئی دن عزاداری کی وجہ سے گھر سے دور رہتے تھے۔ سرکار باوا فدا شاہ جلالیؒ عزادار کے ساتھ ساتھ ولی کامل بھی تھے۔ آپ کی کئی کرامات ہیں جو لوگوں کی زبان پر عام ہیں۔ آپ کا مریدوں کا ایک بڑا وسیع حلقہ تھا۔ آپ کا مزار ٹھٹی نور سرگودھا میں واقع ہے۔ اور ہزاروں عقیدت مند آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔ آپ کی فروغ عزاداری کی خدمات رہتے دم تک یاد رہیں گی۔ آپ کے بعد آپ کے اس مشن کا جانشین باوا تجمل عباس ہمدانی سرکار ہیں۔ جو عزاداری امام حسینؑ کے لیے اپنے آپ کو وقف کیے ہوئے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں سرکار کے مرید ہیں۔ ملک بھر میں باوا تجمل عباس کئی سو مجالس و ماتم داری کے روحانی منتظم ہیں۔

سادات ہمدانیہ پاکستان کو محمد و آل محمدؐ کی وجہ سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت شاہ ہمدانؒ سرکار کی نسل در نسل ولایت وفقیری چلی آ رہی تھی الحمدللہ وہ فقیری وولایت اس موجودہ دور میں بھی باوا سید تجمل عباس ہمدانی سرکار کے روپ میں قائم ودائم ہے۔ اللہ پاک بحق محمد وآل محمدؐ باوا سید تجمل عباس ہمدانی کو صحت وسلامتی والی زندگی دے اور انکا سایہ سادات ومومنین وعزاداروں پر قائم رکھے۔ آمین

سید چن پیر ہمدانی (خانوادہ سادات ہمدانیہ وسنال)

معروف بزرگ و پولیس آفیسر سید چن پیر شاہ ہمدانی 1903ء میں ضلع چکوال کے قصبے وسنال میں سید دستار علی شاہ ہمدانی بن سید امیر علی شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ حسبی نسبی صاحب کشف بزرگ تھے۔ آپ پنجاب پولیس سے بطور ڈی ایس پی ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ سخاوت ودیانتداری میں اپنے مثال آپ تھے۔ آپ نے ہمیشہ لوگوں کی مدد اور کفالت کی۔ کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ صحیح معنوں میں ساری زندگی سید بن کر رہے۔ آپ کی دوران سروس کئی کرامات ہیں جن کا انگریز سرکار نے بھی اعتراف کیا۔

کرامت: دوسری جنگ عظیم میں باوا جی دہلی لال قلعہ میں تعینات تھے۔ جنگ کا دور تھا اور ائیر سٹرائیک کا خطرہ تھا اس لیے قلعے کو بھی کیموفلیج کر دیا گیا۔ اسی قلعہ میں پولیس لائن تھی جس کا آفیسر کمانڈر انگریز تھا۔ اس آفیسر نے قلعہ کی سیکیورٹی خاطر لائٹیں، آگ اور ایسے چیزوں سے منع کیا جو روشنی کا سبب بنتی تھیں۔۔ باوا چن پیر شاہ کو چونکہ روزانہ صبح حقہ پینا ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے ہردلی کو کہا کہ حقہ جلا کر لاؤ۔ جس پر اس نے کہا کہ سرکار آگ جلانے پر پابندی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو۔ حقہ تیار ہوا اور آپ پینے لگے۔ اتنے میں کسی نے انگریز آفیسر کو شکایت کی تو آفیسر اس شکایت لگانے والے کو ساتھ لے کر باوا جی کے پاس آیا۔ اور دیکھا کہ باوا جی کے پاس واقعی حقہ موجود ہے۔ انہوں نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا کہ شاہ صاحب آپ نے حکم عدولی کیوں کی تو باوا جی نے کہا کہ سر حقہ پینا میری عادت ہے اب اسے پینے کو دل کر رہا تھا اس لیے بغیر جلا حقہ پی رہا ہوں۔ اس انگریز نے دیکھا اور وہاں سے واپس جانے لگا تو آپ نے حقے کا کش لیا۔ اور منہ سے دھواں نکلا تو اس شکایت کرنے والے نے فوراً انگریز آفیسر سے کہا دیکھو سر حقہ جل رہا ہے۔ تو انگریز آفیسر نے کہا کہ جو جلے ہوئے حقہ کو بجھا سکتا ہے اور بجھے ہوئے کو جلا سکتا ہے، وہ حملہ بھی روک سکتا ہے۔ آپ کی اس کرامت پر سرکار کی جانب سے سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا۔ آپ سرکارؒ کا مزار پدھراڑ میں ایک پہاڑی چوٹی پہ واقع ہے۔ پدھراڑ میں آپ کے کافی مریدین تھے۔ ان کی خواہش پر آپ کی تدفین پدھراڑ میں ہوئی۔

حضرت سید غلام رضا شاہ ہمدانیؒ (تلہ گنگ)، مؤلف: تلہ گنگ تاریخ کے آئینے میں

سید غلام رضا شاہ ہمدانی 1913ء میں سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ رحمان شاہال میں سید پیر شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ایک کتاب تلہ گنگ تاریخ کے آئینے میں تالیف کی جو ابھی تک غیر مطبوعہ حالت میں موجود ہے۔ اس کتاب میں شاہ صاحب نے حضرت شاہ بلاول سرکارؒ کے حالات وزندگی پر بہت دلچسپ معلومات فراہم کی ہیں۔ اب تک جتنے بھی مصنف جنہوں بابا شاہ بلاولؒ وان کی آل کے

متعلق کچھ لکھا ہے، ان کی ہی غیر مطبوعہ کتاب سے معلومات کا استفادہ کیا ہے۔شاہ صاحب کے ڈاکٹر عبدالرحمن ہمدانی سے بھی کتابی حوالے سے مراسم اور خط وکتابت رہی۔آپ کا مشغلہ زمینداری تھا۔ذوق مطالعہ اور ذاکری کے میدان میں بھی طبع آزمائی کی۔آپ نے تلہ گنگ میں وفات پائی اور تلہ گنگ ہی میں آسودہ خاک ہیں۔آپ کا سلسلہ نسل 2 فرزندوں سید اختر شاہ اور سید اصغر شاہ سے چلا۔

کرنل سید امیر انور شاہ ہمدانی بن سید کرم شاہ ہمدانی (تلہ گنگ)

کرنل سید امیر انور شاہ ہمدانی ولد سید کرم شاہ ہمدانی تلہ گنگ میں جون 1900 میں پیدا ہوئے۔فوج کی مایہ ناز یونٹ 2 ایف ایف گائیڈز انفینٹری میں شمولیت کی۔اپنے دور ملازمت میں اپنے تقویٰ اور اصول پسندی کی وجہ سے مقبول ہوئے۔دوسری جنگ عظیم میں بھی خدمات انجام دیں۔آپ نے قیام پاکستان کے بعد وکٹوریہ کراس کی جگہ نشان حیدر کی تجویز دی تھی جو حکومت پاکستان منظور کر لی تھی۔تقسیم سے پہلے جنرل موسیٰ اور فیلڈ مارشل انڈین آرمی جنرل مانک شاہ کی دوستی زبان زد عام تھی۔تقسیم کے بعد جنرل مانک شاہ انڈین آرمی میں چلے گئے مگر اپنے شاہ جی دا گریٹ کو کبھی نہ بھولے۔ریٹائرمنٹ کے بعد آپ تحصیل کونسل تلہ گنگ کے چیئرمین اور آنریری مجسٹریٹ درجہ اول بھی رہے۔آپ نے اگست 1986ء میں وفات پائی۔

آپ کی اولاد میں دو فرزند (پروفیسر سید ملازم حسین ہمدانی، سید خادم حسین ہمدانی) مذکور ہیں۔جن کا تذکرہ ذیل میں پیش ہے۔

پروفیسر سید ملازم حسین ہمدانی (تلہ گنگ)

پروفیسر سید ملازم حسین ہمدانی یکم اگست 1929ء کو سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی سید شہال شاخ میں کرنل امیر انور شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ یہ وہی کرنل امیر انور شاہ ہیں جنہوں سید ملازم حسین ہمدانی نے ابتدائی تعلیم تلہ گنگ میں حاصل کی جبکہ میٹرک 1946ء میں مشن ہائی اسکول سیالکوٹ کینٹ سے کیا اور اعلیٰ تعلیم گورنمنٹ کالج لاہور، امریکن یونیورسٹی آف بیروت سے حاصل کی۔عملی زندگی میں 1959ء تا 1963ء ایڈورڈ کالج پشاور میں اقتصادیات کے لیکچرار اور پرنسپل رہے۔ساؤدرن الینوئس یونیورسٹی کاربونڈیل شکاگو امریکہ سے ماسٹرز ان ٹیچنگ انگلش کیا۔ 1967ء سے 1970ء میں کیڈٹ کالج کوہاٹ میں ہاؤس ماسٹر رہے، اس کے بعد ایف جی سرسید کالج راولپنڈی میں 1974ء سے 1982ء تک تعینات رہے۔مختلف اخبارات و جرائد میں اداریے اور ریڈیو پاکستان پشاور کے لئے معلوماتی فیچر، ڈرامے اور تمثیلیچے بھی لکھ کر دیئے۔آپ اعلیٰ پائے کی علمی و ادبی شخصیت تھے۔آپ نے دوران ملازمت اپنی اصول پسندی اور محنت سے بہت شہرت پائی۔انہوں نے سرسید کالج میں دوران ملازمت جنرل ضیاء کے فرزند انوار الحق کو نمبر کم ہونے پر داخلہ نہ دینے پر ایک مثال قائم کی۔اس اصول پسندی سے متاثر ہو کر انہیں 1983ء میں پاکستان ایمبیسی کالج جدہ کا پرنسپل بنا کر سعودی عرب بھیجا گیا۔ان کو تین آرمی چیف (جنرل وحید کاکڑ، جنرل باجوہ، جنرل عاصم منیر) اور ایک نیول چیف آصف سندیلا کے ہر دلعزیز استاد ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ریٹائرمنٹ کے بعد بھی علم و ادب سے رشتہ مربوط رکھا۔آپ نے اپریل 2010ء میں وفات پائی اور تلہ

گنگ میں مدفون ہیں۔آپ کی خدمات کی یاد میں 2019ء میں ایف جی ڈگری کالج پشاور کینٹ میں آپ کے نام پر ایم ایچ ہمدانی بلاک قائم کیا گیا۔جس کی بنیاد آپ کے فرزند سید علی عمران ہمدانی نے رکھی۔پروفیسر سید ملازم حسین ہمدانی کی اولاد میں ایک فرزند سید علی عمران ہمدانی مذکور ہیں جو کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔آپ نے ہوٹل مینجمنٹ سے منسلک ہیں،اور آج کل جنرل مینجر پی او ایف ہوٹل واہ کینٹ تعینات ہیں۔سید علی عمران ہمدانی کے دو فرزند(سید عزم عباس،سید امر عباس)ہیں۔سید عزم عباس نے ولایت سے وکالت پاس کی ہے جبکہ سید امر عباس ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔

سید خادم حسین شاہ ہمدانی شہیدؒ(تلہ گنگ)

سید خادم حسین ہمدانی شہید 11 جون 1938ء کو سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی سید شہال شاخ میں کرنل امیر انور شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔سید خادم حسین شاہ ہمدانی نے ابتدائی تعلیم تلہ گنگ میں حاصل کی جبکہ میٹرک آپ نے ڈینیز ہائی اسکول راولپنڈی سے کیا اور اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ پشاور اپنے بھائی سید ملازم حسین ہمدانی جو کہ پشاور کالج کے پرنسپل تھے،کے پاس چلے گئے،وہاں سے آپ نے ایف ایس سی کیا۔کالج لائف میں آپ نے فن اداکاری کے جوہر بھی دکھائے۔آپ کو ایک سکھ پروڈیوسر نے ڈرامے میں کام کرنے کی آفر بھی کی لیکن آپ نے ان کو منع کیا اور کہا کہ میں سیدزادہ ہوں مجھے یہ کام زیب نہیں دیتے۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ فتح جنگ آئل فیلڈ میں بطور اپرینٹس بھری ہوئے اور تیزی سے ترقی کرتے ہوئے آپریشنل مینجر توت فتح جنگ تعینات ہوئے۔اپنی فیلڈ میں دوران سروس امریکہ وروس بھی گئے۔جہاں آپ نے اپنی فیلڈ کے حوالے سے کورسز کیے۔پاکستان کے مختلف حصوں میں کھودے گئے کنوؤں کی تکمیل میں آپ کا ہاتھ رہا۔14 اگست 1979ء کو رات آٹھ بجے توت فیلڈ ضلع اٹک کے ایک کنویں میں اچانک آگ بھڑک اُٹھی۔آگ کیسے لگی اسکی وجہ معلوم نہ ہوسکی آگ کی خبر سنتے ہی سید خادم شاہ کنویں کے قریب پہنچے اور فوراً جان کی پرواہ کیے بغیر قومی دولت کو بچانے کی خاطر کنویں پر چڑھ دوڑے اور اوپر چڑھ کر آواز لگائی کہ فوراً جنریٹر بند کرو مگر سارا عملہ خوفزدہ ہوکر کافی پیچھے چلا گیا تھا۔آپ کی آواز کسی نے نہ سنی۔آپ اس جدوجہد میں تھے کہ آگ پر قابو پایا جاس کے تاکہ باقی نقصان سے قومی اثاثہ بچ سکے،اسی جدوجہد میں اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر آپ آگ پر قابو پا گئے۔لیکن تب تلک آپ بری طرح جھلس چکے تھے لیکن قومی دولت محفوظ ہو چکی تھی۔آپ کو زخمی حالت میں بذریعہ ہیلی کاپٹر سی ایم ایچ راولپنڈی منتقل کیا گیا جہاں آپ 14 تا 17 اگست موت کی کشمکش میں رہے اور 17 اگست کو شہید ہوگئے۔آپ کا تاریخی جنازہ ہوا اور آپ کو تلہ گنگ سادات قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔سید خادم حسین شاہ ہمدانی شہید نے اپنی جان پر کھیل کر ملکی دولت اور کئی لوگوں کی جان بچائی۔آپ کی اولاد میں دو دختران اور دو فرزند(سید کامران علی،سید رضوان علی)مذکور ہیں۔آپ دونوں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔سید کامران علی ہمدانی سعودی عرب ہوتے ہیں جبکہ سید رضوان علی بحرین ہوتے ہیں۔

استاد شاعر ذاکر سید نوبہار شاہ ہمدانی مرحوم (تلہ گنگ)

آپ کی پیدائش 1910ء میں ماسٹر سید مہدی شاہ ہمدانی کے گھر ہوئی۔ آپ کا تعلق شروع سے ہی علمی گھرانے سے تھا۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم تلہ گنگ میں حاصل کی۔ 1928ء میں لالہ موسیٰ گورنمنٹ پرائمری سکول میں اپنی ملازمت کا آغاز بطور ٹیچر کیا۔ آپ کومختلف زبانوں پرعبور حاصل تھا جن میں اردو، عربی، فارسی، پنجابی شامل ہیں۔ آپ کی شاعری اب تک لوگوں کی زبانوں پر نوحہ، نعت، قصیدہ اور اشعار کی صورت میں زندہ ہیں۔ آپ نے اپنی ملازمت کے دوران نکاح خوانی، نماز جنازہ ، پیش نماز، مدرس، ذکر آل محمد ﷺ کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ اور دورانِ تعیناتی موضع کوٹ سارنگ میں نمازِ جمعہ و نمازِ عید کی امامت کرتے رہے اور شیعہ جامع قدیمی مسجد تلہ گنگ میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ اپنی خوش اخلاقی، خوش لباسی، سادگی اور خوبصورتی کی وجہ سے علاقہ بھر میں مقبول تھے۔ گورنمنٹ ہائی سکول تلہ گنگ میں بطور فارسی ٹیچر تعینات رہے اور تلہ گنگ ہائی سکول سے ہی ریٹائر ہوئے۔ علاقے میں تنازعے کی صورت میں آپ بطور ثالث اپنا کردار ادا کرتے تھے اور بعض عدالت کے فیصلوں پر آپ کے فیصلے کو ترجیح دی جاتی تھی۔ آپ کا شمار تلہ گنگ کے پہلے سادات ٹیچرز، ذاکروں، شاعروں میں ہوتا ہے۔ آپ کے شاگردوں کا حلقہ پورے علاقے میں موجود تھا اور ہے۔ آپ کے شاگردوں کا شمار تلہ گنگ اور گردونواح کے نامی گرامی لوگوں میں ہوتا تھا اور ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد کی رکھی ہوئی بنیاد عزاداری امام حسین علیہ السلام کو دربار غوث پاکؒ پر بھی زندہ رکھا جو اب تک زندہ ہے۔ آپ نے اپنی ملازمت کو ذکرِ امام حسین علیہ السلام میں روکاٹ نہ بننے دیا، جس کا صلہ آپ کو 19 صفر 1989ء شبِ چہلم امام حسین علیہ السلام دورانِ مجلس منبرِ امام حسین علیہ السلام پر نماز کا ذکر کرتے ہوئے موت کی صورت میں نصیب ہوا اور آج تک تلہ گنگ کے عزاداروں میں حسرت کی صورت میں موجود ہے۔

سید مقبول حسین شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ لاڑہ گھوڑہ ایبٹ آباد)

سادات ہمدانیہ ایبٹ آباد کی مختصر سی تاریخ: قریباً 200 سال پہلے سید علی شاہ ہمدانی ابن سید شاہ عبداللہ (مدفن دندہ شاہ بلاول) نے تلہ گنگ سے رشد و ہدایت کے سلسلے میں ہجرت کر کے ایبٹ آباد کے علاقے لاڑہ گھوڑہ سکونت اختیار کی۔ اس خانوادہ کے اس علاقے میں 20 سے 25 گھرانے آباد ہیں جن کا شجرہ نسب سید قمر شاہ ہمدانی اور سید باسط شاہ ہمدانی نے اپنی کتابوں میں درج کیا۔ سادات ہمدانیہ ایبٹ آباد کے ایک بزرگ سید مقبول حسین شاہ ہمدانی ، لاڑہ گھوڑا ایبٹ آباد کی ایک بزرگ ہستی مانے جاتے تھے۔ لوگ دور دور سے ان کے پاس دم درود کے لیے آتے تھے اور صحت یاب ہو کر واپس جاتے تھے۔ ان کا انتقال 1966ء میں ہوا۔ ان کے مرید آج بھی ان کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔ ان کا ایک فرزند سید منظور حسین ہمدانی کا تعلق بلوچ رجمنٹ سے تھا ان کی یونٹ 15 بلوچ تھی اور انہوں نے 1965ء کی جنگ بھی لڑی تھی جس میں وہ غازی واپس آئے تھے پھر 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں بنگلہ دیش میں شہید ہوئے۔

حضرت سخی سید شاہ میراں ہمدانی سرکارؒ (مزار مبارک پنن وال پنڈ دادن خان جہلم)

حضرت شاہ میراں ہمدانی ؒ المعروف باوا سخی میراں بادشاہؒ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سیّد جان محمد شاہ تھا اور وہ بھی اپنی سخاوت کی وجہ سے سخی جان شاہ کے نام سے مشہور تھے۔ جب کہ ان کے دادا حضرت سید شاہ عبداللہؒ کا مزار دندہ شاہ بلاول میں واقع ہے۔ چونکہ ان دنوں ضلع جہلم کے علاقے میں ہندو قوم کافی زیادہ آباد تھی اور حضرت صاحب کا سادات گھرانہ دینی و مذہبی علوم سے سرشار تھا۔ اسی وجہ سے یہ بزرگ ہستیاں راولپنڈی، جہلم، اٹک، چکوال، تلہ گنگ، میانوالی اور خوشاب وغیرہ کے مختلف علاقوں میں دین اسلام کے فروغ و تبلیغ دین کے لیے آباد ہوتے چلے گئے تا کہ احکامِ خداوندی اور فرمانِ رسول پاک ﷺ کو لوگوں میں عام کر سکیں۔ حضرت سیّد شاہ میراں ہمدانی ؒ اپنے علاقے میں سخی میراں بادشاہؒ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب کبھی بھی کوئی ان کے پاس آس اُمید لے کر آیا تو ہمیشہ حاجت روائی ہوئی۔ جس کسی کے لیے بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی فوراً قبول ہوئی، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی سخاوت کی وجہ سے سخی میراں بادشاہؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کے روحانی کمالات کی وجہ سے آج بھی لوگ ان کے لیے اپنے دلوں میں بڑی عقیدت و احترام رکھتے ہیں ان کے چند ایک وقعات درج ذیل ہیں۔

آپ کے زمانے میں پنوال (پنجن وال) اور گردونواح کی تمام زمینوں کے جیند ران خاندان مالک ہوا کرتے تھے۔ ایک سیّد سخی میراں بادشاہؒ سرکار مشرق کی جانب سے پیدل سفر کرتے ہوئے پنوال کی طرف آ رہے تھے، برسات کا موسم تھا اگر چہ اس وقت بارش نہیں ہو رہی تھی مگر کیچڑ اور پھسلن ضرور تھی۔ اتنے میں ایک جیند ران گھوڑے پر سوار پیچھے سے آیا اور جب درویش سیّد کے قریب سے گزرا تو ٹھوکر سے دھکا دے کر آپ کو کیچڑ میں گرا دیا جس کی وجہ سے سیّد صاحب کے کپڑے اور چہرا کیچڑ سے بھر گیا۔ سیّد بادشاہ وہیں کیچڑ میں بیٹھے بیٹھے کچھ دیر آسمان کی طرف دیکھتے رہے اور پھر اُٹھ کر اپنے حجرے کی طرف روانہ ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اتنی جاگیر، دولت و شجاعت کا مالک خاندان آسمان سے فرش پر آن پڑا اور آج تک اس خاندان کا کوئی فرد پنوال یا گردونواح میں آباد نہیں ہو سکا۔ اور اسی دوران جالپ خاندان سرگودھا کی جانب سے ان علاقوں میں آ کر آباد ہوئے اور حاکمیت و ملکیت ان کے پاس چلی گئی۔

حضرت سخی میراں بادشاہؒ سرکار کا خدمت گار رولدو جھاڑیاں والی سرکار جو کہ زمیندار کنبہ سے تعلق رکھتا تھا، آپ کے وضو اور پینے کے لیے پانی فاطمہ (پھاپی) نامی عورت کے گھر میں کنواں تھا، جہاں سے لایا کرتا تھا یہ گھر حجرے سے کچھ دور تھا ان دنوں گاؤں میں صرف چند ایک گھروں میں کنویں ہوا کرتے تھے۔ ایک رات عشا کے وقت حضرت صاحب کو وضو کرنا تھا اور گھڑوں میں پانی موجود نہ تھا اپنے خدمت گار سے کہا کہ جاؤ پانی لے آؤ جب رولدو پانی لینے دوڑتا ہوا اس عورت کے گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو اس عورت نے دریافت کیا کہ کون ہے۔۔۔۔۔ جواب میں کہا کہ۔۔۔۔۔۔ رولدو ہوں باوا جی کے وضو کے لیے پانی لینا ہے۔ پھاپی نے غصے میں آ کر کہا کہ ایک تو باوا میراں شاہ کا وضو ہمیں لے کر بیٹھ گیا ہے۔ جب رولدو پانی لے کر واپس پہنچا تو حضرت میراں بادشاہؒ سرکار نے دریافت فرمایا کہ رولدو پھاپی کیا کہتی تھی، اس نے جواب دیا کہ کچھ نہیں سرکار،، پھر آپؒ نے رولدو سے جلالت میں آ کر کہا کہ آئندہ سے تمھیں پانی لینے کسی کے گھر نہیں جانا پڑے گا۔ کہتے ہیں کہ اسی رات دریا میں سیلاب آیا اور یہاں تک کہ دریا کا پانی حجرے کے قریب ہو کر بہنے لگا۔ سخی میراں بادشاہؒ سرکار نے فجر کا وضو دریا کے پانی سے کیا پھر اس کے بعد آپ کی زندگی کے آخری وقت تک دریا کا پانی گاؤں

کے ساتھ ہو کر بہتا رہا جس کہ نشانات آج بھی موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پنواں میں سڑک کی شمال طرف پانی سارے علاقے میں کڑوا ہے اور سڑک کی جنوب طرف تمام علاقے کا پانی میٹھا ہے اور پینے میں لذیذ ترین ہے۔ دریا کا پانی بہنے کی وجہ سے گاؤں کے لوگوں کو کافی پریشانی لاحق ہو گئی تھی۔ کیونکہ دریا کا گاؤں کے ساتھ ہو کر بہنا مکینوں اور مکانات سب کے لیے بہر حال ایک مسئلہ تھا۔ اگرچہ لوگوں کو دریا کے یوں قریب آنے کا سبب معلوم ہو گیا تھا پھر کئی مرتبہ لوگوں نے آپ سے التجا کی کہ باوا جی معاف کر دیں مگر آپ یہی جواب دیتے کہ ہمیں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور ہم پانی کہاں سے لائیں۔ آخر کار ایک دن بہت سے لوگ جمع ہو کر حضرت سخی میراں بادشاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ باوا جی اب معافی دے دیں کیونکہ دریا کہ یوں بہنے کی وجہ سے گھروں، بڑے بوڑھوں، بچوں، جانوروں اور فصلوں کو خطرہ لاحق رہتا ہے۔ آپؒ دعا فرمائی کہ دریا اپنی پرانی جگہ پر واپس چلا جائے یہ سن کر حضرت سخی میراں بادشاہؒ سرکار مسکرائے اور جواب دیا کہ اب ہمیں پانی کی ضرورت بھی نہیں ہے تم فکر نہ کرو میرے اللہ کے حکم سے کچھ ہی دنوں میں دریا واپس اپنی جگہ پر چلا جائے گا۔

حضرت سخی سیّد میراں بادشاہؒ کا دربار موضع پنواں جس کا پرانا نام پنجن وال اور اس سے بھی پہلے نام کوٹ تھا کے مشرق میں برلب پنڈ دادنخان روڈ بالمقابل محلہ خرید پور پر واقع ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے ہر سال مؤرخہ 4 سے 6 اکتوبر کو ایک بڑا عالیشان عرس اور میلہ کی تقریبات منعقد ہوتی تھیں، جس میں گرد و نواح اور دور دراز کے لوگ بڑے پر جوش انداز میں شرکت کر کے اپنی عقیدت کا ثبوت دیتے تھے۔ چونکہ سیّد صاحب ایک اعلیٰ بزرگ ہستی اور بڑے صاحبِ کرامت ولی اللہ ہوئے ہیں جس کی وجہ سے گاؤں اور گرد و نواح کے لوگ آج بھی آپ سے بڑی روحانی عقیدت رکھتے ہیں۔ آج بھی سخی میراں بادشاہؒ سرکار کے پوتے سیّد گلاب علی شاہؒ (محلہ گلاب شاہؒ والے) اور سیّد دستار علی شاہ ہمدانیؒ کا خاندان یہاں آباد ہے اور دربار عالیہ کی دیکھ بھال پر مامور ہے۔ گو کچھ عرصہ قبل دربار میراں بادشاہؒ محکمہ اوقاف کی زیرِ نگرانی ہوا۔ جس کی وجہ پرچمِ حضرت عبّاس علمدار علیہ السلام کی مخالفت ہے۔ لیکن پھر بھی اس بات سے اولادِ سیّد سخی میراں بادشاہؒ پر کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ محکمہ اوقاف کی زیرِ نگرانی ہونے کی وجہ سے اپنے دادا حضرت سخی میراں بادشاہ ہمدانیؒ کی خدمت میں کوئی کوتاہی کریں بلکہ اولادِ سخی میراں بادشاہ ہمدانیؒ آج بھی نیک نیتی سے اپنے دادا کے دربار کی خدمت کرتے ہیں۔

گاؤں سے باہر جہاں آج سخی میراں بادشاہ ہمدانیؒ سرکار کا دربارِ عالیہ ہے اسی جگہ آپ کا حجرہ تھا جہاں پر آپ اللہ کی عبادت و ریاضت اور چلہ کشی کیا کرتے تھے۔ آپ کو بچپن ہی سے گھوڑا رکھنے اور گھڑ سواری کا بے حد شوق تھا۔ ایک دن اپنے خدمت گار رولدو جھاڑیاں والی سرکار جن کی خانقاہ سڑک کی دوسری جانب موجود ہے کو حکم دیا کہ آج ہمارے گھوڑے کو خوب تیار کرو اور ساز وغیرہ سے بھی سجا دو۔ حکم سن کر رولدو نے دریافت کیا کہ سرکار کہاں جانا ہے؟ تو سیّد صاحب نے جواباً کہا کہ بہت دور۔ جب گھوڑا تیار ہو گیا تو آپ اپنے گھر تشریف لے گئے کچھ دیر وہاں ٹھہرے اور سب اہلِ خاندان کو خدا حافظ کہنے کے بعد واپس آئے اور اپنے خدمت گار کو کہا رولدو آج تم میری طرف سے آزاد ہو اور اسے بھی خدا حافظ کہا اور زندہ اپنے گھوڑے سمیت زمین میں سما گئے۔ صرف پگڑی کا تھوڑا سا پلو زمین سے باہر رہا اور جب اس جگہ پر خانقاہ کا نشان بنایا گیا تو پگڑی کا پلو خود بخود زمین کے اندر چلا گیا۔ اس کے بعد رولدو اپنی زندگی میں اسی جگہ پر ہی رہا۔

حضرت غلام حیدر شاہ صاحب (جلال پور شریف والے) نے قرآن وسنت کی ابتدائی تعلیم اپنے چچا جناب سید امام شاہ

صاحب سے حاصل کی جبکہ اردو اور فارسی کی درسی کتب جناب میاں عبداللہ چکروی سے پڑھیں۔ حضرت پیر غلام حیدر شاہ صاحب نے اپنی فقہ کی تعلیم اسی گاؤں پنوال سے حاصل کی اور اسی دوران آپ بھی حضرت شاہ میراں ہمدانیؒ سرکار کی خانقاہ پر حاضری دیا کرتے تھے۔ جبکہ قاضی محمد کامل صاحب بھی حضرت سخی میراں بادشاہؒ کے بڑے عقیدت مند ہوئے ہیں۔ آج بھی جب پنوال وگردونواح میں کوئی شادی ہوتی ہے تو نئے جوڑے کو سب سے پہلے حضرت سخی میراں بادشاہؒ کے مزار پر سلام کروایا جاتا ہے۔ بے شک ہمیشہ تک شاہ ہمدانی سرکار کا یہ فیضان جاری رہے گا۔

بحوالہ: کتاب ابن شاہ ہمدانؒ (سید اختر حسین شاہ ہمدانی مرحوم)۔

پیر سید احمد شاہ ہمدانی المعروف سوہنے شاہ (فتح جنگ ضلع اٹک)

اس دنیا میں ہزاروں لوگ آتے ہیں اور اپنے اپنے انداز سے شاہراہ حیات پر رواں دواں ہوتے ہیں۔ ہزاروں لوگ جو بھٹکتے بھٹکتے شیطانی رستوں پر جا نکلتے ہیں اور بمشکل انہیں صراط مستقیم نصیب ہوتی ہے لیکن اللہ کے کچھ مقبول بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں شروع سے ہی صراط مستقیم کا راہی بنا دیا جاتا ہے اور مقبولان بارگاہ الٰہی ٹھہرتے ہیں۔ امام الاولیاء، مرشد اہل صفا، گل گلشن زاہرہ، استعارہ حسن و جمال حضرت خواجہ پیر سید احمد شاہ ہمدانیؒ کا شمار بھی انہی وفا شعاروں میں ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ پیر سید احمد شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت پیر سید کرم شاہ ہمدانی اور جد امجد کا نام حضرت سید بزرگ شاہ ہمدانی ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد نے دندہ شاہ بلاول سے تلہ گنگ ہجرت کی۔ سید بزرگ شاہ صاحب ہمدانی اھلیان ڈھوک سیلو کے پرزور اسرار پہ کہ سادات گھرانہ ھمارے گاؤں میں موجود ہوتا کہ برکتیں سمیٹی جا سکیں، آپ نے تلہ گنگ سے ڈھوک سیلو ہجرت کی جو فتح جنگ سے دس منٹ کی مسافت پر ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب 25 واسطوں سے حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ اور 44 واسطوں سے حضرت مولا علیؑ سے جا ملتا ہے۔ آپ نسب سے ہمدانی، مسلکاً حنفی اور شرباً چشتی نظامی سیالوی ہیں۔

آپ کی پیدائش فتح جنگ ضلع اٹک میں تقریباً 1265 ہجری بمطابق 1849ء میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی درسی کتب موضع نکہ ضلع اٹک میں مولانا غلام محی الدین سے پڑھیں۔ المحصات کتب فقہ وحدیث میرا شریف ضلع اٹک میں خواجہ احمد میروی سے پڑھیں۔ جن ایام میں آپ بسلسلہ تعلیم نکہ میں موجود تھے تو خواجہ احمد میروی کا شہرہ سن کر اپنے استاد محترم کے ساتھ میرا حاضر ہوئے۔ اور پھر آپ نے میرا شریف کو ہی اپنا مسکن بنا لیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے اور پھر وہاں سے آپ کا جنازہ نکلا۔ بقول شاعر:

مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

حضرت خواجہ احمد میروی سے آپ کو جنون کی حد تک پیار تھا اور حضرت خواجہ احمد میروی بھی آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔ اور آپ کو سوہنے شاہ کہہ کر پکارتے تھے۔ حضرت خواجہ احمد شاہ ہمدانی کی بیعت سیال شریف ضلع سرگودھا میں حضرت پیر سیال لجپال حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی کے دست حق پرست پر تھی۔ آپ کو اپنے شیخ طریقت سے بھی بہت محبت تھی۔ آپ پا پیادہ سیال شریف میں حاضری دیتے تھے اور چالیس نمازیں سیال شریف میں ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ شمس العارفین کی آپ پر انتہائی نظر

شفقت تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے اگر کسی نے دنیا میں جنتی آدمی کی زیارت کرنی ہے تو وہ خواجہ احمد شاہ ہمدانی کی زیارت کرے۔ آپ کی بیعت تو سیال شریف تھی مگر آپ نے اپنی پوری زندگی میرا شریف میں حضرت خواجہ احمد میروی کے قدموں میں گزاری۔ میرا شریف اس وقت مرکزِ علم وحکمت تھا۔ دور دراز سے تشنگانِ علم وفضل اپنی پیاس بجھانے کے لئے آتے تھے۔ حضرت خواجہ احمد شاہ ہمدانی درس و تدریس میں ید طولی رکھتے تھے۔ آپ کے شاگردوں کا بیان ہے کہ آپ فارسی کتب پڑھانے کے بہت ماہر تھے اور سکندر نامہ کے ایک شعر کے کئی کئی معنی بیان کر دیتے تھے۔ آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ چودھری نور محمد فتح جنگی کا بیان ہے کہ ہم تقریباً 13 آدمی میرا شریف کو روانہ ہوئے تو ساتھیوں نے کہا کہ آج اگر خواجہ سید احمد شاہ صاحب ہمدانی دودھ پلائیں تو مانیں۔ چنانچہ جب وہاں پہنچے تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ پیر بھائیو! آپ تھکے ہوئے ہوگے پہلے دودھ پی لو۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کو دودھ پلایا۔ گویا آپ نے اپنے نورِ بصیرت سے ان کی نیت وارادے کو بھانپ لیا اور جو بات انہوں نے فتح جنگ میں اپنی جگہ کہی، اس کا جواب شاہ صاحب نے ان کے پہنچتے ہی دے دیا۔

جس دن آپ کا وصال ہوا آپ بالکل صحیح سلامت تھے۔ پیدل چل کر اپنی رہائش گاہ تک گئے تو وہاں آپ کو غشی کا دورہ پڑا اور مغرب کی اذان کے وقت آپ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

آپ کے وصال کے بعد سجادہ نشین میرا شریف حضرت پیر فقیر عبداللہ صاحب نے ایک تابوت بنوایا اور جس حجرے میں آپ نے زندگی بھر خدا کو یاد کیا وہیں پر آپ کو دفن کر دیا گیا۔

جب فتح جنگ کے لوگ دفن کر کے واپس آئے تو کف افسوس ملنے لگے کہ شاہ صاحب تو بہت بڑے اللہ کے ولی تھے ہم انہیں میرا شریف دفن کر آئے، ہمارے ہاتھ کیا آیا۔ ہم انہیں فتح جنگ لاتے تاکہ اہلیانِ فتح جنگ آپ کے فیض سے مستفیض ہوتے۔ چنانچہ آپ کے جسدِ اطہر کو فتح جنگ منتقل کرنے کا ارادہ کیا گیا۔ عینی شاہدین کا بیان ہے کہ 3 ماہ کے بعد جب آپ کی قبر مبارک کو کھولا گیا تو وہ معطر ومنور تھی۔ چہرہ مبارک نہایت تروتازہ اور شگفتہ تھا۔ دیدار عام کے لئے تابوت مبارک رکھ دیا گیا۔ "میرا شریف" کے تمام مرد وزن نے دیدار کیا پھر پیدل آپ کے جسد خاکی کو فتح جنگ لایا گیا اور دوبارہ تدفین کی گئی۔ آپ کا عرس بائیس تا چوبیس رجب المرجب کو منایا جاتا ہے۔

اولادِ امجاد: آپ کے جدِ امجد حضرت سید بزرگ شاہؒ کے تین فرزند (حضرت سید کرم شاہ ہمدانی، حضرت سید لطیف شاہ ہمدانی، حضرت سید نواز شاہ ہمدانی) تھے۔ حضرت سید کرم شاہ ہمدانی کے تین صاحبزادے (سیدن شاہ ہمدانی، بہادر شاہ ہمدانی، حضرت سید احمد شاہ ہمدانی) ہیں۔ سیدن شاہ ہمدانی کے صاحبزادے لعل شاہ ہمدانی تھے۔ بہادر شاہ ہمدانی لاولد تھے اور حضرت سید احمد شاہ ہمدانی مجذوب تھے۔

آپ کے دربار پر آپ کے بھتیجے سید لعل شاہ ہمدانی کے بیٹے حضرت پیر سید محمد شاہ سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کے دورِ سجادگی میں دربار شریف اور ملحقہ مسجد کا کام انتہائی خوبصورتی سے ہوا۔ آپ بھی بڑے علم وفضل والی شخصیت تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے انتہائی پابند، تلاوت قرآن کریم اور نماز تہجد کی سخت پابندی کیا کرتے تھے۔ آپ کی بیعت بھی سیال شریف سے تھی اور ہر سال عرس کے موقع پر سیال شریف حاضری دیتے تھے۔ 59 سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اور حضرت پیر سید احمد شاہ کے پہلو میں مدفون ہیں۔

آپ کے وصال بعد آپ کے اکلوتے فرزند پیر سید محمد قاسم شاہ صاحب مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ آپ بھی اپنے بزرگوں کے صحیح جانشین

ہیں۔ جوانی میں ہی آثار بزرگی نمایاں نظر آتے ہیں۔ انتہائی علم دوست شخصیت ہیں۔ حضور پیر سید احمد شاہ کے عملی میراث وفیضان کو بانٹنے کیلیے آپ نے دربار پر" دارالعلوم پیر سید احمد شاہ ہمدانی" کے نام سے ایک ادارے کا قیام عمل میں لایا ہے جو عرصہ 14 سال سے دین متین کی خدمت میں مصروف عمل ہے جس میں شعبہ حفظ کے ساتھ ساتھ شعبہ درس نظامی بھی قائم ہے۔ ادارہ ہذا کے چھ طلبہ نے میٹرک کے امتحانات میں راولپنڈی بورڈ میں سال 2017 ، 2016 میں سیکنڈ پوزیشنز حاصل کی ہیں۔

آپ کے دو فرزند سید محمد حسین شاہ ہمدانی اور سید محمد حسن عباس شاہ ہمدانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی اولاد کو اسلاف کا صحیح جانشین بنائے اور دین متین کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔

شاہ نور ہمدانی بن سید شاہ عبداللہ ثانی بن سید شاہ عبدالھادی (پھلگراں)

آپ کا نام نور، کنیت ابوالمعظم، والدہ سیدہ ثمانہ بنت سید علم الدین تھیں۔ آپ کی عمر پچاس (50) سال تھی اور آپ کی اولاد میں سید غلان شاہ، سید حلو شاہ، سید سخی معظم شاہ، سید سخی معظم شاہ، برہان شاہ اور سید گل حسن شاہ ہمدانی ہیں۔ سخی معظم شاہ ہمدانی کا مزار میر بیگوال، اسلام آباد میں سمبلی ڈیم روڈ پر ہے۔ زیارت چمیاں پھلاں کے نام سے مشہور ہے۔

سید فضل حسین شاہ بن سید محمد شاہ سادس بن پیر سید حیدر شاہ (چوہڑ ہرپال)

آپ کا نام فضل حسین شاہ، کنیت ابوالاظہر اور والدہ سیدہ مہتاب بی بی تھیں۔ جو کہ پیر سید مہدی شاہ بخاری (زیارت سید پور گاؤں اسلام آباد) کی اولاد سے تھیں۔ آپ کے تایازاد بھائی سید سیدن شاہ کی شادی سادات کاظمیہ المشہد یہ چوہڑ ہڑپال راولپنڈی میں ہوئی۔ توانہوں نے اپنی بیوی کی بہن سے آپ کا نکاح کروادیا لہٰذا آپ دونوں چوہڑ ہڑپال راولپنڈی میں آباد ہو گئے۔ آپ کی زوجہ سیدہ شہزادہ بی بی بنت سید دیوان حیدر کاظمی غوث الزماں سید سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی کی اولاد سے تھیں۔ آپ ٹرک ڈرائیور تھے۔ کابل سے دہلی تک کا سفر کیا کرتے تھے۔ آپ کا انتقال 13 اپریل 1993ء میں ہوا۔ اور آپ دربار سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی چوہڑ ہڑپال میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید اظہر حسین شاہ ہیں۔

تذکرہ سید اظہر حسین شاہ ہمدانی مرحوم (والدمحترم سید قمر عباس ہمدانی)

آپ کا نام سید اظہر حسین شاہ، کنیت ابوجعفر پیدائش محلہ زمیندارا مصریال روڈ چوہڑ ہڑپال راولپنڈی میں ہوئی۔ آپ کا سلسلہ روزگار موٹر مکینک تھا۔ آپ کا ننھیال سادات کاظمیہ چوہڑ ہرپال تھے۔ اپنے گھر میں مجلس وعزاداری کی بنیاد رکھی۔ ساری زندگی غم امام حسین علیہ السلام میں زنجیر زنی کرتے رہے۔ آپ کا انتقال 1994ء کو ہوا اور سخی شاہ پیارا قبرستان میں مدفن ہوئے۔ آپ کے دو فرزند سید عمران وسید قمر شاہ ہمدانی ہیں۔ آپ سادات ہمدانیہ کی یکجہتی کے خواہش مند رہے۔ آپ کی خواہش تھی کہ سادات ہمدانیہ کی شجرہ پر ایک

مفصل کتاب بنے، ایک دوسرے سے روابط قائم ہو۔ تاہم آپ کی یہ خواہش آپ کے عظیم فرزند و سادات ہمدانیہ کے محسن سید قمر عباس الاعرجی ہمدانی نے پوری کی۔ جسی میں ان کی انتھک محنت کاوش ہے، گھر گھر جا کر سادات سے شجرہ جات اکٹھے کئے۔ پھر ان پر تحقیق و جانچ پڑتال کر کے ایک ایسی مفصل کتاب لکھی جو سادات ہمدانیہ کی آنے والی نسل کے لیے مشعل راہ ہے۔ سید قمر عباس نے دراصل ہمدانی خاندان کو آپس میں قریب کر دیا۔ یکے بعد دیگر مشجرات پر ان کی مزید دو کتابیں بھی نئے ایڈیشن کے ساتھ آئیں۔ ان کی ایک اور کاوش تمام سادات کا شجرہ مدرک الطالب کی صورت میں شائع کیا۔ یہ سب آپ کی کاوش تھی کہ دور دور تک سادات ہمدانیہ کے اس محسن کے ہاتھ چومنے کے لئے بے تاب ہیں۔ سید اظہر علی شاہ کا شجرہ نسب۔ 9 پشت پر جا کر سلطان الاولیا سخی سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ سے اور 42 پشت پر جا کر امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپ کے خاندان کا سادات ہمدانیہ پر احسان ہے۔ آج بہت سے لوگوں کو آپ کے فرزند کی وجہ سے ہمدانیوں پر لکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ سادات ہمدانیہ آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اللہ پاک آپ (سید اظہر حسین شاہ) کے درجات بلند کرے۔ آمین

عظیم ماتمی سالار باوا سید تصدق حسین شاہ ہمدانیؒ (تلہ گنگ)

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دنیا سے جانے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ ان کا اخلاق، کردار، شہرت اور ان کی خدمات کا تذکرہ کسی نہ کسی محفل میں ضرور ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک شخصیت کا نام باوا تصدق شاہ ہمدانی ہے۔ باوا تصدق شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاہال میں سید گل پیر شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت کے بعد نوجوانی میں ولا و عزاء امام حسینؑ کے مشن سے وابستہ ہوئے۔ عزاداروں کو ایک پلیٹ فارم دیا۔ مختلف چھوٹی بڑی سنگتیں آپ کی قیادت میں اکٹھی ہوئیں۔ آپ کی قیادت میں مرکزی ماتمی سنگت کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے ملک بھر میں عزاداری امامؑ کو فروغ دیا۔ آپ نے ملک بھر میں بڑی بڑی مجالس کے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ ملک بھر میں آپ عزاداری کے فروغ کے حوالے سے مشہور ہوئے۔ علماء سے ذاکرین اور ماتمیوں تک آپ کا مرتبہ مقام عزت قائم و دائم ہوا۔ سب سے بڑی بات شیعہ کمیونٹی کے علاوہ آپ دوسرے مسالک کے علما و عوام میں اپنے اخلاق، رواداری اور بین المسالک ہم آہنگی کی وجہ سے مشہور تھے اور رہیں گے۔ آج بھی برادران اہلسنت آپ کا ادب و احترام سے نام لیتے ہیں۔ آپ قائدانہ صلاحیت کے مالک، درویش و شائستہ مزاج اور اخلاق سے بھرپور شخصیت تھے۔ آپ نے اپنا وقت، مال و اسباب سب کچھ عزاداری امامؑ میں لگا دیا۔ یہاں تک کہ آپ کی زوجہ نے بھی اپنا مکان امام بارگاہ کے لئے وقف کر دیا۔ آپ دنیا سے جانے کے بعد آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔ آپ کی شخصیت پر کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ یہ مختصر سی معلومات مختلف بزرگوں سے حاصل کردہ ہیں جو آپ کا ذکر سنتے ہی آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ پاک آپ کی قبر پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے۔ آپ سادات ہمدانیہ پاکستان کا فخر و شان ہیں۔ سادات ہمدانیہ آپ کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ آپ بزرگ ہستی ہیں جن کا تذکرہ مختلف شہروں کے سادات سے ملا۔ الفاظ کم ہیں اور آپ کی صفتیں زیادہ ہیں۔

سید صادق حسین شاہ ہمدانی ؒ (مزار ملحقہ حسینیہ سجادیہ امام بارگاہ ناظم آباد کراچی)

سید صادق حسین شاہ ہمدانی موضع وسنال میں سید مزمل شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وسنال سے حاصل کی اور پھر 13 سال کی عمر کراچی آ گئے۔ کراچی سے میٹرک کیا اور سندھ پولیس سے منسلک ہوئے۔ کچھ عرصے میں ترقی کرتے ہوئے انسپکٹر کے عہدے پر ترقی پائی۔ ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کرتے رہے اور ایل ایل بی کیا۔ سادات فاطمی ہونے کے ناطے عزاداری سید الشہداءؑ کا اہتمام کیا۔ اس دور میں عزاداری سید الشہداءؑ کے اہتمام میں نمایاں شہرت حاصل کی۔ آپ پولیس آفیسر ہونے کے ساتھ ذاکر اہلبیتؑ بھی تھی آپ کی وجہ مشہوری آپ کی عمدہ درد و غم سے لبریز ذاکری بھی تھی۔ ماتم داری کے لئے کوشاں رہے۔ اس ضمن میں آپ نے انجمن محبان خمسۃ نجبہ بنائی اور اسے گورنمنٹ سے رجسٹر کروایا۔ اس انجمن میں لاوہ چکوال اور میانوالی کے لوگ شامل کیے۔ آپ نے امام بارگاہ کی تعمیر کے لئے ایک پلاٹ بھی خریدا تھا۔ مگر زندگی نے اتنی مہلت نہیں دی۔ 1979ء میں ایک حادثے میں وفات پا گئے۔ عزاداری امام حسین سے محبت اور اپنی قائم کردہ انجمن سے دلی لگاؤ اور اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے اتنے مشہور تھے کہ آپ کا جنازہ تین مرتبہ پڑھایا گیا۔ مریدین اور عوام کی کثرت کی وجہ سے یہ عمل کیا گیا۔ آپ کی تدفین انجمن حسینیہ سجادیہ امام بارگاہ کے ساتھ ملحق جگہ پر کی گئی اور وہیں آپ کا مزار بنا۔ آپ کی قائم کردہ انجمن ابھی تک عشرہ محرم کے حوالے سے پنجابی ماتمی سنگت کے نام سے مشہور ہے۔

شہید زین علی ہمدانی (مزار مبارک میال سیداں راولپنڈی)

شہید وطن، فخر سادات ہمدانیہ کیپٹن سید زین ہمدانی 17 نومبر 1992ء کو میال سیداں کے معروف سادات قبیلے میں سید اظہر حسین شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم چکوال سے حاصل کی اور پھر کیڈٹ کالج کلر کہار سے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد 2012ء میں پی ایم اے کاکول کو جوائن کیا اور پی ایم اے کول سے پاس آؤٹ ہوکر آپ کی تعیناتی پاکستان آرمی کی یونٹ 32 میڈیم رجمنٹ آرٹلری میں ہوئی۔ آپ اپنی قابلیت اور کورسز کے ذریعے کیپٹن کے عہدے پر فائز ہوئے۔ آپ کو 32 میڈیم آرٹلری ہونٹ میں بطور اہم پوسٹ ایجوڈینٹ تعینات کیا گیا۔ آپ 5 سال تک پاکستان آرمی میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 30 دسمبر 2017ء کو آپ شہادت کے رتبے پر فائز ہوئے۔ آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔

سید فتح علی شاہ ہمدانی (ڈی آئی جی) سادات ہمدانیہ تلہ گنگ

سید فتح علی شاہ ہمدانی تلہ گنگ سادات ہمدانیہ کے مشہور بزرگ و پولیس افسر سید حبیب شاہ ہمدانی ؒ کے گھر متولد ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد شعبہ پولیس میں بطور آفیسر بھرتی ہوئے۔ مختلف علاقوں میں تعینات رہے۔ اچھے اخلاق، نسبی شرافت، پیشہ وارانہ امور کی مہارت کی وجہ سے ترقی کرتے ہوئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس تعینات ہوئے۔ آپ اچھے اخلاق، دیانتدار، بااصول، فرض

شناس اورصوم وصلوۃ کے پابند پولیس افسر کے طوراپنے محکمہ وعلاقے ، برادری میں پہچانے جاتے تھے۔صوم وصلوۃ وذکر واذکار سے بہت لگاؤ تھا۔آپ خیرپور سندھ میں دوران سروس حالت سجدہ میں اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندان سید ظفر علی شاہ،سیداظہر علی شاہ ہمدانی اور سید سعادت علی شاہ ہمدانی چلا۔

احوال سید ظفر علی شاہ ہمدانی ابن سید فتح علی شاہ ہمدانی: آپ سید فتح علی شاہ کے سب سے بڑے فرزند تھے۔پاکستان بننے کے بعد امریکا شفٹ ہوئے۔اور پھر وہیں کے ہوکر رہ گئے۔آپ کی اولاد کی تفصیل نہیں مل سکی۔

احوال سید اظہر علی شاہ ہمدانی (ایڈوکیٹ) بن سید فتح علی شاہ ہمدانی: سید اظہر علی شاہ ہمدانی تلہ گنگ میں متولد ہوئے۔آپ ڈی آئی جی صاحب کے دوسرے فرزند تھے۔اعلیٰ تعلیم یافتہ ،مہذب، باکردار وسیاسی وسماجی شخصیت تھے۔اپنی پروفیشنل زندگی کا آغاز وکالت شروع کیا۔تلہ گنگ بارایسوسی ایشن کے دوبار صدارت کر چکے ہیں۔اس کے علاوہ سیاسی میدان میں طبع آزمائی بھی کی۔متعدد بار اپنے وارڈ کے بلا مقابلہ کونسلر،ٹاؤن کمیٹی تلہ گنگ کے وائس چیئرمین منتخب ہوئے۔اس کے ساتھ ہی ٹاون کمیٹی تلہ گنگ کے نگران چیئرمین بھی رہے۔ساتھ ساتھ سماجی حوالے سے اور دینی حوالے سے بھی متحرک تھے۔آپ کے سلسلہ نسل ایک فرزند سید خرم عباس ہمدانی سے چلا۔سید خرم عباس ہمدانی ابن سید اظہر علی شاہ ہمدانی ایک اچھے،نیک سیرت، باکردار،صوم صلوۃ کے پابند عزادار امام حسین علیہ السلام ہیں۔اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔بہاولپور یونیورسٹی سے ایم اے انگلش کیا اور نمل یونیورسٹی سے ٹیچنگ آف انگلش ایز اے فارن لینگوتیج کی۔اس کے بعد آپ نے تلہ گنگ میں انسٹیٹیوٹ آف انگلش کا کوچنگ سینٹر قائم کیا جہاں مرد وخواتین کوسپوکن انگلش کی تعلیم دیتے رہے اور اس کے بعد ایک NGO فافن کے کورآڈینٹر مقرر ہوئے۔اس تنظیم نے آپ کی قیادت میں NA61 کے الیکشن کو آبزرو کیا اور اس NGO کی سفارشات پر 2014ء کے الیکشن کے انتظامات مرتب کئے گئے اور گڈ گورننس قائم کی گئی۔آپ سماجی و مذہبی حوالے سے مشہور ہیں۔اکثر وبیشتر علمی ودینی شعور کے حوالہ سے بہت معلوماتی آگاہی فراہم کرتے رہتے ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید علیان راحت عباس ہمدانی ہے جوکہ ابھی زیر تعلیم ہے۔

احوال سید سعادت علی شاہ ہمدانی ابن سید فتح علی ہمدانی: آپ سید فتح علی شاہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے۔جرمن ائیرلائن میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے۔زندگی کا بڑا عرصہ جرمنی میں گزارا اور پھر پاکستان آئے۔اور یہیں وفات پائی اور اسلام آباد میں مدفن ہیں۔سلسلہ نسل میں فرزند سید حیدر علی شاہ ہمدانی ہے جوکہ کچھ عرصہ میریٹ ہوٹل اسلام آباد میں مینجر تھے بعد میں یوکے گئے اور وہاں سے دوبئی شفٹ ہوگئے۔

سید حامد علی شاہ ہمدانی مرحوم وخانوادہ (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

سید حامد علی شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاہال میں سید بہادر شاہ ابن اورنگزیب شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔آپ کچھ عرصہ محکمہ پولیس میں رہے۔پھر اپنا ذاتی بزنس اور زمینداری کرتے رہے۔1999ء میں انتقال ہوا۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند (سید آغا حسین شاہ ہمدانی،سید سعادت حسین شاہ ہمدانی اور سید محمد علی شاہ ہمدانی) متولد ہوئے۔

احوال سید آغا حسین شاہ ہمدانی: آپ سید حامد علی شاہ ہمدانی کے بڑے صاحبزادے تھے۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد دوبئی مقیم ہوئے۔

یہاں دوبئی میں آپ کا اپنا بزنس تھا۔آپ بیرون ملک رہ کر بھی عزاداری سید الشہداء اور مجالس کی بھرپور معاونت کرتے رہے۔اچھا اخلاق، شائستہ لہجہ آپ کی پہچان تھی۔حلقہ سادات میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔2006ء میں اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسل 2 فرزندوں سے چلا۔سید عون عباس ہمدانی ایک اچھے اور تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔کچھ عرصہ بیرون ملک رہے اور اب پاکستان میں ہیں۔دوسرے فرزند سید سہیل عباس ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان سید ہیں، مارکیٹنگ میں ایم بی اے کیا ہوا۔پولیس محکمہ میں بہت دلچسپی تھی۔اس لیے محکمہ پولیس جوائن کیا ہے۔اپنے محکمہ میں اور علاقے میں دیانتداری اور مخلصی کی وجہ سے بہت مقبول ہیں۔اخلاق سے بھرپور فرض شناس پروفیشنل آفیسر ہیں۔

احوال سید سعادت علی شاہ ہمدانی ابن سید حامد شاہ مرحوم: آپ سید حامد شاہ ہمدانی مرحوم کے دوسرے فرزند ہیں۔آپ یونین کونسل کے سیکرٹری رہ چکے ہیں۔اپنے ہمدانی خاندان کے یونین کونسل لیول کے مسائل کو حل کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔فروغ عزاداری، مجالس اور دیگر مذہبی معاملات میں سادات کے شانہ بشانہ مدد کرتے چلے آ رہے ہیں۔آپ کا ایک فرزند سید قاسم عباس ہمدانی ہے جو بیرون ملک یوکے میں ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔

احوال سید محمد علی شاہ ہمدانی ابن سید حامد علی شاہ ہمدانی: آپ عسکری سیمنٹ کمپنی میں بطور پرچیز آفیسر تعینات ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند (سید علی حسن، سید علی مرتضیٰ، سید علی صبیح اور سید علی راہب) ہیں۔

حضرت شاہ شرف ہمدانی و اولاد (تلہ گنگ)

سید شاہ شرف ہمدانی نیک، صالح و پارسا بزرگ تھے۔آپ تلہ گنگ سے کوئٹہ گئے۔آپ کا شمار پنجابی امام بارگاہ کے بانیوں میں ہوتا ہے۔سروس مکمل کر کے تلہ گنگ تشریف لائے اور یہیں وصال فرمایا۔حاجی غوث بادشاہؒ کے دربار کے ساتھ آپ کا مدفن ہے۔

احوال: سید حسین شاہ ہمدانیؒ (مدفن کوئٹہ): سید حسین شاہ ہمدانیؒ ملٹری انجینئرنگ میں انجینئر تھے۔اور اس سلسلے میں مشرقی پاکستان، بصرہ (عراق) میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ریٹائرمنٹ کے بعد 1965ء سے پنجابی امام بارگاہ کوئٹہ سے منسلک رہے اور مرتے دم تک زائرین کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔آپ کا سلسلہ نسل آٹھ فرزندوں سے چلا۔

سید عابد حسین شاہ ہمدانی 1942ء میں سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاہال میں سید حسین شاہ ہمدانی ابن سید شاہ شرف کے گھر پیدا ہوئے۔آپ کا شمار تلہ گنگ کے خوش اخلاق، ملنسار اور نہایت شفیق لوگوں میں ہوتا ہے۔آپ 32 سال تک سندھ سوشل سیکیورٹی کے آفیسر رہے اور دوران سروس کراچی میں مقیم رہے۔بعد از ریٹائرمنٹ واپس تلہ گنگ آ گئے۔آپ کے والد سید حسین شاہ پیشے سے انجینئر تھے آپ سادات ہمدانیہ کا اثاثہ اور رہنما تھے اور سادات کی رہنمائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔آپ نے اپنے بزرگان کے ہاتھ کا لکھا ہوا قدیم شجرہ بڑی حفاظت سے رکھا ہوا تھا اور اب بھی آپ کی اولاد کے پاس موجود ہے۔اپنے بزرگان کے احوال و ان کی روایات کے امین تھے۔آپ کے والد سید حسین شاہ اور سید شاہ شرف کا شمار پنجابی امام بارگاہ کوئٹہ کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ان بزرگوں نے کوئٹہ میں فروغ عزاداری اور زائرین کی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔گزشتہ سال محرم الحرام کی ابتدا میں آپ اس

دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔کتاب انوار ولایت سادات ہمدانیہ آپ کے خوابوں کی تعبیر ہے اور یہ تمام محنت آپ کی بدولت ممکن ہوئی۔ اللہ پاک آپ کی قبر کو منور فرمائے۔آمین

آپ کے سلسلہ نسل سے پانچ فرزند (سید ثاقب ہمدانی، سید محمد بدرضیا ہمدانی، سید خاور ہمدانی، سید آل علی و سید آل محمد) اور تین دختران ہیں۔

سید ثاقب ہمدانی: سید عابد حسین شاہ ہمدانی کے بڑے فرزند ہیں۔اعلیٰ تعلیم یافتہ اٹھارہ سال سے ملٹری انجینئرنگ سروس میں بطور سیکشن آفیسر تعینات ہیں۔اس کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید حمزہ ہمدانی ہے جو کہ پی ایف کیڈٹ کالج مری میں زیر تعلیم ہے۔سید محمد بدرضیا ہمدانی 16 جون 1982ء کو سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاہال میں سید عابد حسین شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی اور پھر جب کراچی سے تلہ گنگ شفٹ ہوئے تو تلہ گنگ سے گریجویشن کی۔آپ سلجھے ہوئے اور اچھی اخلاقی طبیعت کے مالک و اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔شریفانہ،مہذب اور خوش اخلاق لہجہ آپ کے کردار کی عکاسی کرتا ہے ۔گزشتہ 15 سال سے نادرہ میں ملازمت کرتے ہیں اور اہل علاقہ وخصوصا ہمدانی سادات کی نادرہ کے معاملات میں ہر ممکن مدد کرتے ہیں۔آج کل اسلام آباد میں تعینات ہیں، یہاں آپ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ ہمدانی سادات کے باہم میل جول فلاح و بہبود کا جذبہ رکھتے ہیں۔اللہ پاک ان کی توفیقات میں اضافہ کرے۔آمین

زوار سید خاور عباس ہمدانی: اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان،شریف،مہذب اور اچھے کردار کی شخصیت ہیں۔نسٹ یونیورسٹی میں بطور اسٹوڈنٹ کوآرڈی نیٹر آفیسر کے طور پر فرایض سرانجام دے رہے ہیں۔اور اس کے ساتھ ہی انجمن خاکپاء عباس تنظیم کے بانی بھی ہیں۔امام حسینؑ کے عزادار اور دیگر سادات کے ساتھ مل کر محرم الحرام مجالس وجلوسوں کے انعقاد میں بھرپور شرکت کرتے ہیں۔عرصہ دراز سے سوشل میڈیا و نجی طور پر سادات ہمدانیہ کے باہمی روابط میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔آپ ملک بھر کے سب سے بڑے سادات ہمدانیہ کے باہمی رابطہ گروپ سادات ہمدانیہ پاکستان آل شاہ ہمدان گروپ کے ایڈمن بھی ہیں۔گروپ میں باہمی رواداری اور گروپ کی مضبوطی میں بڑا رول ادا کیا۔آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید علی شناور ہمدانی ہے۔سید آل علی ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ بیرون ممالک میں بطور سیفٹی سپروائزر فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔سادات ہمدانیہ کے تذکرات اکٹھے کروانے میں زوار سید عابد ہمدانی کی بھرپور معاونت کی۔اور کئی مقامات پر معاون طور پر بھرپور تعاون کیا۔سید آل محمد ہمدانی بھی تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔مختلف سوشل ایکٹویٹیز میں بھی کردار ہے۔سلسلہ ملازمت کے لئے قطر میں مقیم ہیں۔

احوال سید واجد علی شاہ ہمدانی ابن سید حسین شاہ ہمدانی: آپ واپڈ سے چیف انجینئر ریٹائرڈ ہیں۔موجودہ وقت میں لاہور میں قیام پذیر ہیں۔آپ کا ایک فرزند سید زین العابدین ہمدانی ہے۔

احوال سید مراتب علی شاہ ہمدانی ابن سید حسین شاہ ہمدانی: آپ واپڈا میں ایکسین تھے،دوران سروس عالم شباب میں 36 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔آپ کا سلسلہ نسل میں سید یحییٰ عباس، سید محمد رضا اور سید محمد عباس موسیٰ ہیں جو کہ لاہور میں مقیم ہیں۔

احوال سید لیاقت علی شاہ ہمدانی ابن سید حسین شاہ: آپ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں اور اپنی خدمات بطور ڈاکٹر آرمی میں سرانجام دیتے رہے ہیں۔راولپنڈی اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ان کا سلسلہ نسل میں سید حر حسین ہمدانی بھی ڈاکٹر ہیں اور دوسرے بیٹے سید نوح

ہمدانی پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہیں۔

احوال سید شباہت علی ہمدانی ابن سید حسین شاہ ہمدانی: آپ بلوچستان گورنمنٹ سے بطور سیکرٹری ریٹائرڈ ہیں۔موجودہ وقت میں لاہور میں مقیم ہیں۔ان کا ایک فرزند سید مرتضیٰ علی ہے۔

احوال ڈاکٹر سید امجد علی شاہ ہمدانی ابن سید حسین شاہ ہمدانی: آپ بلوچستان ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔اور ساتھ ہی ایک نجی ہسپتال علی جنرل اسپتال توغی روڈ کے مالک ہیں اور ساتھ ہی کوئٹہ کی مشہور پنجابی امام بارگاہ کے سینئر نائب صدر اور منتظم ہیں۔ان کا ایک فرزند سید محمد علی شاہ ہمدانی ہے جو ابھی زیر تعلیم ہے۔

سید شاہ گل پیر ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

سید شاہ گل پیر ہمدانی کا شمار تلہ گنگ کے مشہور سادات میں ہوتا تھا۔آپ پولیس میں بطور انسپکٹر تعینات رہے۔اپنی نسبی شرافت اور دیانت کی وجہ سے اہل علاقہ اور اپنے ادارے میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔اس دور کے بڑے بڑے معرکے آپ نے حل کیے۔آپ کی قابلیت کی بدولت پولیس ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو بڑے بڑے ٹاسک دیئے جن کو آپ نے احسن طریقے سے حل کیا۔آپ نے دو شادیاں کیں۔ایک شادی سے باوا سید تصدق شاہ ہمدانی اور دختر ہوئی۔جبکہ آپ کی دوسری شادی سردار فتح جنگ کی بیٹی سے ہوئی۔جس سے آپ کے 4 فرزند اور ایک بیٹی ہوئی۔

سید صابر حسین ہمدانی مرحوم: آپ 1930ء میں تحصیل فتح جنگ اٹک میں پیدا ہوئے۔اس کے بعد 1956ء میں محکمہ جنگلات میں بطور رینج آفیسر تعینات ہوئے۔آپ نے پوری سروس ضلع اٹک اور تحصیل فتح جنگ میں گزاری۔آپ امام حسینؑ کے بہت بڑے مداح تھے عزاداری سے بہت دلچسپی تھی۔آپ نے ایک سکھ سے زمین خرید کر محلہ اندر کوٹ فتح جنگ میں امام بارگاہ کی تعمیر کروائی اور باقاعدہ مجالس و عزاداری کو قائم کیا۔اس وقت فتح جنگ میں عزاداری اور مجالس کے اہتمام پر بہت سختی ہوا کرتی لیکن آپ کے جذبے اور خلوص اور بالخصوص مرضی امام زمانہؑ سے آپ کی تمام رکاوٹیں دور ہوئیں۔آپ بھرپور جذبے سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔اپنے بھائی سید تصدق شاہ ہمدانی کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔آپ نے اپنے والد کی تلہ گنگ والی زمین کا حصہ بھی اپنے بھائی کو وقف کر دیا جو اس کے بھائی سید تصدق شاہ نے فروغ عزاداری سید الشہداء کے لئے وقف کر دیا تھا۔آپ نے 15 محرم الحرام کی رات کا جلوس محلہ اندر کوٹ فتح جنگ سے نکالنے کی بنیاد ڈالی۔جو ابھی تک آپ کے فرزند جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں اور 16 محرم کو سارا دن مجلس و ماتم داری جاری رہتی ہے۔

سید ولایت شاہ ہمدانیؒ و خانوادہ (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

آپ 1931ء میں سید عنایت شاہ ہمدانی کے گھر تلہ گنگ میں متولد ہوئے۔آپ مختلف کاروبار سے وابستہ رہے۔آپ نے

اپنے مرید سے ہونے والے قتل کی ذمہ داری اپنے سر لے لی تھی جس کی وجہ سے آپ کو 14 سال جیل کاٹنی پڑی۔اس کے بعد آپ نے چلہ کشی کی اور چلہ مکمل کرنے کے بعد امام بارگاہ حیدری کے ساتھ اپنا آستانہ قائم کیا۔آپ بہت بڑے اور اچھے عامل تھے۔کافی لوگ آپ کے دم سے شفایاب ہوئے۔آپ ہر قسم کی بیماری کا علاج بذریعہ دم کیا کرتے تھے۔ 2005ء میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ کی پیری مریدی اندرون ملک سمیت بیرون ممالک میں بھی تھی۔

سید محمد شاہ ولد سید حبیب شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

سید محمد شاہ ہمدانی کا تعلق سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاھال سے ہے۔آپ کی پیدائش معروف پولیس آفیسر سید حبیب شاہ کے گھر میں ہوئی - آپ بہت وضع دار اور منفرد شخصیت کے مالک تھے۔آپ نے شعبہ مال میں بطور تحصیلدار کے فرائض انجام دیئے۔ دوران ملازمت آپ نے اہل علاقہ کو اپنی منظم صلاحیتوں سے نہ صرف متاثر کیا بلکہ حصول ملازمت کے لیے سادات عظام کی معاونت و رہنمائی بھی کی۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزندان (سید محمود علی شاہ اور سید نصرت علی شاہ) متولد ہوئے۔سید محمود ہمدانی اعلی تعلیم یافتہ اور قابل صحافی تھے اور آپ نے کچھ عرصہ ریلوے میں ملازمت کی لیکن بعد میں اپنی انقلابی کاوشوں کے نتیجے میں ضیاء الحق کی آمریت کا نشانہ بنے۔آپ نے شعبہ صحافت کو آمریت کے خلاف ہتھیار بنایا اور مختلف نامور انگریزی شماروں میں اَن گنت کالم تحریر کئے۔انہوں نے انگریزی کالم نویسی کے علاوہ چند نامور جریدوں (The News, Dwan, The Frontier Post & Pakistan Observers) میں بحیثیت ایڈیٹر بھی کام کیا۔

آپ کے سلسلہ نسل سے دو فرزندان متولد ہوئے ہیں - بڑے فرزند سید محمد علی ہمدانی اسلام آباد میں مقیم ہیں۔اپنی خوشنما اور منفرد شخصیت کی وجہ سے اپنے حلقہ احباب میں یکساں مقبول ہیں اور شعبہ تدریس سے منسلک ہیں - دیگر شعبہ ہائے فنون لطیفہ اور شاعری میں بھی طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں - شاہ صاحب کو اللہ نے ایک فرزند سید میکائیل ہمدانی سے نوازہ ہے۔محمود ہمدانی کے دوسرے فرزند سید اجمال حیدر ہمدانی بھی اسلام آباد میں مقیم ہیں اور حصول تعلیم کے علاوہ ایک فرم میں بطور سوفٹ وئیر پروگرامر ملازمت کرتے ہیں۔

سید محمد شاہ کے دوسرے فرزند سید نصرت علی شاہ تھے - آپ نے اپنی زندگی نہایت سادگی اور شرافت میں بسر کی۔آپ تیس برس شعبہ تدریس سے وابستہ رہے اور 1995ء میں گورنمنٹ ہائی سکول تلہ گنگ سے ریٹائر ہوئے۔آپ نے جملہ سادات عظام تلہ گنگ اور علاقائی حلقوں میں بحیثیت معلم خاصی عزت سمیٹی۔آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید محمد حسن رضا ہے۔سید محمد حسن رضا اعلی تعلیم یافتہ اور قابل پروفیشنل ہیں۔آپ ملازمت کے سلسلہ میں بیرون ملک مقیم ہیں اور مشرقی وسطیٰ میں ایک نجی فضائی کمپنی میں ایوی ایشن مینجر ہیں۔آپ بہت ملنسار اور شفیق شخصیت کے مالک ہیں۔آپ اردو شاعری اور خطاطی میں بھی طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں۔شاہ صاحب کو اللہ نے ایک فرزند سید محمد فاتح حسین ہمدانی سے نوازا ہے۔

سید جعفر شاہ ہمدانی و خانوادہ (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

سید جعفر شاہ ہمدانی 1918ء کے اختتام میں سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاہال میں سید جیون شاہ ہمدانی ابن سید حیدر شاہ ہمدانی کے ہاں تولد ہوئے۔ آپ سلسلہ ملازمت کے لیے کوئٹہ گئے۔ جہاں آپ نے محکمہ پولیس جوائن کیا۔ آپ نے کوئٹہ میں سید شاہ شرف ہمدانیؒ، جو آپ کے چچازاد بھائی اور سسر بھی تھے۔ اس کے ساتھ مل کر پنجابی امام بارگاہ کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اور امام بارگاہ کی تعمیر مکمل ہونے تک سید شاہ شرف ہمدانی کے شانہ بشانہ رہے۔ ساتھ ساتھ اپنی سروس بھی جاری رکھی۔ پرخلوص اور نیک نامی کی وجہ سے اپنے محکمہ میں اور اپنے علاقے میں معروف تھے۔ جب کوئٹہ میں زلزلہ آیا تو اس وقت آپ شدید زخمی ہوئے۔ آپ ایک کمرے میں موجود تھے، اچانک زلزلہ آیا اور اسی دوران آپ کے کمرے کی چھت گرنے لگی۔ اور اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے بیوی بچے بھی تھے۔ آپ نے اپنے عیال کو بچانے کے لیے چھت کا سارا ملبہ اپنے اوپر لیا۔ جس سے آپ زخمی ہوئے لیکن آپ کی فیملی محفوظ رہی۔ پھر آپ کوئٹہ سے تلہ گنگ واپس آئے۔ اور اسی چوٹ کی شدت کی وجہ سے اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند (سید صابر حسین شاہ اور سید شاکر حسین شاہ) ہوئے۔

احوال سید صابر حسین شاہ: اسلام آباد کے انتظامی امور میں بڑی پوسٹ پر رہے۔ ریٹائرڈمنٹ کے بعد اسلام آباد میں مقیم تھے۔ بروز چہلم امام حسینؑ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ سید صابر حسین شاہ ہمدانی کے ایک فرزند سید سبط رضا ہمدانی ہے۔ سید سبط رضا ہمدانی آپ نے اپنی تعلیم لاہور، اٹک و اسلام آباد سے مکمل کی۔ 1995ء میں اپنا کاروبار شروع کیا اور 2001ء سے کیٹل فارمنگ و زمینداری شروع کی۔ اب تک اسی شعبے سے وابستہ ہیں۔ تلہ گنگ و اسلام آباد میں اچھے اخلاق اور ملنسار ہونے کے ناطے مشہور ہیں۔ محرم کے عشرے میں آپ کے ڈیرے پر سادات کی پھوڑی منعقد کی جاتی ہے۔ آپ خوش اخلاق، شائستہ مزاج روح پرور شخصیت ہیں۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور امام حسین عزادار بھی ہیں۔ سادات سے والہانہ محبت عقیدت و احترام کا رشتہ رکھتے ہیں۔ خصوصاً سادات ہمدانیہ سے میل جول میں بہت ایکٹو ہیں۔ آپ چھوٹے، بڑے، سید، غیر سید میں اپنے اخلاق اور کردار کی وجہ سے مشہور ہیں۔ راقم کی پہلی ملاقات میں آپ اس کے دل میں بس گئے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند (سید محمد کمیل مراد رضا ہمدانی اور سید محمد صاہم صالح رضا ہمدانی) مذکور ہیں۔

احوال سید شاکر حسین شاہ ہمدانی: آپ بھی گورنمنٹ آفیسر تھے۔ راولپنڈی میں مقیم تھے، کچھ عرصہ قبل وفات گئے۔ جبکہ ان کی نرینہ اولاد نہیں صرف دختران ہیں۔

سید صابر حسین شاہ ہمدانی (موضع میال تلہ گنگ، چکوال)

آپ 1939ء میں سید صدا حسین شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اٹک خورد سے حاصل کی۔ اپنے والد محترم کے ساتھ کھیتوں کی دیکھ بھال میں مصروف رہے۔ بعد ازاں پی۔ ایم۔ ڈی۔ سیمیں شمولیت اختیار کی اور کوئٹہ میں ایڈمن آفیسر کے طور پر اپنے فرائض انجام دیئے۔ بچپن سے ہی آپ کو عزاداری امام حسین علیہ السلام سے بہت لگاؤ تھا اور اپنے علاقے میں مجلس وجلوسوں میں بھرپور

شرکت کرتے تھے۔آپ نے اپنے گاؤں میال میں قدیمی جلوس کی بنیاد رکھی جو آج بھی ہر سال 9 محرم الحرام کو ہوتا ہے۔آپ کو جلوس کی وجہ سے بہت ہی مخالفت اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ ثابت قدم رہے اور جلوس کا قانونی روایتی روٹ پاس بنوایا۔آپ انتہائی درویش صفت انسان تھے۔آپ نے عزاداری میال کی شروعات کی اور اس کو بڑھانے میں آپ نے جو خدمات پیش کی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ نے تلہ گنگ میں رہائش اختیار کی۔

سید اعجاز عباس ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

تلہ گنگ کی مشہور سیاسی، سماجی وکاروباری شخصیت سید اعجاز عباس شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ کی شاخ کریم شاہال میں سید نثار عباس شاہ کے گھر متولد ہوئے۔خوش اخلاقی و شائستگی آپ کی پُر وقار شخصیت کا حسن تھی۔مہذب اور قائدانہ صلاحیت کے ایک زیرک سیاست دان تھے۔آپ پنجاب بھر کے مشہور 8 محرم کے جلوس کے لائسنس دار بھی تھے۔1988ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ سے الیکشن بھی لڑا۔گو کہ آپ کو کامیابی نہ ہوئی لیکن اس سے آپ کا صوبائی وقومی سطح پر سیاسی اثر ورسوخ بڑھا۔دسمبر 1995ء میں آپ رحلت فرما گئے۔آپ کے تین فرزند (سید تقلید رضا ہمدانی المعروف تقی شاہ سابق ایم پی اے، سید حیدر رضا اور سید حسین رضا ہمدانی) ہیں۔

سید غضنفر علی شاہ ہمدانی وخانوادہ (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

سید غضنفر علی شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاہال میں تلہ گنگ سادات کے نامی گرامی پولیس آفیسر سید حبیب شاہ ہمدانیؒ کے گھر پیدا ہوئے۔آپ اعلیٰ اوصاف ونیک طبیعت و شخصیت کے مالک تھے۔ خوش مزاج، نیک سیرت ومجنون اہلبیت علیہ السلام تھے۔آپ کو آپریٹو سوسائٹی میں جاب کرتے ہے۔آپ کے سلسلہ نسل سے 2 فرزند (سید مختیار حیدر شاہ ہمدانی اور سید افتخار حیدر شاہ ہمدانی) متولد ہوئے۔

سید مختار حیدر شاہ ہمدانی: آپ سید غضنفر شاہ ہمدانی کے سب سے بڑے فرزند تھے۔اعلیٰ تعلیم یافتہ، خوش اخلاق، خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے اور پیشے کے لحاظ سے بینکار تھے۔آپ کے سلسلہ نسل سے چار فرزند (سید اعزاز حیدر ہمدانی، سید ادریس حیدر ہمدانی، سید احتشام حیدر ہمدانی وسید مجتبیٰ حیدر ہمدانی) متولد ہوئے۔سید اعزاز حیدر ہمدانی سید مختار حسین شاہ ہمدانی کے سب سے بڑے فرزند ہیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ، مہذب و پروقار شخصیت کے مالک سید ہیں۔آپ امام حسین علیہ السلام کے ماتمی وعزادار بھی ہیں۔اپنے دیگر سادات عظام کے ساتھ مل کر فروغ عزاداری سید الشہداءؑ کے لیے کوشاں رہے۔آپ عرصہ دراز سے سادات ہمدانیہ پاکستان آل شاہ ہمدان واٹس اپ گروپ سے سادات ہمدانیہ کے باہم میل جول وروابط کے لیے گروپ میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔آپ ایف ڈبلیو او میں بطور آئی ٹی ایکسپرٹ تعینات ہیں۔سلسلہ نسل میں 2 فرزند سید محمد ذکی حیدر اور سید رافع حیدر ہمدانی ہیں جو کہ ابھی زیر تعلیم ہیں۔سید ادریس ہمدانی سید مختار شاہ صاحب کے دوسرے فرزند ہیں۔سلسلہ ملازمت کئی لئے دوبئی میں مقیم ہیں جہاں اتحاد کمپنی دوبئی سے منسلک ہیں،

سلسلہ نسل میں ایک دختر ہے۔ سید احتشام حیدر ہمدانی سید مختار شاہ ہمدانی صاحب کے تیسرے فرزند ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں ہے۔ آپ نیسٹ یونیورسٹی اسلام آباد میں بطور پروگرام کوآرڈینٹر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید محمد صائم حیدر ہے۔ سید مجتبیٰ حیدر ہمدانی عرف موجی شاہ سید مختار شاہ ہمدانی کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں۔ تلہ گنگ میں منی ایکسچینج کا کام کرتے ہیں۔ بہت بڑے ماتمی وعزادار ہیں۔ عرصہ دراز سے مختلف پلیٹ فارم سے ہمدانی ریلشین کے لئے ایکٹو ہیں۔ اللہ پاک آپ کو اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ آمین

سید افتخار حیدر شاہ ہمدانی: سید غضنفر شاہ ہمدانی کے دوسرے فرزند ہیں۔ نیک سیرت، ملنسار وکئی خوبیوں کے مالک ہیں۔ اپنے ذاتی بزنس سے وابستہ رہے۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید وجاہت حیدر شاہ ہمدانی ہے۔ اس کے سلسلہ نسل میں 2 دختران ہیں۔

سید ملازم حسین شاہ (میال، تلہ گنگ)

سید ملازم حسین شاہ بن سید صدا حسین شاہ ہمدانی، سید شاہ لطیف ہمدانیؒ کی آٹھویں پشت اور سید احمد کبیر ہمدانیؒ کی گیارہویں پشت میں سے ہیں۔ 1934ء میں سید صدا حسین شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم میال سے حاصل کی اور میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول ٹمن سے مکمل کیا۔ آپ ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور عزاداری مظلوم کربلا امام حسینؑ وراثت میں ملی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ رفاعی کام کرنے کا بھی شوق رکھتے تھے۔ اپنی عملی زندگی کا آغاز محکمہ تعلیم میں معلم کی حیثیت سے کیا اور بعد میں محکمہ مال میں بطور پٹواری ملازمت شروع کی اور تحصیل گجر خان میں نائب تحصیلدار کے عہدے پر فائز ہوئے اور اسی محکمے سے 1986ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ مرحوم کو عزاداری مظلوم کربلا سے خصوصی لگاؤ تھا۔ انہوں نے 1980ء میں جگہ خرید کر میال میں امام بارگاہ حسینیؑ کی بنیاد رکھی اور عشرہ محرم الحرام کی مجالس کی ابتداء کی اور 1981ء سے 9 محرم الحرام کے جلوس کی بنیاد ڈالی۔ 1958ء میں میال سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود گاؤں ڈھوک فتح شاہ میں سکونت اختیار کی بعد ازاں 6 ستمبر 1986ء (5 محرم الحرام) کو وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

مرحوم سید ملازم حسین شاہ کے چار بیٹے (سید تصنیف الحسنین شاہ، سید محمد طاہر عباس شاہ، سید حسن رضا شاہ، سید محمد علی شاہ) مذکور ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے حاجی زوار سید تصنیف الحسنین شاہ ہیں جنہوں نے ابتدائی تعلیم ٹمن سے حاصل کی اور کراچی یونیورسٹی سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی اور 1983ء سے 2001ء تک پاکستان ایئر فورس سے منسلک رہے اور بطور چیف ٹیک ریٹائرڈ ہوئے۔ اس کے بعد اسلام آباد میں HR موبائلز کمپنی میں بطور ٹیکنیکل منیجر ملازمت اختیار کی۔ اس کمپنی سے 14 سال منسلک رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنا ذاتی کاروبار بھی شروع کیا اور ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد اب مکمل طور پر اپنے کاروبار پر توجہ دے رہے ہیں۔ آپ آج کل امام بارگاہ حسینی کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ اسلام آباد میں سکونت پذیر ہیں۔ آپ کے دو بیٹے ہیں۔ بڑے بیٹے سید محمد وفا حیدر شاہ ہمدانی FAST یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور دوسرا بیٹا سید دانیال عباس شاہ زیر تعلیم ہیں۔ دوسرے بیٹے زوار سید محمد طاہر عباس شاہ پٹواری نے میٹرک کی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول میال سے حاصل کی اور محکمہ مال میں بطور پٹواری ڈیوٹی

سرانجام دے رہے ہیں۔آپ نے ڈھوک فتح شاہ پر 4 محرم الحرام کی سالانہ مجلس عزا کی بنیاد رکھی اور آج کل تلہ گنگ میں سکونت پذیر ہیں۔آپ کا ایک بیٹا سید زین مرتضیٰ شاہ ابھی زیر تعلیم ہیں۔آپ کے تیسرے بیٹے چیف وارنٹ آفیسر سید حسن رضا شاہ نے اپنی ابتدائی تعلیم میال ہائی سکول سے حاصل کی اور 1996ء میں ائیرفورس میں شمولیت اختیار کی اور ابھی وارنٹ افسر کے رینک میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کے دو بیٹے سید سجاد حسن شاہ اور سید زین آغا شاہ دونوں زیر تعلیم ہیں۔سب سے چھوٹے بیٹے سید محمد علی 2 سال کی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔

سید فتح شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ میال تلہ گنگ)

سید فتح شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ کے مشہور بزرگ سید شاہ شرف کے گھر متولد ہوئے۔نیک،صالح،عابد شب،پرہیز گار بزرگ تھے۔ذریعہ معاش زمینداری تھا۔آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندوں (سید عاشق حسین شاہ،منظور حسین اور سید حیدر شاہ) سے چلا۔

سید عاشق حسین پیشے کے لحاظ سے زمیندار تھے۔اولاد نرینہ نہیں تھی۔سلسلہ میں دو دختران تھیں۔سید منظور حسین شاہ ہمدانی،سید فتح شاہ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔اعلیٰ اوصاف کے مالک اور نیک بزرگ تھے۔پیشہ کے لحاظ سے معلم تھے۔گورنمنٹ سکول کوئٹہ میں بطور معلم فرائض سرانجام دیتے رہے۔آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی اور تین دختران مذکور ہیں۔سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی سید منظور حسین مرحوم کے اکلوتے فرزند ہیں۔1965ء میں متولد ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد پاکستان ائیرفورس سے منسلک ہوئے اور بطور چیف ٹیک ریٹائرڈ ہوئے اور اس کے بعد محکمہ ڈاک سے وابستہ رہے۔آپ کے سلسلہ نسل میں پانچ فرزند ہیں۔سید حماد عباس ہمدانی بااخلاق نوجوان قافلہ زائرین کے سالار رہ چکے ہیں۔سلسلہ ملازمت کے لیے عراق نجف اشرف میں نو سال قیام کیا۔سید حسنات عباس ہمدانی انفینکس موبائیل کے مارکیٹنگ سپر وائزر ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک دختر اور ایک فرزند سید محمد فضل عباس مذکور ہے۔سید کامران عباس ہمدانی پاکستان آرمی میں جاب کرتے ہیں۔سید محمد علی ہمدانی پاکستان ائیرفورس سے منسلک ہیں۔جبکہ سید اعزاز حیدر بھی پاکستان ائیرفورس سے منسلک ہیں۔سید حیدر شاہ ہمدانی سادہ لوح،نیکوکار بزرگ تھے۔زمینداری سے وابستہ تھے۔سلسلہ نسل میں دو فرزند سید ارشاد حسین اور سید عاشق حسین شاہ مذکور ہیں۔سید ارشاد حسین شاہ ہمدانی کافی عرصہ بیرون ملک سلسلہ ملازمت کے لیے مقیم رہے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید اکبر شاہ ہمدانی مذکور ہے۔سید اکبر شاہ ہمدانی عزادار امام حسینؑ اور ساتھ ہی اپنے ذاتی بزنس سے وابستہ ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید عباس حیدر مذکور ہے۔عاشق حسین شاہ ہمدانی زمینداری اور ذاتی بزنس سے وابستہ ہیں۔سلسلہ نسل میں دو فرزند سید اصغر علی شاہ اور سید قاسم علی شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

ماسٹر سید نقی حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ ننکانہ)

آپ سید کرم شاہ ہمدانی کے چھوٹے بیٹے ہیں۔آپ شاہ حبیب ہمدانیؒ کی 8ویں اور شاہ بلاول ھمدانیؒ 11ویں پشت سے ہیں۔آپ کے دو بڑے بھائی پیر سید سخی حسین شاہ ہمدانی اور سید تقی شاہ تھے۔آپ سرکاری ٹیچر تھے اور ضلع ننکانہ کی جانی مانی شخصیت تھے اور ضلع میں جتنے سکول تھے وہاں بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اور روحانی سبق بھی پڑھایا۔ان کے دل میں محمد و آل محمد ﷺ کی محبت ڈالی۔آپ کو قرآن پاک کی تفسیر،ترجمہ، نہج البلاغہ اور آئمہ کی کتب پر عبور حاصل تھا۔باواجی نے مچھوڑا، قلعہ اعواناں، چک حیدر آباد، پٹھان کا چک، سیدوالہ میں ذکر محمد و آل محمدؑ کی بنیاد رکھی۔آج ان کی بدولت ان سب علاقوں میں ذکر آل عباءؑ ہوتا ہے۔ان کے شاگردوں (مریدوں) کی کثیر تعداد موجود ہے جو کہ مختلف عہدوں پر براجمان ہیں۔انہوں نے اپنے بچوں کو بھی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا، ان کے بیٹے اس وقت شاہدرہ لاہور میں ھیں۔

سید عاشق حسین ہمدانی (سادات ہمدانیہ وسنال)

سید عاشق حسین ہمدانی 1925ء کو سید ولایت حسین ہمدانی کے گھر وسنال ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔1943ء میں آپ بطور سپاہی پولیس میں بھرتی ہوئے۔آپ نے ساری سروس ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں پوری کی اور تقریباً 1972ء میں آپ ہیڈ کانسٹیبل ریٹائر ہوئے۔آپ کی والدہ ماجدہ سید شہابل شاہ ہمدانی کی ہمشیرہ اور سید فدا حسین ہمدانی جلالی قلندری کی پھوپھی تھیں۔سید عاشق حسین ہمدانی صاحب کرامت بزرگ تھے، جب بھی آپ جلال میں آتے تو آگ کے سلگتے ہوئے انگارے اپنے ہاتھوں میں اٹھا لیتے اور منہ میں چبا لیتے۔ایک دفعہ چک نمبر 54 جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا میں اس کے مریدوں کا گھر تھا جن کو پیر محمد کے ماچھی کہا جاتا تھا۔وہ ماچھی تندور پر لوگوں کی روٹیاں لگایا کرتے تھے۔کسی وجہ سے چک 54 کے کچھ لوگوں نے ان کے تندور کا بائیکاٹ کر دیا اور باوا عاشق حسین ہمدانی نے ان سے کہا کہ یہ میرے مرید ہیں، تم ان سے اپنی روٹیاں لگوایا کرو، لیکن وہ لوگ نہ آئے یعنی ان لوگوں نے اپنا بائیکاٹ برقرار رکھا تو باواجی نے مچھانی سے فرمایا تم تندور میں آگ جلاؤ۔جب تندور میں آگ جل گئی اور تندور اچھی طرح سرخ ہوگیا تو آپ نے مسجد میں اعلان کروایا کہ اب سید عاشق حسین ہمدانی تندور میں روٹیاں لگانے لگا ہے۔اب آ کر روٹیاں لگوا لو ادھر اعلان ہوا اور ادھر باواجی جلتے ہوئے تندور میں داخل ہو گئے۔چک 54 کے لوگ اب بھی اس بات کے شاہد ہیں کہ آپ 52 منٹ تک آگ میں رہے۔وہ لوگ جنہوں نے بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔آپ کی یہ کرامت دیکھ کر ڈر گئے اور ان کی عورتیں اپنا اپنا آٹا لے کر ان ماچھیوں کے تندور پر آ گئیں اور باواجی کی منتیں کرنے لگیں کہ شاہ صاحب اب ہمیں معاف کر دیں۔جب آپ ڈیرہ غازی خان پولیس میں تھے تو آگ کے انگارے چبانے کی وجہ سے وہاں کے لوگ ان کو انگارے شاہ کہا کرتے تھے، کیونکہ وہ جلال میں آ کر انگارے چبا لیتے تھے۔آپ کی کرامات اور بھی بہت زیادہ ہیں لیکن طوالت کی وجہ بیان نہیں کی جا رہیں۔

سید عاشق حسین ہمدانی کی اولاد آپ کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھے۔ بیٹی عمر میں بیٹے سے بڑی تھی اور آپ کا بیٹا تقریباً سات سال کی زندگی میں ہی وفات پا گیا تھا۔ جن کی مزار وسنال ضلع چکوال میں واقع ہے اور آپ کی بیٹی کی شادی 1968ء میں سید فدا حسین ہمدانی کے ساتھ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا (سید تجمل عباس ہمدانی) اور ایک بیٹی سے نوازا۔ سید عاشق حسین ہمدانی نے عزاداری کے سلسلے میں سید فدا حسین ہمدانی کا بھرپور ساتھ دیا۔ آپ نے ان سے کہا کہ فدا حسین عزاداری جانے اور آپ جانو۔ تمہارے گھر کے سب اخراجات میں سنبھالوں گا آپ اپنے گھر کی فکر مت کریں۔ سید عاشق حسین ہمدانی نے 65 سال کی عمر میں 1989ء میں وفات پائی۔ آپ کا مزار اپنے ماموں سید شہابل شاہ ہمدانیؒ کے مزار کے ساتھ داخلی ٹھٹھی نور رنز د چک 7 ایم ایل ضلع سرگودھا میں واقع ہے۔

سید لعل حسین ہمدانی (سادات ہمدانیہ وسنال)

سید لعل حسین ہمدانی، سید فدا حسین ہمدانی جلالی قلندری کے بڑے بھائی تھے۔ آپ جناب امام حسینؑ کے ماتمی اور عزادار تھے۔ آپ نوحہ خوانی بھی کیا کرتے تھے۔ آپ صاحب کرامت و بزرگ ہستی تھے۔ آپ کو 1970ء میں ضلع سرگودھا کے ایک چک 53 جس کو راجے والا بھی کہتے ہیں، گورنمنٹ کی طرف سے تقریباً 38 ایکڑ زمین الاٹ ہوئی۔ آپ نے اپنی زندگی کا کافی حصہ وہاں گزارا۔ آپ کو گھڑسواری کا بہت شوق تھا اس لئے آپ کے پاس ہمیشہ چار سے پانچ گھوڑے ہوا کرتے تھے جن کی دیکھ بھال کے لئے دو سے تین ملازم ڈیوٹی کیا کرتے تھے۔ آپ نیزہ بازی بھی کیا کرتے تھے۔ آپ نے سید شاہ سلطان شیرازی آف ہجکہ شریف کے شاہین کلب میں شمولیت کی ہوئی تھی۔ آپ بہت بہترین شاہسواروں میں سے ایک تھے۔ آپ نے دو شادیاں کیں، پہلی شادی اپنے چچا سید عنایت حسین شاہ ہمدانی بن سکے شاہ ہمدانی کی بیٹی کے ساتھ ہوئی جن سے پانچ اولادیں ہوئی ایک بیٹا جن کا نام سید اظہر عباس ہمدانی تھا اور چار بیٹیاں ہیں۔ 1973ء میں ان کا بیٹا کنوارہ 18 سال کی عمر میں رضائے الٰہی سے وفات پا گیا اور انہوں نے 1980ء میں دوسری شادی اجوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں بخاری سادات کے ہاں کی جس میں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں چھ اولادیں عطا فرمائی چار بیٹیاں اور دو بیٹے (سید علی عمران ہمدانی، سید علی رضا ہمدانی) ہیں۔ ان کی ایک بیٹی بچپن میں ہی وفات پا گئی، سید لعل حسین ہمدانی نے تقریباً 95 سال کی عمر میں یکم مئی 2015ء کو وفات پائی۔

سید نذر حسین شاہ ہمدانی (موضع میاں سیداں تھانہ چونترہ راولپنڈی)

آپ سادات ہمدانیہ میاں سیداں میں سید غلام حسین شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد دینی تعلیم بھی میاں سیداں سے حاصل کی۔ آپ کا خاندان سلطان شہال کے نام سے مشہور ہے۔ 1965ء کی جنگ میں پاکستان آرمی میں اپنی خدمات انجام دیں۔ کچھ سال کے بعد ریٹائرمنٹ لے لیا اور بیرون ملک چلے گئے۔ آپ نے 1994ء میں وفات پائی اور میاں سیداں میں ہی

مدفون ہیں۔ آپ کے دو بڑے بھائی سید منظور حسین شاہ اور سید کفایت حسین شاہ ہمدانی ہیں۔ سید منظور حسین شاہ کو شروع سے دینی لگاؤ تھا۔ فقیرانہ زندگی گزاری۔ زیادہ عرصہ سخی لعل شہباز قلندرؒ کے دربار پہ خدمات دیں اور وہاں سے حکم قلندر سے شیخوپورہ میں خدمتِ خلق شروع کی اور منافقینِ علیؑ کو اپنے معجزے دکھا کے راہِ راست پہ لائے۔ 1980ء کی دہائی میں خالقِ حقیقی سے جا ملے اور ان کا مزار شریف شیخوپورہ میں ہے۔ جہاں آج بھی دنیا اس کے مزارِ اقدس سے فیض پا رہی ہے۔ سید کفایت شاہ بہت ہی شریف النفس انسان تھے۔ آپ نے 2018ء میں وفات پائی۔

سید ساجد حسین مرحوم ابن سید حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

آپ محلہ سادات تلہ گنگ میں پیدا ہوئے۔ پیشے کے لحاظ سے گورنمنٹ آفیسر تھے۔ ابتدائی تعلیم تلہ گنگ میں ہی حاصل کی بعدازاں کم عمری میں کراچی آ گئے اور تعلیم کا سلسلہ یہاں جاری رکھا۔ کراچی میں گریجویشن مکمل کی اور مختلف روزگار کرتے ہوئے پاکستان مشین ٹول فیکٹری میں ملازمت اختیار کی اور انیس گریڈ کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ تمام زندگی سادگی سے گزاری۔ دوسروں کے کام آنا، پریشان افراد کی دادرسی کرنا اور خاموشی کے ساتھ امداد کر دینا ہمیشہ ان کی زندگی کا حصہ رہا۔ انتہائی ملنسار اور محفل کی رونق ہوا کرتے تھے۔ سید ساجد حسین کا بغیر کسی علالت کے کراچی میں 63 سال کی عمر میں انتقال ہوا اور یہیں پر مدفون ہیں۔

سید لیاقت علی شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

آپ 26 نومبر 1949ء کو تلہ گنگ میں سید علی مدد ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد سلسلہ روزگار کے لیے کراچی گئے۔ پھر کچھ عرصے بعد مسلم کمرشل بینک سے وابستہ ہوئے۔ 1990ء میں مسلم کمرشل بینک سے بطور زونل منیجر ریٹائرڈ ہوئے۔ 1991ء میں ہمدانی انٹرپرائزز کے نام سے اپنا بزنس شروع کیا۔ آپ اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کے لئے بہت مہربان تھے۔ ہر مشکل وقت میں اپنے رفقاء کی مدد کرتے۔ علاقہ کے مختلف طبقہ فکر کے لوگوں کے بچوں کو نوکریاں دلائیں اور اس قابل بنایا کہ وہ اپنے اہل خانہ کی مدد کر سکیں۔ آپ اپنی تحمل مزاجی اور بردبانہ سوچ کی وجہ سے اہل علاقہ میں ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ آج بھی کئی محافل میں آپ کا نام بڑی عزت سے لیا جاتا ہے۔ اور آپ کے اچھے پن کو یاد کیا جاتا ہے۔ 10 مارچ 2011ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے، آبائی شہر تلہ گنگ میں مدفون ہیں۔

الطاف حسین ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ ٹھٹہ ہمدانیہ ننکانہ)

سید الطاف حسین ہمدانی نے ہزاروں لوگوں کے پنچائتی فیصلے انصاف کے ساتھ اپنے ڈیرے پر کیے۔ کسی کی بھی سفارش نہیں

چلتی تھی۔ سیاست میں بھی حصہ لیا، پی پی کو ووٹ دیتے تھے۔ سید الطاف حسین ہمدانی نے 20 مرلے جگہ امام بارگاہ الحسین کو دی اور 20 مرلے پر سرکاری سکول بنوایا اور 10 مرلہ پر اپنے گاؤں میں مسجد بنوائی۔ اکثر غریبوں کی مدد کرتے تھے۔ بہت نامی گرامی بزرگ ہستی تھے۔

سید بہار شاہ المعروف سچیار شاہ بن سید فضل شاہ ہمدانی (چک نمبر 544 گ ب تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد)

سید بہار المعروف سچیار شاہ اپنے چار بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھے۔ بہت ہی سادہ زندگی اور اپنی سچائی کے لحاظ سے اپنے علاقے میں مشہور ہوئے۔ بنیادی طور پر دادا بہار شاہ ننکانہ کے مشہور شہر سید والہ کے قریب آباد تھے، جب انگریزوں نے فیصل آباد کو آباد کرنا شروع کیا تو وہاں کے لوگوں یعنی دانا آباد بواقع نزد نواں میل کو فیصل آباد شفٹ کیا تو مریدوں کے پُرزور اسرار پر سید بہار شاہ ہمدانی بھی فیصل آباد شفٹ ہو گئے۔ انہوں نے مریدوں پر بوجھ بننے کی بجائے زمینداری کو اپنا ذریعہ آمدن بنایا اور ثانی دانا آباد جو کہ فیصل آباد میں واقع ہے، میں زندگی گزارنا شروع کی۔ اُن کی زندگی میں سادگی اور سچائی بہت ہی عیاں تھی حتیٰ کہ آج بھی لوگ اُنہیں بہار سچیار کے نام سے جانتے ہیں۔ جب 1910ء میں ریلوے لائن گزری تو اُن کی زمین بھی متاثر ہوئی۔ اس کے متبادل جب انگریز نے کوٹ خیر دین اسٹیشن کے قریب زمین ایک ایکڑ آلاٹ کی تو وہ دو ایکڑ لکھی جاتی، بڑی کوشش کے باوجود انگریز کو دو ایکڑ آلاٹ کرنی پڑی۔ آج بھی اُس زمین کے اردگرد سارا ٹیٹنڈر رہے جب کہ ان کی ہی ملکیت ہے۔ جب وہ فوت ہوئے تو تین دن قومے میں رہے لیکن مسلسل تسبیح چلتی رہی جس کے سارے گاؤں کے لوگ آج بھی معترف ہیں، جب تسبیح بند ہوئی تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ فوت ہونے سے پہلے انھوں نے وصیت کی کہ میرا جنازہ مقامی مولوی میاں فاضل نہ پڑھائے جن سے اُنھیں زندگی میں نافرمانی کی وجہ سے ناراضگی ہوگئی تھی۔ جب میاں فاضل کوئی اور مولوی نہ ہونے کی وجہ سے نماز جنازہ پڑھانے لگا تو اچانک ایک حافظ ریلوے اسٹیشن سے بھاگتے ہوئے آئے اور مولوی صاحب کو بتایا کہ مجھے خواب میں بہار شاہ صاحب نے اپنے جنازہ کے پڑھانے کا کہا ہے لہٰذا جنازہ اُن مولوی صاحب نے پڑھایا جو کہ رحمے شاہ سے آئے تھے۔

سید بہار شاہ کے تین بیٹے ہوئے۔ بڑے بیٹے سید کبیر شاہ گاؤں میں بڑے صاحب الرائے تھے اور جامع مسجد میں نماز پڑھاتے تھے۔ گاؤں میں دم درود وہی کرتے تھے۔ ان کے تین بیٹے ہوئے جن میں سے ایک فوت ہو چکے ہیں اور دو باحیات ہیں۔ سید امیر شاہ دوسرے بیٹے تھے وہ اپنی کم گوئی کی وجہ سے چُپ شاہ مشہور ہوئے۔ سید امیر شاہ کے چھ فرزند ہیں جن میں سب سے بڑے سید نورالحسن شاہ ہمدانی جو اسلام آباد میں کاروبار کرتے ہیں۔ نورالحسن شاہ کی شادی راولپنڈی میں ہوئی، جس میں سے دو بچے سید احتشام الحسن اور سید صائم الحسن ہیں۔ دوسرے بیٹے سید ابوالحسن ہمدانی جو کہ واپڈا میں ایس ڈی او ہیں۔ ان کے بھی دو بچے (سید اذان حیدر ہمدانی اور سید موسیٰ ہمدانی) ہیں۔

تیسرے بیٹے سید حسن ہمدانی ہیں۔ چوتھے فرزند سید افضال ہمدانی جن کی شادی ان کے ماموں شیر شاہ ہمدانی کے گھر ہوئی۔ آپ کے دو بچے سید محمد علی اور سید حانی شاہ ہیں۔

پانچویں فرزند سید اکمل شاہ ہمدانی جو لاہور میں اپنا کاروبار کرتے ہیں اور ان کی شادی شیرازی خاندان کے بزرگ اور گدی نشین سید زوار حسین شیرازی کے گھر ہوئی۔ چھٹے فرزند سید سجاد حسین ہمدانی جو اسلام آباد میں سکول کے پرنسپل اور اسکل اکیڈمی کے مالک ہیں۔

سید شوکت عباس ہمدانی مرحوم (وسنال)

ملک کی معروف سیاسی، سماجی اور روحانی شخصیت پیر سید شوکت عباس ہمدانی وسنال چکوال میں متولد ہوئے۔ اپنی عملی زندگی کا آغاز پاکستان آرمی سے کیا۔ اور 1965ء، 1971ء کی جنگوں میں افواج پاکستان کے شانہ بشانہ شامل رہے۔ اس کے بعد ریٹائرمنٹ لی اور گورنمنٹ کنٹریکٹر کے طور پر اپنا سادات انٹر پرائزز کے نام سے بزنس شروع کیا۔ آپ کے بارے میں وثوق ذرائع سے کہا جاتا ہے کہ آپ رحم دل، ملنسار غریب پرور و کتب بینی کی شوقین شخصیت تھے۔ آپ کا شمار ضلع راولپنڈی کے مضبوط و بااثر بزنس مینوں میں ہوتا ہے۔ اپنے بزنس کے ساتھ ساتھ دینی و روحانی علوم پر بھی عبور حاصل تھا۔ آپ امام حسینؑ کے عزادار اور مشن ولاء و عزاء کے علمبردار تھے۔ غرباء، مساکین اور غریب سادات کی بہت مالی مدد کی۔ اور اس کے ساتھ اولیاء اللہ وفقراء کے مزارات مبارک بھی خصوصی دلچسپی لے کر تعمیر کروائے۔ کچھ عرصہ قبل آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ جس کی ملک بھر کے تمام میڈیا چینلز پر تشہیر ہوئی جو آپ کی نیک نامی کی عکاسی کرتی ہے۔

حضرت باوا سید فتح علی شاہ ہمدانیؒ (سادات حسینیہ ہمدانیہ پنن وال جہلم)

آپ سید خیر علی شاہ کے پوتے تھے۔ آپ بچپن سے ہی ولی تھے۔ چونکہ اس زمانے میں کاشتکاری کے لیے مشینری موجود نہ تھی تو لوگ بیلوں کی مدد سے گندم نکالا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے بھائی نے آپ کو گندم نکالنے پر لگا دیا۔ گرمی بھی اپنے عروج پر تھی جب پیاس کی شدت نے آپ کو ستایا تو آپ نے برادر سے پانی کی اجازت مانگی۔ بھائی نے کام میں بھی مدد سے انکار کیا۔ بچپنے کے عالم میں کچھ گھنٹوں بعد آپ نے آسمان کی طرف دست پھیلائے ہی تھے کہ صرف آپ کے کھیت میں بارش برس پڑی۔ آپ نے پانی پیا اور برادر کو از راہ مذاق کہا کہ اب گندم سکھالو۔ اسی طرح آپ کا ایک مرید کریالہ جالپ سے آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بیٹیوں کی شادی کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس گنجائش نہیں۔ آپ نے کہا گھر جاؤ اپنے گھر کی چکی کے نیچے سے جگہ کھود دو اور جو نکلے اس سے بچیوں کی شادی کر لینا۔ جب اس نے ایسا کیا تو اس جگہ سے سونے و ہیرے جواہرات سے بھری ہوئی دیگ برآمد ہوئی۔ مرید آپ کے پاس آیا اور سارا ماجرا سنایا اور آپ کو تحفے تحائف دینا چاہے لیکن آپ نے انکار کر دیا۔

حضرت سخی سید خیر علی شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ پنن وال جہلم)

آپ ضلع جہلم کے گاؤں پنوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پنوال میں حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے ایران روانہ ہوئے۔ وہاں سے دینی تعلیم حاصل کی اور 12 کتب لکھیں۔ آپ کے 4 فرزندان تھے۔ یک بار پنوال میں کچھ لوگوں نے عزاداری روک لی۔ آپ کے فرزندان نے دس سال تک اپنے دربار پر عزاداری کروائی۔ آپ کو مذہب سے بہت لگاؤ تھا۔ آپ اللہ کے نیک ولی اور بزرگ تھے۔ آپ کو وراثت میں مرض ریح سے لوگوں کو بذریعہ دعا شفا دلوانے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کے مزار اقدس پر بھی ریح کے مریض شفا کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور بفضل خدا صحت یاب واپس لوٹتے ہیں۔ آپ کے مزار کے احاطے میں کوئی چوری کا واقع نہیں ہوتا کوئی سرزنش کرے بھی تو اندھا ہو جاتا ہے۔ 1992ء کے سیلاب میں باواجی کی کتب کا ریکارڈ ضائع ہو گیا۔ آپ کا مزار پنوال ضلع جہلم میں ہے۔

سید سخی میراں قبول شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ پنن وال جہلم)

کشمیر سے سید اور سیدزادی بمعہ ایک بچی ضلع جہلم کے گاؤں چک دانیال تشریف لائے اور یہیں رہائش پذیر ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد ان کا حج کا ارادہ ہوا۔ ان زمانوں میں چونکہ حج کا سفر پیدل ہوتا تھا تو آپ نے اپنی بیٹی کی ذمہ داری وہاں کے زمیندار لوگوں کو سونپ دی۔ اور ہدایت کی کہ اگر دو سال تک وہ واپس نہ لوٹیں تو ان کی بیٹی کی شادی کر دی جائے۔ ان زمینداروں نے تین سال انتظار کیا والدین کے واپس نہ لوٹنے پر بچی کی شادی کا ارادہ کیا گیا۔ اس کے لیے جناب سخی میراں قبول بادشاہ کا انتخاب کیا گیا لیکن سیدزادی نے شادی کے لیے شرط رکھی کہ سیدزادے کا امتحان لیا جائے اور اگر گرم تیل میں غسل کریں گے تو شادی کے لیے رضامند ہوں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا سیدزادہ اپنے امتحان میں کامیاب ہوا اور بے داغ رہے۔ آپ کے جسم پر گرم تیل ایک آبلہ بھی نہ بنا سکا مگر آپ نے بھی سیدزادی کے لیے شرط رکھی۔ سیدزادی نے گرم کوئلے گود میں لیے لیکن آپ کا دامن بھی محفوظ رہا۔ اس طرح اس نیک سیرت و پاک و پاکیزہ ولی خدا جوڑے کا عقد کروا دیا گیا۔ آپ دونوں کی پاکیزہ سیرت دیکھتے ہوئے زمینداروں نے جہیز کے طور پر آپ کو 60 بیگھہ زمین بھی دی۔

سیّد اختر حسین شاہ اعرجی ہمدانی (مؤلف کتاب "ابن شاہ ہمدانؒ") (سادات حسینیہ اعرجیہ ہمدانیہ پنن وال ضلع جہلم)

سیّد اختر حسین شاہ ہمدانی ولد سیّد نذر حسین شاہ ہمدانی ایک پڑھی لکھی اور قابل شخصیت تھے۔ آپ سخی میراں بادشاہ ہمدانیؒ کی اولاد میں سے ہیں اور آپ کے دادا سیّد دستار علی شاہ ہمدانی ہیں جو کہ اپنے زمانے کے بڑے بزرگوں میں شمار ہوا کرتے تھے۔ آپ کا آبائی گاؤں پنوال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم ہے لیکن آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر عرصہ لاہور میں بسر کیا اور آگے آپ کی اولاد بھی وہیں مقیم ہے۔ آپ نے لاہور سے ایم بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی، آپ محکمہ زراعت پاسکو پنجاب میں ملازمت کرتے تھے اور اس کے علاوہ آپ نے سیر و تفریح کے لیے کئی ممالک کا وزٹ بھی کیا۔ آپ کے پانچ بھائی (نام سیّد ضمیر حسین شاہ، سیّد منیر حسین

شاہ، سیّد امیر حسین شاہ، سیّد ظہیر حسین شاہ اور سیّد محمد حسنین شاہ) تھے۔ آپ کے دادا کا آبائی گھر محلہ گلاب شاہؒ میں تھا پھر وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ نسلیں بڑھتی گئیں تو آپ کے بزرگوں نے اپنا گھر محلہ کوٹ علی پنوال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں بنایا۔ آپ نے سادات ہمدانیہ پنوال کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے دربار حضرت سخی میراں بادشاہؒ کی بہت زیادہ خدمت کی، آپ نے اپنے زمانے میں حضرت سخی میراں بادشاہؒ کی اولاد کا شجرہ نسب لکھا اور ایک کتاب لکھی جس کا نام ابن شاہ ھمدانؒ رکھا اور آپ کو شجرہ نسب تحریر کرنے پر کافی محنت کرنا پڑی، آپ نے علاقے کے تمام بزرگان سے ملاقات کی اور تمام تصدیق شدہ مواد تحریر کیا۔ آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے بھائیوں نے بھی انتھک محنت کی۔ آپ سادات ہمدانیہ کو ایک پلیٹ فارم پر لائے اور آپ کی محنت کی وجہ سے آج تمام سادات ہمدانیہ پنوال اور گردونواح آپ کو اپنے دلوں میں زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کی زیرِ نگرانی دربار حضرت سخی میراں بادشاہؒ کا کام ہوتا رہا، آپ نے ان قبروں کی مرمت کروائی جن قبور کی حالت بوسیدہ تھی، خدمات دربار حضرت سخی میراں بادشاہؒ آپ کا شوق بھی تھا اور آپ کا جنون بھی تھا۔ اللہ پاک آپ کی قبر مبارک پر اور آپ کے بزرگان کی قبور پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

سید گلاب علی شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ پنن وال جہلم)

آپ پنوال (ضلع جہلم) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پنوال میں حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کیلئے ایران روانہ ہو گئے۔ وہاں سے فارسی زبان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد پاکستان تشریف لائے اور اپنے آبائی گاؤں پنوال میں تبلیغ دین شروع کی۔ آپ تجارت کی غرض سے اکثر اوقات ایران روانہ ہوجاتے۔ آپکے پاس کافی تعداد میں اونٹ موجود تھے۔ آپ جانوروں سے بھی ایک خاص انسیت رکھتے تھے۔

سید عباس علی شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ پنن وال جہلم)

آپ ضلع جہلم کے گاؤں پنوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پنوال میں حاصل کی۔ دین کی طرف آپ کا رجحان دیکھتے ہوئے مریدین آپ کو اپنے ہمراہ نگیال لے گئے۔ جہاں ان کی کرامات کو دیکھتے ہوئے آپ کو کچھ زمین تحفہ میں دی اور وہیں رہنے پر آمادہ کیا۔ بعدازاں آپ کی شادی لڈوہ میں ہوئی آپ کی زوجہ بھی نیک سیرت خاتون گزری ہیں۔ آپ کی قبر اقدس جلال پور شریف ضلع جہلم کے گاؤں چمکون ویلی میں موجود ہے۔ وہاں کے باسیوں کیے مطابق محترمہ کی قبر اقدس کی حدود میں کوئی نامحرم داخل نہیں ہوسکتا۔ اگر ہونا چاہے تو نقصان اٹھاتا ہے۔

سید ولایت علی شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ پنن وال جہلم)

آپ بھی ولی خدا گزرے ہیں۔ آپ حکمت کیا کرتے تھے۔ آپ کا دربار کھنانہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں ہے۔ آپ کا عرس

مبارک 3 شعبان المعظم کو ہوتا ہے۔آپ گھڑسواری کے شوقین تھے اور آپ کے لاتعداد مرید تھے۔

سید چن پیر علی شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ پنن وال جہلم)

سید چن پیر علی شاہ ہمدانی تحصیل پنڈ دادنخان کے نواحی علاقے جلالپور شریف کے عقب میں واقع خوبصورت وادی چمکون کے گاؤں نگیال میں 1935ء میں پیدا ہوئے۔آپ کی ولادت کے بعد والدہ ماجدہ راج بی بی بنت الف شاہ کچھ عرصہ بعد انتقال فرما گئیں۔ان کی قبر موضع نگیال کے عقب میں آج بھی قبول مناجات کے لیے مرکز خلائق ہے۔آپ کو اپنی پھوپھی کی گود پرورش کے لیے نصیب ہوئی۔کمسنی میں پنوال میں 1941ء والد کی جدائی کا صدمہ ملا۔ابھی 16 سال کے ہی تھے کہ پھوپھی کی دائمی جدائی کا غم سہنا پڑا۔اب گھر میں تنہائی فوج میں لے گئی۔مگر ناز ونعم کی پرورش فوج کی سخت گیری کا بوجھ نہ اٹھا سکی۔جلد ہی اپنی زمین کی دیکھ بھال میں مشغول ہو گئے۔ 1950ء میں خاندان کے بزرگوں نے آپ کا عقد ایک پارسا، باعفت اور پاکدامن بیوہ مستور راجاں بی بی سے کر دیا۔آپ کے پانچ بیٹے (سید ناصر علی شاہ ہمدانی، سید زاہد حسین شاہ ہمدانی، سید شفقت علی شاہ ہمدانی، سید عصمت علی شاہ ہمدانی، سید حشمت علی شاہ ہمدانی) ہوئے۔

☆ **احوال سید ناصر علی شاہ ہمدانی:** آپ کو اللہ نے تین بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا۔سید فیض عباس (رانا ٹاون فیروز والہ ضلع شیخوپورہ) کے دو بیٹے (سید منہال حیدر ہمدانی، سید عابس حیدر ہمدانی) اور ایک بیٹی۔سید بصیر عباس (مینیجر سروسز فیکٹری گجرات) کے دو بیٹے (سید اذان ہمدانی، سید مجتبی ہمدانی) اور دو بیٹیاں۔سید علی رضا (بیجنگ چائنہ) کا ایک فرزند سید ایان ہمدانی ہے۔

☆ **احوال سید زاہد حسین شاہ ہمدانی:** آپ کو خالق نے چار بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا۔میجر سید ذیشان عمران زاہد (کراچی) دو فرزند سید شارب عباس، سید غازیان حیدر اور ایک دختر۔انجینئر سید عرفان عمران زاہد (رانا ٹاون فیروز والہ ضلع شیخوپورہ) ایک بیٹا سید شہیر حیدر اور ایک بیٹی۔سید رضوان عمران زاہد (رانا ٹاون فیروز والہ ضلع شیخوپورہ) ایک دختر۔سید عباس علی (رانا ٹاون فیروز والہ ضلع شیخوپورہ) مجرد

☆ **احوال سید شفقت علی شاہ ہمدانی:** آپ کو اللہ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں نصیب فرمائے۔علامہ سید حسن رضا ہمدانی کی چار بیٹیاں اور دو بیٹے (سید محمد ہمدانی، سید علی ہمدانی)۔سید ضمیر الحسن (میو ہوسپٹل لاہور) رانا ٹاون فیروز والہ ضلع شیخوپورہ چار بیٹے سید وامق حیدر، سید ضامن حیدر، سید بازیاب حیدر، سید غازی جرنیل حیدر اور ایک بیٹی۔سید شکیل عباس (رانا ٹاون فیروز والہ ضلع شیخوپورہ) تین دختر ان اور ایک فرزند سید غدیر حیدر ہمدانی۔سید آصف رضا ہمدانی (پرنسپل ہمدانی سکول سسٹم رانا ٹاون فیروز والہ ضلع شیخوپورہ) ایک بیٹا سید اسد رضا ہمدانی۔سید ضیغم حسین ہمدانی (ایڈمنسٹریٹر جامعہ قرآن ناطق ویلنشیا ٹاون لاہور) ایک بیٹا سید احسن ہمدانی اور دو بیٹیاں۔

☆ **احوال سید عصمت علی شاہ ہمدانی:** آپ کو اللہ نے تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔سید انتظار مہدی ہمدانی (اسلام آباد) سید منتظر مہدی ہمدانی (چیف ایگزیکٹو آفیسر پرامینینٹ انجینئرنگ اینڈ سروسز (اسلام آباد) دو فرزند سید ظل حسین ہمدانی، سید زوہان حسین ہمدانی۔سید شاہد عباس ہمدانی (ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ایلیمینٹری سکول ٹھل شریف نزد پنوال) کا ایک بیٹا سید محمد علی ہمدانی۔

☆احوال سید حشمت علی شاہ ہمدانی: آپ کو اللہ نے دو بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ سید عون حیدر (ساؤتھ افریقہ) کا ایک بیٹا سید ایان حیدر ہمدانی۔ سید سجاد حیدر (پنوال) مجرد

سید گلاب حسین شاہ ابن سید بہادر شاہ ابن سید شرف شاہ ہمدانی (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ موضع سگھر تلہ گنگ)

آپ کا تعلق میال سے ہے مگر تعلیم کے سلسلے میں سگھر تشریف لائے اور پھر یہیں سکونت اختیار کی۔ تعلیم کے اختتام پر فوج میں شمولیت اختیار کی۔ قیام پاکستان کے بعد پاک فوج میں خدمات انجام دیں اور ریٹائرمنٹ کے بعد بلوچستان کے شہر ہرنا ہی میں درس و تدریس سے منسلک رہے۔ آپ انتہائی شریف النفس انسان تھے اور سگھر میں عزاداری امام حسین علیہ السلام کی ترویج کے لیے انتھک محنت کی اور سگھر میں سالانہ مجلسِ عزا اور جلوس عزا کے بانی تھے۔ یہ عزاداری کا سلسلہ اب بھی جاری وساری ہے۔ آپ کا انتقال 25 دسمبر 1988ء کو ہوا اور مدفن سگھر میں ہے۔ اللہ پاک آپ کے درجات بلند فرمائے اور جوار معصومین علیہ السلام میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

سید شرافت حسین شاہ ابن سید گلاب حسین شاہ ہمدانی: سید شرافت حسین شاہ ہمدانی سادات سگھر سے تعلق رکھتے ہیں اور سلسلہ نسب سید شاہ لطیف (میال) سے ہوتا ہوا سید عبداللہ شاہ بن شاہ بلاول سے جاملتا ہے۔ آپ 1957ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سگھر سے ہی حاصل کی اور پھر واپڈا میں ملازمت اختیار کر لی۔ ملازمت کے سلسلے میں راولپنڈی آ گئے اور 1989ء سے یہیں سکونت اختیار کی۔ آپ انتہائی شریف النفس اور ملنسار انسان ہیں۔ سادات کرام کی خبر گیری اور ان کے کام میں پیش پیش رہتے ہیں۔ آپ کے دو فرزند ہیں۔ سید محمد عاطف رضا پی ٹی سی ایل میں ڈویژنل انجینئر کے طور پر راولپنڈی میں ہی ملازمت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ سید محمد عاطف رضا کے ایک فرزند ہیں جن کا نام سید محمد عارب عباس ہے۔ سید قاسم رضا واپڈا میں سب اسٹیشن آفیسر کے طور پر ملازمت کر رہے ہیں۔ سید قاسم رضا کے بھی ایک فرزند ہیں جن کا نام سید محمد حسن مستجاب ہے۔

سید محمد حضرت شاہ ہمدانیؒ (سادات الاشراف الحسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ لاڑ اگھوڑا ایبٹ آباد)

آپ لاڑہ گھوڑا میں پیدا ہوئے اور آپ ایک باکرامت اور شفیق بزرگ ہستی تھے۔ ساری زندگی ذکر اللہ اور آل محمد کا ذکر کرتے گزاری۔ پیشے کے لحاظ سے محکمہ جنگلات سے وابستہ تھے۔ اللہ نے آپ کو دو بیٹے (سید محمد سردار حسین شاہ ہمدانی اور سید محمد گلزار حسین شاہ ہمدانی) اور دو بیٹیاں عطا کیں۔

احوال زندگی سید محمد سردار حسین شاہ ہمدانی: آپ لاڑہ گھوڑا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول ترنوایی میں حاصل کی اور بعد ازاں برٹش نیوی میں شمولیت اختیار کی پھر پاکستان بننے کے بعد پاکستان نیوی کا حصہ رہے۔ 1965ء کی جنگ میں حصہ لیا اور ریٹائرمنٹ کے بعد پاکستان نیشنل شپنگ میں کافی عرصہ ملازمت کی اور ساتھ ساتھ اپنا پیری مریدی کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کے مریدوں کا اک وسیع حلقہ ہے جو آج بھی آپ سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو سات بیٹوں (سید ذوالفقار حسین

شاہ ہمدانی، سید شاہد حسین شاہ ہمدانی، سید طاہر حسین شاہ ہمدانی، سید اجمل حسین شاہ ہمدانی، سید مختیار حسین شاہ ہمدانی، سید نثار حسین شاہ ہمدانی، سید قرار حسین شاہ ہمدانی) سے نوازا۔

☆ سید ذوالفقار حسین شاہ ہمدانی: آپ نے ابتدائی تعلیم ترنوایی ہائی اسکول میں حاصل کی اور بعدازاں پاک آرمی میں ملازمت اختیار کی اور جلد ہی فوج کو خیر آباد کہہ کر پرائیویٹ ملازمت کی اور 2005ء میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اولاد میں چار بیٹے (سید نوید حسین شاہ ہمدانی، سید شفقت حسین شاہ ہمدانی، سید صداقت حسین شاہ ہمدانی) اور ایک بیٹی مذکور ہیں۔ سید نوید حسین شاہ ہمدانی اک تعلیم یافتہ انسان ہیں اور پرائیویٹ ملازمت سے وابستہ ہیں اور اللہ پاک نے انہیں 3 اولادیں (ایک بیٹا اور دو بیٹیاں) عطا کیں۔ سید شفقت حسین شاہ ہمدانی پاکستان آرمی میں ملازم ہیں اور آج کل بلوچستان میں تعینات ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں اک بیٹی عطا کی ہے۔ سید صداقت حسین شاہ ہمدانی پولٹری فارم کے کام سے وابستہ ہیں اور اللہ پاک نے انہیں 3 اولادوں سے نوازا ہے 1 بیٹا اور 2 بیٹیاں بیٹے کا نام سید الیان حیدر ہمدانی ہے۔

☆ سید شاہد حسین ہمدانی: آپ بھی پرائیویٹ ملازمت سے وابستہ رہے۔ ان کو اللہ پاک نے تین اولادوں سے نوازا۔ 1 بیٹا اور 2 بیٹیاں۔ بیٹا سید ثاقب حسین ہمدانی ایک نیک صفت انسان ہیں اور پرائیویٹ ملازمت سے وابستہ ہیں ایبٹ آباد میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مقیم ہیں۔

☆ سید طاہر حسین شاہ ہمدانی: آپ روزگار کے سلسلے میں بیرون ممالک بھی مقیم رہے اور زیادہ عرصہ کراچی میں گزارا اور بعدازاں نادرہ میں ملازمت اختیار کی اور حال ہی میں ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ اللہ پاک نے انہیں 6 اولادوں سے نوازا 1 بیٹا اور 5 بیٹیاں۔ بیٹے کا نام سید باسط علی ہمدانی ہے اور پاکستان آرمی میں ای ایم ای کی کور میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور آج کل کلر کہار میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

☆ سید اجمل حسین شاہ ہمدانی: آپ نے ابتدائی تعلیم ترنوائی ہائی اسکول سے حاصل کرنے کے بعد کراچی میں کچھ عرصہ اپنی زندگی کا گزارا اور پاک آرمی کی ای ایم ای کی کور میں شمولیت اختیار کی اور ریٹائرمنٹ حاصل کرنے کے بعد پولٹری فارم میں آفیسر تعینات ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں 5 اولادوں سے نوازا۔ 2 سید محمد باقر علی ہمدانی اور سید محسن عباس ہمدانی بیٹے اور 3 بیٹیاں۔ سید محمد باقر علی ہمدانی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان ہیں اور اچھے اخلاق کے مالک ہیں بہت ہی نفیس شخصیت ہیں اور بطور گورنمنٹ ٹیچر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سید محسن عباس ہمدانی زیر تعلیم ہیں اور ساتھ کام بھی کرر ہے ہیں۔

☆ سید مختیار حسین شاہ ہمدانی: آپ نے ابتدائی تعلیم لاڑہ گھوڑا میں حاصل کی بعدازاں کراچی آ گئے اور پرائیویٹ ملازمت کی اور آج کل بھی پرائیویٹ کام سے وابستہ ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی سے وابستہ ہیں۔ اللہ نے انہیں 5 اولادوں سے نوازا 1 بیٹا اور 4 بیٹیاں۔ بیٹا سید ذیشان علی ہمدانی ٹیکسٹائیل کے شعبے سے وابستہ ہے۔

☆ سید نثار حسین شاہ ہمدانی: آپ ابتدائی تعلیم ترنوائی سے حاصل کی اور بعدازاں مکینکل کالج ایبٹ آباد سے ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد پاکستان نیوی میں بطور مکینکل انجینئر شمولیت اختیار کی۔ آج کل مہران ایئر بیس میں تعینات ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں 3 اولادیں عطا کی 2 بیٹے اور اک بیٹی۔ (1) سید عیان علی شاہ ہمدانی اور سید میثم عباس ہمدانی جو کہ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ ☆ سید قرار حسین شاہ

ہمدانی: آپ ابتدائی تعلیم ترنوائی سے حاصل کرنے کے بعد کراچی آئے اور پاکستان نیوی میں بطور فائر فائٹر بھرتی ہوئے اور ترقی پاکر فائر آفیسر کے عہدے تک پہنچ گئے اور کراچی میں مقیم ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں 3 اولادوں سے نوازا 2 بیٹے اور 1 بیٹی۔ بیٹے (1) سید شعیان حیدر ہمدانی (2) سید قاسم عباس ہمدانی۔۔ شعیان حیدر ہمدانی ابھی زیر تعلیم ہیں۔

نوٹ: لاڑا گھوڑا ایبٹ آباد میں مقیم یہ سادات تقریبا اٹھارویں صدی کے اوائل میں حضرت سید حلیم شاہ ہمدانیؒ بن سید علی شاہ بن سید شاہ عبداللہ ہمدانیؒ دعوت الی اللہ فیضان آل محمدؑ کے پرچار کے لیے ہزارہ کی جانب گئے تھے۔ جبکہ دوسری مقامی روایت کے مطابق ایبٹ آباد کے مریدین کی فرمائش پر یہ بزرگ تشریف لے گئے تھے اور پھر ان کی اولاد وہیں مقیم رہی۔ جبکہ سید حلیم شاہ ہمدانیؒ کے دوسرے بھائی سید شاہ حبیب ہمدانیؒ جن کا مزار علی جج ننکانہ صاحب میں واقع ہے تشریف لے گئے تھے۔ اس خاندان کا شجرہ نسب ہمدانی سادات کے نسابہ سید قمر عباس ہمدانی صاحب نے اپنی کتاب کتاب المشجر کے صفحہ نمبر 190 پر درج کیا ہے اور باسط شاہ ہمدانی صاحب نے بھی اپنی کتاب تذکرۃ السادات ہمدان میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔

سید طاہر حسین شاہ ہمدانی (وسنال چکوال)

سید طاہر حسین شاہ ہمدانی 1958ء کو سید ریاض حسین شاہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ 2 سال کے تھے کہ آپ کے والدین وفات پا گئے۔ پھر آپ کی پرورش آپ کے چچا سید عالم حسین شاہ ہمدانی اور سید بہادر حسین شاہ ہمدانی کے گھر میں ہوئی۔ 1976ء میں آپ نے پاک آرمی جوائن کر لی۔ 1980ء میں آپ کی شادی آپ کے چچا سید بہادر حسین شاہ ہمدانی کے گھر میں ہوئی۔ جس میں سے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔ بیٹوں کے نام سید فخر عباس ہمدانی، سید التجا حسین ہمدانی، سید محسن عباس ہمدانی، سید قمر عباس ہمدانی ہیں۔ 1993 میں آپ پاک آرمی سے ریٹائر ہو گئے۔ آپ 1987ء سے وسنال میں چہلم امام حسین علیہ السلام با قاعدگی سے کراتے ہیں۔ جس میں ذاکرین، علمائے کرام اور ماتم دار شرکت کرتے ہیں اور گھر سے علم پاک شبیہ ذوالجناح مولا امام حسین علیہ السلام برآمد کرتے ہیں۔ اور گھر میں خواتین کی مجالس بھی ہوتی ہے۔ آپ روزگار کے سلسلے میں اپنی فیملی کے ساتھ لاہور میں ہوتے ہیں۔

سید گلاب حسین المعروف سید پھل بادشاہ ہمدانی ابن سید عالم شاہ ہمدانی (وسنال چکوال)

(مدفن چک سلیمان آباد تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا)

سید عالم شاہ ہمدانی کی شادی خانہ آبادی ہمدانی سادات میں اس دور کے درویش و فقیر سید نبی شاہ ہمدانی (کندوال ضلع جہلم) کی دختر سے ہوئی۔ سید عالم شاہ ہمدانی کے چار فرزندان ہوئے۔ سید سفارش حسین شاہ و سید گلاب حسین شاہ حیات ہیں۔ سید اختر حسین شاہ و سید نور حسین شاہ لڑکپن میں وفات پا گئے جو وسنال مدفن ہیں۔ 1970ء میں سید عالم شاہ ہمدانیؒ نے وسنال سے چک سلیمان آباد مریدین و عقیدت مندوں کے اصرار پر ہجرت فرمائی اور 1995ء میں ان کی وفات کے بعد سید گلاب حسین المعروف سید پھل بادشاہ ہمدانی نے

سلسلہ فیض کو آج تک جاری رکھا ہوا ہے۔سید پھل بادشاہ کے نانا سید نبی شاہ و دادا سید چراغ حسین شاہ کی زبان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے جو تاثیر عطا فرمائی تھی اس سلسلہ کے امین سید پھل بادشاہ ہمدانی نے لوگوں کو فیض عام پہنچانے کا سلسلہ قائم رکھا۔سید کے والد محترم سید عالم شاہ ہمدانی نے چک سلیمان آباد میں منتقل ہونے کے بعد سلسلہ عزاداری کو قائم فرمایا اور پیر پھل بادشاہ نے اس سلسلہ کو مزید وسعت دی۔شیعہ وسنی مریدین کے ساتھ بے لوث محبت اور پیار کی وجہ سے شاہ صاحب ہر دلعزیز ہیں۔ضلع خوشاب، سرگودھا، اٹک، چکوال و دیگر اضلاع میں بھی بے شمار عقیدت مند و مریدین ہیں۔پیر صاحب چک سلیمان آباد کے علاوہ جوہر آباد شہر میں بھی مذہبی وسماجی کاموں میں پیش پیش ہیں۔مرکزی امام بارگاہ حسینیہ و جامع مسجد حسینیہ جوہر آباد کے ساتھ منسلک ہیں۔پیر پھل بادشاہ کے 4 فرزندان ہیں۔ سید منتظر مہدی، سید حسین العسکر الحسینی (مرحوم)، محمد علی شجران و سید نعلین رضا۔شاہ صاحب بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں جوہر آباد شہر ضلع خوشاب میں مقیم ہیں۔

سید عطاء اللہ شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ میال تلہ گنگ)

آپ کے والد حافظ قرآن تھے۔آپ بچوں کو بابا شاہ لطیف کے دربار پہ درس دیا کرتے تھے۔آپ نے ڈھرنال ھائی سکول سے میٹرک کی اور گریجویشن گورنمنٹ ڈگری کالج میں مکمل کرنے کے بعد پرائیویٹ ایم اے انگلش کیا اور ایس اے ایس میں مقابلے کا امتحان پاس کر کے آڈٹ آفیسر بھرتی ہوئے اور 2008ء میں ریٹائرڈ ہو گئے۔آپ کے 2 بیٹے ہیں، سید مسعود الحسن شاہ جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے پولیٹیکل سائنس کیا اور اب میونسپل کمیٹی کلر کہار اے ایس ریزیڈینٹ اسسٹینٹ ڈائریکٹر آڈٹ کام کر رہے ہیں۔آپ کے دوسرے بیٹے سید مبشر حسنین گورنمنٹ ٹیچر ہیں جنہوں نے نمل یونیورسٹی اسلام آباد سے ماسٹرز کیا۔

سید مہدی شاہ ہمدانیؒ و خانوادہ (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ میال سیداں ضلع راولپنڈی)

میال سیداں گاؤں سادات ہمدانیہ کا ایک بڑا گاؤں ہے۔اس گاؤں کو سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ العروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے فرزند سید شاہ عبداللہ ہمدانیؒ کی اولاد کا دوسرا بڑا گاؤں کہا جاتا ہے۔حضرت سخی سید شاہ عبداللہؒ کے دو فرزندوں سید لطف علی شاہ ہمدانیؒ اور سید شاہ عبدالہادی ہمدانیؒ کی اولاد قیام پذیر ہے اور یہ دونوں بزرگان بھی میال سیداں میں مدفون ہیں۔میال سیداں آبادی کے لحاظ سے ضلع راولپنڈی کی تحصیل چکری کا سب سے بڑا ہمدانی سادات کا گاؤں ہے اور موجودہ وقت میں عزاداری و مرکز ولایت امیر المومنینؑ کا ایک بڑا اور مضبوط مرکز ہے۔

سید مہدی شاہ ہمدانیؒ اس گاؤں میال سیداں کے باسی تھے۔اپنے بزرگان کے روایات کے امین و پاسدار تھے۔پیشے کے لحاظ سے زمیندار تھے اور ساری زندگی اپنی زمینوں میں کھیتی باڑی کرتے ہوئے گزاری۔آپ کا سلسلہ نسل ایک فرزند سید ستار شاہ ہمدانی سے چلا۔

احوال سید ستار شاہ ہمدانی: اپنے والدہ کی طرح سادہ مزاج مخلص شخصیت تھے۔پیشہ کے لحاظ سے زمیندار تھے۔سلسلہ میں دو فرزند سید

پہلوان شاہ ہمدانی جو کہ لاولد اور دوسرے فرزند سید نیاز علی شاہ ہمدانی سِں سے اولاد چلی۔

احوال سید نیاز علی شاہ ہمدانی: اپنے بزرگان کی روایت کے امین سادہ مزاج اور پیشہ کے لحاظ سے زمیندار تھے اور اسی میں ساری زندگی گزاری۔ سلسلہ نسل میں سید منظور حسین ہمدانی، سید مظلوم حسین ہمدانی، سید منیر حسین ہمدانی اور سید ضمیر حسین ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال سید منظور حسین شاہ ہمدانی: سید منظور ہمدانی مرحوم سادہ لوح شریف اور محنتی بزرگ ہے زمیندارہ کے ساتھ ساتھ میال سیداں اپنی دوکان بھی بنائی ہوئی ہے۔ سلسلہ نسل دو فرزندگان سید توقیر شاہ ہمدانی و سید سفیر شاہ ہمدانی سے جاری ہے۔

احوال سالار ماتمی سنگت میال سیداں و شاعر اہلبیتؑ سید توقیر حسین شاہ ہمدانی ابن سید منظور حسین شاہ: سید توقیر شاہ ہمدانی صاحب نہایت دلدادہ پرکیف وسحر انگیز شخصیت کے مالک ہیں۔ محبت اہل بیتؑ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، عمدہ شاعر بھی ہیں آپ اگست 1972ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے گورنمنٹ کالج چکوال سے اپنی گریجویشن مکمل کی۔ 1993ء میں آرمی میڈیکل کور میں بھرتی ہوئے اور میڈیکل کی خدمات سرانجام دیں۔ 2011ء میں ریٹائر ہوئے اور اب فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں ایل پی سٹور میں سپروائزر کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت نیک، ملنسار اور مہمان نواز شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ عزادار مولا حسینؑ، شاعر و نوحہ خواں بھی ہیں آپ کا شمار اپنے علاقے کی معزز شخصیات میں ہوتا ہے۔ گزشتہ ایام میں میال سادات برادری کی جانب سے مرکزی ماتمی سنگت کے سالار منتخب ہوئے ہیں۔ خداوند متعال عزت شہرت و بلندی سے نوازے۔ آپ کا سلسلہ نسب تین بیٹوں سے چلا سید زین العابدین ہمدانی، سید حمزہ علی ہمدانی اور سید شہنا ور شاہ ہمدانی جو ابھی زیر تعلیم ہیں۔

احوال سید سفیر حسین شاہ ہمدانی ابن سید منظور شاہ ہمدانی: سید سفیر حسین شاہ ہمدانی پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہیں اور موجودہ وقت میں گورنمنٹ اسکول میال سیداں میں تعینات ہیں۔ اور ساتھ ہی عمدہ شاعر اور نوحہ خواں بھی ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزندگان۔ سید جواد علی شاہ۔ سید حماد علی اور سید تعبیر حسین ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال سید مظلوم حسین ابن سید نیاز علی شاہ ہمدانی: سید مظلوم حسین شاہ صاحب زراعت و کھیتی باڑی سے منسلک ہیں، بزرگ عزادار ہیں۔ سلسلہ نسل میں تین فرزند سید شبیر حسین شاہ۔ سید طاہر حسین شاہ اور سید نجف عباس مذکور ہیں۔ سید شبیر حسین شاہ ہمدانی لاہور میں اپنے ذاتی بزنس ایمبرائیڈری فیکٹری سے وابستہ ہیں۔ ان کے سلسلہ نسل میں چار فرزند سید عدیل حسین۔ سید احمد علی۔ سید محسن علی اور سید حسن علی مذکور ہیں۔ سید طاہر حسین شاہ بھی لاہور میں اپنے ذاتی فیکٹری کے پیشہ سے وابستہ ہیں، اس کے سلسلہ نسل میں دو فرزند سید صائم عباس اور سید سائل عباس مذکور ہیں۔

احوال ڈی ایس پی ر سید منیر حسین شاہ ہمدانی ابن سید نیاز علی شاہ ہمدانی: سید منیر حسین شاہ ہمدانی صاحب پاکستان رینجرز سے بطور ڈی ایس پی ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ آج کل ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ سلسلہ نسل میں تین فرزند سید حسنین شاہ ہمدانی۔ سید عمران حسین شاہ ہمدانی اور سید احسن علی شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔ سید عمران حسین شاہ ہمدانی پاکستان ریلوے میں اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر تعینات ہیں، ان کا فرزند سید اشعل عباس ہمدانی مذکور ہے۔ جبکہ سید حسنین شاہ اور احسن شاہ تعلیمی میدان میں سرگرم عمل ہیں۔

احوال سید ضمیر حسین شاہ ہمدانی مرحوم ابن سید نیاز علی شاہ ہمدانی: سید ضمیر علی شاہ ہمدانی وفات پا چکے ہیں۔ اور لاولد تھے۔

سید منظور حیدر شاہ (تلہ گنگ)

کل تک سید منظور حیدر کے بارے کہا جاتا تھا کہ وہ گوشہ نشین، کم آمیز و خلوت پسند انسان تھے۔ان کی شناسائی تلہ گنگ کے مخصوص طبقہ زندگی تک محدود تھی۔آبادی کے محدود سیکٹر تک کم لوگ ان کے علم و فن سے آگاہ تھے۔مگر آج تو روز روشن کی طرح اس درویش صفت کو آشکار کرنے میں پروفیسر ساجد اقبال (پوسٹ گریجوایٹ کالج چکوال) نے اہم کردار ادا کیا۔موصوف نے آپ کی شخصیت، ادب کی آبیاری، نجی و پیشہ ورانہ زندگی کے علاوہ ان کے صوفیانہ خیالات و معمولات پر ایم فل کی سطح پر مقالہ لکھ کر کامیابی کی ڈگری پائی۔دوسری طرف شاہ حیدر کی زندگی کے کئی ایک واقعات و معاملات/ پہلو بھی کھل کر سامنے لائے گئے۔جن کا ذاتی طور پر مجھ عاجز کے علاوہ راہ سلوک کے میرے ہم مکتب خاک نشینوں کو بھی علم تھا۔مگر مصلحت کوشی و طعن و تشنیع سے محفوظ رہنے کے لئے ہماری زبانیں بند تھیں۔جن کا تذکرہ قارئین تک پہنچانا میرا فرض ہے۔31 جولائی شاہ حیدر کی برسی کا دن ہے۔اس مناسبت سے چند معروضات آپ کی نذر کی جاتی ہیں۔

آفاقی فکر مندوں کی حمایت: سید منظور شاہ آفاق سے جڑے ہوئے عظیم المرتبت شخصیات کی تعلیمات کو ہی دور حاضر کے مسائل کا حل سمجھتے تھے۔وہ مولائے رومؒ اور علامہ محمد اقبالؒ کے نظریات و افکار کو قرآن و حدیث کی تشریح و تفسیر سے تعبیر کرتے۔وہ جمال الدین افغانی، محمد عبدہ، سید قطب شہید اور علامہ خمینی (انقلاب ایران کے لیڈر) کو حقیقی معانی میں بیسویں صدی کے ہیرو گردانتے تھے۔متذکرہ بالا شخصیات نے لاشرقی و لاغربی کا نعرہ مستانہ لگا کر امت واحد کو توحید کا سبق دیا۔جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا ورد تھا۔یہی وجہ ھے کہ کفر و شرک کی دنیا نے ان کی تعلیمات کو چھپانے کے لئے مسلمان بادشاہوں کو استعمال کیا۔سلطنت عثمانیہ کے حصے بخرے کرنے کے لئے انہیں حکومت، مال و دولت کا لالچ دیا گیا۔اس طرح غیر مسلم متذکرہ بالا شیطانی فعل میں کامیاب ہو گئے۔اسلامی ریاست تقسیم ہو کر چھوٹے چھوٹے خاندانوں میں بٹ گئی۔ان کی قوت بکھر گئی۔اب ان کی کمزوریوں کو مسلم دشمن آشکار کرتا ہے۔ساتھ ہی اپنے مسلمان بھائیوں سے ڈراتا ہے۔تمہیں عراق مار ڈالے گا۔تمہیں ایران کھا جائے گا۔تمہیں ترکی اور پاکستان سے خطرہ ہے۔اپنی عسکری قوت بڑھاؤ۔پھر اپنا زائد المعیاد اسلحہ بیچ کر، آپریشن کے واسطے اپنے بندے بھی بھیج دیتا ہے۔ایک پنتھ، دو کاج۔پھر اقبال، افغانی اور علامہ خمینی کی کتابوں پر پابندی لگواتا ہے کہ ان کی تعلیمات سے تمہاری بادشاہت کو خطرہ ہے۔یہ وہ حقائق ہیں جن سے شاہ منظور حیدر پردہ اٹھاتا رہتا تھا۔

وہ رومی و اقبال کے اشعار کا حافظ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بفضل وہ مکتب ابن العربی تھا۔
گم رہتا تھا ہر وقت اسرار خودی میں ۔۔۔۔۔۔۔۔ جس حال میں ھوتا تھا پرستار نبی تھا۔(ضیغم علی ہمدانی)

روایتی پیری مریدی سے بیزاری (فقر کی اصل پہچان): سید منظور حیدر بذات خود عالم جوانی میں ناڑہ شریف (اٹک) کے بزرگ فضل داد المعروف بابا بہرام خان کے ہاتھ پر بیعت ھوئے۔سلوک کا یہ راہ سلسلہ چشتیہ سے منسلک ھے۔شاہ حیدر سخن وری، طویل تمہید و طوفانی گفتگو کو کوزہ میں بند کرنے کے فن سے بخوبی آگاہ تھے۔فن موسیقی کے نشیب و فراز سے شغف رکھتے تھے۔اچھا قوال، بامعنی حمد یہ و نعتیہ کلام کو ڈھنگ سے پڑھنے کا عارف ہے تو شاہ حیدر اسے داد دیتے نہ تھکتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے پیر و مرشد کے حلقہ میں ممتاز مقا

م رکھتے تھے۔ان سارے اوصاف کے باوجود، روحانی استاد سے ان کا ربط صوفیانہ فکر اور جستجوئے حق پر منتج تھا۔راہ سلوک کا انتخاب ان کا ذاتی فیصلہ تھا۔شاعری محض ایک ذریعہ اظہار تھی۔بنابریں ان کا مطالعہ لٹریچر کے علاوہ دین، فقہ، فلسفہ وتصوف کو محیط کئے ہوئے تھا۔وہ تصوف برائے تصوف کے قائل نہ تھے۔بلکہ صوفیانہ انداز کو زندگی کے ہر شعبہ میں عملاً نظر آنے کو لازم فرمایا کرتے تھے۔سیاست کو خدمت خلق کا آئینہ دار ھونا، ان کی بڑی خواہش تھی۔وہ سیاست کو دین کی حکمت کے آئینہ میں دیکھا کرتے۔جس کا عملی مظاہرہ 1991ء کے بلدیاتی انتخابات میں نظر آیا۔وہ ممولے کو باز سے لڑانے کے ڈھنگ سے اچھی طرح آگاہ تھے۔ملک سلیم کھریال جو کہ تھوڑے ووٹ رکھنے والے آدمی تھے مگر انہوں نے ایک بہت بڑے قبیلے/ ووٹ بنک رکھنے والے فرد کو تھکا کر رکھ دیا تھا۔ان کے خوب صورت شعر کا دوسرا حصہ شامل کرتا ہوں۔شفا سے غرض نہیں علاج کرنا تھا۔

تصوف کو دنیاوی مفادات کے دائرہ سے نکال کر اس کی معراج تک پہنچانا ان کا مقصود تھا۔انہیں اپنے مرشد نے باقاعدہ خلافت ظاہری و باطنی سے نوازا۔جب نومبر 1976ء میں ناچیز ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ھوا تو میرے علاوہ برادر مکرم محمد حسین فرحت، مکرمی غلام محمد بھائیا، ملک غلام محمد وشیر محمد شکرال، معظمی محمد ایوب گجرات، ملک عاشق حسین شکرال اور ملک سلیم کھریال کے علاوہ بیسیوں احباب شامل تھے۔

علامہ مرحوم محمد اقبال کے فارسی کلام ؛؛ پس چہ باید کرد ؛؛ جو تصوف، فکر اور سیاست کے حوالے بہت معروف تھا۔اس کا منظوم ترجمہ پنجابی/ پوٹھواری زبان میں ہن کی کریئے کے نام سے کیا۔چند اشعار پر غور کریں۔

کملی آلے دی امانت خاص داناں فقیری۔۔۔۔۔۔عشق رضا تے ہکا رب دی آس داناں فقیری
جودی روٹی کھا کے خیبر توڑن اے فقیری۔۔۔۔۔۔۔بادشاہاں نوں ڈنگے راہ تو ہوڑن اے فقیری
دین دی حکمت ساری پیری فقر دی اے دلداری۔۔۔۔۔۔فقر دی بے پرواہیاں نال اے دین دی طاقت ساری

مذہبی مسالک سے آزادی: ہمیں آج سے تینتالیس، چوالیس سال قبل شاہ حیدر نے دانش مندی وزیرک مبلغ کے انداز میں باور کرایا کہ موجودہ مسالک وفرقہ بندی گزشتہ سو، سوا سو سال سے بھی کم عرصہ کی کہانی ہے۔جس میں اہل سنت وتشیع میں گروہ بندی کی ابتدا ہوئی۔اس سے قبل دونوں فریق باہمی رشتۂ ایماں کے وسیع تر مفہوم میں رواداری، اللہ و رسول اکرم ﷺ کے رحم وکرم پر محکم یقین کے دلدادہ اور عمل کرنے والے مسلمان تھے۔مگر اب تو اہل سنت کے ٹکڑے بخرے ہو گئے۔اہل تشیع بھی کئی مجاہدین میں تقسیم ہو کر اکائی سے کوسوں دور ہو چکے۔اس سے مزید پیچھے پلٹیں تو سنی وشیعہ سے قبل بھی مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔بڑی فصاحت، دلیل اور تفصیل سے اپنا موقف ثابت کرتے۔اور یوں گویا ھوتے ! کہ بس لوگ ہمیں اسی زمانے کا مسلمان ہونا سمجھ لیں۔

☆ اپنا نہیں ہے مسند ومسلک سے واسطہ۔۔۔۔۔۔یہ مکتب وفا کا جدا سلسلہ ہے ایک۔
☆ وہ قید مسالک ہو کہ ہو بند سلاسل۔۔۔۔۔۔زنداں میں نہیں جائیں گے زنداں سے نکل کر۔

سیاسی شعور کی بیداری: شاہ حیدر کو موجودہ سیاسی بے راہ روی سے نفرت تھی۔سیاست کو ذاتی و دنیوی اغراض کے پردے میں لپٹا ھوا دیکھ کر پریشان ہو جایا کرتے تھے۔ان کی ساری زندگی کا خلاصہ اور تگ و دو معاشرتی ناانصافیوں کو ختم کرنے کی سعی سے لبریز ھے۔انہوں نے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی 1970ء کی بیداریٔ شعور تحریک میں بھرپور حصہ لیا تھا۔بعدازاں روزنامہ مساوات پاکستان میں ایک

گمنام جرنلسٹ کا فعال کردار ادا کیا۔ مگر 1976ء میں پیپلز پارٹی کو طاقت ور بنانے کے لئے بھٹو مرحوم نے الیکشن جیتنے کے قابل وڈیروں، جاگیرداروں، مذہبی طبقہ سے تعلق رکھنے والے علماء و گدی نشینوں اور کچھ سرمایہ داروں کو اپنے ساتھ شامل کرنے کا دھندہ شروع کیا تو شاہ حیدر نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔ بھٹو کی اس روایتی ناعاقبت اندیشانہ چال کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ تاہم بھٹو کے خلاف پاکستان قومی اتحاد کی تحریک کے خفیہ پس منظر سے بھی ہمیں آگاہ کرتے رہتے تھے۔ بیداریٔ شعور کے ایسے خوابیدہ اور چھپے ہوئے پہلوؤں سے بروقت آگاہ فرماتے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی۔ پی این اے کی تحریک جو بعد ازاں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ سے منسلک کر دی گئی تھی، کے انجام بارے خوب صورت تبصرہ فرماتے تھے۔ اس زمانے کی میری ڈائری میں آج بھی وہ جملہ محفوظ ہے کہ، کہ بھٹو کو بیداریٔ شعور کی سزا مل کر رہے گی۔ 1980ء میں علامہ محمد طاہر القادری نے تحریک منہاج القرآن کی بنا رکھی تو آپ تاحیات ان کے افکار اور جدوجہد کا حصہ رہے۔ ہمیں بھی ڈاکٹر طاہر القادری کا بھرپور ساتھ دینے کا حکم دیا۔ بندہ ناچیز نے 1981ء میں علامہ موصوف کا لیکچر اسم محمد ﷺ کے موضوع پر پی ٹی وی کے پروگرام فہم القرآن میں سنا۔ جس کی سماعت کی دعوت مجھے برادر مکرم ملک رفعت حیات نے دی تھی۔ دوسرے روز قبلہ شاہ صاحب سے تذکرہ کیا۔ چند دن کی خاموشی کے بعد فرمانے لگے تساں لیڈر مل گیا مبارک ہو۔ اس کی لائن میں لگ جاؤ۔ یہ تمہیں بڑے عروج تک لے جائے گا۔ آپ ملکی سیاست کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ افغان، روس جنگ کے پس منظر میں امریکہ اور مغربی ممالک کی یک جہتی اور پاکستان کے کردار پر حقیقت پسندانہ تبصرہ فرماتے کہ،،، یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے۔ جس کے پاکستان پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ افغان مہاجرین کی پاکستانی حدود میں پناہ اور مہاجرین کیمپ، امریکی تخریب کاری سے منسوب کرتے تھے۔ اسی زمانے میں انقلاب ایران نے دنیا بھر کو ششدر کر دیا تھا۔ آپ انقلاب ایران اور قائد انقلاب جناب امام خمینی کے وجدان کو فقر و تصوف کی کامیابی قرار دیتے تھے۔ احقر 1976ء سے 31 جولائی 2001ء (تا دم حیات) ان سے وابستہ رہا۔ کشف و وجدان کے تناظر میں، انہوں نے جو کچھ بھی فرمایا تھا وقت کے ساتھ ساتھ سچ ثابت ہوا۔ شومیٔ قسمت ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا یا ایسا کوئی انتظام نہ کر پائے کہ ان کے فرمودات/ گفتگو کو محفوظ کر پاتے۔ تاہم ان کی اپنی آخری کتاب رشتہ ہے کوئی جو انہوں نے اپنے مرشد/ ٹیچر کے نام منسوب کی تھی، 1998ء میں شائع ہوئی۔ موصوف کی سیاسی بیداری اور عشق و جنوں کی زندہ دلیل ہے، آپ بھی مستفید ہوں۔

یہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور کیا کچھ آنے والا ہے
ہر عہد کے ضمیر سے اُٹھی صدا ہے ایک
یہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور کیا کچھ آنے والا ہے۔
جہاں بے غم ہیں سب اہل نظر میں بھی نہیں کہتا
کہاں سے یہ لہو ٹپکا کسی نے بھی نہیں پوچھا
کسی کو راستے میں روک کر میں بھی نہیں کہتا
سفیرانِ محبت جو فضا میں تم نے چھوڑے تھے
کہاں وہ قید ہیں بے بال و پر میں بھی نہیں کہتا

زبان سادہ میں سچی خبر تم بھی نہیں سنتے
جو کہنا چاہئے وہ بے خطر میں بھی نہیں کہتا

اللہ رب العزت مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔ان کا فیض تا قیامت جاری رہے۔ان کی اولاد کو تگ ودو، جدو جہد اور کامرانی والی زندگی عطا ہو۔آمین

تحریر: محمد سلیم اختر (0301-8104586)

سید فرمان علی شاہ ہمدانی (مزار مبارک بنی سٹاپ چکری روڈ راولپنڈی)

سید فرمان علی شاہ 1930ء میں سید گلاب علی شاہ ہمدانی کے گھر میال سیداں میں پیدا ہوئے۔سید فرمان علی شاہ ہمدانی بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند، پرہیز گار شخصیت اور تہجد گزار تھے۔آپ نے اپنی آخری وصیت میں اپنے فرزندان سے فرمایا کہ ان کی کوئی واجب نماز و روزہ اولاد کے ذمہ نہیں ہے۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ ساتھ عزاداری مظلوم کربلا سے بھی منسلک رہے۔بگراں سیداں اور مورگاہ راولپنڈی میں شہادت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سلسلہ میں پہلی بار مجلس عزاء برپا کرانے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔بگراں سیداں میں یہ جلسہ ذاکر سید نجف عباس شاہ کے زیر انتظام اور مورگاہ میں آپ کے فرزندان نے اس سلسلہ کو جاری رکھا ھوا ھے۔آپ بابا سید لال شاہ سوراسی سے بیعت تھے۔بابا لال شاہ سرکار آپ کو مریدین میں نہیں شمار کرتے تھے بلکہ اپنا بھائی کہتے تھے۔آپ نے نہایت سادہ زندگی بسر کی۔سادگی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ہمیشہ سفید لباس زیب تن کیا ماسوائے محرم کے۔

محرم میں آپ کالے رنگ کے لباس میں ملبوس ہوتے تھے۔آپ نے 23 نومبر 2005ء کو اس دنیا فانی کو الوداع کہا۔اللہ پاک آپ کی قبر مبارک پر رحمتیں نازل فرمائے۔آمین

آپ کے تین فرزند (سید سبطین شاہ ہمدانی، سید قمر عباس ہمدانی، سید سجاد حسین شاہ ہمدانی) ہیں۔سید سبطین شاہ ہمدانی (حال مقیم مورگاہ راولپنڈی) حال ہی میں اٹک آئل کمپنی سے ریٹائرڈ ھوئے ہیں۔آپ کے دو بیٹے (سید علی حسنین ہمدانی، سید سبط الحسن ہمدانی) ہیں۔سید قمر عباس ہمدانی (حال مقیم کراچی) بھی حال ہی میں پاکستان نیوی سے اعزازی کیپٹن ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔آپ کے دو بیٹے (سید ثمر عباس ہمدانی، سید فواد عباس ہمدانی) ہیں۔سید سجاد حسین شاہ ہمدانی (حال مقیم سادات سٹریٹ بنی سٹاپ چکری روڈ راولپنڈی) گاڑیوں کے کاروبار سے منسلک رہے۔کاروبار کو خیر باد کہہ کر اپنے والد صاحب کی قبر مبارک کو آباد کیا ھے اور روضہ مبارک تعمیر کرانے میں مصروف ھیں۔آپ کے پاس مریدوں کا کافی آنا جانا رھتا ھے اور آپ ھر شبِ جمعہ لنگر تقسیم کرتے ہیں اور بیماروں کی شفایابی کے لیے دم اور دعا بھی فرماتے ہیں۔آپ کے پانچ فرزند (سید عمران الحسن شاہ ہمدانی، سید ذیشان الحسن شاہ ہمدانی، سید مہران الحسن شاہ ہمدانی، سید فرحان الحسن شاہ ہمدانی، سید سبحان الحسن شاہ ہمدانی) ہیں۔

بحوالہ بشکریہ وتحریر: سید عمران شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ میال سیداں

سید امیر شاہ ہمدانیؒ بن سید پیر شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ ٹھٹھہ ہمدانیہ، ننکانہ صاحب)

آپ کا سلسلہ نسب چھٹی پشت پہ جا کر سید احمد شاہ بلاول ہمدانی (مدفن دندہ شاہ بلاول) سے جا کر ملتا ہے۔آپ کا شمار اپنے علاقے کی مشہور روحانی، سماجی اور دینی شخصیات میں ہوتا تھا۔ساری زندگی عبادت، ریاضت اور خلقِ خدا کی خدمت میں گزاری۔آپ کے سلسلہ نسل سے چار فرزند (سید شہابل شاہ، سید سید شاہ، سید مراد شاہ، سید محمد شاہ) مذکور ہیں۔ان تمام کی اولاد ٹھٹھہ ہمدانیہ میں آباد ہے۔سید امیر شاہؒ کا مزار بھی ٹھٹھہ ہمدانیہ میں ہے۔

احوال سید راجے شاہ بن شہابل شاہ ہمدانی: آپ ٹھٹھہ ہمدانیہ کے مشہور و معروف بزرگ تھے۔وسیع حلقہ مریدین تھا۔النفس بزرگ ہونے کی وجہ سے اپنے علاقے میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔پیری مریدی کے ساتھ ساتھ زمیندار بھی تھے۔آپ اپنے والد کے پہلو میں دفن ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل سے چار فرزند (سید محبوب شاہ، سید غفور شاہ، سید نور شاہ، سید عبداللہ شاہ) مذکور ہیں۔

احوال سید محبوب شاہ بن سید راجے شاہ ہمدانی: آپ دیندار شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے علاقے کے نمبردار بھی تھے۔نہایت درویشانہ طبیعت کے مالک تھے۔سید محبوب شاہ کے سلسلہ نسل سے چار فرزند (سید طالب شاہ، سید امداد شاہ، سید مہر شاہ، سید محمد شاہ) مذکور ہیں۔

احوال سید طالب حسین شاہ بن سید محبوب شاہ ہمدانی: آپ علاقے کی مشہور سیاسی و سماجی شخصیت ہیں۔1992ء میں اپنے علاقے کی کونسل کے ممبر بنے۔نہایت سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔اپنے گاؤں ٹھٹھہ ہمدانیہ میں مقیم ہیں۔آپ کا ایک فرزند (سید نعیم عباس ہمدانی) ہے۔

احوال سید نعیم عباس ہمدانی: آپ شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کے بانی ممبران میں سے ہیں۔سادات ہمدانی ننکانہ صاحب کے مشجرات کی فراہمی میں آپ نے سب سے پہلے تعاون کیا۔آپ سول کورٹ ننکانہ صاحب میں بیلف کے شعبے سے وابستہ ہیں۔آپ کا ایک فرزند (سید علی نعیم ہمدانی) ہے۔خداوند کریم توفیقاتِ خیر میں اضافہ فرمائے۔آمین

سید غلام شبیر حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

آپ سید گل پیر شاہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم فتح جنگ سے حاصل کی۔سلسلہ ملازمت کیلئے پاکستان آرمی میں بھرتی ہوئے۔1988ء میں صوبیدار کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔آپ کا شروع سے ہی مذہبی رجحان تھا۔اپنے بھائی سید تصدق حسین شاہ ہمدانیؒ کے ساتھ مل کر تلہ گنگ کا قدیمی جلوس کے انتظامات کی نگرانی اور دیگر امور میں مددگار رہے۔آپ کا سلسلہ نسل 4 فرزندوں سے چلا۔سید محمد عمران ہمدانی ابن سید غلام شبیر اس وقت المیز ان بنک میں نائب صدر کے عہدے پر فائز ہیں اور تلہ گنگ میں برانچ مینجر ہیں۔اچھے اخلاق و شائستہ لہجے اور ملنسار شخصیت ہیں۔اعلیٰ اوصاف کے مالک ہیں۔سید کامران شاہ ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈگری کالج سے گریجویشن کیا۔محکمہ پٹرولنگ پولیس سے وابستہ ہیں۔امام مظلوم کے ماتمی و زنجیر زن ہے۔سید 8 محرم کے جلوس کی سیکورٹی امور سے وابستہ ہیں۔ان کی زندگی کا مشن عزاداری امام حسین علیہ السلام ہے۔میٹھی زبان شائستہ اخلاق۔اچھے کردار کے مالک ہیں۔سادات ہمدانیہ سے بہت محبت رکھتے ہیں اور ہمدانی سادات و دیگر سادات کی جان ہیں۔کافی عرصے سے سوشل میڈیا پر ہمدانی سادات کے مختلف

پلیٹ فارم سے ایکٹو ہیں۔سید عدیل شاہ ہمدانی تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔فرنیچر شوروم کے کاروبار سے منسلک ہیں،کلر کہار میانی اڈے میں سادات فرنیچر شوروم کے نام سے شاپ کے مالک ہیں۔8 محرم کے جلوس کے زائرین کے لیے لنگر خانے کے انچارج ہیں۔سید جلیل عباس شاہ ہمدانی بھی تعلیم یافتہ نوجوان ہیں،اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔اور بنک الفلاح سے وابستہ ہیں۔

حضرت سید بزرگ شاہ ہمدانیؒ (سادات حسینیہ ہمدانیہ باہتر فتح جنگ،تلہ گنگ شاخ سید رسال شاہال)

باباسید بزرگ شاہ ہمدانیؒ کی ولادت تلہ گنگ شہر میں معروف بزرگ سید نبی شاہ ہمدانی ابن سید شاہ سیال المعروف شکر گنج کے ہاں ہوئی۔آپ صاحب کشف و کرامت وعبادت گزار بزرگ تھے۔اٹھارہویں صدی کے وسط میں جب طاعون کی وباء پھیلی تو اہل علاقہ اٹک جو آپ کے حلقہ مریدین میں تھے۔آپ سے پرزور اصرار کیا کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔آپؒ تلہ گنگ سے ہجرت کر کے موضع سیلوں ضلع اٹک تشریف لائے۔آپ کی دعاؤں کی بدولت ضلع اٹک وگردونواح میں طاعون کے مرض سے عوام الناس کو نجات ملی۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزندگان (سید شاہ نواز علی شاہ ہمدانیؒ،سید کرم شاہ ہمدانی اور سید لطیف شاہ ہمدانیؒ مذکور ہیں۔آپ کا مزار مبارک موضع ڈھوک سیلوں تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک میں مرجع خلائق ہے۔جہاں ہزاروں عقیدت مند حاضری دیکر فیضاب ہوتے ہیں۔

بحوالہ بشکریہ۔پیر سید زاہد شاہ ہمدانی سجادہ نشین دربار عالیہ حسینیہ ہمدانیہ باہتر فتح جنگ ضلع اٹک

سید صداحسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ میال تلہ گنگ)

آپ سادات ہمدانیہ میال کے بزرگ سید احمد شاہ ہمدانی کے گھر میں متولد ہوئے۔سادات ہمدانیہ میال کی شاخ نبی شاہال سے تعلق رکھتے تھے۔پیشے کے لحاظ سے زمیندار تھے،آپ نے اپنی زندگی میں عراق،ایران،شام کی زیارت کی 1971ء میں میال میں وفات پائی اور اور یہیں پر فون ہیں۔سلسلہ نسل میں چھ فرزند سید ملازم حسین شاہ،سید صابر حسین شاہ،سید محمد شاہ حسینی،سید آغا حسین شاہ،سید باقر حسین شاہ اور سید لیاقت حسین شاہ مذکور ہیں۔

احوال سید محمد شاہ ہمدانی: آپ میال میں متولد ہوئے۔اوائل عمری میں پاک فوج سے منسلک ہوئے۔دوران سروس 1971ء کی جنگ میں شرکت کی اور بنگال میں دوسال تک کے قید و بندر ہے ہیں۔اس کے بعد کچھ عرصہ ملازمت کی اور پھر گھر واپس آ گئے۔اس کے بعد آپ مشن فروغ ولاوعزاء سے منسلک ہوئے۔آپ بھر پور ماتمی نوحہ خواں ہیں۔علاقہ میں عزاداری سید الشہداء کے فروغ میں نمایاں اور بھر پور کردار ادا کر رہے ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید علی عباس ہمدانی مذکور ہیں۔سید علی عباس ہمدانی سرکاری ملازمت کرتے ہیں اور ان کے سلسلہ نسل سے دوفرزند سید شاہ زین عباس ہمدانی اور سید علی نقی ہمدانی مذکور ہیں۔

باوا سید گلاب حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

مشہور و معروف عزادار بزرگ باوا سید گلاب شاہ ہمدانی کا تعلق تلہ گنگ سادات ہمدانیہ شاخ شاہ سید رسال سے تھا۔ آپ اپنے وقت کے باہمت، خوددار اور معروف مذہبی، سیاسی و سماجی شخصیت تھے۔ مذہبی لحاظ سے فروغ ولا و عزاء سید الشہداءؑ میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ یکم محرم الحرام کا چاند طلوع ہوتے ہی اپنے گھر سے صوبہ پنجاب کے سب سے بڑے و مشہور زمانہ جلوس آٹھ محرم کی دعوتیں دینے نکلتے اور آٹھ محرم کو مختلف و دور دراز علاقہ جات میں دعوتیں دے کر گھر واپس آتے تھے اور پھر جلوس کے انتظامی معاملات میں دیگر سادات کے سات مگن ہو جاتے تھے۔ مذہبی حلقہ جات میں آپ کا نام و عزت تھی۔ باوا تصدق شاہ جی آپ کو استاد جی کہہ کر پکارتے تھے۔ اپنے علاقے کے نامی گرامی کاروباری بھی تھے۔ ان کی دیسی گھی کی ہول سیل کی دکانیں تھیں اور پورے شہر کے اندر ایک گاڑی تھی جو کہ سید گلاب شاہ کی ملکیت تھی۔ آپ تلہ گنگ کے رئیس اعظم کے طور پر جانے جاتے تھے۔ کاروبار کے ساتھ ساتھ مضبوط سیاسی اکائی تھے۔ اس وقت کے بڑے بڑے نامور سیاستدان جن میں قابل الذکر پیر آف مکھڈ آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ ان ادوار میں تلہ گنگ کے ذیلدار خان غلام حیدر خان جو کہ بڑے عرصے تک تلہ گنگ سے بلا مقابلہ الیکشن جیتتے آرہے تھے، آپ نے ان کے مدمقابل الیکشن میں حصہ لیا اور انہیں بھاری اکثریت سے شکست دے کر تلہ گنگ سٹی سے کامیاب ہوئے تھے۔

آپ کے سلسلہ نسل میں چھ فرزند (سید ریاض عباس شاہ ہمدانی، سید اسد علی شاہ ہمدانی، سید مجاہد عباس ہمدانی، سالار سید حبیب شاہ ہمدانی، سید امداد شاہ ہمدانی و سید ناصر حسین شاہ ہمدانی) مذکور ہیں۔

احوال باوا سید امداد حسین شاہ ہمدانی: سید امداد حسین شاہ ہمدانی صاحب باوا سید گلاب شاہ جی کے پانچویں فرزند ہیں۔ ابتدائی تعلیم تلہ گنگ سے حاصل کی۔ ہائی اسکول تلہ گنگ میں کرکٹ کے مایہ ناز کھلاڑی رہے۔ ہائی اسکول کے بعد اسلامیہ کالج سول لائن لاہور میں مزید تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ اس وقت کالج میں پاکستان کرکٹ ٹیم کے مشہور کھلاڑی وسیم اکرم بھی زیر تعلیم تھے۔ ان کے ساتھ بھی کچھ روز کرکٹ کھیلنے کا موقع ملا۔ دوران تعلیم ہی پاکستان اسٹیل مل سے جاب کی آفر آئی تو جوائن کر لیا۔ چند برس اسٹیل مل کراچی میں روسی انجینئرز کے ساتھ کام کرنے کے بعد آپ کو پرموٹ کر کے اسٹیل مل اسلام آباد آفس میں بطور پروٹوکول آفیسر تعینات کیا گیا۔ آپ نے بطور پروٹوکول آفیسر مختلف جرنیلوں، فیڈرل سیکرٹریز و وفاقی وزراء کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دی جن میں وفاقی وزیر رزاق داود، انور چیمہ، میر ہزار بجارانی، وزیر مملکت تسنیم قریشی، جرنل عبد القیوم، جنرل سکندر حیات جرنل محمد جاوید و جنرل ظہیر الدین فیڈرل سیکرٹریز جاوید اعوان و عباس سومرو سمیت اسٹیل مل کے سینئر افسران کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دے چکے ہیں۔

ان تمام امور کے ساتھ ساتھ آپ زائرین امام حسینؑ کے قافلے کے سالار بھی ہے۔ 2000ء سے 2021ء تک 21 بار اربعین مولا امام حسینؑ پر اپنے قافلہ کاروان حسینیؑ کا سفر و ڈیوٹی کر چکے ہیں۔ جن میں 13 اربعین شام جناب سیدہ زینبؑ پر اور آٹھ کربلا میں کیے۔ اس کے علاوہ 13 عمرے اور ایک حج بیت اللہ کی سعادت بھی کاروان کے ہمراہ آپ کے حصے میں میں آئی۔ حال ہی میں پاکستان اسٹیل مل سے جولائی 2021ء میں گولڈن ہینڈ شیک اسکیم کے تحت ریٹائرڈ ہوئے۔ آج کل ایک پرائیویٹ گولڈن ہاورس ٹریول اینڈ

ٹوورز نامی کمپنی میں جی ایم حج عمرہ اینڈ زیارات تعینات ہیں۔

زوار حاجی سید محمد عباس ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

زوار حاجی محمد عباس ہمدانی مرحوم کا شمار تلہ گنگ سادات ہمدانیہ کے ان بزرگوں میں ہوتا تھا جو ہر وقت خاندان سادات ہمدانیہ کی خدمت میں مصروف عمل رہے اور ساتھ ساتھ دینی و مذہبی رسومات و فرائض کی ادائیگی میں سب سے آگے رہے۔ سید محمد عباس ہمدانی مرحوم سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کی شاخ کریم شاہال کے مشہور و معروف بزرگ سید نثار عباس ہمدانی کے ہاں متولد ہوئے۔ آپ کا اپنے بھائیوں میں تیسرا نمبر تھا۔ بچپن سے دینی لگاؤ رکھتے تھے۔ تعلیمی مراحل مکمل کرنے کے بعد اپنی نجی کاروبار سے وابستہ ہوئے۔ جو کہ گڈز فارورڈنگ کا کاروبار تھا۔ آپ انتہائی عبادت گزار عابد شب بزرگ تھے۔ جلد کاروبار کو خیر باد کہا اور اپنی مکمل توجہ عزاداری سید الشہدا کی جانب مرکوز کی۔ آپ عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ امام حسینؑ کے عزادار بھی تھے۔ آپ زائرِ امام حسینؑ بھی تھے اور تین مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ آپ انجمن حسینی تلہ گنگ کے نائب صدر رہتے تھے۔ اور تاوفات عزاداری سید الشہدا سے منسلک رہے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند سید سائل عباس ہمدانی، سید عابد ہمدانی، سید موسی ہمدانی اور سید حسن ہمدانی مذکور ہیں۔

سید جعفر شاہ ہمدانی مرحوم (میال تلہ گنگ)

سید جعفر شاہ موضع میال کے نمبردار تھے۔ پانچ بھائیوں میں آپ سب سے بڑے تھے۔ 1916ء میں نمبردار ہونے کی وجہ سے آپ کو چک نمبر 10/R-77 خانیوال میں اجاڑ زمین الاٹ ہوئی۔ جسے آپ نے اپنے چچازاد بھائی سید سدا امیر ہمدانی کے ساتھ مل کر قابل کاشت بنایا۔ آپ انتہائی سادہ طبیعت تھے۔ قرآن کے خوش الحان قاری تھے۔ آپ 1971ء میں فوت ہوئے اور چک 77 میں دفن ہوئے۔ آپ کے تین فرزند (سید گلزار حسین، سید چراغ حسین، سید الطاف حسین) اور ایک دختر تولد ہوئے۔

سید گلزار حسین ہمدانی مرحوم: آپ انتہائی بردبار شخصیت کے حامل تھے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو رابرٹس کاٹن ایسوسی ایشن خانیوال نے کاٹن سلیکٹر کا عہدہ دیا اور خانیوال شہر میں رہائش دی۔ جہاں آپ نے اپنے بیٹوں کو اچھی تعلیم دلوائی۔ آپ اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی پہچان کی خداداد صلاحیت رکھتے تھے۔ اور ان کی بیماریوں کا دیسی علاج بھی جانتے تھے۔ آپ نے جون 1989ء کو اس دار فانی کو الوداع کیا۔ آپ کے تین فرزندان (سید شوکت حسین ہمدانی، سید تصور حسین، سید خالد حسین) اور دو دختران تولد ہوئے۔ سید شوکت حسین ہمدانی مرحوم جون 1944ء کو چک نمبر 77 میں تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانیوال سے حاصل کرنے کے بعد راولپنڈی پولی ٹیکنیک سے مکینیکل انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسی ادارے میں انسٹرکٹر کے فرائض سرانجام دیے۔ 1972ء میں آپ کی کوششوں سے پنجاب حکومت نے خانیوال میں ٹیکنیکل کالج کی منظوری دی اور آپ کو ادارے کا پرنسپل مقرر کیا۔ آپ نے اس ادارے کی ترقی کے لیے انتھک محنت کی۔ آپ کا صرف ایک دفعہ 1984ء میں بہاولپور تبادلہ ہوا۔ لیکن خانیوال ادارے سے آپ کی عدم موجودگی

نے کالج کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا۔آپ کو حکومت نے پھر اس ادارہ میں واپس لگا دیا۔ جہاں سے آپ 1999ء کو 19 ویں گریڈ میں ریٹائر ہوئے۔جس کے بعد آپ نے ایک پیکنگ پیپر کی فیکٹری لگائی۔آپ انتہائی ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔بزرگ بھی آپ سے مشورہ کرتے تھے۔آپ کے دوست احباب کی کثیر تعداد ہے۔ 8اپریل 2005ء آپ کی وفات لاہور کے لالچی ڈاکٹر کی گھٹیا اسٹنٹ زائد رقم کے عوض ڈالنے سے دوران آپریشن واقع ہوئی۔سوگواران میں آپ نے دو بیٹے سید جعفر عباس ہمدانی و سید فخر عباس ہمدانی اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔

سید خالد حسین ہمدانی نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے سول انجینئر کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد محکمہ ہائی وے پنجاب ایس ڈی او بھرتی ہوئے اور کچھ برس پہلے 19 ویں گریڈ میں ایس ای ریٹائر ہوئے۔آج کل خانیوال چک 77 اور 10-31/ آر میں زمیندارہ کرتے ہیں۔

مولانا باوا سید فضل حسین شاہ ہمدانی (میال سیداں ضلع راولپنڈی)

سید فضل حسین شاہ ہمدانی 1948ء کو مولانا سید امیر حیدر شاہ ہمدانی کے گھر میال سیداں میں پیدا ہوئے۔آپ نے مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ابتدائی تعلیم اور دینی تعلیم میال سیداں سے ہی حاصل کی۔مولانا سید فضل حسین شاہ ہمدانی میال سیداں میں کافی عرصہ سے پیش نماز ہیں۔آپ امام باگاہ جاگیرِ شہزادہ علی اکبرؑ کے متولی ہیں اور 9، 10 ہاڑ مجلسِ عزا کے بانی ہیں۔یہ بہت ہی قدیمی مجلسِ عزا برپا ہو رہی ہے۔آپ کا شمار علاقے کے شریف معززین میں ہوتا ہے۔آپ کے اپنے علاقے میں کافی مریدین ہیں۔علاقے میں امن کے لیے اور فروغِ دین کے لیے آپ کی بہت محنت ہے۔اور ابھی مسجد و امام بارگاہ جاگیرِ شہزادہ علی اکبرؑ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سید فضل حسین شاہ ہمدانی کے چار بیٹے ہیں۔سید وسیم شاہ ہمدانی عسکری سیمنٹ واہ فیکٹری میں منیجر کی ڈیوٹی پہ فائز ہیں اور واہ کینٹ میں رہائش پذیر ہیں۔امام بارگاہ جاگیرِ علی اکبرؑ میال سیداں کی تعمیر میں آپ کا بہت کلیدی کردار ہے۔دوسرے بیٹے سید نعیم عباس ہمدانی پاک آرمی سے صوبیدار کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں اور ابھی واہ کینٹ میں رہائش پذیر ہیں۔تیسرے بیٹے سید انیس عباس ہمدانی ہیں جنہوں نے مدرسہ مظہر الایمان میں دینی تعلیم حاصل کی اور اب پاک آرمی میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔چھوٹے بیٹے سید نفیس حیدر ہمدانی میال سیداں میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم میال سیداں سے حاصل کی پھر دینی تعلیم کے لیے مدرسہ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں پڑھتے رہے۔اپنی دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ابھی سرگودھا سٹی میں ہی پیش نماز ہیں اور اچھے خطیب ہونے کی وجہ سے پورے پاکستان میں مجلسِ عزا پڑھ رہے ہیں۔سید فضل حسین شاہ ہمدانی روزِ اول سے ہمدانی خاندان کے اتحاد کے داعی رہے ہیں اور انہی کاوشوں کی بدولت سادات برادری میال سیداں اور دوسری برادریوں میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔فروغ عزاداری ومجالس امام حسین علیہ السلام میں آپ کا میال سیداں میں بہت اہم کردار ہے۔بلند اخلاق، شائستہ لہجہ اور نسبی شرافت آپ کی پہچان ہے۔آپ بزرگی کے عالم میں سادات ہمدانیہ کی خدمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

بحوالہ: سید نفیس ہمدانی سرگودھا

زوار سالار سید مظلوم حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ میال سیداں ضلع راولپنڈی)

سید مظلوم حسین شاہ ہمدانی 1956ء میں سید رحیم حسین شاہ ہمدانی کے گھر میال سیداں میں تولد ہوئے۔ابتدائی تعلیم اور دینی تعلیم میال سیداں سے ہی حاصل کی۔ابتدائی تعلیم کے بعد کچھ ٹائم پاک فوج میں گزارا۔بعد میں پاک فوج کو چھوڑ کر اپنی زمینوں کی دیکھ بھال شروع کی اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔آپ چوہدری اسلم علی خان کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔آپ اپنے علاقے میں کافی سیاسی اثر ورسوخ رکھتے ہے آپ کا شمار علاقے کے معززین میں ہوتا ہے۔علاقہ کے جرگے آپ کے پاس آتے ہے اور علاقے میں امن کے لیے آپ کی بہت محنت ہے۔آپ بہت خوش نصیب سید ہیں جو اپنے جد امجد کی زیارات سے مشرف ہوئے۔آپ میال سیداں ماتمی سنگت کے تاحیات سالار ہیں۔آپ پانچ ٹائم کے نمازی سید ہیں اور ابھی مسجد و امام بارگاہ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔قصر القائم امام بارگاہ میال سیداں کی تعمیر میں آپ کا بہت کلیدی کردار ہے۔آپ روز اول سے ہمدانی خاندان کے اتحاد کے داعی رہے ہیں اور آپ کی انہی کاوشوں کی بدولت سادات برادری میال سیداں اور دوسری برادریوں میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ فروغ عزاداری ومجالس امام حسین علیہ السلام میں آپ کا میال سیداں میں بہت اہم کردار ہے۔سادات ہمدانیہ سے محبت اور دیگر سادات سے محبت کی وجہ سے ملک بھر میں آپ مشہور سالار سید ہیں۔بلند اخلاق، شائستہ لہجہ اور نسبی شرافت آپ کی پہچان ہے۔آپ کے چار بیٹے (سید جابر عباس ہمدانی، سید بابر عباس ہمدانی، سید فخر عباس ہمدانی، سید ممنون عباس ہمدانی) ہیں۔آپ بزرگی کے عالم میں سادات ہمدانیہ کی خدمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔اور فروغ ولاء وعزاء میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔اللہ پاک محمد وآل محمد ﷺ کے صدقے آپ کا سایہ سادات پر قائم رکھے۔آمین

زوار سید ریاض حسین شاہ ہمدانی (میال سیداں تھانہ چونترہ راولپنڈی)

آپ سادات ہمدانیہ میال سیداں میں سید کفایت حسین شاہ ہمدانی کے گھر 1971ء کو تولد ہوئے۔دینی تعلیم اپنے گھرانے سے ہی حاصل کی۔ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کو بھی جاری رکھا کیونکہ آپ کا تعلق مذہبی گھرانے سے تھا اس لیے آپ کو دینی ودنیاوی تعلیم حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے کوئٹہ میں پاکستان آرمی میں بطور کلرک شمولیت اختیار کی اور پاک اللہ نے آپ کو عزت سے نوازا اور آپ ترقی کرتے رہے اور اچھے رینک سے ریٹائر ہوئے۔ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے چک بیلی خان میں سکونت اختیار کی اور چک بیلی خان میں عزاداری امام حسینؑ کو فروغ دیا۔آپ کا خاندان سلطان شہال کے نام سے مشہور ہے۔آپ بہت ہی شریف النفس سادہ مزاج ماتمی سید ہیں۔آپ مولا کے کافی دفعہ کے زوار ہیں۔آپ کے والد سید کفایت شاہ ہمدانی بہت شریف اور ملنسار انسان تھے اور اپنی زندگی کے کافی سال بیرون ملک گزارے اور اپنی آخری زندگی اپنے آبائی گاؤں میال سیداں میں گزاری

اور 2018ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کے دوسرے بھائی سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی میاں سیداں میں ہی رہ رہے اور اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔سید اعجاز شاہ کے تین بیٹے (سید فرخ عباس ہمدانی، سید علی عباس ہمدانی، سید محمد عباس ہمدانی) ہیں جو کے زیر تعلیم ہیں۔سید ریاض شاہ کے تین بیٹے ہیں۔سید آکاش رضا ہمدانی جو تعلیم مکمل کرنے کے بعد پرائیوٹ کمپنی میں جاب کر رہے ہیں۔سید آکاش رضا مولا کے منظورِ نظر ماتمی ہیں اوران کی اپنے علاقے میں ماتمداری اور زنجیر زنی ہی وجہ پہچان ہے۔دوسرے بیٹے سید حسن رضا جو کہ بہت اچھے شاعر اور نوحہ خواں ہیں اور پیٹرولیم کے شعبے سے وابستہ ہیں۔تیسرے بیٹے سید زین علی ہمدانی جو کہ زیرِ تعلیم ہیں۔
بحوالہ: سید آکاش ہمدانی آف چک بیلی خان ضلع راولپنڈی

سید ناصر علی شاہ ہمدانی (چاہ امیر شاہ ننکانہ)

آپ ٹھٹھہ ہمدانیہ چاہ امیر شاہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام سید احمد علی شاہ ہمدانی ہے۔آپ اپنے علاقہ میں سب سے پہلے گریجوایشن کرنے والے افراد میں شامل تھے،علاقہ کے کافی افراد ان سے تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔سید ناصر علی شاہ ہمدانی محکمہ صحت میں بطور ویکسینیٹر جاب کرتے رہے ہیں ۔آپ ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کا پرائیویٹ کلینک بھی چلاتے تھے اللہ کی طرف سے ان کے ہاتھوں میں خصوصی شفا تھی وہ غریب مریضوں سے فیس نہیں لیتے تھے اور اگر لیتے بھی تو بہت کم۔ناصر علی شاہ ہمدانی کے ہزاروں مریدین تھے۔انہوں نے ہزاروں افراد تک درس آل محمدؐ پہنچایا اور ہزاروں افراد کے دلوں میں مودت اہلبیتؑ ڈالی۔سید ناصر علی شاہ ہمدانی کے پانچ بیٹے ہیں۔سید علی حیدر ہمدانی سرگودھا یونیورسٹی سے کیمسٹری میں ماسٹر کر رہے ہیں۔سید علی حسن ہمدانی پرائیویٹ کلینک چلا رہے ہیں۔سید علی عباس یاسر ہمدانی نیوز چینل میں بیورو چیف ہیں اور اسلامک چینل HANews میں بطور سوشل میڈیا مینجر فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور آرٹس میں ماسٹر کر رہے ہیں۔سید عقیل حیدر ہمدانی میٹرک پاس کرنے کے بعد آبائی زمین سنبھال رہے ہیں۔سید مظاہر عباس ہمدانی طالبعلم ہیں۔

سید مقبول شاہ ہمدانی بن سید سردار شاہ ہمدانی (ٹھٹھہ ہمدانیاں ضلع ننکانہ صاحب)

سید مقبول شاہ آٹھ بھائیوں میں سب سے شریف اور انتہائی محنتی انسان تھے۔کھیتی باڑی کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔باغبانی سے انتہائی لگاؤ تھا۔ان کے چار بیٹے تھے۔سید علی اصغر ہمدانی جو کہ آرمی میں انجینئر بٹالین میں بطور حوالدار اپنا چارج سنبھالنے سے پہلے ہی 10 ذوالحجہ 1988ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ان کی موت نے پورے علاقے کی فضا کو سوگوار کر دیا اور ہر شخص کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ان کے دو بیٹے ہیں۔سید تجمل افتخار ہمدانی جو کہ VTI صفدر آباد ضلع شیخوپورہ میں بطور سینئر انسٹرکٹر کام کر رہے ہیں۔اور کمال درجے کے نوحہ خوان بھی ہیں۔دوسرے بیٹے سید عامر عباس ہمدانی ہیں۔درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ایم اے ایجوکیشن تعلیم کے ساتھ ذاکر امام حسین علیہ السلام ہیں اور ساتھ میں ایک پرائیویٹ سکول بھی چلا رہے ہیں۔جو علاقہ کے بہترین اداروں میں ایک ہے۔خدمت خلق کے جذبے کے ساتھ علاقے کے سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے ہیں۔خاص طور پر خاندان کے تمام مذہبی و

سماجی کاموں میں ان کی شرکت لازمی نظر آتی ہے۔ٹھٹہ ہمدانیاں کی مسجد کی آبادکاری میں ان کا کلیدی کردار ہے۔جوکہ پیش نمازی کی بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اس کے علاوہ نکاح، جنازہ،غسل،کفن، دفن،عزاداری اور دیگر مذہبی وسماجی کاموں میں ہراول دستہ کے طور پہ شامل ہوتے ہیں۔

تذکرہ سادات ہمدانیہ محلہ گلاب شاہ ہمدانیؒ (پٹنوال تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم)

سیّد گلاب شاہ ہمدانیؒ اپنے زمانے کی اعلیٰ بزرگ ہستی اور ولی اللہ ہیں۔آپؒ باواسخی السیّد میراں بادشاہ ہمدانیؒ کی اولاد میں سے ہیں۔آپؒ تین بھائی تھے،سیّد رحم شاہ،سیّد گلاب شاہ،اور سیّد روشن شاہ۔آپ کے والدِ بزرگوار سیّد امیر شاہ بن سیّد غلام شاہ المعروف باواغامے شاہ بن سیّد شاہ لطف غازی ہمدانیؒ بن حضرت سخی میراں بادشاہ ہمدانیؒ بن سیّد جان محمد بن سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی بن سیّد احمد شاہ ہمدانیؒ تھے۔

سیّد رحم شاہ ہمدانی اور سیّد روشن شاہ ہمدانی محلہ گلاب شاہ میں مکان راجہ عظمت وراجہ فراصت میں مدفن ہیں۔جبکہ سیّد گلاب شاہ ہمدانی قبرستان باواسخی میراں بادشاہ ہمدانیؒ میں مدفن ہیں اور آپ کے ساتھ ہی قبرستان باوامیراں بادشاہ ہمدانیؒ میں آپ کی اولاد اور آپ کے بھائی سیّد رحم شاہ ہمدانی کی اولاد مدفن ہیں۔جس جگہ آپؒ کا گھر تھا اس پورے محلے کا نام محلہ گلاب شاہ آپ کے نام پر رکھا گیا اور آج بھی آپ کا محلہ آپ کے نام سے مشہور ہے۔آپؒ کی کرامات اہلِ علاقہ میں مشہور ومعروف ہیں اور آپؒ نے ہمیشہ فقیری اور دینی تعلیم کو پسند فرمایا۔

سلسلہ نسل السیّد گلاب شاہ ہمدانیؒ: السیّد گلاب شاہ ہمدانیؒ بن السیّد امیر شاہ ہمدانی کے پانچ بیٹے تھے سیّد رسول شاہ ہمدانی،سیّد نواب شاہ ہمدانی،سیّد خادم حسین شاہ ہمدانی،سیّد مختار حسین شاہ ہمدانی اور سیّد عباس علی شاہ ہمدانی۔

سیّد رسول شاہ ہمدانی بن سیّد گلاب شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل پانچ بیٹوں سے چلا۔سیّد ارشاد حسین،سیّد فضل حسین،سیّد باقر حسین،سیّد اقبال حسین اور سیّد صابر حسین۔ان میں سیّد فضل حسین ہمدانی ڈھوک سندراں تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم مدفن ہیں جبکہ باوا سیّد رسول شاہ کا مزار اور باقی بیٹے نوروپنڈی نزد پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں مدفن ہیں۔

سیّد نواب شاہ ہمدانی بن سیّد گلاب شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل چار بیٹوں سے چلا۔سیّد ثمر حسین ہمدانی،سیّد اعجاز حسین ہمدانی،سیّد واصف حسین ہمدانی اور سیّد ممتاز حسین ہمدانی۔

سیّد خادم حسین شاہ ہمدانی بن سیّد گلاب شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل چار بیٹوں سے چلا۔سیّد امداد حسین شاہ ہمدانی،سیّد ریاض حسین شاہ ہمدانی،سیّد تصویر حسین شاہ ہمدانی اور سیّد منظر حسین شاہ ہمدانی۔

ان میں سے سیّد امداد حسین شاہ ہمدانی قلعہ رہتاس مدفن ہیں اور ان کی اولاد بھی قلعہ رہتاس میں آباد ہے۔اور سیّد امداد حسین شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل پانچ بیٹوں سے چلا۔سیّد تاثیر الحسین،سیّد ضرار حسین،سیّد قیصر عباس،سیّد اسد عباس اور سیّد ضیاء علی اصغر۔

سیّد ریاض حسین شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل دو بیٹوں سے چلا۔سیّد مسرور حسین شاہ ہمدانی اور سیّد امجد حسین شاہ ہمدانی۔

سیّدمسرورحسین شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل ایک بیٹے سے چلا،سیّدشباب حیدر ہمدانی اور سیّدامجد حسین شاہ ہمدانی کے تین فرزند تھے۔سیّدزیب الحسن،سیّدزین الحسن اور سیّدوجیع الحسن۔

سیّدشباب حیدر ہمدانی کا ایک بیٹا سیّدمحمد شاہ حسین ہمدانی ہے اور ایک بیٹی ہے۔سیّدتصویر حسین ہمدانیؒ کا سلسلہ نسل دو بیٹوں سے چلا۔سیّدعلی رضا ہمدانی اور سیّدحسن رضا ہمدانی۔سیّدحسن رضا ہمدانی کے تین بیٹے ہیں۔سیّدمنظر حسین شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل تین بیٹوں سے چلا۔سیّدحسن مجتبیٰ ہمدانی،سیّدمرتضیٰ ہمدانی اور سیّدتصویر حسین ہمدانی۔سیّدمختار حسین ہمدانی بن سیّدگلاب ہمدانی کا سلسلہ نسل چار بیٹوں سے چلا۔سیّدمظہر حسین،سیّداظہر حسین،سیّدمعجز علی اور سیّدغلام شبیر۔

سیّدعباس علی ہمدانی بن سیّدگلاب شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل تین بیٹوں سے چلا۔سیّدمحمد سبطین،سیّدمشتاق حسین اور سیّدذوالفقار علی۔

سلسلہ نسل السیّد رحم شاہ ہمدانی: السیّد رحم شاہ ہمدانی بن السیّد امیر شاہ ہمدانی کے چار بیٹے تھے۔سیّدمحمد شاہ،سیّداحمد شاہ،سیّددستار شاہ اور سیّدولائیت شاہ۔۔۔سیّدمحمد شاہ ہمدانی کے دو فرزند تھے۔سیّدامیر شاہ اور سیّدفقیر شاہ۔

سیّددستار ہمدانی کے پانچ بیٹے تھے۔سیّدلعل شاہ،سیّدمنظور حسین،سیّدعاشق حسین،سیّدنذر حسین اور سیّدفضل حسین (باوا پھیل شاہ)۔

سیّدولائیت شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل چھ بیٹوں سے چلا۔فیروز شاہ،سردار شاہ،اصغر شاہ،اکبر شاہ،چن پیر شاہ اور جہان شاہ۔

اولادِ سیّدرحم شاہ ہمدانی اور اولادِ سیّدگلاب شاہ ہمدانی پہلے اکٹھے ایک ہی حویلی محلہ گلاب شاہ میں آباد تھے،نسل بڑھتی گئی تو ساتھ ساتھ نقل مکانی کرتے گئے۔اب اولادِ دستار شاہ بن رحم شاہ میں سے سیّدنذر حسین شاہ کی اولاد محلہ کوٹ علی پنوال میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔جبکہ سیّدنذر حسین شاہ کے چچازاد بھائی جہان شاہ بن ولائیت شاہ بن رحم شاہ آج بھی اپنے قدیمی مکان محلہ گلاب شاہ میں رہ رہے ہیں۔

سید باغ علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ پنوال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم)

سیّدباغ علی شاہ ہمدانی بن سیّدشرف شاہ ہمدانی اپنے زمانے کی نیک سیرت بزرگ ہستی تھے۔آپؒ باوا سخی السیّد میراں بادشاہ ہمدانیؒ کی اولاد میں سے ہیں۔آپ کے والد سیّدشرف شاہ ہمدانی بن سیّدخیر علی ہمدانیؒ بن سیّدمیراں مقبول ہمدانیؒ بن حضرت سخی میراں بادشاہ ہمدانیؒ بن سیّدجان محمد بن سیّدشاہ عبداللہ ہمدانی بن سیّداحمد شاہ ہمدانیؒ تھے سیّدباغ علی شاہ ہمدانی قبرستان سخی باوا خیر شاہؒ میں مدفن ہیں۔

سلسلہ نسل سیّدباغ علی شاہ ہمدانی: آپ کے 04 فرزند تھے۔سیّدغوث شاہ ہمدانی،سیّدفاضل شاہ ہمدانی،سیّدفرزند شاہ ہمدانی اور سیّد چن پیر شاہ ہمدانی۔سیّدغوث شاہ ہمدانی کے ایک بیٹے تھے،سیّدعاشق حسین شاہ ہمدانی اور ان کے تین فرزند تھے جن سے ان کا سلسلہ نسل چلا،سیّدنوازش علی ہمدانی،سیّدذوالفقار علی ہمدانی (ریٹائرڈ پاکستان آرمی) اور سیّدامتیاز علی ہمدانی (ریٹائرڈ پاکستان آرمی)

سیّدفاضل شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل ایک بیٹا تھا سیّدشہباز شاہ ہمدانی۔

سیّدفرزند شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل دو فرزند سے چلا،سیّداصغر علی ہمدانی اور سیّدصفدر علی ہمدانی (لاولد)۔

احوال سیّد اصغر علی ہمدانی: آپ 12 اپریل 1921ء کو سیّد فرزند علی شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے، آپ تعلیم مکمل ہونے کے بعد پاکستان آرمی میں بھرتی ہوئے اور 1965ء کی جنگ میں حصہ لیا اور ستارہِ جرات حاصل کیا۔ اور اس کے بعد 1971ء کی جنگ میں حصہ لیا۔ اور پھر 28 سال سروس مکمل کرنے کے بعد صوبیدار کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور اس کے بعد اپنی گھریلو مصروفیات سرانجام دیتے رہے، آپ 2016ء میں زیارت حضرت امام حسینؑ کے لیے گئے اور اب الحمدللہ نہایت ہی بہترین طریقے سے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں اور نہایت ہی پُرسکون ہو کر اپنے گھر پر عبادتِ خدا میں مصروف ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسل 02 بیٹوں سے چلا سیّد امیر حسین ہمدانی اور سیّد ضمیر الحسن ہمدانی۔

سیّد چن پیر شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل دو فرزند سے چلا۔ سیّد کوثر علی شاہ ہمدانی اور سیّد افتخار حسین شاہ ہمدانی۔

سیّد کوثر علی ہمدانی کے تین فرزندان (سیّد قوت علی ہمدانی ، پاکستان آرمی (ر) ، سیّد حبدار علی ہمدانی اور سیّد عاشق حسین ہمدانی) ہیں۔

سیّد افتخار حسین شاہ ہمدانی کا سلسلہ نسل تین بیٹوں سے چلا۔ سیّد ضیغم عباس ہمدانی، سیّد نوید عباس ہمدانی اور سیّد وسیم عباس ہمدانی۔

بحوالہ: ڈاکٹر سید امیر حسین شاہ ہمدانی آف پنن والے

سیّد نذر حسین شاہ ہمدانی بن سیّد دستار شاہ ہمدانی بن سیّد م شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ پنوال)

سیّد نذر حسین شاہ ہمدانی ایک بہت ہی خوش اخلاق اور اچھی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کے والد سیّد دستار شاہ ہمدانی بھی اپنے وقت کے نیک بزرگ تھے۔ آپ 05 بھائی تھے۔ سیّد لعل شاہ ہمدانی، سیّد منظور حسین شاہ ہمدانی، سیّد عاشق حسین شاہ ہمدانی، سیّد نذر حسین شاہ ہمدانی اور سیّد فضل شاہ ہمدانی المعروف باوا پھیل شاہ۔ آپ کا سلسلہ نسل چھ فرزندوں سے چلا سیّد اختر حسین شاہ ہمدانی، سیّد ضمیر حسین شاہ ہمدانی، سیّد منیر حسین شاہ ہمدانی، سیّد امیر حسین شاہ ہمدانی، سیّد ظہیر حسین شاہ ہمدانی اور سیّد محمد حسنین شاہ ہمدانی۔

احوال سیّد فضل شاہ ہمدانی المعروف باوا پھیل شاہ بن سیّد دستار شاہ ہمدانی: آپ ایک فقیرانہ اور درویش مزاج کے مالک تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر عرصہ دربار باوا سخی میراں بادشاہؒ کی خدمت میں بسر کیا۔ آپ کا سلسلہ نسل 04 بیٹوں سے چلا۔ سیّد کرم شاہ ہمدانی، سیّد عباس شاہ ہمدانی، سیّد ظفر شاہ ہمدانی اور سیّد آصف شاہ ہمدانی۔

احوال سیّد منظور حسین شاہ ہمدانی بن سیّد دستار شاہ ہمدانی: آپ ایک درویش سیّد تھے۔ آپ نے ساری زندگی شادی نہیں کی۔ اور بس ذکرِ خدا میں مصروف رہے۔ جب کوئی حاجت مند اپنی پریشانی (مثلاً گندم کو کیڑا لگ جانا، دانوں میں چوہے آ جانے) لے کر آپ کے پاس عقیدت سے آتا تو آپ اسے ریت دم کر کے دیتے تو وہ اس ریت کو جس جگہ پھینکتے وہاں سے یہ مصیبت ختم ہو جاتی۔

سیدزمان شاہ ہمدانی ابن سیدراجن شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ پنن وال نواں گراں جہلم)

باوا سیدزمان شاہ ہمدانی نے اپنی زندگی زیادہ عرصہ پیری مریدی میں گزارا۔عبادت گزار وصوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔سلسلہ نسل میں چارفرزندسید جہان شاہ، حبیب شاہ، فیروزعلی شاہ، محبوب عالم شاہ ہمدانی مذکور تھے۔سیدمحبوب عالم شاہ ہمدانی برٹش آرمی میں ملازم تھے، دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپان میں شہادت پائی اور جاپان میں ہی تدفین ہوئی۔سلسلہ نسل میں دوفرزندسیدصابرحسین شاہ ہمدانی اورسیدمحمودحسین شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔سیدصابرحسین شاہ ہمدانی قیام پاکستان کےوقت آپ ساتویں کلاس میں پڑھتے تھے۔کبڈی کے کھلاڑی تھے۔پیشہ کےلحاظ سے زمینداری سے منسلک رہے۔سلسلہ نسل میں تین فرزندسیدامجدعلی شاہ،سیدظفرعباس شاہ،سیدعمران علی شاہ مذکور ہیں۔باواسیدامجدعلی شاہ ہمدانی پاکستان اسٹیل ملز سے ریٹائرڈ ہیں،کراچی کے علاقے گلشن حدید میں رہائش پذیر ہیں۔سلسلہ نسل میں سیدذوالقرنین حیدرشاہ،سیدعقیل حیدرشاہ،سیدنسیم عباس ہمدانی مذکور ہیں۔سیدظفرعباس ہمدانی پنجاب پولیس سے انسپکٹر ریٹائرڈ ہوئے۔جہلم سٹی میں رہائش پذیر ہیں۔سلسلہ نسل میں دوفرزندسیدقاسم شاہ ہمدانی وسیدمحسن شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔سیدعمران علی شاہ ہمدانی حلال فوڈز پشاور میں بطورمینجر تعینات ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک فرزندسیدمیثم عباس ہمدانی مذکور ہے ۔

مختصر تعارف سادات ہمدانیہ تکیہ سیداں پنجیڑہ ضلع کوٹلی آزادکشمیر

حضرت سخی سلطان بلاول کے صاحبزادگان میں سے نارنگ سیداں (ضلع راولپنڈی) میں حضرت شاہ عبداللہ معروف بزرگ تھے۔آپ کے بھائی شاہ اسحٰق نوری پاک (مدفون ڈھڈیال جکوال) اورشاہ عبداللہ (مدفون دندہ شاہ بلاول) کوماں نے دعادی تھی۔شاہ اسحقا۔دل دیاپاکا۔شاہ عبداللہ علم۔دادرکھلا۔شاہ عبداللہ کے بیٹے جناب باباامیرشاہ بادشاہ کوشاہ ہمدان نے خواب میں حکم۔دیا کہ خانقاہ معلیٰ سری نگرحاضری دیں۔یادرہے کہ خانقاہ معلیٰ سری نگرکشمیر میں حضرت شاہ ہمدانؒ نے بنوائی تھی۔یہیں سے وادیٔ کشمیر میں اسلام کی تبلیغ اورعلم وہنرکےموتی بانٹے جاتے تھے۔باباامیرشاہ بادشاہ براستہ کہوٹہ، باغ سری نگرپہنچے۔زیارت کے بعد حضرت شاہ ہمدانؒ کے کشف پرواٰپسی کاقصد براستہ جموں کیا۔ضلع ریاسی (جموں) پہنچے۔وہاں پانی کمیاب تھا۔لوگوں کے جانور پیاسے مررہے تھے۔حضرت امرمیرشاہ بوریانشین تھے۔لوگوں نے کہافقیرہوتودعاکروپانی ملے۔حضرت نے دعافرمائی۔اللہ نے پانچ جگہوں سے چشمے جاری کیے۔اس جگہ کانام پنج تاڑاہے۔ریاسی میں حضرت کی شادی ایک گیلانی خاندان کی سیدزادی سے ہوئی۔دلی خاندان کی ایک خاتون بھی شاہ جی کے عقدمیں دی گئی۔حضرت نے چھ ماہ ریاسی میں قیام فرمایااورپھرنارنگ سیداں کے لیے ریاسی سے پونچھ واردہوئے۔آپ تیتری نوٹ ہجیرہ سے پہاڑی راستہ طےکرتے بلوچ پہنچےاورکھجیری سے ہوتے ہوئے۔پنجیڑہ کے پاس ایک ندی کنارے غارمیں قیام کیااردگردکےلوگ آپ کےاُس پاس اکٹھے ہونے لگےجبکہ اس وقت سکھ حکمرانوں نے ریاست کے مسلمان باشندوں پرظلم روارکھاہواتھا۔حاکم یااس کے کارندوں کوخبرپہنچی کہ ندی کنارے کسی نے ڈیراڈالاہےاورلوگوں کوبغاوت پراکسارہاہے۔وہ حضرت کی سرکوبی کے لیےپنجیڑہ پہنچےلیکن اللہ کےحکم سےان کی آنکھوں سے بصارت جاتی رہی۔ان میں سے کسی

سیانے نے کہا کہ یہ کوئی درویش ہے۔اس سے استدا کی جائے کہ ہم حاطری چاہتے ہیں۔۔ننگے پاؤں اُنے کی اجازت دی جائے۔ ایسا ہی ہوا اور حضرت نے ان کی خواہش تسلیم کر لی۔پوچھا گیا حضرت کیا چاہیے؟ جناب نے عرض کی کہ ہمیں کچھ نہیں چاہیے۔ہم اپنے وطن (نارنگ) جا رہے تھے۔شام پڑی تو یہاں قیام کیا۔یاد رہے کہ یہاں سے حضرت براستہ جاتلاں میر پور نارنگ کی طرف جانا چاہ رہے تھے۔جناب نے فرمایا کہ میرے اردگرد اکٹھے ہوئے لوگوں کو کچھ نہ کہا جائے۔اس پر سکھ حاکم نے کہا کہ آپ کے ساتھ لوگوں کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔تاہم آپ ہمیں بتایئے کہ آپ کو کیا چاہیے۔اس اصرار پر حضرت کی ایک زوجہ نے کہا کہ شاہ صاحب کی دوسری زوجہ امید سے ہیں۔جاڑا آ گیا ہے۔ہم سفر جاری نہ رکھ سکیں گے۔ہمیں رہنے کے لیے چھت، گھوڑے کے لیے اصطبل اور چرنے کی جگہ چاہئے۔سکھ اہلکار نے سرکاری خرچ پر جناب کوندی کنارے (تکیہ سیداں) گھر بنا کر دیا۔اصطبل کی تعمیر ہوئی اور بابا امیر شاہ بادشاہ کو بڑی جاگیر عطا کی گئی۔حضرت بابا امیر شاہ وآپ اپنے وطن گئے یا نہیں، تاہم ان کا مستقل قیام اسی جگہ ہوا اور گاؤں تکی سیداں کی بنیاد رکھی گئی۔بابا امیر شاہ بادشاہ کی اولاد تکیہ سیداں میں مقیم ہے اور علم و دانش کے اعتبار سے اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔آپ کی اولاد سے لکھاری، زبان و ادب، تحقیق، طب، فوج، انجینئر، پروفیسر، ڈاکٹر پیدا ہوئے۔سادات ہمدانیہ تکیہ سیداں کی کثیر تعداد برطانیہ کے شہر لوٹن میں آباد ہے۔برطانیہ میں بھی سادات ہمدانیہ تکی سیداں کی بڑی تعداد انجینئرز، ڈاکٹرز اور دیگر شعبوں بشمول کاروبار میں ترقی کر رہی ہے۔بابا امیر شاہ بادشاہ تکیہ سیداں میں مدفون ہیں۔لوگوں کی کثیر تعداد حضرت بابا جی کے معتقدین میں شامل ہے۔جبکہ خانوادہ تکیہ سیداں تعلیم قرآن اور تربیت کا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

تحریر و تحقیق: پروفیسر ڈاکٹر سے اسد ہمدانی (شعبہ بائیوٹیکنالوجی جامعہ کوٹلی۔حال سینئر ریسرچ فیلو یونیورسٹی اُف مانچسٹر برطانیہ)

حضرت پیر سید شاہ نور زمان ہمدانیؒ آف آستانہ عالیہ سگھر شریف تلہ گنگ

سید کرم شاہ ہمدانی ابن سید بزرگ شاہ ہمدانیؒ کے گھر سگھر میں تولد ہوے۔اپنے وقت کے نامی گرامی ولی اللہ تھے اور علاقہ کے بڑے زمیندار تھے۔سلسلہ نسل سے دو فرزند سید محمد شاہ ہمدانی اور سید امام ربانی شاہ ہمدانی۔

احوال: حضرت پیر سید محمد شاہ ہمدانیؒ: حضرت پیر محمد شاہ ہمدانی اپنے والد قبلہ پیر سید شاہ نور زمان خلف اکبر وروحانی جانشین تھے۔ اپنے وقت کے بلند پایہ عالم دین اور بہترین حکیم تھے۔اور اس کے ساتھ ساتھ علاقے بڑے زمیندار و لین لارڈ تھے۔وسیع حلقہ مریدین تھا۔سلسلہ نسل میں چار فرزند پیر سید قاسم علی شاہ ہمدانی۔پیر سید حیدر علی شاہ ہمدانی۔پیر سید مبارک علی شاہ ہمدانی اور پیر سید مقصود علی شاہ ہمدانی و دختران مزکور ہے۔پیر سید قاسم شاہ ہمدانی صاحب یونین کونسل سگھر کے ناظم رہ چکے ہے آج کل شاہ ھمدانؒ کمپلیکس کے نگراں ہے۔پیر سید حیدر علی شاہ ہمدانی اپنے والد گرامی کی جگہ مسند نشین ہوے ہے۔پیر سید مبارک علی شاہ ہمدانی صاحب نامور سیاسی سماجی شخصیت ہے سید مقصود شاہ ہمدانی صاحب حضرت شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات کو عام کرنے میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہے۔مندرجہ بالا تمام اولاد حضرت پیر سید محمد شاہ ہمدانیؒ اپنے بزرگان روایات کی امین و پاسدار رہے اور حضرت شاہ ہمدانؒ اور حضرت شاہ نوری سلطان بلاول ہمدانیؒ کی تعلیمات کو عام کرنے میں نمایاں کردار ادا کر رہے۔تلہ گنگ سے ٹمن روڈ پر بمقام سگھر میں ایک وسیع و عریض رقبے پر حضرت شاہ

ہمدانؒ کمپلیکس کے نام سے ادارہ قایم کیا ہوا ہے جس میں علاقہ بھر کے بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے اور ہر سال کو اس شاہ ہمدان کمپلیکس پر انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے

احوال: حضرت امام ربانی شاہ ہمدانی: پیر سید شاہ نور زمان ہمدانیؒ کے فرزند تھے آپ کا عقد حضرت شاہ سلطان ابراہیم ہمدانی آف دندہ شاہ بلاول کی دختر نیک سے ہوا۔ صالح دیندار روحانی شخصیت تھے اور اپنے علاقے کے بڑے زمیندار تھے سلسلہ نسل سے چار فرزند سید کرم شاہ۔ سید لال شاہ۔ سید غلام شاہ و سید حسین شاہ ہمدانی مذکور ہے۔(1) اولاد سید کرم شاہ ہمدانی۔ سلسلہ نسل سے پانچ فرزند سید میر احمد شاہ ہمدانی اور ان کا فرزند (سید حسن شاہ) سید اشفاق احمد شاہ ہمدانی اور ان کے دو فرزند (سید محمد سعد شاہ و سید امان علی شاہ) سید فیاض احمد شاہ ہمدانی اور ان کا فرزند (سید محمد سبطین شاہ ھمدانی و سید عبدالقادر شاہ) سید علی رضا شاہ ہمدانی و سید شاید احمد ہمدانی اور ان کے دو فرزند (سید امام ربانی و سید حارث شاہ) مذکور ہے۔(2) اولاد سید لال بادشاہ ھمدانی بڑے زمیندار ہے سلسلہ نسل میں دو فرزند سید اسد علی شاہ ہمدانی و سید محمد علی شاہ ہمدانی مذکور ہے (3) سید حسین شاہ ہمدانی ایڈوکیٹ سید حسین شاہ ہمدانی صاحب گورنمنٹ کالج لاہور اور ہونیورسٹی آف پنجاب سے قانون کی تعلیم مکمل کی۔ بڑے زمیندار اور اچھے ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی ہے۔ اکثر بیشتر نجی محافل میں قبلہ پیر حسین شاہ ہمدانی ایڈوکیٹ کی صفات بیان کی جاتی ہے راقم کی ملاقات ممکن نہ ہوسکی لیکن ایک وسیع حلقہ احباب آپ کی علمی روحانی خدمات و وسیع مطالعہ کا قائل ہے۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید شاہ تراب الحق اور سید حماد علی شاہ ہمدانی مزکور ہے۔ مندرجہ بالا تمام اولاد حضرت قبلہ شاہ سید امام ربانی اپنے بزرگان کی روایات کے امین و پاسدار ہے اور یہ تمام احباب تلہ گنگ شہر میں مقیم ہے اپنے اجداد کے روحانی دینی علمی فیوض برکات پر قائم دائم ہے۔

سید قطب شاہ ہمدانی بن سید مزمل شاہ ہمدانی آف تلہ گنگ

سید قطب شاہ ھمدانی بن سید مزمل شاہ ھمدانی مرحوم کے سید عبدالرحمن ھمدانی کے پردادا الحاج سید احمد شاہ ھمدانی سے خط و کتابت تھی۔ اور یہ دونوں خطوط یہ جو کہ 1919 و 1920 میں لکھے گئے تھے وہ محفوظ ہے۔ یہ خطوط ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب سالار عجم میں بھی شامل کیے۔ ان خطوط میں سید قطب شاہ ہمدانی مرحوم سادات ہمدانیہ تلہ گنگ کے حالات واقعات وشجرات کی تفصیل لکھی تھی۔ جس میں سید قطب شاہ نے اپنے عزیز سید امیر علی شاہ کا حوالہ دیا تھا کہ وہ خود ہمدان سے ان شجرات کی تحقیق کر کے آئے۔ سید قطب شاہ ہمدانی مرحوم وہ پہلے بزرگ تھے جن کے توسط سے سادات ھمدانیہ تلہ گنگ اور سادات ھمدانیہ خیر پور ٹامیوالی باہمی متعارف ہوئے۔ ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانی صاحب مولف کتاب سالار عجم میں سید قطب شاہ ھمدانی کے بارے میں لکھتے ہے کہ تلہ گنگ میں چونکہ ریل گاڑی نہیں جاتی تھی اس لیے صرف خط کتابت پر انحصار رہا۔ اور ان کی وفات کے بعد یہ رابطہ منقطع ہوگیا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے ان خطوط کی روشنی میں 1966 میں تلہ گنگ جا کر دوبارہ رابطہ بحال کیا۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہے کہ آپ عالم تھے اور وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ سید قطب شاہ ہمدانی مرحوم کے سلسلے نسل ایک فرزند شیر شاہ اور سید شیر شاہ ہمدانی کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید محبوب شاہ ہمدانی اور سید محبوب شاہ ہمدانی کے سلسلہ نسل سے دو فرزند سید لعل بادشاہ اور سید قطب شاہ ہمدانی مزکور ہے۔ اولاد سید لعل بادشاہ ہمدانی چار فرزند (1) سید

عارف حسین شاہ ہمدانی: ان کے دو فرزند (محبوب علی، سید علی رضا)۔(2) سید عامر حسین: ان کے دو بیٹے (سید علی حسین، سید حسن زین)۔ (3) سید عمران حسین: اولاد تفصیل شجرہ میں نہیں لکھی ہوئی۔(4) سید علیم حسین کے دو فرزند (سید بابر علی، سید شہر یار علی) مذکور ہے۔اولاد سید قطب شاہ ہمدانی چار فرزند۔(1) سید مختار حیدر: ان کا ایک بیٹا (سید علی حسین)۔(2) سید اسرار حیدر: ان کے دو بیٹے (سید علی ابراہیم، سید علی اسماعیل)۔(3) سید علی عابد۔(4) سید وقار حیدر مذکور ہے۔مندرجہ بالا تمام اولاد تلہ گنگ شہر محلہ سادات میں آباد ہے اور اپنے بزرگان کی روایات کے امین و پاسدار ہے۔بحوالہ۔۔۔۔۔۔۔ہم اور ہمارے اسلاف و کتاب المشجر

باوا سید چن پیر شاہ ھمدانیؒ آف میال تلہ گنگ

باوا سید چن پیر شاہ ہمدانی میال کے نمبر دار تھے۔صوم صلوت کے پابند صالح بزرگ تھے۔پیشہ کے لحاظ زمیندار تھے میال اور ہارون آباد میں اپنی زرعی زمینوں کی آمدن سے اپنی زندگی باعزت گزاری ۔سلسلہ نسل تین فرزند زین العابدین شاہ۔اقبال شاہ اور محی الدین شاہ ھمدانی مزکور ہے۔سید اقبال شاہ ھمدانی کے سلسلہ نسل سے دو فرزند سید اجلال حسین اور سید فدا حسین ھمدانی مذکور ہے۔

احوال۔۔سید زین العابدین شاہ ھمدانی: پیشہ زمیندار ہے اور سیاسی سماجی و خدمت خلق کے کاموں میں نمایاں کردار ادا کرتے ہے۔آپ پیر صفی الدین کی الیکشن مہم کے انچارج رہ چکے ہے اور انہیں کامیاب کروانے میں بھرپور کردار کیا۔سلسلہ نسل سے چار فرزند صاحبزادہ سید عون علی عابد۔سید شاہ لطیف ھمدانی۔سید شہابل شاہ و سید شاہ بلاول ھمدانی مذکور ہے۔صاحبزادہ سید عون علی عابد ھمدانی صاحب منسٹری آف پروڈکشن میں فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔اپنے خاندان کی غم و خوشی اور فلاح بہود میں شامل ہوتے ہیں۔سید شاہ لطیف ہمدانی اسلام آباد میں مقیم ہے کنسٹرکشن کمپنی گرین فارم پرائیویٹ لمیٹڈ کے مالک ہے اپنے بھائی سید شہابل شاہ ھمدانی کے ساتھ مل کر پاکستان، دوبئ اور انگلینڈ میں کامیابی کے ساتھ کاروبار چلا رہے ہیں۔سید شاہ بلاول ہمدانی ایڈوکیٹ انگلینڈ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے رہائش پذیر ہے۔مذکورہ بالا تمام اولاد باوا سید چن پیر شاہ ہمدانی اپنے بزرگان کی روایات کے امین و پاسدار ہے اور اپنے بزرگان کی طرح حضرت شاہ ہمدانؒ اور حضرت بلاول ہمدانیؒ کی تعلیمات و روحانیات کو عام کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

پیر ولایت حسین شاہ ہمدانی مرحوم آف ڈھلی تلہ گنگ

پیر سید ولایت حسین کی ولادت سید محمد شاہ بن مبارک شاہ کے ہاں ڈھلی تلہ گنگ میں ہوئی۔پی آئی اے میں ملازم رہے اس دوران لندن قیام رہا۔ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل رہائش اسلام آباد میں اختیار کی تاہم دہلی بھی آمدورفت جاری رہی۔ملازمت سے فراغت کے بعد تصوف کی طرف مائل ہوئے حتیٰ کے منازلِ سلوک میں بلند مرتبہ پر فائز ہوئے۔مریدوں کا وسیع حلقہ تھا بعد از وصال

اسلام آباد میں محو استراحت ہے۔ بحوالہ: تذکرات سادات الہمدان

سید زمان شاہ ہمدانی مرحوم آف پھلگراں اسلام آباد

پیری و مریدی سے وابستہ تھے اور دبنگ و بارعب شخصیت کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید فقیر حسین شاہ اور سید امیر حسین شاہ ھمدانی مذکور ہے سید امیر حسین شاہ ھمدانی لاولد فوت ہوئے۔ جبکہ سید فقیر حسین شاہ ھمدانی سیاسی سماجی شخصیت تھے اور ساتھ پیری مریدی سے وابستہ تھے سلسلہ نسل میں چار فرزند سید شبیر حسین، سید صغیر حسین، سید سفیر حسین اور سید مقصود حسین مذکور ہے۔ (1) سید شبیر حسین ھمدانی مرحوم قائداعظم یونیورسٹی میں ملازمت پیشہ تھے ان کے سلسلہ نسل سے چار فرزند سید عامر حسین ابن سید شبیر حسین اور ان کے دو فرزند (سید شبیہ الحسن اور سید وجیہ الحسن) سید مجاہد حسین ابن سید شبیر حسین ان کے ایک فرزند (سید باقر علی) اور سید حسنین ابن سید شبیر شاہ و سید علی رضا مذکور ہے۔ (2) سید صغیر حسین ہمدانی قائداعظم یونیورسٹی میں اسسٹنٹ لاہبررین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید جنید عباس اور اس کے دو فرزند (سید احمد رضا، سید عون عباس) مذکور ہے۔ (3) سید سفیر حسین شاہ ہمدانی قائداعظم یونیورسٹی میں ملازمت پیشہ ہے۔ سلسلہ نسل میں چار فرزند سید ثقلین عباس۔ سید سبطین عباس سید حیدر علی اور سید زین العابدین مذکور ہے۔ (4) سید مقصود حسین ھمدانی سن 1948ء میں بنگال چلے گئے تھے اس کے بعد ان کا کوئی رابطہ ممکن نہیں ہوا۔ سید فدا حسین شاہ ھمدانی آف پھلگراں اسلام آباد دربار باوا سید گل حسن شاہ ھمدانیؒ کے سجادہ نشین تھے۔ ساری زندگی دربار شریف کی خدمت کی سلسلہ نسل میں دو فرزند سید قلب عباس ھمدانی و سید نیر عباس ھمدانی مذکور ہے۔ سید قلب عباس ھمدانی سینٹ آف پاکستان میں ملازمت پیشہ ہے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید مرتجز عباس مذکور ہے۔ سید نیر عباس ھمدانی مرنجان شخصیت کے مالک ہے۔ سیاسی سماجی شخصیت کے ساتھ دربار حضرت سخی سید گل حسن بادشاہ ھمدانیؒ کے گدی نشین ہے۔

حضرت علامہ آغا سید زوار حسین ھمدانیؒ آف تلہ گنگ

مشہور عالم دین حضرت علامہ آغا سید زوار حسین ھمدانیؒ تلہ گنگ سادات (شاخ صفت شہال) کے بزرگ سید نیاز علی شاہ ابن سید سلطان شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ علامہ صاحب نے علوم دینیہ کی تکمیل حوزہ علمیہ نجف اشرف میں کی۔ فقہ جعفریہ کی ترجمانی میں تحفہ نماز جعفریہ اور دیگر بلند پایہ تصانیف مرحوم کی یادگار رہے۔ علامہ مرحوم کے پوتے سید ایمن علی شاہ ھمدانی صاحب سے راقم کا ٹیلی فونک روابط ہے۔ خیال تھا کہ علامہ صاحب کے متعلق جامع معلومات حاصل کر کے کتاب کا حصہ بنانا چاہیں لیکن سید ایمن علی شاہ سے رابطہ نہ ہونے کے باعث اور قلت وقت کے سبب علامہ صاحب کے حالات ادھورے رہ جانے کا قلق رہے گا۔

سید ہدایت شاہ ہمدانی حاجی شہال میال تلہ گنگ

سید ہدایت شاہ ہمدانی سید عباس شاہ کے گھر متولد ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آپ اپنے گاؤں میں بچوں کو مفت تعلیم دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ اپنے مار کے پہ بیٹھے بچوں کو پڑھا رہے تھے۔ وہاں سے ایک آفیسر کا گزر ہوا جس کے پوچھنے پہ آپ نے اس کو تعلیم کی سہولت نہ ہونے کا بتایا اور اس نے وعدہ کیا اور حکومت سے کہہ کہ آپ کی تنخواہ اور بچوں کے لیے سکول کا بندوبست کرا کہ دیا آپ بے انتہا خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے شادی دندہ شاہ بلاول میں ڈھوک شاہ گل حسن کے ایک معزز گھرانے (جو کے اب اس وقت سیداں باد جنجو شریف ضلع بکھر میں آباد ہے) میں سید شرف شاہ کی دختر نیک اختر سے کی اور اولاد میں 3 صاحبزادے اور 2 صاحبزادیاں ہیں۔ آپ کے کے بڑے بیٹے سید عزیز اللہ شاہ ہمدانی بچپن میں ہی انتقال فرما گئے۔

باوا سید ولایت شاہ ہمدانیؒ آف وسنال چکوال

باوا سید ولایت حسین ہمدانیؒ اپنے وقت کے زہد و عابد بزرگ تھے۔ اپنے بزرگان کی روایت امین وروحانی بزرگان میں شمار ہوتے تھے۔ سلسلہ نسل سے دو فرزند (1) سید گل پیر شاہ ہمدانی و (2) سید پیر شاہ ہمدانی مذکور تھے۔

(1) احوال: سید گل پیر شاہ ہمدانیؒ: عبادت گزار بزرگوں میں سے تھے اور علاقہ میں محمد و آل محمد علیہ السلام کی ترویج میں پیش پیش رہے۔ سلسلہ نسل سے تین فرزند سید عابد حسین ہمدانی۔ سید محبوب حسین ہمدانی اور باوا سید تصویر حسین ہمدانی مذکور ہے۔ باوا سید عابد حسین ھمدانی بھی اپنے بزرگان کی طرح ترویج آل محمدؐ کے ہمیشہ کوشاں رہے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید جابر حسین ہمدانی مذکور ہے۔ سید کے حالات پر کوئی واضع تفصیل نہ مل سکی ان کے سلسلہ نسل میں چار فرزند سید حیدر۔ سید کاشان۔ سید فیضان و سید شاہ میر ہمدانی مذکور ہے۔

احوال: باوا سید تصویر حسین ہمدانی: باوا سید تصویر حسین ہمدانی کا شمار ضلع کے نامور و باثر مذہبی وروحانی شخصیات میں ہوتا ہے۔ خوبصورت و درد والی آواز میں مداح اہلبیت کرتے ہے۔ مشن فروغ عزاداری سید الشہداؑ کے حوالے سے ایک نمایاں مقام حاصل ہے آج کل چکوال سٹی میں آباد ہے۔ سلسلہ نسل سے تین فرزند سید محسن ہمدانی۔ سید باقر ہمدانی۔ اور سید دانش ہمدانی مزکور ہے۔ سید محسن ہمدانی پی آئی اے میں ملازمت پیشہ ہے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید محمد ابراہیم حسین مذکور ہے۔ سید دانش ہمدانی کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید اشعل عباس ہمدانی مذکور ہے۔

(2) احوال: باوا سید سید پیر شاہ ھمدانی: مرحوم عبادت گزار سادہ درویش بزرگ تھے۔ سلسلہ نسل سے دو فرزند باوا پیر سید شوکت عباس ھمدانی مرحوم اور باوا سید امر عباس ھمدانی مزکور ہے۔ باوا سید شوکت عباس ھمدانی کا ذکر خیر اشاعت اول میں ہو چکا ہے۔ نامی گرامی بزرگ تھے۔ پاکستان میں ھمدانی خاندان کی پہچان تھے۔ راولپنڈی میں ہالی ڈے ان ہوٹل کے مالک اور نامور بزنس ٹائیکون تھے۔ دندہ شاہ بلاول میں منعقد ہونے والی عالمی شاہ ہمدانؒ کانفرنس میں باوا سید شوکت عباس ھمدانی مرحوم نے نمایاں مالی خدمت کی تھی۔ سلسلہ نسل میں سات فرزندگان سید مروت عباس ہمدانی۔ سید تحمل عباس ہمدانی۔ سید اسد عباس ہمدانی۔ سید فہیم عباس ہمدانی۔ سید ثمر

عباس ہمدانی ۔ سید شجاعت عباس ہمدانی اور سید شاہد عباس ہمدانی مزکور ہے ۔ (1) سید مروت عباس ہمدانی کے سلسلہ نسل میں دو دختران مذکور ہے ۔ (2) سید تحمل عباس ہمدانی صاحب کے سلسلہ نسل سے دو فرزند سید شان عباس اور سید اصغر عباس ہمدانی مذکور ہے ۔ (3) سید اسد عباس ھمدانی کے سلسلہ نسل سے سید حزبر عباس اور سید یدنق عباس ھمدانی مذکور ہے (4) سید فہیم عباس ہمدانی کے سلسلہ نسل سے سید علی عباس ھمدانی اور سید قلب عباس ھمدانی مذکور ہے ۔ (5) سید ثمر عباس ھمدانی کے سلسلہ نسل سے سید حسنین عباس ہمدانی اور سید حر عباس ہمدانی مذکور ہے ۔ (6) سید شجاعت عباس ہمدانی کے سلسلہ نسل سے سید مرتجز عباس ہمدانی مذکور ہے ۔ (7) سید شاہد عباس ہمدانی کے اولا د کی تفصیل میسر نہ ہوسکی مندرجہ بالا تمام اولا د باوا سید شوکت عباس ہمدانی مرحوم کی طرح نمایاں و بزنس مین اور ان کے نقش قدم پر گامزن ہے ۔ عزاداری سید الشہداء وسماجی سرگرمیوں کے حوالے سے بھی باوا جی تمام اولا د مشہور ومعروف ونیک نام ہے ۔ احوال باوا سید امر عباس ہمدانی باوا سید امر عباس ھمدانی وسنال چکوال میں سادات ہمدانیہ کے بزرگ باوا سید پیر شاہ ہمدانی کے ہاں تولد ہوئے ۔ اپنی دینی و دنیاوی تعلیم مکمل کرنے بعد پاکستان ریلوے سے منسلک ہوئے ۔ اور پھر کچھ عرصے بعد پاکستان ریلوے سے سبکدوش ہوکر اسلام آباد میں واٹر سپلائر کے بزنس سے منسلک ہوئے ۔ باوا جی نہایت ہی زندل خوش مزاج خوش الحال مذہبی روحانی بزرگ ہستی ہے ۔ اور ساتھ ساتھ اپنے بزرگان کی روایات کے امین و پاسدار ہے ۔ وسنال سادات ھمدانیہ کے شجرہ جات و تاریخ کو مرتب کرنے میں باوا جی کا نمایاں کردار رہا ہے ۔ سات ہی اسلام آباد کیپیٹل ایریا عزاداری سید الشہداء کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کیا ۔ حال ہی میں اپنے پورے خاندان کے سادات ہمدانیہ کے شجرہ جات کو ایک کپڑے پر منتقل کروا کر اسے محفوظ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔ خداوند کریم آپ کو صحت کاملہ عطاء فرمائیں ۔ سلسلہ نسل میں سات فرزندگان سید شجر عباس ھمدانی ایڈوکیٹ ۔ سید منظر عباس ہمدانی ۔ سید ثاقب عباس ہمدانی ۔ سید وجاہت عباس ہمدانی ۔ سید عقیل عباس ۔ سید ضامن عباس ۔ اور سید دامن عباس ہمدانی مذکور ہے (1) سید شجر عباس ہمدانی ایڈوکیٹ اسلام آباد کے نامی وکیل ہے سلسلہ نسل میں پانچ فرزند سید شاہ بلاول ہمدانی ۔ سید میثم ہمدانی ۔ سید مرتجز ۔ سید جعفر ۔ اور سید محمد ابراہیم ہمدانی مذکور ہے ۔ (2) سید منظر عباس ہمدانی کے سلسلہ نسل سے سید حیدر عباس اور سید سجاد عباس ھمدانی مذکور ہے (3) سید ثاقب عباس ہمدانی کے سلسلہ نسل سے سید مظاہر عباس ہمدانی مذکور ہے ۔ (4) سید وجاہت عباس کے سلسلہ سے دختر مذکور ہے ۔ (5) سید عقیل عباس ہمدانی کے سلسلہ نسل سے سید اشعل عباس ہمدانی مذکور ہے ۔ جبکہ سید ضامن عباس ھمدانی اور سید دامن عباس غیر شادی شدہ ہے ۔ مذکورہ بالا تمام اولا د باوا سید امر عباس اسلام آباد کے پوش علاقے میں مقیم ہے اور مختلف شعبہ جات سے منسلک ہے ۔

باوا سید اکلیم عباس ہمدانی مرحوم آف وسنال چکوال

فخر سادات ہمدانیہ وعزادار باوا سید اکلیم عباس ہمدانی مرحوم تعلق ضلع چکوال کے خوبصورت وادی نما علاقے وسنال سے تھا ۔ وسنال تحصیل کلہر کہار اور پدھڑاڑ کے وسط میں وادی نما خوبصورت سرسبز شاداب علاقہ ہے ۔ وسنال کی مقامی تاریخ کے مطابق وسنال گاوں کو وادی سون کے اعوان کاری سے تعلق رکھنے والے بزرگ بابا وسنا یا وسن نے آباد کیا تھا ۔ اور پھر مشہور بزرگ ہستی حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف شاہ نوری سلطان بلاول ھمدانیؒ (مدفن دندہ شاہ بلاول تحصیل لاوہ) کی اولاد سے ایک بزرگ حضرت سخی سید امیر حسین شاہ

ھمدانیؒ رشد وہدایت کے یہاں تشریف لائے اور یہی مقیم ہوے۔ باوا سید اقلیم عباس ھمدانی مرحوم سید اکبر شاہ ہمدانی کے بیٹے تھے اور سید لعل شاہ ہمدانی کے پوتے تھے جو وسنال میں شیعہ مذہب کے بانی تھے، سید اکلیم عباس ہمدانی نے عزاداری خاص طور پر 28 محرم کو عزاداری میں نئے دور کا آغاز کیا۔ آپ اپنے بزرگوں کی روایات کے امین اور پاسدار شخصیت کے مالک تھے۔ عزاداری، فلاح و بہبود کے لیے ان کی گرانقدر خدمات ناقابل فراموش ہیں، طویل علالت کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے دو دختران اور دو فرزندگان سید زیشان حیدر ھمدانی اور سید وجیہ حیدر ھمدانی مذکور ہے۔ سید زیشان حیدر ھمدانی اپنے والد کی رحلت کے بعد ان کی جگہ مسند نشین ہوئے اور عزاداری سید الشہداء کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔

حصہ ششم

اولاد شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانیؒ

سید الحاج محمد امین بادشاہ ہمدانی سرکارؒ (نارنگ سیداں)

آپؒ دندہ شاہ بلاول میں سید شاہ اسحٰق نوریؒ (مزار ڈھڈیال چکوال) کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ حضرت شاہ بلاول ہمدانیؒ کے پوتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم دندہ شاہ بلاول میں حاصل کی اور پھر دینی تعلیم کے لیے ایران چلے گے۔ تحصیل علم کے بعد اپنے گاؤں لوٹے اور اپنے والد شاہ اسحٰقؒ کے ساتھ تبلیغِ دین کے لئے وابستہ ہوگئے۔ کچھ عرصے بعد دعوت دین کی خاطر ایران، عراق، لبنان اور ترکی کا سفر کیا۔ اس دوران آپ نے ایک قلمی نسخہ تحریر کیا جس کا نام جامعۃ الاخبار ہے یہ اب بھی ایران و عراق میں فارسی و عربی زبان میں دستیاب ہے۔ عرب ممالک سے واپس آپ اپنے والد سید شاہ اسحٰقؒ کے پاس ڈھڈیال آ گئے کیونکہ باباجی بھی ڈھڈیال آ گئے تھے۔ جس جگہ نارنگ سیداں ہے، پہلے یہاں نارنگ کی ڈھوک ہوتی تھی۔ آپ نارنگ کی ڈھوک پر تبلیغ کے لیے گئے، آپ کی دعوت حق سے نارنگ آپ کا مرید ہوگیا۔ چونکہ نارنگ کی اپنی اولاد نہیں تھی تو اس نے آپ سے التجا کی کہ آپ یہیں بس جائیں اور اس نے اپنی ساری جائیداد آپ کے نام کردی۔ آہستہ آہستہ نارنگ والی ڈھوک سید حاجی امین شاہ کی وجہ سے اور سادات کی آبادی بن جانے کی وجہ سے نارنگ سیداں کہلانے لگی۔ اس وقت آپ کا لنگر جاری تھا اور سات تندور روٹی کے لئے تھے۔ اس گاؤں کی بڑی تعداد میں ہندو، سکھ مذاہب کے لوگ جو لکڑی وغیرہ کے کاریگر تھے، آباد ہوئے۔ انہوں نے اپنے فن کو عروج پر پہنچایا۔ لکڑی پر کاشی گری اور تلے والی جوتوں نے نارنگ کو شہرت پر پہنچایا، تقسیم سے پہلے یہ نارنگ منڈی کے نام سے مشہور تھا ۔ باوا امین شاہ ہمدانی نے فرمایا تھا جب اس گاؤں میں سو من نمک خرچ ہوگا تو نارنگ زوال پذیر ہوگا اور اسی طرح ہوا، تقسیم کے وقت بڑے پیمانے پر فسادات ہوئے اور نارنگ جل اُٹھا۔ حضرت سید الحاج امین شاہ ہمدانیؒ نے پیادہ حج کیا۔ آپ کا وصال نارنگ سیداں میں ہوا اور آپ کا مزار بھی نارنگ سیداں میں ہے۔ حاجی محمد امین شاہ ہمدانی کے تین فرزند سید رحیم شاہ المعروف عظیم، محمود شاہ، سید گوہر شاہ (مزار جھنڈو سیداں) مذکور ہیں۔

حضرت سخی سید گوہر علی شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک جھنڈ وسیداں، راولپنڈی)

ضلع راولپنڈی کے مشہور و معروف علاقے تھانہ چونترہ کے گاؤں جھنڈ وسیداں میں حضرت سخی سید شاہ اسحٰق نوری پاک کے پوتے سید گوہر علی شاہ ہمدانیؒ کا مزار واقع ہے۔ آپ علاقہ جھنڈ و دیگر علاقوں میں رشد و ہدایت کرتے رہے۔ بابا سید گوہر علی شاہ ہمدانیؒ نارنگ سیداں میں ولی وقت سید حاجی محمد امین ہمدانیؒ کے ہاں تولد ہوئے۔ آپ کی پرورش فقیرانہ و درویشی ماحول میں ہوئی۔ کیونکہ آپ کے والد اور والدہ دونوں ولی اللہ تھے۔ آپ نہایت عبادت گزار، درویش بزرگ تھے۔ صاحب کشف و کرامت کے ساتھ ہی عالم باعمل بزرگ تھے۔ آپ اپنے والد کے حکم پر نارنگ سیداں سے ہجرت کر کے جھنڈ وسیداں آباد ہوئے اور یہاں گردونواح کے علاقوں میں رشد و ہدایت کی۔ آپ نے جھنڈ وسیداں کو آباد کیا۔ اب آپ کی آل کثیر تعداد میں یہاں آباد ہے۔ آپ سے منسوب کئی کرامات ہیں۔ جن میں قابل ذکر یہ ہے کہ آپ کے مزار مبارک میں ایک پھلاہی کا درخت واقع ہے۔ جس کے نیچے سے گزرنے پر آسیب زدہ، نظر وہوا کے مریض بحکم خدا صحت یاب ہوتے ہیں۔ اکثر خواتین جن کے بچوں کو نظر لگ جائے یا آسیب کا شکار بچے بڑے اس درخت کے نیچے سے گزرتے ہیں اور شفا پاتے ہیں۔ آپ کے مزار شریف سے ملحقہ ایک جھنگی (جنگل) ہے جسے انہیں کاٹنے سے منع کیا ہوا ہے۔ چاہے وہ سادات ہوں یا غیر سادات درخت نہیں کاٹ سکتے۔ اس جھنگی سے آگے کچھ ہی فاصلے پر ایک اور حویلی ہے جس میں بابا گوہر علی شاہ ہمدانی کے فرزند سید امیر حسین شاہ ہمدانیؒ مدفون ہیں۔ ان کے ساتھ بھی کچھ قبور ہیں جن کے بارے میں معلومات نہیں۔ سید امیر حسین شاہ ہمدانیؒ کے بارے میں مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ باواجی بڑے باکرامت بزرگ تھے اور آپ سات ولیوں کی طاقت رکھتے تھے۔

سید مہدی شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک موضع سوگا سیداں تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی)

سید مہدی شاہ ہمدانیؒ نارنگ سیداں میں سید مہتاب شاہ ہمدانی کے ہاں تولد ہوئے۔ آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ حلقہ ارادت مند وسیع تھے۔ آپ کے زیادہ تر مرید موضع واطراف کے علاقوں میں وسیع پیمانے پر تھے۔ آپ نے اپنے مریدین کے اصرار پر تقریباً 200 سال قبل نارنگ سیداں سے ہجرت فرمائی اور اپنے مریدین کے موضع سوگا میں سکونت اختیار کی۔ آپ کے مریدین نے آپ کو زمینیں اور گھر بھی دیئے۔ آپ نے یہاں اپنے مریدوں کی دادرسی و فیضان عشق محمدؐ و آل محمدؐ کو عام کیا۔ آپ کی بہت سی کرامات رونما ہوئیں، چند کرامات پیش خدمت ہیں۔

ایک دفعہ سید مہدی شاہ ہمدانی اپنے گاؤں کے ساتھ ملحقہ دوسرے گاؤں میں گئے۔ بابا جی جس مرید کے گھر بیٹھے تھے، مرید نے کہا پیر صاحب دعا کریں اور ہم کو اپنی کرامات دکھائیں کہ دوسرے گھر میں ایک اور پیر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا اس پیر کو بلاؤ اور گھر میں موجود تندور میں آگ جلاؤ، جب آگ پوری طرح بھڑک اٹھی تو آپ نے اپنا امامہ جلتی ہوئی آگ میں اپنے ہاتھ سمیت کافی دیر تک تندور میں ڈالے رکھا، جب دوسرے پیر صاحب نے یہ منظر دیکھا تو بجائے مقابلہ کرنے کے وہاں سے بھاگ نکلے۔

دوسرا واقعہ یہ کہ موضع ہردو چیڑھ کے سردار راجہ عبدالرؤف صاحب کے دادا جن کا نام راجہ مرزا خان تھا، نے بابا سید مہدی

شاہ کے لعاب کو نگل لیا جس پر شاہ صاحب نے مرزا خان کے حق میں دعا فرمائی کہ جا مرزا خان تو جس مار گزیدہ شخص کو دم کرے گا شفا ہو گی اور یہ عمل مرزا خان اپنی زندگی میں کرتا رہا اور لوگوں کی زندگی بچاتا رہا۔

تیسرا اسی گاؤں میں بابا جی کی وفات کے بعد چور چوری کی غرض سے داخل ہوئے لیکن ان کو گاؤں سے باہر جانے کا راستہ نہ ملتا تھا، حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور وہ بتانے لگے کہ ہمارے سامنے ایک سفید لباس کی شخصیت آ جاتی تھی لہٰذا ہم چوری شدہ مال گاؤں میں ہی چھوڑ گئے۔ سبحان اللہ! آپ نے یہیں وصال فرمایا اور اسی مقامی قبرستان میں سپردِ خاک ہوئے۔ آپ کا سلسلہ اب بھی جاری وساری ہے۔

حضرت شاہ سید ولی ہمدانی سرکارؒ (نارنگ سیداں)

حضرت شاہ سید ولی سرکارؒ، حضرت سید محمود بادشاہ سرکار کے گھر نارنگ سیداں میں متولد ہوئے۔ آپ سید محمد امین ہمدانیؒ کے پوتے تھے۔ حضرت شاہ سید ولیؒ نے ابتدائی دینی اور دنیاوی تعلیم اپنے جدِ امجد سے حاصل کی۔ جوان ہونے تک کئی علاقوں میں تبلیغ کے لیے سفر کیا مگر اپنے مرکز نارنگ کو نہ بھولے۔ آپ ایک جلیل القدر ولی اللہ تھے۔ علاقہ کے ذیلدار بھی رہے۔ آپ کے ہاتھ پر سینکڑوں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔ آپ کا انتقال تقریباً 1765ء میں ہوا۔ آپ کا مرقد منور نارنگ کے مرکزی قبرستان میں چار دیواری کے اندر ہے۔ لحد مبارک کچی مٹی کی ہے۔ آپ کے مزار پر منہ کے درد، پھوڑے، پھنسی کے مریض زیارت کے لیے آتے ہیں اور اللہ کے حکم سے شفایاب ہوتے ہیں۔

پیر سید حیدر شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں)

ولی کامل، عارف باللہ حضرت پیر حیدر شاہ ہمدانی 1750ء میں موضع نارنگ سیداں میں حضرت باغ علی شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی، بعدازاں روحانی تعلیم حضرت سید ابراہیم شاہؒ سے لی اور اعلیٰ روحانی مقام پا لیا۔ آپ کی اولاد میں دو صاحبزادے ہوئے جن کے نام فقیر شاہ اور شرف شاہ تھا۔ بدقسمتی سے دونوں جوانی کو پہنچ کر پیر صاحب کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے۔ جب آپ کے دوسرے بیٹے شرف شاہ فوت ہوئے تو حیدر شاہؒ کی عمر 120 سال تھی۔ لوگوں نے چہ میگوئیاں شروع کر دیں کہ پیر حیدر شاہ بے اولاد ہو گئے ہیں، اب ان کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ آپ کے ذاتی قلمکار قاضی صاحب (نام معلوم نہیں ہو سکا) جو مرید بھی تھے اور تحریر کا کام بھی کرتے تھے، ان تک یہ بات پہنچی تو قاضی صاحب نے پیر صاحب کو یہ بات گوش گزار کی۔ رات کو باشارہ حضرت علیؑ یہ حکم ملا کہ فلاں عورت سے شادی کرنا، دو بیٹے ہوں گے، ان کے نام شرف شاہ اور رحیم شاہ رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور لوگوں کے منہ بند ہو گئے۔

کرامات ☆ مائی نوراں نامی خاتون آپ کی روٹی پکاتی تھی اور ہمیشہ باوضو ہو کر روٹی پکایا کرتی تھی۔ روٹی کا وزن سوا چھٹانک ہوتا تھا اور چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک ہی روٹی کھاتے تھے ایک دن مائی نوراں نے بغیر وضو روٹی پکائی اور بابا جی کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے وہ روٹی اپنے ہاتھ پر رکھی اور فرمایا کہ تم نے بغیر نماز ادا کیے روٹی پکائی تو دیکھتے ہی دیکھتے روٹی پتھر بن گئی۔ وہ پتھر کی روٹی اب

بھی سید الطاف حسین شاہ باغ والے کے پاس موجود ہے۔

☆ آپ کی ایک اور زندہ کرامت یہ ہے کہ آپ موضع جبیٹھل میں اپنے ایک مرید کے ہاں تشریف فرما تھے۔ وہاں ایک درویش صفت شخص آیا جو اچھا خاصا روحانی علم رکھتا تھا۔ اس نے کہا کہ اس وقت باباجی کو فقیر مانوں گا جو وہ میرے لئے تازہ کشمیری دو سیب لا کر دیں۔ چنانچہ باباجی نے مصلہ بچھایا، دو رکعت نماز نفل ادا کی اور درویش سے فرمایا کہ مصلہ اٹھاؤ چنانچہ جیسے ہی مصلہ اٹھایا تو نیچے سے دو تازہ سیب موجود تھے، درویش یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔

☆ نارنگ سیداں سے جانب مشرق باغ والا رقبہ ہے۔ آپ کے ایک مرید کی پنجالی چوری ہوگئی۔ اس مرید نے باباجی سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا پنجالی فلاں آدمی کے گھر میں رضائیوں میں پڑی ہے، مرید اس آدمی کے گھر پنجالی لینے گیا تو اس نے انکار کر دیا۔ مرید غم زدہ ہو کر باباجی کی ڈیرے کی جانب چلا تو پیچھے چوروں کے گھر رضائی کے سوراخ سے دھواں نکلا اور آگ لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے گھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ہر چیز جل کر خاکستر ہوگئی۔ اس کے علاوہ بے شمار کرامات جن میں ایک سانپ والا واقعہ ہے ایک سانپ آپ کی زیارت کے لئے آتا ہے اور راستے سے بڑے بڑے پتھر ہٹ جاتے ہیں آپ نے ایک دریا کا رخ تبدیل بھی کیا۔

حضرت سید حیدر شاہ ہمدانی کا انتقال 1900ء میں ہوا اور ڈیڑھ سو سال عمر پائی۔ آپ کا مزار نارنگ سیداں سے جانب مشرق رقبہ باغ والا قبرستان میں ایک حویلی کے اندر مرجع خلائق ہے۔ ساتھ مسجد بھی تعمیر ہے۔

حضرت سید مردان علی شاہ ہمدانیؒ (نارنگ سیداں)

سلطان العارفین حضرت سید مردان علی شاہ ہمدانیؒ، حضرت سید کرم شاہ ہمدانیؒ کے گھر موضع نارنگ سیداں میں متولد ہوئے۔ آپ کے دادا جان کا اسم گرامی حضرت سید ولی ہمدانی سرکارؒ تھا۔ اپنی ابتدائی دینی تعلیم اپنے جد امجد سے حاصل کی اور وراثتی رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ مادرزاد ولی کامل تھے۔ ایک دفعہ ڈھوک مرید ضلع چکوال کا ایک شخص حضرت باوالعل شاہؒ سوراسی شریف (مری) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت باوالعل شاہؒ نے فرمایا تم میرے پاس اتنے دور سے کیوں آتے ہو تم نارنگ سیداں میں باوا سید مردان علی شاہؒ کے مزار پر چلے جایا کرو۔ میں نے سب کچھ ان سے پایا۔ انہیں سوالاکھ اولیائے کرام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ایک مرتبہ نارنگ سیداں سے جانب جنوب ایک پہاڑی پر ہراج گاؤں کے قریب آپ نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ میں اس پہاڑی پر رہنا چاہتا ہوں اور ارادہ کیا کہ اس پہاڑی پر تالاب بنایا جائے چنانچہ مریدین نے تالاب کی کھدائی شروع کر دی۔ ایک دن وہاں چند مزدور مریدین نے عرض کی یا حضرت آج تو سخت بھوک اور پیاس لگ گئی ہے، باواجی نے پہاڑی کے اوپر مصلا بچھایا اور دو رکعت نماز نفل ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے مریدوں سے مصلا اٹھانے کو کہا، جیسے ہی مصلا اٹھایا گیا تو نیچے گرم گرم کھانا موجود پایا۔ اس کے بعد ایک پتھر اٹھانے کو کہا جب پتھر اٹھایا گیا تو نیچے سے ٹھنڈے پانی کا چشمہ ابل پڑا۔ مریدوں نے جی بھر کے کھانا کھایا اور پانی پیا اس کے بعد پتھر اپنی جگہ پر رکھ دیا اور چشمہ بند ہوگیا۔ اس جگہ کو اب مردان علی شاہؒ کا بھنوڑا کہتے ہیں۔ ایک دفعہ ڈھوک مرید کے ایک معذور مریض کو گھر والے آپ کی خدمت میں چارپائی پر اٹھا کر لائے، جونہی آپ نے دم پڑھ کر چھو کیا تو وہ صحت مند ہوگیا اور پیدل چل کر گھر گیا۔ اب بھی

ڈھوک مرید کے لوگ ہر سال دربار پر آتے ہیں، قرآن مجید کا ختم کرا کر نیاز تقسیم کرتے ہیں۔ حضرت سید مردان علی شاہ ہمدانیؒ کا وصال 1840ء میں ہوا۔ آپ نارنگ سیداں قبرستان میں ایک چاردیواری کے اندر کچی قبر میں محو استراحت ہیں، جہاں شب روز رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔

سراج الاولیاء سید السادات حضرت بھولے شاہؒ (نارنگ سیداں چکوال)

آپ کی ولادت نارنگ سیداں میں ہوئی۔ والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سید گلاب شاہؒ تھا۔ ابتدائی دینی و دنیاوی تعلیم اپنے دادا جان اور والد محترم سے حاصل۔ کی آپ صاحب کرامات ولی اللہ تھے۔ جب آپ کی عمر بیس سال ہوئی تو والدین نے محترمہ مائی اللہ رکھیؒ سے شادی کر دی۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے ایک بچہ دیا جس کا نام سید چن پیر شاہؒ رکھا گیا۔ سید چن پیرؒ کتوں سے بہت ڈرتے تھے۔ ایک دفعہ سید بھولے شاہؒ اپنے بیٹے کے ہمراہ مریدوں کے پاس موضع چاولی گئے ہوئے تھے۔ ان دنوں یہاں بجلی نہیں تھی۔ رات کو ایک مرید نے مذاق کیا اور دیا بجھا دیا اور کہا کتا آیا۔ چن پیر صاحبؒ ڈر گئے، مرید نے دو تین بار ایسا کیا، اسی اثنا میں سید بھولے شاہؒ بھی آ گئے اور فرمایا دیا تو جل رہا ہے اور ساتھ ہی دیا جل اٹھا مگر تھوڑی دیر بعد سید چن پیر شاہؒ انتقال کر گئے، جنہیں نارنگ میں دفن کیا گیا۔ اکلوتے صاحبزادے کی موت کا آپ کے دل پر شدید اثر ہوا۔ بالآخر 1825ء میں سید بھولے شاہؒ بھی وصال فرما گئے جنہیں چن پیر شاہؒ کے مزار کے ساتھ دفنایا گیا۔ آپ دونوں کے مزارات کے اوپر خوبصورت روضہ تعمیر کیا گیا ہے جو کہ نارنگ گاؤں کے مرکز میں ہے۔ روضہ ایک چاردیواری کے اندر ہے چاردیواری کے احاطہ میں خاندان کے دیگر افراد کی قبور بھی ہیں۔ روزانہ بے شمار لوگ مزار پر حاضری دیتے ہیں اور بامراد لوٹتے ہیں۔

سید باقر شاہ ہمدانی بن سید اشراف علی شاہ ہمدانیؒ و خانوادہ (شراف شاہاں نارنگ سیداں چکوال)

آپ اپنے وقت کے مشہور تھے۔ مادری پدری فقیر تھے۔ ہر وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ آپ نے گوجر خان کے جنگلات میں عبادت کی۔ آپ کی ہر وقت عبادت اور ذکر و اذکار کی وجہ سے فتح جنگ، گوجر خان اور چکوال کے بیشتر لوگ آپ کے معتقد ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ عبادت الٰہی اور رشد و ہدایت میں گزارا۔ راجگان، بٹ، سکھ اور دیگر اقوام کے لوگ آپ کے معتقد تھے۔ آپ کے ہاتھوں کئی سکھ مسلمان ہوئے اور انہی کی جانب سے آپ کو ایک وسیع رقبہ الاٹ کیا گیا۔ آپ کا مزار نارنگ سادات کے مرکزی قبرستان میں چاردیواری میں واقع ہے۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند (مخدوم سید زمان شاہ ہمدانی اور مخدوم سید سلطان شاہ ہمدانی آف کرولی) مذکور ہیں۔

مخدوم زمان شاہ ہمدانی ابن سید باقر شاہ ہمدانی: آپ سید باقر شاہ جیؒ کے بڑے بیٹے تھے۔ 1800ء کی دہائی میں پیدا ہوئے۔ نورانی چہرہ، رعبدار اور دبدبہ کی شخصیت کے مالک تھے۔ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے علاقہ کے اعزازی قاضی تھے۔ اپنے فیصلوں اور

نسب کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ومعروف تھے۔آپ کے فیصلوں پرعمل درآمد ہوتا تھا۔اس کے ساتھ ساتھ نیک وصالح اورغریب پرور بھی تھے۔آپ نے ایک دائرہ بنایا ہوا تھا جہاں لوگوں کولنگر کھلایا جاتا اوراسی دائرے میں آپ رشدوہدایت بھی کرتے تھے۔چونکہ خاندانی طور پر رئیس تھے اسلیے اپنا سارے دھن غربا میں تقسیم کیا اوراوربھوکوں کھانا کھلایا۔دائرہ چونکہ اب ختم ہو چکا ہے۔اس جگہ اب گھر بن گئے ہیں۔لیکن یہ دائرہ اب بھی موجود ہے ۔آپ کا مزار اپنے اجداد کے ساتھ ایک چاردیواری میں واقع ہے۔سلسلہ نسل میں تین فرزند ہوئے۔شرف شاہ،عباس علی شاہ اورمبارک شاہ عرف ماکھی شاہ مذکور ہیں۔شرف شاہ بن زمان شاہ نیک صالح بزرگ تھے۔اپنے اجداد کی طرح غریب پرور اورنیک سیرت بزرگ تھے۔سلسلہ نسل میں دوفرزند سید گلاب شاہ اورسید امیر شاہ سوار ہمدانی مذکور ہیں۔

سید امیر شاہ سوار ہمدانی بن شرف شاہ ہمدانی علاقہ بھر کی سیاسی سماجی اورہردلعزیز شخصیت تھے۔اپنے وقت کے بہترین نیزہ باز تھے۔کئی مقابلوں میں حصہ لیا اوروائسرائے ہند کی جانب سے بھی بہترین نیزہ بازی کی وجہ سے انعام لیا۔گھڑسواری کی دنیا میں ایک بہت بڑا نام تھا۔ان کو 1910ء میں ان کی شاندار کارگردگی پر انگریز ڈی سی نے 2 مربع زمین منٹگمری (ساہیوال) میں الاٹ کی بعدازاں کرنل ایچ اے نیوٹن نے ان کو انگریز فوج میں رسالدار بھرتی کرنے کی آفر دی لیکن انہوں نے ٹھکرادی۔علاقے کے رئیس اورگوجرخان میں پیش نماز بھی رہے۔1956ء میں وفات پائی اورمرکزی قبرستان میں مدفن ہوئے۔مولانا حاجی پیر سید عاشق حسین شاہ سوار ہمدانی ایک اچھے باعمل نیک سیرت عالم دین تھے۔آپ کا شمار علاقے کے معزز ترین افراد میں ہوتا تھا۔آپ جامع مسجد سادات نارنگ سیداں سمیت بیشتر مساجد میں پیش نماز رہے۔ 10 محرم کو شبیہ ذوالجناح برآمد کرواتے تھے۔اوراپنی پوری زندگی مشن امام حسینؑ اورفروغ عزاداری کیلیے وقف کی۔اپنے والد کی طرح بہترین گھڑسوار بھی تھے۔ 1987ء میں حج بیت اللہ کی زیارت سے مشرف یاب ہوئے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند مذکور ہے۔

سید شفقت عباس ہمدانی دربار عالیہ سراج الاولیاء حضرت سید باقر علی شاہ ہمدانی (دارے والے نارنگ سیداں) سے وابستہ ہیں۔آپ شاہ سوار اعظم وسلطان نیزاباز سید امیر شاہ سوار آف نارنگ سیداں کے پوتے ہیں۔نارنگ سیداں کی سیاسی اورسماجی وعلمی اور ہردلعزیز شخصیت سید شفقت عباس اپنے آباؤ اجداد کی طرح گاؤں کے اورعلاقے بھر کے غریبوں کے مسائل کے حل کے لیے کوشاں رہتے ہیں اوراپنے باپ دادا کی طرح ان کے دروازے لوگوں کے لیے کھلے ہیں اورعلاقے بھر کے لوگ ان کوعزت اوراحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اوریہ نارنگ سیداں کے ممتاز زمیندار اومہمان نواز گھرانے میں پلے بڑھے والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں جوکہ اپنے سابقہ خاندانی روایات کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔امام حسینؑ کے عزادار اورصوم وصلوۃ کے پابند ہیں۔

مخدوم سلطان علی شاہ ہمدانی ابن سید باقر شاہ ہمدانی (مدفن کڑولی شریف گجرخان ضلع راولپنڈی): آپ سید باقر شاہ جیؒ کے چھوٹے بیٹے تھے۔نارنگ سیداں سے ہجرت کر کے کڑولی شریف گجرخان چلے گئے وہاں چونکہ حضرت صاحب کی بہت زیادہ مریدین اور معتقدین تھے۔ان کی گزارش پر اوردین کی اشاعت کے لیے وہاں جانا مقصود تھا۔ وہاں کے ایک سکھ قبیلہ کے سردار نے اس وقت 560 کنال زرعی اراضی شہر گجرخان میں حضرت سید پیر باقر علی شاہ ہمدانی کو انعام کی اوراسلام لایا اورپیر صاحب نے اسکو ایک باز دیا۔چونکہ نارنگ سیداں میں اس خاندان کا رقبہ وسیع تھا لہٰذا ان کے بڑے بیٹے مخدوم سید زمان شاہ ہمدانی نے گاؤں نارنگ سیداں میں مکمل سکونت اختیار کی اور وہاں 50 سال اپنے دارے پرروزانہ عدالت کرتے تھے۔آنریری مجسٹریٹ رہے،انگریز دور میں اپنے

دارے پر فیصلے کرتے تھے اوران کا لنگر چلتا تھا اور مخدوم سید سلطان علی شاہ ہمدانی کڑولی شریف گجر خان چلے گئے اور وہاں کی زمین سنبھالی ،وہاں بھی آباؤ اجداد کی طرح گجر خان کوٹ سیداں کڑولی شریف میں سرداری کی۔ بہت بڑے مہمان نواز ،رعب دار اور باپردہ گھرانہ تھا۔ ان کی اولاد میں قبلہ پیر مولانا سید امیر حسین شاہ ہمدانی جو کہ ایک مخلص مومن اور متقی عزادار تھے۔ انہوں نے صندل راجگان کو علم سے آراستہ کیا۔ وہ شاہ سوار اعظم سلطان نیزا باز حاجی پیر سید عاشق حسین شاہ سوار مرحوم نارنگ سیداں کے بہنوئی اور چچازاد تھے۔ان کے دوسرے بھائی ہیڈ ماسٹر سید تصدق حسین شاہ ہمدانی تھے۔ان کے ایک ہی اکلوتے بیٹے ہیں جن کا نام حضرت پیر سید ضمیر حسین شاہ ہمدانی کڑولی شریف والے مادری و پدری فقیر ہیں۔ پورا پنجاب اور تحصیل گجر خان انکا ادب احترام کرتے ہیں اور سال میں دو بار عرس مبارک کراتے ہیں۔ یہ دربار عالیہ حضرت پیر سید سلطان علی شاہ ہمدانی کڑولی شریف گجر خان سے وابستہ ہیں۔ پیر صاحب بہت سخی بہادر اور فرشتہ صفت رحمدل سید زادے ہیں۔ باوا سید چن پیر شاہ ہمدانی آف کڑولی شریف بہت نامور، بہادر، سخی اور لجپال انسان تھے۔اس کے ایک بیٹے پیر سید فیصل شاہ ہمدانی بھی دربار شریف کے ساتھ وابستہ ہیں۔

بحوالہ تحریر: سید زادہ شفقت عباس ہمدانی دارے والے آف نارنگ سیداں۔

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ آغا سید مشتاق حسین ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال)

آپ یکم اکتوبر 1962ء کو نارنگ سیداں میں پیدا ہوئے۔آپ انتہائی فطین، ذہین اور کمال فہم ادراک کے مالک تھے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد دینی تعلیم حصول کے لیے مدرسہ آیۃ اللہ الحکیم راولپنڈی میں داخلہ لیا۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے قم المقدس تشریف لائے۔تعلیم مکمل کرنے بعد اپنے وطن مالوف کو مراجعیت فرمائی۔تبلیغ دین مبین کے لیے کوٹلی آزاد کشمیر کو اپنا مسکن بنایا۔وہاں مدرسہ شہید الحسینی کی بنیاد رکھی۔ایک عرصے تک اس عظیم عالیشان ادارے کے منتظم اور پرنسپل رہے۔اپنے جد سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کے نقش وقدم پر چلتے ہوئے آزاد کشمیر کے طول وعرض میں تعلیمات محمد وآل محمدؐ کو پہنچایا۔متعدد مساجد تعمیر کرائیں اور بیسیوں مقامات پر عزاداری سید الشہداء کا سلسلہ شروع کروایا۔اور ذاتی دلچسپی لے کر اسے پروان چڑھایا۔ پھر راولپنڈی واپس آ گئے۔اور موہڑہ چھپڑ چکری روڈ پر مدرسہ زینبیہ برائے طالبات کی بنیاد رکھی۔ جہاں سے بڑی تعداد میں بچیاں فارغ التحصیل ہوکر ملک کے کونے کونے میں مذہب وملت کی تعمیر وترقی میں مصروف عمل ہیں۔آپ مختصر علالت کے بعد 14 مئی 2017ء کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔وصیت کے مطابق آپ کو مدرسہ ہذا میں دفن کیا گیا۔

فخر سادات ہمدانیہ ڈاکٹر سید آغا حسین ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال)

سید حسن شاہ ہمدانی کے گھر یکم فروری 1943ء نارنگ سیداں ضلع چکوال پاکستان میں ایک گوہرِ نایاب نے آنکھ کھولی،جن کا نام سید آغا حسین ہمدانی رکھا گیا، جو سید خادم حسین شاہ سے چھوٹے تھے۔آغا حسین ہمدانی نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں نارنگ

سیداں سے حاصل کی ۔آپ کے والد محترم چونکہ ایک مذہبی شخصیت تھے اسی وجہ سے بچپن ہی میں ڈاکٹر صاحب نے قرآن مجید کی بھی تعلیم حاصل کر لی ۔ڈاکٹر صاحب نے میٹرک جاتلی ضلع چکوال سے مکمل کی ۔گورنمنٹ کالج چکوال سے ایف اے اور بی اے کیا۔اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اپنے گاؤں اور گھر کو خیر باد کہا اور علم کی تلاش میں راولپنڈی آ گئے ۔یہاں آ کر ڈاکٹر صاحب نے کالج میں داخلہ لیا اور اپنے علم کی پیاس بجھانے اور علم کی لازوال دولت کو سمیٹنے کی کوشش شروع کر دی ۔گارڈن کالج راولپنڈی سے ایم اے تاریخ کی تعلیم پائی ۔پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے (سیاسیات) کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اسلام آباد یونیورسٹی سے ایم فل (تاریخ) اور قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے پی ایچ ڈی (تاریخ) کی اعلیٰ اسناد حاصل کیں ۔ایم فل کے دوران امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی معرکتہ الآراء کتاب ذخیرۃ الملوک سے اخلاقی وسیاسی فلسفہ پر مکالمہ تحریر کیا جبکہ پی ایچ ڈی کے لیے انگریزی میں سلاطین دہلی کی سرحدی پالیسی پر مکالمہ لکھا ۔دونوں مقالے قومی ادارہ برائے تحقیق وتاریخ وثقافت پاکستان (اسلام آباد) نے شائع کیے علاوہ ازیں آپ نے فاطمہ جناح ؒ، حیات وخدمات، ذکرِ شاہ ہمدانؒ، آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اردو میں اور انگلش میں قائداعظم محمد علی جناحؒ، شاہ ہمدانؒ کا فلسفہ اخلاقی وسیاسی، سلاطینِ دہلی کی سرحدی پالیسی، تحریک پاکستان کے پچاس سال، پچاس روشن ستارے اور شاہ ہمدانؒ یادگاری نمبر (بین الاقوامی شاہ ہمدانؒ کانفرنس مقالات) تحریر کیے ۔اور چالیس سے زائد تحقیقی مقالات بھی قومی اور بین الاقوامی شہرت یافتہ اداروں میں شائع کیے ۔آپ نے بطور استاد گورنمنٹ کالج پنڈ دادنخان، گورنمنٹ کالج گوجرخان، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد اور قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں پڑھایا۔آپ قائداعظم اکیڈمی کراچی میں ڈپٹی ڈائریکٹر ریسرچ اور 1984ء میں قومی ادارہ برائے تحقیق وتاریخ وثقافت اسلام آباد میں بطور محقق اعلیٰ کام کرتے رہے، جب کہ 1997ء میں قومی ادارہ برائے تحقیق وتاریخ وثقافت قائداعظم یونیورسٹی میں ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے ۔آپ نے تحقیقی مواد کے حصول کے لیے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (انڈیا) آفس لائبریری (لندن)، آکسفورڈ یونیورسٹی اور کیمبرج یونیورسٹی (یوکے) کے دورے کیے۔

فروری 1990ء میں اسلامی انقلاب کی تقریب میں شرکت کے لیے بطور رکن پاکستانی وفد، اسلامی جمہوریہ ایران کے مہمان کی حیثیت سے ایران گئے اور دانش گدائے ایران، راہ خدائے تہران، موسس فرہنگ اسلامی تہران، اس تلعنہ قصے مشاہد اور عسفان کے تاریخی مقامات کی سیر کی ۔اس دورے میں آپ نے ایران کے قائد علی خامنہ ای، صدر ایران ہاشمی رافسنجانی، رئیس مجلس علامہ کروبی، سینئر نائب صدر علامہ موسوی، ڈاکٹر خاتمی وزیر ارشاد کے علاوہ اہم سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں کیں ۔ایرانی ریڈیو اور ٹی وی پر حضرت امام خمینیؒ کے متعلق انٹرویو دیے ۔آپ ضلع چکوال کی اہم سماجی شخصیت بھی تھے ۔آپ نے اپنی محنت اور کوشش سے اپنے علاقے میں سڑکیں، اسکول اور ہسپتال قائم کروائے ۔آپ نے 1984ء میں پاکستان کی سطح پر سادات ہمدانیہ کا اجتماع بلایا اور سادات کے اصرار پر ہمدانیہ سادات کونسل پاکستان تشکیل دی گئی ۔جس کا آپ کو صدر چن لیا گیا۔اس کے بعد پاکستانی، کشمیری اور حضرت شاہ ہمدانؒ کے عقیدت مندوں کے اصرار پر انٹرنیشنل شاہ ہمدانؒ اسلامک ایسوسی ایشن قائم کی گئی، جس کا صدر بھی آپ کو ہی چنا گیا۔جس کے تحت قومی اور بین الاقوامی شاہِ ہمدانؒ کانفرنس منعقد کی گئی ۔آپ کی کاوش سے شاہِ ہمدانؒ کے افکار کو نہ صرف پاکستان کی سطح پر اجاگر کیا گیا بلکہ ایران، انگلستان، امریکہ، مقبوضہ کشمیر اور ہندوستان میں بھی امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کو متعارف کرایا گیا۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات

میں وادی بلتستان میں ہزاروں افراد آپ کے عقیدت مند ہیں اور آپ کی وساطت سے سکردو، سرمیک اور خپلو میں شاہ ہمدان خانقاہوں کی تعمیر نو کی گئی اور مدرسہ شاہ ہمدانؒ سرمیک میں فارسی کلاسوں کا اجرا، اسلامی جمہوری ایران خانہ فرہنگ راولپنڈی کے سرپرست آقائے محمد باقی شہبازی، آقائے محسنیان اور آقائے مہدی رکنی کے مبارک ہاتھوں سے کروایا۔ آپ نے پاکستان میں فارسی شناسی اور ثقافتی اقدار کے فروغ کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے بہت سے اعزازات حاصل کیے مثلاً 1980ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے ہجرہ میڈل، 1990ء میں ایرانی اسپیکر کی طرف سے خمینی میڈل اور 1990ء میں وزارت تعلیم حکومت پاکستان کی جانب سے قائداعظم میڈل کا اعزاز حاصل کیا۔ 1994ء میں گورنمنٹ آف تاجکستان نے حضرت شاہ ہمدانؒ کانفرنس منعقد کروائی، حکومت تاجکستان کے صدر امام علی رماعوف نے آپ کو شاہ ہمدانؒ ایوارڈ سے نوازا۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایوارڈ آپ کو آپ کی وفات کے بعد عطا کئے گئے جو کہ آپ کے ورثاء نے وصول کیے۔

محترمہ مائی مستوراں بیؒ (مزار مبارک نارنگ سیداں چکوال)

ولیہ کاملہ محترمہ مائی مستوراں بیؒ 1888ء میں موضع نارنگ سیداں میں سید نیاز علی شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئیں۔ آپ مادرزاد ولیہ سیدزادی تھیں۔ مستورات کو فیضاب کیا۔ آپ کا انتقال 1973ء میں ہوا۔ نارنگ سیداں قبرستان میں پختہ قبر نما مزار واقع ہے۔ جسکے گرد چار دیواری سید بشیر حسین شاہ ہمدانی ابن سید مختار حسین شاہ ہمدانی نے تعمیر کروائی۔ مزار مبارک پر صرف خواتین کو آنے جانے کی اجازت ہے۔ عورتیں منت مانتی ہیں۔ تو ان کے الفاظ یہ ہوتے ہیں اے مائی مستوراں بیؒ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں تجھے حلوہ دوں گی۔ اور جیسے ہی منت پوری ہوتی ہے وہ خاتون حلوہ لے کر مزار پر پہنچ جاتی ہے۔ تھوڑا سا حلوہ مزار پر رکھ کر بقیہ لوگوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ان کی نسل میں سید الف شاہ ولد سید دستار علی شاہ قبیلہ شراف شہال ہیں۔ اس کے تین بیٹے سید مردان علی شاہ، پیر سید چنن شاہ ہمدانی، سید جوت علی شاہ ہیں۔ سید چنن شاہ کی نسل میں سید مختار حسین شاہ، سید بشیر حسین شاہ مرحوم تھے۔ بہت بہادر اور شریف النسل تھے۔ سید مختار حسین شاہ کا ایک بیٹا سید بشیر حسین شاہ ہے جس کے دو بیٹے سید حسن عباس و سید کامران عباس ہیں جو کہ دربار مائی سیدہ مستوراں بی بیؒ سے وابستہ ہیں۔

سید حیات علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال)

خاندانِ سادات ہمدانیہ کے بزرگان کی دینی، علمی و روحانی خدمات سے زمانہ ہمیشہ مشرف یاب ہوا ہے۔ خاندانِ سادات ہمدانیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب وہ علمی میدان میں آئے تو علم کے ایسے جوہر دکھائے کہ اہلِ علم اِن کے معترف ہو گئے۔ ایسا ہی سادات ہمدانیہ کے روشن ستارے سید حیات علی شاہ ہمدانی (مرحوم) جن کی بدولت اسلام کی شمع نے بہت سے علاقوں کو روشن کیا۔ اللہ نے آپ کو تین بیٹے سید احمد شاہ، سید محمد شاہ، سید جعفر شاہ سے نوازا۔

سید احمد شاہ (مرحوم): آپ نے دین اور دنیا کی تعلیم اپنے گاؤں سے ہی حاصل کی اور لوگوں کو اپنے گاؤں ہی میں دینی تعلیم دیتے رہے۔ اللہ نے آپ کو ایک بیٹے سید نذر حسین شاہ ہمدانی سے نوازا۔

سید محمد شاہ (مرحوم): آپ نے دینی و دنیاوی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ آپ کا گاؤں میں ہی مدفن ہے۔

سید جعفر شاہ ہمدانی (مرحوم): آپ نے دینی اور دنیاوی تعلیم گاؤں بھگوال سے حاصل کی۔ آپ نے مدرسہ سے قرآن حفظ کیا اور حفظ کے بعد مختلف گاؤں جا کر لوگوں کو دین سے روشناس کروایا۔ پھر اپنے گاؤں واپس آ کے گاؤں میں ہی لوگوں کو دینی تعلیم دیتے رہے۔ آپ کی عمر 120 سال تھی۔ آپ کی قبر مبارک اپنے گاؤں نارنگ سیداں میں ہے۔

حضرت سید زمان شاہ ہمدانیؒ (نیلہ)

نیلہ مرشد پاک حضرت سید زمان شاہ ہمدانیؒ کا مزار اقدس تھانہ نیلہ کی عمارت کے پہلو میں ایک نشیبی جگہ پر مرقع انوار ہے۔ جس سے ساتھ امام بارگاہ کی عمارت بھی قائم ہے۔ حضرت سید زمان شاہؒ اپنے وقت کے فقید المثال ولی اللہ تھے۔ ساری عمر عوام الناس کو فیوض و برکات سے نوازا۔ آج بھی جوق در جوق لوگ دربار پر حاضری دے کر بامراد لوٹتے ہیں۔

حضرت سید نور الحسنؒ نیلہ: فخر الاولیاء حضرت باوا سید نور الحسن شاہؒ کئی سو سال پہلے موضع ہرنیالی سیداں ضلع راولپنڈی سے ہجرت کر کے موضع نیلہ تشریف لائے۔ یہاں ہی دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ لوگوں کو دین کی باتیں بتاتے جو دلوں میں اس طرح پیوست ہو جاتیں کہ وہ سراپا عمل بن جاتے۔ آپ کے حلقہ ارادت میں لاتعداد مریدین تھے جو آج بھی نیلہ کے پاس ہیں۔ بعد از وصال آپ کو نیلہ میں ہی دفن کیا گیا۔ آپ کا روضہ قبرستان کے اندر ہے ساتھ ہی دوسری قبر میں باوا جی کی زوجہ محترمہ بھی محو استراحت ہیں۔

سید غلام علی شاہ ہمدانی سرکارؒ (مزار مبارک میرا شریف چکری)

حضرت سید غلام علی ہمدانیؒ 1861ء میں نارنگ سیداں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ناظرہ قران نارنگ سیداں میں پڑھا اور علوم متدولا کی تکمیل ڈھوک میکی ضلع اٹک سے کی۔ حضرب محبوب سبحانی جلالپوری کی خاص نظر عنایت تھی اور انہوں نے ہی باوا جی کو خرقہ ولایت دی تھی۔ حضرت محبوب سبحانی کے حکم پر میرا شریف راولپنڈی میں سکونت اختیار کی اور اوراد و وظائف کے سخت پابند تھے۔ 15 محرم 1924ء کو آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا مزار میرا شریف میں ہے۔ سید غلام علی شاہ ہمدانیؒ فارسی کے قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ آپ کا دیوان دیوان غلام حیدر فارسی مطبع لکشمی آرٹ سٹیم پریس راولپنڈی نے شائع کیا ہے جو عشق دوارفتگی کا مظہر ہے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے دو فرزند (سید احمد شاہ ہمدانی ماروی اور سید محمد شاہ ہمدانی) متولد ہوئے۔

☆ اولاد سید احمد شاہ ماروی سے پیر سید اجمل حسین مبشر ہمدانی، سید اعجاز ہمدانی، سید امتیاز ہمدانی، سید مشتاق ہمدانی، سید برکات ہمدانی، سید سجاد ہمدانی، سید فیاض ہمدانی اور سید حسنات ہمدانی مذکور ہیں۔

☆ اولاد سید محمد شاہ ہمدانی سے سید فاروق شاہ ہمدانی، ڈاکٹر سید سلیم اختر، سید شفقات احمد، سید افتخار حسین اور سید تنویر محمد شاہ ہمدانی صاحب مذکور ہیں۔

سید فاروق شاہ ہمدانی انڈسٹریلٹ تھے اور اس کے سلسلہ نسل سے دو فرزند سید حامد شاہ اور سید رضا شاہ مذکور ہے۔ سید حامد رضا سے اس کے دو فرزند سید محب اور سید عاقب مذکور ہیں۔ ڈاکٹر سید سلیم اختر ہمدانی پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں اور امریکہ میں مقیم ہیں۔ اس کے تین فرزند سید وسیم اختر، سید شاید شاہ اور سید احتشام شاہ مذکور ہیں۔ سید وسیم اختر سے انکا فرزند سید موسیٰ مذکور ہے جبکہ سید احتشام سے سید التمش مذکور ہے۔ سید شفقت احمد ہمدانی مرحوم سابق چیرمین یونین کونسل اڈیالہ تھے اس کے دو فرزند سید شہریار اور سید اسفند یار مذکور ہیں۔ سید افتخار حسین ہمدانی پیشے سے زمیندار ہیں۔ اس کے سلسلہ نسل میں دو فرزند سید کاشف علی اور سید مہتاب علی مذکور ہیں۔

پیر سید تنویر محمد شاہ ہمدانی ضلع راولپنڈی کی نامی گرامی سیاسی سماجی و فیصلہ ساز شخصیت ہیں۔ آپ نے کچھ عرصہ قبل ممبر صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا اور ضلع کونسل راولپنڈی کے ممبر بھی رہے۔ سیاسی سماجی حلقوں میں نمایاں عزت و احترام اور اثر ورسوخ کی حامل شخصیت ہیں۔ نہایت نفیس اور کشادہ دل شخصیت ہیں۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگان و اسلاف کی روایات کے امین و پاسدار ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل سے دو فرزند سید گوہر علی شاہ ہمدانی اور سید محمد شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

حوالہ: مقامی صدری روایات وسینہ گزٹ

سید امام علی شاہ ہمدانیؒ وسادات بنگالی شریف (آستانہ عالیہ حسینیہ ہمدانیہ بنگالی شریف)

بانی خانقاہ پیر سید امام علی ہمدانیؒ 1872ء میں کولیاں حمید میں پیدا ہوئے۔ اپنے نام کے جز اول امام کا اثر ونفوذ آپ کی حیات مبارکہ میں نظر آیا۔ آپ جب فوج میں ملازم ہوئے تو وہاں بھی امام تھے۔ قاسم العلوم والخیرات مولانا خواجہ قاسم موہڑویؒ کے خلفا میں سے تھے۔ قبلہ موہڑویؒ کی نماز جنازہ بھی ان کی وصیت کے مطابق سید امام شاہ سرکار نے پڑھائی۔ جب آپ فوج میں تھے تو آپ کا خصائل حمیدہ کی بناء پر بہت احترام تھا۔ اسی دوران آپ کی کرامات نے آپکو مرجع خلائق بنا دیا۔ بکثرت رجوع خلائق کی وجہ سے فوجی ملازمت ترک کر کے بھنگالی شریف کو مرکز فیوض وروحانی بناتے ہوا اپنا مسکن بنایا۔۔ 1957ء میں دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ کا سلسلہ نسل چار فرزندوں (قبلہ سید محبت حسین شاہ، قبلہ عبداللہ شاہ، قبلہ محبت شاہ و سید سلطان شاہ صاحب) سے چلا۔ حضرت امام الاولیاء کے وصال کے بعد ابتداء میں اس کے بڑے صاحب زادے سید محبت حسین شاہ صاحب نے مسند ارشاد سنبھالی۔ چونکہ قبلہ امام علی شاہؒ نے اپنا جانشین قلبہ عبداللہ شاہ صاحب کو قرار دیا تھا اور عوام کا بھی ان کی طرف رجوع تھا اسلیے پیر محبت حسین شاہ نے روایتی خانقاہی نظام سے نفی فرماتے ہوئے اپنے بھائی عبداللہ شاہ کو بخوشی مسند ارشاد حوالے کی۔ مسند ارشاد وسجادہ نشینی سے پہلے پیر عبداللہ شاہ ہمدانی صاحب فوج میں ملازم تھے۔ دوران ملازمت کئی کرامات کا صدور ہوا۔ آپ کی کرامات کے چرچے پورے نوشہرہ چھاؤنی میں ہونے لگے اور ایک کرامت کے سبب پاک آرمی نوشہرہ کینٹ میں ایک ہال پیر صاحب کے نام سے منسوب ہے۔ اپنے والد کی مسند ارشاد پر بیٹھتے ہی اپنے روحانی و اصلاحی فیض سے اہل علاقہ و دور دراز کے لوگوں کو فیض دینے لگے۔ آپ کا وصال 1988ء میں ہوا۔ آپ کا جنازہ بھی ایک کرامت ہے جو لاکھوں لوگوں نے دیکھا۔ سخت گرمیوں کے دن تھے اور جنازہ کا بھی دوسرا دن تھا مگر چہرہ بالکل تر وتازہ تھا۔ جب جنازہ شروع ہوا تو ہلکی

پھلکی پھوار اور جنازہ کے اوپر ابابیلوں کا سایہ تھا۔ آپ کی تدفین تک ابابیلوں نے سایہ کیے رکھا۔ یہ دور حاضر کی زندہ کرامت ہے جو لاکھوں لوگوں نے دیکھی۔ ان خصوصیات کی بدولت لاکھوں لوگ بھنگالی شریف خانقاہ سے وابستہ ہیں۔

سید محمد غوث علی شاہ ہمدانی ؒ (آستانہ عالیہ علاول شریف)

حضرت سید محمد غوثؒ 1902ء میں خواجہ آباد شریف متصل علاول شریف مارتھ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی سید حیات علی شاہ ہمدانی تھے۔ جو حضرت شمس العارفین کے خلیفہ مجاز تھے۔ سید غوثؒ نے علم متدولہ اپنے والد سے حاصل کیے۔ آپ پیر کامل، بلند پایہ عالم دین، مایہ ناز ادیب اور شاعر تھے۔ رسالہ ہدیۃ الصفیاء فی مسئلہ سماع الصلحا پر آپ کی عربی تقریظ درج ہے۔ جو علم کا کمال ہے۔ جناب بے حد خوبصورت اور بارعب تھے۔ نہایت خوش پوش تھے مگر ساری عمر باوضو رہے۔ آپ کی بے شمار کرامات ہیں۔ مختصر علالت کے بعد آپ کا وصال یکم صفر بمطابق 15 جولائی 1961ء کو ہوا۔ اور آبائی قبرستان میں اپنے والد کے پہلو میں مشرق کی جانب مدفن ہے۔ آپ کا پنجابی کلام قلمی صورت میں خواجہ آباد شریف علاول شریف کی لائبریری میں محفوظ ہے۔

حضرت پیر سید فتح شاہ ہمدانی ؒ (مزار مبارک دریا سواں کا جنوبی کنارہ نارنگ سیداں چکوال)

آپؒ نارنگ سیداں میں متولد ہوئے۔ صاحب کشف و کرامت سالک مجذوب فقیر تھے۔ آپ کا نسبی تعلق سخی سید شاہ اسحٰق نوری پاک ہمدانی ؒ سے تھا۔ آپ سیف الزبان و مستجاب الدعواۃ بزرگ تھے۔ اہل دیہہ میں آپ کی بے شمار کرامات کا شہرہ آج بھی ہے۔ دیسی کھدر کا بنا لنگوٹ آپ کا نذرانہ ہوتا تھا۔ اہل علاقہ کہتے ہیں کہ آپ جس کا لنگوٹ قبول کر لیتے اسکی مراد بحکم خدا پوری ہو جاتی تھی۔ آج بھی روزانہ سینکڑوں لوگ آپ کے مزار پر سلامی کرنے آتے ہیں اور بامراد لوٹتے ہیں۔ آپ کا مزار اقدس نارنگ سیداں چکوال میں دریائے سواں کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ خداوند کریم آپ کے مزار مبارک پر رحمتوں و برکتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

حضرت سید غلام محی الدین ہمدانی ؒ (علاول شریف)

آپ کی ولادت 1906ء میں خواجہ آباد شریف متصل علاول شریف مارتھ میں ہوئی۔ ابتدائی درسی کتب چچا حضرت سید غلام علی شاہ ہمدانیؒ (میرا شریف) سے پڑھیں اور قاضی احمد شاہ سکنہ چاولی سے تحصیل علم کیا۔ ثالث خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ اپنے بڑے بھائی کی طرح پنجابی شاعری سے خصوصی شغف تھا۔ صاحب کرامات بزرگ، بہترین گھڑسوار، نشانہ باز اور غیور تھے۔ نہایت مہمان نواز اور غریب پرور تھے۔ سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں قلب کے عارضہ سے 1979ء کو رحلت ہوئی اور خواجہ آباد شریف (علاوہ شریف) میں روضہ مبارک کے باہر مدفن ہیں۔ آپ کے تین صاحبزادے ہیں۔

مختصر تعارف سید عبداللہ شاہ ہمدانیؒ ابن سید زمان شاہ ہمدانیؒ (ڈھڈیال چکوال)

آپ صاحب کرامت اور کشف کاملہ کے امیں تھے۔آپ کا گھر اسی مقام پر واقع تھا جہاں ان کے جدامجد سخی سلطان سید اسحاق نوری ہمدانیؒ کی رہائش تھی اور اس کے ساتھ ملحقہ جامع مسجد قدیم ہے جو باوا سید اسحاق نوریؒ کے نام منسوب ہے۔آپ چار واسطوں سے بابا شاہ اسحاقؒ سے منسلک ہیں۔آپ نے اپنے صحن سے مسجد جانے کے لئے راستہ بنا رکھا تھا۔مسجد کے پانی کے لئے تالاب سادات سے پانی لایا جاتا تھا۔اس کے لیے با قاعدہ خادم مسجد مقرر تھا لیکن آپ نماز تہجد کے بعد اس کا انتظام فرما دیتے اور جب خادم پانی لانے کے لیے آتا تو ٹینکی کو بھرا ہوا پاتا۔وہ شخص بڑا متجسس ہوا کہ مسجد میں پانی کون لاتا ہے،ایک دن اس نے اس راز کو پانے ک لئے پوری رات مسجد کے ساتھ لکڑیوں والے کمرہ میں چھپ کر گزارنے کا فیصلہ کیا۔کیا دیکھتا ہے کہ بابا سید عبداللہ شاہ صاحبؒ آدھی رات کو تالاب سے پانی لا رہے ہیں۔تین مٹکے ان کے سر پر ہیں اور بابا جی اپنا ورد پڑھتے جا رہے ہیں،وہ پانی والے مٹکے خود بخود ٹینکی میں الٹ جاتے ہیں،اسی طرح دوسرا پھیرا لگتا ہے۔تیسرا بھی۔خادم مسجد یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کو ضبط نہ کر سکا۔۔جب چوتھی دفعہ بابا جی صحن مسجد میں ورد کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں تو خادم نے کہا بابا جی تسی او۔۔اسکا یہ کہنا تھا کہ تینوں مٹکے بابا جی کے سر پہ آن گرے اور تمام پانی ضائع ہو گیا اور بابا جی کو کافی تکلیف پہنچی۔۔بابا جی عبداللہ شاہ صاحبؒ نے خادم کو کہا کہ عقل کے اندھے اگر تو نے یہ ماجرا دیکھ ہی لیا تھا تو خاموش رہتا،پھر اس دن کے بعد یہ معاملہ بند ہو گیا۔

علامہ سید فیض علی شاہ ہمدانی (ڈھڈیال)

آپ سید احمد شاہ ہمدانی کے گھر 1919ء میں ڈھڈیال میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد دینی تعلیم کے حصول کے لیے عراق گئے۔وہاں آیت اللہ خوئی کی شاگردگی اختیار کی۔دینی تعلیم کے حصول کے بعد پاکستان آکر وعظ ونصیحت ومجالس عزاء میں شرکت شروع کی۔1969ء سے 1970ء تک راولپنڈی کے علاقے رتہ امرال کی علی مسجد میں بحیثیت خطیب وپیش نماز رہے۔1970ء سے تا وفات اسلام آباد جی سکس ٹو میں پیش نماز رہے۔اور اسی عرصہ میں مسجد سادات ڈھڈیال کے متولی بھی رہے۔مسجد سادات ڈھڈیال کیتز ئین وآرائش،خطیب مسجد کے لیے رہائشی کمرے اور سادات کو آپس میں منظم کرنے میں بہت کردار ہے۔اپنے آبائی علاقے ڈھڈیال کی مجالس ودیگر پروگراموں میں شرکت کرتے اور وعظ بھی کرتے تھے۔نہایت ہی سادہ طبیعت اور خوش اخلاق عالم تھے۔اپنی ساری زندگی سادگی میں گزاری۔آپ کا سلسلہ نسب سید فیض علی شاہ ابن سید احمد شاہ بن سید باغ علی شاہ بن سید فیض علی شاہ بن سید مردان شاہ بن سید زمان شاہ بن عبدالرزاق ہمدانی بن سید رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ بن حاجی محمد امین الامت بن سید شاہ اسحٰق نوری پاک بن سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ (مدفن دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ) ہے۔آپ کا 1987ء میں انتقال ہوا۔آپ امام بارگاہ سادات میں اپنے پسر عم سید نور حسین شاہ کے ساتھ دفن ہیں۔آپ کے نانا جان سید جواہر علی شاہ وہ ہستی ہیں جنھوں نے پیدل کربلا کی زیارت کی اور وہاں سے علم غازی عباسؑ لے کر آئے۔آپ کے نانا جان پہلی ہستی ہیں جنھوں نے پہلے علم پاک برآمد کروایا۔اور آج یہی کربلا سے لایا ہوا علم

پاک برآمد ہورہا ہے۔ اللہ پاک آپ کی قبر پر نور افشانی فرمائے۔آمین

باوا حسن شاہ بن چنن شاہ ہمدانی ؒ (ڈھڈیال)

بابا سید حسن شاہ1860ء کو سید چنن شاہ کے ہاں متولد ہوئے۔ان کے والد ایک درویش صفت، صاحب کرامت تھے۔باوا حسن شاہ اپنے مریدین کی رشد و ہدایت کے ساتھ ساتھ زراعت پیشہ تھے۔آپ نے جب اپنا نیا مکان نئی آبادی محلہ آوی موجودہ غازی آباد میں تعمیر فرمایا تب سے آپ نے شب عاشور کو علم مبارک سرکار غازی عباس علیہ السلام برآمد کرنے کا آغاز کیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔اس سے قبل صرف ایک ہی علم مسجد سادات سے برآمد ہوتا تھا اور وہ علم مولانا سید فیض علی شاہ صاحب کے نانا جان سید جواہر علی شاہؒ کربلا معلیٰ سے لائے تھے۔باوا سید حسن شاہ صاحب نے اپنی زندگی میں اپنی 2 کنال زمین فروخت کر کے امام بارگاہ قدیم سادات کا ہال اور اس کی چاردیواری اور مسجد سادات کے ساتھ ملحقہ تعزیہ جات اور شبیہ روضہ امام حسین علیہ السلام کی حفاظت کے لئے نور محل تعمیر کروایا۔

آپ نے نہایت سادہ زندگی بسر کی اور عمر بھر عزاداری سید الشہداء علیہ السلام میں مشغول رہے۔جس کا صلہ ان کو ان کی وفات پر دفن ہونے سے پہلے ملا۔آپ 7 محرم الحرام 1941ء کو اس دار فانی سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کا جنازہ علم پاک حضرت غازی عباس علیہ السلام کے سایہ تلے برآمد کیا گیا اور گھر سے قبرستان تک کا سفر ماتمداری اور نوحہ خوانی جاری رہی۔آپ کو اپنے جدامجد سید اسحٰق نوریؒ کے پہلو میں مغرب کی طرف باوا سید امیر شاہ کے ساتھ دفن کیا گیا۔یہ خانودہ سادات کا اولین جنازہ تھا جو اس شان و شوکت اور علم مبارک کے زیر سایہ اپنے رخت سفر کو چلا۔یہ تھی دربانِ حسین علیہ السلام پر عنایت۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو فرزند عطا فرمائے جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔اور ایک دختر نیک اختر سیدہ امام بی بی تھیں جن کی شادی باوا سید چاہ نور حسین ہمدانی سے ہوئی مگر اولاد سے محروم رہیں۔آپ بھی اپنے والد کی طرح سخی تھیں اور اپنی موروثی زمین کو فروخت کر کے بھاری رقم مسجد سادات کی تعمیر نو میں دی اور وصیت فرمائی کہ میرا سونے کا ہار جس کا وزن ڈیڑھ تولہ تھا، اس کو فروخت کر کے تعزیہ امام حسین علیہ السلام پر خرچ کیا جائے۔جس کی قیمت تادم تحریر ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ بنتی ہے۔

بمطابق وصیت مسجد و امام بارگاہِ سادات کے خازن سید عباس علی شاہ ہمدانی صاحب کو پیش کر دیا، جو ابھی تک ان کے پاس امانت پڑی ہے۔

باوا سید نور حسین ہمدانی 1993ء جبکہ ان کی بیوہ کا انتقال 2006ء میں ہوا۔

سید غلام شاہ ہمدانی (خانوادہ سادات ہمدانیہ ڈھڈیال)

سید غلام شاہؒ ابن سید شرف شاہ ہمدانی پتی کرم شال آپ 1898ء میں ڈھڈیال میں پیدا ہوئے۔آپ نہایت ہی وجیہہ اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔آپ نے محکمہ پولیس میں سروس کی اورنہایت ہی دیانت داری سے اپنی ذمہ داریوں کوسرانجام دیا۔آپ کی اولاد میں تین دختران اورتین فرزندان (کرنل سید شہزادہ عالم ہمدانی،سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی ایڈوکیٹ،کرنل سید علمدار حسین شاہ ہمدانی)مذکور ہیں۔

☆کرنل سید شہزادہ عالم ہمدانی کاتفصیلی تذکرہ اگلے صفحات پر ملاحضہ فرمائیں۔

☆سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی ایڈوکیٹ (مرحوم): آپ 1938ء کوسید غلام علی شاہ کے گھر متولد ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم ڈھڈیال سے حاصل کی اور گورنمنٹ کالج چکوال سے گریجویشن کی۔اس کے بعد قانون کی تعلیم (ایل ایل بی) حاصل کرنے کے بعد وکالت کے پیشہ سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔اپنے حسن اخلاق اوراعلیٰ درجے کی ذہانت کے باعث بہت جلد لوگوں میں ایک بہترین وکیل پہچانے لگے۔آپ نہایت ہی مذہبی لگاؤ رکھتے تھے اورانجمن حیدریہ کے ہراول دستہ میں شامل تھے۔چہلم سید الشہداءحضرت امام عالی مقامؑ کے انعقاد میں بنیادی کردارادا کرتے ہیں۔آپ سیاسی اورسماجی اعتبار سے بھی بلند فکری اقدار کے باعث خاص وعام میں ہر دلعزیز تھے۔1967ء سے عرس باوا سید شاہ اسحاق نوری پاکؒ کا آغاز بھی آپ کی کاوشوں کے مرہون منت ہے۔آپ سادات ہمدانیہ کے اتحاد اوران کی بہتری کے لیے زندگی بھر کوشاں رہے۔لیکن شومئی قسمت،ملت سادات ہمدانیہ کا یہ روشن ستارہ اپنی عمر دوام کو جاری نہ رکھ سکا اور گردوں کی تکلیف کے باعث کچھ عرصہ گزارنے کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔اللہ پاک ان کے مرقد منور پرنور کی بارش فرمائے۔آمین۔۔آپ کی اولاد میں دو بیٹے (سید شہباز حسین ایڈوکیٹ،سید شہزاد حسین) اور چار دختران شامل ہیں۔سید شہباز حسین ایڈوکیٹ کی تین دختران اورایک فرزند (سید علمدار حسین) جبکہ سید شہزاد حسین کی دودختران اورایک فرزند (سید اعجاز حسین) ہے۔

☆کرنل سید علمدار حسین شاہ ہمدانی (شہید): آپ کی اولاد میں ایک دختر مذکور ہے۔

کرنل ریٹائرڈ سید شہزادہ عالم ہمدانی مرحوم (ڈھڈیال چکوال)

آپ 1919ء کوسید غلام شاہ ہمدانی کے گھر ڈھڈیال میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی اور گورنمنٹ کالج چکوال سے گریجویشن کی۔آپ 1942ء میں فوج میں بطور کمیشنڈ آفیسر بھرتی ہوئے اور 1962ء میں بطور کرنل ریٹائر ہوئے۔1965ء کی جنگ میں آپ کودوبارہ فوجی کمانڈ نے طلب کیااورآپ نے جنگ میں 15 لانسرز یونٹ کی کمانڈ کی اور بیٹل فیلڈ میں ذاتی طور پر حصہ لی۔آپ نے دینی جذبہ سے سرشار اپنی قوم وملت کے لئے انتھک محنت کی اورسماجی خدمات میں بھی آپ کا کردارنمایاں تھا۔غریب پروری کے طور پہ کئی ایک نوجوانوں کوفوج میں بھرتی کرایا۔آپ نے ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی کے ساتھ مل کرسادات ہمدانیہ کونسل کی بنیاد رکھی اوراس کے سربراہ کی حیثیت سے کام کیا۔آپ کی انتھک کوشش اورڈاکٹر آغا حسین ہمدانی کی فہم وفراست کام آئی اور

1985ء میں شاہ ہمدان انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد ہوا۔جس میں ملکی اور غیر ملکی سکالرز نے شرکت کی۔اس کانفرنس کے چار سیشن منعقد ہوئے۔اول سیشن کی صدارت وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان نے کی۔دوسری نشست کی صدارت صدر آزاد کشمیر سردار سکندر حیات خان نے کی۔اسی طرح اگلے روز پہلی نشست کی صدارت چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سید نسیم حسن شاہ نے کی۔جبکہ دوسری اور آخری نشست کی صدارت چیئرمین سینٹ مخدوم سجاد حسین قریشی نے کی۔بعدازاں ہمدانیہ سادات کونسل کا اجلاس ہوا اور ملک بھر سے آئے ہوئے سادات اولاد شاہ ہمدانؒ کی موجودگی میں تحصیل اور ضلع کی سطح پر ہمدانیہ سادات کونسل کے ممبران کا چناؤ کیا گیا اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔آپ نے 1984ء میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ میں بھی گرمجوشی سے حصہ لیا اور روزانہ ہیڈ کوارٹر تحریک علی مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن تشریف لاتے تھے۔آپ نے ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی کی ہمراہی میں 1990ء میں شاہ ہمدان انٹرنیشنل کانفرنس مظفر آباد میں خصوصی شرکت کی۔آپ راولپنڈی سے اپنے آبائی گاؤں ڈھڈیال آتے ہوئے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوئے اور جانبر نہ ہو سکے۔ملت ہمدانیہ کا یہ بطل جلیل 10 جنوری 1993ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔اللہ پاک ان کی مرقد منورہ پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔آمین آپ کی اولاد میں پانچ دختران اور چار فرزندان (بریگیڈیئر سید خورشید عالم، کرنل (ر) سید نصیر عالم، کرنل سید بصیر عالم، سید توقیر عالم) مذکور ہیں۔

بریگیڈیئر سید خورشید عالم ہمدانی مرحوم (ڈھڈیال چکوال)

بریگیڈیئر سید خورشید عالم ہمدانی ڈھڈیال کے معروف مذہبی سماجی وفوجی خاندان میں کرنل سید شہزاد عالم کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کرنل شہزاد عالم قیام پاکستان سے قبل برٹش آرمی میں کمیشنڈ آفیسر تھے۔آپ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان آرمی میں کمیشنڈ آفیسر بھرتی ہوئے۔سلسلہ ملازمت میں ترقی کرتے کرتے بریگیڈیئر کے عہدے پر فائز ہوئے اور اسی عہدے پر آپ سروس سے سبکدوش ہوئے۔بعدازآپ کراچی الیکٹرک میں بطور جنرل مینیجر رہے۔آپ کے خاندان کو اولاد شاہ اسحٰق نوریؒ میں ممتاز مقام حاصل ہے۔آپ کی فیملی میں زیادہ تر فوجی افسران گزرے ہیں۔1965ء کی جنگ میں شہید ہونے والے کیپٹن سید افتخار جعفر ہمدانی ستارہ جرات، آپ کے ماموں تھے۔بریگیڈیئر صاحب ایک نیک دل، غریب پرور اور مذہبی شخصیت تھے۔سید شاہ اسحٰقؒ کا مزار مبارک، سادات قبرستان کا احاطہ کی تعمیر، مسجد سادات وامام بارگاہ سادات کی تزئین وآرائش آپ کے دست مبارک ووسائل سے ہوئی۔آپ نے مشن حسینیؑ کے لئے بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔آپ انجمن حیدریہ کے سرپرست بھی رہے۔بریگیڈیئر صاحب ایک زندہ دل، نیک، صالح اور ولی کامل شخصیت تھے۔آپ حب اہل بیت، ولاء وعزاء سے سرشار سید تھے۔ کچھ عرصہ قبل بریگیڈیئر صاحب قلیل بیماری کی حالت میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔سید آغا حسین ہمدانی کی قیادت میں ہونے والی انٹرنیشنل شاہ ہمدانؒ کانفرنس میں آپ نے نہ صرف بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بلکہ آپ نے اس ساری کانفرنس کی سرپرستی بھی کی۔آپ سادات ہمدانیہ کی فلاح وبہبود اور اتحاد کے لئے تادم مرگ کوشاں رہے۔اکثر ہمدانی کتب میں آپ کا تذکرہ نہایت ادب واحترام سے ملتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمدانی سادات آپ کی خدمات کے معترف ہیں۔

کرنل سید شہزادہ عالم ہمدانی کی اولاد میں دو فرزند (سید اعجاز عالم، سید اسد عالم) مذکور ہیں۔سید اعجاز عالم کا ایک بیٹا (سید محمد

عباس خورشید عالم) اور تین بیٹیاں ہیں۔ سید اسد عالم کی ایک بیٹی ہے۔

اولاد سید شرف شاہ ہمدانی ابن سید حیدر شاہ ہمدانی (مدفن جھنڈ وسیداں ضلع راولپنڈی)

سید شاہ شرف کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں۔ منجھلے بیٹے سید امام شاہ فوج میں ملازم تھے۔ دوران ملازمت 18 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ چھوٹے بیٹے سید بہادر شاہ ہمدانی 1986ء میں کار حادثہ میں فوت ہوئے۔ سب سے بڑے بیٹے سید چنن شاہ ہمدانی اسلام آباد کے نواحی علاقے سوہان میں 1924ء کو پیدا ہوئے۔ جو آپ کا ننھیالی علاقہ تھا۔ آپ کا بچپن وہیں گزرا۔ اس کے بعد اپنے آبائی گاؤں جھنڈ وسیداں ضلع راولپنڈی میں پرورش پائی۔ یہیں سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ آپ بچپن ہی سے بہت ذہین، عقلمند، ہونہار اور بہادر انسان تھے۔ آپ نہایت سادہ طبع، خوش اخلاق اور رحمدل انسان تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، پاکیزہ صفات کے مالک تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں بہت سے رفاہی، فلاحی اور سماجی کام کیے۔ آپ سادات ہمدانیہ کا حقیقت میں فخر تھے۔ آپ کے والد سید شرف شاہ ہمدانی کو گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے ضلع وہاڑی میں زمین الاٹ کی گئی جس کی وجہ سے آپ بعد ازاں وہاڑی منتقل ہو گئے۔ آپ اپنے چک 89 ڈبلیو بی کے نمبردار تھے۔ اپنے چک میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ہائی سکولز بنوائے۔ اپنے علاقے کے لیے عیدگاہ اور قبرستان کے لیے حکومت سے جگہ منظور کروائی۔ چک کی گلیاں پختہ کروائیں، نکاسی کے لئے چک سے باہر ایک کنواں تعمیر کروایا۔ پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے پختہ کھالے بنوائے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ اپنے علاقہ میں بجلی پہنچانا تھا۔ اپنے چک کے علاوہ ضلع وہاڑی اور اردگرد کے علاقوں میں بھی مساجد، سڑکیں اور پل تعمیر کروائے۔ آپ اپنے ضلع میں پنچائیت میں اہم فیصلے کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ کئی دفعہ یونین کونسل کے ممبر منتخب ہوئے اور پانچ سال یونین کونسل کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ وہاڑی کسان بورڈ کے چیئرمین رہے اور ضلعی مشاورتی کمیٹی کے ممبر رہے۔ آپ بورے والا، میلسی اور وہاڑی نمبردار یونین کے صدر بھی رہے۔ آپ انجمن حیدریہ کے ضلعی صدر رہے اور مختلف فورمز پر سادات ہمدانیہ کی ترقی اور اتحاد کے لیے تجاویز پیش کیں۔ سالار عجم کے مصنف ڈاکٹر مہدی اور ڈاکٹر عبدالرحمن کے ساتھ آپ کا خصوصی تعلق تھا۔ مختصر یہ کہ آپ کی ساری زندگی فلاحی، رفاہی اور سماجی کاموں میں بسر ہوئی۔

اپنے عزیز تر بھائی کی موت کا صدمہ انہیں دن بدن مختلف بیماریوں میں مبتلا کرتا گیا اور بالآخر 2004ء میں دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپ کے ان کارناموں کی وجہ سے آپ کو ہمیشہ اچھے لفظوں میں یاد رکھا جائے گا۔ آپ کا ایک بیٹا سید فدا حسین ہمدانی آپ کا جانشین ہے۔ آپ اپنے چک کے نمبردار ہیں اور اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسی طرح سے آپ کے تمام سماجی کاموں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

سید مزمل شاہ ابن سید چنن شاہ ہمدانی (موضع چک نمبر 119 سیون ڈی آر تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال)

سید مزمل شاہ ہمدانی 1894ء میں ڈھڈیال چکوال میں معروف بزرگ سید چنن شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آرمی میں بھرتی ہوئے۔ آپ کی زمینوں میں ریلوے لائن گزری جسکی وجہ سے آپ کی زمینیں متاثر ہوئی۔ اس وقت کی

گورنمنٹ نے آپ کے بھائی سید حسن شاہ کو چیچہ وطنی (ساہیوال) میں زمینیں الاٹ کیں۔ چونکہ آپ کے بھائی نے آپ کو وہاں جانے کو کہا اس لئے آپ اپنے خانوادہ سمیت 1925ء میں ڈھڈیال سے ہجرت کر کے چیچہ وطنی آباد ہوئے۔ اور وہاں آپ کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی تھا۔ سادگی اور نیک دلی کا یہ عالم تھا پورہ علاقہ آپ کی عزت و احترام کرتا تھا۔ باوا حسن شاہ ایک واقعہ جو اپنے نانا جان سے روایت کرتے ہیں کہ اس چک میں ایک سید پہلوان شاہ بھی تھے جو نقوی بخاری سید اور علاقہ جہلم سے اس چک میں آباد ہوئے۔ ان کی نظر تیر بہ ہدف تھی۔ جسکی طرف دیکھتے اسکا کوئی نہ کوئی نقصان ہو جاتا۔ لوگوں نے باوا مزمل شاہ سے شکایت کی۔ باوا جی سے شاہ صاحب کا گہرا انس تھا۔ ایک دفعہ پہلوان شاہ جی مزمل شاہ صاحب کے گھر آئے۔ یہاں انھوں نے ایک گائے دیکھی تو فوراً کہا واہ جی بہت پیاری گائے ہے۔ اور کچھ دیر کے بعد وہاں سے چلے گئے۔ جیسے ہی پہلوان شاہ جی وہاں سے نکلے تو پیچھے باوا مزمل شاہ کی گائے مر گئی۔۔ باوا مزمل شاہ کو بہت دکھ ہوا اور غصہ بھی بہت آیا۔ آپ نے پہلوان شاہ کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ ایک دن اس کے گھر کی جانب گئے۔ تو دیکھا پہلوان شاہ بال کٹوا رہے تھے۔ آپ نے ان سے کہا کہ شاہ جی آپ کی آنکھیں بہت پیاری ہیں اور پھر واپس آ گئے۔ جب حجام بال کاٹ چکا تو اس نے پہلوان شاہ کو کہا کہ شیشے میں دیکھیں کہ بال صحیح کٹ گئے ہیں، مگر پہلوان شاہ کی بینائی چلی گئی تھی، وہ چلایا اور مزمل شاہ کو کوسنے لگا اور کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا، میری نظر چلی گئی ہے تو باوا مزمل شاہ نے کہا یہ آپ کی سزا ہے آپ نے مخلوق خدا کا بہت نقصان کیا ہے۔ بہت سید مزمل شاہ نے بہت سادہ زندگی گزاری اور 1976ء میں وفات پائی۔

سید نور حسین شاہ ابن سید امیر حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

آپ 1906ء میں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے والد محترم کے ساتھ کھیتی باڑی کی جانب راغب ہوئے۔ انتہائی خوش مزاج، ملنسار اور دوسروں کی خدمت کرنے والی شخصیت تھے۔ علاقائی سیاست میں بھی سرگرم رہے۔ قیام پاکستان کے بعد یونین کونسل کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ نے بریگیڈیئر سید خورشید عالم ہمدانی مرحوم کے نانا جان سید جعفر حسین شاہ ہمدانی کے ساتھ مل کر 1945ء میں انجمن حیدریہ ڈھڈیال کی بنیاد رکھی۔ آپ اس انجمن کے پہلے صدر منتخب ہوئے اور سید جعفر حسین شاہ ہمدانی سرپرست اعلی منتخب ہوئے۔ اس انجمن نے مشن فروغ ولاء و عزاداری سید الشہداءؑ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مجالس چہلم اور عزاداری کا انعقاد وغیرہ۔ لکھنؤ میں بننے والی مداح صحابہ تنظیم کا بہت چرچا تھا جس کے جواب میں سادات و مومنین لکھنو میں شعیہ ایجی ٹیشن شروع کیا اور اس تنظیم کا ساتھ دینے کے لئے سید نور حسین، سید آغا حسین اور محمد فیروز منہاس براستہ لاہور، دہلی اور لکھنو جا پہنچے۔ وہاں منبر پر تبرا بازی کرنے پر برطانیہ گورنمنٹ پکڑ دھکڑ کرتی تھی اور جیل میں بند کرتی تھی۔ محبت و غم امام حسینؑ سے سرشار ڈھڈیال کے سادات لکھنؤ گئے اور اور وہاں جا کر شیعہ ایجٹیشن میں حصہ لیا اور گرفتار بھی ہوئے۔ پھر کچھ عرصے بعد رہائی پا کر واپس چکوال آ گئے۔ آپ نے ساری زندگی سادگی میں گزاری اور فلاح بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 1993ء میں دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کی وصیت کے مطابق امام بارگاہ سادات ڈھڈیال میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ پاک آپ کی قبر کو منور فرمائے۔ آمین

جسٹس سید فضل حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

سید فضل حسین شاہ 1923ء کو سادات ہمدانیہ ڈھڈیال میں سید امیر حسین شاہ کے متولد ہوئے۔ بچپن میں ہی والد محترم کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے تھے۔ آپ اپنی والدہ کے ہمراہ اپنے ننھیالی گاؤں ڈھوک سیدآ گئے۔ آپ نے اپنے ماموں کی سرپرستی میں تعلیم حاصل کی اور فرسٹ پوزیشن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ساگری کا شیخ نامی شخص جو کہ حیدرآباد سندھ میں کام کرتا تھا۔ آپ کی طبیعت اور تعلیم کارکردگی سے متاثر ہو کر آپ کو حیدرآباد ساتھ لے آیا۔ آپ نے 1951ء میں ٹی این ٹی میں ملازمت اختیار کر لی اور ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی جاری رکھی۔ آپ نے گریجویشن کرنے کے بعد ایل ایل بی کی تعلیم کے لئے لندن گئے۔ لندن سے گریجویشن کے بعد وطن واپس آئے۔ کراچی سے وکالت کا آغاز کیا اور ترقی کرتے کرتے سیشن جج بنے اور سندھ کے ضلع بدین سے بطور جج ریٹائرڈ ہوئے۔ 2 مرتبہ دل کا بائی پاس ہوا۔ 1995ء میں برطانیہ میں دورانِ علاج وفات پائی۔ آپ کا ایک بیٹا سید احمر حسین ہے جو کراچی میں رہائش پذیر ہے۔

حضرت پیر محبت حسین شاہ ہمدانیؒ (آستانہ عالیہ بنگالی شریف)

آپ 1913ء میں غوث الزمان سید امام علی شاہ ہمدانیؒ کے گھر بنگالی شریف میں تولد ہوئے۔ دلکش چہرہ، چمکدار پیشانی، سنت کے مطابق ریش مبارک، دلربا جسم اور قد مبارک مناسب اور دیدہ زیب تھا۔ بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ صاف بات منہ پر کہہ دیتے تھے۔ کسی خادم کی ناپسندیدہ حرکات پر زبان اور ہاتھ سے سرزنش بھی فرماتے۔ اپنے والد بزرگوار حضرت پیر امام علی شاہ ہمدانیؒ کے وصال کے بعد چار بلوچ رجمنٹ میں آپ کی جگہ خطابت وتبلیغ کے فرائض سرانجام دیئے۔ علوم دین سے بے حد لگاؤ تھا اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔ دینی کتب کا مطالعہ آپ کو ازحد محبوب تھا۔ لوگ دینی مسائل پوچھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ پیر امام علی شاہؒ کے بڑے فرزند تھے۔ اس حوالے سے آپ کے والدؒ نے اپنے وصال کے وقت آپ کو کہا کہ آپ بڑے ہو اس لئے آپ کو سجادہ نشین مقرر کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنے والد محترم سے فرمایا کہ میری جگہ آپ سید عبداللہ شاہ جی کو سجادہ نشین مقرر فرمائیں۔ اور میں لنگر کا انتظام کرونگا۔ لہٰذا آپ آستانہ عالیہ کے لنگر کے منتظم رہے۔ آپ نے 7 ستمبر بروز ہفتہ 1996ء میں شب معراج کے دن وصال فرمایا۔ آپ کے سلسلہ نسل سے دو فرزند (سید ضیاء محمد شاہ ہمدانی اور سید عبدالقادر ہمدانی) تھے۔ صاحبزادہ سید ضیاء محمد شاہ ہمدانی 1961ء میں بنگالی شریف میں تولد ہوئے۔ آپ پیر محبت حسین شاہ ہمدانیؒ کے بڑے فرزند تھے۔ ہمہ جہت شخصیت کے مالک، سیاسی سماجی، دینی و دینوی تمام حالات پر نظر رکھتے تھے۔ غلبہ دین اسلام کے لیے مختلف تنظیمیں قائم کیں۔ کئی مذہبی و سیاسی جماعتوں کو سپورٹ کیا۔ آپ انسانی حقوق کمیشن کے تاحیات اور جمعیت مشائخ پاکستان کے سیکرٹری رہے۔ رحمت عالمؐ کے پیغام امن کو عام کیا۔ آپ نے مختلف اوقات میں مختلف عنوانات سے متعدد رسائل و جرائد بھی جاری کیے۔ اسلام کے خلاف بڑھنے والے ہر طوفان کے سامنے آپ نے دربار حسینی بھنگالی شریف کا چشم و چراغ ہونے کے حوالے سے بند باندھنے کی ہر ممکن کوشش فرمائی۔ پیر عبداللہ شاہ ہمدانی کے وصال کے بعد

چونکہ سجادہ نشین معصوم تھے اور آپ کے والد ضعیف تھے، اسلیے دربار شریف کی تمام ذمہ داریاں آپ نے اٹھائیں۔ میلاد مصطفیٰ ﷺ اور شہدائے کربلا کانفرنسز کا اہتمام بھی فرمایا۔ اور اس کے علاوہ بے شمار فلاحی وترقیاتی کام کرائے۔ 25 اپریل 2011ء میں وفات پائی۔

صاحبزادہ سید عبدالقادر شاہ ہمدانی مئی 1971ء میں پیدا ہوئے۔ علمی و مذہبی گھرانے میں پرورش پائی۔ شرافت ورحمدلی آپ کو گھٹی میں ملی تھی۔ والد ماجد کے وصال کے بعد سلسلہ ملازمت کے لیے بیرون ملک مقیم رہے۔ آپ کی شادی اپنے چچا سید عبداللہ شاہ جیؒ کی نور نظر سے ہوئی۔ صاحب حکمت منتظم، صاحب بصیرت نگراں اور گونا گوخوبیوں کے مالک تھے۔ آپ بہترین نعت گوشاعر تھے۔ عشق رسول ﷺ آپ کی رگ رگ میں موجزن تھا۔ شہدائے کربلا کے حضور اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار دل کشا الفاظ میں کیا۔ جولائی 2007ء میں آپ پیر عباس شاہ ہمدانی کے ہمراہ اپنے جد حضرت شاہ ہمدانؒ کی زیارت کے لیے کولاب گئے۔ اور واپسی پر دوبئی ائیر پورٹ پر حرکت قلب بند ہونے سے وفات پائی۔ آپ کا جسد خاکی چھ دن بعد وطن واپس لایا گیا۔ آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند ہوئے۔ اللہ پاک بحق محمد وآل محمد ﷺ حضرات بنگالی شریف کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

سید امیر حسین شاہ ہمدانی مرحوم (موضع سوگا سیداں تحصیل گوجرخان)

آپ 1936ء کو سید عباس شاہ کے ہاں سوگا سیداں گوجرخان میں تولد ہوئے۔ آپ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد والد کے ساتھ کاشتکاری سے وابستہ ہوئے اور بعد میں پاکستان آرمی میں بھرتی ہوئے اور پھر آرمی سے لانس نائیک کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ 1976ء میں ایئرپورٹ سیکورٹی فورس جوائن کی اور 1996ء میں سب انسپکٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران سروس آپ روحانی ریاضت باقاعدگی سے کرتے تھے۔ اس لحاظ سے باطنی پاکیزگی کے اس درجے تک پہنچ گئے کہ جب بھی کوئی سائل آپ کے پاس آتا آپ اپنے علم وعرفان سے اس حقیقت تک پہنچ جاتے۔ آپ کے ارادتمندوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ اپنے جد امجد سید مہدی شاہ سے کشف اور ان کی کرامات کی بدولت خاص و عام سے پیر مرشد کی حیثیت میں منکشف ہوئے اور اپنے جد امجد کے تمام مریدین کی رشد وہدایت کرتے رہے۔ کچھ عرصے دل کے عارضے میں زندگی بسر کی اور 2009ء میں اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

آپ کے جد امجد سید مہدی شاہ جنکو علاقے کے مریدین نے درخواست کی کہ قبلہ ہم آپ کی خدمت میں زیادہ عرصہ تک حاضری نہیں دے سکتے، آپ اپنے اہل عیال کے ساتھ ہمارے ہاں تحصیل گوجرخان موضع سوگا میں آباد ہوئے۔ اب یہ گاؤں سادات کی برکت کی وجہ سے سوگا سیداں مشہور ہے۔

باوا سید ذوالفقار حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

باوا سید ذوالفقار شاہ ہمدانی 1939ء میں ڈھڈیال میں سید احمد شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسل 12 واسطوں پہ جا کر سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ سے اور 45 پشت پر جا کر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ

السلام سے جاملتا ہے۔آپ پاکستان آرمی کی انجینئرنگ کور میں بھرتی ہوئے۔ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے صوبیدار میجر کے عہدے پر فائز ہوئے۔آرمی میں رہ کر بہت نام کمایا۔اپنے پیشے میں ماہر تھے۔آرمی سے بطور صوبیدار میجر ریٹائرڈ ہوئے۔آپ کی باقی زندگی زراعت کے پیشے سے منسلک رہی۔آپ غریب پرور اور نیک دل انسان تھے۔ساری زندگی عاجزی وانکساری میں گزاری۔ آپ کا در ہر وقت غرباء کے لیے کھلا رہتا۔آپ مذہبی رجحان والی شخصیت تھے۔ہمیشہ سچ کا ساتھ دیا۔فروغ مشن عزاداری میں بھرپور خدمات دیں۔عزاداری سید الشہداء میں زندگی گزاری۔ 25 رجب بسلسلہ شہادت امام موسیٰ کاظمؑ اور 20 رمضان المبارک بسلسلہ شہادت امام علیؑ کا شبیہ تابوت آپ کے گھر سے برآمد ہوتا ہے۔یکم رمضان ولادت شاہ اسحٰق ہمدانیؒ کے جشن کے بانی بھی تھے، جسمیں ہزاروں لوگوں شرکت کرتے ہیں۔ 12 فروری 2019ء کو خالق حقیقی سے جاملے۔آپ کے آستانے پر ہر وقت آپ کے مریدوں کا رش لگا رہتا ہے۔

کیپٹن سید افتخار جعفر ہمدانی شہیدؒ (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

سادات ہمدانیہ کے بزرگان کی دینی علمی وروحانی خدمات کا زمانہ ہمیشہ معترف رہا ہے۔خاندان سادات ہمدانیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب وہ علمی میدان میں آئے تو علم کے ایسے جوہر دکھائے کہ اہل علم بھی اس کے معترف ہوئے۔اگر یہ دینی یا روحانی میدان عمل میں آئے تو ایک وسیع حلقہ اپنا گرویدہ کرلیا۔بالکل اسی طرح خاندان سادات ہمدانیہ نے ملکی خدمت میں بھی اپنی ایک نمایاں مثال پیش کی۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگ میں بھی نمایاں کردار ادا کیا اور ملکی تاریخ میں امر ہوئے۔ان میں ایک قابل ذکر نام شہید سید افتخار جعفر ہمدانی کا بھی ہے۔کیپٹن سید افتخار جعفر ہمدانی ڈھڈیال کے بزرگ سید غلام جعفر ہمدانی کے ہاں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد پاکستان آرمی میں بطور کمیشنڈ آفیسر بھرتی ہوئے۔ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے کیپٹن کے عہدے پر فائز ہوئے۔انہی ادوار میں بھارت نے پاکستان پر بھرپور طریقے سے حملہ کردیا۔کیپٹن افتخار جعفر ہمدانی کی پلٹن بی آر بی کے کنارے تعینات تھی۔جبکہ کیپٹن افتخار جعفر ہمدانی اپنی کمپنی سمیت ہراول دستے کے طور پر فرنٹ لائن پہ تھے۔دشمن اپنی بھرپور قوت سے حملہ آور ہوا اور ٹینکوں کا سمندر لے کر پاکستان کی جانب چڑھ دوڑا۔ یہ دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا حملہ تھا۔کیپٹن افتخار جعفر بھرپور طریقے سے دشمن کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔اور رفتہ رفتہ جوانوں کی شہادت اور دشمن کے زور کو دیکھ کر افتخار جعفر اور اس کے 15 ساتھی دشمن کے ٹینکوں کے نیچے لیٹ کر تباہ کرنے کا پروگرام بنایا اور بالآخر یہ اپنے سینوں کے ساتھ بم باندھ کر 17 ستمبر 1965ء کو دشمن کے ٹینکوں کے نیچے لیٹ گئے۔اور بھاری تعداد میں دشمن کو نقصان پہنچا کر شہادت کے رتبے پر فائز ہوئے۔کیپٹن سید افتخار جعفر شہید ہمدانی احاطہ مزار سخی شاہ اسحٰق نوری پاکؒ میں مدفون ہیں۔آپ بریگیڈیئر سید خورشید عالم ہمدانی مرحوم کے سگے ماموں تھے۔اللہ پاک شہید کیپٹن افتخار جعفر ہمدانی کے درجات بلند فرمائے۔آمین

سید نذر حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

آپ 1916ء میں سید حسن شاہ ابن سید چنن شاہ کے گھر متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد محکمہ پولیس میں بھرتی ہوئے۔ وہاں سے پنشن آنے کے بعد سی او ڈی جوائن کی اور پھر واپس گھر آگئے۔ ڈھڈیال سے لوکل سطح پر سیاست شروع کی کئی بار کونسلر منتخب ہوئے۔ 1960ء کی دہائی میں یونین کونسل ڈھڈیال کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ علاقائی و ضلعی سطح پر ایمانداری و مخلصانہ سیاست کی وجہ سے مشہور و معروف شخصیت تھے۔ کئی سیاسی گروپس آپ کے شرف سیاست کے معترف تھے اور آپ کی مرہونِ منت تھے۔ آپ کے فیصلوں کو ترجیح دی جاتی تھی۔ عوامی مسائل میں بے پناہ دلچسپی تھی، عوام اپنے مسائل کے حل کے لئے آپ سے رجوع فرماتے۔ بڑے بڑے لیڈر آپ کی رائے کو حتمی رائے تسلیم کرتے تھے۔ آپ دنیاوی اور دینی معاملات پر ہر دل عزیز اور نمایاں نظر آتے تھے۔ زندگی کے آخری حصے میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پائی۔

سید رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال)

سید رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ ہمدانی کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کی اولاد ڈھڈیال تشریف لائی اور آپ کی اولاد نارنگ سیداں میں بھی موجود ہے۔ آپ کے دو فرزند سید عبدالرزاق ہمدانی اور محمد سعید ہمدانی کی اولاد ڈھڈیال میں آباد ہے۔ تیسرے فرزند سید محمد صدیق تھے، ان کے ایک فرزند بابو شاہ کی شادی سید نائب شاہ ابن شاہ سید ولی کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ ان کی اولاد نارنگ سیداں، جیٹھل اور سوگا سیداں تحصیل گوجر خان میں آباد ہے۔ سوگا سیداں میں بابا سید مہدی شاہ تشریف لائے تھے۔

سید عبدالرزاق ہمدانی کے بیٹے سید زمان شاہ سے جو اولاد چلی ہے اسے پتی زمے شہال کہلاتی ہے۔ سید شاہ سعید کی اولاد پتی محمد شاہال کہلاتی ہے۔ سید عبدالرزاق ہمدانی کا ایک ہی بیٹا (سید زمان شاہ) تھا۔ سید زمان شاہ صاحب کے چار بیٹے (سید عبداللہ شاہ، سید باغ شاہ، سید نادر شاہ، سید مردان شاہ) تھے۔

احوال عبداللہ شاہ بن زمان شاہ: آپ کے دو فرزند ہدایت شاہ اور سید نواب شاہ مذکور ہیں۔ سید ہدایت شاہ ہمدانی کے تین فرزند (سید ہادی شاہ، مبارک شاہ، حیدر شاہ) مذکور ہیں۔

نواب شاہ ہمدانی ابن سید عبداللہ شاہ ہمدانی ابن سید زمان شاہ ہمدانی (پتی زمے شہال ڈھڈیال)

باوا نواب شاہ نہایت نڈر اور محنتی اور جفاکش شخصیت تھے۔ آپ اپنے والد گرامی قدر کے بہت خدمت گار تھے اور دینی تعلیمات اور روحانی کشف کے تمام مدارج اپنے والد سے ازبر کیے۔ آپ کا حلقہ ارادت علاقہ دھن پوٹھوار کے علاقہ تک پھیلا ہوا تھا۔ جس کے ثمرات آج تک ان کی آنے والی نسل میں تسلسل سے قائم ہیں۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند (فرزند سید امیر حسین شاہ

ہمدانی، سید عباس علی شاہ اور سید احمد شاہ) اور ایک دختر شامل ہے۔ آپ کی نسل آپ کے فرزند سید امیر حسین شاہ سے چلی۔

سید امیر حسین شاہ ابن سید نواب شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال چکوال)

آپ باوا سید نواب شاہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے۔ خاندان میں بڑا فرزند ہونے کی وجہ سے والد کی وفات کے بعد گھریلو ذمہ داریاں ان کی اولین ترجیح بنیں۔ آپ اپنے وقت کی نامور شخصیات میں شامل تھے، چونکہ یہ گھرانہ باوا شاہ اسحاق نوریؒ کی جائے مسکن کا امین تھا۔ اس وجہ سے عوام الناس میں زیادہ عزت واحترام سے مقبول تھا۔ بالخصوص اپنے حصہ کے مریدین میں سید امیر حسین شاہ صاحب نے اپنے اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رشد و ہدایت کے سلسلہ کو برقرار رکھا۔ آپ کے عرصہ حیات میں گورنمنٹ برطانیہ نے مندرہ سے ایک لنک ریلوے لائن مندرہ تا بھون براستہ چکوال بچھانے کا منصوبہ تیار کیا۔ جو ریلوے لائن ڈھڈ یال گاؤں سے گزرنی تھی۔ اس لائن کے سروے میں سید امیر شاہ صاحب کا بہت سا قیمتی زرعی رقبہ گورنمنٹ نے ایکوائر کیا۔ آج بھی ڈھڈ یال ریلوے اسٹیشن ان کی دی ہوئی زمین پر واقع ہے۔ بابا جی کے دوسرے دونوں چھوٹے بھائی نوعمری میں وفات پا گئے۔ آپ کی شادی اپنے ماموں جان سید چنن شاہ ابن سید باغ علی شاہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ اللہ پاک نے ان کو دو فرزند سید نور حسین شاہ اور سید منظور حسین شاہ اور ایک دختر عطا فرمائی۔

پیر باوا سید منظور حسین شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال چکوال)

باوا سید منظور حسین 1910ء میں سید امیر حسین شاہ ہمدانی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد محترم اور اپنے ماموں جان سید حسن شاہ ولی کامل سے حاصل کی۔ دنیاوی تعلیم گاؤں کے مدرسہ سے اور بعد میں ایک سید عالم دین نور پور شاہاں جو کہ آجکل بری امام کا مسکن ہے، ان سے علوم دینیہ میں دسترس حاصل کی۔ آپ حد درجہ کے عزادار تھے اور ایام محرم میں مجالس عزاء کا باقاعدہ انتظام فرماتے۔ اپنے وقت کے امام جمعہ و جماعت اور نکاح خوان تھے۔ آپ کے عقیدتمندوں کا شمار کرنا بعید ہے۔ اپنے جدی مریدین کے علاوہ مذہبی حلقوں میں بھی آپ کی رسائی تھی۔ آپ نے 103 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ عمر کے آخری حصہ میں صاحب فراش ہو گئے تھے لیکن پھر بھی واقعات کربلا خود ہی بیان کر کے گھر میں مجلس عزاء منعقد کر لیتے۔ آپ کو اس وقت کے مشہور و معروف شعراء کے کلام زبانی از بر تھے۔ آخری ایام تک بلا کا حافظہ رکھتے تھے۔

سید کاظم شاہ ہمدانی و خانودہ (سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال)

مرحوم بزرگ سید کاظم شاہ ہمدانی کی بصیرت کی نظر کے اہلِ علم اور عام لوگ بھی بہت معترف ہیں۔ وہ بیسویں صدی میں چکوال کے ایک گاؤں نارنگ سیداں کے سلسلہ سادات ہمدانیہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنا بچپن، جوانی اور بڑھاپا نارنگ سیداں

میں گزارا۔وہ بچپن سے ہی روحانی ذوق کے مالک تھے۔اپنی جوانی اللہ کی راہ میں گزاری۔وہ فقیر طبیعت کے مالک اور اللہ والوں کو پسند کرتے تھے۔پوری زندگی لوگوں کو اللہ کی راہ دکھاتے رہے۔اللہ نے اِن کو چار بیٹوں سید فرمان شاہ ہمدانی، سید زمان شاہ ہمدانی، سید اقتدار شاہ ہمدانی اور سید حبدار شاہ ہمدانی سے نوازا۔

سید فرمان شاہ ہمدانی (مرحوم) نے ایف اے کی تعلیم کے بعد پٹوار خانے میں پٹواری کی خدمات سرانجام دیں۔

سید زمان شاہ ہمدانی (مرحوم) نے میٹرک کے بعد پاک آرمی میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔اللہ پاک نے اِن کو پانچ بیٹوں سید محسن عباس ہمدانی، سید واصف عباس ہمدانی، سید آصف عباس ہمدانی، سید فرمان عباس ہمدانی اور سید عدنان عباس ہمدانی سے نوازا۔

سید حبدار شاہ ہمدانی (مرحوم) نے اپنی ساری زندگی اللہ کی راہ میں وقف کر دی اور ساری عمر فقیری میں گزاری۔اِن کو اللہ نے ایک بیٹے سید طیب علی رضا سے نوازا۔

سید اقتدار شاہ ہمدانی (مرحوم) کا تذکرہ ذیل میں پیش ہے۔

سید اقتدار شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال)

سید اقتدار شاہ ہمدانی (مرحوم) نے اپنے والد کی راہ پہ چلتے ہوئے خاندانِ سادات ہمدانیہ کے روحانی مقصد کو آگے بڑھایا۔وہ جنوری 1948ء کو ضلع چکوال کے گاؤں نارنگ سیداں میں پیدا ہوئے۔اپنی ابتدائی تعلیم میٹرک نارنگ سیداں میں حاصل کی اور ایف اے اور بی اے ضلع بھکر سے مکمل کیا۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاک آرمی میں ملازمت اختیار کی۔پاک آرمی میں اپنے فرض کو پورا کرتے ہوئے 1971ء کی پاک بھارت جنگ لڑی اور غازی بن کے واپس لوٹے۔1992ء میں ملازمت پوری کر کے صوبیدار میجر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔اپنی آگے کی زندگی اپنے کاروبار اور اپنے بزرگان کے مقصد کو پورا کرنے میں وقف کر دی۔آپ محرم الحرام امام بارگاہ قصرِ بتولؑ کے بانی بھی تھے۔اللہ نے اِن کو بھی دو بیٹوں سید عاطف علی ہمدانی اور سید باقر علی ہمدانی سے نوازا۔اِن کے بیٹے بھی اپنے آباؤاجداد کا مقصد لے کر چل رہے ہیں۔

سید عابد حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ شاہ پور ہمدانیہ)

سید عابد حسین شاہ 1929ء میں باوا سید جوت علی شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔آپ جشن نوروز کے بانی تھے اور شاہ پور ہمدانیہ میں بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔والد محترم کی طرح عابد شاہ صاحب بھی پورے علاقے میں محترم تھے۔شروع میں آرمی میڈیکل کور سے سروس کا آغاز کیا اور صوبیدار میجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔آپ تاحیات پورے گاؤں کی سربراہی کرتے رہے۔جشن نوروز کے علاوہ مجالس اور جلوس عزاداری کی سرپرستی فرماتے تھے۔آپ کی اولاد نہیں تھی۔

سید ستار شاہ ہمدانی (شاہ پور ہمدانیہ)

باوا سید ستار حسین شاہ ہمدانی 1890ء میں باوا سید غلام شاہ ہمدانی کے گھر شاہ پور ہمدانیہ میں متولد ہوئے۔آپ تین بھائی تھے۔بڑے بھائی سید فتح شاہ ہمدانی، ان سے چھوٹے سید زمان شاہ ہمدانی اور آپ سب سے چھوٹے تھے۔آپ نے بڑی درویشانہ زندگی گزاری۔آپ کے مریدین کا ایک بڑا سلسلہ تھا۔جو چکوال شہر اور گردونواح سے لے کر تحصیل فتح جنگ اور اٹک تک پھیلا ہوا تھا۔آپ کے چار فرزند تھے۔1۔سید غلام رضا شاہ ہمدانی (یہ جو کمسنی میں ہی فوت ہو گئے تھے) 2 سید محبت حسین شاہ ہمدانی۔3۔سید سجاد حسین شاہ ہمدانی 4۔سید اقتدار حسین شاہ ہمدانی۔باوا سید ستار حسین شاہ ہمدانی نے 1971ء میں میں وفات پائی۔آپ کے بعد آپ کے بڑے بیٹے سید محبت حسین شاہ ہمدانی نے آپ کے مریدین کی روحانی راہنمائی جاری رکھی۔مجالس عزااءور لنگر و نیاز کا بڑا سلسلہ جاری رکھا۔آپ نے 2012ء میں وفات پائی۔تیسرے بیٹے حاجی سجاد حسین شاہ بہت عرصہ کویت میں ملازمت کرتے رہے۔اور مالی طور پر بہت آسودہ ہیں۔مجالس عزاء اور لنگر و نیاز کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ان کا ایک ہی بیٹا تھا سید طیب سجاد ہمدانی، جو عین عالم شباب میں 24 سال کی عمر میں 2018ء میں ہارٹ اٹیک سے انہیں ضعیفی میں داغ مفارقت دے کر اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔

سید محمد حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال چکوال)

سید محمد حسین شاہ ہمدانی 1955ء میں سید احمد شاہ ہمدانی ابن سید عباس علی شاہ کربلائی کے گھر پیدا ہوئے۔اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آرمی میڈیکل کور میں بھرتی ہوئے۔ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے کاشتکاری اور پیری مریدی کی۔4 جولائی 2014ء کو انتقال فرمایا۔سید محمد حسین شاہ غریب پرور، مذہبی اور ایک زندہ دل انسان تھے۔آپ کا نام فقراء کی محفل میں بڑے ادب و احترام سے لیا جاتا ہے۔آپ ایک باعمل عامل تھے، گاؤں گاؤں آپ کے مریدین تھے۔جن میں تترال، چک عمرا چکوال اور ڈھڈ یال کے علاوہ دیگر علاقہ جات آپ کے مریدین میں شمار ہوتے تھے۔آپ کا فقر آپ کے جد امجد کی خصوصی عطاء تھی۔کئی لوگوں نے فیض پایا، بے اولاد اور مختلف بیماریوں کے مریضوں نے آپ سے شفا پائی۔

سید منظور حسین شاہ ہمدانی ؒ (سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال چکوال)

سید منظور حسین شاہ ہمدانی اپنی مثال آپ تھے۔آپ 1938ء میں چکوال شہر کے قریب قصبہ ڈھڈ یال میں ایک عظیم سادات گھرانے میں سید حسن شاہ ہمدانی کے ہاں پیدا ہوئے۔آپ نجیب الطرفین حسینی اعراجی سید ہیں۔آپ نے ابتدائی تعلیم ڈھڈ یال میں ہی حاصل کی۔اور بعد میں سرکاری نوکری کرنے کے لیے OGDCL کمپنی میں داخل ہوئے۔آپ کے والد گرامی سید حسن شاہ ہمدانی ڈھڈ یال کی پنچائیت کے سربراہ تھے اور گورنمنٹ مڈل سکول ڈھڈ یال میں استاذ بھی تھے۔سید منظور حسین شاہ ہمدانی درویش صفت

شخصیت کے حامل انسان تھے۔آپ کو روحانی علم اپنے پھوپھی زاد بھائی سید امیر حسین شاہ ہمدانی سے ملا جو کہ گوجر خان کے گاؤں ڈومیلی میں مقیم تھے۔سید امیر حسین شاہ ہمدانی سکول میں ماسٹر بھی تھے اور ساتھ ساتھ پیرِ کامل بھی تھے۔آپ کا مزار مبارک گوجر خان کے گاؤں ڈومیلی میں واقع ہے۔سید منظور حسین شاہ غریب پرور اور خداترس انسان تھے۔سندھ میں جب آپ کا ٹرانسفر ہوا تو وہاں کے لوگ آپ سے بے حد مانوس ہوئے اور ایک عمر رسید مرید جسکی عمر 60 برس تھی، اسے آپ کی دعا سے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے کرم سے اولادِ نرینہ بھی ملی اور ڈھوک محمد ٹنڈو خان سندھ میں بہت سے لوگوں کو مذہبِ حقہ کی طرف راغب کیا۔فتح جنگ کے قریب ماڑی ڈھرنال اور ڈھوک بورے والا میں اور کھوڑ شہر میں اور ڈھڈیال سانگ، گوجر خان، ارڑ تھانہ ڈھمن میں آپ کے کافی تعداد میں مریدین موجود ہیں۔آپ ایک رحم دل انسان اور بہت ہی شفیق باپ بھی تھے۔آپ نے ماڑی فتح جنگ میں ایک امام بارگاہ تعمیر کروایا۔اور ایک سندھ میں، اور ڈھڈیال کی امام بارگاہ سادات کی بنیاد آپ اور آپ کے دوست احباب نے رکھی۔آپ 27 جون 2017ء یکم رمضان کو خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

سید مردان علی شاہ مرحوم (سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال)

سید مردان علی شاہ ہمدانی ابن سید عباس علی شاہ ہمدانی مرحوم نارنگ سیداں میں پیدا ہوئے اور جوانی میں انڈین آرمی میں پولو گیم کے کپتان تھے اور انگلینڈ کے کرنل ٹیکسن ان کی گیم کو بہت پسند کرتے تھے۔جب سید مردان علی شاہ ہمدانی ریٹائر ہوئے تو ان کی خدمات کے صلے میں انگلش آرمی نے ان کو بڑے انعامات سے نوازا۔

احوال کیپٹن (ر) سید شہزادہ عالم ہمدانی ولد سید مردان علی شاہ ہمدانی: آپ یکم جنوری 1932ء کو ضلع چکوال کے گاؤں نارنگ سیداں میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم ملٹری کالج جہلم سے حاصل کی۔اس کے بعد آپ آرمی میں سلیکٹ ہو گئے۔آپ نے 63 سنگل بٹالین جوائن کی۔تعلیم میں آپ نے ایم اے انگلش، ایم اے اسلامیات اور انٹیلی جنس کورسز اور اس کے علاوہ بھی بہت سے کورس کیے۔اس کے بعد آپ کی آرمی ایجوکیشن کور میں سلیکشن بطور صوبیدار میجر ہوئی، پاکستان آرمی کے جوانوں کو مختلف مقامات پر تعلیم دی۔اس وقت کے چیف آف آرمی سٹاف نے آپ کی گراں قدر خدمات کی بدولت آپ کو اعلیٰ اعزاز سے نوازا اور چیف آف آرمی سٹاف نے سندِ تحسین دیتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ایجوکیشن جیسی ذمہ داری سونپی گئی تو انہوں نے بڑی محنت سے سرگرمیاں سرانجام دے کر آزاد کشمیر میں دور دراز علاقوں تک پھیلی ہوئی کمپنیوں میں جا کر تعلیمی امتحانات کا انتظام کیا اور لوگوں کو مستفید کیا، اس مثالی فرض شناسی کی قدر کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے آمین۔میں نے ہدایت کی ہے کہ اعلیٰ کارکردگی کو ریکارڈ میں لایا جائے اور ان کو تمغہ خدمت سے بھی نوازا جائے۔آپ کی اس کے علاوہ بھی بہت سی خدمات ہیں، آپ نے جہلم، چکوال، اٹک، خوشاب بلکہ پورے پنجاب کے جوانوں کو آرمی میں بھرتی کرایا، آپ آرمی سے بطور آنریری کیپٹن ریٹائرڈ ہوئے۔آپ کا سلسلہ نسل میں چار فرزند (کرنل سید خرم حسنین ہمدانی، سید عاصم حسین ہمدانی، میجر سید اصغر عباس ہمدانی، کرنل سید شوکت عباس ہمدانی) متولد ہوئے۔

کرنل سید خرم حسنین ہمدانی بن سید شہزادہ عالم ہمدانی: آپ 1967ء میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ملٹری کالج جہلم سے تعلیم حاصل کی

اور پھر وہاں سے بارہ بلوچ یونٹ میں بطور لیفٹیننٹ بھرتی ہوئے۔ 2007ء میں بارہ بلوچ کی کمان سنبھالی اور سبی میں کامیاب آپریشن کیا اور ملک دشمن عناصر کو زندہ گرفتار کیا۔ اس وقت کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل مشرف صاحب نے آپ کو ستارہ جرات سے نوازا۔ آپ تین سال کے لئے سری لنکا میں بطور ڈیفنس اٹیچی خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد وطن واپس آئے اور وطن آ کر این ڈی یونیورسٹی میں کورس کیا اور اسی دوران ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

سید عاصم حسین ہمدانی ابن سید شہزادہ عالم ہمدانیؒ: چیئرمین ٹرسٹ انجمن شہزادہ علی اکبر امام بارگاہ قصر بتول زیدہ اور چکوال سے بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ انٹیلیجنس میں بھرتی ہو گئے۔ ریٹائرمنٹ آفس کی طرف سے مولا پنجتن پاک کی تلوار سے نوازا گیا۔

میجر سید اصغر عباس ہمدانی ابن سید شہزادہ عالم ہمدانیؒ: آپ جیک برانچ راولپنڈی میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ میجر صاحب 1974ء چوہتر میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اپنی تعلیم مکمل کر کے آرمی میں لیفٹیننٹ بھرتی ہو گئے اور پنجاب رجمنٹ جوائن کی۔ کوئٹہ میں واپڈا آفیسر کی کمانڈ کی زیادہ عرصہ بلوچستان میں سروس کی اور پھر ملک دشمن عناصر کے خلاف اپنے آفیسر کے ساتھ مل کر خدمات سرانجام دیں اور آپریشن کے دوران شدید زخمی ہوئے ان کی خدمات کی وجہ سے آرمی نے ان کو تمغہ امتیاز ملٹری سے نوازا۔ میجر سید اصغر شاہ ہمدانی کے دو بیٹے ہوئے سید محمد علی عباس جو کہ 2018ء میں عراق کی زیارات کے دوران وفات پا گئے اور دوسرے بیٹے سید محمد واہب ہمدانی شاہ بابا ہیں جو 14 ستمبر 2019 کو پیدا ہوئے۔

کرنل سید شوکت عباس ہمدانی ابن سید شہزادہ عالم ہمدانیؒ: آپ 1981ء میں راولپنڈی میں متولد ہوئے۔ ملٹری کالج جہلم سے تعلیم حاصل کی۔ پاکستان آرمی میں بطور لیفٹیننٹ بھرتے ہوئے اور ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے کرنل کے عہدے پر فائز ہیں۔

سید فضل عباس ہمدانی شہید ابن سید عاشق حسین ہمدانی (ڈھڈیال)

سید فضل عباس ہمدانی شہید ابن سید عاشق حسین ہمدانی 1950ء کو ڈھڈیال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی۔ بچپن میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور تمام گھریلو ذمہ داری ان کو اٹھانی پڑی۔ والد صاحب نے مین بازار میں ایک دوکان الاٹ کرائی تھی۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے کاروبار شروع کیا۔ چھوٹا بھائی سید اختر حسین اپنی تعلیم مکمل نہ کر سکا اور ڈرائیونگ کے شعبہ سے منسلک ہو گیا۔ آپ نہایت خوبصورت اور اعلیٰ بصیرت کے حامل تھے۔ کاروبار نے خوب ترقی کی۔ آپ نے ڈھڈیال میں پہلی مرتبہ مکمل عشرہ محرم الحرام کی مجالس کی بنیاد ڈالی (اس سے پہلے اکا دکا مجلس اور روز عاشور کو باقاعدہ مجلس کا اہتمام ہوتا تھا۔) پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس مشن، مجلس عزاداری عشرہ محرم کو چار چاند لگ گئے۔ 1984،85ء میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ میں آپ نے بھرپور حصہ لیا لیکن زندگی نے آپ کا ساتھ نہ دیا اور ایک حادثے میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ مختار فورس کے کمانڈر تھے۔ TNFJ کی خدمات اور حادثاتی موت کی وجہ سے آپ کو ملت جعفریہ کی طرف سے شہید کا درجہ دیا گیا۔ آپ کی ناگہانی موت کے بعد بانی عشرہ محرم الحرام کی ذمہ داری آپ کے خالہ زاد بھائی سید اصغر حسین شاہ صاحب نے احسن طریقے سے نبھائی۔ عرصہ بسیار کے بعد آپ نے اپنی ذمہ داری اپنے

تایازاد بھائی سید واصف حسین شاہ ہمدانی کو تفویض کی۔اور آجکل یہ سلسلہ ان کا فرزند سید باقر حسین ہمدانی بڑے احسن طریقے سے جاری وساری رکھے ہوئے ہے۔

سید فتح شاہ ہمدانیؒ وخانوادہ (سادات ہمدانیہ شاہپور ہمدانیاں ضلع چکوال)

باوا سید گل حسن بادشاہ بن سید مردان علی شاہ جن کا مزار شاہپور ہمدانی اں میں مرجع خلائق تھے۔ان کی دعا سے راجہ رنجیت سنگھ کو شفا ملی۔اس نے بطور ہدیہ پندرہ سو کنال زمین دی۔جواب تک آپ کی اولاد کے زیر استعمال تھے۔آپ کے پوتے سید فتح شاہ ہمدانی (ولادت 1880ء)ذاکر مسافرہ شام تھے۔آپ ہی بانی امام بارگاہ اور جلوس کے بانی تھے۔ان کے چار بیٹے تھے۔1۔سید طاہر حسین شاہ 1941ء میں انسپکٹر پولیس تھے۔2۔سید زوار حسین تقریباً پچاس سال برطانیہ میں مقیم رہے۔3 سید فدا حسین شاہ آرمی میں حوالدار تھے۔1948ء کی پاک بھارت جنگ میں گرفتار ہو کر بیمار ہوئے اور 1949ء میں وفات پائی۔

بابا سید زنیر بادشاہؒ (باہولے)

بابا سید زنیز بادشاہ ڈھڈیال میں پیدا ہوئے۔آپ صاحب کرامت ولی تھے۔ایک دفعہ پوٹھوہار کے ایک گاؤں جس کا نام باہولے ہے۔وہاں پر کتوں میں باؤلا پن یعنی ہلکاؤ کی بیماری سے کثیر تعداد میں کتے مبتلا ہوئے اور مقامی لوگوں کو کاٹ لیا۔جس کی وجہ سے یہ تکلیف لوگوں میں عام ہوگئی۔ان میں سے کچھ لوگ باباجی کے پاس سے اوران کو ساتھ گاؤں دم درود کے لیے لے گئے۔آپ نے بوسیلہ محمد ﷺ وآل محمد ﷺ دم کی،لوگ تندرست ہو گئے اور آپ کے پہلے سے زیادہ عقید تمند بن گئے اور عرض کی کہ آپ ہمارے پاس مستقل قیام فرمائیں۔اسی نسبت سے گاؤں کا نام باہولے مشہور ہوگیا۔آپ کی زیارت پر روضہ بنادیا گیا ہے۔آپ کی اولاد کافی تعداد میں یہاں سکونت پذیر ہے۔

بابا سید حیات شاہ ابن سید گوہر شاہ المعروف سید گولا شاہ ابن شاہ سید ولی (جھالہ میروال)

آپ نارنگ سیداں میں پیدا ہوئے۔آپ مادرزاد ولی تھے۔آپ کے مریدین آپ کو نارنگ سیداں سے اپنے پاس موضع جھالے میروال لے آئے۔آپ متقی اور عبادت گزار تھے۔میروال کے ساتھ جنگل میں عبادت کے لئے جگہ مختص کی ہوئی تھی۔دوران ریاضت فنافی الوجود حالت طاری ہوجاتی۔دن بھر جنگل میں عبادت اور شام کو واپس آتے۔ایک شخص نے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور پوچھا۔آپ نے اسے اس راز کو مخفی رکھنے کو کہا۔جس کا انعام اس کی زندگی کی ہر طلب آسائش اور اس کو ظاہر کرنے پر اپنی زندگی کے ختم ہونے کی بابت بتایا،ساتھ یہ کہا کہ اگر تو نے یہ راز افشاء کر دیا۔تمہارا پورا کنبہ میروال سے تتر بتر ہوجائے گا۔اس شخص نے یہ راز فاش کر دیا۔اسی دن بابا حیات شاہ کا انتقال ہوگیا اور ان کی بات سچ ثابت ہوئی کہ اس کشمیری شخص

کے خاندان کا اب نام ونشان بھی نہیں ہے۔

حضرت پیر سید محسن علی رضا ہمدانی المعروف ہمدانی سرکارؒ (سادات حسینیہ ہمدانیہ جھنڈ وسیداں راولپنڈی)

حضرت پیر سید محسن علی ہمدانی المعروف ہمدانی سرکارؒ 1946ء میں جھنڈ وسیداں شریف میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ابھی آپ کا بچپن ہی تھا کہ والد صاحب حضرت پیر سید امیر شاہ ہمدانیؒ کا انتقال ہوگیا، پھر اپنے تایا جان مولوی پیر سید نور حسن شاہ ہمدانی جو دیو بند مدرسہ کے گولڈ میڈلسٹ تھے(یہ انڈیا لکھنؤ میں ھے)اور حکیم بھی تھے،ان سے پرورش پائی۔ دینی تعلیم آپ سے حاصل کی، میٹرک کے بعد جستجو بیعت کے سلسلہ میں نک۔لے سلسلہ نقشبندیہ میں آپ نے پیر طریقت رہبر شریعت سید نادر حسین شاہ المشھدی الکاظمیؒ بمقام شنکیاری شریف (ضلع مانسہرہ) کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اپنے مرشد پاک کے حکم پر وادی سون کے مقام پر گاؤں ناتو والی کے ساتھ پہاڑ میں دو سال چلہ کیا۔عبادت اور ریاضت میں دن رات مشغول رہے۔وہاں ایک پانی کا چشمہ بھی ھے، وہاں کے لوگ بتاتے ہیں کہ جب ہمدانی سرکارؒ ذکر اللہ ھو کے ورد میں ھوتے ،سخت سردی میں بھی پانی گرم ھو جاتا۔پھر آپ نے مرشد پاک کے حکم سے ھی پاکستان ایئر فورس میں ملازمت اختیار کی اور تعلیم بھی ساتھ جاری رکھی اور ایم اے، ایل ایل بی کیا اور چیف وارنٹ افسر ریٹائرڈ ہوئے۔پھر ساری زندگی اپنے مرشد پاک کی روحانی تنظیم جو انجمن فدائین اسلام پاکستان کے نام سے ہے، اس کے بانی اور صدر رہ کر وقف کی۔مرشدِ پاک کا دربار شریف اور مسجد مدرسہ کی تعمیر کرائی۔آپ کو قبلہ عالم پیر سید نادر حسین شاہ المشھدی الکاظمیؒ کی خلافت بھی ملی۔

آپ کا وصال 16 جنوری 1996ء بروز سوموار کو ہوا۔آپ نے اپنے وصال سے پہلے دوستوں کو بتایا کہ میرا مرید امریکہ سے آئے گا، اس سے ملنے کے 3 دن بعد دنیا چھوڑ دینی ھے اور ایسا ہی ہوا اور جب آپ کا جنازہ اٹھا سخت دھوپ تھی، ایک بادل کا ٹکڑا آیا سارے راستے میں رحمت برساتا گیا دفن ہونے تک سب یہ منظر دیکھ کر سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے اس منظر کو سب علاقے والوں نے دیکھا۔آپ کے سلسلہ نسل میں چھ فرزند (صاحبزادہ پیر سید قاسم ہمدانی، صاحبزادہ پیر سید حسن ہمدانی، صاحبزادہ پیر سید علی رضا ہمدانی، صاحبزادہ پیر سید عباس رضا ہمدانی، صاحبزادہ پیر سید محمد رضا ہمدانی، صاحبزادہ پیر سید حسین رضا ہمدانی) مذکور ہیں۔

صاحبزادہ پیر سید قاسم ہمدانی اسٹیٹ آفس کے بزنس سے وابستہ ہیں۔عرصہ دراز سے شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل گروپس سے وابستہ ہیں۔ملنسار خوش مزاج سید ہیں۔اس کے سلسلہ نسل سے 3 فرزند سید احسن رضا ہمدانی، سید محب علی ہمدانی، سید اویس رضا ہمدانی مذکور ہیں۔ صاحبزادہ پیر سید حسن ہمدانی کا ایک بیٹا سید محسن رضا ہمدانی ہے۔صاحبزادہ پیر سید علی رضا ہمدانی کا ایک بیٹا سید نادعلی ہمدانی ہے۔صاحبزادہ پیر سید عباس رضا ہمدانی دبئی میں ملازمت پیشہ ہیں۔صاحبزادہ پیر سید محمد رضا ہمدانی دبئی میں ملازمت پیشہ ہیں۔صاحبزادہ پیر سید حسین رضا ہمدانی دبئی میں ملازمت پیشہ ہیں۔

بحوالہ: صاحبزادہ پیر سید قاسم ہمدانی صاحبزادہ پیر سید حسن ہمدانی اینڈ برادرز، دربار عالیہ نقشبندیہ جھنڈ وسیداں

سید عاشق حسین شاہ ہمدانی و خانوادہ (خانوادہ سادات ہمدانیہ ڈھڈیال)

سید عاشق حسین شاہ ہمدانی بن سید نذر حسین شاہ ہمدانی بن سید حیات شاہ ہمدانی بن سید امیر حسین شاہ ہمدانی۔ سید نذر حسین شاہ ہمدانی محکمہ پولیس میں اپنے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ سید نذر حسین شاہ ہمدانی کی نسل اس کے دو بیٹوں (سید عاشق حسین شاہ ہمدانی، سید عجائب حسین شاہ ہمدانی) سے چلی۔ سید عجائب حسین شاہ کی ولادت 1951 میں ہوئی۔ آپ ایک اعلی اخلاق کے مالک تھے۔ بہترین عزادار سید تھے۔ انجمن حیدریہ میں آپ کی خدمات کو یادرکھا جائے گا۔ عزاداری سید الشہداء آپ کا مقصد حیات تھا۔ خصوصاً چہلم سیدالشہداء امام حسین علیہ السلام میں انتظامی امور کی ادائیگی آپ کی شخصیت کا نمایاں پہلو ہے۔ آپ طویل عرصہ بیرون ملک بسلسلہ روزگار مقیم رہے۔ سید عاشق حسین شاہ ہمدانی کی ولادت 1945ء میں سید نذر حسین شاہ کے گھر ڈھڈیال میں ہوئی۔ آپ ایک شریف النفس اور اعلی تعلیم یافتہ انسان تھے۔ آپ نے نیشنل بنک آف پاکستان میں بطور آفیسر طویل عرصہ فرائض انجام دیئے۔ آپ ایک غریب پرور سید تھے۔

سید عاشق حسین شاہ ہمدانی کی نسل اس کے ایک بیٹے (سید آصف حسین شاہ) سے چلی، ان کی ولادت 1976ء میں ڈھڈیال میں ہوئی۔ سید آصف حسین شاہ ہمدانی جو کہ جرمنی میں مقیم ہیں، وہاں ذاتی کاروبار سے منسلک ہیں۔ اچھے اخلاق و کردار کے مالک ہیں۔ سید صاحب عرصہ دراز سے سوشل میڈیا پر موجود ہمدانی گروپس میں ایکٹو ہیں۔ خاندان ہمدانی کے لیے لازوال محبتیں اس کے دل میں موجود ہیں۔ ان کی نسل ان کے تین بیٹوں (سید محمد حنفیہ شاہ ہمدانی، سید علی نقی شاہ ہمدانی، سید حسن عسکری شاہ ہمدانی) سے چلی ہے۔ سید محمد حنفیہ شاہ ہمدانی اس وقت ہائیڈل برگ جرمنی یونیورسٹی میں شعبہ نیوکلیئر فزکس میں زیر تعلیم ہیں۔ سید علی نقی شاہ اور سید حسن عسکری بھی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

حکیم مفتی حافظ سید نور حسن شاہ ہمدانیؒ (سادات حسینیہ ہمدانیہ جھنڈ وسیداں ضلع راولپنڈی)

آپ کی ولادت ولی وقت پیر سید قاسم علی شاہ ہمدانیؒ کے گھر جھنڈ وسیداں میں ہوئی۔ آپ صغیر سنی میں ہی تھے کہ آپ کے ماموں حافظ سید بہادر شاہ ہمدانی (گاؤں میال) آپ کو اپنے ہمراہ میال لے گئے۔ ابتدائی دینی تعلیم سے روشناس کرانے کے بعد آپ کے ماموں نے آپ کو دارالعلوم دیوبند (انڈیا) میں داخل کروادیا جہاں سے آپ نے حفظ القرآن اور علوم فقہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مفتی کا کورس بھی مکمل کیا۔ اس کے بعد آپ نے طبیہ کالج لکھنؤ (انڈیا) سے طب و جراحت (حکمت) کی تعلیم حاصل کی اور طب میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ تکمیل علم کے بعد آپ وطن واپس جھنڈ وسیداں (پاکستان) تشریف لے آئے۔ تقریباً 30 سال تک گاؤں کی مسجد میں فی سبیل اللہ فرائض امامت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو دینی و اخلاقی مسائل پر درس و تدریس بھی دیتے رہے۔ چونکہ آپ حکیم بھی تھے اس لئے آپ کے پاس دور دراز علاقوں سے لوگ علاج بھی کروانے آتے۔

قرآن مجید کی تلاوت ذوق وشوق سے کرتے تھے یہاں تک کہ جب کبھی آپ تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے سو جاتے تو

جیسے ہی کروٹ لیتے جہاں سے تلاوت موقوف کی ہوتی وہیں سے دوبارہ شروع کر دیتے، اس کے علاوہ رمضان شریف میں آپ بغیر سامع کے نماز تراویح میں قرآن مجید سناتے۔ آپ کا وصال 1969ء میں ہوا۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹی حسین بی اور ایک بیٹا حافظ سید منظور حسین شاہ ہمدانی ہیں آپ کے بیٹے اور بیٹی دونوں کا جوانی میں انتقال ہو گیا لہٰذا آپ کی نسل آگے نہ چل سکی۔ آپ کی ذاتی تلوار آپ کے بھتیجے سید لعل حسین شاہ ہمدانی کے پاس جبکہ کتب اور طب و جراحت کے آلات پیر سید محسن علی شاہ ہمدانیؒ کی اولاد کے پاس محفوظ ہیں۔

بحوالہ بشکریہ و تحریر: سید غوث شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں

پیر طریقت سید امیر شاہ ہمدانی المعروف میراں شاہؒ (سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں)

آپ کی ولادت پیر سید قاسم علی شاہ ہمدانیؒ کے گھر جھنڈ وسیداں میں ہوئی۔ آپ کا چہرہ انتہائی خوبصورت جبکہ زلفیں گھنگریالی تھیں۔ آپ انتہائی شریف النفس اور قلندرانہ مزاج رکھتے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی سید نور حسن شاہ ہمدانی اور چھوٹے سید سیدن شاہ ہمدانی دونوں حافظ قرآن تھے۔

کرامات:۔ چونکہ آپؒ قلندرانہ مزاج رکھتے تھے اس لئے جب بھی مریدین کے پاس جاتے تو کہتے مجھے غسل کرواؤ۔ لہٰذا آپ جہاں بیٹھے ہوتے وہیں (انہی کپڑوں میں ہی) فرماتے کہ میرے اوپر پانی ڈالو پھر آپ سائل سے پوچھتے کہ بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔

آپ کے بیٹے سید احمد شاہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنے ایک مرید صوبیدار غنی (جو کہ موضع سر ضلع چکوال کے رہائشی تھے) کے پاس 25 فیلڈ آرٹلری لاہور گئے تو وہ اپنی یونٹ کے حوالدار میجر ولائت خان کو آپ کے پاس لے آیا۔ حوالدار میجر نے عرض کی کہ حضور پانچ بھائی ہیں عدالت نے انہیں کسی قتل کے مقدمے میں پھانسی سنائی ہے جبکہ میرے بھائی بے گناہ ہیں۔ آپ نے غسل کا ارادہ فرمایا تو آپ کے مرید صوبیدار غنی اور حوالدار میجر ولائت خان نے آپ کے اوپر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ جب کافی دیر گزر گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس کرو اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ حوالدار میجر نے دوبارہ مسئلہ بتایا۔ آپ نے فرمایا کہ اگلی پیشی پر جاؤ گے تو پانچ عدد نئے سوٹ سلوا کر لے جانا اور اپنے بھائیوں کو پہنا کر گھر لے آنا۔ مطلب تھا کہ وہ آزاد ہو جائیں گے۔ قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے کہ اگلی پیشی پر عدالت نے اس کے بھائیوں کو باعزت بری کر دیا۔

آپ کے مریدین جن جن علاقوں میں موجود ہیں ان میں، ملتان چک نمبر 27، چک نمبر 84، چک بیٹھ (وہاڑی)، جادہ، ڈھلیال، سہال، چہان، چکری، چھچھ، ڈھوک روئیاں، ناڑیاں کھوڑیاں، سنگرال، راولپنڈی شہر اور موضع سر ضلع چکوال، سرفہرست ہیں۔

نوٹ: لفظ پیر طریقت رہبر شریعت آپ کے بعد پورے سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں میں سے صرف آپ کی ہی اولاد کے ناموں کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ 25 مئی 1968ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی اولاد میں 4 بیٹے لعل حسین شاہ، احمد شاہ، محسن علی رضا (سیدن شاہ) اور منظور حسین شاہ اور ایک بیٹی حسین بی ہیں۔

بحوالہ بشکریہ و تحریر: سید غوث شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں

سید لعل حسین شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں)

آپ کی ولادت 1935ء میں سید امیر شاہ ہمدانی کے گھر جھنڈ وسیداں میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم موضع ڈھولیال اور پھر میٹرک تک موضع ادھوال میں پڑھتے رہے۔ اسی دوران اپنی دینی تعلیم اپنے تایا جان حکیم مفتی حافظ سید نور حسن شاہ ہمدانی سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ پاک آرمی میں چلے گئے 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا جبکہ تین سال آپ نے بنگال میں بھی گزارے۔ تمغہ جرات اور تمغہ حرب کے علاوہ بہت سے اعزازات حاصل کیے۔

1985ء میں صوبیدار رینک سے ریٹائرڈ ہوئے اور پھر ریٹائرمنٹ کے بعد محکمہ تعلیم کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ 16 سال تک راولپنڈی کے مختلف سکولوں میں پڑھاتے رہے۔ بہت بڑی تعداد ان کے شاگردوں کی ہے جو کہ اپنے استاد محترم سے آج بھی والہانہ محبت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ فارسی بولنے اور پڑھنے میں پوری دسترس رکھتے تھے۔

چونکہ سادات ہمدانیہ جو کہ جھنڈ وسیداں میں مقیم تھے، کے پاس کوئی معتبر شجرہ نسب نہ تھا لہٰذا آپ نے اس کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا۔ آپ نے ڈھڈیال (ضلع چکوال)، دندہ شاہ بلاول، نارنگ سیداں اور بھنگالی شریف سے تحقیقی مواد اکٹھا کر کے اپنے تحقیقی کام کو آگے بڑھایا اور بالآخر کئی سال کی طویل تحقیق ومحنت سے آپ نے سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں کا مستند شجرہ نسب مرتب کیا جس کی صحت کے حوالے سے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کا مرتب کردہ شجرہ نسب کتاب المشجر فی اولاد حسین الاصغر جو کہ سید قمر عباس الاعراجی الہمدانی کی تالیف ہے، میں من وعن موجود ہے۔ لہٰذا آپ کو اگر سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں کا محقق کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا اور تمام سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں آپ کے اس تحقیقی کارنامے پر ہمیشہ آپ کی ممنون ومشکور اور احسان مند رہے گی۔ سادات ہمدانیہ کے یہ چشم وچراغ چند دن کی قلیل علالت کے بعد مورخہ 24 نومبر 2020ء بروز منگل 85 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا سید مظہر حسین ہمدانی ہیں جو کہ آرمی سے صوبیدار کے رینک سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے دو پوتے سید محمد ذاکر ہمدانی جو کہ کمیونیکیشن کے شعبے سے منسلک ہیں جبکہ سید محمد باقر ہمدانی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (اسلام آباد) میں ریجنل ڈائریکٹر کے عہدے پر تعینات ہیں۔

بحوالہ بشکریہ وتحریر: سید غوث شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں

پیر سید فرمان شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ جھنڈ وسیداں)

آپ کی ولادت سید سیدن شاہ ہمدانی کے گھر 1931 کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ بسلسلہ روزگار پاکستان آرمی میں بھرتی ہوئے۔ مگر قلیل عرصہ کے بعد آرمی کو خیر باد کہہ کر واپس جھنڈ وسیداں آ گئے اور زراعت کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔

آپ انتہائی سادہ مزاج، شریف النفس، درویش مزاج طبیعت کے مالک، صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔ اپنے مریدین سے بے پناہ محبت وشفقت فرماتے تھے۔ آپ کے مریدین دینی معاملات کے علاوہ دنیاوی معاملات میں بھی آپ سے مشاورت کیا کرتے

تھے۔ تتراَل، سروبہ، پنڈ جھاٹلہ، جسوال، گھلواں، مندوال کے علاقہ میں کثیر تعداد میں آپ کے مریدین ہیں۔ جو کہ آپ کے سالانہ عرس کی محفل میں عقیدت ومحبت سے دربار شریف پہ حاضری دیتے ہیں۔ اپنی زندگی کے آخری ایام آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے پیر سید مفید حسین شاہ ہمدانی کے گھر گزارے۔ چند دن علیل رہنے کے بعد مورخہ 20 فروری 2013ء کو اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔

بحوالہ بشکریہ وتحریر: سید ضیاء محمد شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں

سید الطاف حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات حسینیہ ہمدانیہ جھنڈ وسیداں)

آپ کی ولادت 1938ء میں سید قربان حسین شاہ ہمدانی کے گھر جھنڈ وسیداں میں ہوئی۔ آپ کے دادا جان سید امیر عالم شاہ ہمدانی صاحب نے آپ کا نام رکھا۔ آپ نے سن بلوغت میں قدم رکھا ہی تھا کہ پاک آرمی میں جانے کا فیصلہ کیا، جذبہ حب الوطنی اور خدمت انسانی سے سرشار آرمی میڈیکل کور میں بھرتی ہوئے اور ٹریننگ کے بعد سی ایم ایچ لاہور میں فرائض سرانجام دینے لگے۔

پاک آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے راولپنڈی میڈیکل کالج میں فزیالوجی ڈیپارٹمنٹ لیب انچارج کی حیثیت سے کام کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ہی انسانی خدمت اور دلجوئی سے کیا تھا جس کی وجہ سے لوگوں کے مسائل اور محرومیوں کا احساس ہر پل رہتا لہٰذا آپ نے جلد ہی کالج کی ورکرز یونین جوائن کر لی آپ کی حق گوئی، فصاحت و بلاغت اور صداقت کو دیکھتے ہوئے بلا مقابلہ ورکرز یونین کا صدر منتخب کیا گیا، اس طرح آپ کالج کی سروس کے اختتام تک صدارت کے عہدے پہ فائز رہے اور ورکرز کے حقوق کے حصول کے لئے تگ ودو کرتے رہے۔

خدمت خلق وسیاست میں عملی حصہ: کالج سروس کے بعد 1994ء میں آپ نے علاقائی مسائل کے حل کے لیے سیاست میں قدم رکھا اور آپ نے یونین کونسل کی سطح پر اک جوائنٹ ایکشن کمیٹی تشکیل دی جو یونین کونسل سہال کے ہر گاؤں سے اک نمائندہ فرد پہ مشتمل تھی جو آپ کی زیر سرپرستی علاقائی مسائل کے تدارک اور اس کے حل کے لئے شب وروز مصروف عمل رہی۔ آپ کی سیاسی بصیرت، فہم و فراست، مدبرانہ سوچ وفکر اور بے باک ودلیرانہ رہنمائی ہی کی بدولت یونین کونسل سہال کے چھوٹے دیہاتوں میں مختلف ترقیاتی کام جن میں طلبہ وطالبات کی سکولوں کی تعمیر نو گلیوں کی پختگی اور خاص کر بجلی جیسی بنیادی سہولت میسر ہوئی۔ اس سے پہلے 1987ء میں آپ نے اپنے گاؤں اور علاقہ کے معززین کے خصوصی تعاون سے اپنے گاؤں جھنڈ وسیداں کے لیے 28 بیڈ پر مشتمل گورنمنٹ ہسپتال اس وقت کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان سے نا صرف منظور کروایا بلکہ فی الفور تعمیراتی کام کی تکمیل بھی اپنی نگرانی میں کرائی جو عصر حاضر میں بھی الحمد اللہ فنکشنل ہے۔ گاؤں اور گردونواح کے باسی علاج معالجے کی اس بنیادی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ نے اپنی پوری زندگی رفاہ عامہ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ آپ کی بیٹھک ہمہ وقت گاؤں اور گردونواح کے لوگوں کے لئے کھلی رہتی تھی۔ نا صرف گاؤں بلکہ اہلیان علاقہ آج بھی ان کی بے لوث خدمات کے معترف ہیں۔ آپ اپریل 2016ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی وفات پہ خان غلام سرور خان حالیہ وفاقی وزیر کی پرنم آنکھوں کے ساتھ وہ یادگار الفاظ آج بھی سماعتوں سے ٹکراتے ہیں کہ شاہ جی آج آپ کے علاقے کے لوگ ایک اخلاص مند، شفاف سوچ اور ہمدرد شخصیت سے ہی محروم نہیں ہوئے بلکہ میں بھی آج دوسری بار باپ جیسی شفیق

ہستی کی شفقت سے محروم ہو گیا ہوں۔ مالک بحق آل محمد ﷺ درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ دو بھائی تھے۔ سید غلام حسین شاہ ہمدانی (مرحوم) جن کی اولاد میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے (سید امیر مسلم شاہ ہمدانی، سید عقیل مسلم شاہ ہمدانی، سید ذوالفقار علی شاہ ہمدانی) ہیں۔ دوسرے بھائی سید عبدالعزیز شاہ ہمدانی (مرحوم) جن کی اولاد میں ایک بیٹی اور دو بیٹے (سید مقبول حسین شاہ ہمدانی، سید وسیم حیدر شاہ ہمدانی) ہیں۔

تحریر و بشکریہ: باوا سید امیر مسلم ہمدانی آف خانوادہ سادات ہمدانیہ جھنڈ و سیداں راولپنڈی

باوا سید ملازم حسین شاہ ہمدانی ابن سید مہر علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں ضلع چکوال)

آپ نارنگ سیداں ضلع چکوال میں 1930ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق انتہائی شریف خاندان سے تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ خالصہ ہائی سکول سے حاصل کی۔ آپ کا تعلق فقراء کے گھرانے سے تھا، آپ جو منہ سے کہتے اللہ کے حکم سے پورا ہوتا۔ اللہ کے نیک اور متقی بندے تھے، نماز تہجد کے پابند تھے، حلقہ مریدین بہت دور دراز تک تھا۔ ساری زندگی سادگی سے گزاری۔ بہت ہی زندہ دل، غریب پرور، دوستوں کے انتہائی دوست تھے۔

آپ کا ایک گھریلو خدمتگار جس کا نام نادر خان تھا، نے کہا کہ شاہ جی میرے گھر میں سونے کے لیے چار پائی نہیں ہے تو آپ نے چار پائی تیار کروا کر سوتر سے بن کر خود اپنے سر پہ اٹھائی اور اس کے گھر دینے کے لیے چل دیئے، راستے میں جو بھی ملا اس نے کہا کہ شاہ جی ہمیں دیں ہم اس کے گھر چھوڑ آتے ہیں، انہوں نے کہا یہ کام میں خود سرانجام دوں گا۔ آنکھوں کی بینائی شروع سے کمزور تھی لیکن کسی کے محتاج نہیں ہوئے، اس کے باوجود زمین داری اور کھیتی باڑی بھی کرتے تھے۔ جولائی 1996ء میں پشاور اپنے بیٹے کو ملنے گئے تو رات گزاری، صبح نماز ادا کرنے کے بعد موت واقع ہوئی اور خالق حقیقی کو جا ملے۔ آپ کے سلسلہ نسب میں ایک بیٹا سید اظہر عباس ہمدانی جو کہ پی اے ایف سے چیف ٹیک ریٹائرڈ ہیں اور حال ہی میں 16 سکیل میں بطور کمپیوٹر سپر وائزر نسٹ یونیورسٹی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں

بحوالہ: چیف ٹیک ریٹائرڈ سید اظہر عباس ہمدانی صاحب خانوادہ سادات حسینیہ ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال

حضرت سخی باوا سید گل حسن شاہ ہمدانی سرکارؒ (مزار مبارک شاہ پور ہمدانیہ چکوال)

ولی کامل حضرت باوا سخی سید گل حسن بادشاہ ہمدانی سرکارؒ مشہور بزرگ ولی کامل باوا سید مردان علی شاہ ہمدانیؒ کے ہاں نارنگ سیداں میں متولد ہوئے۔ عابد شب، زاہد، صاحبِ کشف و کرامت والے بزرگ تھے۔ حلقہ مریدین وسیع تھا۔ موجودہ شاہ پور ہمدانیہ چکوال کے نزدیک گوندل قوم کی بستی تھی۔ گوندل قوم آپ کی بہت زیادہ معتقد تھی۔ گوندل نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں اور یہ ہماری قوم کے لیے فخر ہوگا کہ یہاں سادات آباد ہوں۔ لہٰذا آپ اپنے مریدین کی درخواست پر تاریخی شہر نارنگ سیداں

سے ہجرت کر کے موجودہ شاہ پور ہمدانیہ میں آباد ہوئے۔ آپ نے اس گاؤں کا نام شاہ پور ہمدانیہ رکھا۔ یہاں آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے مسجد وامام بارگاہ تعمیر کروایا اور قبرستان کے لیے جگہ مختص کی۔ اس گاؤں سے آپ نے رشد وہدایت کے سلسلے کو شروع کیا اور شفا بانٹنی شروع کی۔ ایک دفعہ راجہ رنجیت سنگھ بیمار ہوا اور آپ کے پاس تشریف لایا، آپؒ نے اسے اپنی قمیض دی۔ جس کی بدولت راجہ رنجیت سنگھ کو شفا ملی۔ تو اس راجہ نے بطور ہدیہ تین سو ساٹھ بیگھے زمین آپ کو دی جو آج بھی آپ کی اولاد کے زیر استعمال ہے۔

کرامات: شاہ پور کی ایک خوش نصیب لڑکی تھی جس کا نام رحمتاں بی بی تھا۔ یہ لڑکی باوا جی کی بہت زیادہ عقیدت منداور خدمت گزار تھی۔ وہ اپنی زندگی کے شب روز آپ کی خدمت میں گزارتی تھی۔ آپ سرکارؒ نے اسے اپنی بچی کی طرح رکھا ہوا تھا۔ اس خدمت گزار بچی کی جب شادی طے پائی تو اس لڑکی کے والد نے کہا کہ جاؤ باوا جی سے مل کر آؤ کہ آج میری شادی ہے۔ جب لڑکی باوا جی سے ملنے پہنچی تو باوا جی کو بتایا حضور آج میری شادی ہے۔ تو باوا جی نے فرمایا کہ کس کی شادی ہے تو لڑکی نے جواب دیا کہ آپ کی بچی رحمتاں بی بی کی شادی ہے۔ تو آپؒ نے فرمایا نہیں نہیں، تو بحکم خدا اس لڑکی کی جنس تبدیل ہوگئی۔ وہ لڑکی مرد بن گیا۔ اس نے گھر جا کر ساری روداد اپنے گھر والوں کو سنائی۔ اس لڑکی کے والدین فوراً باوا جی گل حسن بادشاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گویا ہوئے کہ سرکار یہ آپ نے کیا کر دیا، اس لڑکی نے ساری زندگی آپ کی خدمت کی اور آپ نے اسے لڑکا بنا دیا۔ یہ صلہ دیا ہے آپ نے اس کی خدمت کا۔ آپؒ نے فرمایا کہ جو ہونا تھا وہ ہوگیا۔ اب اپنی دوسری بچی کی جا کر شادی کرو تو اس لڑکی کے والدین نے کہا کہ سرکار وہ ابھی پانچ سال کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ جا کر دیکھو وہ اٹھارہ کی ہوگئی ہے۔ جب اس لڑکی کے والدین گھر پہنچے تو یہی معاملہ تھا۔ اس کے والدین نے باوا جی کے حکم پر اپنی دوسری بیٹی کی شادی کر دی اور اس خدمت گزار لڑکی کا نام رحمتاں بی بی سے رحمت خان ہوگیا۔ یوں اب رحمت خان کی نسل چل رہی ہے۔ باوا سخی سید گل حسن بادشاہؒ کے سلسلہ نسل میں سات فرزند تھے۔ جن میں سے تین دنیا سے پردہ کر گئے اور باقی چار فرزندان کی اولاد جاری وساری ہے۔

بحوالہ بشکریہ: باوا سید ساجد عباس شاہ ہمدانی خانوادہ سادات حسینیہ ہمدانیہ شاہ پور ہمدانیہ چکوال

حضرت سخی سید غلام شاہ ہمدانیؒ المعروف شانڑے شاہ بادشاہ (شاہ پور ہمدانیہ چکوال)

باوا سید غلام شاہ ہمدانی المعروف باوا شانڑیں شاہ سرکار اپنے والد حضرت سخی گل حسن بادشاہؒ کی طرح صاحب کشف کرامت بزرگ تھے۔ ساری زندگی عبادت گزاری اور تبلیغ ولایت میں بسر کی۔ آپ کی ایک کرامت علاقہ بھر میں مشہور تھی۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپ کا ایک مرید آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا سرکار میرے لئے دعا کریں، میری اولاد نہیں ہے۔ آپ نے اپنے مرید کے لیے دعا کروائی اور مرید کو کہا جاؤ، میرا کریم پروردگار تم کو اولاد سے نوازے گا۔ کچھ عرصہ بعد دعائے فقیر اللہ کریم نے اس مرید کو اولاد سے نوازا۔ کچھ دن بعد بابا سید شانڑے شاہ سرکار کا وہاں سے گزر ہوا اور اسی راستے پر آپ کے مرید کا گھر تھا۔ سرکار اس کے گھر تشریف لے گئے۔ تو مرید نے کہا کہ باوا جی آپ کی دعا کی بدولت اللہ پاک نے مجھے بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ سات دن ہو گئے ہیں۔ آپ سرکار نے فرمایا کہ اس کی شکل بچی جیسی ہے لیکن بچی نہیں ہے۔ جب اس مرید نے اپنے نومولود بچی کو دیکھا تو وہ لڑکا تھا۔ باوا سید غلام شاہ المعروف

شانڑے شاہ سرکار اپنے بابا باوا سید گل حسن بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے بابا نے فرمایا کہ شانڑے شاہ بڑی کرامت دکھائی ہے۔تو آپ نے جواب دیا بابا یہ سب آپ کی دعا کی بدولت ہے۔آپ کی دعاؤں سے پیدا ہونے والے بچے کا نام چکتا خان تھا۔ جب اسکی نسلی چلی تو ان کی اولاد کی نہ داڑھی تھی اور نہ مونچھیں اور شکل عورتوں کی طرح تھی۔باوا سید گل حسن بادشاہ نے اپنے بیٹے باوا سید غلام شاہ المعروف شانڑھے شاہ کو اپنے جانشین مقرر فرمایا۔

احوال سید حجت حسین شاہ ہمدانی: اپنے عظیم گھرانے کی مقدس روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بحیثیت سجادہ نشین بابا سخی سید گل حسن بادشاہ اپنے فرائض نبھاتے رہے۔خلق خدا کی دادرسی کرتے ہوئے اپنے مریدین کو فیض یاب کیا۔صراط حق ولایت وعزاء آل محمدؑ کی ترویج وتبلیغ میں اپنے زندگی کے ایام گزارے۔شاہ پور ہمدانیہ کے ساتھ قریبی گاؤں رواں زیر میں امام بارگاہ کی بنیاد رکھی۔اور اسی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے ضلع اٹک کے گاؤں ڈھرنال میں بھی امام بارگاہ کی بنیاد رکھی۔آپ راولپنڈی کے گاؤں ہرنیاں والا میں امام بارگاہ کی بنیاد رکھ کر یہاں 15 محرم کی مجلس عزا شروع کروائی جس کا تسلسل ابھی جاری وساری ہے۔

آپ نے 2009ء میں اپنے دادا سخی سید گل حسن بادشاہ کے مزار مبارک کی از سر نو تعمیر کرائی اور دربار شریف پر دس محرم کا لنگر شروع کروایا جو کہ آج تک تمام افراد میں گھروں میں بلاتفریق تقسیم ہوتا چلا آرہا ہے۔آپ کے تعمیر کردہ مشہور زمانہ ڈیرے پر لوگ جوق در جوق لنگر تناول کرتے ہیں۔باہر سے آنے والے سادات کے لیے اس ڈیرے پر منفرد مقام تیار ہے۔یہ ڈیرہ بابا سید حجت شاہ کا ڈیرہ کے نام سے مشہور ہے۔

احوال حاجی زوار سید سجاد حسین شاہ ہمدانی: آپ باوا سید ستار حسین شاہ بادشاہ کی چھوٹے فرزند تھے۔آپ نے اپنی زندگی کے سفر کا آغاز آرمی میڈیکل کور سے کیا۔بیس سال تک مختلف مقامات پر فرائض سرانجام دیتے رہے۔ریٹائرمنٹ کے بعد روزگار کے سلسلے میں کویت چلے گئے۔غریب پرور وخوددار انسان تھے۔ساری زندگی لوگوں کی دادرسی کی۔اپنے دادا کی قائم کردہ امام بارگاہ کی نوکری و خدمت کی۔امام بارگاہ کی خوبصورت تزئین وآرائش کروائی۔جنوری 2021ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

احوال باوا سید اقتدار حسین شاہ ہمدانی: آپ دربار عالیہ حضرت سخی سید گل حسن بادشاہ سرکارؒ کے کے موجودہ سجادہ نشین ہیں۔ہر دلعزیز، پروقار، مشہور ومعروف سیاسی وسماجی شخصیت ہیں۔آپ مصالحتی کمیٹی اور زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔جشن نوروز و چادر پوشی کی تقریب آپ کی سرپرستی میں ہوتی ہے۔

بحوالہ بشکریہ وتحریر: باوا سید ساجد عباس ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ شاہ پور سیداں چکوال

سید رضا شاہ ہمدانی ابن سید زمان شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال)

آپ آزادی پاکستان سے قبل انگریزوں کی فوج میں تھے اور آزادی پاکستان کے بعد پاک فوج میں شمولیت اختیار کی۔ریٹائرمنٹ کے بعد کھیتی باڑی کی۔شریف، اچھے اخلاق وکردار کے مالک تھے۔آپ کے سلسلہ نسل سے سات فرزندوں) سید ضمیر حسین ہمدانی، سید امیر حسین ہمدانی، سید بشیر حسین ہمدانی، سید تنویر حسین ہمدانی، سید ندیم حسین ہمدانی، سید توقیر حسین ہمدانی، سید اختر حسین

ہمدانی) سے چلا۔

سید ضمیر حسین ہمدانی ابن سید رضا شاہ نے ڈھڈیال سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد پنڈی میں ایک پیٹرول پمپ پر ملازمت اختیار کی۔آپ کا ایک بیٹا (سید سفیر شاہ ہمدانی) ہے۔سید امیر حسین ہمدانی ابن سید رضا شاہ نے ابتداء میں پاک فوج میں خدمات انجام دیں اور بعد میں اپنے بڑے بھائی سید امیر حسین ہمدانی کے ہمراہ پنڈی میں ملازمت اختیار کی۔سید بشیر حسین ہمدانی ابن سید رضا شاہ (حال مقیم کراچی) نے ابتداء میں پاک فوج میں خدمات انجام دیں اور بعد میں کراچی آ گئے اور یہاں پی ٹی سی میں ملازمت اختیار کی۔آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند) سید جبران علی،سید ریحان علی،سید تیمور علی،سید فرحان علی) ہیں۔سید تنویر حسین ہمدانی ابن سید رضا شاہ چکوال میں واٹر بورڈ میں ملازمت انجام دے رہے ہیں۔آپ کے دو بیٹے) سید رضا ہمدانی،سید شامیر ہمدانی) ہیں۔سید ندیم شاہ ہمدانی ابن سید رضا شاہ نے ابتداء میں پاک فوج میں خدمات انجام دیں۔آپ کے دو بیٹے (سید حُرعباس،سید سائل رضا) ہیں۔

سید توقیر حسین ہمدانی ابن سید رضا شاہ نے ابتداء میں کراچی میں ملازمت کی اور اب اپنے آبائی شہر ڈھڈیال میں ہیں آپ کے تین بیٹے (سید علمدار حسین،سید عزادار حسین،سید علی رضا) ہیں۔سید اختر حسین ہمدانی ابن سید رضا شاہ نے ابتداء میں کراچی میں ایک نجی فیکٹری میں ملازمت کی اور اب لاہور میں ہیں۔آپ کا ایک بیٹا (سید مومن رضا) ہے۔

بحوالہ: سید فرحان علی ہمدانی خانوادہ ڈھڈیال مقیم کراچی

سید بھون شاہ ہمدانیؒ (شاہ پور ہمدانیہ چکوال)

سید بھون شاہ ہمدانی سرکارؒ ساری زندگی مقصد ولاء وعزاء کو عین زندگی جان کر اپنے اجداد کی عزاداری کرتے رہے۔سیدزادے کو شاہ پور ہمدانیہ کی دھرتی پر سب سے پہلے شبیہ ذوالجناح کی برآمدگی کا شرف حاصل تھا۔سید بھون شاہ ہمدانیؒ سرکار کے پانچ فرزند تھے۔جن کا ذکر ذیل میں پیش ہے۔

احوال ذاکر اہلبیتؑ سید عاشق حسین شاہ ہمدانی: آپ کا شمار ملک نامور ذاکرین میں ہوتا تھا۔ساری زندگی مسجد میں پیش نماز کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔شاہپور ہمدانیہ میں چہلم سید الشہداءؑ کی 1977ء میں بنیاد رکھی۔

احوال سید اقبال حسین شاہ ہمدانی: آپ آرمی میڈیکل کور سے وابستہ تھے۔بعد از ریٹائرمنٹ اپنے جد فقرا کی دعا سے شاہ پور ہمدانیہ میں حکمت کا سلسلہ شروع کیا۔علاقہ بھر کے لوگ شفایاب ہوتے رہے۔آپ اپنے علاقے کے معروف عزادار تھے۔سید نے اپنی ساری زندگی ولاء وعزاء میں وقف کر دی تھی۔جنوری 2014ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

احوال سید مختیار حسین ہمدانی: آپ روزگار کے لئے کراچی شفٹ ہوئے اور ساری زندگی کراچی کے علاقے شیر شاہ میں گزری۔ کراچی شہر کے معروف نوحہ خواں اور ماتمی دستہ کے سالار بھی تھے۔بروز عاشورہ اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

احوال سید الطاف حسین شاہ ہمدانیؒ: آپ پر اپنے جد پاک کا لطف وکرم رہا۔ساری زندگی اپنے بھائی ذاکر عاشق شاہ کے ساتھ ذکر اہلبیتؑ میں مگن رہے۔عین شباب کے عالم میں 10 ہاڑ 1970ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

احوال زوار سید ریاض حسین شاہ ہمدانی: آپ پاکستان آرمی میں میڈیکل کور سے وابستہ رہے۔ بعد از اں کویت گئے اور وہاں وزارت داخلہ میں سروس کرتے رہے۔اس کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید کاظم عباس ہمدانی تھے۔نہایت ہنس مکھ جوان تھے۔ پیشے کے لحاظ سے سافٹ وئیر انجینئر تھے۔کچھ عرصہ کویت رہے۔ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے اپنے ملک واپس آئے،ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا تو پتہ چلا کہ شہ رگ پھٹ گئی ہے۔ایک طویل آپریشن ہوا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

احوال باوا سید ساجد عباس ہمدانی: آپ کا شمار ضلع چکوال و ضلع راولپنڈی کی بااثر سیاسی سماجی و مزہبی شخصیت کے طور پر ہوتا ہے۔ بااخلاق باکردار مہزب و پرخلوص شخصیت ہے۔اپنے آباؤاجداد کی روحانی تعلیمات وروایات کے پاسدار و امین ہیں۔آپ نے اپنے زندگی کا سفر آرمی میڈیکل کور سے شروع کیا اور ریٹائرمنٹ کے بعد سلسلہ روزگار کے لیے کویت تشریف لے گئے۔کویت میں آپ ایک میگا کمپنی میں بطور سپروائزر و مندوب خدمات سرانجام دیتے رہے۔خرابی صحت کی بدولت پاکستان تشریف لائے،لیکن ہر سال ایک مرتبہ کویت جاتے ہیں۔کمپنی کی جانب سے سروس ریکارڈ کی بدولت مکمل تنخواہ ملتی رہتی ہے۔ پاکستان میں آکر آپ سیاسی،سماجی اور مذہبی لحاظ سے پرزور انداز میں متحرک ہوئے۔اور اپنے آباؤاجداد کے نقش قدم پر عمل پیرا ہو کر فروغ مشن ولاء وعزاء میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔آپ کی قیادت میں چار شعبان کو ایک شاندار جشن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند مذکور ہیں۔سید عون عباس ہمدانی اور زوار تقی شاہ ہمدانی۔

بحوالہ: باوا سید ساجد عباس شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ شاہ پور ہمدانیہ چکوال

باوا سید زمان شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال)

باوا سید زمان شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ ڈھڈیال میں سید شیر شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔اپنے والد کے ساتھ زمینداری سے منسلک ہوئے۔زمینداری کے علاوہ اپنے مریدین میں رشد و ہدایت بھی کرتے رہے۔نیک سیرت و شان شوکت کی مالک شخصیت تھے۔اللہ پاک نے آپ کو اولاد کثیر سے نوازا۔آپ کے سلسلہ نسل سے سید چنن شاہ،سید حیدر شاہ،سید غلام رضا ،سید مردان،سید لعل شاہ اور سید مظلوم حسین شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

سید چنن شاہ ہمدانی پاک آرمی میں رہے، پھر آبائی گاؤں واپس آکر زمینداری کے شعبہ سے منسلک ہو گئے، کچھ عرصہ کوہ نور ملز راولپنڈی میں ملازمت اختیار کی، 1968ء سے تادم آخر مرکزی امام بارگاہ حیدر روڈ واہ کینٹ مؤذن رہے، آپ کی اولاد میں تین بیٹے سید الطاف حسین شاہ ہمدانی، سید ریاض حسین شاہ ہمدانی، سید فیاض حسین شاہ ہمدانی ہیں، تینوں بیٹوں نے ابتدائی تعلیم ڈھڈیال سے حاصل کی، تینوں بھائیوں نے پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں ملازمت اختیار کی، سید الطاف حسین شاہ اور سید ریاض حسین شاہ نے عرصہ پچیس سال تک اس ادارے میں اپنی خدمات سرانجام دیں اور پھر واپس اپنے آبائی گاؤں ڈھڈیال شفٹ ہو گئے۔جبکہ سید فیاض حسین شاہ نے ساٹھ سال تک پی او ایف واہ میں ملازمت کی اور واہ کینٹ میں ہی رہائش اختیار کر لی۔سید فیاض حسین شاہ کی اولاد میں چار بیٹے، سید اسد عباس ہمدانی جو واہ کینٹ GPO میں کلرک ہیں، سید ثمر عباس ہمدانی نے پاک آرمی کی ورکشاپ EME505

راولپنڈی میں ملازمت اختیار کی، سید مستجاب حیدر ہمدانی حال مقیم سعودی عرب، سید غیور حیدر ہمدانی ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سید اسد عباس ہمدانی کی اولاد میں ایک بیٹا سید عبدِ علی ہمدانی بھی شامل ہے۔

احوال سید لعل حسین شاہ ہمدانی: آپ بچپن سے ہی نہایت ذہین ملنسار اور خوش اخلاق سید تھے۔ آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان آرمی سے منسلک ہوئے۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔

سید بھاون شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

حضرت سید بھاون شاہ ہمدانی نے سادات ہمدانیہ ڈھڈیال کے معروف دینی علمی روحانی گھرانے پتی کرم شاہال میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد، دادا اور اس پتی کے دیگر بزرگان حیا، شرافت، خودار و عبادت گزار بزرگان میں شمار ہوا کرتے تھے۔ اپنی برادری کی فلاح و بہبود اور دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ مناسب طور غرباء یتیم سادات و غیر سادات کے از راہ ہمدردی بھی اپنی وسعت کے مطابق کیا کرتے تھے۔ اپنے بزرگان کی پروش کی بدولت سید بھاون شاہ ہمدانی کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوا اور بچپن سے ہی اپنے بزرگان سے لگاؤ اور ان کی محبت دل میں رچی بسی ہوئی تھی۔ اپنے والد کے ساتھ لوگوں کے دکھ سکھ میں شرکت کرتے، اپنے بزرگان کی زیارت کیا کرتے تھے اور انہی اچھی عادات اور خوبیوں کی بدولت اپنے علاقہ میں نمایاں مقام حاصل کیا ہوا تھا۔ تعلیم مکمل کرنے بعد آپ نے سلسلہ روزگار کے لیے برٹش آرمی جوائن کی۔ دوران تعیناتی بصرہ عدن میں تعینات رہے۔ پہلی جنگ عظیم میں بھی شرکت کی۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد پولیس میں ملازمت پیشہ رہے۔ اکتوبر 1973ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید اقبال حسین شاہ ہمدانی مذکور تھے۔

احوال سید اقبال حسین ہمدانی: سید اقبال حسین ہمدانی صاحب پتی کرم شاہال میں متولد ہوئے۔ اچھے کردار کی شخصیت تھے۔ اپنے والد سید بھاون شاہ ہمدانی مرحوم کے زیر سایہ اچھی تربیت حاصل کی۔ بچپن سے ہی تعلیم و کتب بینی سمیت دینی و سماجی جستجو مشغلہ رہی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان آرمی ایجوکیشن کور میں بطور ٹیچر شمولیت اختیار کی۔ زیادہ تر آرمی اسکول مری میں تعینات رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کمشنر آفس راولپنڈی میں ملازمت اختیار کی۔ اپنے دونوں بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھا اور آپ کے دونوں بچے اس وقت بطور وکیل پریکٹس جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ 15 نومبر 2015ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کے دونوں فرزند وکیل ہیں۔ سید اجلال حیدر ہمدانی (ایڈوکیٹ) اسلام آباد ہائی کورٹ میں وکالت کرتے ہیں اور سید انتثال حیدر ہمدانی راولپنڈی میں لیکچرار و ایڈوکیٹ ہیں۔

بحوالہ: سید انتثال حیدر ہمدانی (ایڈوکیٹ) آف ڈھڈیال چکوال

باوا سید زمان علی شاہ ہمدانی المعروف نتھلی والی سرکار (سادات حسینیہ اعرجیہ ہمدانیہ شاہ پور ہمدانیہ چکوال)

باوا سید زمان علی شاہ ہمدانی المعروف نتھلی والی سرکار بے پناہ معجزات والی شخصیت تھے۔ آپ کے معجزات آج تک زبان زد عام ہیں۔ تا زندگی صراط مستقیم وولاء وعزا میں گزاری۔ اور ہمیشہ حق کی صدا بلند کرتے رہے۔ سخی کے سلسلہ نسل میں دو فرزند تھے۔

احوال باوا سید جوت علی شاہ اعرجی ہمدانی: آپ نامی گرامی محب اہل بیت و مداح اہل بیت تھے۔ بقول اس کے فرزندگان کے شاہ پور ہمدانیہ میں عزاداری وجشن نوروز کی بنیاد رکھی۔ اپنے گاؤں کی جامع مسجد میں خطیب وپیش نماز کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے اس دنیا کے سے رخصت ہونے کے بعد آپ کے فرزند سید عابد حسین شاہ ہمدانی صاحب نے اپنے جد کے سلسلہ عزاداری کو آگے بڑھایا اور گاؤں واہل علاقہ کے دلوں میں تشخص برقرار رکھا۔ اپنے علاقے کے معتبر سمجھے جاتے اور اہل علاقہ بھی ان کی بات کو حرف آخر تسلیم کرتے تھے۔

سید علی مدد شاہ ہمدانی (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ پتی کرم شاہال ڈھڈیال چکوال)

سید شاہ علی مدد ہمدانی بڑے نیک پارسا بزرگ تھے۔ آپ کی ولادت ڈھڈیال چکوال کے مشہور بزرگ سید شاہ نور حسین ہمدانی مرحوم کے گھر ہوئی۔ خاندانی شرافت ونصب العین شعار زندگی رہا۔ ہمیشہ لوگوں کی مدد کی۔ آپ کا تعلق سادات ہمدانیہ ڈھڈیال کی پتی کرم شاہال سے تھا۔ سلسلہ نسل دو فرزندگان سید مہر علی شاہ وسید خیر علی شاہ ہمدانی سے چلا۔

احوال سید مہر علی شاہ ہمدانی مرحوم: نیک صالح دیانتدار پارسا وعبادت گزار بزرگ تھے۔ اچھی شخصیت واچھے کردار کی وجہ سے اہل علاقہ میں نمایاں مقام حاصل تھا۔ سلسلہ نسل ایک فرزند سید عباس علی ہمدانی مرحوم سے چلا۔ سید عباس علی شاہ ہمدانی کی پیدائش قیام پاکستان سے پہلے ڈھڈیال ضلع چکوال میں ہوئی۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد کے زیر اثر حاصل کی جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین اور مذہبی شخصیات میں سے تھے۔ سید عباس علی شاہ نے اپنے وقت میں قیام پاکستان سے پہلے دربار سید سخی شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانیؒ کی چاردیواری تعمیر کروائی اور عزاداری امام حسین علیہ السلام سب سے پہلے ڈھڈیال ضلع چکوال میں شروع کی جس کی وجہ سے گاؤں والوں نے ان سے اختلاف شروع کر دیئے پھر بھی انہوں نے عزاداری قائم رکھی۔ سید عباس علی شاہ نے اپنے والد کے ساتھ مل کر 10 محرم اور 20 صفر کو شبیہ ذوالجناح برآمد کرنا شروع کی جو آج تک قائم ہے۔ سید عباس علی شاہ کے چار بیٹے (سید غلام جعفر شاہ، سید شاہ علی رضا، سید فدا حسین شاہ، سید آغا حسین شاہ ہمدانی) تھے۔ آپ کی وفات 21 رمضان دوران نماز سجدے میں ہوئی۔ سید فدا حسین شاہ ہمدانی مرحوم پولیس ڈیپارٹمنٹ میں آفیسر تھے۔ بارعب و دبدبہ والی شخصیت کے مالک تھے۔ اپنے محکمہ میں بھی دیانت شرافت اور خودداری کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔ آپ کی شادی لاہور کی مشہور بااثر لینڈ لارڈ فیملی میں ہوئی۔ آپ نے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور آپ کے بچے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسل میں چار فرزندان (کرنل سید اقتدار حسین ہمدانی، میجر سید ابرار حسین ہمدانی، سید وقار حسین ہمدانی اور ڈاکٹر سید کرار حیدر ہمدانی سے چلا۔ سید اقتدار حسین شاہ صاحب پاکستان آرمی سے

کرنل کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران سروس مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ آج کل ریٹائرڈ منٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ کا ایک فرزند پاکستان آرمی میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہے آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند بریگیڈیئر سید علی عمار حیدر ہمدانی، سید بلال حیدر ہمدانی و دو دختران مذکور ہیں۔ میجر سید ابرار حسین شاہ ہمدانی صاحب پاکستان آرمی سے میجر ریٹائرڈ ہیں۔ ضلع چکوال کی سیاست میں بھی بہت زیادہ ایکٹیو رہے۔ آپ ڈھڈیال ٹاؤن کے ناظم بھی رہ چکے ہیں۔ اپنے بزرگان کی روایات کے امین و پاسدار ہیں۔ ڈھڈیال شہر میں بطور ناظم اعلیٰ بہترین کارکردگی پر عوام الناس میں بہت مشہور مقبول رہے ہیں۔ رفاعی حوالے سے بھی میجر صاحب کی بہت خدمات ہیں۔ اپنے علاقے ڈھڈیال سے 40 کے قریب نوجوان بچوں کو بیرون ممالک میں اپنے خرچے پر ایڈجسٹ کروایا۔ میجر صاحب آج کل لاہور کینٹ میں مقیم ہیں۔ جوان کی والدہ کی وراثت ہے۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید محمد حر حسین شاہ ہمدانی اور دو دختران مذکور ہیں۔ سید وقار حیدر شاہ ہمدانی صاحب سینئر بینکار ریٹائرڈ ہیں۔ آپ الائیڈ بینک لمیٹڈ سے وائس پریذیڈنٹ ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند سید شاہ علی رضا ہمدانی و سید شاہ علی مرتضیٰ ہمدانی مذکور ہیں۔ ڈاکٹر سید کرار حیدر ہمدانی یونیورسٹی آف سینٹرل پنجاب میں سینئر پروفیسر ہیں۔ اور ہیڈ آف فزکس ڈیپارٹمنٹ ہیں، آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند سید محمد جرار حیدر ہمدانی و سید محمد عزادار حسین ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال سید آغا حسین شاہ ہمدانی ابن سید عباس علی شاہ ہمدانی: سید آغا حسین شاہ ہمدانی قیام پاکستان سے پہلے پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والد کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے اور ان کے لاڈلے فرزند تھے۔ آپ نے اپنی دینی تعلیم اپنے والد سید عباس علی شاہ سے حاصل کی۔ آپ پرہیزگار نمازی اور مولا کے بہت بڑے عزادار تھے۔ آپ نے عزاداری امام حسین علیہ السلام کے لیے قیام پاکستان سے قبل جالندھر انڈیا میں، باوا سید صدا شاہ کے دور میں لاہور میں اور موسوی شاہ صاحب کے دور میں راولپنڈی میں گرفتاریاں دیں۔ سید آغا حسین شاہ نے اپنے بڑے بھائی سید غلام جعفر شاہ کے ساتھ مل کر انجمن حیدریہ سادات ڈھڈیال کی بنیاد ڈالی جو آج تک قائم ہے اور ان کے بیٹے سید فیاض شاہ اس انجمن کے جنرل سیکرٹری اور سابق صدر بھی ہیں۔

سید آغا حسین شاہ نے والد کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے اک ذوالجناح امام حسین علیہ السلام اپنی حویلی میں رکھی ہوئی تھی۔ سید آغا حسین شاہ اپنے مرید کے ساتھ مل کر ذوالجناح کی خدمت کرتے تھے۔ آپ کے مرید جس کا نام سائیں منظور حسین قریشی نہایت فرمانداراور وفادار ملازم تھا۔ اس نے اپنی زندگی کے 35 سال ذوالجناح اور اس گھرانے کی خدمت کی۔ آپ اپنے مرید اور ذوالجناح کے ساتھ اکثر اپنے مریدوں میں بھی جاتے اور آپ کے مرید کافی اکثریت سے ان کے گھر بھی آتے تھے۔ سید آغا حسین شاہ کے گھر سے آج بھی شبیہ ذوالجناح ان کے بیٹے 10 محرم اور 20 صفر کو برآمد کرتے ہیں اور یہ ڈھڈیال ضلع چکوال کا پہلا سادات گھرانہ ہیں جس نے اپنے گھر سے ذوالجناح اور عزاداری امام حسین علیہ السلام کا آغاز کیا۔

سید آغا حسین شاہ ہمدانی نے دو شادیاں کی ان میں ان کے سات دختر اور چار بیٹے ہیں۔ سید عطا حسین شاہ، سید الطاف حسین شاہ مرحوم جو پٹواری تھے اور ان کے آگے دو بیٹے ہیں۔ سید فیاض حسین شاہ جو بینک الحبیب ڈھڈیال میں اور سید فدا حسین شاہ AMC ARMY میں ملازمت کرتے ہیں اور 10 محرم اور 20 صفر کا ذوالجناح کا جلوس بھی برآمد کرتے ہیں۔ سید آغا حسین شاہ ہمدانی کی وفات 15 دسمبر 1989ء کو ہوئی آپ کی قبر دربار سید سخی شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانیؒ کی چاردیواری میں ہے۔

سید مہر علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ موضع کڑاہی ضلع راولپنڈی)

سید مہر علی شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ موضع کڑاہی میں سید چنن شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد برٹش آرمی میں شمولیت اختیار کی اور قیام پاکستان کے بعد برٹش آرمی سے پاک آرمی ٹرانسفر ہوئے۔ کشتی و کبڈی کے اچھے کھلاڑی رہے اور ۱۹۶۵ کی جنگ میں شمولیت کی اور ریٹائرڈ ہوئے۔ بعدازریٹائرمنٹ اپنا چھوٹا سا کاروبار شروع کیا۔ کڑاڑ گاؤں میں عزاداری امام حسینؑ کی ابتدا کروائی۔ 18 صفر کی مجلس جو بعد میں ایک مکمل انجمن بن گئی۔ اب یہی انجمن 25، 24 صفر کی مجالس برپا کرتی ہے۔ آپ کا سلسلہ نسل 2 فرزندوں سے چلا۔ سید شوکت عباس ہمدانی اور سید ساجد عباس ہمدانی۔ دونوں بھائی بھی اپنے والد کی طرح پاک آرمی میں اپنی سروس سرانجام دے چکے ہیں اور وانا میں دہشت گردی کے خلاف بھرپور حصہ لیا۔

سید ملازم حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال)

سید ملازم حسین شاہ 1926ء کو سید مختار حسین شاہ ابن سید کرم علی شاہ ہمدانی کے ہاں ڈھڈیال میں تولد ہوئے۔ آپ نے اپنی تعلیم ڈھڈیال میں مکمل کی اور دینی تعلیم اپنے مرحوم تایا جان مولوی سید قربان حسین شاہ ہمدانی صاحب سے حاصل کی۔ بعدازآپ نے محکمہ پٹوار کا کورس کیا اور محکمہ مال میں بطور پٹواری ملازمت شروع کی اور آخر کار اسی محکمہ سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی انتہائی سادگی سے گزاری۔ آپ انتہائی دین دار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ دنیاوی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ دینی خدمات میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ سفر ہو یا حضر کہیں بھی مجلس عزا کا انعقاد ہو، آپ بے لوث شریک ہوتے اور مجلس عزا سے خطاب بھی فرماتے۔ ایام محرم میں انتہائی جوش و جذبہ سے مجلس عزا سے خطاب کرتے، خود بھی روتے اور مومنین سامعین کو بھی غم اہلبیتؑ میں رلانے کا سبب بنتے۔ راقم چونکہ بچپن سے ہی ان کی مجالس کا عاشق ہے ان کی رباعیات کو ازبر کر لیتا تھا۔ وہ ہر مجلس کے ابتدا میں اپنی مخصوص رباعی پڑھتے تھے جس کو راقم حرف بحرف تحریر میں لا رہا ہے۔

غم حسینؑ میں آنسو بہائے جس کا جی چاہے۔۔۔۔۔۔یہ آنسو بنے گوہر۔ بنائے جس کا جی چاہے

صدا زہراؑ کی آتی ہے میں ہوں موجود مجلس میں۔۔۔۔۔۔۔۔میرے بیٹے کا پرسہ دینے آئے جس کا جی چاہے۔

آپ کی یاد ہمیں ہر محرم کی آمد پر شدت سے آتی ہے اور بے ساختہ ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ زندگی کے آخری کچھ حصہ میں بیمار رہے اور اسی سبب دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کی اولاد میں چھ فرزند (سید تصور حسین ہمدانی، سید شبر حسین ہمدانی، سید اسد عباس ہمدانی، سید قلب عباس ہمدانی، سید تقی عباس ہمدانی، سید آفتاب عباس ہمدانی) اور ایک دختر مذکور ہیں۔ سید تصور حسین شاہ ہمدانی (ریٹائر پٹواری) ان کے تین بیٹے سید منتظر مہدی، سید ظل حسنین، سید اکبر ہمدانی اور بیٹی ہے۔ سید شبر حسین شاہ ہمدانی (قطر) ان کا ایک بیٹا سید علی عباس ہمدانی ایک دختر ہے۔ سید اسد عباس ہمدانی (محکمہ TNT سے ریٹائرڈ ہیں) ان کا ایک بیٹا سید فخر عباس ہمدانی اور تین دختران ہیں۔ سید قلب عباس ہمدانی (پولیس آفیسر) ان کا ایک بیٹا سید محمد عباس ہمدانی ایک دختر ہے۔ سید تقی عباس ہمدانی (دبئی میں

مقیم ہیں)۔سید آفتاب عباس ہمدانی (پٹواری)۔

اماں سیدہ گوہر بی بی زوجہ سید زمان شاہ ہمدانیؒ (سادات حسینیہ ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

اماں سیدانی گوہر بی بی عبادت گزار پارسا خاتون تھیں۔آپ کا مزار مبارک حضرت شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانیؒ کے مزار مبارک کے داخلی دروازے کی جانب مرجع خلائق ہے۔حضرت بابا سید شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانیؒ کے مزار مبارک پر آنے والے زائرین پہلے اس پارسا ولیہ کاملہ بی بیؒ کی زیارت پر حاضری دیتے ہیں اور اللہ کے حضور اپنی منتیں مرادیں مانگتے ہیں۔اماں بی بی سیدانی گوہر بی بیؒ کی ایک کرامت جو اس کے مزار مبارک پر بھی لکھی ہے۔واقعہ کچھ یوں ہے کہ ڈھڈیال کے ایک زمیندار گھرانے کے ایک فرد نے اونچی آواز میں اس کے گھر کے سامنے آکر کہا کہ تمارا بیٹا اندھا ہے اس نے کچھ لڑکوں کے ساتھ مل کر میرا نقصان کیا ہے۔تو اماں سیدانی گوہر بی بیؒ نے اس سے کہا کہ اندھا میرا بیٹا نہیں اندھا تو تو ہے جو میرے دروازے پر آکر اونچی آواز میں بول رہا ہے۔جا ہر دور میں تیرے خاندان میں ایک مادرزاد اندھا پیدا ہوگا۔اماں سیدانی گوہر بی بیؒ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ آج بھی برقرار ہیں اور اس زمیندار کے گھرانے میں آج بھی ایک بچہ مادرزاد اندھا ہوتا ہے۔

بحوالہ: خانوادہ سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال

سید مزمل حسین شاہ مرحوم (سادات الاشراف الحسینہ ہمدانیہ ادھوال)

سید مزمل حسین شاہ ولد سید بودلے شاہ ولد سید بہاول شاہ ادھوال میں پیدا ہوئے۔آپ کے دادا ادھوال کے رہنے والے تھے۔لیکن اپنے مریدوں کی درخواست پر بستروٹ چلے گئے۔سید مزمل حسین کے والد سید بودلے شاہ بستروٹ میں ہی پیدا ہوئے۔پیر سید بہاول شاہ کے وصال کے بعد سید بودلے شاہ نے واپس ادھوال آنے کا فیصلہ کیا۔

سید بہاول شاہ کے تین بیٹے (سید محمد حسین شاہ، سید لال حسین شاہ، سید مزمل حسین شاہ) تھے۔سید لال حسین شاہ (مرحوم) جوانی میں انتقال کر گئے۔سید محمد حسین شاہ (مرحوم) کی چار بیٹیاں ہیں سید مزمل حسین شاہ (مرحوم) کے چار بیٹے (سید غلام عباس ہمدانی، سید شمس عباس، سید قلب عباس، سید ضامن عباس) اور تین بیٹیاں ہیں۔آپ نے اپنی زندگی کے اٹھارہ سال فوج کی نوکری میں وقف کیے اور پھر واپس آکر زمینداری کی۔

سید غلام عباس ہمدانی کا ایک بیٹا حسین علی اور دو بیٹیاں ہیں۔سید شمس عباس کا ایک بیٹا سید قمر عباس اور دو بیٹیاں ہیں۔سید قلب عباس کے دو بیٹے سید فخر عباس اور سید ذیشان حیدر اور دو بیٹیاں ہیں۔سید ضامن عباس جو کہ ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔

بحوالہ وتحریر: سید ذیشان حیدر ہمدانی خانوادہ سادات حسینیہ ہمدانیہ ادھوال راولپنڈی

سید حیدر علی شاہ ہمدانی نوشاہی (سادات الاشراف الحسینیہ الہمدانیہ موضع سوراہین اسلام آباد (کڑاہی سیداں))

سید حیدر علی شاہ ہمدانی قادری نوشاہی اپنے مرشد کے حکم پر ہجرت کر کے ڈھوک سیداں موضع سورائیں راولپنڈی تشریف لائے جو کہ بعد میں اسلام آباد کے علاقہ میں شامل ہوا۔ آپ نہایت عبادت گزار اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سچیار یہ سے پیر سید قادر بخش المعروف پیر سید قادے شاہ ہمدانی لاہور قصور جو کہ سید وقار علی شاہ ہمدانی کے بزرگ وار ہیں، سے روحانی فیض پایا۔ آپ کی زندگی مختلف علاقوں میں ہجرت میں گزری۔ آپ کا ایک بیٹا حضرت پیر سید مہدی شاہ ہمدانی اور دو بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹی جوانی میں پردہ فرما گئی اور دوسری بیٹی سیدہ بی بی نور کی شادی حضرت پیر سید بزرگ علی شاہ ہمدانی آف باہیا شریف چک بیلی خان کے بیٹے زمان علی شاہ ہمدانی سے ہوئی۔ پیر سید حیدر علی شاہ ہمدانی نے ساری عمر درویشی اور عاجزی میں اک پتھر کے نیچے گزاری اور کوئی گھر نہیں بنایا۔ آپ کے بیٹے سید مہدی شاہ ہمدانی سے آپ کی نسل سید فتح شاہ ہمدانی اور سید عالم شاہ ہمدانی سے چلی۔ گورنمنٹ نے جب یہ علاقہ اپنے قبضے میں کیا تو یہاں سے آپ کی آل اولاد ہجرت کر کے فوجی کالونی پیرودھائی راولپنڈی آباد ہو گئی۔

احوال سید محمود حسین شاہ ہمدانی: سائیں محمود سرکار جو مجذوب تھے میرا قادر بخش اسلام آباد انکا دربار ہے۔ انجینئرنگ ان الیکٹریکل مکمل کرنے کے بعد ٹیکسلا آرمرڈ فیکٹری میں ملازمت اختیار کی اور جلد ہی وہ ملازمت چھوڑ دی اور واپڈا میں بطور ایس ڈی او شمولیت اختیار کی اور جلد ہی یہ ملازمت چھوڑ دی کہ اس محکمہ میں رشوت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ پھر 1982ء میں گورنمنٹ ڈینیئز ہائر سیکنڈری سکول صدر بطور ٹیکنیکل ٹیچر بھرتی ہوئی اور 2012ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ انتہائی عاجز اور سخی تھے۔ انسانوں اور جانوروں کی بیماری منہ کھر اور گل گھوٹو کا دم فی سبیل اللہ کیا کرتے تھے۔ آپ کے در سے کبھی کوئی خالی نہیں گیا۔ آپ نے 2014ء میں پردہ فرمایا۔ آپ کے دو بیٹے (سید ساجد حسین ہمدانی، سید بلال حسین ہمدانی) ہیں۔ سید ساجد حسین شاہ ہمدانی نے محکمہ ہیلتھ میں ملازمت اختیار کی اور آج کل دربار عالیہ کے سجادہ نشین ہیں اور اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے وقف کر دی ہے اور آستانہ عالیہ پر آنے والے زائرین کو فی سبیل اللہ ہر بیماری کا دم کرتے ہیں اور تعویز دیتے ہیں۔ سید بلال حسین شاہ سید محمود حسین شاہ کے چھوٹے بیٹے ہیں، ابھی اپنی تعلیم مکمل کر رہے ہیں۔

بحوالہ و تحریر: سید ساجد حسین شاہ ہمدانی سوار ہین اسلام آباد

حضرت سخی سید بزرگ علی شاہ ہمدانی القادری نوشاہیؒ (دربار عالیہ باہیاں شریف ضلع راولپنڈی)

قرآن و سنت پر عمل پیرا خاندان سادات کو دردِ سوز عشق و لگن اور تپش سناں و عیاں شہدائے کربلا اور سادات اہل بیتؑ سے براہ راست ملا ہے۔ مشہور و معروف بزرگ ولی کامل حضرت سید بزرگ علی شاہ ہمدانیؒ موضع علی پور سیداں میں تولد ہوئے۔ موضع علی پور سیداں کا اب موجودہ نام کڑاہی ہے۔ آپؒ نے اپنی بنیادی دینی تعلیم موضع کڑاہی سے حاصل کی۔ اور اوائل عمری تک اپنے آبائی گاؤں میں رہے۔ صاحب کشف و کرامت ، عابد شب و عبادت گزار بزرگ تھے۔ قدرت نے بچپن سے ہی خداداد صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

آپ موضع کڑاہی سے رشد و ہدایت کے سلسلے میں ہجرت کر کے اپنے مریدین کے پاس باہیاں شریف نزد چک بیلی خان تشریف لائے۔ آپ یہاں موجودہ مسجد غوثیہ کے ساتھ رہائش پذیر ہوئے۔ چونکہ آپ کے مریدین وعقیدت مندوں کا ایک وسیع حلقہ احباب تھا۔اس وجہ سے آپ کے ایک معتقد بابا عبداللہ نامی مرید نے مسجد کے ساتھ آپ کو خانقاہ بنانے کے لیے جگہ دی۔ یہ بابا جی حضرت بزرگ شاہ سرکار کے بہت عقیدت مند تھے۔اور ساری زندگی آپ کے خاص مریدین میں شامل رہے۔آپ کی بے شمار کرامات زدزباں عام ہیں۔ آپ نے اہل علاقہ وقرب جوار میں معرفت علوم آل محمدؐ سے عوام الناس کو روشناس کروایا۔آپ کے دو بھائی بھی تھے،جن میں ایک بھائی سید نواب علی شاہ ہمدانی کڑاہی میں ہی آباد رہے جبکہ دوسرے بھائی سید مہدی شاہ ہمدانی موضع شیرین جا کر آباد ہوئے۔ موضع کڑاہی میں آپ کے والدین سمیت آپ کے دادا سید گل شیر شاہ ہمدانیؒ کا ایک عظیم الشان مزار مبارک ہے۔حضرت گل شیر شاہ ہمدانیؒ آپ کے بزرگان میں سے تھے۔لیکن حضرت گل شیر کے شجرہ جات میں ایک دو نام بارہا کوشش کے میسر نہ آسکے اور نسابین بھی اس جہد مسلسل میں برسرپیکار ہیں۔ باہیاں شریف میں آپ کا ایک خوبصورت مزار مبارک تعمیر ہوا ہے جن میں آپ کے علاوہ تین بزرگان جن میں آپ کے بیٹے سید زمان علی شاہ ہمدانی،آپ کے پوتے عالم علی شاہ صاحب اور پڑپوتے سید چن پیر علی شاہ ہمدانی کا مزار مرجع خلائق ہے۔مزار شریف کے سجادہ نشین قبلہ باوا سید امجد حسین شاہ صاحب ہیں جو کہ کافی عرصہ سے مزار شریف و مزار شریف سے منسلک تمام مریدین کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔شریف النفس،عبادت گزار اور اچھی شخصیت کے مالک ہیں۔سید امجد شاہ صاحب کا دینی،سیاسی اور سماجی حلقوں میں ایک بڑا اور نمایاں مقام حاصل ہے۔اور سب سے بڑی بات ضلع راولپنڈی وملکی سطح کی نامور سیاسی شخصیات دربار شریف و پیر امجد شاہ جی کی عقیدت مند ہیں۔سجادہ نشین دربار عالیہ باہیا شریف پیر سید امجد شاہ صاحب کے زیر نگرانی بڑے تزک واحتشام سے بابا سید بزرگ علی شاہ ہمدانیؒ کا عرس مبارک منعقد کروایا جاتا ہے۔جہاں لاکھوں عقیدت مند دور دراز سے آکر اپنے مرشد کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں اور اپنی من ومرادیں پوری ہونے کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔

بحوالہ بشکریہ: سید پیر امجد علی شاہ سجادہ نشین دربار عالیہ ہمدانیہ باہیاں شریف ضلع راولپنڈی

پیر سید مفید حسین شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ جھنڈ وسیداں)

آپ کی ولادت پیر سید فرمان شاہ ہمدانی کے گھر 1953ء کو ہوئی۔آپ پیر سید فرمان شاہ ہمدانی کے بڑے صاحبزادے اور صوبیدار (ر) پیر سید لعل حسین شاہ ہمدانی کے بڑے داماد ہیں۔دینی/دنیاوی تعلیم آپ نے آبائی علاقے سے حاصل کی۔

سلسلہ بیعت: 1969ء میں آپ پیر طریقت رہبر شریعت،امام السالکین،سلطان الفقراء،آل نبی اولاد علی الحاج پیر سید عبداللہ شاہ جی ہمدانی (آستانہ عالیہ بھنگالی شریف) سے دست بدست بیعت ہوئے۔آپ کا شمار اس وقت کے ان چند عقیدت مندوں میں ہوتا تھا جو کہ حضرت صاحب کے منظور نظر تھے۔حضرت صاحب سے والہانہ محبت کی وجہ سے آپ نے جلد ہی روحانی منازل طے کیں۔آپ کے پیر بھائی بھی آپ سے والہانہ محبت فرماتے تھے۔حضرت صاحب نے آپ کو بشارت دی کہ میں آپ کے کندھوں پہ کراؤن (تاج) دیکھ رہا ہوں لہذا آپ پاکستان آرمی جوائن کرلیں۔

روزگار: بحکم مرشد آپ نے 1970ء کو پاکستان آرمی کی مایہ ناز رجمنٹ (بلوچ رجمنٹ) میں شمولیت اختیار کی۔ 1971ء کی جنگ میں آپ نے حصہ لیا اور غازی ہو کر لوٹے۔ آپ کی جرات مندانہ صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کو تمغہ بہادری اور تمغہ دفاع پاکستان سے نوازا گیا۔ آپ پاکستان آرمی سے بطور نائب صوبیدار ریٹائر ہوئے۔ بعدازاں ایک پرائیویٹ ادارے سے منسلک رہے۔

کرامات مرشد برحق: آپ نے اپنے مرشد کریم سے اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپ کے مرشد کریم نے دعا فرمائی اور فرمانے لگے کہ اللہ پاک آپ کو پہلے بیٹے کی نعمت سے نوازے گا اس کا نام ضیاء شاہ رکھنا۔ بعدازاں آپ کے مرشد برحق کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی اور اللہ پاک نے آپ کو بیٹے کی نعمت سے نوازا۔ بحکم مرشد آپ نے بیٹے کا نام ضیاء محمد شاہ رکھا۔

دینی خدمات: آپ ابتداء سے ہی صوم وصلوۃ کے پابند ہیں اور آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ/ قادریہ میں خلافت بھی ملی ہوئی ہے۔ ذکرو اذکار، امامت کے فرائض، دم و دعا، نماز جنازہ پڑھانا آپ کے معمولات میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں اپنے عقیدت مندوں سے بے پناہ محبت وشفقت فرماتے ہیں۔ راولپنڈی، چکوال، اٹک میں کثیر تعداد میں آپ کے عقیدت مند موجود ہیں۔

اولاد: اللہ پاک نے آپ کو تین بیٹوں (سید ضیاء محمد شاہ ہمدانی، سید حامد علی حسن ہمدانی، سید حسیب الحسن ہمدانی) اور ایک بیٹی سے نوازا ہے۔

بحوالہ بشکریہ وتحریر: سید ضیاء محمد شاہ ہمدانی (خانوادہ سادات ہمدانیہ جھنڈو سیداں)

پیر سید علی قدر شاہ ہمدانی ابن پیر سید گلاب شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ کولیاں شریف راولپنڈی)

آپ تاجدار کولیاں حمید شریف کے سب سے چھوٹے فرزند تھے۔ آپ کی عمر جب ایک سال تھی تو آپ شفقت پدری سے محروم ہو گئے تھے۔ آپ کی پرورش وتربیت آپ کے بڑے بھائی قبلہ پیر سید امام علی شاہ ہمدانیؒ نے فرمائی۔ آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند پیر سید عالم شاہ۔ پیر سید امیر حسین۔ اور پیر سید نزیر حسین شاہ مذکور ہیں۔

احوال پیر سید عالم شاہ ہمدانی ابن پیر سید علی قدر شاہ ہمدانیؒ: پیر عالم شاہ ہمدانی ایک شخصیت کا نام بلکہ ایک تحریک کا نام ہے۔ آپ نے اپنے علاقے فلاحی معاشرتی وسماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ علاقہ سواں میں سب سے پہلے عید میلاد النبیؐ کا جلوس ومحافل کا آغاز کیا۔ آپ درویش صفت، عاشق رسولؐ اور انسانیت کا درد رکھنے والی شخصیت تھے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے دو فرزند صاحبزادہ سید حبیب المصطفیٰ ہمدانی سرکاری ملازم ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک پرائیویٹ گروپ آؤ مدینہ چلیں کے بانی ہیں۔ اس گروپ کے تحت ہر سال غریب ومسکین لوگوں کو عمرہ کی زیارت کرواتے ہیں۔ سماجی وفلاحی امور میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ڈھوک سیداں راولپنڈی میں 12 ربیع الاول کے جلوس کی قیادت بھی کرتے ہیں۔

احوال پیر سید امیر حسین شاہ ہمدانی ابن پیر سید علی قدر ہمدانی: پیر سید امیر حسین شاہ ہمدانی مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے حسن کی دولت کے ساتھ کمال حسن کردار بھی عطا کیا تھا۔ آپ جب گوشہ تنہائی میں ذکر واذکار کیا کرتے تو آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ سلسلہ ملازمت کی غرض سے صلالہ عمان گئے۔ آپ کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ جو لوگ سینما گھروں میں جا کر فلم دیکھتے تھے جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو سینما گھر بند ہو گئے۔ آپ نبی حضرت ایوبؑ کے مزار پر کثرت سے حاضری دیتے تھے اور آپ کا وصال بھی مزار

حضرت ایوبؑ کے قدموں میں ہوا۔ آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند صاحبزادہ سید انوار حسین شاہ ہمدانی وسید محمود الحسن ہمدانی مذکور ہیں۔

صاحبزادہ پیر سید انوار حسین شاہ ہمدانی ابن سید امیر حسین شاہ ہمدانی: سید انوار حسین شاہ ہمدانی صاحب محکمہ مال میں پٹواری ہیں، اپنے کام میں ماہر شمار کیے جاتے ہیں۔ درویش صفت وعشق رسول ﷺ سے سرشار ہیں۔ محفل میلاد میں جانا اور محافل میلاد کا انعقاد کرنا آپ کا ذوق شوق ہے۔ آپ جامعہ سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا اڈیالہ روڈ کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند سید جواد علی شاہ۔ سید حماد علی شاہ۔ سید علی امیر اور پیر سید حمزہ ہمدانی مذکور ہیں۔

سید امیر حسین شاہ ہمدانی مرحوم کے دوسرے فرزند کا نام پیر سید محمود الحسن ہمدانی ہے جو کہ پنجاب پولیس میں ملازمت پیشہ ہیں، اس کے سلسلہ نسل میں دو فرزند سید قاسم علی شاہ ہمدانی اور سید علی قدر ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال پیر سید نذیر حسین شاہ ہمدانی ابن سید علی قدر شاہ ہمدانیؒ: پیر سید نذیر حسین شاہ ہمدانیؒ عاشق رسول ﷺ، منکسر المزاج، حلیم طبع، درویش صفت بزرگ تھے۔ آپ صلالہ عمان میں ٹرانسپورٹر تھے۔ اور اپنی زندگی کے تقریباً 30 سال صلالہ عمان میں گزارے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ کی سب اہم خوبی سخاوت وغریب پروری تھی۔ جو کمال درجہ تک آپ کی شخصیت میں پائی جاتی تھی۔ کنبہ پروری کے ساتھ ساتھ غربا ومساکین کی مدد کرنا اور پورے خاندان میں سے ایک فرد کو اپنے صلالہ عمان میں ویزہ بھیج کر بلانا اور ملازمت تک اسکی ذمہ داری لینا آپ کا خاصہ تھا۔ 2000ء میں آپ نماز جمعہ کے لیے دبئی کی ایک مسجد تشریف لے گئے اور دوران نماز جمعہ آپ کا اس مسجد میں وصال ہو گیا۔ جب آپ کا جنازہ اٹھا تو ہر آنکھ اشک بار تھی اور ہر زبان پر یہ الفاظ تھے کہ آج ایک غریب پرور اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند صاحبزادہ علامہ پیر سید فیض الحسن شاہ ہمدانی، صاحبزادہ سید نجم الحسن ہمدانی، صاحبزادہ سید علی شاہ اور صاحبزادہ سید نعیم علی ہمدانی مذکور ہیں۔ صاحبزادہ سید نجم الحسن ہمدانی واپڈا میں ملازمت پیشہ ہیں، اس کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید شیر علی ہمدانی مذکور ہیں۔ سید علی شاہ وسید نعیم علی دونوں بھائی ہمدانی انٹرنیٹ کمپنی سے وابستہ ہیں۔ اور ساتھ پراپرٹی کا کام بھی کرتے ہیں۔ سید نعیم علی کے دو فرزند سید حسن نذیر اور سید حسنین نذیر ہمدانی مذکور ہیں۔

سید کرم علی شاہ ہمدانی بن سید شاہ جی شاہ ہمدانی (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

باوا سید کرم علی شاہ ہمدانی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم اور اپنے داد بزرگ سید محمد سعید شاہ ہمدانی سے حاصل کی۔ جب آپ جوانی کو پہنچے تو آپ نے اپنے آباواجداد کی طرح دین واسلام کو اپنا شعار زندگی بنایا۔ آپ کو دین واسلام سے بہت زیادہ لگاؤ تھا۔ اس وقت ہندو اور مسلمان اکٹھے رہتے تھے۔ بعض اوقات دین واسلام کے دستور کی انجام دہی پر آپ کا ہندوؤں سے تنازعہ ہو جاتا۔ آپ سادات خاندان کی نسبت سے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے اور درگزر سے کام لیتے۔ آپ کی عقل و دانش اور بردباری کی بنا پر آپ کو ہندوؤں پر غلبہ ہی حاصل ہوتا پورا گاؤں آپ کا مصاحب تھا۔ آپ جہاں بھی جاتے آپ کو قدر منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور جانا جاتا تھا۔ گاؤں میں نکاح اور جنازہ کیلئے آپ ہی کو ترجیح دی جاتی تھی۔

گاؤں میں لوگوں کو قرآن اور دین کی تعلیم آپ ہی نے دی جواب بھی آپ کے نام سے لوگ آپ کو یاد کرتے ہیں۔ آپ

عزاداری سید الشہداء کیلئے خصوصی انتظامات کرتے آپ کے فرزند اور آپ خود مجلس عزا برپا کرتے لوگوں کو رلاتے اور خود بھی سید الشہداء کو پرسہ پیش کرتے۔ آپ نے دین اسلام اور عزاداری سید الشہداء کی اشاعت اپنے روحانی افکار پاکیزہ عملی کردار سے کی جس کا اثر لوگوں کی زندگیوں پر مرتب ہوا اور لوگوں نے نماز و روزہ اور دیگر اسلامی اقدار کی پابندی شروع کر دی اور اسلام کے مطالعہ میں دلچسپی شروع کی۔ سید کرم علی شاہ ہمدانی دینی مسائل لوگوں کو بتاتے اور اس کی اشاعت کرتے۔ اس کارِ خیر کا پرچار وسیع کرتے گئے۔ اسی عزاداری سید الشہداء کے سلسلہ میں چہلم کی مجالس کیلئے اپنے چند پیروکاروں کے ساتھ جا رہے تھے کہ راستے میں کہیں وقوف کیا اور آپ اس دار فانی کو خیر آباد کہہ کر دار الآخرت کی طرف انتقال فرما گئے۔ باوا سید کرم علی شاہ ہمدانی کے ہاں اللہ پاک نے پانچ فرزند (سید محمد حسین شاہ ہمدانی، سید قربان حسین شاہ ہمدانی، سید مختار حسین شاہ ہمدانی، سید طاہر حسین شاہ ہمدانی، سید زوار حسین شاہ ہمدانی) عطا فرمائے۔

احوال سید مختار حسین شاہ ہمدانی: سید مختار حسین شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ سید کرم علی شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ آپ خوش اخلاق، نیک، پرہیزگار متقی، باکردار اور رعب دار شخصیت تھے۔ آپ اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ لوگوں میں کوئی دلچسپی نہ رکھتے تھے۔ فضول گوئی سے مطلق دور رہتے اور عبادات، استغفار اور صلوات محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ ساری زندگی ان کا ورد تھا۔ اپنی پچانوے سال زندگی میں کسی بھی بُرے کردار انسان کے ساتھ نہ بیٹھے۔ یادِ الٰہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ بہت سارے گاؤں ان کے مرید تھے۔ آپ بھی اپنے مریدوں کے پاس جاتے تھے۔ جتنا مناسب سمجھتے مریدوں کے پاس رہتے۔ ایک ماہ دو ماہ یا جتنا پسند کرتے۔ آخر زندگی میں کچھ طبعیت خراب ہوئی جو ان کے انتقال کا پیش خیمہ بنی۔ یوں آپ ہم سب کو خیر آباد کہہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ سید مختار حسین شاہ ہمدانی کے ہاں تین فرزند (سید عابد حسین شاہ ہمدانی، سید ملازم حسین شاہ ہمدانی، سید واصف حسین شاہ) اور دو دختران متولد ہوئے۔

احوال سید عابد حسین شاہ ہمدانی مرحوم: سید عابد حسین شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ سید مختار حسین شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے دادا بزرگ سید کرم علی شاہ ہمدانی اور والد بزرگوار سے حاصل کی۔ آپ شریف النفس، نفیس پرہیزگار، عبادات گذار اور ملنسار نیک شخصیت تھے۔ آپ نے ساری زندگی عبادات خداوندی میں گزاری۔ آپ پہلی بار حج بیت اللہ کیلئے گئے تو پورے بیت اللہ میں نماز واجبات اور نماز نوافلہ اتنے زیادہ ادا کیں کہ آپ بیمار پڑ گئے۔ ایک دفعہ عمرہ کیلئے گئے۔ اس کے علاوہ آپ بارہ اماموں کے زائر بھی ہیں۔ مدینہ منورہ، ایران، عراق اور شام کی زیارات مقدسہ کا شرف حاصل کیا۔ اپنے رشتہ داروں میں مقبول اور تقویٰ میں مشہور تھے۔ پہلے فوج میں بھرتی ہوئے مگر چھوڑ کر آ گئے۔ پھر محکمہ جنگلات میں بھرتی ہو گئے اور وہاں سے ہی ریٹائرمنٹ ہوئی۔ محکمہ والے بھی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ بڑے شفیق اور مہربان طبیعت کے مالک تھے۔ جو بھی زندگی میں ملا اس کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان تھے۔ عوام کی خدمت تو ثواب سمجھتے تھے۔ لوگوں کی مدد کرنا اپنے لئے ثواب جانتے تھے۔ جس کی بنا پر لوگ آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ آخری ایام میں کچھ بیمار ہو گے اور وہ بیماری ان کا انتقال کا سبب بنی۔ اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو مسجدوں میں لوگوں نے قرآن خوانی کروائی اور بہت تعزیت کی۔ سید عابد حسین شاہ ہمدانی بن سید مختار حسین شاہ ہمدانی کے ہاں تین فرزند (سید ابرار حسین شاہ، سید ندیم الحسن شاہ ہمدانی، سید نجم الحسن ہمدانی) اور چار دختران متولد ہوئے۔

احوال سید ابرار حسین شاہ ہمدانی بن سید عابد حسین شاہ ہمدانی: سید ابرار حسین شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ میں سید عابد حسین

شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ اپنی ابتدائی تعلیم کے بعد بیرون ملک جرمنی چلے گئے۔ تا حال جرمنی میں اپنے بچوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں۔ سید ابرار حسین شاہ ہمدانی کے ہاں ایک فرزند سید آل محمد شاہ ہمدانی متولد ہوا۔

شیخ الحدیث پیر طریقت حضرت پیر سید گلاب شاہ ہمدانیؒ (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ کولیاں حمید راولپنڈی)

تاجدار کولیاں حمید شیخ الحدیث یوسف المشائخ مہتاب طریقت حضرت پیر سید گلاب شاہ ہمدانیؒ کولیاں حمید کے ولی کامل بزرگ سید علی شاہ ہمدانیؒ کے ہاں تولد ہوئے۔ آپؒ نے ظاہری علوم دیوبند مدرسہ سے حاصل کیے اور وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر واپس کولیاں تشریف لائے اور اپنے والد گرامی سے باطنی علوم حاصل کیے۔ تعلیمی امور کی فراغت کے بعد کولیاں حمید مسجد پیراوالی سے منسلک ہوئے اور یہاں آپ نے رشد و ہدایت کے ساتھ دینی تعلیم و باطنی علوم کو تقسیم فرمایا۔ اللہ پاک نے آپ کو باطنی حسن کے ساتھ ظاہری حسن سے بھی نوازا تھا۔ آپؒ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ انتہائی خوبصورت تھے اور جب بھی گھر سے باہر جاتے تو اپنے چہرہ مبارک کو کپڑے سے ڈھانپ لیتے تھے۔ آپ اپنی زمینوں جہاں آجکل قرطبہ سٹی بن چکا ہے وہاں کھیتی باڑی کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کا ایک خادم بھی ہوتا تھا۔ آپ کے خادم کا کہنا ہے کہ ایک دن باوا جی نے مجھے حکم دیا کہ آپ اذان دو پھر جماعت کرواتا ہوں۔ اس خادم نے اذان دی اور آپ کی اقتدا میں پہلی بار نماز پڑھنے لگا۔ خادم کہتا ہے جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ میرے ساتھ ایک نورانی چہرہ والا شخص جس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ ہم باوا جی کے پیچھے نماز ادا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ جب نماز ختم ہوئی تو دائیں سلام پھیرا تو دیکھا اس طرف بھی بہت سے نورانی چہرے والے افراد اور بائیں جانب سلام پھیرا تو اس جانب بھی بہت نورانی چہرہ والے سفید کپڑوں میں ملبوس لوگ تھے۔

حضرت باوا گلاب شاہ ہمدانیؒ کا وصال 1914ء میں ہوا۔ اور آپ کا مزار کولیاں حمید میں واقع ہے۔ عوام الناس آپ کے مزار شریف پر حاضری دیتی ہے اور آپ کے توسل سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہیں اور اللہ کریم ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

حضرت پیر سید گلاب شاہ ہمدانیؒ کے سلسلہ نسل میں پانچ فرزندگان۔ پیر سید امام علی شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک بھنگالی شریف) پیر سید طالب حسین شاہ ہمدانی (مزار بھنگالی شریف) پیر سید احمد علی شاہ ہمدانی (مزار کولیاں حمید) پیر سید چنن شاہ ہمدانی (مزار کولیاں حمید) اور پیر سید علی قدر شاہ ہمدانی (مزار کولیاں حمید) مذکور ہیں۔

پیر سید احمد علی شاہ ہمدانیؒ ابن پیر سید گلاب شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ کولیاں شریف راولپنڈی)

آپ اللہ رب العزت کے ولی اور شریعت کے کمال درجہ پابند شخصیت تھے۔ آپ کا زیادہ وقت عبادت الٰہی میں گزارا۔ ایک بہترین عامل بھی تھے۔ جس کسی کو چڑیل جن بھوت یا جادو کا اثر ہوتا ہو تو وہ آپ کے پاس آ جاتے تھے۔ آپ کی نگاہ سے شفاء مل جاتی

تھی۔آج بھی اگر کوئی شخص اس مرض میں مبتلا ہوتو وہ تین اتوار آپ کے مزار پر حاضری دیتا ہے تو اللہ پاک اس شخص کو شفا دیتا ہے۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند سید بہادر حسین شاہ ہمدانی سید شاہ احسان الحق ہمدانی وسید شفقات الحق ہمدانی مذکور ہیں۔تینوں بھائی تہجد گزار اور تادم آخر دین کی خدمت کرتے رہے۔

احوال سید بہادر شاہ ہمدانی ابن پیر سید احمد شاہ ہمدانیؒ : سید بہادر حسین شاہ ہمدانی کے سلسلہ نسل میں تین فرزند سید جماعت علی شاہ ہمدانی۔سید فاروق حسین شاہ ہمدانی اور سید اشفاق حسین شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال سید شاہ احسان الحق ہمدانی ابن پیر سید احمد شاہ ہمدانیؒ : سید شاہ احسان الحق ہمدانی کے چار فرزند سید معظم حسین شاہ ہمدانی۔سید عابد حسین شاہ ہمدانی،سید طاہر حسین شاہ ہمدانی وسید امجد علی شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔تین بھائی پردہ فرما گئے ہیں جبکہ سید امجد علی شاہ ہمدانی سرکاری ملازمت پیشہ ہیں۔

سید معظم علی شاہ ہمدانی کے دو فرزند ہیں،سید حامد علی شاہ ہمدانی صاحب صدر پنجاب ٹیچر ایسوسی ایشن یونین ہیں۔جبکہ دوسرے فرزند سید عبدالمنان ہمدانی پولیس میں ملازم ہیں۔سید عابد حسین ہمدانی کے دو فرزند سید خاور حسین ہمدانی وسید زاھد حسین ہمدانی مذکور ہیں۔دونوں بھائی بیرون ملک ملازمت پیشہ ہیں۔سید طاہر حسین شاہ کے دو فرزند ہیں،سید برکات الحق جو کہ سرکاری ملازمت پیشہ ہیں،دوسرے بیٹے سید معظم شاہ جامی طالبعلم ہیں۔سید امجد علی شاہ ہمدانی کا ایک فرزند سید اجمل علی شاہ مذکور ہے۔

احوال پیر سید چنن شاہ ہمدانی ابن سید پیر گلاب شاہ ہمدانیؒ : آپؒ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند سید مشتاق حسین اور سید جیون شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔سید مشتاق حسین شاہ درویش صفت مہمان نواز بزرگ تھے۔آپ نے ساری زندگی تاجدار بنگالی شریف پیر سید عبداللہ شاہؒ کی خدمت میں گزاری۔آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید اشتیاق شاہ ہمدانی مذکور ہے۔سید اشتیاق ہمدانی سرکاری ملازمت پیشہ ہیں۔سید جیون شاہ ہمدانی کامل ولی مجذوب ہستی ہیں۔سید جیون شاہ ہمدانی کی 65 سالہ زندگی جنگلوں میں گزری،آپ نے شادی نہیں کی۔آپ با کرامت ہستی ہیں،اب لوگ گاڑیاں لیکر آپ کو ڈھونڈتے رہتے ہیں۔تین سال قبل چک بیلی خان کے ایک گاؤں میں تعزیت کے لیے گئے ہوئے تھے تو ایک غیر مقلد شخص نے آپ سے بحث کرتے ہوئے آپ کے گریبان میں ہاتھ ڈال دیا۔آپ نے جلال میں آ کر کہا پیچھے ہٹ کر مر۔پورا گاؤں دیکھ رہا تھا وہ شخص اسی جگہ پر گر کر مر گیا۔

باوا سید غلام حسین شاہ ہمدانی نکے والے (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

سید غلام حسین شاہ عرف نکے والے پاکستان بننے سے پہلے اور بعد میں امن کمیٹی کے ممبر رہے اور سب سے پہلے بلدیاتی انتخابات میں بلا مقابلہ چیرمین منتخب ہوئے۔آپ اپنے علاقے میں نہایت بارعب،،برد بار اور حکیم طبع شخصیت کے حامل تھے۔سیاسی سماجی حوالے سے ڈھڈیال کی مضبوط شخصیت تھے۔غریب پرور اور لوگوں کے اچھے برے غمی وخوشی کے حالات میں اس کے ساتھ خدمت میں ساری زندگی گزاری۔آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند (سید منظور حسین ہمدانی،سید فضل حسین ہمدانی،سید اقبال حسین ہمدانی اور سید امیر حسین ہمدانی) مذکور ہیں۔

احوال سید منظور حسین شاہ مرحوم: سید منظور حسین شاہ ہمدانی مرحوم باوا سید غلام حسین شاہ ہمدانی مرحوم کے بڑے فرزند تھے۔ شریف، دیانتدار، عبادت گزار اپنے علاقے کے لوگوں و برادری کے غمی خوشی میں کام آنے والے بزرگ شخصیت تھے۔ محکمہ پولیس میں ملازمت پیشہ رہے اور پنجاب پولیس میں بطور اے ایس آئی خدمات انجام دیں۔

احوال انسپکٹر باوا سید ریاض حسین شاہ ہمدانی صاحب: ضلع چکوال وضلع راولپنڈی کی مشہور شخصیت باوا سید ریاض حسین شاہ ہمدانی صاحب سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال کے بزرگ و پولیس آفیسر باوا سید منظور حسین شاہ ہمدانی کے ہاں تولد ہوئے۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے بعد محکمہ پولیس میں بھرتی ہوئے اور ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے انسپکٹر کے عہدے پر ترقی پائی اور 2010ء میں بطور پولیس انسپکٹر ریٹائر ہوئے۔ آپ نے دوران سروس اچھی شہرت حاصل کی اور اپنے محکمہ میں نہایت تجربہ کار، قابل، ایماندار آفیسر کے طور پہ جانے جاتے تھے۔ دوران سروس بہت سے حساس علاقہ جات میں بطور ایس ایچ او فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ نسبی و خاندان شرافت کی بدولت اپنے سروس ایریا اور اپنی برادری میں کافی نام کمایا۔ اپنے بزرگان واسلاف کی روایات امین و پاسدار بزرگ ہیں۔ اپنے بزرگان وخاندان سے حد درجہ لگاؤ رکھتے ہیں۔ عرصہ دراز سے خاندان سادات ہمدانیہ کے باہم میل جول کے پلیٹ فارم سے ایکٹیو ہیں۔ اور اس پلیٹ فارم کی بہتری کے لیے ہمیشہ مشورہ بھی دیتے ہیں۔ اپنے ہمدانی خاندان کے دکھ سکھ میں اس کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ موجودہ ایام میں اڈیالہ روڈ راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ اللہ پاک باوا جی کو صحت وسلامتی کرے۔ آمین

آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزندگان سید محمد ذوالقرنین حیدر و سید محمد وقاص حیدر ہمدانی مذکور ہیں۔ سید محمد ذوالقرنین حیدر بوجہ ملازمت سعودی عرب میں مقیم ہیں۔ سید محمد وقاص حیدر ان کا سپین میں اپنا بزنس ہے اور پاکستان میں بھی رئیل اسٹیٹ کے شعبہ سے منسلک ہیں۔

سید بابا بھولے شاہ پتی محمد شاہال (سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال چکوال)

سید بھولے شاہ ہمدانی 1900ء میں ڈھڈ یال میں باوا سید امام شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا سید زمان شاہ ایک ولی صفت بزرگ اور دادی سیدہ گوہر بی بی ڈھڈ یال ہمدانی سادات کی ایک گراں قدر ولی اللہ تھیں۔ جن کی قبر مبارک مزار سخی شاہ اسحاق بادشاہؒ کے سامنے ہے۔ ان کی کرامات کی نشانیاں آج بھی آپ ڈھڈ یال میں موجود پائیں گے۔ بابا سید بھولے شاہ بھی اپنے بزرگان کی طرح ایک ولی انسان تھے۔ آپ پیشے کے لحاظ سے زمیندار تھے اور زمیندار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے علاقے کے مشہور شاہسواروں میں شمار ہوتے تھے اور جب تک حیات رہے انہوں نے ہمیشہ اعلی نسل کے گھوڑے کی سواری کی۔ ان کی اولاد میں سید غلام علی شاہ ہمدانی، سید عباس علی شاہ ہمدانی اور سید قادر شاہ ہمدانی ہیں۔ باوا سید بھولے شاہ ہمدانی کے تینوں بیٹے درس وتدریس کے شعبے سے منسلک رہے۔ آج بھی اہل علاقہ ان تینوں بزرگوں سے دینی اور دنیاوی مسائل میں راہنمائی لیتے ہیں۔

احوال سید غلام علی شاہ ولد سید بھولے شاہ: سید غلام علی شاہ سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال کے بزرگ سربراہ اور ضلع چکوال کی معروف سیاسی اور سماجی شخصیت ہیں۔ آپ 1930ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خالصہ ہائی سکول ڈھڈ یال سے حاصل کی۔ پیشے سے آپ ایک

ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہیں۔آپ نے ڈھڈیال اور اس کے گردونواح کے متعدد گاؤں کے سکول میں معلم کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔آپ بیل کراہ جو کہ دہن دھرتی کی ثقافت ہے میں مشہور زمانہ کمپیئر کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں۔آپ کے دو چھوٹے بھائی سید قادر حسین اور سید عباس علی شاہ بھی تدریس کے شعبے سے وابستہ رہے۔آپ کے دو فرزند سید ناصر عباس ہمدانی جو کہ ایئر پورٹ سیکیورٹی فورس انسپکٹر اور دوسرے باوا سید نصرت عباس ہمدانی ہیں۔آپ پیپلز یوتھ آرگنائزیشن ضلع چکوال کے صدر سید ثمر عباس ہمدانی کے دادا ہیں۔آپ سادات ہمدانیہ ڈھڈیال کے سب سے معمر بزرگ بھی ہیں۔

احوال انسپکٹر ریٹائرڈ سید ناصر عباس ہمدانی (ASF): آپ سید غلام علی شاہ ہمدانی کے بڑے بیٹے ہیں۔آپ 1959ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم خالصہ ہائی سکول ڈھڈیال اور بعدازاں گورنمنٹ کالج چکوال سے مکمل کی۔آپ گورنمنٹ کالج چکوال میں دو مرتبہ جنرل سیکرٹری کے الیکشن بھی جیتے۔سید ناصر عباس ہمدانی ضیاء الحق مارشل لاء کے خلاف ایم آر ڈی تحریک کے سرکردہ رکن رہے۔شاہ صاحب پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماؤں میں شمار کیے جاتے ہیں۔سید ناصر عباس ہمدانی نے 1982ء کے اندر ائیر پورٹ سکیورٹی فورس کو جوائن کیا جس سے بعدازاں انسپکٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔سید ناصر عباس ہمدانی ضلعی صدر پیپلز یوتھ آرگنائزیشن چکوال سید ثمر عباس ہمدانی کے والد ہیں۔سید ناصر عباس ہمدانی نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ادوار میں اپنے گاؤں ڈھڈیال کی تعمیر و ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا۔

بحوالہ: سید ثمر عباس ہمدانی ڈھڈیال چکوال

سید عباس علی شاہ ہمدانی (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال)

سید عباس علی شاہ ہمدانی نارنگ سیداں چکوال میں تولد ہوئے۔نمازی، پرہیزگار، شریف النفس بزرگ تھے۔پیشہ سے زمیندار تھے۔آپ کو ضلع ساہیوال کے چک 12/93ایل میں رقبہ الاٹ ہوا۔اور پھر ساری زندگی اپنے ضلع ساہیوال کے چک 93 میں گزاری اور وہیں انتقال ہوا اور آپ کی وصیت کے مطابق ضلع چکوال نارنگ سیداں میں مدفن کیا گیا۔آپ کے سلسلہ نسل سے چار فرزند زوار سید نذر حسین شاہ۔سید فضل عباس شاہ۔سید منظور حسین شاہ اور سید زوار حسین شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال سید فضل عباس ہمدانی مرحوم: سید فضل عباس شاہ ہمدانی پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ کے مایہ ناز پولیس آفیسر تھے۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ آپ اسلام آباد آبپارہ تھانہ کے پہلے ایس ایچ او تعینات کیے گئے۔اس زمانے میں اسلام آباد کا یہ واحد پولیس اسٹیشن تھا۔جسے سید فضل عباس ہمدانی کمانڈ کر رہے تھے۔آپ بھٹو صاحب کی سیکورٹی میں بھی رہے۔بعدازآپ ان کے ساتھ سری لنکا کے دورے پر بھی گئے۔اپنے پروفیشن میں ماہر تھے۔اسی بناء پر پنجاب پولیس کی جانب سے آپ کو پولیس کالج سہالہ میں بطور انسٹرکٹر تعینات کیا گیا۔جہاں آپ اے ایس پیز کلاس کو لاء و تفتیش پڑھایا کرتے تھے۔1980ء میں کمانڈنٹ پولیس کالج سہالہ کے حکم پر آپ پولیس قوانین میں تبدیلی لائے تھے۔ساری سروس انسپکٹر کے عہدے میں گزری۔سہالہ پولیس کالج سے پنشن ہوئے۔30 نومبر 1989ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔سلسلہ نسل میں چار فرزند انسپکٹر سید مبشر عباس ہمدانی، کرنل سید محمد عباس ہمدانی، سید ظہیر عباس

ہمدانی و سید خاور عباس ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال انسپکٹر سید مبشر عباس ہمدانی: سید مبشر عباس ہمدانی صاحب موجودہ ایام میں بطور ایکٹنگ ڈی ایس پی ضلع جہلم تعینات ہیں۔ اس سے قبل مختلف پولیس اسٹیشنز میں ایس ایچ او سمیت ضلع راولپنڈی کی ڈرائیونگ لائسنس برانچ کے انچارج بھی رہ چکے ہیں۔ پروفیشنل پولیس آفیسر ہیں۔ علاقائی سطح پر اچھے واصول پسند پولیس آفیسر کے طور پر معروف ہیں۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید بریزدان ہمدانی و سید عبد یزداں ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال کرنل سید محمد عباس ہمدانی: آپ پاکستان آرمی سے کرنل ریٹائرڈ ہیں۔ دوران سروس دو مرتبہ آئی ایس ایس بی میں، ایک دفعہ میجر بطور جی ٹو اور دوسری مرتبہ بطور کمانڈنگ آفیسر آئی ایس ایس بی کو کمانڈ کر چکے ہیں۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید تراب عباس ہمدانی و سید محمد مہدی عباس مذکور ہیں۔ سید تراب عباس ہمدانی آرمی انجینئر کور میں کیپٹن ہیں۔

احوال سید ظہیر عباس ہمدانی: سید ظہیر عباس ہمدانی جوانی میں وفات پا گئے تھے۔

احوال سید خاور عباس ہمدانی: سید خاور عباس ہمدانی جنرلسٹ ہیں۔ اور مختلف میڈیا گروپس سے وابستہ ہیں۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید اکبر عباس ہمدانی و ایک دختر مذکور ہے۔

باوا سید گلاب شاہ ہمدانی ابن سید دستار شاہ ہمدانی (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال)

باوا سید گلاب شاہ ہمدانی نمازی، پرہیزگار، عابد شب، شریف النفس دیانت دار بزرگ تھے۔ پیری مریدی کے ساتھ ساتھ زمیندار بھی تھے۔ ساری زندگی اپنے کھیتی باڑی و عبادت الہیٰ میں گزاری۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید مہر علی شاہ ہمدانی و سید حسن شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

سید مہر علی شاہ ہمدانی بھی زمینداری سے وابستہ رہے اور ساتھ ساتھ پیری مریدی کرتے تھے۔ شریف، عبادت گزار بزرگ تھے۔ نرینہ اولاد نہ تھی صرف چار دختران مذکور ہیں۔

احوال سید حسن شاہ ہمدانی مرحوم: ہر زمانے میں اللہ پاک کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں جن کا کام امت مسلمہ کی بھلائی و بہتری کے لیے سعی و کوشش کرنا ہوتا ہے۔ ایسے نقوش قدسیہ جو کہ نہ صرف فرد و معاشرے کو جسمانی طور پر سنوارنے کی تحریک برپا کرتے ہیں بلکہ اپنی توجہ باطنی اور ذکر الہٰی کے چراغ غالمتاب انسانیت کی روحانیت کو بھی جلا بخشتے ہیں۔ جن کی محبت بھری شفقت آمیز تعلیمات سے ایک عالم فیض حاصل کرتا ہے۔ جن کی زندگی کا مقصد رضاء الہٰی کا حصول اور اسکی مخلوق کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔ ایسے فرشتہ سیرت انسان جو خلق خدا کو گمراہیوں کے دلدل سے نکال کر شاہراہ ہدایت پر گامزن فرماتے ہیں۔ جن کی ہر ادا سے محبوب حقیقی کے حسن کی جھلک نظر آتی ہے۔

سرزمین نارنگ سیداں میں ایسی شخصیت باوا سید حسن شاہ ہمدانی ہی تھے۔ گورنمنٹ پرائمری اسکول گھگھ سے 1947ء میں بطور اول مدرس ریٹائرڈ ہوئے۔ اپنے گاؤں کے پہلے معلم تھے۔ تادم زندگی عبادت الہٰی میں مشغول رہے۔ سورہ مزمل، سورہ نور، سورہ جن

وسورہ یٰسین کے بہترین عامل تھے۔ پوری پوری رات عبادت الٰہی میں گزارتے۔رات کونیند نہ آئے اس لئےلکڑی کے بنے جائے نماز پرعبادت کیا کرتے تھے۔چینی کی پلیٹ پرسورہ جن کاعکس لکھتے تھے جسے عوام زعفران سے دھوکر پیتے تو جنات کا اثرختم ہوجاتا تھا۔ تقریباسوسال کی عمرمیں دوران عبادت اس دنیاسے رخصت ہوئے۔سلسلہ نسل فرزندگان سیدریاض حسین شاہ ہمدانی۔سیدممتازحسین شاہ ہمدانی اور باواسیدفیاض حسین ہمدانی سے جاری وساری ہے۔

احوال سیدریاض حسین ہمدانی: آپ باواحسن شاہ ہمدانی کے بڑے فرزند تھے۔آرمی میڈیکل کورسے نائب صوبیدارریٹائرڈتھے۔ 2012ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔سلسلہ نسل میں دوفرزندسیداسدعباس اور سیدضامن عباس ہمدانی مذکور ہیں۔سیداسدعباس ہمدانی سپریم کورٹ میں ملازم تھے۔2014ء میں اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔جبکہ سیدضامن عباس ہمدانی کچھ عرصہ سلالہ مسقط میں رہے آج کل راولپنڈی میں ملازمت پیشہ ہیں۔

احوال سیدممتازحسین شاہ ہمدانی: آرمی سے ریٹائرڈ تھے پھر باٹا کمپنی لاہور میں ملازمت کرتے رہے اور پھر وہاں سے ریٹائرڈ ہونے کے بعدواپس نارنگ سیداں تشریف لائے۔2013ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔سلسلہ نسل میں دوفرزندسیدعامرعباس ہمدانی اور سیدوسیم عباس ہمدانی مذکورہیں۔عامرعباس آرمی سے ریٹائرڈ ہیں اور سیدوسیم عباس ہمدانی سی ایم ایچ راولپنڈی میں سویلین کلرک تعینات ہیں۔

احوال باواسیدفیاض حسین شاہ ہمدانی: آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ،خوش مزاج،زندہ دل چھوٹوں سے شفقت،بڑوں سے محبت وعزت احترام سے پیش آنے والی شخصیت ہیں۔اپنے بزرگان کی روایات کی امین ہیں۔عرصہ دراز سے خاندان سادات ہمدانیہ کے اتحادو باہمی روابطہ پرمشتمل پلیٹ فارم سے ایکٹیوہیں۔2017ء میں زیارت امام حسینؑ سے مشرب ہوئے۔زندگی کے ایام میں بھٹوفورس ایس ایف ایس سے وابستہ رہے جوکہ بعدمیں سندھ پولیس میں تبدیل کردی گئی تھی۔کچھ عرصہ سندھ میں تعینات رہےاور پھراپنے والد کے حکم کو بجالاتے ہوئے پولیس سروس سے دستبردار ہوگئے۔اوراس کے بعد جی ایچ کیو میں بطورسینئرکلرک بھرتی ہوئے۔2014ء میں بطورایڈمن آفیسر گریڈسترہ میں ریٹائرڈ ہوئے۔آج کل ریٹائرمنٹ کی زندگی گزاررہے ہیں۔آپ معلومات کا ایک وسیع خزانہ ہیں اوراس لیے آج بھی اپنے بزرگان واسلاف کے قصے بڑے فخر سے سناتے ہیں۔صاف گواورحق بات کرنے والے بزرگ ہیں۔اس کے سلسلہ نسل میں دو فرزندمذکورہیں۔سیدحسن عباس ہمدانی ایڈوکیٹ جوکہ ہائی کورٹ کے معروف وکیل ہیں۔سیدحسن عباس ہمدانی صاحب کا سلسلہ نسل میں ایک فرزندسیدمحمدحسین الاصغرہمدانی اوردخترمذکورہے۔سیدمحمد باقرعباس شاہ ہمدانی ایل ایل بی کے اسٹوڈنٹ ہیں اورساتھ ہی بلیوورلڈسٹی کے سائٹ آفیسر بھی ہیں۔

بحوالہ: باواسیدفیاض حسین ہمدانی آف نارنگ سیداں چکوال

سید غلام شاہ ہمدانی ابن سید جواہر شاہ ہمدانی (نارنگ سیداں چکوال)

آپ 1860ء کے لگ بھگ نارنگ سیداں چکوال میں متولد ہوئے۔آپ کو دین سے بہت لگاؤ تھا۔ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔آپ اپنے والد کے ساتھ کھیتی باڑی بھی کرنے جاتے تھے۔آپ اپنے دور کے مشہور کبڈی کے کھلاڑی تھے۔آپ نے مینگن گاؤں کے اس دور کے مایہ ناز کھلاڑی جس کا نام تورا مینگن تھا، انھوں نے کہا تھا کہ جس دن کسی نے مجھے نے بچھاڑ دیا میں کھیلنا چھوڑ دوں گا۔سید غلام شاہ ہمدانی انہیں ان کے گاؤں میں ہرا کے آئے۔آپ کے اولاد میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔آپ کی وفات 1927ء میں نارنگ سیداں میں ہوئی اور آپ وہی دفن ہیں۔

سید زمان شاہ ہمدانی: آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔آپ کی پیدائش نارنگ سیداں اور جائے مدفن گجرخان شہر میں حویلی مردان شاہ ہے۔

سید مردان شاہ ہمدانی: آپ کی بھی کوئی اولاد نہیں ہے۔آپ کی پیدائش نارنگ سیداں اور جائے مدفن گجرخان شہر میں حویلی مردان شاہ ہے۔

سید کرامت حسین شاہ ہمدانی: ان کی پیدائش نارنگ سیداں چکوال میں سن 1915ء میں ہوئی۔انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم نارنگ سیداں میں حاصل کی۔بعدازاں انگریز دور میں انڈین آرمی میں بھرتی ہوئے۔آپ نے دوسری جنگ عظیم میں بھی حصہ لیا۔آپ نے انڈین آرمی کی طرف سے کافی ملکوں کا سفر بھی کیا۔بعدازاں آپ صوبیدار میجر ریٹائرڈ ہوئے۔اس کے بعد آپ نے COD راولپنڈی میں بطور سیکیورٹی آفیسر خدمات سرانجام دیں۔آپ اپنے دور کے سماجی اور مذہبی شخصیت تھے۔آپ نے سادات ہمدانیہ کو اکٹھا کرنے میں اہم کردار ادا کیا بعدازاں آپ نے راولپنڈی ہمدرد ہال میں ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں وزیر مملکت اور وزیر اعظم آزاد کشمیر کو مدعو کیا اور انھوں نے شرکت کی اور ملک بھر سے سادات ہمدانیہ نے شرکت کی۔آپ سادات ہمدانیہ پاکستان کے صدر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔آپ نے اپنے گاؤں اور سکولوں پر بہت کام کیا۔آپ نے ٹینچ باٹہ راولپنڈی میں اپنے قریبی دوستوں کے ساتھ مل کر امام بارگاہ قصر ابوطالب علیہ السلام کی بنیا درکھی جس سے آج تک مؤمنین مستفید ہو رہے ہیں۔آپ کی وفات 24 نومبر 2003ء میں ہوئی اور آپ نارنگ سیداں میں دفن ہیں۔آپ کی اولاد میں دو فرزند (سید زاہد حسین شاہ ہمدانی، سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی) اور تین دختران مذکور ہیں۔سید زاہد حسین شاہ ہمدانی 1963ء میں اپنے آبائی گاؤں نارنگ سیداں میں پیدا ہوئے۔آپ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوئے۔وہاں سے ریٹائرمنٹ کے بعد آجکل ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں بطور ٹیکنیشن فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ کی اولاد میں دو فرزند سید علی عباس اور سید حسن عباس شامل ہیں۔سید علی عباس محکمہ ایکسائز میں ہیں اور سید حسن عباس زیر تعلیم ہیں۔

سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی 1967ء کو نارنگ سیداں میں پیدا ہوئے۔آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم راولپنڈی میں حاصل کی۔آپ پیش نماز بھی ہیں اور جماعت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ کی اولاد میں دو فرزند اور ایک دختر ہیں۔سید بلاول علی ابن سید اعجاز ہمدانی سلسلہ تعلیم سے منسلک ہیں اور گریجویشن کر رہے ہیں۔سید فائق مہدی ابن سید اعجاز ہمدانی ابھی زیر تعلیم ہیں۔

سید حیات شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ حکمیال)

یہ سادات نارنگ سیداں سے حکمیال نزد چک بیلی خان میں آ کر آباد ہوئے۔سید حیات شاہ ہمدانیؒ سب سے پہلے یہاں آباد ہوئے اور اب ان کی آل یہاں آباد ہے۔آٹھ کے قریب سادات گھرانے ہیں۔جن میں سید لال شاہ ہمدانی کے کے چھ فرزندوں کی آل موجود ہے۔

ذاکر سید کرم حسین شاہ ہمدانی: ذاکر سید کرم حسین شاہ ہمدانی 1961ء میں سید لال شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد پاکستان ملٹری اکاؤنٹس سے وابستہ ہوئے۔چونکہ آپ کو ذکر اہلبیت کا بہت شوق تھا اس لیے ملازمت کو ترک کیا اور ذکر اہلبیت سے وابستہ ہوئے۔آپ ملک کے مشہور ذاکر ہیں اور ملک بھر میں آپ نے مجالس میں اپنی ذاکری کے جوہر دکھائے۔آپ کا سلسلہ نسل چار فرزندوں (سید نسیم عباس ہمدانی، سید وسیم عباس ہمدانی، سید عون عباس ہمدانی اور سید خاور عباس ہمدانی) سے چلا۔آپ کے زیر انتظام 26 ربیع الاول کو حضرت ابوطالب علیہ السلام سے منسوب مجلس برپا ہوتی ہے جو صبح شروع ہو کر رات گئے اختتام پذیر ہوتی ہے۔

سید شہزادہ عالم ابن سید لال شاہ ہمدانی: سید شہزادہ عالم سید لال شاہ ہمدانی کے دوسرے فرزند ہیں اور ان کا سلسلہ نسل چھ فرزندوں (سید حسن عباس ہمدانی، سید محسن عباس، سید ضیغم عباس، سید خرم عباس، سید قیصر عباس اور سید طاہر عباس ہمدانی) سے چلا۔

سید صابر حسین شاہ ہمدانی ابن سید لال شاہ ہمدانی: آپ سید لال شاہ جی کے تیسرے فرزند ہیں اور آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندں (سید فخر عباس ہمدانی، سید عطاء حسین شاہ اور سید شباب علی) سے چلا۔

سید منیر حسین شاہ ابن سید لال شاہ ہمدانی: آپ سید لال شاہ جی کے چوتھے فرزند ہیں۔سلسلہ ملازمت کیلئے دوبئی میں مقیم ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند ذاکر اہلبیت سید میثم عباس ہمدانی ہیں۔سید میثم عباس ابھی زیر تعلیم ہیں اور بہت عمدہ اور شیریں زبان میں مجالس پڑھتے ہیں۔

سید تاج حسین شاہ ہمدانی مرحوم ابن سید لال شاہ ہمدانی: آپ بہت کم عمر ذاکر اہلبیت تھے۔دوران سفر ایک مجلس میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے ایک حادثہ میں جاں بحق ہوئے تھے۔آپ کی عمر صرف 13 سال تھی۔

سید قمر عباس ہمدانی ابن سید لال شاہ ہمدانی: آپ لال شاہ جی کے چھٹے فرزند ہیں۔آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندوں (سید علی عباس ہمدانی، سید عقیل عباس ہمدانی اور سید قندیل عباس ہمدانی) سے چلا۔اس خانوادہ کا شجرہ نسب 12 پشت پر جا کر سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ سے جا ملتا ہے۔اس خانوادے کی قریبی رشتہ داریاں ڈھڈیال، نارنگ سیداں اور سوگا سادات والوں کیساتھ ہیں۔

احوال سید دامن شاہ ہمدانی مرحوم: سید دامن حسین شاہ ہمدانی کے تین بیٹے (سید فضل حسین شاہ ہمدانی، سید نظر حسین شاہ ہمدانی، سید مختیار شاہ ہمدانی) تھے۔سید فضل حسین شاہ ہمدانی سرکاری ملازم تھے اور درس وتدریس کا کام بھی کرتے رہے۔اپنے علاقہ میں مسجد بنوائی جو کہ ابھی بھی مدنی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔راولپنڈی پشاور روڈ پیرودھائی موڑ مدنی چوک پہ موجود ہے۔سید مختیار ہمدانی چک بیلی خان ہائی سکول میں ٹیچر تھے۔گاؤں حکیمال میں بھی بچوں کو دینی ودنیاوی تعلیم دیتے رہے ہیں۔حافظ سید نظر حسین شاہ ہمدانی عالمِ دین

تھے۔دور دور سے آپ کے مریدین آپ کے پاس تشریف لاتے تھے اور آپ سے فیض پاتے تھے۔آپ سے اہلِ علاقہ جنازہ اور نکاح بھی پڑھواتے تے اور آپ مسجد کے امام بھی تھے۔آپ کی شخصیت بہت نرم اور عالمانہ تھی۔

احوال سید فضل شاہ ہمدانی: سید فضل حسین شاہ ہمدانی کے پانچ بیٹے (سید قربان ہمدانی، سید بشیر ہمدانی، سید رضا ہمدانی، سید تاج ہمدانی، سید ریاض ہمدانی) تھے۔سید قربان ہمدانی کا ایک بیٹا ہے جو ابھی سکول پڑھ رہا ھے۔سید بشیر شاہ کا بھی ایک بیٹا ھے جو کہ پرائیویٹ ملازمت کرتا ہے۔سید تاج ہمدانی کے دو بیٹے سید ثقلین شاہ ہمدانی اور سید سبطین شاہ ہمدانی ہیں۔سید ثقلین شاہ ہمدانی بحریہ میں ملازمت کرتے ہیں۔سیاسی وسماجی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں اور اپنے دادا افضل شاہ کی مدنی مسجد کے منتظم بھی ہیں۔سید سبطین شاہ ہمدانی ابھی حال ہی میں ترکی سے واپس آئے ہیں۔ابھی راولپنڈی میں کلرک کام کر رہے ہیں اور ساتھ میں تعلیم کو بھی جاری رکھا ہوا ہے۔

سید چن پیر شاہ ہمدانی وخانوادہ (سادات ہمدانیہ فتح جنگ، امام بارگاہ شاہ خراسان واہ کینٹ)

چن پیر شاہ ہمدانی ولد فضل شاہ ہمدانی 1905ء میں پیدا ہوئے اور 1925ء میں کیمبل پور سے میٹرک کی۔آپ مختلف محکموں میں فرائض سرانجام رہتے رہے۔چک امرال میں امام بارگاہ کا سنگ بنیاد رکھا۔1983ء میں وفات پائی۔مدفن باہتر فتح جنگ میں ہے۔

غلام شبیر شاہ ہمدانی ولد چن پیر شاہ ہمدانی: آپ 1947ء کو پیدا ہوئے۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد واہ فیکٹری میں سروس کی ابتداء کی۔مولا کے عظیم عزادار اور زوار تھے۔مرکزی امام بارگاہ میں بھج میں فرائض سرانجام دیتے رہے۔1997ء میں وفات پائی آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔مدفن باہتر فتح جنگ میں ہے۔سعادت مہدی شاہ ہمدانی ولد چن پیر شاہ ہمدانی 1953ء میں باہتر میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں فرائض سرانجام دیتے رہے اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔دوران سروس پنجاب بوائے سکاؤٹ ایسوسی ایشن سے بطور اسسٹنٹ لیڈر ٹریز منسلک رہے اور امام بارگاہ شاہ خراسان واہ کینٹ کے بانی ہیں۔آپ کے دو بیٹے سید غضنفر مہدی اور سید منتظر مہدی ہیں۔سید منتظر مہدی یکم محرم 2001ء کو ایکسیڈینٹ میں انتقال کر گئے۔سید غضنفر مہدی ہمدانی ولد سعادت مہدی شاہ ہمدانی 1984ء میں باہتر میں پیدا ہوئے۔2001ء میں واہ کینٹ شفٹ ہو گئے۔دوران تعلیم کاروبار بھی کرتے رہے، اب چند سال سے ایجوکیشن سے منسلک ہیں۔متولی بارگاہ شاہ خراسان بھی ہیں۔23 ذیقعد، 24 محرم کے جلوس، عشرہ محرم اور 11 ذیقعد کے جشن کے بانی بھی ہیں۔آپ حضرت شاہ ہمدانؒ کے اقوال سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔

سید برہان علی شاہ ہمدانیؒ (ہرنیالی سیداں راولپنڈی)

سید برھان علی شاہ کے بڑے دادا سید کبیر محمد شاہ ہمدانی ہرنیالی سیداں ضلع راولپنڈی میں تشریف لے کر آئے۔سید برھان علی شاہ ہمدانی ہرنیالی سیداں کے سب سے بڑے پیر مانے جاتے ہیں کیونکہ یہ ایک ولی اللہ تھے اِن کے بہت سے معجزات ہیں۔اِن کے

معجزات میں سے ایک معجزا یہ ہے کے اِن کا مرید دریائے جہلم میں اُونٹ لے کر گھس گیا اور پانی میں پس گیا اُس نے سید برھان علی شاہ کو یاد کیا اور مرشد ادھر نماز کی تیاری کر رھے تھے کہ اُن کے بازو پر پانی کی جھاگ بن گئی جو ساتھ آدمی تھے انہوں نے پوچھا یا حضرت یہ کیا ہوا تو سید برھان علی شاہ ہمدانی نے فرمایا ایک مرید کسی مشکل میں پھنس گیا ہے اُس نے یاد کیا ہے اُس کی مدد کی ہے قصہ مختصر کہ وہ مرید با خیریت اپنے مرشد سید برھان علی شاہ کے پاس آ گیا اور سفر کا آ کے بتایا اس طرح کے بہت سے معجزات ہیں۔

خانوادہ سید غلام حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ہرنیالی سیداں)

سید غلام حسین شاہ ابن سید مزمل حسین شاہ ابن سید مہدی حسین شاہ ہمدانی 1915ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم ہرنیالی سیداں سے حاصل کی اور اس کے بعد میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول نیلہ چکوال سے 1932ء میں کیا۔آپ کو بچپن سے پڑھنے کا بہت شوق تھا،قرآن مجید اور دینی تعلیم اپنے چاچا سید بہار علی شاہ ہمدانی سے حاصل کی۔آپ درویش آدمی تھے،بہت وقت اپنے ہی گاؤں کی مسجد میں نماز پڑھاتے رہے۔آپ کی نسل آپ کے 3 بیٹوں (سید عاشق حسین شاہ ہمدانی،سید فدا حسین شاہ ہمدانی،سید تصدق حسین شاہ ہمدانی) سے آگے چلی۔سید عاشق حسین شاہ ہمدانی 1940ء میں سید غلام حسین شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گاؤں سے ہی حاصل کی اور میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول نیلہ چکوال سے کی۔آپ ہرنیالی سیداں کے بہت بڑے زمیندار تھے اور کھیتی باڑی کیا کرتے تھے 2003ء میں آپ وفات پا گئے آپ کی 3 بیٹیاں اور 1 بیٹا سید ولایت حسین شاہ ہمدانی ہے۔سید ولایت حسین شاہ ہمدانی نے ابتدائی تعلیم گاؤں سے حاصل کی اور میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول نیلہ چکوال سے میٹرک کرنے کے بعد پنجاب پولیس میں بھرتی ہو گئے اور اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔سید فدا حسین شاہ ہمدانی 1941ء میں سید غلام حسین شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔آپ انتہائی سادہ مزاج اور نرم دل تھے۔آپ روزگار کے سلسلے میں بیرون ملک (اردن) چلے گئے وہاں تقریباً 30 سال تک اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔آپ کی نسل 2 بیٹوں (سید خادم حسین شاہ،سید مظلوم حسین شاہ) سے چلی۔سید خادم حسین شاہ گاؤں ہرنیالی سیداں میں کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ سید مظلوم حسین شاہ 15 سال پاک آرمی میں سروس کرنے کے بعد 2017ء میں وفات پا گئے۔سید تصدق حسین شاہ ہمدانی 1945ء میں سید غلام حسین شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔اپنی ابتدائی تعلیم کے بعد بیرون ملک اردن چلے گئے۔وہاں کافی عرصہ رہے ان کی نسل ایک بیٹے سید ریاض حسین شاہ ہمدانی سے چلی۔سید ریاض حسین شاہ ہمدانی پاک آرمی میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

سید سیدن حسین شاہ ہمدانی ابن سید نور حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ہرنیالی سیداں ضلع راولپنڈی)

سید سیدن حسین شاہ ہمدانی ہرنیالی سیداں تحصیل وضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم گاؤں سے حاصل کی آپ ایک ولی اور درویش باعمل سید تھے۔آپ کی نسل ایک بیٹے سید ملازم حسین شاہ ہمدانی سے چلی۔ان کے 2 بیٹے تھے،بڑے بیٹے

سیدتنویرحسین شاہ ہمدانی، چھوٹے بیٹے سید توقیرحسین شاہ ہمدانی۔سیدتنویرحسین شاہ ہمدانی 1980ء میں اسلام آباد پولیس میں بھرتی ہوئے۔دوسال نوکری کے بعدوہ وفات پاگئے اوران کی کوئی اولاد نہ تھی۔سیدتوقیرحسین شاہ ہمدانی 1990ء میں تحصیل میونسپل میں بھرتی ہوئے اوراابھی تک اپنی ڈیوٹی وہی سرانجام دے رہے ہیں۔ان کی نسل 3 بیٹوں (سیدتنویرحسین شاہ ہمدانی،سیدتوصیف حسین شاہ ہمدانی، سیدنفیس رضا ہمدانی) سے آگے چلی۔سیدتنویرحسین شاہ ہمدانی آئی کام کرنیکے بعد پنجاب پولیس راولپنڈی میں سروس کررہے ہیں۔سید توصیف حسین میڈیکل شعبہ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔سیدنفیس رضابی ایس سی کرنیکے بعد بنک میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جدبزرگوارپتی محمدشہال باواسرکارسیدمحمدسعیدشاہ ہمدانی الحسینی ابن سیدرحیم شاہ ہمدانی (لقب عظیم الافقیہ)

باواسیدمحمدسعیدشاہ ہمدانی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔آپ صاحب کرامت بزرگ تھے۔بچپن سے نوجوانی اورپھرجوانی سے آخرعمرتک علم معرفت اوراہلبیتؑ سے بہت لگاؤرہا۔اہلبیتؑ کا تذکرہ ہرخاص وعام میں بیان کرتے اورکسی تکلیف وپریشانی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔اپنے پیروکاروں اورمریدوں میں جاتے رہتے تھے اوراپنے والد بزرگوار کی طرح ذکرو اذکاراہلبیتؑ بیان فرماتے تھے۔اللہ پاک نے سرکارسیدمحمدسعیدشاہ ہمدانی الحسینی کودوفرزند(سیدشیرشاہ،سیدروشن شاہ)عطافرمائے۔

احوال سیدشیرشاہ ابن باواسرکارسیدمحمدسعیدشاہ ہمدانی الحسینی جدسادات ہمدانیہ پتی محمدشہال: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگواراوراپنے دادابزرگوار سے حاصل کی۔بچپن سے علم ومعرفت سے لگاؤتھااوراہلبیتؑ کی پیروی ان کی زندگی کا شعارتھا۔اسی بناپر آپ اپنے خاندان میں ہردلعزیز تھے۔اپنے پیروکاروں اورمریدوں سے بیحدلگاؤرکھتے تھے۔اپنے مریدوں کے پاس جاتے اور بیشتردن مریدوں کے پاس ہی گزارتے۔اللہ پاک نے سیدشیرشاہ کوچاربیٹے(سیداحمدشاہ ہمدانی،سیدامام علی شاہ ہمدانی،سیدزمان شاہ ہمدانی،سیدمقصودشاہ ہمدانی)عطافرمائے۔

تذکرہ سیداحمدشاہ ہمدانی ابن سیدشیرشاہ ہمدانی ابن باواسرکارسیدمحمدسعیدشاہ ہمدانی الحسینی جدپتی محمدشہال:- آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگواراوراپنے دادبزرگوارالسیدمحمدسعیدہمدانیؒ سے حاصل کی۔آپ بچپن سے ہی دین واسلام اورصوم وصلوۃ کے پابند تھے۔آپ نے اپنے والد بزرگواراوربزرگواردادجان سے بہت کچھ سیکھا۔اللہ پاک نے آپ کوتین بیٹے (سیدشاہجی شاہ ہمدانی،سیدنیازعلی شاہ ہمدانی،سیدجیون شاہ ہمدانی)عطافرمائے۔

احوال باواسیدشاہ جی شاہ سرکارابن باواسیداحمدشاہ ابن سیدشیرشاہ ابن باواالسیدمحمدسعیدشاہ سرکارہمدانی الحسینی جدپتی محمدشہال: سیدشاہ جی شاہ سرکارنے ابتدائی تعلیم والد بزرگوار سے حاصل کی۔آپ علم ومعرفت اورکرامات میں اعلی درجہ پرفیض تھے۔کیونکہ آپ اپنے والد بزرگوار سے باقی اولاد سے کافی قریب تھے۔اس وجہ سے والد بزرگوارنے اپنی کرامات اورروحانی علم آپ سرکارکوہی عنائت فرمایا۔اس روحانی علم وکرامات کی وجہ سے آپ سرکارکوبہت عزت واحترام سے دیکھا جاتا تھا۔آس پاس کے گاؤں کے پیروکاراورمریدین آپ سے فیضیاب ہوتے تھے۔اللہ نے باواسیدشاہ جی شاہ کودوفرزندسیدکرم علی شاہ وسیدفضل

حسین شاہ عطا فرمائے۔

سیدلال حسین شاہ ہمدانی آف ڈھڈیال چکوال

آپ بچپن سے ہی نہایت زہین ملنسار اور خوش اخلاق سید تھے۔آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان آرمی سے منسلک ہوے۔سن 65اور 71 کی جنگوں میں حصہ لیااوراپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند سیدرضی عباس۔سید طاہرعباس ہمدانی اور سیدقمرعباس ہمدانی مزکور ہے۔

سالارسیدرضی عباس ہمدانی ابن سیدلعل حسین شاہ ہمدانی: آپ سیدلعل شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے والد کے ساتھ زمینداری سے منسلک ہوے۔والدکی وفات کے بعداپنی گھر کی خانگی زمداریاں نبھائی۔باوارضی شاہ کا شمار مذہبی سماجی اور سیاسی حلقوں میں ہوتا ہے۔نہایت شریف خوش اخلاق اور میٹھی وشیریں اخلاق کے مالک ہے۔آپ زاہرین امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں کوشاہ ہے ہرسال نہایت مناسب نیاز پرزاہرین کوکربلاایران وشام زیارات پرلے کرجاتے۔ہمدانی سادات فیملی میں آپ کی نمایاں پہچان ہے۔عرصہ دراز سے مختلف ہمدانی پلیٹ فارم سے متحرک ہے۔اورہمدانی سادات کے لیےاپنی نمایاں خدمات سرانجام دے ہے۔آپ کے سلسلہ نسل میں دوفرزندسیدمعزعباس ہمدانی اورسیدلاریب علی ہمدانی مزکور ہے۔

سیدطاہرعباس ہمدانی ابن سیدلعل حسین شاہ ہمدانی: نہایت خوش اخلاق ملنساراورعوامی خدمتگارسید ہے۔اپنی عملی زندگی آغاز پاک آرمی ملٹری پولیس سے شروع کی اور پھرسروس مکمل کرکے ریٹارڈ ہوگئے۔آج کل اپنے نجی کاروبار سے منسلک ہے۔مذہبی اورسیاسی لگاؤرکھتے ہے۔سلسلہ نسل ایک فرزندسیدزونیرعباس ہمدانی ہے۔

سیدقمرعباس ہمدانی ابن سیدلعل شاہ ہمدانی: اچھے بااخلاق اورملن جونوجوان سید ہے۔سلسلہ ملازمت کے لیے کافی عرصہ ترکی میں قیام پذیررہے۔حال ہی میں واپس آکراپنابزنس شروع کیا۔مذہبی لگاوبہت زیادہ ہے۔امام حسین علیہ السلام کے بڑے عزادار ہے۔ کچھ روزقبل آپ کوماتمی تنظیم نوری داہرہ کاصدربنایا گیاہے

سیدعاشق حسین شاہ ہمدانی آف نارنگ سیداں چکوال

سیدعاشق حسین شاہ ہمدانی سیدہدایت حسین شاہ کے گھرنارنگ سیداں میں پیداہوئے۔آپ کواللہ تعالیٰ نے بچپن سے روحانی خوبیوں سے نوازاآپ نے دینی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔آپ بچپن سے بہت جلالی اورروب دارتھےآپ کا مقصد حیات صرف عزاءامام حسینؑ تھی۔آپ نے زندگی کازیادہ وقت اپنے مریداین میں گزارہ اوردین اسلام کوفروغ دیا۔اورعزائے امام حسینؑ کاطریکا کار بتایااورتربیت کی۔آپ کے مریدین پورے پاکستان میں ابھی بھی موجود ہیں۔اورآپ کی دینِ تعلیمات فائدے مند ہورہے ہیں۔آپ کی شادی سیداکبرشاہ ہمدانی کی صابزادی سے ہوئی۔آپ کے دوبیٹے تھے۔آپ کے بڑے صاحبزادے سیدمشتاق حسین

شاہ ہمدانی اور دوسرے بیٹے بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔

سید مشتاق حسین شاہ ہمدانی: سید مشتاق حسین شاہ ہمدانی سرکار نے اپنی زندگی کے 18 سال پاکستان آرمی کو دیئے۔اور باقی اپنے مریداین میں گزارا۔اور دین اسلام کی تبلیغ کی۔ پاکستان آرمی میں بھی محمد ﷺ وآلِ محمد ﷺ کے دین کا پرچار کیا۔آپ کے چاہنے والے آپ کے نقشے قدم پہ چل کے دین حق کی راہ پاتے ہیں۔آپ سید مشتاق مشتاق، حسین شاہ ہمدانی سرکار جلالی مرشد ہیں۔آپ کے مریدین آج بھی آپ سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔آپ نے بہت سے۔۔۔۔۔۔میں شیعہ مسلک کی تبلیغ کی اور پرچم عباسؑ بلند رکا عزاء ووِلایت کا پرچم سربلند رکھا۔اور آج بھی مشنِ امام حسینؑ لے کر اپنی زندگی گزار رھے ہیں۔آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔سید مرتضی حیدر ھمدانی، سید ثقلین حیدر ہمدانی، سید فیاض حیدر ہمدانی سید مرتضی حیدر ہمدانی جو کے حال مقیم مسقط میں ہیں اور عزائے امام حسینؑ کی تبلیغ و پرچار میں مصروف ہیں۔دوسرے بیٹے سید ثقلین حیدر ہمدانی ازربائی جان میں اپنا کاروبار کرتے ہیں۔تیسرے بیٹے سید فیاض حیدر ہمدانی اپنی پڑائی مکمل کرر ہے ہیں۔

حصہ ہفتم

اولاد سید شاہ قطب الدین ہمدانیؒ

سید عالم شاہؒ المعروف ٹاہلیاں والے (مزار مبارک سکھر تلہ گنگ)

سید عالم شاہؒ نے اپنے آبائی وطن سے سکونت ترک کر کے ایک پہاڑ کے دامن میں جہاں بہت شیشم کے درخت تھے، وہاں رہائش اختیار کی۔ ان درختوں کے سائے میں بیٹھ کر آپ عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ مقام موضع سکھر تحصیل تلہ گنگ کے قریب واقع ہے اس وجہ سے آپؒ عالم شاہ ٹاہلیاں والا مشہور ہو گئے۔ اس جگہ کے قریب ایک چشمہ واقع ہے، اس علاقے میں اگر کسی کو کوئی سانپ یا کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو وہ اللہ پاک کا واسطہ دے کر دروہی شاہ عالم پکارتا ہے تو اس زہر کا اثر پانی میں متاثرہ جگہ ڈالنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ آپ سکھر تلہ گنگ میں آسودہ خاک ہیں۔ آپ کے 5 صاحبزادے ہوئے۔ شیر شاہ، حاجی شاہ، فتح شاہ، کرم شاہ اور لعل شاہ۔ سید فتح شاہ اور حاجی شاہ کی اولاد ڈھوک فتح شاہ تلہ گنگ میں مقیم ہے۔ سید لعل شاہ کی اولاد برزی میانوالی اور بھکر میں آباد ہے۔ جبکہ سید کرم شاہ بن شاہ عالم کی اولاد مندہ خیل میانوالی میں مقیم ہے۔ سید فتح شاہ بن عالم شاہ کی اولاد ڈھوک فتح شاہ میں آباد ہے۔ مجاہد اسلام غازی ملت سید شیر شاہ بن شاہ عالم نے سکھوں کے عہد میں ایک بدکردار سکھ کو اس کے انجام پر پہنچایا۔ سکھ شاہی آپ کے خلاف ہو گئی تو آپ کے خلاف فوج کو بھیجا۔ چونکہ آپ بہت اثر ورسوخ والے تھے۔ آپ کی گرفتاری کی اطلاع ملتے ہی اپنے اہل وعیال سمیت عیسیٰ خیل کوٹ چاندنہ منتقل ہو گئے۔ حضرت شاہ سید عالم ٹاہلیاں والے کا فیض جاری وساری ہے۔ آپ کی اولاد سکھر، ڈھوک فتح شاہ، تلہ گنگ اور مندہ خیل و برزی میانوالی اور بھکر میں آباد ہے۔

مجاہد اسلام غازی ملت حضرت سید شیر شاہ ہمدانی بن سید عالم شاہ ٹاہلیاں والے

(تاریخ موضع کوٹ چاندنہ عیسیٰ خیل میانوالی)

سید شیر شاہ ہمدانی معروف بزرگ سید عالم شاہ ٹاہلیاں والے کے فرزند اکبر تھے۔ سکھوں کے عہد میں ایک بدزبان سکھ کو کیفر کردار تک پہنچایا تھا۔ چونکہ آپ بڑے اثر ورسوخ کے مالک تھے، جب آپ کی گرفتاری کے لیے فوج بھیجی گئی تو آپ خبر ملتے ہی اپنے

اہل وعیال کے ساتھ کوٹ چاندنہ عیسیٰ خیل تشریف لے گئے ۔عیسیٰ خیل کے نیازیوں کے معیت میں سکھوں سے مقابلہ جاری رکھا۔اور تادم زیست سکھوں کی اطاعت قبول نہ کی ۔آپؒ نے کوٹ چاندنہ کا انتخاب اس لئے کیا کہ یہ جگہ پہاڑ اور دریا کے درمیان ہونے کی وجہ سے بہت محفوظ تھی ۔جب سکھ حملہ کر کے چلے جاتے تو آپ کے ہمراہی پہاڑ پر روشنی کر دیتے ۔جو اس امر کا اعلان تھا کہ دشمن پسپا ہو کر جا چکا ہے ۔اسی وجہ سے یہ مقام کوٹ چاندنہ مشہور ہوا۔آپ سرکار کے 2 فرزند اور 2 بیٹیاں تھیں ۔سید زمان شاہ بن شیر شاہ سورہ یوسف کی آیت کا دم کرتے تھے جس سے تپ محرکہ کے مریض شفا پاتے ۔اس کے بعد اس کے پوتے امیر حاجی شاہ بھی یہی دم کرتے رہے ۔سید زمان شاہ کے پوتے حافظ سیدن شاہ بھی اپنے دادا کی طرح تادم زیست سکھوں کے خلاف صف آراء رہے ۔اس معاملے میں انگریزوں نے مالی معاونت اور امداد کی پیشکش کی جو آپ نے ٹھکرا دی ۔کیونکہ آپ نے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے میدان کارزار کا انتخاب کیا تھا نہ کہ دنیاوی منفعت کے لئے ۔اس ہمدانی خاندان نے تحصیل عیسیٰ خیل و اطراف کے علاقوں سے جہالت کو ختم کیا اور ظلمت کو نورِ علم سے بھر دیا۔سید صاحب روزانہ پانچ پارے قران کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے ۔آپ کا قیام چینہ پورہ میں رہا۔لیکن برزی وانڈہ محمد شاہ میں مدفن ہوئے ۔آپ کے بھائی سید لعل شاہ بھی آپ کے ساتھ مدفون ہیں ۔آپ کی اولاد امیر حاجی شاہ، حبیب اللہ شاہ، خدا بخش شاہ اور قادر بخش شاہ سے چلی ۔آپ کی اولاد میانوالی، برزی، مندا خیلمیں مقیم ہے، بیرون ملک میں بھی آپ کی آل موجود ہے ۔سعودی عرب میں ہمدانی کمپنی ہے۔ اللہ پاک ہمدانی سادات آف میانوالی کو آباد و شاد رکھے ۔میانوالی سے عیسیٰ خیل جاتے ہوئے جناح برج سے تھوڑا آگے اور کالا باغ کے قریب جگہ موضع کوٹ چاندنہ ہے اور اس کی مشہوری او پر دیے گئے تذکرہ میں بابا شیر شاہ ہمدانی ہیں، جنھوں نے ان پہاڑوں کو روشن کرنے کی تدبیر بتلائی تھی اس وجہ سے یہ کوٹ چاندنہ کہلاتا ہے ۔یہ بزرگ تلہ گنگ ڈھوک فتح شاہ سے میانوالی گئے تھے اور سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے کے بیٹے ہیں ۔میانوالی سادات کی زیادہ معلومات نہیں مل پائی لیکن یہ سب سادات حضرت عالم شاہ ٹاہلیاں والے (مدفن سکھر تلہ گنگ) کی آل ہیں ۔واللہ اعلم

سید عالم شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک سگھر تلہ گنگ)

مشہور روحانی بزرگ حضرت سخی سید عالم شاہ ہمدانیؒ موضع سگھر میں متولد ہوئے ۔آپ کے والد سید جیون شاہ ہمدانیؒ دندہ شاہ بلاول سے سگھر آباد ہوئے تھے ۔بعض روایات کے مطابق آپ اور آپ کے والد دندہ شاہ بلاول سے تشریف لائے ۔آپ صاحب کشف وکرامت، عبادت گزار، نیک صالح بزرگ تھے ۔آپ سید شاہ قطب الدینؒ کے پوتے اور سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ کے پڑپوتے تھے ۔سگھر میں سادات ہمدانیہ کے دو قبیلے آباد ہیں ۔جن میں ایک قبیلہ بابا عالم شاہؒ کی اولاد کا ہے ۔جسے شاہ قطبال سادات کہا جاتا ہے ۔اور دوسرا قبیلہ میال سے بابا حسن شاہ ہمدانی کی اولاد جو کہ ہجرت کر کے سگھر آباد ہوئی ۔جنہیں حسن شہال سادات کہتے ہیں ۔سادات ہمدانیہ سگھر کے یہ دونوں قبیلے آپس میں باہمی رشتہ داری سے بھی منسلک ہیں ۔

الحاج پیر سید احمد انور شاہ ہمدانی ؒ (دربار عالیہ لکھیوال شریف سرگودھا)

نہایت مشہور صوفی بزرگ خانوادہ سادات ہمدانیہ کے چشم و چراغ امام الواصلین سید السادات غوث زماں قطب دوراں شہزادہ شاہ ہمدان الحاج حضرت پیر سید احمد انور شاہ ہمدانی ؒ لکھیوال شریف سرگودھا میں 1917ء کو سید السادات سلطان اولیاء العارفین حضرت پیر سید محمد مہدی شاہ ہمدانی قادری ؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے ننھیال کا تعلق قادر پور شریف ضلع چکوال سے ہے۔

شجرہ نسب: آپ کا شجرہ مبارک کچھ اس طرح ہے: پیر سید احمد انور شاہ بن پیر سید محمد مہدی شاہ بن پیر سید امیر الدین شاہ بن پیر سید بہاؤ الدین المعروف بھاون شاہ بن سید لعل شاہ بن سید محمد شاہ بن سید میراں شاہ بن سید مہر شاہ بن جد السادات لکھیوال شریف سید کرم شاہ (مدفن لکھیوال شریف سرگودھا) بن پیر سید باقی شاہ (مدفن احمد آباد وادی سون نوشہرہ خوشاب) بن سید جلال الدین شاہ (مدفن دندہ شاہ بلاول) بن سید شاہ قطب الدین (مدفن دندہ شاہ بلاول) بن حضرت شاہ بلاول ؒ (مدفن دندہ شاہ بلاول)۔ آپؒ کے والد گرامی آپ کی چھوٹی عمر میں ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اس لیے آپ کو اوائل عمری میں ہی اپنے چچا غوث زماں قطب دوراں سید السادات حضرت الحاج پیر سید محمد افضل شاہ ہمدانی قادری ؒ نے اپنا بیعت فرمایا اور سلوک و طریقت کی منازل اپنی نگرانی میں طے کروائی۔ آپ نے اپنے مرشد کے احکامات کو اس عقیدت محبت اور استقامت سے اپنایا کہ آپ کے مرشد فرمایا کرتے تھے تم میں مجھے اپنا عکس نظر آتا ہے اور میرے بعد لوگوں کو تم میں سید افضل شاہ نظر آئیں گے۔ آپ کی ظاہری اور باطنی تربیت فرما کر آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور مخلوق خدا کی رہبری اور تربیت کی تلقین فرمائی۔ آپ نے اپنے مرشد اور والد گرامی کے سلسلہ رشد و ہدایت کو بڑے احسن طریقے سے آگے چلایا۔

چلہ گاہیں: الحاج پیر سید احمد انور شاہ ہمدانی قادری کئی جگہوں پر معتکف رہے جو آج تک مریدین کے علم میں ہیں ان میں سے چھ قابل ذکر ہیں جہاں پر وہ جگہیں چلہ گاہوں کے لیے وقف کر دی گئی ہیں۔ مسجد نو بک والا کھوہ نزد شریانوالہ لکھیوال شریف سرگودھا۔ جھلاری سیدھن تحصیل جھمرہ ضلع فیصل آباد۔ چک نہرہ نز دلنڈیاں والا تھانہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔ کدلتھی نزد سیدھ والا تحصیل و ضلع ننکانہ۔ ڈیرا ہنجر اواں والا 39/3R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاول نگر۔ نارا روڑ بچل روڑ ضلع سکھر سندھ

کرامات: الحاج پیر سید احمد انور شاہ ہمدانی قادری بہت بڑے ولی کامل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس پر بھی توجہ فرماتے اس کے دل کی دنیا ہی بدل دیتے۔ آپ کے مریدین اور عقیدت مند آج بھی آپ کی کئی کرامات بیان کرتے ہیں۔ صوفی محمد حنیف قادری ساہیوال فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا چہرہ عبادت و ریاضت کی وجہ سے اتنا نورانی تھا کہ کوئی بھی آپ کے چہرہ پر نظر نہیں جما سکتا تھا۔ اس کے علاوہ فیصل آباد کا ایک دنیادار شخص جس کا نام بہادر خان تھا جب اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی تو دنیا داری کو چھوڑ کر راہ راست پر آ گیا اور نیک صوفی اور باعمل انسان بن گیا۔ اس کے علاوہ ایک اور شخص کا تذکرہ ملتا ہے جو غلام نبی حافظ قرآن تھا مگر دنیا داری میں قرآن پاک مکمل طور پر بھول گیا اور بھٹک گیا مگر آپ سے ملنے کے بعد اس کی دنیا ہی بدل گئی اور پھر سے ان کے سینے میں قرآن پاک بحال ہو گیا اور صوم و صلوۃ کا پابند بن گیا۔

مریدین سے رویہ: آپ کا اپنے مریدین اور عقیدت مندوں سے رویہ بہت شفیق اور ہمدردانہ تھا۔ آپ اپنے مریدین کو صوم و صلوۃ اور مختلف اذکار کی تلقین فرماتے خصوصا اوراد فتحیہ کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ عفو درگزر سے کام لیتے۔ ایک دفعہ (سندھ) میں سفر کے

دوران نارا کے مقام پر اعتکاف کے دوران ایک درویش آپ کو بن بتائے چلا گیا مگر بعد میں ملنے پر معافی کا طلب گار ہوا تو جہ آپ نے اسے معاف کر دیا۔ آپ اپنے مریدین کی تربیت بہت شفقت اور محبت سے فرماتے اور کبھی بھی سختی سے پیش نہ آتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف بھی تھے آپ نے اپنی وفات کی خبر اپنے مریدین کو ایک سال قبل ہی سنا دی تھی کہ آپ کے وصال کا وقت قریب ہے۔ آپ آخری دورے میں چک نمبر 85 داخلی سرگودھا میں میاں غلام رسول کلیار کے ہاں قیام پذیر تھے۔ آپ نے انہیں بھی فرمایا کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ 16 جنوری 1972ء کو 53 سال کی عمر مبارک میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا مزار آستانہ عالیہ قادریہ ہمدانیہ لکھیو ال شریف سرگودھا میں ہے جہاں ہر روز مریدین اور عقیدت مند زیارت اور فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ ان میں سے بڑے بیٹے کا نام پیر سید فیض الحسن شاہ جو چھوٹی عمر میں ہی انتقال فرما گئے۔ دوسرے بیٹے کا نام حضرت الحاج پیر سید محمد سراج الحق شاہ صاحب ہمدانی قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ ہمدانیہ لکھیو ال شریف ہے۔ جو اس وقت مسند نشین ہیں۔

بحوالہ: پیر سید علی زین العابدین ہمدانی لکھیو ال شریف

حضرت پیر سید محمد افضل شاہ ہمدانی قادریؒ (مزار لکھیو ال شریف ضلع سرگودھا)

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی اشاعت میں صوفیاء کرام نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ ان صوفیاء اور اولیاء میں ایک بڑا نام پیر سید محمد افضل شاہ ہمدانی قادریؒ کا بھی ہے۔ جن کی ساری زندگی خدمتِ دین میں گزری۔ آپ کی ولادت ساہیوال (سرگودھا) کے گاؤں لکھیو ال میں پیر سید سخی امیر شاہ ہمدانی کے ہاں ہوئی۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ آپ کی پرورش ایک مذہبی اور علمی ماحول میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور بہت ہی تھوڑے عرصے میں آپ نے قرآن پاک کو اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔ آپ وجاہت، ذہانت، وسیع الطرف، وسیع النظر اور شجاعت جیسی صفات سے متصف تھے۔ شروع ہی سے علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد تشنگی علم کو بجھانے کے لئے ملتان کا سفر کیا اور وہاں ایک مدرسہ میں جید علماء کے زیرِ سایہ علمِ منطق، فلسفہ، فقہ، اصول حدیث وتفسیر جیسے علوم حاصل کئے۔

دورانِ تعلیم آپ کے دل میں روحانی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ درسِ نظامی سے فراغت ملتے ہی آپ روحانی تعلیم کے حصول کے لئے شیخ کامل کی تلاش میں نکلے اور دہلی پہنچ گئے۔ دہلی میں آپ کی ملاقات ایک روحانی شخصیت شیخ حضرت محبوب سبحانی دہلوی سے ہوئی اور ان کے ہاتھ پہ بیعت کر لی اور کچھ عرصہ اپنے مرشد کی خدمت میں گزارا۔ اسی دوران آپ روحانیت و ولایت کے مراحل طے کرتے رہے اور فقر جیسی دولت سے معمور ہوتے رہے۔

جب آپ کے پیرومرشد نے آپ کو خاص نظر سے دیکھا تو آپ کے دل کو نورِ ولایت سے معمور پایا تو آپ کو خدمتِ دین کے لئے سندھ کے علاقے لاکھا کی طرف بھیجا۔ پیر محمد افضل شاہ نے اپنے پیرومرشد کے حکم کی تکمیل کے لئے دس سال سندھ کی ایک مسجد میں

رہ کر دین کی خدمت کی۔تھوڑے ہی عرصے میں آپ کے علم کے چرچے ہو گئے اور دور دراز سے لوگ آپ کے پاس آنے لگے۔آپ شروع سے ہی صداقت کے علمبردار تھے۔اس لئے آپ کی زبان سے جو نکل جاتا،اللہ تعالیٰ اس کو سچ کر دیتا۔دورانِ تبلیغ کئی کرامات کا ظہور ہوا اور لوگ آپ کے اوج و کمال کے معترف اور گرویدہ ہو گئے۔ 1920ء میں پوری دنیا میں طاعون کی بیماری پھیلی جس سے کروڑوں لوگ متاثر ہوئے،جب پیر صاحب دس سال خدمتِ دین کے بعد اپنے گھر واپس لوٹے تو راوی کے علاقے میں طاعون کی بیماری زور پکڑ چکی تھی۔آپ کے مریدین گھبرا کر آپ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے،آپ کی دعاؤں سے بیماری کا خاتمہ ہو گیا۔آپ اسی دوران فیصل آباد تشریف لائے۔ڈھڈی والا میں کموکا خاندان آپ کا مرید تھا۔فیض اللہ کموکا کی دادی جو کہ آپ کی مرید تھی،طاعون سے متاثر ہو کر فوت ہو گئی۔جب آپ وہاں پہنچے تو آپ نے اس کی میت کے پاس کھڑے ہو کر دعا فرمائی اور میت کے سر پر دستِ شفقت رکھا تو وہ عورت دوبارہ زندہ ہو گئی۔آپ کی اس زندہ کرامت کے سینکڑوں عینی شاہدین تھے۔اس کرامت کے بعد آپ کے ہر طرف چرچے ہوئے اور جوق در جوق لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیوں سے نوازا،آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔آپ نے اپنے داماد اور بھتیجے پیر سید عبدالغفور شاہ کو اپنا جانشین مقرر کیا اور فرمایا کہ میرا فیض اس لڑی سے عام ہوگا۔پیر سید عبدالغفور شاہ کو اللہ نے دو بیٹوں (سید محبوب عالم،سید عبدالرؤف) سے نوازا۔یہ صاحبزادگان بھی اپنے نانا جان کی طرح مادرزاد ولی تھے۔پیر سید عبدالغفور شاہ کے بعد جانشین پیر سید محبوب عالم شاہ بنے۔

احوال حضرت پیر سید محبوب عالم شاہ: حافظِ قرآن تھے اور آپ میں روحانیت وفقیری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔آپ نے زندگی میں ایک مرتبہ مدینہ پاک کا سفر کیا اور وہاں روضہ رسول ﷺ پہ رو رہے تھے تو حضور پاک ﷺ نے اپنا دیدار نصیب فرمایا اور ملاقات کا شرف بخشا۔اس کے بعد آپ کی ساری زندگی عشقِ رسول ﷺ میں گزری۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات صاحبزادے عطا فرمائے۔ان میں سے آپ نے اپنی زندگی میں اپنا جانشین اپنے لاڈلے اور سب سے چھوٹے صاحبزادے الحاج پیر سید علی سلطان بلاول کو مقرر کیا۔آپ کی وفات کے بعد پیر سید علی سلطان بلاول قادری نے اپنے والد صاحب کی طرف سے ملنے والے منصب کو سنبھالا۔آپ نے اپنے بڑے بھائی پیر معین الحق شاہ ہمدانی قادری کے زیرِ سرپرستی آستانہ عالیہ لکھیوال کو مزید چار چاند لگا دیے۔تھوڑے سے عرصے میں آپ ایک بین الاقوامی تحریک بزمِ محبوب کا قیام عمل میں لائے اور جابجا دینی مدارس اور رفاہ عامہ کے مراکز قائم کئے۔آج بھی بڑے احسن انداز سے سارا نظام چل رہا ہے اور گلشن محبوب پروان چڑھ رہا ہے۔

بحوالہ: الحاج پیر سید معین الحق ہمدانی،لکھیوال شریف (سرگودھا)

سید انوار حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ سگھر تلہ گنگ)

سید انوار حسین شاہ ہمدانی 1957ء میں سادات ہمدانیہ سگھر میں سید محمد شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔اپنی تعلیم مکمل کرنے بعد سرکاری ملازمت جوائن کی۔مختلف شعبہ جات سے ترقی کرتے ہوئے تحصیل میونسپل آفیسر کے عہدے پر تعینات ہوئے۔دینہ،جہلم، پنڈی گھیب،عیسٰی خیل،لاہور وتلہ گنگ میں فرائض احسن طریقے سے نبھائے۔اپنے شعبے میں نیک نامی اور اچھی کارکردگی کے وجہ سے

مشہور تھے۔ تحصیل تلہ گنگ کے حوالے سے کافی خدمات ہیں، آپ کا زیادہ وقت تلہ گنگ میں گزرا۔ تلہ گنگ کی ترقی اور بہتری کے لیے دو اہم کام لاری اڈہ اور سبزی منڈی کی شہر سے باہر منتقلی کے کئے۔ آپ نے یہ اقدام بڑھتی ہوئی شہری آبادی وٹریفک کے رش کی وجہ سے کیا۔ جس سے تلہ گنگ شہر کی عوام کو بہت فائدہ ہوا۔ آپ کے والد سید محمد شاہ پٹواری تھے جبکہ پردادا سید امیر شاہ روحانی بزرگ تھے۔ جن کا بہت بڑا حلقہ مریدین کا تھا۔ سکھر، پنڈی گھیب اور دیگر علاقہ جات کے لوگ آپ کے پڑ دادا کے مریدین اور عقیدت مند تھے۔ سید انوار حسین شاہ 29 جنوری 2011ء کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

سید ابرار حسین شاہ ہمدانی وسادات ہمدانیہ سکھر

سید ابرار حسین شاہ ہمدانی 10 مارچ 1962ء میں سکھر میں سید غازی شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد محکمہ ایف بی آر سے منسلک ہوئے۔ آپ مشہور صاحب کشف وکرامت بزرگ سید عالم شاہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، سادہ مزاج، شائستہ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ کثرت مزاج عبادت گزار تھے۔ عبادت گزاری کا یہ عالم تھا کہ دوران اعتکاف مسجد حیدری تلہ گنگ میں وفات پائی اور سادات قبرستان تلہ گنگ میں مدفن ہوئے۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید عامر شاہ اور سید ثاقب شاہ مذکور ہیں۔

میجر (ر) سید ناصر الدین ہمدانی بن سید قاسم شاہ ہمدانی (موضع کھوتکہ، جابہ ضلع خوشاب)

میجر (ر) سید ناصر الدین شاہ ہمدانی 1939ء میں جابہ میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ اوائل عمری سے ہی نڈر اور دلیر انسان تھے۔ تعلیم اپنے آبائی علاقے سے حاصل کرنے کے بعد آرمی میں کمیشنڈ آفیسر کے لئے اپلائی کیا اور 1961ء میں پی ایم اے کاکول کے لئے منتخب ہو گئے۔ 1964ء میں ایف ایف رجمنٹ کو بطور کمیشنڈ آفیسر جوائن کیا۔ انہی دنوں رَن آف کچھ سیکٹر میں بھارت کے ساتھ جھڑپیں شروع ہوئیں تو آپ نے بھی نہایت بہادری سے دفاع کیا۔ 1965ء کی جنگ میں مختلف سیکٹرز پر دشمن کا مقابلہ کیا اور نہایت دلیری کے ساتھ جنگ لڑی، اور دشمن اپنا ساز وسامان چھوڑ کر فرار ہونے پر مجبور ہو گیا۔ حوصلہ مندی اور دلیری کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنے فوجی جوانوں سے کہا کرتے تھے کہ جو گولی میرے لئے بنی ہے، وہ کہیں اور نہیں جا سکتی۔ آپ پہلے لاہور اور پھر سیالکوٹ تعینات رہے اس کے بعد 1970ء میں مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں تعینات ہوئے، 1971ء کی جنگ میں حصہ لیا، سقوطِ ڈھاکہ کے بعد جنگی قیدی کے طور پر بھارت میں رہے اور 1974ء میں واپس آئے۔ آپ بطور میجر ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ 11۔ستمبر 1981ء کو اچانک دل کا دورہ پڑنے کے باعث وفات پا گئے۔ آپ کی تدفین موضع جابہ میں ہوئی۔

آپ کی اولاد میں چھ دختران اور دو فرزندان (سید افتخار حسین، سید جرار حسین) مذکور ہیں۔

سید افتخار حسین ہمدانی کوہِ نور شوگر ملز جوہر آباد میں ایڈمن مینجر رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد آج کل اسلام آباد میں مقیم

ہیں۔آپ کی اولاد میں دو دختران اور ایک فرزند (سید حیدر علی) مذکور ہیں۔سید جرار حسین ہمدانی جوہرآباد میں مقیم ہیں اور ضلع کونسل آفس میں آفیسر کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کی اولاد میں چار فرزندان (صائم علی رضا،شمائل علی رضا،محمد شہریار،سالار حیدر) مذکور ہیں۔

حوالہ تحریر: سید افتخار حسین ہمدانی،سید جرار حسین ہمدانی (فرزندان سید ناصر الدین ہمدانی)

سید ستار شاہ ہمدانی ؒ بن سید مقیم شاہ ہمدانی (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ ملوال داخلی نلی خوشاب)

آپ موضع احمد آباد (کھوتکہ) وادی سون میں متولد ہوئے۔فوج میں ملازمت اختیار کی۔ریٹائرمنٹ کے بعد چند خاندانی حالات کی وجہ سے ملوال داخلی نلی کو ہجرت کی۔ جہاں کے لوگوں نے ان کو بہت عزت و احترام دیا اور یہ احترام ان کی اولاد کے لئے آج بھی اسی طرح موجود ہے۔ 1940ء میں وفات پائی۔آپ کا مزار ملوال میں ہے۔آپ کے تین بیٹے (سید قاسم شاہ ہمدانی،سید محمد شاہ ہمدانی،سید قادر بخش ہمدانی) مذکور ہیں۔سید قادر بخش ہمدانی لڑکپن میں ہی وفات پا گئے،باقی دو بیٹوں سے آپ کی نسل آگے بڑھی۔

احوال سید قاسم شاہ ہمدانی: بڑے بیٹے سید قاسم شاہ ہمدانی ملوال میں 1936ء میں پیدا ہوئے۔بطور پرائیویٹ ڈرائیور خدمات سر انجام دیں۔بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں جوہرآباد میں سکونت اختیار کی۔1994ء میں انتقال ہوا اور ملوال میں مدفون ہیں۔آپ کی اولاد میں دو فرزندان (سید سجاد حیدر ہمدانی،سید جواد حیدر ہمدانی) مذکور ہیں۔سید سجاد حیدر ہمدانی گورنمنٹ ٹیکنیکل ماڈل ہائی سکول جوہرآباد میں سینئر مدرس ہیں۔آپ کی اولاد میں چار دختران اور ایک فرزند (قسیم سجاد) مذکور ہے۔سید جواد حیدر ہمدانی سون ویلی ڈیویلپمنٹ پروگرام نوشہرہ میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور نوشہرہ میں ہی قیام پذیر ہیں۔آپ کی اولاد میں تین دختران اور ایک فرزند (احمد جواد) مذکور ہے۔

احوال سید محمد شاہ ہمدانی: سید ستار شاہ ہمدانی کے دوسرے صاحبزادے سید محمد شاہ ہمدانی 1938ء میں ملوال میں پیدا ہوئے۔محکمہ تعلیم میں بطور معلم اور اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر اپنی خدمات انجام دیں۔ جوہرآباد سکونت اختیار کی۔2003ء میں وفات پائی اور ملوال میں دفن ہوئے۔آپ کے بڑے صاحبزادے سید مدثر عباس ہمدانی 27 سال کی عمر میں ایک حادثے میں انتقال کر گئے۔آپ کے چھوٹے صاحبزادے سید عون عباس ہمدانی جوہرآباد میں مقیم ہیں اور اپنے ذاتی کاروبار سے منسلک ہیں۔

سید لعل شاہ ہمدانی بن سید مقیم شاہ ہمدانی (احمد آباد (کھوتکہ) خوشاب)

سید لعل شاہ ہمدانی موضع احمد آباد (کھوتکہ) وادی سون متولد ہوئے۔آپ کے والد بزرگوار سید مقیم شاہ ہمدانی جو کہ بیسویں صدی کے اوائل میں کھوتکہ میں آباد ہوئے،نہایت عبادت گزار اور شفیق انسان تھے،ایک وسیع حلقہ مریدین کا تھا۔آپ کی اولاد میں پانچ فرزندان (سید گل پیر شاہ،سید چن پیر شاہ،سید علی اصغر شاہ،سید علی حیدر شاہ،سید علی اکبر شاہ) مذکور ہیں۔

☆ سید علی اکبر شاہ ہمدانی بھی اپنے والد کی طرح سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔مختلف اداروں میں اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں،علاقے کے لوگ آپ کو بہت عزت واحترام دیتے ہیں اور یہ احترام ان کی اولاد کے لئے آج بھی اسی طرح موجود ہے۔آج کل جوہرآباد میں مقیم ہیں۔سید علی اکبر شاہ ہمدانی کے دو بیٹے (سید لعل ابوتراب ہمدانی، سید ڈاکٹر سبطِ ابو طالب ہمدانی) مذکور ہیں۔سید لعل ابوتراب ہمدانی شعبہ کے لحاظ سے انجینئر تھے اور اندرون و بیرون ملک کافی خدمات سرانجام دیں،لیکن ایک ٹریفک حادثے میں وفات پا گئے۔آپ کی اولاد میں دو بیٹے (ایلیا حیدر، حسنین عباس) مذکور ہیں۔

ڈاکٹر سید سبطِ ابوطالب ہمدانی: آپ کا شمار ضلع کی اعلیٰ تعلیم یافتہ ونمایاں سماجی شخصیات میں ہوتا ہے۔نہایت ملنسار طبیعت کے مالک ہیں۔تعلیمی میدان میں ایم فل کے ساتھ ساتھ سات ماسٹر ڈگریز ہولڈر ہیں۔آپ نے 2013ء میں جوہرآباد میں الزہراء ہسپتال کی بنیاد رکھی جو کہ اب بھی کامیابی سے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔آپ نے مختلف اداروں میں لیکچرار کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ پیرامیڈیکل کالج اور اکیڈمی کا نظام بھی سنبھالے ہوئے ہیں، آپ کی خدمات لائقِ تحسین ہیں۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند (سید علی رضا) مذکور ہیں جو کہ ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔

حوالہ تحریر: ڈاکٹر سید سبطِ ابوطالب ہمدانی

سید عبدالرؤف ہمدانی (سادات ہمدانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

محترم سید عبدالرؤف شاہ ہمدانی، محکمہ پولیس کے ٹیلی کمیونیکیشن کے شعبہ سے منسلک رہے۔بعد ازاں سب انسپکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ملازمت کا زیادہ عرصہ سرگودھا میں ہی گزرا۔اسی وجہ سے آپ مستقل طور پر 1980ء کی دہائی میں احمد آباد (کھوتکہ)، وادی سون ضلع خوشاب سے، ساہیوال ضلع سرگودھا شفٹ ہو گئے۔آپ کے تین فرزند (سید فاروق احمد ہمدانی، سید منصور احمد ہمدانی اور سید مسعود الحسن ہمدانی) ہیں۔آپ کے بڑے بیٹے سید فاروق احمد ہمدانی نے ریاضیات میں پی ایچ ڈی کی اور آج کل COMSATS یونیورسٹی اٹک کیمپس میں بطور پروفیسر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔علاوہ ازیں ساہیوال ضلع سرگودھا میں سائنس کی تعلیم کے فروغ میں بھی انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام سید شاہ سرمد ہمدانی ہے، جو پری انجینئرنگ کے طالبعلم ہیں۔سید منصور احمد ہمدانی نے اکنامکس اور بزنس مینجمنٹ میں ماسٹر کیا اور آج کل فیصل آباد میں ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں ڈپٹی جنرل مینجر ہیں۔ان کے بیٹے کا نام سید شاہ زین ہمدانی ہے۔سید مسعود الحسن ہمدانی انگریزی ادب میں ایم اے ہیں اور گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول گوندل میں ٹیچر ہیں۔خوش الحان مدح خوانِ رسول ﷺ بھی ہیں۔یہ سب برادران وادی سون کی معروف علمی و ادبی شخصیت پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کے بھتیجے ہیں۔

سید عبداللہ شاہ ہمدانی (ساہیوال ضلع سرگودھا)

سید عبداللہ شاہ ہمدانی ،محکمہ تعلیم میں استاد تھے، ملازمت کے دوران ساہیوال ضلع سرگودھا کے قریب ہی تبادلہ ہوا، اسی دوران مستقل طور پر 70ء کی دہائی میں احمد آباد(کھوتکہ)، وادی سون ضلع خوشاب سے، ساہیوال ضلع سرگودھا شفٹ ہو گئے۔ اُن کے بڑے بیٹے سید محمد طاہر شاہ ہمدانی نے میٹرک 1979ء میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ہائی سکول جوہرآباد سے کیا، 1981ء میں کور آف سگنلز میں ٹیکنیشن (سپاہی) بھرتی ہو گئے، فوج میں رہتے ہوئے ہی پرائیویٹ ایف اے، بی اے، ایم اے اسلامیات اور ایم اے اردو کیا، 1998ء میں اپنے رینک کی سروس پوری کر کے ریٹائر ہو گئے اور 1999ء میں شاہِ ہمدان پبلک سکول کے نام سے اپنا پرائیویٹ تعلیمی ادارہ کھولا، جو تاحال چلا رہے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام سید احمد کمال ہمدانی ہے، جو اب گریجویشن کر رہا ہے۔ یہ دو بھائی ہیں، ان سے چھوٹے سید ظہیر احمد شاہ ہمدانی، جنہوں نے اردو ادب میں ایم اے کیا ہوا ہے اور گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول ساہیوال میں ٹیچر ہیں، اس کے دو بیٹے ہیں، سید فصیح احمد ہمدانی اور سید شکیل احمد ہمدانی، جو ہائی سکول کے طالب علم ہیں، سید طاہر شاہ ہمدانی معروف شخصیت پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کے بھتیجے ہیں۔

سید امیر حسین شاہ ہمدانیؒ و ساداتِ ہمدانیہ موضع بارن۔ فاروقہ تحصیل ساہیوال (ضلع سرگودھا)

سید سخی چھٹن شاہ ہمدانی (مدفن لکھیوال ضلع سرگودھا) کی آل سے سادات قبیلہ کے ایک بزرگ سید امیر شاہ ہمدانی (ابن سید غلام شاہ بن سید خیر محمد بن سخی چھٹن شاہ ہمدانی) نے لکھیوال سے ہجرت کر کے فاروقہ تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا کے موضع بارن میں سکونت اختیار کی۔ آپ نیک اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ اپنے خاندانی کردار، اجداد کی شرافت اور نسبت رسول کریم ﷺ کی وجہ سے علاقے بھر میں معزز ہوئے۔ آپ کا وصال موضع بارن میں ہوا اور موضع بارن میں مدفون ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسل ایک فرزند سید سلطان علی شاہ ہمدانی سے چلا۔ سید سلطان علی شاہ ہمدانی بھی اپنے والد کی طرح خاندانی شرافت سے مالا مال تھے، وسیع حلقہ مریدین بھی تھا۔ آپ صاحب کرامت پیر اور سورہ یاسین کے عامل تھے۔ آپ بارن میں ہی پیدا ہوئے اور موضع بارن میں مدفون ہوئے۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند (سید غلام محمد شاہ، سید باقر شاہ، سید اختر حسین شاہ) مذکور ہیں۔ سید غلام محمد شاہ اے ٹی او تھے۔ سید باقر شاہ ہمدانی اپنے علاقے کی مشہور شخصیت تھے۔ سیاسی و سماجی حوالے سے کافی ایکٹو تھے۔ سید محمد اختر شاہ بھی اپنے علاقے بارن و دیگر مضافات میں مشہور تھے، لوگ باہمی اختلافات کے فیصلے آپ سے کرواتے تھے۔

سید غلام محمد شاہ ہمدانی و خانوادہ (ساداتِ ہمدانیہ موضع بارن، سرگودھا)

سید غلام محمد شاہ 1927ء میں سید سلطان علی شاہ کے گھر بارن سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ سرگودھا سے ایف ایس سی کرنے کے

بعدا یکسائز کے محکمہ میں انسپکٹر بھرتی ہوگئے۔شروع کے دنوں میں لاہور میں رہے پھر کراچی چلے گئے۔وہاں سے اے ٹی او کے عہدے پر اپنی نوکری کا اختتام کیا اور چک نمبر 12/98 ایل ضلع ساہیوال منتقل ہوگئے اور زمین داری کا آغاز کر دیا۔ 1996ء میں وفات پائی۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو دختران اور دو فرزند(ڈاکٹر سید توقیر حسین ،سید ضیاء حسنین ہمدانی)مذکور ہیں۔

☆ڈاکٹر سید توقیر حسنین ہمدانی: آپ 1955ء میں بارن سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم بارن سے حاصل کرنے کے بعد والد کے ساتھ کراچی شفٹ ہوگئے،وہاں سے تعلیم حاصل کی اور ڈاؤ میڈکل کالج سے میڈکل کی ڈگری حاصل کی۔اس کے بعد آپ نے آرتھوپیڈک میں سپیشلائزیشن کی اور اس شعبہ میں کام شروع کر دیا۔آپ اپنے والد کے ساتھ ساہیوال آگئے اور وہاں پر اپنی خدمت جاری رکھی۔ 1995ء میں آپ دوبارہ کراچی آگئے اور (اے او) کلینک میں کام شروع کر دیا۔آپ نے ایک کارنامہ یہ بھی انجام دیا کہ آپ نے کٹی ہوئی ٹانگ تقریباچالیس منٹ میں جوڑ کر کامیاب آپریشن کیا جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔آپ نے 2016ء میں کراچی میں وفات پائی۔آپ کو چک نمبر 12/98 ایل ضلع ساہیوال میں دفن کیا گیا۔ڈاکٹر سید توقیر حسین ہمدانی کے سلسلہ نسل میں دو دختران اور دو فرزند (سید سلطان علی اور سید علی مردان)مذکور ہیں۔سید سلطان علی بینک مینجر ہیں،سلسلہ نسل میں دو دختران اور ایک فرزند(محمد توقیر مہدی)مذکور ہیں۔جبکہ سید علی مردان پاک آرمی میں کیپٹن ہیں۔اولاد میں دو فرزندان (امیر مسلم،علی مہدی)مذکور ہیں۔

☆سید ضیاء حسنین ہمدانی: آپ 1957ء میں بارن سرگودھا میں پیدا ہوئے۔آپ نہ صرف پاکستان بلکہ ہمدانی خاندان کی بھی قابل فخر شخصیت ہیں۔آپ نے 1980ء میں بطور سائینٹسٹ آفیسر پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن میں شمولیت اختیار کی اور ریٹائرمنٹ بطور چیف سائنٹسٹ ڈی جی سی پی سی ہوئے۔آپ نے مرکزی پلانٹ کے آلات ، پراسیس کنٹرول سسٹم اور پیداواری پلانٹس پر پیدواری طریق ہائے عمل میں جدت پر مبنی تبدیلیاں ،ترمیمات و اصلاحات کیں۔آپ کی نگرانی میں تفصیلی آر اینڈ ڈی کے بعد گیسوں کی پیداوار اور آلات کی تیاری سے متعلق مختلف سٹریٹجک اہداف مکمل ہوئے۔اسی طرح روٹری کلن کی جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ نئے ایچ ایف پلانٹ کی تنصیب اور اسے چالو کرنے کا عمل بھی جلد مکمل ہوا۔سائنس (کیمسٹری) کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں صدر پاکستان کی جانب سے ستارہ امتیاز اور پرائڈ آف پرفارمنس جیسے اعزازات سے نوازا گیا۔

سید ضیاء حسنین ہمدانی کے سلسلہ نسل میں دو دختران اور دو فرزند(سید ذیشان حیدر،سید دانیال حیدر)مذکور ہیں۔سید ذیشان حیدر سوشل ورکر ہیں،سلسلہ نسل میں ایک دختر اور دو فرزند(محمد علی حیدر،سید عباس کاظم)مذکور ہیں۔سید دانیال حیدر بینک الحبیب میں اسسٹنٹ مینجر کے عہدے پر فائز ہیں۔

سید محمد ریاض حسین ہمدانی بن سید خادم حسین شاہ ہمدانی (موضع بارن ضلع سرگودھا)

سید محمد ریاض حسین ہمدانی 1945ء میں سرگودھا کے گاؤں بارن میں پیدا ہوئے۔آپ کا سلسلہ نسب سید سخی چھٹن شاہ ہمدانیؒ (لکھیوال ضلع سرگودھا) سے ہوتا ہوا دسویں پشت پہ سلطان الاولیاء سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ سے جا ملتا ہے جبکہ 43ویں پشت پہ حضرت مولا علیؑ سے جا کر ملتا ہے۔آپ نے اپنی تعلیم گورنمنٹ کالج سرگودھا سے مکمل کی اور اس کے بعد زرعی ترقیاتی بینک

سرگودھا میں ملازمت اختیار کی۔نہایت محنت اور ایمانداری سے ترقی کا سفر کرتے ہوئے ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے تک پہنچے۔آپ نے 1994ء میں 48 سال کی عمر میں وفات پائی۔آپ کی اولاد میں دو دختران اور دو بیٹے (سید محسن عباس ہمدانی،سید اسد عباس ہمدانی) ہیں۔سید محسن عباس ہمدانی اس وقت بینک الحبیب سرگودھا کے برانچ مینجر ہیں۔سلسلہ نسل میں چار فرزند (سید محمد علی عباس،سید حیدر علی عباس،سید حسنین علی عباس،سید احمد علی عباس) مذکور ہیں۔سید اسد عباس ہمدانی ایم بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اس وقت بینک الحبیب میں مینجر کے عہدے پر فائز ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند (سید محمد علی ریاض) اور دو دختران مذکور ہیں۔

سید محمد اسلم شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ برزی سیداں تحصیل عیسیٰ خیل میانوالی)

سید محمد اسلم شاہ ہمدانی 1940ء میں برزی سیداں کے مشہور زمیندار و پیر سید ولایت شاہ ہمدانیؒ کے گھر تولد ہوئے۔آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اور گریجویشن عیسیٰ خیل سے کی۔اور سلسلہ ملازمت کے لئے محکمہ زراعت سے وابستہ ہوئے۔آپ کے والد اپنے علاقے کے زمیندار اور پیر تھے۔اہل علاقہ و دور دراز سے لوگ دم کروانے آتے۔آپ کے خاندان کے پاس بخار،دانے اور دیگر بیماریوں کا دم ہے جو نسل در نسل آپ کی اولاد میں چلتا آرہا ہے۔آپ اچھے اخلاق و اچھے کردار و خاندانی شرافت کی وجہ سے اپنے علاقے اور اپنے محکمہ میں مقبول تھے۔1996ء میں آپ محکمہ زراعت سے بطور انسپکٹر ریٹائرڈ ہوئے۔سید محمد اسلم ہمدانی کا سلسلہ نسل پانچ فرزندوں سے چلا۔ سید محمد اسلم ہمدانی نے 2018ء میں اس دنیا فانی سے پردہ فرمایا۔اللہ پاک آپ کے درجات بلند فرمائے۔آمین

سید محمد اسلم ہمدانی مرحوم کا سلسلہ نسل پانچ فرزندوں سے چلا۔سب سے بڑے فرزند سید آصف شاہ ہمدانی ہیں جو کہ تعلیم یافتہ اور پرائیویٹ جاب سے منسلک ہیں۔عرصہ دراز سے مختلف ہمدانی پلیٹ فارمز پر متحرک ہیں۔اچھے کردار اور اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔حال مقیم رحیم یار خان میں ہیں۔انکا ایک فرزند سید وجاہت شاہ ہمدانی ہے۔۔دوسرے فرزند سید صابر شاہ ہمدانی ہیں جو سلسلہ روزگار میں سعودیہ عربیہ میں مقیم ہیں۔انکا ایک فرزند سید محمد رضا شاہ ہمدانی ہے۔تیسرا فرزند سید خالد ہمدانی سعودیہ میں مقیم ہیں۔انکا فرزند سید افضال ہمدانی ہے۔چوتھے فرزند سید وقار شاہ ہمدانی بھی سعودیہ میں مقیم ہیں اور انکا اپنا بزنس ہے۔انکا ایک فرزند سید عبدالہادی ہمدانی ہے۔یہ سید بھی کافی ہمدانی گروپس میں ایکٹو ہے۔پانچویں فرزند سید اقرار شاہ ہمدانی خاندان سادات ہمدانیہ کے باہمی اتحاد کے لئے کوشاں ہیں۔کافی ہمدانی گروپس میں ایکٹیو ہیں۔آپ کا بھی ایک فرزند سید زونیب شاہ ہمدانی ہے۔سید آصف ہمدانی کے علاوہ یہ چاروں بھائی سعودیہ عربیہ میں مقیم ہیں۔اور ان کی اپنی ذاتی کمپنی ہے جو ہمدانی گروپ آف کمپنیز کے نام سے مشہور ہے۔یہ سب اپنی کمپنی کے تھرو ایمپورٹ ایکسپورٹ کے کاروبار سے منسلک ہیں۔سعودیہ عربیہ میں ہمدانی خاندان کی پہچان بنے ہوئے ہیں۔

بحوالہ: سید آصف محمود ہمدانی (خانوادہ سادات ہمدانیہ برزی سیداں تحصیل عیسیٰ خیل میانوالی)۔

سید کرم شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ موضع وانڈی سیداں منداخیل میانوالی

ضلع میانوالی تحصیل عیسیٰ خیل کے قریب قصبہ منداخیل واقع ہے۔ منداخیل میں وانڈی سیداں میں کثیر تعداد میں ہمدانی سید آباد ہیں۔ یہ سادات سید شاہ قطب الدین ہمدانیؒ (مدفن دندہ) کے بیٹے سید کرم شاہ ہمدانیؒ کی اولاد ہیں۔ یہ سادات سیاسی، سماجی، تعلیمی اور پیری مریدی کے حوالے سے علاقہ بھر میں مشہور ہیں۔ سید محمد شاہ وصوفی محمود شاہ ابنان سید قطب شاہ کا علاقہ بھر اور بالخصوص پنجاب بھر میں کافی اثر ورسوخ تھا۔ اکثر لوگ اپنے فیصلے سید محمود شاہ سے کرواتے، انکا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ اپنی فلاحی وسماجی خدمات کی بدولت بہت مشہور تھے۔ اسی خاندان کے فرد سید عزیز عالم شاہ ہمدانی ہے جن کے پاس اس خاندان کی گدی ہے، پیری مریدی وسیع ہے اور بہت بااثر دم ہے جوانھیں اپنے بزرگوں سے ملا۔ ان کی کرامت یہ ہے کہ دیوانے آسیب زدہ مریض اس کے دم سے شفا پاتے تھے۔ پورے ملک سے لوگوں اپنے آسیب زدہ و دیوانے مریض زنجیروں میں جکڑ کر لاتے اور اس کے دم سے مریض شفا پا کر اپنے قدموں پر چل کر گھر جاتے۔ تمام مجبور ولاچار لوگوں کی خدمت انکا شیوہ تھا۔ اپنی اراضی پر ذاتی اخراجات پر اسکول بنوایا۔ جو کہ ان کی علم سے محبت کا پرچار کرتا ہے۔ اسی خاندان کے ایک فرد سید احمد شاہ ہمدانی انڈسٹریل بہت بڑے زمیندار اور کافی اثر ورسوخ والی شخصیت ہیں۔ رحیم یار خان میں آباد ہیں۔

پیر سید ولایت شاہ ہمدانیؒ و خانوادہ سادات ہمدانیہ برزی میانوالی

پیر سید ولایت شاہ ہمدانی بڑے نیک صالح سخی اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ مال مویشی، گھوڑوں اور شکار کے بے حد شوقین تھے۔ آپ پہلے برزی میں مقیم رہے پھر وہاں سے تھانہ موچھ کے علاقے کچے میں آباد ہوئے۔ شرفی نسبت اور بااثر سید تھے۔ خوانین میانوالی آپ کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ علاقے بھر میں سخاوت، رحمدلی اور فیصلہ ساز شخصیت کے طور پر معروف تھے۔ 1986ء میں رستم والا میں وفات پائی اور اپنے گاؤں برزی میں مدفن ہوئے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے چھ فرزند اور 2 دختران ہوئیں۔

احوال سید اسحاق شاہ ہمدانی (حال مقیم بھکر): مشہور ومعروف بیوروکریٹ بزرگ سید اسحاق شاہ ہمدانی 1941ء میں پیر سید ولایت شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم موچھ کچہ میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ اپنی پھوپھی کے پاس آ گئے۔ چونکہ آپ کی پھوپی کی کوئی اولاد نہیں تھی، اس لئے آپ کی کفالت آپ کی پھوپی اور پھوپھا سید خدا بخش ہمدانی نے کی۔ آپ نے اپنی بقیہ تعلیم میانوالی سے حاصل کی۔ 1958ء میں آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے بطور یو ڈی سی کلرک شروع کیا۔ کچھ عرصے بعد آپ کا ٹرانسفر ڈی سی آفس ہوا۔ آپ کی شادی سید لعل شاہ کی دختر سے ہوئی۔ آپ 1969ء سے 1980ء تک انجمن اسلامیہ دارالاطفال کے آنریری جنرل سیکرٹری رہے۔ جبکہ اس انجمن کی صدارت مولانا فخر الدین گانگوی اور مولانا جیلانی کے پاس رہی۔ آپ نے ان علما سے بہت کچھ سیکھا اور خوب فیضیاب ہوئے۔ دوران سروس آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ آپ نے دوران سروس ہی ایف اے و بی اے کیا۔ اور اس کے بعد گیلانی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا۔ آپ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے بطور مجسٹریٹ تعینات ہوئے۔

2001ء میں بطور کالونی اسسٹنٹ جوہر آباد تعینات ہوئے۔کئی فلاحی کام کیے۔غریب نادار کی مدد اور سادات کا بے حد احترام کرتے۔ دوران سروس آپ اگر کسی سیدزادی کا کوئی مقدمہ آتا تو آپ حرمت سیدزادی کو ملحوظ خاطر رکھتے خود اس کے دروازے پر جاتے۔خوانین کالا باغ آپ کا بے حد احترام کرتے ہیں اور نیازی پٹھان ہمدانی سادات کے مریدین ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل سے تین فرزند اور ایک دختر تولد ہوئے۔آپ کی دختر کی شادی سید زاہد حسین شاہ ہمدانی سے ہوئی۔جو کہ میو اسپتال لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔سید محمد اشفاق ہمدانی سید اسحاق شاہ ہمدانی صاحب کے سب سے بڑے فرزند ہیں، لاہور سے بی اے، ایل ایل بی کیا ہوا ہے اور کسٹم لاہور میں بطور انسپکٹر تعینات ہیں۔رحیم یار خان کے بڑے بزنس مین اپنے ماموں سید مشتاق حسین شاہ ہمدانی کے داماد ہیں، آپ کے سلسلہ نسل سے 2 فرزند ہیں۔سید عبداللہ شاہ جو کہ آئی ٹی کمپیوٹر کی تعلیم اور دوسرے فرزند سید محمد ابراہیم اولیول میں وکالت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سید عامر اسحاق ہمدانی ایڈوکیٹ، سید اسحاق شاہ صاحب کے دوسرے فرزند ہیں۔ایم اے ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔بھکر ڈسٹرکٹ بار میں پریکٹس کر رہے ہیں۔بھکر بار کے سیکرٹری اور صدر کے عہدے پر بھی فائز رہ چکے ہیں۔وکالت کے ساتھ ساتھ اپنی زمینوں کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔آپ میانوالی کے مشہور اور نامور وکیل پیر سید ابوالحسن گیلانی ایڈوکیٹ کے داماد ہیں۔سلسلہ نسل میں تین دختران ہیں۔دعا ہے اللہ پاک انہیں اولاد نرینہ عطا فرمائے۔آمین

پیر سید احمد اسحاق ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان سید ہیں۔اپنے ذاتی کاروبار سے وابستہ ہیں۔ایم ایم روڈ آصف پل بھکر میں بسم اللہ پیٹرولیم کے مالک ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ تیل کی سپلائی بھی کرتے ہیں۔نیزہ بازی کے بے حد شوقین ہیں۔اپنے پمپ سے ملحقہ فارم ہاؤس پر گھوڑے اور مویشی بھی رکھے ہوئے ہیں۔اور اپنے دادا کی طرح گھڑسواری اور مال مویشی کے شوقین ہیں۔میانوالی کے علاقے یارو خیل کے مشہور قریشی خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔آپ کے سسر عبدالقیوم قریشی مرحوم بنک آفیسر تھے۔سلسلہ نسل میں 2 فرزند سید محمد عمر ہمدانی اور سید محمد علی ہمدانی ہیں جو کہ ابھی زیر تعلیم ہیں۔

حضرت سید زمان شاہ ہمدانیؒ واولاد و اخفاء (سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ برزی سیداں تحصیل عیسیٰ خیل میانوالی)

حضرت زمان شاہ ہمدانیؒ مشہور و معروف بزرگ مجاہد اسلام حضرت سید شیر شاہ ہمدانیؒ کے فرزند تھے۔آپ بڑے متقی، عبادت گزار بزرگ تھے۔قیام کوٹ چاندنہ میں رہا۔اپنے وقت کے مشہور پیر و عامل تھے۔سورہ یوسف کی آیت **اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَأَلْقُوهُ** تا اجمعین کا ہدیہ کرتے تھے۔جس سے تپ محرقہ کے مریض شفایاب ہو جاتے تھے۔اس علاقے میں آپ کی اولاد میں دم چلتا رہا۔بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، میانوالی و دیگر علاقہ جات کے لوگ آپ کے پاس تشریف لاتے اور آپ کے دم سے صحتیاب ہوتے تھے۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند (حافظ سید سیدن شاہ ہمدانیؒ اور سید حیدر شاہ ہمدانی) مذکور تھے۔آپؒ نے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت حافظ سید سیدن شاہ ہمدانیؒ ابن سید زمان شاہ ہمدانیؒ: آپ حافظ قرآن، جید عالم و مجاہد اسلام تھے۔تمام عمر سکھوں کے خلاف کمر بستہ رہے۔حتی کہ ان کو حزیمت دینے کے لیے انگریزوں کی بھی امداد کی۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ دونوں مردود اور خبیث قومیں

ہیں۔لیکن سکھوں نے مسلمانوں کے مذہب اور شعائر اسلام کی جسقدر راہانت کی ہے اس کے پیش نظر انکا قلع قمع کی خاطر اہل کتاب دشمن کی بوقت اعانت درست ہے۔آپ نے بہت سے لوگوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ ہر صبح قرآن مجید کے پانچ پارے تلاوت فرماتے تھے۔آپ پیرِولایت بھی تھے۔آپ کا قیام چھینہ پوڑہ (عیسٰی خیل سے قریبا تین میل) رہا۔لیکن آپ کا مدفن برزی وانڈہ محمد شاہ میں ہوا۔جہاں آپ کے بھائی سید لعل شاہ ہمدانی رہتے تھے۔آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند سید امیر حاجی شاہ،سید حبیب اللہ شاہ،سید قادر بخش شاہ،اور سید خدا بخش شاہ ہمدانی تھے۔

تذکرہ حضرت سید امیر حاجی شاہ ہمدانیؒ ابن حافظ سید سیدن شاہ ہمدانیؒ: آپ نے اپنے والد ماجدؒ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی مگر گیارہ سال ہی کے تھے کہ اس کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔نواب فیض اللہ خان آنری مجسٹریٹ نے جو سر عبداللہ خان کے فرزند تھے اور مہابت خان کی اولاد سے تھے،آپ کو پالا۔نواب صاحب قدیم خاندانی تعلقات کی وجہ سے انہیں بہت عزیز رکھتے تھے اور مقدمات کے فیصلوں کے نیچے اپنی جو مہر ثبت کرتے اس میں ان کے والد حافظ سیدن شاہ صاحب کا نام ضرور ہوتا۔عیسٰی خیل کے سکول سے تعلیم حاصل کر کے اپنے ٹریننگ کالج سے مدرسی کی ٹریننگ لی۔اور مقامی گورنمنٹ سکول عیسٰی خیل میں 39 سال ملازمت کر کے 1952ء میں سبکدوش ہوئے۔آپ کی شادی شیخ غلام محمد کے پوتے شیخ فیض محمد صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔شیخ صاحب مرحوم آپ کے بزرگوں کی نظر کیمیا اثر سے حلقہ بگوش اسلام لائے تھے۔آپ اچھی دیندار و علمی شخصیت تھے۔آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صاحب ذوق اور عالم فاضل بزرگ تھے۔آپ کے خطوط کے کچھ شعر:

اگر ہر مرء تن گردو زبانے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زتو رانم بہ ہر یک داستانے

نشاید گو ہر شکر تو سفتن ۔۔۔۔۔۔۔۔سر موء ز احسان تو گفتن

حضرت امیر حاجی شاہ ہمدانیؒ کے سلسلہ نسل میں پانچ فرزندگان (سید محمد انور شاہ،سید محمد صفدر شاہ،سید محمد افضل شاہ،سید محمد اکرم شاہ اور سید سعادت مہدی شاہ) مذکور ہیں۔

احوال سید محمد انور شاہ ہمدانی: آپ اسپشل پولیس میں انسپکٹر تھے۔رحیم یار خان ٹرانفسر کے بعد وہی سکونت پذیر ہوئے تھے۔آپ کی شادی اپنے ماموں کے گھر ہوئی تھی جو کہ شیخ غلام محمد مرحوم کی اولاد سے تھی۔آپ نے مستقل طور پر رحیم یار خان میں رہائش اختیار کر لی تھی۔سکنی اور زرعی جائیدایں دونوں جگہ موجود ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند میر سید لیاقت علی شاہ ہمدانی صاحب اور میر امجد علی شاہ ہمدانی و ایک دختر مذکور ہے۔میر سید لیاقت علی شاہ ہمدانی صاحب ممبر پاور ریٹائرڈ ہیں۔آپ کے ایک فرزند سید محمد علی شاہ ہمدانی اور دو دختر ان مذکور ہیں۔ڈاکٹر سید امجد علی شاہ ہمدانی صاحب ماہر آرتھوپیڈک ڈاکٹر ہیں۔رحیم یار خان میں ہمدانی اسپتال کے ڈائریکٹر ہیں۔سلسلہ نسل میں تین فرزند سید رضا ہمدانی،سید اسامہ ہمدانی اور سید شاہ بخت ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال سید صفدر شاہ ہمدانی: سید صفدر شاہ ہمدانی پنجاب پولیس میں انسپکٹر تھے اور اپنے تین بھائیوں انور شاہ ہمدانی مرحوم اور افضل شاہ ہمدانی کے ساتھ جو عیسٰی خیل سے رحیم یار خان تبادلہ ہو کر آئے پر آپ نے پولیس کی نوکری سے استعفٰی دے دیا اور وکالت کو بطور پیشہ اپنایا۔آپ کا شمار ضلع رحیم یار خان کے مشہور و معروف وکلاء میں ہوتا ہے۔آپ کی وفات لندن میں کینسر کی وجہ سے ہوئی۔آپ کے پانچ بیٹے ہیں۔جن میں سے سید مظہر علی ہمدانی المعروف ٹونی شاہ سید قنبر علی ہمدانی کے والد ہیں۔رحیم یار خان میں ہمدانی سادات خاندان کی

چند مشہور کاروباری اور مضبوط سیاسی گھرانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ٹونی شاہ رحیم یار خان کے بہت معروف کاروباری شخصیت تھے جن کا انتقال 2005ء میں ہو گیا۔ سید قنبر علی ہمدانی کے دو اور بھائی ہیں۔محمد علی ہمدانی اور ڈاکٹر ثمر علی ہمدانی دونوں بھائی اور والدہ جو گیلانی خاندان سے ہیں آج کل لاہور میں مقیم ہیں۔قنبر شاہ ہمدانی کا ایک بیٹا ہے سید میثم علی ہمدانی جو چھٹی کلاس میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔سید قنبر علی ہمدانی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے لاء گریجویٹ ہیں اور بارہ (12) سال سے مارکیٹ کمیٹی حکومت پنجاب میں بطور انسپکٹر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔اس کے علاوہ آپ کو ایک اعزاز حاصل ہے کہ آپ پاکستان باکسنگ کونسل کے جنرل سیکرٹری پنجاب بھی ہیں اور اپنا ذاتی جم اور باکسنگ کلب بھی چلاتے ہیں۔

احوال سید محمد افضل شاہ ہمدانی مرحوم: آپ نے عیسیٰ خیل میانوالی سے تعلیم مکمل کی۔شادی ماموں کی صاحبزادی سے ہوئی۔جن میں دو دختران اور ایک فرزند ہے۔کچھ عرصہ محکمہ جنگلات میں ملازم رہے لیکن پھر اپنی نجی کاروبار سے وابستہ تھے۔آپ کا فرزند سید احمد شاہ ہمدانی ہمدانی پیٹرولیم کا مالک ہے۔تقریباً چار کے قریب پیٹرل پمپ، دوسی این جی اسٹیشن، جنرل فلور مل، بڑے نامی گرامی زمیندار ہیں۔سلسلہ نسل میں تین فرزند سید امیر حیدر شاہ، سید امیر حمزہ شاہ اور سید امیر ہمایوں شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔سید امیر حیدر شاہ ہمدانی بزنس مین ہیں۔سید امیر حمزہ شاہ ہمدانی سروسز اسپتال لاہور میں ڈاکٹر ہیں۔سید امیر ہمایوں ہمدانی لندن بار ایٹ لاء تعلیم حاصل کر رہے ہے

احوال سید محمد اکرم شاہ ہمدانی مرحوم: آپ بی ایس سی اور گورنمنٹ ہائی سکول عیسی خیل میں ماسٹر تھے۔آپ کی شادی غضنفر اللہ شاہ بن حبیب اللہ شاہ کی دختر سے ہوئی۔سلسلہ نسل میں چار فرزند۔زاہد حسین شاہ۔شاہد حسین شاہ۔عارف محمود شاہ اور حسن محمود شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔زاہد شاہ ہمدانی صاحب ڈاکٹر ہیں اور لاہور میں سیٹل ہیں۔شاہد شاہ صاحب ٹیچر ہیں اور لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔عارف محمود شاہ صاحب دوبئی میں اپنا بزنس کرتے ہیں۔جبکہ سید حسن محمود شاہ صاحب پیٹرولنگ پولیس سے ریٹائرڈ ہیں۔

احوال سید سعادت مہدی شاہ ہمدانی: آپ سید امیر حاجی شاہ صاحب کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں۔معقول زمیندار اور تجارت کے پیشے سے منسلک رہے۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند کرنل سید فاروق ہمدانی صاحب اور سید مسعود شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔کرنل سید فاروق ہمدانی صاحب پاکستان آرٹلری سے کرنل ریٹائرڈ ہیں۔آج کل اسلام آباد میں مقیم ہیں، اپنا بزنس پراپرٹی کے کاروبار سے منسلک ہیں۔سلسلہ نسل میں دو فرزند سید عبد الرحمٰن شاہ ہمدانی اور سید عبد المنعم ہمدانی مذکور ہیں۔دونوں بچے فی الوقت زیر تعلیم ہیں۔سید عبد الرحمٰن ہمدانی اسکالرشپ پر اعلیٰ تعلیم کے لیے امریکہ جا رہے ہیں۔

سید مسعود شاہ ہمدانی عیسیٰ خیل میانوالی کی نامی گرامی شخصیت ہیں۔پر کیف، زندہ دل، خوش مزاج شخصیت کے مالک ہیں۔اپنے خاندان کی تاریخ اور فلاح بہبود میں خاصے پر عزم و پر جوش ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں ایک دختر اور ایک فرزند سید فرحان مہدی شاہ ہمدانی مذکور ہے جو کہ پاکستان آرمی میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس کا طالبعلم ہے۔

مذکورہ سادات ہمدانیہ عیسیٰ خیل احباب کا خاندان تلہ گنگ کے موضع ڈھوک فتح شاہ سے ہجرت کر کے ضلع میانوالی کے علاقے میں قیام پذیر ہوا۔جن کا مکمل خاکہ کتاب انوار ولایت میں درج ہو چکا ہے۔اس خاندان کا سلسلہ نسب بالترتیب تقریباً گیارہ پشتوں پر جا کر حضرت سید شاہ قطب الدین ہمدانیؒ اور بارہ پشتوں پر جا کر سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ مزار مبارک دندہ شاہ بلاول سے جا ملتا ہے۔

نوٹ: اوپر بیان کیے گئے بزرگان سادات ہمدانیہ عیسٰی خیل و رحیم یار خان کے حالات واقعات کتاب ہم اور ہمارے اسلاف (مؤلف پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانیؒ) سے مذکورہ خاندان کے فرد سید مسعود شاہ ہمدانی کی اجازت سے من وعن اپنی کتاب میں شامل کررہے ہیں۔بحوالہ: کتاب سالارِ عجم ،ہم اور ہمارے اسلاف (مؤلف ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانی ؒ)،سید مسعود شاہ ہمدانی صاحب خانوادہ سادات ہمدانیہ عیسٰی خیل ضلع میانوالی

سید فضل حسین شاہ ہمدانی مرحوم نمبر دار(سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ مندا خیل میانوالی)

نمبر دار سید فضل حسین شاہ ہمدانی مرحوم کا شمار اپنے علاقہ کے بڑے زمینداروں میں ہوتا تھا۔آپ غریب پرور انسان تھے۔ مندہ خیل کے ہنرمند اور غریب افراد کو اپنے ڈیرے کے قریب رہنے کیلئے مفت جگہ دی ہوئی تھی۔آپ غریبوں کو باقاعدگی سے اناج دیتے تھے۔مختلف موضع جات میں آباد غریب رشتہ داروں کو بھی نئی فصل کے میوے بھجواتے تھے۔اپنے دورِ حیات میں صوم وصلوٰۃ کے پابند اور اسلاف کی عظمت کے امین رہے۔ذریعہ معاش زمیندارہ تھا۔آپ کی دو شادیاں تھیں۔جن میں سے آپ کے چار فرزند(سید محبوب شاہ ہمدانی،سید قاسم شاہ ہمدانی،سید گل ہاشم شاہ ہمدانی،سید قائم حسین شاہ ہمدانی) تھے۔

احوال سید محبوب شاہ ہمدانی: آپ اپنے دورِ حیات میں صوم وصلوٰۃ کے پابند رہے اور تادمِ حیات اسلاف کی عظمت کے امین رہے۔ آپ کا گزر بسر زمیندارہ سے ہوتا رہا۔آپ کے بچے گڈز ٹرانسپورٹ کا کاروبار بھی کرتے رہے۔آپ کے دو بیٹے(عاشق حسین شاہ (ریٹائرڈ ٹیچر)،عارف حسین شاہ (ڈرائیور) ہیں۔عاشق حسین شاہ کے 6 بیٹے (آصف شاہ ہمدانی، عاطف شاہ ہمدانی،ثاقب شاہ ہمدانی،راکب شاہ ہمدانی،کاشف شاہ ہمدانی،شاکر شاہ ہمدانی) ہیں۔عارف حسین شاہ ہمدانی کے بھی 6 بیٹے(طارق شاہ ہمدانی،یاسر شاہ ہمدانی،ناصر شاہ ہمدانی،خرم شاہ ہمدانی،واصف شاہ ہمدانی،رضوان شاہ ہمدانی) ہیں۔سبھی مندہ خیل میں رہائش پذیر ہیں اور ذریعہ روزگار خلیجی ممالک میں ہے۔

احوال سید قاسم شاہ ہمدانی: آپ والد کے زمیندارہ سے وابستہ تھے،گزر بسر بیوپار اور فصل سے ہوتا تھا۔آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور اسلاف کی عظمت کے امین رہے۔آپ کے تین بیٹے (غلام مصطفیٰ شاہ ہمدانی، افضل شاہ ہمدانی اور مختیار حسین شاہ ہمدانی) ہیں۔غلام مصطفیٰ شاہ زمیندارہ اور جانوروں کا بیوپار کرتے ہیں آپ کے تین بیٹے (اسرار شاہ،اقرار شاہ اور سید اسامہ شاہ) ہیں۔افضل شاہ کرین آپریٹر تھے اور آج کل مشینری کا بزنس کرتے ہیں،آپ کے دو بیٹے (فضل الرحمان شاہ اور فیصل رحمان شاہ) ہیں۔مختیار حسین شاہ قطر میں ڈیسکون انجینئرنگ میں ریگنگ سپروائزر رہیں۔آپ کے 2 بیٹے ہیں (فخر رحمان شاہ،زین علی حسن ہیں۔قاسم شاہ کی سبھی آل اولاد مندہ خیل میں مقیم ہے۔

احوال سید گل ہاشم شاہ ہمدانی: آپ کا علم دوستی میں بہت رجحان تھا۔غریب پروری آپ کا شیوہ رہا۔ذریعہ معاش سرکاری ملازمت تھا۔آپ ٹیچر اور سیکرٹری یونین کونسل کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور تادمِ حیات اسلاف کی عظمت اور تعلیمات کے امین رہے۔آپ نے تین فرزند (سید حسن احمد شاہ ہمدانی مرحوم،سید علی اکبر شاہ ہمدانی،سید بہادر شاہ ہمدانی) مذکور

ہیں۔سید حسن احمد شاہ ہمدانی ڈیسکون انجینئر نگ میں ایڈمن آفیسر تھے۔آپ کا ایک بیٹا سید احسن فاروق ہے۔سید علی اکبر شاہ ہمدانی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ (پنجاب) سے ریٹائرڈ ہیں اوراب نمک کا کاروبار کررہے ہیں۔آپ کے سات بیٹے ہیں۔سید شاہد علی ہمدانی صحافت سے وابستہ ہیں۔سید محمد علی شاہ پاکستان ائیر فورس میں ہیں۔سید عرفان علی اسلام آباد پمز ہسپتال ایکسرے ٹیکنیشن ہیں۔سید عثمان علی، سید سلیمان علی، سید عمران علی، سید سخاوت علی سٹوڈنٹس ہیں۔سید بہادر شاہ ہمدانی سعودی عربیہ میں بوم ٹرک آپریٹر کام کرتے رہے ہیں۔آپ کے تین بیٹے (سید عذیر عبداللہ شاہ، سید فرحان عبداللہ شاہ، سید حسن احمد شاہ، سید قائم حسین شاہ ہمدانی) ہیں۔

احوال سید قائم حسین شاہ ہمدانی: آپ بھی والد کے ساتھ زمیندارہ سے وابستہ رہے۔سستے زمانے ذاتی ٹریکٹر ٹرالی کی ڈرائیوری بھی کرتے رہے۔قریباً 2002ء میں جامعہ مسجد اسامہ بن زید مندہ خیل ذاتی کوششوں اور مخیر حضرات سے چندہ جمع کرکے تعمیر کرائی۔آخری وقت تک اس مسجد کے متوّلی رہے۔دل کے عارضہ میں مبتلا ہو کر جنوری 2019ء کے پہلے ہفتہ میں بروز جمعۃ المبارک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کے چار فرزند (مظہر حسین شاہ ہمدانی مرحوم، شاہ حسین شاہ ہمدانی، محمد داؤد شاہ ہمدانی، مسعود احمد شاہ ہمدانی) مذکور ہیں۔مظہر حسین شاہ دورِحیات میں زمیندارہ اور ڈرائیوری کرتے رہے۔ان کا ایک بیٹا مبشر رحمان شاہ ہمدانی ہے۔شاہ حسین شاہ ہمدانی سعودی عربیہ میں جاب کرتے ہیں۔آپ کے دو بیٹے (مدثر رحمان شاہ، شاہ حسنین ہیں۔داؤد شاہ ہمدانی خلیجی ممالک میں جاب کرتے رہے ہیں اوراب اپنی سپیئر پارٹس اور سکریپ کی دکان چلاتے ہیں۔مسجد اسامہ بن زید کے متوّلی بھی ہیں۔مسعود احمد شاہ ہمدانی سعودی عربیہ میں جاب کرتے ہیں۔آپ کا ایک بیٹا ریحان علی شاہ ہے۔

بحوالہ وتحریر: سید شاہد شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ مندا خیل سیداں

سید محبوب شاہ ہمدانیؒ (چک 10/28 آر ضلع خانیوال)

سید محبوب شاہ ہمدانیؒ تقریباً ایک سو سال قبل ڈھوک فتح شاہ تلہ گنگ سے ہجرت کرکے خانیوال کے ایک چک 10/28 آر میں آباد ہوئے۔متقی، پرہیزگار، صالح بزرگ تھے۔پیشہ کے لحاظ سے زمیندار تھے۔اور ساتھ ہی پیری مریدی کرتے تھے۔خدا ترس بزرگ تھے۔ایک وسیع حلقہ مریدین تھا۔آپ کا مزار چک 10/28 آر ضلع خانیوال میں واقع ہے۔

سید غوث شاہ ہمدانیؒ (چک 10/28 آر ضلع خانیوال)

مشہور نامی گرامی سیاسی وسماجی بزرگ پیر سید غوث شاہ ہمدانی ڈھیر مونڈ تلہ گنگ میں پیدا ہوئے۔1955ء میں اپنے آبائی علاقے سے ہجرت کرکے خانیوال شفٹ ہوئے۔عبادت گزار، نیک وصالح بزرگ تھے۔آپ کا شمار خانیوال کے نامور پیران عظام میں ہوتا تھا۔اپنے مریدین وعقیدت مندوں کی فرمائش پر ضلع کونسل ملتان کا الیکشن لڑا اور بھاری مارجن سے الیکشن جیت کر ضلع کونسل ملتان کے ممبر منتخب ہوئے۔ساری زندگی پیری مریدی وعلاقائی سیاست میں بھرپور کردار ادا کرتے رہے۔1994ء میں وصال فرمایا اور اپنے

والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔آپ کا مزار مبارک چک 10/28 آر ضلع خانیوال میں واقع ہے۔

سید حبیب شاہ ہمدانیؒ ابن سید بزرگ شاہ (چک 10 / 28 آر ضلع خانیوال)

سید حبیب شاہ ہمدانی بلند پایہ بزرگ تھے۔بڑے وضع انکسار وملن جو بزرگ تھے۔اپنے بھائی محبوب شاہ ہمدانی کی رحلت کے بعد رشد وہدایت کے سلسلے میں خانیوال تشریف لائے اور اپنے بھائی کے قائم کردہ روحانی سلسلے کو آگے بڑھایا۔عبادت گزار و عابد شب بزرگ تھے۔

احوال سید عبدالغفور شاہ ہمدانیؒ (چک 10/28 آر ضلع خانیوال): آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز شعبہ تدریس سے کیا۔اپنے والد صاحب کی رحلت کے بعد 1966ء میں خانیوال تشریف لائے۔عبادت گزار وسماجی بزرگ تھے۔اپنے والد کے روحانی سلسلے کو تادم آخر تک برقرار رکھا۔سیاسی وسماجی حوالے سے بھی بہت نیک نام بزرگ تھے۔اپنے علاقے میں سیاسی اثر ورسوخ سمیت بڑے زمیندار بھی تھے۔2017ء میں رحلت فرمائی۔آپ کی قبر مبارک چک 10/28 آر ضلع خانیوال میں واقع ہے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند پیر سید حسنین شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔جو اپنے اجداد کے روحانی، سیاسی وسماجی تسلسل کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

باوا سید منظور حسین شاہ ہمدانی مرحوم آف سگھر تلہ گنگ

باوا سید منظور حسین شاہ ھمدانی سگھر سادات ھمدانیہ کے بزرگ سید شاہ نواز شاہ ھمدانی کے گھر تولد ہوئے۔اپنی دینی ودنیاوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد سلسلہ ملازمت کے لیے سن 1947ء میں کوئٹہ تشریف لے گئے۔اور محکمہ تعلیم بلوچستان میں بطور معلم اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے رہے۔آپ سن 1962ء سے سن 1985ء تک کوئٹہ کی مشہور امام بارگاہ پنجابی کے جنرل سیکرٹری اور ساتھ ہی بلوچستان شعیہ کانفرنس کے ممبر بھی تھے۔سن 1985ء میں ریٹارڈ ہو کر واپس اپنے آبائی گاوں سگھر تشریف لائے اور سن 2013ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔سلسلہ نسل میں چار فرزند سید بشارت حسین۔سید عسکری رضا سید جعفر رضا اور سید عابد رضا مذکور ہے۔سید عابد رضا وفات پا چکے ہے۔سید عسکری رضا ھمدانی صاحب کا ایک فرزند سید عمار یاسر جبکہ سید جعفر رضا ھمدانی صاحب کا ایک فرزند سید محمد حسین مزکور ہے احوال۔سید بشارت حسین ھمدانی خوش مزاج خوش طبیعت ملنسار بزرگ ہے۔آپ نے اپنی ساری تعلیم کوئٹہ سے حاصل کی ایم اے اکنامس بلوچستان یونیورسٹی کرنے کے بعد اکاونٹٹ جنرل آف بلوچستان میں بطور سینئر آڈیٹر کام کرتے رہے اور 2017ء میں ریٹائرڈ ہو کر بلوچستان کوئٹہ سے واپس اپنے آبائی گاوں سگھر میں اپنی زندگی گزار رہے ہے۔باوا جی عرصہ دراز سے سادات ھمدانیہ رابطہ کونسل کے پلیٹ فارم سے اپنا بھر پور کردار ادا کر رہے ہے آپ کے سلسلہ نسل دو فرزند سید وجاہت حسین ھمدانی جو کہ اے جی پی آر کوئٹہ میں ملازمت پیشہ ہے اور سید عمران حسین ہمدانی مذکور ہے۔

حصہ ہشتم

اولاد سخی سید شاہ شہاب الدین ہمدانیؒ

سید شاہ شریف محمد ہمدانیؒ و دختر شاہ شریف محمد بی سلطانؒ (مدفن مورجھنگ سیداں ضلع راولپنڈی)

آپ شاہ شہاب الدین المعروف شاہ شیر شہابلؒ کے صاحبزادے تھے۔ بلند پایہ، صاحب کشف وصاحب ولایت بزرگ تھے۔ مقامی روایات کے مطابق کئی بیش بہا کرامات کا صدور ہوا۔ آپ نے علاقہ مورجھنگ میں ایک دائرہ قائم کیا ہوا تھا، جہاں ہر وقت نادار، غریب، مساکین کے لیے لنگر جاری رہتا۔ آپ کے سلسلہ نسل سے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔ دختر کا نام سیدہ سلطانہ خاتون تھا جو پیدائشی حافظہ قرآن تھی۔ اور سن بلوغت میں ہی وصال کر گئی تھیں۔ مقامی روایات کے مطابق حضرت شاہ شریف محمدؒ کی دو شادیاں ہوئی تھیں۔ بی سلطان خاتون کی دوسری والدہ جو کہ سوتیلی تھیں، انہیں جب بی سلطان خاتون کے ساتھ اس کے مزار میں دفن کیا گیا تو بی سلطان خاتون نے اپنی والدہ کی قبر اپنے احاطہ سے دھکیل کر کمرہ مزار سے باہر نکال دی تھی جو کہ اب بھی اسی طرح واقع ہے۔ بی بی سلطان خاتون کے مزار پر مرد کا داخلہ ممنوع ہے۔ جبکہ یہاں خواتین اپنی اولاد کے لیے اور آنکھوں کے مرض کے لیے حاضری دیتی ہیں اور بحکم الٰہی شفا پاتی ہیں۔ مورجھنگ سادات کی اگر کوئی بھی سیدزادی اپنے گاؤں سے باہر بیاہی جائے تو وہ بھی مزار میں داخل نہیں ہوسکتی۔ ہاں البتہ اس گاؤں میں باہر سے بیاہی ہوئی عورتیں داخل ہوسکتی ہیں۔ حضرت شاہ شریف محمدؒ کا سلسلہ اولاد 2 بیٹوں سید فتح محمد و سید غفور محمد شاہ سے جاری ہوا۔ سید غفور محمد شاہ کی اولاد موضع مورجھنگ سیداں تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی میں آباد ہے۔ جبکہ سید فتح محمد نے اپنے چچا سید محمد حسین شاہ ہمدانی کی صاحبزادی سے نکاح کے بعد راہنہ سادات میں رہائش اختیار کی۔ اس لئے آپ کی اولاد راہنہ سادات میں آباد ہے۔ شاہ شریف محمد ہمدانیؒ مورجھنگ سیداں میں آسودہ خاک ہوئے۔ جہاں آج بھی آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ کی دختر سیدہ سلطانہ بی بی کا مزار بھی مورجھنگ سیداں میں آپ کے ساتھ ہے۔

حضرت سخی سید محمد حسین شاہ ہمدانی نوری حضوری سرکارؒ (مزار مبارک راہنہ سادات چکوال)

غوث الزمان حضرت سخی سید محمد حسین شاہ ہمدانیؒ نوری حضوری سرکار بلند پایہ، اپنے وقت کے عالم فاضل، صاحب وکشف

کرامت وصاحب عمل بزرگ تھے۔صدری روایات کے مطابق آپ کرڑ میں تولد ہوئے۔جبکہ بعض مقامی روایات کے مطابق آپ دندہ شاہ بلاول میں تولد ہوئے۔آپ اپنے والد سخی سید شہاب الدین المعروف شاہ شیر شہابلؒ کے ساتھ دندہ شاہ بلاول سے ہجرت کر کے مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے ایک نیم پہاڑی مقام جو کہ ایک جنگل پر مشتمل تھا، پہنچے جو کہ اب راہنہ سادات کے نام سے مشہور ہے۔آپ کے والد نے یہاں ہجرت کی تو آپ نے بھی اس کے ساتھ ہجرت کر کے راولپنڈی کے دورہ افتادہ علاقے کرڑ میں بسیرا کیا۔ جبکہ دوسری روایات کے مطابق آپ کرڑ میں تولد ہوئے۔اور اپنے والد کے حکم پر راہنہ سادات وقرب وجوار کے لوگوں کو رشد وہدایت کے لیے تشریف لائے۔

آپ کرڑ سے اپنے ساتھ چار اصحاب لیکر مختلف علاقوں سے گزرتے ہوئے تھوہا بہادر پہنچے۔اور تھوہا بہادر کے قریبی مقام جھنگی میں قیام کیا۔اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں رشد وہدایت کرتے ہوئے علاقہ راہنہ سادات پہنچے اور یہیں مستقل ڈیرہ بنایا اور عبادت الٰہی ورشد وہدایت مشغول ہوئے۔آپ کے ساتھ آئے ہوئے چار اصحاب میں ایک میال۔ایک مسجد کا پنسیرہ۔ایک موچی تھا۔جن کی اولادیں آج بھی سخی سید محمد حسین شاہؒ کی اولاد کے ساتھ راہنہ میں آباد ہیں۔اور آپ کی بیٹھکیں آج بھی قائم ہیں۔ جہاں لوگ منتیں مرادیں مانتے ہیں۔

کرامات: آپ کی کئی کرامات مشہور ہیں۔جن میں ایک یہ ہے کہ جو اس علاقے میں فعل بد، چوری چکاری کرے گا۔وہ راہنہ سادات کی حدود د باہر نکلتے ہی اندھا ہوجاتا ہے اور جیسے ہی علاقے کی حدود میں داخل ہوتا ہے، اس کی بینائی پھر واپس آجاتی ہے۔

آپ کا مزار مبارک راہنہ سادات میں واقع ہے۔ جہاں ہزاروں عقیدت مند آکر سلامی کرتے ہیں۔آپ کی اولاد وسیع پیمانے پر راہنہ سادات میں مقیم ہے۔اور آپ کی اولاد میں سے بیشتر ملکی وغیر ملکی سطح پر مشہور ومعروف ہیں۔سب سے اہم بات راہنہ سادات سادات ہمدانیہ کا کثیر آبادی والا قصبہ ہے۔اور اس علاقے میں سب سے زیادہ ہمدانی سادات اسی قصبے میں آباد ہیں۔

حضرت سخی سید مہدی شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک بگراں سیداں راولپنڈی)

آپ سخی سید شہاب الدین ہمدانیؒ ابن سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ کے فرزند تھے۔صاحب کشف وکرامت عبادت گزار اور بیت اللہ شریف کے حاجی تھے۔آپ کے بارے میں مقامی روایت ہے کہ آپ 24 سال کی عمر میں پیدل بیت اللہ تشریف لے گئے اور حج کی سعادت حاصل۔اور پھر حجاز مقدس میں مقیم رہے۔آپ نے مسلسل 24 حج کیے۔اور پھر بگراں سیداں (راولپنڈی) واپس لوٹے۔ جب آپ واپس لوٹے تو علاقہ مکینوں نے آپ کی والدہ کو بتایا کہ آپ کا گما ہوا بیٹا واپس آگیا ہے۔آپ کی والدہ نے لوگوں سے کہا کہ مہدی شاہ کی ٹانگ پر ایک نشان تھا۔اگر وہ نشانی ہے تو یہ میرا بیٹا مہدی شاہ ہی ہے۔لوگوں نے حضرت مہدی شاہ ہمدانیؒ کی ٹانگ پر نشان چیک کیا جو کہ واقعی موجود تھا۔اس پر پورے علاقے نے خوشی کا اظہار کیا اور علاقے بھر میں بھرپور خوشیاں منائی گئیں۔

کرامت: آپ بہت زیادہ عبادت گزار بزرگ تھے۔اپنے علاقے کی مسجد تشریف لے گئے۔مسجد میں پانی نہیں تھا۔آپ نے مسجد کے ساتھ رکھے بڑے پتھر کو ہٹایا تو نیچے پانی نکل آیا۔آپ نے اسی پانی سے وضو کیا۔اور پھر اس پتھر کو واپس اپنی جگہ رکھ دیا۔علاقے

کے لوگوں آپ کی اس کرامت پر ششدر رہ گئے۔آپ کے مزار کی جانب ٹانگیں کر کے سونے والی کی چارپائی کلٹی ہوجاتی ہے۔ایک مقامی روایت کے مطابق جو وہ اپنے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ باوا مہدی شاہ ہمدانی ؒ کی مزار مبارک پر شیر کو آتے بھی دیکھا۔ آپ کا مزار مبارک موضع بگراں سیداں میں واقع ہے۔ جہاں اکثر جمعرات کو زائرین آ کر زیارت کرتے ہیں اور اپنی منتیں مرادیں مانگتے ہیں۔آپ کے مزار میں آپ کی والدہ محترمہ کا بھی مزار واقع ہے۔جبکہ آپ کا گھر آج بھی محفوظ ہے اور اس جگہ کو محفوظ کیا ہوا ہے۔

غوث الزماں حضرت سخی سید شاہ تاج محمد ولی ہمدانی ؒ (مزار مبارک جادہ نزد جھنڈ وسیداں تھانہ چونترہ ضلع راولپنڈی)

قرآن وسنت پر عمل پیرا خاندان سادات کو دردسوز عشق ولگن اور تپش سناں وعیاں شہدائے کربلا اور سادات اہل بیتؑ سے براہ راست ملا ہے۔حضرت سخی سید شاہ تاج محمد ولی ہمدانی ؒ اپنے وقت کے نامی گرامی ولی کامل تھے۔کشف ریاضت،ذکر واذکار عابد شب بزرگ تھے۔آپ حضرت سخی سید شاہ شہاب الدین ہمدانیؒ کے فرزند تھے۔جب خاندان سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ کے بزرگان علم ودین ودعوت الہی کے لئے مختلف جانب پھیلے تو آپ نے دندہ شاہ بلاول سے نالہ گھمبیر کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے علاقہ فتح جنگ موضع ڈھرنال کے دورافتادہ مقام پر اپنا بسیرا کیا۔صدری روایات کے مطابق ڈھرنال سے چکری کی جانب دریائے سواں کے ساتھ سہنہ نامی جگہ پر آپ نے چلہ کشی اور اطراف کے علاقہ جات میں علم دین ودعوت الی اللہ کی تبلیغ کی۔جبکہ آپ کے والد گرامی حضرت سخی سید شہاب الدین ہمدانی اور آپ کے دیگر بھائی بھی کلر کہار راہنہ سادات سے ہوتے ہوئے مور جھنگ یا کٹڑ کے پہاڑی مقامات کی جانب آ پہنچے۔آپ کو جب اطلاع ملی تو آپ نے بھی دریا کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے بمقام جادہ پر اپنا بسیرا کیا۔مقامی وبزرگان سادات ہمدانیہ کی روایات کے مطابق یہاں سے کچھ فاصلے پر اولاد سخی شاہ سلطان بلاول ہمدانی ؒ کی تمام اولاد اکٹھی ہوئی تھی۔اور زیادہ شواہد بھی اس بات کے ہیں کیونکہ علاقہ چونترہ کے متعدد مقامات پر ہمدانی بزرگان کی وسیع آبادی ومزارات مبارک واقع ہیں۔اور اس بات کو درست قرار دیتے ہیں کہ تمام ہمدانی بزرگان دندہ شاہ بلاول کے بعد انہی میں سے ایک مقام پر اکٹھے ہوئے تھے۔بعض احباب بمطابق باوا فضل شاہ کے یہ بزرگان میال اور کٹڑ کے درمیان اکٹھے ہوئے۔جبکہ بعض کے مطابق مور جھنگ کے مقام بعض شواہد کے مطابق بمقام مور جھنگ سیداں میں حضرت شاہ شریف محمد ہمدانی ؒ جو کہ حضرت شاہ تاج ولی محمد ہمدانی کے بھائی تھے۔کا ایک بہت بڑا لنگر خانہ کا دائرہ ہوا کرتا تھا۔جہاں پر غریب نادار اور مسافروں کو لنگر کھلایا جاتا تھا۔

اور انہی مقامات کے گرد حضرت شاہ شہاب الدین ہمدانی ؒ حضرت شاہ عبداللہ ہمدانیؒ اور حضرت شاہ اسحق نوری پاک ؒ کی اولاد قیام پذیر ہے۔کٹڑ میں حضرت شہاب الدین،حضرت شاہ ابراہیم اور حضرت شاہ ابراہیم کے فرزند سید علی شاہ ہمدانی ؒ کی قبور مرجع خلائق ہیں۔جبکہ میال سیداں حضرت شاہ عبداللہ کے دو فرزند بھی مدفون ہیں اور انہی کی اولاد میال سیداں میں آباد ہے۔

آپ حضرت شاہ اسحق نوری پاک ؒ کے داماد تھے۔آپ کی شادی ورخصتی کا ایک واقعہ دربار عالیہ حضرت شاہ اسحق ؒ پر درج ہے۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ جب آپ اپنے چاچا شاہ اسحق نوی پاک ؒ کے گھر شادی کی بارات لیکر جادہ شریف سے تشریف لائے تو آپ ایک شیر پر سوار ہو کر آئے تھے۔اور آپ کے ہاتھ میں سانپ کا چھابک بھی تھا۔حضرت شاہ اسحق نوری پاک ؒ نے اپنے مریدین کو

حکم دیا کہ ایک ہانڈی میں ترکاری اور ایک ٹوکری میں کچھ روٹیاں رکھ کر لاؤ اور اور اس ٹوکری اور ترکاری پر کپڑا اڈال دو۔ جب تک مکمل بارات کھانا نہ کھالے تب تک کپڑا نہ ہٹانا۔ جب تمام بارات کھانا کھا چکی تو حضرت شاہ تاج محمد ولی ہمدانی سرکار نے اپنے چچا حضرت شاہ اسحق نوری پاک کی کرامت دیکھنے کی غرض سے فرمایا چچا میری تمام بارات کھانا کھا چکی ہے۔ لیکن میرے دو جانور بھوکے ہیں۔ انہیں بھی کھانے کو کچھ دیں۔ تو بابا شاہ اسحق نوری پاک ہمدانیؒ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ شیر کو گائے والے کمرے میں چھوڑ دو اور سانپ کو مرغیوں کی ٹوکریوں میں بند کر دو۔

دوسرے دن جب بارات واپس جانے لگی تو حضرت شاہ تاج ولی نے اپنے چچا شاہ اسحق نوری پاکؒ سے اپنا شیر اور سانپ طلب کیا۔ حضرت شاہ اسحق نوری پاک نے آپ کو حکم دیا کہ جاؤ کمرے سے انہیں خود نکال لو۔ جب حضرت شاہ تاج ولی کمرے اور ٹھوکری کی جانب گئے تو دیکھتے ہیں کہ گائے نے شیر اور مرغی نے سانپ نگل لیا لیکن دونوں کی دمیں باہر لٹک رہی تھیں۔ حضرت شاہ تاج ولی ہمدانیؒ نے یہ سارا منظر دیکھا اور اپنے چچا کے قدموں میں گر گئے اور التجا کی مجھے میرا سانپ اور شیر واپس کر دیں۔ حضرت شاہ اسحق نوری پاکؒ نے گائے اور مرغی کو حکم دیا کہ شیر اور سانپ کو باہر نکال دو۔ پھر ایسا ہی ہوا اور شیر اور سانپ زندہ سلامت باہر آ گئے۔ اور حضرت شاہ تاج محمد ولی ہمدانیؒ ہنسی خوشی بارات واپس لیکر جادہ شریف روانہ گئے۔ ہزاروں عقیدت مند آپ کی مزار اقدس پر حاضری دیتے ہیں۔ آنکھوں کے مرض میں مبتلا افراد یہاں موجود سرمہ اپنے آنکھوں میں ڈالتے ہیں۔ اور اس مرض سے شفا پاتے ہیں۔

سید دستار علی شاہ ہمدانیؒ (مزار سادات ہمدانیہ مینگن)

سخی سید دستار علی شاہ ہمدانیؒ 1883ء میں سادات ہمدانیہ راہنہ سادات چکوال کے مشہور بزرگ سید عباس علی شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم حافظ سید عباس علی شاہ سے حاصل کی۔ بعد از مجتہد سید علی حاہری (لاہور) سے کسب تعلیم اسلامی اور فیض حاصل کیا۔ 1922ء میں آپ نارنگ سیداں میں اپنے رشتہ داروں سے ملنے جا رہے تھے تو آپ کا گزر موضع مینگن سے ہوا۔ اس گاؤں میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی تھی۔ آپ نے اللہ تعالی اور معصومینؑ کے نام لے کر قرآن مجید اور معصومینؑ کے اوراد پڑھے۔ جن کے اثر سے اس وباء میں حیرت انگیز حد تک افاقہ ہوا۔ کئی افراد کے جسم پر چھ چھ پھوڑے تھے مگر سب اس دم سے مندمل ہو گئے۔ آپ خود بیمار ہو گئے۔ جناب امیر المومنینؑ نے آپ کو خواب میں اپنی زیارت کروائی اور حکم دیا کہ یہاں پر قیام فرمائیں اور تبلیغ اسلام کریں۔ آپ نے یہاں 64 برس گزارے اور لاکھوں لوگوں کو مودت اہل بیتؑ کی روشنی میں اسلامی تعلیمات اور بالخصوص پردہ اور محرمات کی تعظیم کا درس دیا۔ علاقہ دہن کہون اور ونہار میں آپ کی تعلیمات کے اثرات تا حال پوری تابانی سے موجود ہیں۔ آپ نے ایام جوانی میں چھ سال فوج اور چھ سال پولیس میں نوکری کی۔ آپ 97 برس کی عمر میں 1986ء میں اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کا مزار مینگن چکوال میں واقع ہے۔ سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج چکوال و نامور عالم دین پروفیسر سید اقبال حسین شاہ ہمدانی آپ کے صاحبزادے ہیں۔

پیر سید ہاشم دریا ہمدانیؒ (بہک میکن ضلع سرگودھا)

آپ انگہ وادی سون میں حضرت سلطان بخش ہمدانیؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب 8 پشت پر جا کر سلطان الاولیا سخی سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ سے جا ملتا ہے۔ آپ نے دینی تعلیم کا سلسلہ گھر سے شروع کیا اور پھر اپنے ماموں شاہ غلام قادرؒ کے پاس قصبہ جوئیہ ضلع خوشاب تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے اپنے ماموں شاہ غلام قادرؒ سے سلسلہ طریقت کا فیض حاصل کیا۔ اور اپنے ماموں کے حکم پر شاہ پور صدر ضلع سرگودھا میں سکونت اختیار کی۔ یہاں آپ کی کرامات کے چرچے عام ہوئے۔ شاہ پور و گرد و نواح کی کثیر تعداد آپ کے حلقہ مریدین میں شامل ہوئی۔ آپ کے اپنے عقیدت مندوں پر کافی احسانات ہیں۔ آپ نے اپنی 2 مربع زمین اپنے عقیدت مندوں میں تقسیم کر دی اور پھر شاہ پور سے ہجرت کر کے 54 چک جو موضع چکیاں کے قریب ہے، وہاں اپنا مسکن بنایا۔ اور پھر آپ نے یہاں کی 5 مربع زمین اپنے عقیدت مندوں اور غریبوں میں تقسیم کر دی۔ پھر یہاں سے ہجرت کر کے بہک میکن (جھنگ روڈ نزد 92 موڑ) میں آباد ہوئے اور پھر ساری زندگی دعوت دین و دعوت ولاء میں گزار دی۔ بہک میکن شریف میں آپ کو دربار شریف کے لئے ایک ایکڑ زمین مقامی زمیندار ستار بلوچ نامی شخص نے دی، جو آپ کا عقیدت مند تھا۔ بہک میکن و اطراف کے لوگ کثیر تعداد میں میں آپ کے عقیدت مند ہیں۔ آپ کی اولاد سے ایک بیٹا جو بچپن میں فوت گیا، ایک بیٹی تھی جو نوجوانی کی عمر میں انتقال کر گئی تھی۔ آپ کے بعد آپ کا سلسلہ آپ کی زوجہ نے چلایا اور پھر اس کے انتقال کے بعد آپ کا سلسلہ آپ کے بھتیجے سید ولایت شاہ ہمدانی ابن سید قاسم شاہ ہمدانی کے پاس رہا۔ آپ کے 5 بھائی تھے۔ 2 بھائی بہک میکن میں مدفون ہیں، ایک بھائی انگہ میں جبکہ 2 بھائی خالق آباد میں مدفون ہیں۔ سید ولایت شاہ نے آپ کا مزار بنوایا اور مزار سے ملحق مسجد تعمیر کی اور پھر سید ولایت شاہ بھی انتقال کر گئے، ان کی قبر بھی آپ کے مزار میں ہے۔ پیر ولایت شاہ کے بعد سید زوار حسین شاہ ہمدانی سجادہ نشین بنے اور پھر ان کی وفات کے بعد اب سید مجتبیٰ حسین شاہ ہمدانی سجادہ نشین ہیں۔ سید زوار شاہ صاحب کے پاس دور دراز سے لوگ دم کروانے آتے ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی ہے۔ کچھ عرصے قبل ایک عیسائی نے آپ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔

اللہ پاک اس خانوادہ کے مرحومین اور سید ہاشم دریا ہمدانیؒ کے مزار پر رحمتوں کا نزول کرے۔ آمین

قلندر زماں باوا الحافظ سید پیر شاہ ہمدانیؒ (دربار عالیہ حسینیہ ہمدانیہ بہک میکن شریف سرگودھا)

قلندر زماں باوا الحافظ پیر شاہ ہمدانیؒ کی ولادت وادی سون انگہ شریف میں پیر سید قاسم شاہ ہمدانی کے گھر ہوئی۔ آپ کی والدہ اعوان خاندان سے تھیں۔ آپ کے نانا کا نام ماجھی خان اعوان تھا۔ آپ کی شادی دستار علی شاہ ہمدانی کی دختر سے ہوئی۔ آپ کے 5 بیٹے اور ایک بیٹی تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے سید زوار حسین شاہ بچپن میں انتقال کر گئے تھے۔ آپ کا مزار انگہ میں ہے۔ آپ کو اللہ نے ایک اور بیٹے سے نوازا جن کا نام آپ نے زوار حسین شاہ رکھا جو کہ ابھی بھی دربار عالیہ پیر ہاشم دریا ہمدانی کے سجادہ نشین ہیں۔ باوا پیر شاہ سرکار بچپن سے درویش مزاج اور ولی کامل تھے۔ آپ گھر سے 14 سال دینی تعلیم کی خاطر غائب رہے۔ جب آپ کا ایک امیرزادے

ڈھا کہ وادی سون کے ذریعے پتہ چلا تو آپ لکھنو بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ کے مدرسے میں زیر تعلیم تھے۔ آپ کے بھائی پیر ولایت شاہ ہمدانی آپ کو واپس لائے۔ آپ نے اپنی باقی زندگی بہک شریف، ناڑی، اراڑا، نلی، کٹھہ میں گزاری۔ آپ کے زیادہ تر مرید ناڑی، اراڑا، نلی میں ہیں۔ آپ کی بہت سی کرامات ہیں۔ آپ کی دعا سے بہت سے قیدی قید سے رہا ہوئے، بے اولاد لوگوں کو اولادِ نرینہ ملی، بہت سے جھگڑے ختم ہوئے۔ آج بھی آپ کے مزار پر لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ آپ کا انتقال 1980ء کی دہائی میں ہوا۔ آپ کا مزار بہک میکن شریف میں دربار شریف پیر سید ہاشم دریا ہمدانیؒ کے شمال مغرب کی جانب ایک چوکھنڈی میں ہے۔

اولاد و اخفاء سادات ہمدانیہ بہک میکن: بہک میکن شریف میں تین بزرگان (پیر سید ولائت شاہ ہمدانی، پیر سید باوا پیر شاہ ہمدانی، پیر سید شرف شاہ ہمدانی) کی اولاد رہائش پذیر ہے۔

پیر سید ولائت شاہ ہمدانی کی دختران تھیں۔ پیر سید باوا پیر شاہ ہمدانی کے 5 بیٹے ایک بیٹی تھی۔ سید منظور شاہ ہمدانی انتقال کر گئے ہیں۔ آپ شاعر اور صومالیہ میں روزگار کیخاطر مقیم تھے۔ آپ کو صومالیہ میں شہید کر دیا گیا۔ آپ انگہ کے مشہور شاعر احمد ندیم قاسمی کے کلاس فیلو تھے۔ آپ نے 2 شادیاں کیں آپ کی اولاد نہیں ہے۔ سید صابر حسین شاہ ہمدانی فوج سے صوبے دار ریٹائرڈ ہوئے۔ عوامی تحریک کی طرف سے صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ ضلع سرگودھا کے قائمقام وائس چیئرمین رہے۔ آپ کے ایک بیٹے سید شاہ علی حسنین ہیں جو کہ اٹلی میں ہوتے ہیں۔ آپ نے بھی وائس چیرمین کا الیکشن لڑا۔

پیر سید زوار حسین شاہ ہمدانی: سید زوار حسین شاہ ہمدانی 1943ء میں انگہ وادی سون میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آرمی میں بھرتی ہوئے۔ 1971ء میں بنگلہ دیش میں 3 سال تک جنگی قیدی رہے، وہاں سے رہا ہونے کے بعد اپنے ملک واپس آئے اور اپنے چچا و سسر سید ولایت شاہ سے فیض و معرفت حاصل کی۔ دربار پیر ہاشم دریاؒ کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ آپ کے دم میں بہت اثر تھا، آپ نے بہت سے لاعلاج مریضوں کو بحکم الٰہی اپنے دم سے ٹھیک کیا۔ ملک بھر سے بالخصوص کینسر کے مریض اپنے مرض کے علاج کیلئے آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ سجادہ نشین دربار عالیہ بہک میکن تھے۔ آپ اپنے چچا سید ولائت شاہ ہمدانی کے داماد تھے۔ آپ دسمبر 2022ء میں دنیا سے پردہ فرما گئے۔ آپ کے 6 بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ پیر سید فخر سبطین شاہ ہمدانی پیری مریدی سے وابستہ ہیں۔ پیر سید نور ثقلین شاہ ہمدانی مجذوب فقیر سید ہیں۔ پیری مریدی کا وسیع سلسلہ ہے۔ سید ولائت شاہ ہمدانی دبئی میں مقیم ہیں۔ سید عمران حیدر ہمدانی کاروبار سے وابستہ ہیں۔ سید آغا عباس ہمدانی فوڈ انسپکٹر ہیں۔ چھوٹے بیٹے پیر سید مجتبیٰ حیدر ہمدانی اپنے والد محترم کے شانہ بشانہ خلق خدا کی خدمت میں مصروف ہیں۔ پیر سید ظہور حسین ہمدانی فوج سے صوبے دار کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ 5 سال سعودیہ میں فوج کی طرف سے بمعہ فیملی رہے۔ آپ کے 4 بیٹے ہیں۔

سید دائم ظہور ہمدانی نادرہ میں ہیں۔ سید منظور حسین شاہ ہمدانی ائیرفورس میں ہیں۔ سید عون ظہور ہمدانی دبئی میں مقیم ہیں۔ سید صفدر ظہور ہمدانی گورنمنٹ سروس کرتے ہیں۔ سید ولائت شاہ ہمدانی اور پیر سید باوا پیر شاہ ہمدانی کے تیسرے بھائی باوا پیر شرف شاہ ہمدانی کی اولاد بھی بہک میکن میں مقیم ہے۔ باوا پیر شرف شاہ ہمدانی کے ایک بیٹے سید منور شاہ ہمدانی تھے۔ سید منور شاہ ہمدانی فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد پیری مریدی سے وابستہ رہے۔ زمیندارہ بھی کیا اور الیکشن میں بھی حصہ لیا اور جیتے۔ آپ مقرر بھی تھے۔ 10 محرم کو شہادت علی اکبرؑ بہت وجد سے پڑھتے تھے۔ دوران تقریر بے ہوش ہو کر گرے اور جانبر نہ ہو سکے۔ آپ کے 3 بیٹے تھے۔ ایک بیٹا عین

جوانی میں انتقال کر گئے ان کا نام پیر شاہ تھا۔ بڑے بیٹے نذر شاہ ہمدانی سٹیٹ لائف میں ملازم ہیں۔ چھوٹے بیٹے سید مظہر شاہ پیری مریدی سے وابستہ ہیں۔

بحوالہ: پیر سید ظہور حسین شاہ ہمدانی و پیر سید مجتبٰی ہمدانی آف دربار عالیہ حسینیہ ہمدانیہ بہک میکن شریف سرگودھا

سید سخی شہابل شاہ ہمدانی سرکار (مزار شریف لاوہ)

اپنے وقت کے ولی، صاحب کرامت، صاحبِ کشف بزرگ سید سخی شہابل شاہ ہمدانیؒ، شاہ علی مددؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار بھی صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ 12 ویں پشت پہ جا کر آپؒ کا نسب سید احمد کبیر شاہ بلاول نوری ہمدانیؒ سے ملتا ہے۔ سرکار شہابل شاہؒ نے ساری زندگی پیدل سفر کیا۔ آپ کی کرامات بہت زیادہ ہیں جن میں خاص کہ آپ پورا پورا دن اپنے مریدوں کے ساتھ پیدل سفر کرتے اور کئی دن تک پہاڑوں، جنگلوں میں گزارتے تھے اور پورا پورا مہینہ بغیر سوئے اور بغیر کچھ کھائے پیئے سفر کرتے تھے۔ ایک دفعہ سرکار میانوالی تشریف لے گئے تو آپ کی میانوالی پہنچنے کی اطلاع مولانا بندیالوی کو ہوئی، جو میانوالی کے مشہور عالم تھے۔ اس عالم کو آپ کی بزرگی پر شک تھا۔ اس نے اپنے شاگرد کو کہا کہ جب میں شہابل شاہ سرکارؒ سے بات کرنے لگوں تو آپ سرکار کے پیچھے جا کر درود پڑھنا۔ اگر انہوں نے پیچھے دیکھا تو یہ اصل سید ہیں اور اگر نہ دیکھا تو یہ نقلی ہیں۔ اس کے علامہ بندیالوی اور اس کا ساتھی سرکار شہابل شاہؒ سے ملاقات کے لئے پہنچے تو فوراً سرکار مولانا سے مخاطب ہوئے کہ میرا اصل نقل دیکھنے آیا ہے۔ یہ بات سنتے ہی مولانا چونکے اور سرکار شہابل شاہؒ کے قدموں میں گر پڑے۔ ایک اور واقعہ ڈیرہ اسماعیل خان سے حجاج کرام کا قافلہ لاوہ میں آیا اور سرکار شہابل شاہؒ کی زیارت پوچھتے ہوئے گدی نشین سید فاضل شاہ ہمدانی کے پاس پہنچا اور کہا کہ ہم نے شہابل شاہ سرکارؒ سے ملاقات کرنی ہے، انہوں نے ہمارے ساتھ حج کیا ہے جبکہ سرکار کا وصال 1998ء میں ہو گیا ہے، یہ بات سن کر سب حیران ہو گئے۔ اس کے علاوہ بہت سے سرکار کے معجزے ہیں۔ سرکار شہابل شاہؒ کے مریدین کا ایک وسیع حلقہ ہے، پنجاب سے لے کر سندھ تک اک وسیع علاقہ آپ کا مرید ہے۔ آپؒ کا وصال یکم محرم 1998ء کو ہوا۔ آپؒ کا مزار دندہ شاہ بلاول سے 6 کلومیٹر کے فاصلے پر لاوہ شہر میں ہے۔ آپ کا عرس 2،3 محرم کو منعقد ہوتا ہے۔

السید شاہ شرف ہمدانی بن السید ستار شاہ ہمدانی (لاوہ شریف)

آپ سادات ہمدانیہ لاوہ سے تعلق رکھتے تھے۔ السید شہابل شہنشاہ بادشاہ آپ کے چچا السید علی مدد شاہ کے بیٹے تھے۔ جس طرح میں نے سرکار شہابل بادشاہ کی طرح کوئی صاحب جذب ولی کامل نہیں دیکھا بعینہ حضور شاہ شرف جیسا کوئی صاحب سلوک ولی دیکھنے کو نہیں ملا۔

آپ بمعہ اہل و عیال لاوہ سے مٹھہ کھوہ قائد آباد خوشاب مقیم ہوئے۔ آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ 1980ء میں آپ نے

سرگودھا میلہ منڈی سے 84000روپے میں ایک بیش قیمت گھوڑی خریدی اور بھوپال 65 چک کوٹ مومن تشریف لے گئے، وہاں ایک پیش امام، جو جاننے والا تھا، نے گھوڑی کی تعریف شروع کر دی، آپ نے فرمایا کیا تمھیں پسند ہے،اس نے کہا پسند تو بہت ہے مگر میں غریب ایسی گھوڑی کب لے سکتا ھوں، آپ گھوڑی سے اتر پڑے اور باگ اس کے ہاتھ میں دیدی۔اب وہ مولوی حیرت زدہ ہو کرشام کو آپ کے مرید راجہ کرم الٰہی کے گھر گیا اور ماجرا سنایا۔کرم الٰہی نے کہا ایک دو ماہ میں گھوڑی کی خدمت کروں گا پھر ٹرک بنا کر مٹھہ کھوہ چھوڑ جائیں گے الغرض راجہ کرم الٰہی اور وہ مولوی دو ماہ بعد گھوڑی مٹھہ کھوہ لے گئے۔آپ نے فرمایا کرم الٰہی،مولوی تو شاید مجھے نہیں جانتا مگر تم تو راھنہ سادات سے تعلق رکھتے ہو۔میں شاہ بلاول ہمدانیؒ کا فرزند اور سید ہوں۔ہم جسے جو چیز دے دیں،بس دے دیتے ہیں۔مولوی نے عرض کیا نہ میرے پاس باندھنے کی جگہ، نہ چارہ۔آپ نے فرمایا دیکر لینا ہماری روایت نہیں۔اگر رکھنی مشکل ھے تو بیچ کر اپنے بچوں کی ضرورتیں پوری کرلو۔آپ مٹھہ کھوہ قائد آباد میں آسودہ خاک ہیں۔آپ کے تین بیٹے سید شاہ جندوڈا ہمدانی، سید بہادر شاہ ہمدانی، سید عالم شاہ ہمدانی ہوئے۔السید شاہ جن وڈا ہمدانی کی اولاد مصطفےٰ آباد بھکی وادی سون میں آباد ہے۔بہادر شاہ کے بیٹے (شاہ شرف ہمدانی، علی مدد ہمدانی، سید احمد شاہ ہمدانی، نصیر الدین ہمدانی) ڈیرہ پیراں مٹھہ کھوہ قائد آباد آباد میں آباد ہیں۔سید عالم شاہ بن شاہ شرف کے بیٹے (سید گلاب شاہ ہمدانی اور سید ستار شاہ ہمدانی) بھی مٹھہ کھوہ ڈیرہ پیراں میں آباد ہیں۔

سید لیاقت حسین شاہ ہمدانی ابن سید عنایت شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ لاوہ تلہ گنگ)

آپ سید عنایت حسین شاہ ہمدانی بن سید ہدایت شاہ ہمدانی کے ہاں راہنہ سادات میں متولد ہوئے۔سید عنایت شاہ ہمدانی راہنہ سادات سے ہجرت کر کے لاوہ شہر میں آباد ہوئے۔آپ آرمی ملازم تھے۔آپ کے دو فرزند ہوئے۔سید ولایت شاہ اور سید لیاقت شاہ۔سید ولایت شاہ ہمدانی کی اولاد راہنہ سادات میں مقیم ہے جبکہ سید لیاقت شاہ ہمدانی کی اولاد لاوہ شہر میں ہے۔سید لیاقت شاہ مرحوم بھی پاکستان آرمی سے منسلک تھے۔1992ء میں انتقال ہوا۔آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندوں سے چلا۔سید بابر شاہ ہمدانی جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا۔اور پھر سلسلہ روزگار کے لیے پاکستان آرمی سے منسلک ہوئے۔اس وقت ایک حساس ادارے میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔سید واجد شاہ ہمدانی نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی اور پھر پاکستان ایئرفورس سے منسلک ہوئے ۔ موجودہ وقت میں ائیر ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔ تیسرے فرزند شہروز ہمدانی نے ایم بی اے تک تعلیم حاصل کی اور اس وقت کراچی میں قیام پذیر ہیں۔

سید زمان شاہ ہمدانی ابن سید ہادی شاہ ہمدانی و تاریخ انگہ شاہ بلاول (انگہ شاہ بلاول ضلع خوشاب)

موضع انگہ معروف بزرگ حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کی رہائش گاہ واقع ہے۔اور حضرت قبلہ دادا صاحب نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ یہی گزارا۔بزرگان سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول کے مطابق ایک وقت میں یہ علاقہ ہمدانی

سادات کا مرکز ہوا کرتا تھا۔اور اسی علاقہ سے سادات ہمدانیہ کے بزرگان دوسرے علاقہ جات میں رشد وہدایات کے لیے ہجرت کر گئے۔حضرت سخی نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کا گھر بھی یہیں واقع ہے جو بقول سید فخر عباس ہمدانی و دیگر بزرگان وہ گھر متولی دربار عالیہ حضرت شہابل شاہ سرکارؒ لاوہ باوا سید فاضل شاہ ہمدانیؒ کی خاندانی وراثت میں آیا۔جسے انہوں نے اوران کی اولاد نے بطور تبرکاً محفوظ کیا ہوا ہے۔ہمدانی سادات کے متبرک مقامات اور گڑھ کی بدولت یہ علاقہ انگہ سے انگہ شاہ بلاول کے نام سے مشہور ہے۔اسی علاقے انگہ شاہ بلاول میں حضرت سخی نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے اور یہیں آپ کا وصال ہوا۔اور آپ کی خواہش کے مطابق آپ کو دندہ شاہ بلاول میں دفن کیا گیا۔حضرت سخی نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ نے اپنے آخری ایام میں یہیں اپنے فرزندگان کو جمع کیا تھا۔اور اپنا سارا فیضان اپنی اولاد میں بالترتیب تقسیم کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ مختلف علاقہ جات میں پھیل کر رشد وہدایت کا کام جاری رکھیں۔آپؒ کی کچھ اولاد یہیں مقیم رہی اور ساتھ ساتھ علاقہ بھر میں رشد وہدایت کے ساتھ اہل علاقہ میں پیغام آل محمدؐ وولایت جناب مرتضیٰؑ کو عام کیا۔زمانہ قدیم سے یہ سادات ہمدانیہ اپنے بزرگان کی روایات پر عمل کرتے ہوئے پیغام ولاوعزا کو عام کیے ہوئے ہیں۔کچھ بزرگان کے حالات وواقعات درج ذیل ہیں۔

احوال سید زمان شاہ ہمدانی ابن سید ہادی شاہ ہمدانی: حضرت سید زمان شاہ ہمدانی ابن سید ہادی شاہ ہمدانی اپنے وقت کے پرہیزگار عبادت گزار بزرگ تھے۔سادہ پسند زندگی گزاری۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزندگان سید سردار شاہ ہمدانی،سید فیض علی شاہ ہمدانی اور سید میر حسین شاہ ہمدانی مذکور تھے۔

سید سردار شاہ ہمدانی ابن سید زمان شاہ ہمدانیؒ عبادت گزار بزرگ تھے۔سادہ ومعقول زندگی گزاری سلسلہ نسل چار فرزندگان سید کرم شاہ ہمدانی۔سید چن پیر شاہ ہمدانی۔سید جعفر شاہ ہمدانی اور سید حیدر شاہ ہمدانی سے چلا۔سید چن پیر شاہ ہمدانی ابن سید سردار شاہ ہمدانی انگہ شاہ بلاول کی معزز شخصیت تھے۔عبادت گزار وصوم وصلوٰۃ کی پابند بزرگ تھے۔ساری زندگی انگہ شاہ بلاول گزاری اور وہیں مدفن ہیں۔سید امیر حسین شاہ ہمدانی ولد سید چن پیر شاہ ہمدانی نے آغاز عمر انگہ شاہ بلاول گزاری بعدازاں جوہرآباد رہائش پذیر تھے۔آپ کے مریدین پنجاب اور کراچی میں کافی تعداد میں ہیں۔آپ انگہ شاہ بلاول میں مدفن ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید صفدر شاہ ہمدانی مذکور ہے۔سید صفدر حسین شاہ ہمدانی ولد سید امیر حسین ہمدانی اپنے علاقے کی کاروباری سیاسی وسماجی شخصیت کے طور پر معروف ہیں۔شائستہ مزاج وپرکیف شخصیت کے مالک ہیں۔جوہرآباد میں رہائش پذیر ہیں اور جوہرآباد میں ہی موٹر کار ڈیلر کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔میانوالی روڈ جوہرآباد میں پاک موٹرز کے نام سے شوروم کے مالک ہیں۔

بحوالہ: سید صفدر شاہ ہمدانی (پاک موٹرز جوہرآباد خوشاب)

سید ستار شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول)

آپؒ 1926ء میں سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول کی مشہور شخصیت سید ہادی حسین شاہ کے گھر متولد ہوئے۔آپ باوا سید فاضل شاہ ہمدانی کے بڑے بھائی تھے۔آپؒ نے 1982ء میں اس دنیا سے وصال فرمایا۔آپ کا مزار موضع نلی ملوال میں واقع ہے۔آپ کے

مزار مبارک پر ایک پتھر موجود ہے جس کے بارے میں روایت ہے کہ اس پتھر پر دادا جی بابا شاہ بلاول نوری سلطانؒ کا ہاتھ کا نشان ہے۔جس سے پانی نکلا تھا اور پھر آپ نے اسے بند کر دیا تھا۔یہی پتھر آپ کی تربت کے پاس موجود ہے۔آپ کے مزار کے احاطہ میں آپ کی والدہ سمیت آپ کے چھوٹے بھائی سید قادر شاہؒ کا مزار ہے۔سید اسد عباس ہمدانی اور سید ہادی حسن ہمدانی آپ کے بھتیجے ہیں اور باوا فاضل شاہ ہمدانی مرحوم کے فرزند ہیں۔

سید فاضل شاہ ہمدانی (انگہ) (درگاہ عالیہ سخی شہنشاہ سید شہابل شاہ ہمدانیؒ سرکار)

سید فاضل شاہ ہمدانی 1940ء میں سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول کے عظیم روحانی بزرگ پیر سید ہادی شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد زمینداری سے وابستہ ہوئے۔اور ساتھ پیری فقیری کا سلسلہ بھی چلاتے رہے۔آپ مشہور شخصیات و بزرگان سادات ہمدانیہ سید عبدالستار شاہ ہمدانی و سید پیر عبدالقادر شاہ ہمدانی کے چھوٹے بھائی تھے۔آپ کے خانوادے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے پاس دو اعزازات ہیں۔1۔انگہ شاہ بلاول میں جو حضرت سخی سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ کا گھر جس میں سرکار بابا جیؒ نے زندگی کے آخری ایام گزارے اور اسی گھر میں دنیا فانی سے پردہ فرمایا تھا۔یہ گھر باوا سید فاضل شاہ کی ملکیت ہے۔اور دوسرا اعزاز قلندر زماں سخی سید شہابل شاہ ہمدانی سرکارؒ کے مزار کے خادم اور متولیت بھی۔آپ لاوہ میں مقیم رہے اور ہر سال سرکار شہابل شاہ ہمدانیؒ کا عرس مبارک یکم محرم سے چار محرم تک منعقد کرواتے رہے۔پورے ملک سے آئے ہوئے زائرین سخی شہابل شاہ ہمدانیؒ کی خدمت اور لنگر پانی کا وسیع انتظام کرتے۔آپ کا انتقال نومبر 2021ء میں ہوا۔آپ کے بعد اب دربار کا انتظام و انصرام آپ کی اولاد کے سپرد ہے۔

سید غلام علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول خوشاب)

سید غلام علی شاہ ہمدانی (1923ء تا 1986ء) کا تعلق وادی سون کے خوبصورت گاؤں انگہ شاہ بلاول سے تھا۔آپ پولیس کے محکمے سے ایک اکاونٹنٹ کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔پروردگار نے انہیں تین بیٹوں سے نوازا،جن کے نام سید امجد علی شاہ ہمدانی،سید غلام عباس ہمدانی اور سید دلاور حسین شاہ ہمدانی (مرحوم) ہیں۔سید امجد علی شاہ ہمدانی سب انسپکٹر پولیس کے طور پر ریٹائر ہوئے۔آپ جوہر آباد میں مقیم ہیں اور دینی و مذہبی حلقوں میں نہ صرف تبلیغ و درس کے حوالے سے نہایت سرگرم ہیں بلکہ ایک کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔

سید غلام عباس شاہ ہمدانی 1959ء میں بہاولپور میں پیدا ہوئے۔بارھویں پشت میں ان کا شجرہ سید سلطان احمد شاہ بلاولؒ سے ملتا ہے۔آپ نے کالج کی سطح تک تعلیم سرگودھا سے حاصل کی۔پھر پاکستان آئل فیلڈ اور برطانیہ کے زیرِ اشتراک ''کے سی اے کمپنی'' سے ڈرلنگ انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔1982ء میں ''پاکستان آئل فیلڈ راولپنڈی'' سے ملازمت کا آغاز کیا اور گیارہ سال تک اپنی خدمات پیش کرنے کے بعد 1993ء میں ٹول پُشر کی حیثیت سے اس ملازمت سے علیحدگی اختیار کی۔یہ سفر کا اختتام نہیں تھا

بلکہ اک نئی اُڑان کا وقت تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ ''نیشنل ڈرلنگ کمپنی ابوظہبی'' میں رِگ منیجر کے طور پر منتخب ہوئے۔ ابتدا میں صحرائی اور پھر آف شور رِگ پر 2009ء تک تن دہی سے فرائض سرانجام دیتے ہوئے۔ 2009ء میں وطن واپسی کا ارادہ کیا اور ''پی او ایل آئل کمپنی راولپنڈی'' میں ڈرلنگ سپریٹنڈنٹ کا عہدہ سنبھالا۔ 2014ء میں ''او ایم وی آسٹریلیئن گیس کمپنی'' کے اسلام آباد آفس میں فیلڈ آپریشنز کے انچارج رہے اور آسٹریلین اور جرمن سائیٹ منیجروں کو سپروائز کیا۔ بعد ازاں 2019ء میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ لے لی۔ اللہ تعالیٰ نے سید غلام عباس ہمدانی صاحب کو تین بیٹوں سے نوازا۔ بڑے بیٹے سید زین عباس ہمدانی ایروسپیس انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کرنے اور بین الاقوامی سطح پر کئی ٹریننگ لینے کے بعد ''نیس کام'' میں منیجر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سید علی عباس ہمدانی یونیورسٹی آف لندن سے ایل ایل بی آنرز کی ڈگری لینے کے بعد ''ٹی ایم یو سی'' میں قانون پڑھا رہے ہیں اور مزید اعلیٰ تعلیم کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چھوٹے بیٹے سید حیدر عباس ہمدانی نے حال ہی میں اے لیول مکمل کیا ہے اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے یونیورسٹی میں داخلہ لیں گے۔

سید اقبال حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول خوشاب)

آپ 1951ء میں وادی سون کے ایک گاؤں نوشہرہ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں سے حاصل کی جبکہ آپ کا آبائی گاؤں انگہ شاہ بلاول ہے۔ بارھویں پشت میں آپ کا شجرہ سید سلطان احمد شاہ بلاول سے ملتا ہے۔ جب آپ ۴ سال کے ہوئے تو آپ کے والد سید محبوب شاہ ہمدانی کا انتقال ہو گیا جو ایک نہایت بہادر اور خدا ترس انسان تھے۔ انہیں ان کے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔ والد کی وفات کے بعد دادی اماں اور والدہ نے چاروں بہن بھائیوں کی پرورش کی اور مٹھہ ٹوانہ (تحصیل و ضلع خوشاب) منتقل ہو گئے۔ آپ کے بڑے بھائی سید کرم حسین ہمدانی زمینوں کی دیکھ بھال کرتے تھے جبکہ دوسرے بھائی سید شاہ سوار ہمدانی فوج میں تھے۔ تعلیم مکمل ہونے کے بعد آپ بھی فوج میں بھرتی ہوئے اور ۱۹۷۱ کی پاک بھارت جنگ کے دوران اپنی خدمات پیش کیں۔ بعد ازاں پاک فوج کی جانب سے سعودی عرب میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ ان خدمات کے پیشِ نظر افواجِ پاکستان کی جانب سے ۱۳ تمغے اپنے سینے پر سجائے، جن میں تمغۂ خدمت ملٹری سرِفہرست ہے۔ تمام تر جانفشانی سے مدتِ ملازمت مکمل کرنے کے بعد آپ 2000ء میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے اس شوق کی تکمیل کے لیے وقت ملا اور اپنی اسلامی کتابوں پر مشتمل لائبریری میں مزید کتابوں کے اضافے کیے۔ سادہ دیہی زندگی سے محبت کے پیشِ نظر شہر میں رہائش کے باوجود زیادہ تر وقت اپنے گاؤں کی سرزمین پر گزارنا پسند کیا۔ اپنے دوستانہ مزاج کی وجہ سے آپ بچوں اور بڑوں کی محفلوں میں یکساں مقبول تھے۔ اپنے بچوں، پوتے پوتیوں اور نواسی نواسوں سے دوستی مثالی تھی۔ لڈو کی گیم کھیلنی ہو، کرکٹ سے متعلق بات چیت ہو یا قصّے کہانیاں سننی ہوں بچے ان کے ساتھ ہمیشہ پُر جوش رہتے تھے۔ اگر کسی تاریخی یا دینی مسئلے سے متعلق معلومات درکار ہوتیں، شجرے کے بارے میں جاننا ہوتا، فوج یا زمینوں سے متعلق قانونی چارہ جوئی کے مراحل ہوتے، آپ ان تمام معاملات کے حوالے سے اپنی ذات میں ایک ادارہ تھے۔ یہ چمکتا ستارہ اچانک ڈوب گیا، دسمبر 2022ء میں حرکتِ قلب بند ہونے کے باعث وفات پا گئے۔ آپ کے تینوں فرزند زندگی کے مختلف پیشوں سے منسلک

ہیں۔ بڑے بیٹے سید حماد رضا ہمدانی رئیل اسٹیٹ کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ سید عون رضا ہمدانی آئل اینڈ گیس کے کوالٹی ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں جبکہ سید محمد محبوب رضا ہمدانی پاک فوج میں میجر کے عہدے پر فائز ہیں۔

ولیہ کاملہ اماں سیدہ برہان بی بیؒ (مزار مبارک چک 10 / 29 آر ضلع خانیوال)

ولیہ کاملہ اماں سیدہ برہان بی بیؒ تقریباً 1870ء کی دہائی میں بزرگ ولی اللہ سید محمد شاہ ہمدانیؒ ابن قطب الزماں سید گلاب شاہ ہمدانیؒ (مدفن لاوہ) کے گھر متولد ہوئیں۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے والدین دونوں ولی اللہ، دادا قطب الزماں، بہن اماں سیدہ گاماں بی بیؒ (والدہ سرکار شہابل شاہ لاوہؒ)، بھائی سید جیون شاہ ہمدانیؒ ولی اللہ، شوہر سید محمد شاہ صوفیؒ بھی ولی اللہ تھے۔ آپ کی پرورش ولایت وفقر کے پاکیزہ ماحول میں ہوئی۔ آپ نیک صفت، پارسا، صوم وصلوۃ کی، ذکر واذکار کی پابند خاتون تھیں۔ آپ سرکار شہابل شاہ ہمدانیؒ کی سگی خالہ تھیں۔ جبکہ آپ کے شوہر سید محمد شاہ صوفیؒ بن شاہ شرف، سرکار شہابل شاہ ہمدانیؒ آف لاوہ کے سگے چچا تھے۔ آپؒ لاوہ ضلع چکوال سے ہجرت کر کے چک 10 / 29 آر ضلع خانیوال تشریف لائیں۔ اور یہاں فیضان آل محمدؐ کے چراغ جلائے۔ آپ کی ریاضت وعبادت دیکھ کر اہل علاقہ کی ایک بڑی تعداد میں خواتین آپ کی معتقد ہوئیں۔ آپ صاحب کشف و کرامت خاتون تھیں۔ آپ کی زندگی میں اور دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد بھی آپ کی کرامات کا تسلسل جاری وساری ہے۔ آپ نے 12 ربیع الاول 1920ء کو اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ کو آپ کے گھر ساتھ چک 10 / 29 آر ضلع خانیوال میں دفن کیا گیا۔ جہاں آپ کا ایک خوبصورت ودلکش مزار مبارک دربار ہمدانیہ خانیوال کے نام سے مشہور معروف ہے۔ آپ کی کرامات کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔

کرامت نمبر 1۔ دربار ہمدانیہ مزار مبارک اماں سید برہان بی بیؒ کی یہ کرامت مشہور ہے کہ اگر کوئی قیدی یا اس کے لواحقین سات جمعراتیں اس مزار مبارک کا سلام کرے تو وہ قیدی بحکم ربی جلد رہا ہو جاتا ہے۔ ایسے بے شمار واقعات عام ہیں۔

کرامت نمبر 2۔ بے اولاد خواتین سات جمعراتیں اس مزار مبارک کا سلام کریں تو بحکم خدا پروردگار انہیں اولاد سے نوازتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی بیمار لاچار وضرورت منداس مزار مبارک کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہو چکے ہیں۔

اماں سیدہ برہان بی بیؒ کے سلسلہ نسل سے دو دختران اور ایک فرزند سید امیر شاہ ہمدانیؒ تھے۔ آپ کا مزار مبارک چک 10 / 29 آر ضلع خانیوال سڑک کے کنارے واقع ہے۔ اس مزار مبارک میں آپ کے خاندان کے اور لوگ بھی دفن ہیں جن میں آپ کا بیٹا سید امیر شاہ ہمدانیؒ اور آپ کا پوتا معروف استاد سید اقبال شاہ ہمدانیؒ مدفون ہیں۔ ہر سال 12 ربیع الاول کو آپ کا عرس مبارک سجادہ نشین دربار عالیہ پیر سید شاہ علی فرزند ہمدانی کے زیر انتظام منعقد ہوتا ہے۔ اللہ کریم اس مزار مبارک پر اپنے فضل وکرم کی برسات فرمائے۔ آمین

سید محمد شاہ ہمدانیؒ مرحوم و خانوادہ (سادات ہمدانیہ دربار بی بی برہان شاہؒ خانیوال)

آپ سید شاہ شرف ہمدانی کے گھر تحصیل لاوہ میں متولد ہوئے۔ آپ صاحب کشف، پابند صوم وصلوۃ اور عابد شب بزرگ تھے۔ آپ کے والد سید شاہ شرف بھی اپنے وقت کے بلند پایہ بزرگ تھے۔ آپ کے خانوادے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس خانوادے میں یکے بعد دیگر بزرگ گزرے۔ سید محمد شاہ سمیت دیگر بھائی شاہ علی مدد (والد محترم سخی شہابل شاہ سرکارؒ) باوا ستار شاہ اور سید جیون شاہ بھی بلند پایہ بزرگ تھے۔ غوث الزمان شہنشاہ شہابل شاہ سرکارؒ آپ کے سگے بھتیجے تھے۔ آپ کا وصال موجودہ تحصیل لاوہ میں ہوا۔ آپ لاوہ میں گورنمنٹ ہائی اسکول کے ساتھ والے قبرستان اپنے والد بھائی شاہ علی مدد کے ساتھ مدفن ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید امیر شاہ ہمدانی تولد ہوئے۔

سید امیر شاہ ابن سید محمد شاہ لاوہ میں متولد ہوئے۔ آپ بھی نیک سیرت بزرگ تھے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد اپنی والدہ سیدہ برہان بی بیؒ اور ماموں سید جیون شاہ کے ہمراہ خانیوال آ گئے تھے۔ آپ نے 1984ء میں وصال فرمایا۔ آپ سخی شہنشاہ شہابل شاہ سرکارؒ کے چچازاد اور خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید اقبال حسین شاہ تھے۔

سید اقبال حسین شاہ ہمدانی ابن سید امیر شاہ 1942ء میں لاوہ میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ ایم اے انگلش و فارسی کرنے کے بعد بطور استاد بھرتی ہوئے۔ اور 2002ء میں خانیوال کے ہائی اسکول سے بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ ہوئے۔ مذہبی و سیاسی شخصیت تھے۔ علاقے بھر میں نسبی شرافت اور بطور معلم کافی عقیدت تھی۔ جنوری 2010ء میں انتقال ہوا۔ سلسلہ نسل سے 4 فرزند اور 3 دختران مذکور ہیں۔

سید فرزند علی شاہ ہمدانی ابن سید اقبال حسین شاہ ہمدانی: آپ سید اقبال شاہ کے سب سے بڑے فرزند ہیں۔ 1973ء میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں، پیشہ کے لحاظ سے زمیندار ہیں اور دربار ہمدانیہ کے سجادہ نشین ہیں۔ دربار شریف کی خدمت میں مصروف عمل رہتے ہیں۔ سلسلہ نسل میں ایک دختر اور دو فرزند سید قاسم اور سید برہان ہیں۔

سید اسد علی شاہ ہمدانی ابن سید اقبال شاہ: آپ سید اقبال شاہ کے دوسرے فرزند ہیں۔ 1979ء لاوہ میں پیدا ہوئے۔ ایم اے ملتان سے کیا اور اس کے بعد ایک پرائیویٹ سیکٹر میں بطور پروجیکٹ ڈائریکٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سلسلہ نسل میں 2 فرزند سید امیر اقبال اود سید ولی امیر اقبال ہیں۔

سید میر حسنین علی شاہ ہمدانی ابن سید اقبال حسین شاہ: آپ سید اقبال شاہ کے تیسرے فرزند ہیں۔ جنوری 1981ء میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ اپنے ذاتی کاروبار سے منسلک ہیں۔ سیاسی و سماجی حوالے سے بہت ایکٹو ہیں۔ اس کے علاوہ ہمدانی سادات کے مختلف پلیٹ فارمز سے ہمدانی سادات کے باہمی اتحاد کے لیے کوشاں ہیں۔

سید ناصر حسین شاہ ابن سید اقبال شاہ: آپ سید اقبال شاہ کے چھوٹے فرزند ہیں۔ 1989ء میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اپنے ذاتی بزنس سے وابستہ ہیں۔ یہ خانوادہ 1900ء کی دہائی میں تحصیل لاوہ سے ہجرت کر کے ضلع خانیوال چک 29 ٹین آر میں مقیم ہوا۔ یہاں اس خانوادہ کا ایک دربار ہے جو کہ دربار ہمدانیہ سیدہ برہان بی بیؒ کے نام سے مقبول ہے۔

حضرت پیر سید مبارک علی شاہؒ ہمدانی الحسینی و خانوادہ (آستانہ عالیہ جاہلر شریف وادی سون سکیسر ضلع خوشاب)

حضرت پیر سید مبارک علی شاہ ہمدانی الحسینیؒ ایک صاحبِ کرامت زندہ ولی مشہور تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد نے انگہ شاہ بلاول سے جاہلر شریف وادی سون سکیسر ہجرت فرمائی اور آپ نے اسی گاؤں میں وفات پائی تاہم آپ کے والدین اور آباؤ اجداد انگہ شاہ بلاول اور دندہ شاہ بلال میں مدفون ہیں۔ پیشے کے لحاظ سے آپ کھیتی باڑی کرتے تھے۔

کرامات: حضرت پیر سید مبارک علی شاہ ہمدانی الحسینیؒ، بابا مبارک شاہ کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ آپ کی کئی زندہ کرامات زبان زدِ عام ہیں اور اُن کی کرامات کے گواہان اور شواہد اب بھی موجود ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ اپنے عقیدت مندوں سے ملنے کے لیے ضلع خوشاب کے گاؤں جبی شریف تشریف لے گئے (جہاں آپ کے بڑے بیٹے سید سردار شاہ اور ان کی اولاد اب بھی آباد ہے)۔ علاقے میں آپ کی آمد کا ذکر سن کر نواحی علاقوں کے کسان اور گاؤں کے زمیندار لوگ بھی زیارت اور دعا کے لیے اکٹھے ہوئے۔ اتفاق سے وہ خشک سالی کا سال تھا اور دہقان بارشوں کے نہ ہونے اور فصلوں کے ضیاع کی وجہ سے بہت پریشان حال تھے۔ سب نے بابا مبارک شاہؒ سے دعا کی درخواست کی اور کہا آپ سید زادے ہیں، اللہ سے ہمارے لیے بارش کی دعا فرمائیں۔ بابا مبارک شاہؒ نے گاؤں کے سب مرد حضرات کو مسجد میں اکٹھا ہونے، نوافل پڑھنے اور مل کر دعا کرنے کی تلقین کی۔ آپ خود بھی مسجد میں تشریف لے گئے اور سب کے ساتھ مل کر رب کے حضور بارانِ رحمت کی دعا فرمائی۔ مگر گاؤں کا ایک ملک اور اجڑ زمیندار اس دعائیہ محفل میں شامل نہیں ہوا اور سب کو کہتا ہوا سنا گیا کہ اگر سب کی زمینوں پر بارش ہو گی تو میری زمین پر بارش ہو جائے گی۔ مجھے مسجد میں جا کر ٹکریں مارنے کی ضرورت نہیں۔ علاقے کے سب لوگ گواہ ہیں کہ جونہی دعائیہ محفل ختم ہوئی تو اللہ کے فضل و کرم سے خوب بارش ہوئی مگر اس مغرور شخص کی زمینوں پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برسا حالانکہ اس کی زمینیں باقی لوگوں کی زمینوں کے درمیان واقع تھیں۔ اپنی غلطی کا احساس ہونے پر وہ ملک صاحب بابا مبارک شاہؒ کے پاس آیا اور معافی کا طلبگار ہوا۔ آپؒ نے فرمایا بھائی معافی مانگنی ہے تو اپنے رب سے مانگو، ہم تو رب کے عاجز بندے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب) اسی طرح آپ کی زندہ کرامت کا ایک اور واقعہ بہت مشہور ہے اور اس کے شاہدین آج بھی موجود ہیں اور کئی لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ ہوا یوں کہ ایک عورت بابا مبارک شاہؒ کے پاس آئی اور کہا آپ سید بادشاہ ہیں میرے لیے نیک نرینہ اولاد کی دعا فرمائیے۔ آپ نے اس عورت کے حق میں دعا فرمائی اور ذکر و اذکار کی تلقین کی۔ مگر عورت بولی بابا جی، میں کئی سالوں سے بے اولاد ہوں اور بہت سے پیروں، فقیروں سے دعا کروا چکی ہوں مگر کچھ حاصل نہیں۔ میں کیسے مان جاؤں کہ آپ کی دعا کی برکت سے میری اولاد ہوگی۔ مجھے تو کوئی یقین دہانی کروائیے اور پکی نشانی چاہیے۔ بابا مبارک شاہؒ جلال میں آ گئے اور اس عورت کی ڈانٹ ڈپٹ کی اور کہا ہمارا کام اللہ سے دعا کرنا اور باقی سب اللہ کی مرضی ہے وہ جسے اپنی نعمتوں سے نوازے اور جسے اُن سے محروم رکھے۔ لیکن وہ عورت اپنی بات پر بضد تھی اور رونا دھونا شروع کر دیا۔ آخر کار بابا مبارک شاہؒ کو اُس عورت کی حالت پر رحم آیا اور آپ نے فرمایا: دیکھو بھلی مانس، ہمارا کام رب کے حضور دعا کرنا ہے اور باقی اس کی مرضی۔ میں نے دعا کر دی اور اگر میری دعا سے اور اللہ کے فضل سے آپ کے ہاں اولاد نرینہ پیدا ہوئی تو اُس کی ایک خاص نشانی ہوگی؛ وہ یہ کہ ان کے جسم پر ایک بال بھی نہیں ہوگا۔ اُس نے پھر سر پیٹنا شروع کر دیا اور

بولی اگر میری بیٹیاں اس حالت میں پیدا ہوئیں تو ان سے شادی کون کرے گا۔ آپؒ مسکرائے اور فرمایا تمہارے بیٹوں کے بال بھی تمہاری بیٹیوں کے حصے میں آئیں گے۔ پھر زمانہ گواہ ہے کہ ربِ کریم نے اس عورت کو کئی بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا مگر بیٹوں کے جسم پر ایک بال بھی نہیں تھا اور بیٹی کے جسم پر اتنے بال کہ اگر وہ اپنے سر کے بال کھول دے تو اس کا پورا جسم ڈھانپ جائے۔ وہ خاندان آج بھی ضلع خوشاب کے ایک گاؤں میں آباد ہے اور روڈو خاندان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کئی سال گزرنے کے باوجود آج بھی اُس خاندان میں ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں جن کے جسم پر ایک بال بھی نہیں ہوتا۔ اور بابا مبارک شاہؒ کی اس زندہ کرامت کی گواہی وہ خاندان خود دیتا ہے اور اُن کا کہنا ہے کاش ان کی اماں بابا مبارک شاہؒ سے نشانی کی ضد نہ کرتی اور ان کی دعا اور اللہ کے فضل و کرم پر کامل یقین رکھتی۔ (واللہ علم بالصواب)

اسی طرح بابا مبارک شاہؒ اور ان کے خانوادے سے منسوب اور کئی کرامات بہت مشہور ہیں مگر انہوں نے کبھی اپنی ولایت اور بزرگی کا دعویٰ نہیں کیا اور ساری زندگی نہایت عاجزی، انکساری اور سادگی سے بسر فرمائی۔

اولاد: اللہ نے آپ کو چار بیٹوں (سید سردار شاہ، سید نادر شاہ، سید تاج محمد شاہ اور سید لعل شاہ) سے نوازا، جن کی اولاد صوبہ پنجاب کے اضلاع خوشاب، ساہیوال اور راولپنڈی میں آباد ہے۔ ہر سال تین شوال کو آپ کا عرس مبارک جاہلر شریف میں منایا جاتا ہے جس میں آپ کے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔

سید نادر شاہ ہمدانی کا تذکرہ سادات ہمدانیہ کسوال میں موجود ہے۔ اس کے 4 بیٹے (سید چن پیر شاہ ہمدانی، سید گل پیر شاہ ہمدانی، سید امیر شاہ ہمدانی، سید شاہ شرف ہمدانی) تھے۔ سید چن پیر شاہ ہمدانی چک 12 / 102 ایل ضلع ساہیوال کی جانی پہچانی شخصیت تھے۔ آپ نے اپنے والد مرحوم کی وفات کے بعد اپنے بھائیوں کی پرورش کی اور زمینوں کی دیکھ بھال کے علاوہ علاقے کی سماجی و سیاسی حلقوں میں آپ کا کلیدی کردار ہوتا تھا۔ آپ ایک دلیر اور نڈر شخصیت کے مالک تھے۔ سید چن پیر شاہ، ہمدانی کے 3 فرزند ہیں۔ سید فیروز شاہ ہمدانی، سید عارف شاہ ہمدانی، سید فیاض شاہ ہمدانی۔ جن میں سے سید عارف ہمدانی اور سید فیاض شاہ ہمدانی چک چک 12 / 102 ایل ضلع ساہیوال میں مقیم ہیں۔ بڑے صاحبزادے سید فیروز شاہ ہمدانی مرحوم کسووال سے خوشاب کے گاؤں ڈھوکڑی آ گئے تھے۔ اس کے فرزندان میں سید مظہر حسین شاہ ہمدانی، سید صدف حسین شاہ ہمدانی، سید ثاقب شاہ ہمدانی، سید بلال شاہ ہمدانی، سید بشارت ہمدانی خوشاب شہر میں مقیم ہیں۔

سید نادر شاہ ہمدانی کے باقی تینوں فرزندان کی اولاد کسوال چک 12 / 102 ایل اور چیچہ وطنی میں ہیں۔ جن میں سے سید گل پیر شاہ کے 7 صاحبزادے ہیں جن میں سے سید شبیر شاہ ہمدانی اور سید رنگ شاہ ہمدانی مرحوم علاقے کی جانی پہچانی سماجی و سیاسی شخصیات میں شامل تھے۔

چھوٹے فرزندان میں سید امیر شاہ ہمدانی کے 5 بیٹے اور سید شاہ شرف ہمدانی کے 3 بیٹے ہیں۔ جن کی آل اولاد چک 12 / 102 ایل، چیچہ وطنی اور راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

سید سردار شاہ ہمدانی: آپ جاہلر شریف سے اپنے مریدین اور عقیدتمندوں کی خواہش و اسرار پر جبی شریف مقیم ہو گئے تھے۔ جو کہ ضلع خوشاب کا مشہور گاؤں ہے۔ اس کے ایک ہی صاحبزادے تھے۔ جن کا نام سید پیر پھول بادشاہ ہمدانی تھا۔ پیر پھول بادشاہ ہمدانی کے

ایک ہی بیٹے ہیں۔ پیر سجاد حسین شاہ ہمدانی جو کہ آرمی میں کیپٹن ریٹائر ہیں اور انگلینڈ کے نیشنیلٹی ہولڈر ہیں۔ وہاں اپنا کاروبار چلانے کے ساتھ جہی میں اپنے والد اور دادا کے مزار کے گدی نشین بھی ہیں اور علاقے میں سیاسی و سماجی پہچان رکھتے ہیں۔

سید تاج محمود شاہ: آپ جاہلر میں اپنے والد محترم سید مبارک کے ساتھ ہی رہے اور اسی دربار میں مدفون ہیں۔ آپ کے ایک ہی صاحبزادے تھے۔ سید عابد شاہ ہمدانی جو کہ جاہلر سے قائد آباد اور پھر جوہر آباد میں مقیم ہوگئے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کا دربار بھی جاہلر شریف میں اپنے والد اور دادا کے ساتھ علیحدہ بنایا گیا ہے۔ اس کے 4 بیٹے ہیں۔ سید کوثر شاہ ہمدانی، سید اختر شاہ ہمدانی، سید حسنین شاہ ہمدانی، سید اشفاق شاہ ہمدانی۔ یہ جوہر آباد میں مقیم ہیں۔

سید لال بادشاہ ہمدانی: آپ سید مبارک شاہ ہمدانی کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ جاہلر شریف میں ہی مقیم رہے اور وہیں مدفن ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ ان میں سے بڑے سید ولایت شاہ مرحوم تھے جن کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہوسکی۔ دوسرے صاحبزادے سید پیر بہار شاہ ہمدانی۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے۔ سید مہر شاہ ہمدانی جو کہ جاہلر میں ہی مقیم ہیں۔

سید گل پیر شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ کسووال ضلع ساہیوال)

سید گل پیر شاہ ہمدانی موضع جاہلر وادی سون سکیسر ضلع خوشاب میں سید نادر شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ آپ شریف النفس، عبادت گزار و صوم صلوۃ کے پابند بزرگ تھے۔ اپنی زمینوں کی دیکھ بھال و کھیتی باڑی کرتے رہے۔ آپ کسووال میں مدفون ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل میں چھ فرزند اور دو دختران ہیں۔ یہ خاندان کسووال ضلع ساہیوال میں آل سید نادر شاہ و مبارک شاہ کے نام سے مشہور ہے۔

سادات ِ ہمدانیہ کے اس خاندان اور ان کے آباؤ اجداد نے 1914ء میں وادی سون سکیسر سے گنجی بار ضلع ساہیوال ہجرت کی اور کسووال کے نزدیکی گاؤں چک 12 / 102 ایل میں آباد ہوئے۔

احوال غازی سید رنگ شاہ ہمدانی ابن سید گل پیر ہمدانی: 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد مائنز صفائی کے دوران زخمی ہوئے اور انہیں حکومت ِ پاکستان کی جانب سے ان کی خدمات اور بہادری کے صلے میں ضلع بہاولنگر میں زمینوں کے انعام سے نوازا گیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد شعبہ تعلیم سے بھی وابستہ رہے۔

تاریخ سادات ہمدانیہ بگراں (سادات ہمدانیہ ضلع راولپنڈی)

بگرہ سیداں تحصیل و ضلع راولپنڈی سے تقریبا 40 کلومیٹر دور سہال چکری کے نزدیک واقع ہے۔ سہال چکری سے اس کا فاصلہ تین سے چار کلومیٹر ہے۔ یہ گاؤں 1830ء میں آباد ہوا۔ علاقہ بگراں کی آبادی پہلے سے موجود تھی۔

علاقہ بگراں کے مشرق میں راجڑ گاؤں، مغرب میں مجاہد، جنوب میں سہال و چکری انٹرچینج اور شمال دھڑی رائے دتہ گاؤں واقع ہے۔ اس گاؤں میں سخی سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ (مدفن دندہ شاہ بلاول) کے فرزند سخی شاہ شہاب الدین ہمدانیؒ کی

اولاد آباد ہے۔جن کا مزار مبارک موضع کرڑ میں واقع ہے۔سخی سید شاہ شہاب الدین ہمدانیؒ (مدفن کرڑ) کے پڑپوتے سید مہدی شاہ ہمدانی ابن شاہ شریف محمد ہمدانیؒ مور جھنگ سیداں سے بگراں میں اپنی آبائی زمینوں پر آباد ہوئے۔اور یہاں آپ کی اولاد وسیع پیمانے پر آباد ہوئی۔ یہ گاؤں سادات کی کثرت کی وجہ سے یہ بگراں سادات مشہور ہوا۔پہلے یہ علاقہ ضلع اٹک کے زیرِ انتظام تھا۔ 1955ء میں یہ علاقہ ضلع راولپنڈی کی حدود میں شامل ہوا۔بگراں سیداں میں 370 گھرانے آباد ہیں۔جو کہ مختلف قوموں پر مشتمل ہے۔اس علاقے میں 70 سے زائد سادات گھرانے آباد ہیں۔اسی وجہ سے اسے بگراں سیداں کہا جاتا ہے۔

ہمدانی بزرگان کے مزارات: مزار مبارک سید مہدی شاہ ہمدانیؒ ،مزار مبارک سید مہر شاہ ہمدانی ،مزار مبارک سید ماکھے شاہ ہمدانیؒ ،مزار مبارک سید لطف شاہؒ ،مزار مبارک سید بھلے شاہؒ ،مزار مبارک سید لال شاہ ہمدانی (صدقال فتح جنگ)۔

شخصیات: اس علاقے کی مشہور سیاسی شخصیت سردار جیون شاہ ہمدانی جو کہ 1920ء سے لیکر 1953ء تک مسلسل ضلع کونسل اٹک کے وائس چیئرمین رہے۔اس کے علاوہ جاگیردار سردار راجے شاہ، سیاسی شخصیت سید افسر حسین شاہ سابق وفاقی سیکرٹری، سید علی اکبر شاہ ہمدانی مفتی اعظم کشمیر اس گاؤں کی مشہور شخصیات گزری ہیں۔جبکہ موجودہ وقت میں علامہ سید رضی عباس ہمدانی پرنسپل جامعہ جعفریہ جنڈ، علامہ سید سجاد ہمدانی پرنسپل جامعہ زینبیہ چکری روڈ، ذاکر اہلبیت سید نجف عباس ہمدانی، سید صفات شاہ ہمدانی تاریخ دان و سید اشفاق شاہ ہمدانی اور باوا انجم الحسین شاہ ہمدانی قابلِ ذکر شخصیات ہیں۔

بگراں سیداں کو علما کی بستی کہا جاتا ہے۔اس گاؤں کے زیادہ تر بچے اور بچیاں حوزہ علمیہ قم ایران سے فارغ التحصیل ہیں۔ زیادہ تر سادات کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی اور دفاعی امور سے منسلک ہے۔

سلسلہ نسب: بگراں سادات کا سلسلہ نسب 13 پشت پر جا کر سخی سید شہاب الدین ہمدانیؒ مدفن کرڑ سے اور 14 پشت پر سلطان الاولیا حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ مدفن دندہ شاہ بلاول سے جاملتا ہے۔سادات ہمدانیہ بگراں سیداں کی آبادی چار شاخوں (الحویلی سادات، مہر شہال، قائم شاہال، مسیتل شاہال) پر مشتمل ہے۔شاخوں کی تفصیل ذیل میں پیش ہے۔

شاخ الحویلی سادات: 1۔سید افسر شاہ ہمدانی بن سید فدا شاہ بن سید جعفر شاہ بن سید لال شاہ بن سید جعفر شاہ بن سید مہدی شاہ۔

2۔سید فیض علی شاہ ابنان سید جعفری شاہ، سید لعل شاہ، سید بھولے شاہ ابنان سید ولایت شاہ بن سید جوار شاہ بن سید دستار شاہ بن سید امام شاہ بن سید لال شاہ بن سید مہدی شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

قائم شاہال: سید شمشیر حیدر، سید ظہیر حیدر ہمدانی ریٹارڈ ہیڈ ماسٹر سٹ چہان ابنان سید بشیر حیدر ہمدانی بن سردار سید جیون شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔سید تنویر حیدر شاہ ہمدانی ابن سید امیر حیدر ہمدانی بن سید جیون شاہ ہمدانی وائس چیئرمین ضلع اٹک مذکور ہیں۔

مہر شاہال : سید راجہ شاہ بن سید بہادر شاہ بن سردار سید راجہ شاہ ہمدانی جاگیردار بگرہ سیداں۔

سید تنویر شاہ بن سید منظور شاہ بن سردار سید راجہ شاہ ہمدانی جاگیردار بگرہ سیداں۔

مسیت شاہال : سید علمدار شاہ بن سید ابرار شاہ بن سید مہر شاہ بن سید گلاب شاہ ہمدانی۔

سید اخلاق شاہ بن سید مشتاق شاہ بن سید بھون شاہ بن سید گلاب شاہ مذکور ہیں۔

سید فیض علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ بگراں سیداں تحصیل وضلع راولپنڈی)

آپ 10 اگست 1933ء کو بگراں سیداں میں پیدا ہوئے۔ سید فیض علی شاہ ہمدانی 1952ء میں تدریس کے شعبے سے منسلک ہوئے اور 1985ء تک استاد کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ سید فیض علی شاہ گورنمنٹ ہائی اسکول مجاہد سے ریٹائر ہوئے۔ شرافت، دیانت، شائستہ مزاج کی وجہ سے اردگرد کے علاقوں میں نامی گرامی شخصیت تھے۔ ان کا سلسلہ نسب چار بیٹوں (سید اشفاق شاہ ہمدانی سید صفات شاہ ہمدانی سید نجم الحسین علی شاہ ہمدانی اور سید نصرت عباس ہمدانی) سے چلا۔

احوال سید اشفاق شاہ ابن سید فیض علی شاہ ہمدانی: آپ 1954ء میں پیدا ہوئے۔ آپ آرمی سے حوالدار کلرک ریٹائر ہوئے اور اب این ایل سی میں ہیڈ کلرک کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل میں تین بیٹے (شباب شاہ، ثاقب شاہ اور انجم شاہ) ہیں۔ شباب شاہ گورنمنٹ ایمپلائی ہیں آپ کے تین بیٹے (دانیال ہمدانی، حیدر رضا اور شایان علی شباب شاہ) ہیں، تینوں زیر تعلیم ہیں۔ ثاقب ہمدانی بھی گورنمنٹ ایمپلائی ہیں۔ ان کا ایک بیٹا مشایم علی ہے جو ابھی زیر تعلیم ہے۔ انجم شاہ ہمدانی پرائیویٹ ایمپلائی ہیں۔

احوال سید صفات شاہ ہمدانی ابن سید فیض علی شاہ ہمدانی: آپ 1960ء میں متولد ہوئے آپ ایس سی او کے ریٹائرڈ ملازم میں آپ کے دو بیٹے سید حسن علی اور ان کا فرزند سید عرشان علی اور سید کلیم عباس دونوں بیٹے پرائیویٹ اداروں میں ملازم ہیں۔

احوال سید نجم الحسین شاہ ہمدانی ابن سید فیض علی شاہ ہمدانی: آپ 1967ء میں پیدا ہوئے، آپ ریٹائرڈ فوجی ہیں اور اب گورنمنٹ ادارے میں ملازم ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا سید فواد الحسن شاہ ہمدانی ہے جو کہ ابھی زیر تعلیم ہے۔۔

احوال سید نصرت عباس ہمدانی ابن سید فیض علی شاہ ہمدانی: آپ 1972ء میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی گورنمنٹ ایمپلائی ہیں، آپ کے دو بیٹے (سید ہادی عباس اور سید مہدی عباس) ہیں جو کہ ابھی زیر تعلیم ہیں۔

سید توقیر حسین شاہ ہمدانی مرحوم ولد سید کرم شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ بگرہ سیداں)

سید توقیر حسین شاہ ہمدانی 1948ء کو بستی بگرہ سیداں میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق نہایت ہی شریف خاندان سے ہے۔ آزادئ پاکستان کے مشکل حالات کے بعد آپ 22 اپریل 1966ء کو پاک فوج میں بھرتی ہوئے اور دل و جان سے ملک پاکستان کی خدمت کی۔ 967ء 1968ء کے دورانیہ میں آپ بنگلہ دیش روانہ ہوئے اور وہیں قیام کیا۔ 1968ء میں بنگلہ دیش سے واپسی پر آپ پشاور روانہ ہوئے۔ 1971ء تک آپ وہیں قیام پذیر رہے۔ 1971ء میں پشاور سے سیالکوٹ واپس آئے۔ واپسی پر پندرہ دن کی سکونت کے بعد 1971ء کی جنگ شروع ہوئی جس میں بلوچ رجمنٹ کے نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور 23 سپاہی شہید ہوئے۔ مرحوم توقیر حسین شاہ ہمدانی بھی اس جنگ میں شریک تھے۔ اس کے بعد ملک کی خدمت کرتے رہے اور 1985ء میں حوالدار کے عہدے پر ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اینٹی نارکوٹکس میں ملازمت اختیار کی۔ ایک انتہائی سادہ مزاج زندگی گزارنے کے بعد

دسمبر 2020ء میں آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کا سلسلہ نسب دو بیٹوں (صاحبزادہ سید ناطق حسین شاہ ہمدانی اور سید توصیف شاہ ہمدانی) سے چلا۔دونوں بیٹے پرائیویٹ جاب کرتے ہیں۔

سردار سید تنویر حیدر ہمدانی (بگراں سیداں)

سردار سید تنویر حیدر شاہ ہمدانی 1940ء میں بستی بگرہ سیداں میں پیدا ہوئے،آپ سردار سید جیون شاہ ہمدانی کے پوتے ہیں۔آپ 1920ء سے 1954ء تک ضلع اٹک کے وائس چیئر مین رہے۔مرحوم سید تنویر حیدر نے اپنی ابتدائی تعلیم بگرہ سیداں سے اور گورنمنٹ مڈل سکول راجڑ سے حاصل کی۔آپ اپنے والدین اور تمام بزرگوں کی بہت عزت کرتے تھے۔1960ء میں آپ آرمی میڈیکل کور میں بھرتی ہوئے اور ملک کی خدمت میں مصروف ہوگئے۔1965ء کی جنگ کے دوران بہت سی خدمات سرانجام دیں۔1971ء کی جنگ میں بھی آپ شریک رہے،جس میں آپ کو دیگر سپاہیوں سمیت قیدی بنا کر بنگلہ دیش لے جایا گیا،دو سال کی قید کے بعد آپ وطن واپس لوٹے۔یہاں واپس آ کر ملک کی خدمت میں مصروف ہوگئے۔1985ء میں آپ ریٹائر ہوگئے اور اپنے آبائی گاؤں بگرہ سیداں میں رہائش پذیر ہوگئے۔خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے آپ بھی سیاست میں ایکٹو رہے اور دو بار جنرل کونسلر کے الیکشن بھی لڑا۔آپ ایک باعزت، باوقار اور ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ تمام لوگوں اور بالخصوص بزرگوں کے ساتھ بہت لگاؤ رکھتے تھے۔ایک نہایت باوقار زندگی بسر کرنے کے بعد اپریل 2021ء میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔آپ کا سلسلہ نسب تین بیٹوں (سید میسر عباس ہمدانی، سید جلیل حیدر شاہ ہمدانی، سید تکمیل حیدر شاہ ہمدانی) سے چلا۔

سردار سید اظہر شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ بگراں سیداں ضلع راولپنڈی)

سردار سید اظہر شاہ ہمدانی ابن سردار سید منظور شاہ ہمدانی ابن سردار سید راجے شاہ ہمدانی رئیس بگرہ سیداں مارچ 1941ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے اپنی تمام زندگی شرافت و دیانتداری سے گزاری۔آپ نہایت ہی ملنسار اور مہمان نواز شخصیت کے مالک ہیں۔آپ کی زندگی کا زیادہ حصہ اپنے ننھیال میں گزرا۔آپ ایک نہایت ہی شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ کا سلسلہ نسب دو بیٹوں (سردار سید مبشر عباس ہمدانی اور سردار سید مدثر عباس ہمدانی) سے چلا۔

احوال سید مبشر عباس ہمدانی: آپ نے اپنی زندگی کا آغاز آرمی میڈیکل کور سے کیا اور کئی سال مختلف مقامات پر ملک وقوم کی خدمت کرتے رہے اور اب ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔آپ کا سلسلہ نسب ایک بیٹے (سردار سید شاہ زیب الحسن ہمدانی) سے چلا جو اس وقت پنجاب پولیس میں سروس انجام دے رہے ہیں ۔

احوال سید مدثر عباس ہمدانی: آپ نے اپنی زندگی خاندانی روایات کے مطابق سیاست اور اپنے خاندان کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔آپ نہایت ہی ملنسار اور مہمان نواز شخصیت کے مالک ہیں۔آپ ایک نہایت ہی باوقار شخصیت کے مالک ہیں اور عزادار حسینؑ بھی

ہیں۔آپ کا سلسلہ نسب ایک بیٹے (سردار سید مہتاب الحسن ہمدانی) سے چلا جو ابھی زیر تعلیم ہیں۔
بحوالہ: باوا سید نجم الحسین شاہ ہمدانی (بگرہ سیداں)

باوا سید بادشاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ بگرہ سیداں ضلع راولپنڈی)

سید بادشاہ ہمدانی ابن سید فرمان شاہ ہمدانی 1914ء میں بگرہ سیداں میں پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی دینی و دنیاوی تعلیم اپنے گاؤں سے مکمل کی۔آپ کو فقہی تعلیم پہ مکمل عبور تھا۔بگرہ سادات کے کافی لوگوں نے قرآن کی تعلیم، نماز جنازہ اور دیگر فقہی مسائل آپ ہی سے حاصل کی۔آپ نے ساری زندگی دین کی خدمت میں گزاری، یہی وجہ تھی کہ آپ نے اولاد کو بھی دینی تعلیم پہ ہی لگایا۔آپ نہایت شریف و، سادہ، ایماندار، محنتی و دین دار شخصیت کے مالک تھے۔آپ کا وصال 1982ء میں ہوا۔

آپ کے ہاں دو بیٹے (علامہ سید رضی عباس شاہ ہمدانی و سید فضل عباس شاہ ہمدانی) پیدا ہوئے۔ 1: علامہ رضی عباس شاہ ہمدانی نے جامعہ جعفریہ سرگودھا سے فاضل عربی اور میٹرک کا امتحان پاس کیا اور بعد میں آپ مختلف جامعات میں شعبہ تدریس کے ساتھ منسلک رہے اور آج کل جامعہ جعفریہ جنڈ میں سینئر پرنسپل ہیں۔انہی شخصیات کی وجہ سے بگرہ سادات کو علماء کی بستی کہا جاتا ہے۔آپ کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے۔سید محمد عباس ہمدانی اپنا کاروبار کرتے ہیں، آپ ایک بیٹا ہے سد کاشف عباس ہمدانی۔سید ظل حسنین ہمدانی راولپنڈی ایجوکیشن بورڈ میں اسسٹنٹ سپریٹنڈنٹ کے عہدے پہ فائز ہیں، آپ کے تین بیٹے ہیں۔سید تضمین رضا ہمدانی۔سید محمد علی ہمدانی۔سید وفا عباس ہمدانی، یہ تینوں بیٹے زیر تعلیم ہیں۔علامہ سید سعید حیدر عباس ہمدانی جامعہ جعفریہ جنڈ میں وائس پرنسپل تعینات ہیں، آپ کے دو بیٹے ہیں سید کاظمین حیدر ہمدانی۔سید ضیاء حیدر ہمدانی، جو کہ ابھی زیر تعلیم ہیں۔

2: فضل عباس شاہ ہمدانی نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے ہی مکمل کی اور دینی تعلیم اپنے والد صاحب حاصل کی اور بعد ازاں آپ نے پاک فوج میں شمولیت اختیار کر لی، مختلف محاذوں پہ نہایت ہی ایمانداری اور احسن طریقے سے ڈیوٹی سرانجام دیں، ریٹائرمنٹ کے بعد کھیتی باڑی کیساتھ منسلک ہیں آپ کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے۔سید طاہر عباس ہمدانی پاک فوج میں صوبیدار کے عہدے پہ فائز ہیں آپ کا ایک بیٹا ہے سید تہذیب الحسن شاہ ہمدانی جو کہ ابھی زیر تعلیم ہے۔سید دلاور عباس ہمدانی ٹرانسپورٹ کا کاروبار کرتے ہیں اور قصر زہراء لالہ رخ چکری روڈ کاروان زہرہؑ کے ماتمی سالار بھی ہیں، آپ کا ایک بیٹا سید یاور عباس شاہ ہمدانی (زیر تعلیم) ہے۔سید ساغر عباس ہمدانی پنجاب پولیس کے ملازم ہیں۔آپ کے دو بیٹے ہیں، سید علی عباس ہمدانی، سید علی حسن ہمدانی جو کہ ابھی زیر تعلیم ہیں۔
بحوالہ: سید نجم الحسن ہمدانی بگرہ سیداں

باوا سید امداد حسین شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ بگرہ سیداں ضلع راولپنڈی)

سید امداد حسین شاہ ہمدانی ابن سید نور شاہ ہمدانی نہایت ہی شریف سادہ مزاج اور اصولوں کے پابند شخصیت کے مالک تھے۔ آپ بہت بڑے زمیندار اور زمینوں کے مالک تھے۔آپ نے ساری زندگی سادگی اور عبادت میں گزاری۔آپ کو اللہ پاک نے سات بیٹوں (سید سفیر حیدر شاہ ہمدانی، سید شائق حسین شاہ ہمدانی، سید ظہور حسین شاہ ہمدانی، سید شفعیت حسین شاہ ہمدانی، سید رضوان حسین شاہ، سید شعیب حسین شاہ ہمدانی، سید کامران حسین شاہ ہمدانی) سے نوازا۔سید سفیر حیدر شاہ ہمدانی نے کچھ عرصہ پاک فوج میں سروس کی اور بعد ازاں شعبہ تدریس سے منسلک ہوگئے اور پرائمری ٹیچر ریٹائرڈ ہوئے،آپ کو اللہ پاک نے تین بیٹوں (سید حسرت، سید حسن رضا ہمدانی، سید فرحان عباس) سے نوازا۔سید شائق حسین شاہ ہمدانی نے پاکستان نیوی میں بیس سال سروس کرنے کے بعد ریٹائرمنٹ لے لی اور پھر سیاست کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی سے منسلک ہوگئے۔آپ کا اپنے علاقے میں نمایاں نام تھا،آج کل علیل ہیں،آپ کو اللہ پاک نے ایک بیٹے (سید دامان حسین شاہ ہمدانی) سے نوازا۔سید ظہور حسین شاہ ہمدانی نے پاک فوج میں 18 سال سروس کرنے کے بعد ریٹائرمنٹ لے لی اور آج کل پرائیویٹ سروس کر رہے ہیں۔آپ کو اللہ پاک نے ایک بیٹے (سید حسنات حسین شاہ ہمدانی) سے نوازا۔سید شفاعت حسین شاہ ہمدانی پرائیویٹ سروس کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی سے منسلک ہیں آپ کو بھی اللہ پاک نے ایک ہی بیٹے سے نوازا سید ضرغام عباس ہمدانی جو کہ زیر تعلیم ہے۔سید رضوان حسین شاہ ہمدانی آپ پرائیویٹ سروس کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی سے منسلک ہیں۔سید شعیب حسین شاہ ہمدانی کھیتی باڑی کے ساتھ منسلک ہیں۔سید کامران حسین شاہ ہمدانی کھیتی باڑی کے ساتھ ساتھ پراپرٹی ڈیلر بھی ہیں، سیاست میں بھی ایکٹو ہیں،آپ نہایت ملنسار و مہمان نواز اور خاندان کے دکھ درد میں شانہ بشانہ شریک رہتے ہیں۔آپ کو اللہ پاک نے دو بیٹوں (سید رومان عباس ہمدانی و سید مشفیان عباس ہمدانی) سے نوازا ہے۔

بحوالہ: سید نجم الحسن شاہ ہمدانی بگرہ سیداں

پیر سید لعل شاہ ہمدانی و پیر سید بلھے شاہ ہمدانی (مزار مبارک بمقام صدقالی ضلع اٹک)

آپ دونوں بھائیوں کی ولادت انیسویں صدی کی شروعات میں ہوئی۔جب آپ پانچ اور سات سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والدین اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔اس کے بعد آپ کی پرورش کا ذمہ اس کے چچا سید جعفر شاہ ہمدانی اور چچی (نام بدلاں بی بی) نے لیا (نجم شاہ جی کے دادا دادی) دونوں بھائیوں میں آپس میں انتہائی پیار تھا کہ آپ ایک دوسرے کے بغیر ایک لمحے کے لئے بھی رہنا گوارا نہ کرتے تھے۔ویسے تو آپ بچپن سے ہی فقیر تھے لیکن جب آپ نوخیزی کی عمر کو پہنچے تو آپ دونوں کی کرامات ظاہر ہونے لگیں۔انہی کرامات کی بنا پر کافی تعداد میں لوگ آپ کے پیروکار ہونے لگے۔فتح جنگ کے ایک بابو یاسین نامی مرید نے طویل عرصے تک اپنے گھر میں رکھا اور انتہائی درجے کی خدمت کی اسی بنا پر اٹک کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد آپ کے مریدوں میں شامل ہے۔آپ کے زیادہ تر مرید ڈھرنال، فتح جنگ، پنڈی گھیب اور آس پاس کے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔بالخصوص ڈھرنال کے سردار سلیم (سابقہ وفاقی

وزیر) آپ کے اہم مریدوں میں سے ہیں۔آپ کی زندگی کے آخری ایام میں زیادہ قربت پیر سید مظہر شاہ ہمدانی ولد سردار سید بہادر شاہ ہمدانی ولد سردار سید راجہ شاہ ہمدانی رئیس بگرہ سیداں سے رہی۔پیر سید مظہر شاہ ہمدانی نے دونوں بھائیوں کی انتہائی خدمت کی بالخصوص چھوٹے بھائی سید بلھے شاہ کی بہت خدمت کی کیونکہ ایک طویل عرصے تک وہ بیماری کی حالت میں رہے۔اس کے خدمت گاروں میں جو لوگ شامل تھے ان میں صوبہ خان، سرور خان سکنہ بگرہ سیداں حال ڈڈھمبر (درزی)، بشیر (صدقالی) اہم ہیں۔بگرہ سیداں سے منسلک گاؤں مجاہد میں بھی آپ کے مریدین کی کافی تعداد موجود ہے۔مجاہد گاؤں کا امام بارگاہ انہی دونوں بھائیوں نے تعمیر کروایا۔اس کے قریبی رشتوں میں اس کے چچا زاد بھائیوں میں سید شاہ شرف ہمدانی اور سید فیض علی شاہ ہمدانی مرحوم (نجم شاہ جی کے والد صاحب) شامل ہیں۔پیر سید مظہر شاہ ہمدانی رشتہ میں اس کے بھانجے لگتے تھے۔پیر سید مظہر شاہ ہمدانی اور پیر سید بلھے شاہ اور لعل شاہ کی والدہ آپس میں خالہ زاد تھیں۔آپ کے مزار اقدس فتح جنگ میں ہیں جن کی تعمیر میں سید مظہر ہمدانی کی انتہائی محنت شامل ہے۔وصال تک گدی نشین سید مظہر حسین ہمدانی ہی تھے اور پیر سید ظہرین عباس ہمدانی۔

بحوالہ: سید نجم الحسین ہمدانی بگرہ سیداں

سردار سید راجہ شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ بگرہ سیداں ضلع راولپنڈی)

سردار سید راجے شاہ ہمدانی ابن سردار سید بہادر شاہ ہمدانی ابن سردار سید راجے شاہ ہمدانی کا خاندان جاگیردار، سیاست میں ہر دور میں نمایاں رہا ہے۔آپ کے دادا سردار سید راجہ شاہ ہمدانی کو انگریز حکومت نے اعزازی مجسٹریٹ سے نوازا تھا اور آپ کے والد محترم سردار سید بہادر شاہ ہمدانی طویل عرصے تک یونین کونسل کے ممبر رہے اور بعد ازاں آپ نے سب کچھ چھوڑ کر فقیری اور درویشی کو اپنا لیا۔آپ پیر سید لال شاہ سرکار سوراسی مری کے دست بیعت ہو گئے۔آپ مویشیوں کو موکھل اور کھر کی بیماری کا دم کرتے تھے۔آپ کے مریدین سیہام، نون، جنگل، کٹاریاں، اور ڈھوک راجگان میں کافی تعداد میں موجود ہیں۔آپ کی فقیری اختیار کرنے کے بعد تمام سیاسی امور و زمینداری سردار سید راجے شاہ نے اپنے ذمے لے لی اور آپ چار دفعہ مسلسل یونین کونسل کے ممبر منتخب ہوتے رہے۔ آپ کا اپنے علاقے میں سیاسی طور پہ نہایت ہی نمایاں مقام تھا۔آپ نہایت شریف انسان تھے، ہمیشہ غریب طبقے کا ساتھ دیتے تھے۔آپ کو اکثر غریبوں کا ساتھ دینے کی وجہ سے طاقتور لوگوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا تھا لیکن اپنے مشکل سے مشکل وقت میں بھی آپ نے اپنے گاؤں کے غریب طبقہ کا ساتھ نہیں چھوڑا، یہی وجہ تھی کہ لوگ بھی ہمیشہ آپ کے ساتھ ڈٹ کر کھڑے رہتے تھے، آپ کا سلسلہ نسب دو بیٹوں (سردار سید جیون شاہ ہمدانی، سید سردار شاہ ہمدانی) سے چلا۔سردار سید جیون شاہ ہمدانی سرکاری ملازم ہیں اور اللہ پاک نے ایک بیٹے (سید شہریار ہمدانی) سے نوازا جو ابھی زیر تعلیم ہیں۔سردار سید سردار شاہ ہمدانی بھی سرکاری ملازم ہیں۔

ذوقِ ستم جنون کی حدوں سے گزر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔کم ظرف زندہ رہ گئے انسان مر گیا۔

بحوالہ وتحریر: باوا سید نجم الحسن شاہ ہمدانی آف سادات حسینیہ ہمدانیہ بگراں سیداں ضلع رولپنڈی

باوا سید لعل حسین شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ بگرہ سیداں ضلع راولپنڈی)

تذکرہ باوا سید لعل حسین شاہ ہمدانی ابن سید جعفر حسین شاہ ہمدانی ابن سید لعل حسین شاہ ہمدانی المعروف حویلی والے سادات نہایت شریف وعبادت گزار واصول پرست وخوددار شخصیت کے مالک تھے۔آپ کی زندگی کا زیادہ وقت اپنے گاؤں کی مسجد وامام بارگاہ کی دیکھ بھال میں گزرا۔آپ کے وصال تک مسجد اور امام بارگاہ کی تمام ذمہ داریاں آپ کے ہی سپردگی میں رہیں۔آپ کو اللہ پاک نے چھ بیٹوں سے نوازا۔سید شاہد عباس ہمدانی آرمی ریٹائرڈ ہیں آپ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ تحصیل راولپنڈی کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔آپ نہایت عبادت گزار اور سماجی شخصیت ہیں۔خاندان کی ہر غمی خوشی میں پیش پیش رہتے ہیں۔سید زاہد عباس ہمدانی ای ایم ای 502 ورکشاپ میں ملازمت کررہے ہیں۔آپ کو اللہ پاک نے ایک بیٹے (سید حسن رضا ہمدانی) سے نوازا ہے جو ابھی زیر تعلیم ہے۔سید ارشد عباس ہمدانی آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد اب پی اے ایف ملازمت کررہے ہیں۔آپ کو بھی اللہ نے ایک بیٹے (سید محمد راحت حسین مہدی ہمدانی) سے نوازا ہے جو کہ ابھی زیر تعلیم ہے۔سید شبر عباس ہمدانی بھی آرمی سے ریٹائرڈ ہیں اور ابھی پرائیویٹ سروس کررہے ہیں۔آپ کو اللہ پاک نے دو بیٹوں (سید علی عباس شاہ ہمدانی، سید محمد حسین شاہ ہمدانی) سے نوازا ہے جو کہ ابھی زیر تعلیم ہیں۔سید اقرار حسین شاہ ہمدانی ملازمت کے لئے بیرون ملک مقیم ہیں۔آپ کو بھی اللہ پاک نے ایک بیٹے (سید جندب مرتضیٰ مہدی ہمدانی) سے نوازا ہے۔سید عامر عباس ہمدانی پرائیویٹ سروس کرتے ہیں۔آپ کا بھی ایک (سید حرمین عباس مہدی) بیٹا ہے۔

بحوالہ وتحریر: سید نجم الحسن شاہ ہمدانی

باوا سید نذر حسین شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ بگرہ سیداں ضلع راولپنڈی)

سید نذر حسین شاہ ابن سید سلیمان حسین شاہ ہمدانی کا شمار اپنے وقت کے دلیر اور اپنے علاقے کی مشہور شخصیات میں ہوتا تھا۔آپ کا سلسلہ نسب تین بیٹوں سے چلا۔

سید چن پیر حسین شاہ ہمدانی (مرحوم): آپ نہایت ہی ایماندار ومحنتی، نمازی، تہجد گزار اور شریف النفس شخصیت کے مالک تھے۔آپ کا سلسلہ نسب ایک بیٹے (سید وقار حسین شاہ ہمدانی) سے چلا۔سید وقار حسین شاہ ہمدانی پنجاب رینجرز میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سید سفیر حسین شاہ ہمدانی: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے مکمل کی اور بعد ازاں آپ نے پاک فوج (انجینئرز) میں 15 سال خدمات سرانجام دیں۔ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا کاروبار شروع کیا لیکن کچھ عرصے بعد ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں موت واقع ہوگئی۔آپ کے بچوں کی پرورش ودیکھ بھال آپ کے سسر سید امتیاز حسین شاہ ہمدانی ابنِ سید قائم شاہ ہمدانی نے کی۔آپ بھی نہایت شریف ملنسار، ایماندار شخصیت کے مالک تھے۔آپ کا سلسلہ نسب دو بیٹوں سے چلا۔سید نذر عباس شاہ ہمدانی آپ اپنا کاروبار کررہے ہیں۔آپ اصول پرست، ملنسار اور آپ اپنے خاندان کی ہر غمی خوشی میں شامل رہتے ہیں۔اپنے بہن بھائیوں کی امیدوں کا محور ہیں۔آپ کا سلسلہ

نسب دو بیٹوں سے چلا۔ سید آذان علی اکبر شاہ ہمدانی، سید آیان علی اکبر شاہ ہمدانی جو کہ زیر تعلیم ہیں۔ سید اسد عباس شاہ ہمدانی بھی اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ آپ کا ایک ہی بیٹا ہے سید علی وارث شاہ ہمدانی جو کہ ابھی زیر تعلیم ہے۔

سید قمر حسین شاہ ہمدانی (مرحوم): آپ کا سلسلہ نسب بھی ایک ہی بیٹا سے چلا۔ سید اجمل حسین شاہ ہمدانی جو بسلسلہ ملازمت بیرون ملک مقیم ہیں۔

سید تفسیر حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات حسینیہ ہمدانیہ بگرہ سیداں ضلع راولپنڈی)

سید تفسیر حسین شاہ ہمدانی مرحوم ابن سید کرم حسین شاہ ہمدانی مرحوم ابن سید زمان شاہ ہمدانی مرحوم سادات حویلی بگرہ سیداں 1950ء کی دھائی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے اور گورنمنٹ مڈل سکول راجڑ سے مکمل کی اور پھر پاک فوج میں شمولیت اختیار کر لی۔ مختلف محاذوں پر ملک کی خدمت کی اور 1971ء کی جنگ کے بعد آپ قید و بند میں بھی رہے، قید سے رہائی کے بعد فوج سے علیحدگی اختیار کر لی اور پھر آپ روزگار کی غرض سے شارجہ دوبئی چلے گئے۔ اک طویل مدت تک آپ شارجہ میں مقیم رہے۔ آپ نہایت ہی شریف، ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ اپنے خاندان میں آپ کی ملنساری اور شرافت کی وجہ سے آپ کا نمایاں مقام تھا۔ آپ کو اللہ پاک نے تین فرزندوں سے نوازا۔ سید جواد حسین شاہ ہمدانی جے ایس بینک میں بطور سینئر کیشیر تعینات ہیں۔ آپ کو اللہ پاک نے ایک بیٹے سید محمد اشتر عباس ہمدانی سے نوازا ہے۔ سید فواد تفسیر حسین شاہ ہمدانی پرائیویٹ جاب کرتے ہیں۔ سید تجیل حسین شاہ ہمدانی روزگار کے سلسلے میں عرب امارات میں مقیم ہیں۔

بحوالہ: باوا سید نجم الحسن شاہ ہمدانی بگراں سیداں راولپنڈی

سید احمد شاہ ہمدانی ؒ (سادات ہمدانیہ راہنہ سادات چکوال)

آپ سترہویں صدی کے آخری ایام میں راہنہ سادات میں متولد ہوئے۔ نہایت نڈر، بے باک، تہجد گزار اور سخی بزرگ تھے۔ آپ کی دلیری کے واقعات زبانِ زدعام ہیں۔ راہنہ سادات کے نزدیک سرکاری جنگل میں آباد ایک شیر نے لوگوں کا جینا دوبھر کر رکھا تھا۔ روزانہ بھیڑ بکریوں اور دیگر مویشیوں کو لقمہ بنا لیتا۔ آئے روز کی وارداتوں سے خوف و ہراس کی لہر پھیل چکی تھا۔ آپ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا گیا، آپ نے اپنے صاحبزادگان کے ہمراہ شیر پر حملہ کر کے چیر پھاڑ ڈالا اور اسے دربار سید محمد حسین شاہ سرکارؒ کے قریب دفن کر دیا جو آج بھی آپ کی شجاعت کی داستان سنا رہا ہے۔ بلکسر میں دو قبائل کسر اور گڈو کے درمیان دیرینہ عداوت تھی آئے روز جھگڑا فساد ہوتا تھا، اکثر سردار بغداد آپ کی خدمت میں راہنہ سادات حاضر ہوا اور فریاد کی۔ کراچی سے اپنے ستر رشتہ داروں اور رفقا کے ہمراہ اڈوں پر حملہ کر کے شکست فاش دی۔ اس فتح و نصرت سے خوش ہو کر کسروں نے سید احمد شاہ ہمدانی کو بھٹی گجر میں 200 کنال رقبہ بطور تحفہ پیش کیا جو کہ آج بھی احمد شاہ کی اولاد کی ملکیت ہے۔ آپ کا مزار راہنہ سادات میں واقع ہے۔

باوا سید دستار علی شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں راولپنڈی)

باوا سید دستار علی شاہ ہمدانیؒ کا تعلق مور جھنگ سادات ہمدانیہ غلام شاہال سے تھا۔ ساتویں پشت پر آپ کا شجرہ نسب بابا شاہ شریف محمد ہمدانیؒ اور دسویں پشت سلطان الاولیا حضرت شاہ احمد بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ سے جاملتا ہے۔ نیک، صالح، عابد شب بزرگ تھے۔ اپنے علاقے میں نیک، مخلص اور عبادت گزار ہونے کی وجہ سے مور جھنگ سادات وگرد ونواح کے علاقہ جات میں مشہور تھے۔ ساری زندگی عبادت اور شرافت میں گزاری۔ پیشہ کے لحاظ سے زمین دار تھے۔ اپنے کھیتوں میں خود ہی کاشتکاری کیا کرتے تھے۔

آپ کے سلسلہ نسل میں چھ فرزند تولد ہوئے۔ سید گلاب شاہ، سید چنن شاہ، سید شہابل شاہ، سید مزمل شاہ، سید گہر شاہ اور سید زمان شاہ ہمدانی۔

سید گلاب شاہ ہمدانی، سید چنن شاہ وسید شہابل شاہ ہمدانی نیکوکار بزرگان تھے۔ ان تینوں بزرگان کی اولاد نہیں ہوئی، لاولد فوت ہوئے۔ مور جھنگ کے مقامی قبرستان میں مدفون ہیں۔

احوال اولاد سید مہتاب شاہ ہمدانی ابن سید دستار شاہ ہمدانیؒ: سید مہتاب شاہ ہمدانی باوا دستار شاہ ہمدانیؒ کے چھوٹے فرزند تھے۔ شریف النفس بزرگ تھے، پیشے کے لحاظ زمیندار تھے۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید حسین شاہ وبھولے شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔ حسین شاہ کی نسل چلی، جبکہ بھولے شاہ لاولد تھے۔ سید حسین شاہ کے دو فرزند سید صفدر شاہ اور سید اعجاز شاہ تھے۔ سید اعجاز شاہ لاولد تھے جبکہ سید صفدر شاہ کے تین فرزند (سید کفایت حسین، سید اقارب حسین، سید نجف عباس) ہیں۔ سید کفایت حسین شاہ کا ایک فرزند سید امیر مسلم ہے۔ سید اقار حسین شاہ ہمدانی کا ایک فرزند سید علی مہدی ہے۔ سید نجف عباس ہمدانی کا ایک فرزند سید مطیع الحسنین ہمدانی مذکور ہے۔

احوال اولاد سید گہر شاہ ہمدانی ابن سید دستار شاہ ہمدانیؒ: سید گہر شاہ ہمدانیؒ اپنے والد کی طرح نیکوکار، شفیق بزرگ تھے۔ پیری فقیری وکھیتی باڑی سے منسلک رہے۔ سلسلہ نسل میں چار فرزند (سید لعل شاہ، سید نبی شاہ، سید دیوان علی شاہ اور سید امیر علی شاہ) مذکور ہیں۔ سید لعل شاہ وسید نبی شاہ کی اولاد نہیں چلی۔ سید دیوان شاہ ہمدانی کے دو فرزند سید عباد حسین اور سید تفسیر ہمدانی دونوں وفات پا چکے، آگے نسل نہیں چلی۔ سید امیر حسین شاہ ہمدانی کے تین فرزند سید جنید ہ شاہ، سید محمد شاہ اور سید مزمل شاہ مذکور ہیں۔

اولاد سید مزمل شاہ ہمدانی ابن سید دستار شاہ ہمدانیؒ: مزمل شاہ صاحب کے تین فرزند سید انور شاہ، سید اقبال شاہ، سید پہلوان شاہ مذکور ہیں۔ سید انور حسین ہمدانی کے فرزند سید دبیر حسین ہمدانی میں سے انکا فرزند سید دلدار حسین انکا ایک فرزند سید محمد عباس مہدی) مذکور ہے۔ سید ابصار حسین ہمدانی میں سے انکا ایک (فرزند سید محمد علی رضا اور انکا ایک فرزند سید مہدی رضا مذکور ہے)۔ سید اقبال حسین شاہ میں اس کے دو (فرزند سید صفات حسین اور سید حسنات حسین ہمدانی مذکور ہے)۔ سید پہلوان شاہ ہمدانی کا ایک فرزند سید امتیاز حسین شاہ جی ہے جبکہ آگے اس کے دو فرزند سید صارم عباس اور نذر عباس مذکور ہیں۔ سید صارم کا ایک فرزند سید رازم عباس اور سید نذر عباس کا بھی ایک فرزند سید غلام عباس مہدی مذکور ہے۔ سید اقبال حسین شاہ ہمدانی کے تین فرزند مذکور ہیں: سید مزمل شاہ (انکا ایک فرزند سید غیور عباس اور انکا ایک فرزند سید صائم عباس مذکور ہے۔ سید فیاض حسین شاہ ہمدانی اس کے دو فرزند سید فرحان علی اور سید حسین رضا مذکور ہے۔ سید انصار حسین اور انکا ایک فرزند سید محمد رضا مذکور ہے۔

اولاد سید زمان شاہ ابن سید دستار شاہ ہمدانیؒ : سید زمان شاہ کے دو فرزند (سید شرف شاہ و سید غلام شاہ) مذکور ہیں۔ سید شرف شاہ کا ایک فرزند سید سجاد حسین ہے۔ سید سجاد حسین کے تین فرزند (سید شجر عباس، سید اجر عباس، سید دبیر حسین) مذکور ہیں۔ سید شجر عباس کے دو فرزند (سید شباب حیدر اور سید شباب حیدر) ہیں۔ سید اجر عباس کا ایک فرزند سید محب الحسین ہے۔ سید غلام شاہ بن سید زمان شاہ کا ایک فرزند سید حبدار حسین ہیں جو کہ آرمی سے ریٹائرڈ ہیں۔ سید حبدار حسین کے چار فرزند (سید اقتدار حسین، سید قوسین علی، سید مؤدت شاہ، سید مسیب شاہ) مذکور ہیں۔ سید اقتدار حسین کا ایک فرزند صائم حیدر ہے۔ سید قوسین علی کے دو فرزند ہیں۔

احوال و اولاد سید شاہ حسنین ہمدانی : باوا سید شاہ حسنین ہمدانی صاحب کا شمار مور جھنگ سادات کے مشہور بزرگان میں ہوتا ہے۔ شریف النفس، باکردار بزرگ ہیں۔ پاکستان آرڈیننس فیکٹری میں ملازمت پیشہ رہے ہیں۔ شاہ ہمدان رابطہ کونسل کے ایکٹیو ممبر ہیں اور ساتھ اپنے بزرگان کی روایات کے امین بھی ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسل چار فرزندگان سے جاری وساری ہے۔ سید معظم عباس ہمدانی پاکستان آرمی سگنل کور میں بطور نائب صوبیدار فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سید ناطق عباس ہمدانی، ان کا ایک فرزند سید حیدر عباس مذکور ہے۔ سید منظر عباس سرکاری ملازم ہیں۔ سید عاطف عباس پنجاب پولیس میں ملازم ہیں۔

بحوالہ: سید شاہ حسنین شاہ ہمدانی (ہمدانیہ مور جھنگ سیداں)

باوا سید جیون شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں راولپنڈی)

باوا جیون شاہ راولپنڈی کے مشہور و معروف سادات گاؤں نگری بی بی سلطان خاتونؒ میں متولد ہوئے۔ شریف النفس، نیک سیرت، پارسا بزرگ تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند و عابد شب بزرگ تھے۔ گاؤں مور جھنگ سیداں میں پہلی بار مجلس عزاء برپا و علم غازی عباسؑ برآمد کروانے کا اعزاز آپ کو ہی حاصل ہوا۔ مکتب تشیع کی تبلیغ کے بہت بڑے داعی تھے۔ اسی سلسلے میں قرب و جوار کے دیہات میں بھرپور مکتب تشیع کی تبلیغ کی جس کی بناء پر کافی لوگ مکتب تشیع کی جانب راغب ہوئے۔ گاؤں پڑیال، پاہین اور ڈھوک اڈرانہ میں منعقد کی جانے والی مجالس آپ کی کاوشوں سے ممکن ہوئیں۔ اردگرد کی بستیوں میں کثیر تعداد میں آپ کے مریدین موجود ہیں۔ آپ مور جھنگ سیداں کے مقامی سادات قبرستان میں مدفون ہیں۔

بحوالہ: باوا سید مظلوم حسین شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں (راولپنڈی)

سید قائم علی شاہ ہمدانی ابن سید امام علی شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ مور جھنگ سیداں راولپنڈی)

باوا سید قائم علی شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں کے ایک معزز و شریف گھرانے میں تولد ہوئے۔ آپ اپنی بستی سمیت اپنے گردونواح میں بھی باعزت وخوددار شخصیت کے طور پر مشہور تھے۔ عبادت گزار، شریف النفس و قایم اللیل بزرگ تھے۔ آپ کے پانچ فرزند تھے۔ جن میں سے ایک فرزند نے پاک بھارت جنگ میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

احوال سید شبر حسین شاہ ہمدانی: آپ نہایت شریف النفس، معزز انسان تھے۔ پیشے کے لحاظ سے کاشتکاری سے منسلک تھے اور کاشتکاری سے ہی اپنے بہن بھائیوں کی کفالت کی۔ اپنی برادری کے دکھ درد میں شریک ہوتے اور ضرورت مندوں کی حسب توفیق مدد کیا کرتے تھے۔

احوال باوا سید مظلوم حسین شاہ ہمدانی: آپ نہایت عبادت گزار درویش مزاج ملنسار ومحبت وعقیدت والے بزرگ ہیں۔ ایک پرائیویٹ مل میں ملازمت پیشہ ہیں۔ دینی اور علمی لحاظ سے نمایاں مقام حاصل ہے۔ مور جھنگ سادات کی تاریخ کے حوالے سے بہت اچھی و گہری معلومات رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے بزرگان کی روایات کے امین ہیں۔ باوا جی کافی عرصہ سے شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کے سرپرست وایگزیکٹو ممبر ہیں۔ آپ نے سادات ہمدانیہ مور جھنگ کی مکمل معلومات کی ایک دوسرے ساتھ سے بلاتفریق تشہیر کی۔ آپ شعیہ علماء کونسل راولپنڈی میں نمائندہ کی حیثیت رکھتے ہے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند سید قاسم رضا ہمدانی و سید مصدق رضا ہمدانی مذکور ہیں۔ دونوں بچے روزگار سے وابستہ ہیں۔ ایک فرزند پانچ ربیع الاول کو اپنے گاؤں میں ایک خصوصی محفل کا انعقاد کرتا ہے۔

بحوالہ: باوا سید مظلوم حسین شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں (راولپنڈی)

ذاکر و شاعر سید حبدار حسین شاہ مرحوم بن سید غلام شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں)

ذاکر و شاعر سید حبدار حسین شاہ ہمدانی مرحوم ولد سید غلام شاہ ہمدانی مرحوم نہایت ہی شریف، شفیق اور بہت ہی مہربان، عبادت گزار اور سادگی پسند انسان تھے، آپ باوا سید غلام شاہ کے چھوٹے بیٹے تھے۔ بڑے بیٹے سید نواب شاہ دس سے بارہ سال کی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ سید حبدار شاہ نے اپنی ابتدائی دینی تعلیم اپنے آبائی گاؤں مور جھنگ سیداں سے ہی حاصل کی اور اس کے علاوہ میٹرک کی اور پھر پاکستان آرمی جوائن کر لی اور ساتھ ہی ساتھ فرسٹ ایئر اور پھر سیکنڈ ایئر اپنی آرمی میں سروس کے دوران مکمل کی اور اپنی شاعری والے فن کو بھی ساتھ ساتھ جاری رکھا اور اس کے علاوہ وہ ایک بہت ہی اچھے آرٹسٹ اور پینٹر بھی تھے۔ ان کی پینٹنگز ابھی بھی گاؤں کے لوگوں کی بیٹھکوں میں موجود ہیں۔ پاکستان آرمی سے ریٹائرمنٹ کی بعد پینٹنگز اور شاعری کے فن کے علاوہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح دم درود اور تعویز وغیرہ کا کام بھی کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے سینکڑوں مریدین بھی تھے جو ابھی ان کے گھر میں آتے ہیں اور گھر والوں سے دعا درود کروا کے جاتے ہیں۔ اللہ پاک نے محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کے صدقہ میں ان کو چار بیٹے عطا فرمائے جن کا نام سید اقتدار حسین شاہ ہمدانی جو کہ اپنے گاؤں کی مرکزی ماتمی سنگت بیمار کربلا کے نوحہ خوان بھی ہیں۔ دوسرے بیٹے شاعر اہل بیت سید قوسین عباس شاہ ہمدانی ہیں جن کا کلام پاکستان کے مشہور ذاکرین عزام بھی پڑھتے ہیں ان کا مشہور کلام مجھے عباس کہتے ہیں جو کہ ذاکر سید نجم شیرازی صاحب کی پہچان بن گیا ہے۔ تیسرے بیٹے سید مودت عباس شاہ ہمدانی ہیں جو کہ اپنے بزگوار کی طرح پاکستان آرمی میں ہوتے ہیں اور چوتھا بیٹا سید مصیب عباس شاہ ہمدانی جنہوں نے اپنے گھر میں ہی ایک چھوٹی سی دکان بنائی ہوئی ہے اور ماتمی سنگت بیمار کربلا کے پرجوش ماتمی بھی ہیں۔ سید اقتدار حسین شاہ ہمدانی اور ان کی فیملی راولپنڈی میں مقیم ہے اور ان کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے بیٹے کا نام سید محمد صائم حیدر شاہ ہمدانی ہے۔ سید مودت عباس ہمدانی اور ان کی فیملی گجرانوالہ آرمی کینٹ میں رہتی ہے اور ان کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے

بیٹے کا نام سید محمد قیصر رضا شاہ ہمدانی ہے۔سید قوسین عباس شاہ اوران کی فیملی گاؤں میں ہی رہتی ہے اوران کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں بیٹوں کے نام سید محمد نوح اصغر شاہ ہمدانی اور سید نوحیان اصغر ہمدانی ہے۔سید مصیب عباس شاہ ہمدانی اوران کی فیملی بھی گاؤں میں ہی اپنی والدہ محترمہ کیساتھ ہی رہتی ہے، ان کی شادی کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے تا حال ابھی ان کی اولاد نہیں، مولا پاک ان کو اولا دنرینہ عطا فرمائے۔آمین

آپ کے بیٹے سید قوسین عباس شاہ ہمدانی نے اپنے بزرگوں کی روایت شاعری کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ذاکر سید حبدار شاہ کے چاروں بیٹے بہت ہی خوش اخلاق اور ہر دکھ سکھ میں اپنے پیاروں کے کام آنے والے ہیں۔اپنے بزرگوں کی طرح مجلس وعزاداری میں اپنے گاؤں میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔12 اور 13 محرم الحرام کا سارا انتظام اپنے ماموں ذاکر سید غلام رضا شاہ ہمدانی کے ساتھ مل کر سرانجام دیتے ہیں۔ذاکر سید غلام رضا شاہ ہمدانی کے بارے تھوڑا سا بتا تا چلوں کہ محرم الحرام 2008ء میں پشاور امام بارگاہ مرزا قاسم میں عشرہ پڑھ رہے تھے ان کے بیٹے سید قیصر رضا ہمدانی بھی ان کے ساتھ منبر پر موجود تھے کہ 8 محرم کی رات جب وہ شہزادہ علی اکبرؑ کی شہادت پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک ملعون ابن ملعون لعنتی خودکش دھماکہ والا آیا اور دھماکہ کر دیا جس میں ذاکر سید غلام رضا شاہ ہمدانی بہت زیادہ زخمی ہو گئے اور تین ماہ تک ہسپتال میں داخل رہے اوران کے بیٹے شہید حسینیت سید قیصر رضا شاہ ہمدانی جام شہادت نوش فرما کر چہاردہ معصومینؑ کے حضور پہنچ گئے، شہید سید قیصر رضا شاہ ہمدانی بہت ہی مقبول ماتمی بھی تھے اوران کے دو بیٹے سید غیاث رضا شاہ ہمدانی اور سید ریت مہدی شاہ ہمدانی ہیں اور شہید سید قیصر رضا شاہ ہمدانی ذاکر وشاعر سید حبدار حسین شاہ ہمدانی مرحوم کے داماد بھی تھے۔

ذاکر سید حبدار حسین شاہ کے والد بزرگوار ایک بہت ہی عبادت گزار شخص تھے، جن کی روح بھی مصلیٰ عبادت پر سے ہی اپنے خالق حقیقی کے پاس جا پہنچی اور اس چیز کے گاؤں کے بہت سے بزرگوار عینی شاہد بھی ہیں اور وہ اپنے فرزند کو وصیت کر گئے تھے کہ میری کوئی بھی نماز قضا نہیں ہے اور اسی طرح ذاکر سید حبدار حسین شاہ نے بھی اپنے فرزند کو بتایا کہ میری صرف چار دن کی نمازیں قضا ہیں جو وہ بیماری کی حالت میں ادا نہ کر سکے کیونکہ ان کو ہارٹ کا پرابلم تھا اوران کا آپریشن ہوا تھا بس وہ شہید سید قیصر رضا شاہ ہمدانی سے اتنا پیار کرتے تھے جب ان کی میت کو دیکھا تو ہارٹ اٹیک ہوا۔وہ شہید سید قیصر رضا کی شہادت کے بعد صرف دو سال ہی زندہ رہے اور آخر کار 13 ذوالحجہ 2010ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اللہ پاک ذاکر وشاعر سید حبدار حسین شاہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اوران کے اہلخانہ کو آباد وشاد فرمائے۔آمین۔

بحوالہ وتحریر: سید اقتدار حسین شاہ ہمدانی (مور جھنگ سیداں)

سید محبوب شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ مور جھنگ سیداں)

سید محبوب شاہ ہمدانی ابن سید فضل شاہ ہمدانی نہایت سادہ طبیعت، نیک وشریف النفس انسان تھے۔اپنی حیات میں اپنے خاندان کی بہترین سربراہی کی۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند مذکور ہیں۔آپ کے بڑے بیٹے سید فیاض شاہ ہمدانی نے بھی اپنے والد کے نقش قدم پر زندگی گزاری۔محکمہ گورنمنٹ ایگریکلچر سے ریٹائرڈ ہیں۔آپ کا فرزند سید اسرار حسین خوش گفتار، نرم مزاج اور نیک

بخت نوجوان ہے۔راولپنڈی کے رہائشی ہیں اور رزق حلال سے اپنے کنبے کی کفالت کررہے ہیں۔

سید دائم پیر شاہ ہمدانیؒ بن سید عبدالرؤف شاہ ہمدانیؒ (مزار مبارک جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ زاہد، عابد، پرہیز گار اور صاحب کشف بزرگ تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب تیسری پشت پر جا کر سلطان الاولیا سخی سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ سے جاملتا ہے۔آپ کی پیدائش وادی سون میں ہوئی۔ جب آپ پیدا ہوئے تو خاندانی رنجش کی وجہ سے آپ کا ایک غلام (بابا پھتہ) قوم میر زادہ آپ کو اپنے ڈھول میں چھپا کہ ہندوستان لے گیا جہاں آپ کو اس بابا نے کسی دینی درسگاہ میں داخل کروا دیا۔وہاں سے آپ نے دینی تعلیم مکمل کی اور عالم بن کر واپس انگہ تشریف لے آئے۔آپ کو طریقت کا فیض اپنے آباؤاجداد اور میراں صاحب محمدی بھیرہ والا سے حاصل ہوا۔آپ نے تھل کے مقام جو وادی سون میں واقع ہے، میراں صاحب کے پیچھے نماز پڑھی اور اس کے ہاتھ پر شرف بیعت ہوئے۔ یہ مسجد آج بھی وہاں قائم ہے۔آپ صاحب کرامت بزرگ تھے، آپ کی ڈھیروں کرامات منقول ہیں۔آپ کا پڑھا ہوا دم اور وظائف آج بھی مقبول ہیں اور ہزاروں لوگ فیض پا رہے ہیں۔آپ کا مزار جلال پور سیداں (ضلع خوشاب) میں ہے۔آپ کی اولاد میں دو فرزند (سید میراں شاہ، سید بھاون شاہ) مذکور ہیں۔آپ کی اولاد چکوال، جہلم، انگہ، جابہ، جلالپور سیداں، جوئیہ، جابلر، چک نمبر 98/12ایل ضلع ساہیوال، چک نمبر 102/12ایل ضلع ساہیوال میں آباد ہے۔

غوث الزماں مرشد سخی سید جلال بادشاہ ہمدانیؒ (مزار شریف جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

غوثِ زماں، قطبِ کمال مرشد سخی سید جلال شاہ ہمدانی سرکارؒ کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔آپ انتہائی باعمل، باعلم، زہد و تقویٰ کے پیکر اور فقر کے بحرِ بیکراں تھے۔آپؒ کا سلسلہ نسب آٹھ پشت پر جا کر سید احمد شاہ بلاول نوری سلطان ہمدانیؒ (دندہ شاہ بلاول) سے جاملتا ہے۔آپ کے والد گرامی کا نام سید عنایت علی شاہ ہمدانیؒ تھا جو کہ جوئیہ (گاؤں) میں مدفون ہیں۔سید جلال شاہ ہمدانیؒ کے دو بھائی (سید فتح دریا شاہ، سید غلام شاہ) تھے جو کہ جوئیہ ہی میں مدفون ہیں۔جوئیہ میں بسنے والے ہمدانی سادات سید غلام شاہؒ کی اولاد سے ہیں۔

کرامات: ☆آپؒ کی دعا سے یہاں کسی کو سانپ نہیں ڈستا اور اگر ڈس بھی لے تو آپ کی مزار مبارک کی خاک لگانے سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

☆ کہا جاتا ہے کہ یہاں کوئی بھی دوسرے شہر یا گاؤں کا شخص اس گاؤں کے اندر چوری کر کے باہر نہیں جاسکتا، جب گاؤں کی حدود سے باہر نکلے گا تو اندھا ہو جائے گا جب تک کہ وہ چوری شدہ سامان واپس نہ کر دے، وہ ویسا ہی رہے گا۔☆جس درخت (جنڈ) کے نیچے آپؒ کا مزار مبارک ہے، اسی درخت کے نیچے بیٹھ کر آپ عبادت کیا کرتے تھے۔وہ درخت سینکڑوں سال گزر جانے کے باوجود آج بھی سرسبز ہے۔

☆ آپ ؒ کا کفن مبارک عرش سے آیا تھا جو کہ ایک صاحبِ کمال ہستی ہونے کا ثبوت ہے۔

اولاد: آپ کی اولاد میں چار فرزند (سید موج دریا شاہ، سید گل پیر شاہ، سید کرم حیدر شاہ، سید شاہ شرف) اور ایک دختر شامل ہے۔ آپ کی تمام اولاد بھی آپ کی طرح علم وفقر سے بھرپور تھی۔ اور یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا آ رہا ہے۔ آپ کے نام کی مناسبت سے گاؤں کا نام جلالپور سیداں رکھا گیا۔ آپ کی اولاد کی اکثریت جلالپور سیداں میں آباد ہے، جبکہ جوہرآباد، چک نمبر 12/98 ایل ضلع ساہیوال، چک نمبر 109 شمالی ضلع سرگودھا، جنڈیالہ شیر خان (شیخوپورہ)، خوشاب شہر، کراچی میں بھی آپ کی اولاد آباد ہے۔

مزار مبارک: آپ ؒ کا مزار جلالپور سیداں میں ہے، آپ کی وصیت کے مطابق اسی درخت (جنڈ) کے نیچے آپ کی تدفین کی گئی جہاں آپ عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ ؒ کا مزار آج بھی مرجع خلائق ہے اور ہزاروں افراد یہاں سے فیضیاب ہو کے جاتے ہیں۔ اللہ پاک آپ ؒ کی تربت پہ رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

سید موج دریا شاہ ہمدانی ؒ بن سخی سید جلال شاہ ہمدانی ؒ (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ مشہور ولی کامل حضرت سخی سید جلال شاہ ہمدانی ؒ کے بڑے فرزند تھے۔ آپ 1800ء کے اوائل میں خوشاب کے کدھی کے علاقے کے نواحی گاؤں جوئیہ میں پیدا ہوئے۔ آپ انتہائی دانا اور طاقتور انسان تھے۔ آپ اس زمانے کی ضرورت کے مطابق تعلیم یافتہ تھے اور آپ کو بہت عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کی حیثیت علاقے کے سردار کی سی تھی۔ سکھ حکومت کے دور میں بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور دور دور کے علاقوں کے لوگ آپ کے پاس اپنے مسائل اور عدل انصاف کے لئے آتے، آپ کے پاس گھوڑوں اور نوکروں کی ایک بہت بڑی تعداد تھی۔ آپ کے والد گرامی سید جلال شاہ ایک درویش اور ولی اللہ تھے جو کہ اکثر (جلالپور سیداں میں) ریت کے ایک ٹیلے پر موجود ایک درخت کے نیچے عبادت و ریاضت کرتے اور جابہ میں (لال بادشاہ) اور بھیرہ میں (میراں صاحب) کی صحبت میں ہوتے تھے۔ والد گرامی کی عدم موجودگی میں گھر کے کفیل اور سربراہ باوا موج دریا ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے دور میں جلالپور سیداں کے نظام کو منظم خطوط پر استوار کیا۔ آپ کے دور میں زمین کے تنازعہ پر موضع تنگی والا کے گھنیروں (گھنجیر وں) نے جتھوں کے ساتھ جلالپور سیداں حملہ کر دیا جو کہ ناکام ہوا اور ان کے چھ افراد مارے گئے اور وہ لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس مقدمہ کو لڑنے کے لیے سید موج دریا دلی (دہلی) تک گئے اور مقدمہ جیت لیا، جس کے نتیجے میں انگریز حکومت نے علاقے کی ملکیت کا فیصلہ سید موج دریا کے حق میں کر دیا اور ملکیت کی حدود کا تعین کیا۔ بعد میں گھنیروں (گھنجیر وں) نے صلح کے نتیجے میں موج دریا شاہ کو بیٹی کا رشتہ اور زمین، گھوڑے اور بہت سارے نوکر (سو بیگھہ زمین اور سات نوکر۔ بحوالہ کتاب سالارِ عجم) دیئے۔ جلالپور سیداں کی نمبرداری بھی آپ کی نسل میں آ رہی ہے اور اس کے علاوہ چک 12 / 98 ایل ضلع ساہیوال کی نمبرداری بھی آپ کی اولاد کے پاس ہے۔ سید موج دریا شاہ کی وفات 1870ء اور 1880ء کے درمیان ہوئی، اور آپ کو باوا سید جلال شاہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں تین دختران اور آٹھ بیٹے سید بڈھایا شاہ، سید رنگ شاہ، سید پیر شاہ، سید عنایت شاہ، سید مرتضیٰ شاہ، سید مہدی شاہ، شاہ نواز (مجذوب) مذکور ہیں۔ آپ کی نسل بڈھایا شاہ، پیر

شاہ،عنایت شاہ اور عالم شاہ سے چلی۔(بحوالہ کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر)۔آپ کی اولاد جلالپور سیداں، چک 12 / 98 ایل ضلع ساہیوال،شیخوپورہ میں آباد ہے۔

حوالہ ومصادر: کتاب سالارِعجم(مؤلف سید عبدالرحمان ہمدانی)،سید رفیع ذوالقرنین ہمدانی،سید ساجد حسین ہمدانی

سید گُل پیر شاہ ہمدانیؒ بن سخی سید جلال شاہ ہمدانیؒ و اولاد سید گُل پیر شاہ ہمدانیؒ (جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپؒ اللہ کے برگزیدہ عبد، روحانی کردار،صوفیانہ مزاج اور فقیرانہ شخصیت کے مالک تھے۔آپ نے اپنی ساری زندگی تعلیمات محمد ﷺ وآل محمد صلی ﷺ کی تبلیغ کے لئے وقف کر دی۔اپنے گاؤں جلالپور سیداں میں عزاداری سید الشہداء کی بنیاد رکھی اور مذہب شیعہ کی ترویج میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔تبلیغ وترویج کے ساتھ ساتھ جلالپور سیداں میں مسجد کی بنیاد رکھی جو آج مسجد بقیۃ اللہ کے نام سے مشہور ہے،اس کے علاوہ اپنے گاؤں میں ایک کتب خانہ بھی بنوایا۔آپ کے والد گرامی سید جلال شاہ سرکارؒ نے آپ کو دعا دی تھی کہ آپ کے پاس چودہ خصوصی روحانی علوم ہونگے اور یہ فقر کا سلسلہ نسل درنسل چلتا رہے گا۔آج بھی جہاں آپؒ کا ذکر آتا ہے تو آپ کے روحانی کردار وشخصیت کو خاص طور پر یاد کیا جاتا ہے۔آپ کا مزار جلالپور سیداں میں واقع ہے۔آپ کی دو دختران اور چار صاحبزادگان (سید زمان شاہ،اجمل دریا شاہ،جیون علی شاہ،خادم علی شاہ) تھے۔

1۔سید زمان شاہ ہمدانی: آپ سید گل پیر شاہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔علم وفقر میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔آپ کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا سید ہاشم دریا تھا۔سید ہاشم دریا ذاکر اہلبیتؑ تھے اور نہایت پُرسوز آواز کے مالک تھے۔سید ہاشم دریا کی اولاد نرینہ نہ تھی۔دونوں باپ اور بیٹا جلالپور سیداں میں مدفون ہیں۔

2۔سید اجمل دریا شاہ ہمدانی: آپ بچپن ہی سے فقر کی حامل شخصیت تھے جو کہ آپ کو اپنے والد گرامی گل پیر شاہ سرکار کی طرف سے ملا تھا۔آپ کی کرامات بہت زیادہ ہیں، دریا کی طرف اشارہ کر کے اس میں سے رستہ بنانا آپ کی بہت مشہور کرامت ہے۔جس کی وجہ سے آپ اجمل دریا کہلائے۔آپ کا مزار جلالپور سیداں کے جنوب مشرق کی سمت واقع ہے جہاں آپ نے اپنی زندگی میں ہی ایک مسجد بھی تعمیر کروائی۔آپ کے مزار کے پہلو میں آپ کے دو بیٹے سید احمد شاہ اور سید فضل شاہ بھی مدفون ہیں۔آپ کا سالانہ عرس 21 مارچ کو عید نوروز کے موقع پر آپ کے بھتیجے اور داماد سید چن پیر شاہ منعقد کرواتے تھے یہ سلسلہ 1999ء تک جاری رہا مگر چن پیر شاہ کی وفات کے بعد یہ سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا۔آپ کے پانچ بیٹے (فضل شاہ،احمد شاہ،غلام جیلانی،سید پیر شاہ،چن پیر شاہ) تھے۔آپ کی نسل سید چن پیر شاہ سے چلی۔سید چن پیر شاہ بھی ذاکر اہلبیتؑ اور شاعر اہلبیتؑ تھے،آپ نے پنجابی زبان میں واقعہ کربلا کو اپنی شاعری کا خاص حصہ بنایا۔آپ زندگی کے آخری برسوں میں چک نمبر 109 شمالی ضلع سرگودھا چلے گئے۔وہیں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔آپ کی اولاد بھی یہیں پر آباد ہے۔آپ کے دو بیٹے (سید محبوب شاہ،سید ظہور شاہ) تھے۔آپ دونوں بھی یہیں مدفون ہیں۔سید ظہور شاہ مجذوب تھے جبکہ سید محبوب شاہ کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے (غلام مصطفیٰ،غلام مرتضیٰ،غلام حسنین،فضل عباس،اصغر حسین) ہیں۔سید غلام مصطفیٰ بن محبوب علی شاہ کی ایک دختر اور چار بیٹے (مظہر عباس،غلام عباس،ثمر عباس،حیدر علی) ہیں۔سید مظہر عباس کے دو بیٹے (عون محمد، جون

محمد)، سید غلام عباس کا ایک بیٹا (نعلین حیدر) جبکہ سید ثمر عباس کی ایک بیٹی ہے۔ سید غلام مرتضیٰ بن محبوب علی شاہ کی ایک بیٹی اور تین بیٹے (زین عباس، ریحان عباس، علی حسین) اور سید غلام حسنین بن محبوب علی شاہ کی تین دختران اور دو بیٹے (محمد شاذل، ذیشان حیدر) ہیں۔ سید فضل عباس بن محبوب علی شاہ کا ایک بیٹا ہے۔

3۔ سید جیون علی شاہ: آپ سید گل پیر شاہ ہمدانی کے تیسرے بیٹے تھے اور علم وفقر میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ جلالپور سیداں میں فوت اور مدفون ہوئے۔ آپ کے تین بیٹے (غلام حسین شاہ، ظل شاہ، حسن علی شاہ) مذکور ہیں۔

سید ظل شاہ اپنے وقت کے ولی وفقیر تھے اور کئی کرامات کے حامل تھے۔ آپ کی دو دختران ہیں۔ آپ نے 1995ء میں وفات پائی۔

سید غلام حسین شاہ کی ایک بیٹی اور دو بیٹے (تنویر حسین شاہ، امیر حسین شاہ) ہیں۔ آپ نے 2009ء میں وفات پائی۔ سید تنویر حسین ہمدانی پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ (ٹی ایم اے) خوشاب میں کلرک تعینات رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد جلالپور سیداں میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے (سید ساجد حسین، سید واجد حسین) ہیں۔ واجد حسین شاہ مجذوب ہیں۔ اور ساجد حسین شاہ شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں۔ ساجد حسین شاہ کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا (سید مناقب علی) ہے۔ سید امیر حسین شاہ آرمی سے وابستہ رہے اور بعد ازاں ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے منسلک ہوئے۔ آپ فی الوقت وجھ شریف ضلع سرگودھا میں مقیم ہیں، آپ کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا (سید راحیل حیدر) ہے۔

سید جیون شاہ کے تیسرے فرزند سید حسن علی شاہ جو کہ محکمہ ریلوے میں اسٹیشن ماسٹر رہے، لاہور میں رہائش پذیر رہے اور مئی 2022ء میں وہیں وفات پائی، قبرستانِ فردوسیہ لاہور میں مدفون ہیں۔ آپ کے تین بیٹے (سید توقیر رضا، سید طاہر رضا، سید فاخر رضا) ہیں۔ سید طاہر رضا ہمدانی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں آفیسر ہیں اور مختلف عرصے میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں اور اس وقت سیکرٹری صوبائی محتسب (پنجاب) کے عہدے پر فائز ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی اور دو بیٹے (سید عمار حیدر، سید علی جلال حیدر) ہیں۔ کرنل (ر) سید توقیر رضا ہمدانی آرمی آفیسر رہ چکے ہیں، کچھ عرصہ پہلے ریٹائر ہوئے اور اب ایک میڈیکل کمپنی میں آفیسر ہیں، کراچی میں مقیم ہیں، آپ کی ایک دختر ہے۔ سید فاخر رضا ہمدانی سرگودھا میں مقیم ہیں اور بنک الحبیب لمیٹڈ سے وابستہ ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا (نوفل عباس) ہے۔

4۔ سید خادم شاہ ہمدانی: آپ سید گل پیر شاہ کے چوتھے فرزند تھے۔ آپ نے انتہائی سادہ زندگی بسر کی، آپ بھی صاحبِ کرامت ہستی تھے۔ آپ کی دو دختران اور ایک بیٹا (سید چن پیر شاہ) تھے۔ چن پیر شاہ محکمہ پولیس سے منسلک رہے اور بعد ازاں آپ نے مختلف درگاہوں کو اپنے زیرِ انتظام لے کر وہاں میلے اور عرس کا اہتمام بھی کیا۔ سید اجمل دریا شاہ کا سالانہ عرس جو نوروز کے موقع پر منعقد ہوتا تھا، وہ بھی آپ ہی کے زیرِ انتظام ہوتا تھا۔ آپ کی دو بیٹیاں ہیں۔ آپ نے 1999ء میں وفات پائی اور جلالپور سیداں میں مدفون ہیں۔

سید کرم حیدر شاہ ہمدانی ؒ و خانوادہ (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید کرم حیدر شاہ ہمدانی حضرت سید جلال شاہ ہمدانی کے فرزند تھے۔آپ کی پیدائش موضع جوئیہ میں تقریباً 1820ء کے لگ بھگ ہوئی، بچپن سے ہی آپ کا رجحان اولیاء اللہ کی طرف تھا اور آپ ایک درویش صفت انسان تھے۔آپ کی شادی چواء شریف کی معروف اعوان فیملی میں ہوئی۔جس سے آپ کا ایک فرزند متولد ہوئے، جن کا نام سید ہاشم دریا تھا، آپ نے جوانی میں ہی ترک دنیا کی اور نامعلوم مقام پر باقی ماندہ زندگی گزاری، آپ کے بیٹے سید ہاشم دریا کی پرورش آپ کے ننھیال اعوان خاندان نے کی۔ہاشم دریا شاہ جوان ہوئے تو ان کے چچا سید موج دریا شاہ آپ کو واپس گھر لے آئے اور زمین سے حصہ دیا اور بیٹی کا رشتہ دے کر گھر آباد کیا۔ہاشم دریا شاہ ایک عبادت گزار اور متقی انسان تھے۔اولاد میں آپ کا ایک بیٹا سید مہدی چن شاہ اور ایک بیٹی (جن کی شادی سید بڈھا یا شاہ سے ہوئی) مذکور ہے۔سید مہدی شاہ کو اللہ نے رزق اور اولاد سے مالا مال کیا۔آپ کے پاس گھوڑوں، مویشیوں اور اجناس کے وسیع ذخائر تھے۔گاؤں اور علاقہ کے غریب اور ضرورت مند لوگ آپ کے رزق میں سے مستفید ہوتے تھے۔سید مہدی شاہ کی پہلی شادی سید ولایت شاہ کی بیٹی سے ہوئی جس سے سید ملازم حسین شاہ پیدا ہوئے۔

☆ سید ملازم حسین شاہ ہمدانی کے تین بیٹے (سید دُرِ حسین، سید منیر حسین، سید مہدی حسن) اور ایک بیٹی مذکور ہیں۔سید دُرِ حسین شاہ فوج سے ریٹائرڈ ہوئے۔سید منیر حسین زمینداری سے منسلک ہیں۔سید مہدی حسن پنجاب پولیس میں ASI ہیں۔(سید ملازم حسین شاہ ہمدانی و اولاد کا تفصیلی تذکرہ اگلے صفحات پر موجود ہے)۔

سید مہدی شاہ ہمدانی کی دوسری شادی سید رنگ علی شاہ کی بیٹی سے ہوئی، جن سے تین بیٹے (سید جیون علی شاہ، سید محمد ثقلین شاہ سید اظہر حسین شاہ) اور دو بیٹیاں مذکور ہیں۔

☆ سید جیون علی شاہ ہمدانی ایک عبادت گزار اور دین دار انسان تھے جو کہ دسمبر 2005ء میں فوت ہوئے، آپ کے چار فرزندان (سید برجیس حیدر، سید عدیل حیدر، سید وحید حیدر، سید سہیل حیدر) اور ایک بیٹی مذکور ہیں۔سید برجیس حیدر لاہور میں واپڈا میں ملازم تھے، آپ 2007ء میں ایک سڑک کے حادثے میں وفات پا گئے۔سید عدیل حیدر بھی واپڈا سے ریٹائرڈ ہوئے، 2022ء میں ایک ٹریفک حادثے میں وفات پائی۔اولاد میں ایک فرزند علی حیدر مذکور ہے۔سید وحید حیدر شاہ ضلع کونسل خوشاب میں ملازم رہے اور اب ریٹائرمنٹ کے بعد جلالپور سیداں میں مقیم ہیں، آپ کے دو فرزند (محمد باسط، طٰہٰ حسین) اور ایک دختر ہے۔سید سہیل حیدر شاہ کینیڈا کے شہری ہیں اور سعودی عرب میں آئل کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں، آپ کے تین بیٹے (زہیر حیدر، مجاب حیدر، زرمان حیدر) ہیں۔

☆ سید ثقلین شاہ ہمدانی ایک عبادت گزار اور درویش صفت انسان تھے، 2022ء میں وفات پائی۔سید ثقلین شاہ کے چار بیٹے (سید کوکب عمران، سید رفیع ذوالقرنین، سید بشارت حسنین، سید مظفر حسن) اور تین بیٹیاں ہیں۔سید کوکب عمران شاہ پاکستان آرمی سے ریٹائرڈ ہوئے اور آجکل ذاتی کاروبار سے وابستہ ہیں۔اولاد میں دو بیٹے ((محمد حسن عسکری، علی حمزہ) اور ایک دختر ہے۔سید رفیع ذوالقرنین شاہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور آپ پاکستان آرمی کے ایک ادارے سپیشل کمیونیکیشن آرگنائزیشن میں بطور پروجیکٹ مینیجر کام کر رہے ہیں۔جلالپور سیداں کے سادات ہمدانیہ کی معلومات اکٹھی کرنے میں آپ نے بھرپور تعاون کیا۔اولاد میں تین دختران مذکور ہیں۔سید بشارت حسنین شاہ

کا شتکاری کے پیشہ سے وابستہ ہیں۔آپ کا ایک فرزند (شہنشاہ حسین) اور ایک دختر ہے۔سید مظفر حسن پاکستان آرمی سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور آج کل ذاتی کاروبار سے وابستہ ہیں، اولاد میں ایک بیٹا (سید علی نقی) اور ایک دختر مذکور ہے۔

☆ سید اظہر حسین ہمدانی وکالت کے پیشے سے منسلک تھے۔آپ کی وفات مارچ 2016ء میں ہوئی۔آپ کی اولاد میں ایک دختر مذکور ہے۔

بحوالہ وتحریر: سید رفیع ذوالقرنین ہمدانی آف جلالپور سیداں

سید شاہ شرفؒ ہمدانی ابن سید جلالؒ بادشاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپؒ سید جلالؒ بادشاہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے۔بچپن ہی سے کراماتی شخصیت کے مالک تھے، یہ روحانیت و پیریت آپ کو ورثے میں ملی۔آپ کے مریدین کا حلقہ بہت وسیع ہے۔دنیا میں آنے سے پہلے ہی آپ کے والد بزرگوار دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی تربیت فرمائی۔وراثتی روحانیت اور علم کی طلب نے آپ کی شخصیت کو بچپن سے ہی کراماتی بنا دیا۔

کرامات: آپ اپنی زندگی میں بھی صاحبِ کرامات تھے اور دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ کی نسبت سے کرامات کا سلسلہ جاری ہے اور آج بھی کئی بیمار چالیس دن کا چلہ کاٹ کر اِس دَر سے شفایاب ہور ہے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ آپ کے دربار پہ ایک شخص حاضر ہوا جو کہ دونوں آنکھوں سے نابینا ہو چکا تھا۔اس نے چالیس راتوں کے قیام کی نیت کی اور باوا جی کی مزار کے پہلو میں بیٹھا رہا۔چالیسویں دن اللہ پاک وپنجتن پاکؑ کے صدقے اور باوا جی کی کرامت کے توسط سے اسے بینائی عطا ہوئی۔وہ شخص لکڑی کا کام کرتا تھا اس نے کمال محنت سے عزاداری سید الشہداءؑ کے لئے شبیہہ روضہ پاک تیار کی اور اسے بارگاہِ معصومینؑ میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔وہ شبیہہ آج بھی امام بارگاہ میں موجود ہے۔اور ہر سال دسویں محرم اور 18۔صفر کو اس شبیہہ پاک کی زیارت کروائی جاتی ہے۔

اولاد: آپ کی اولاد میں چار صاحبزادے (سید ولایت شاہ، سید چن پیر شاہ، سید سردار شاہ، سید امیر شاہ) اور دو دختران شامل ہیں۔آپ کی اولاد جلالپور سیداں میں ہی آباد ہے۔آپ کا مزار جلالپور سیداں کے شمال میں واقع ہے جہاں آپ کی اولاد کی بھی قبور ہیں، چار دیواری کے باہر آپ کے مریدین اور دیگر غیر سادات کی قبریں بھی ہیں۔یہ قبرستان آپ ہی کے نام (دربار باوا شاہ شرف ہمدانیؒ) سے موسوم ہے۔کہا جاتا ہے کہ پرانے وقتوں میں عزاداری کے تبرکات (شبیہ روضہ و دیگر) کی جگہ آپ کے دربار کے ساتھ ہی واقع تھی، بعدازاں امام بارگاہ حسینیہؑ کی تعمیر کے بعد وہ تبرکات امام بارگاہ منتقل کر دیئے گئے۔کچھ عرصہ قبل آپ کے دربار کے ساتھ ملحقہ جگہ پر مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام مسجدِ مسافرہ شام رکھا گیا ہے۔مسجد کے ساتھ علم پاک بھی نصب کیا گیا ہے۔آپ کا عرس ہر سال 13۔شعبان کو نہایت عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔

حضرت سخی سید شاہ غلام قادر ہمدانیؒ (مزار مبارک موضع جوئیہ ضلع خوشاب)

سخی سید شاہ غلام قادر ہمدانیؒ 1840ء سے 1850ء کے درمیانی عرصہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید غلام محمد شاہ تھے۔ جبکہ چچا سید جلال شاہ ہمدانی تھے جن کے نام پر آج موضع جلالپور سیداں آباد ہے۔ سخی سید شاہ غلام قادر ہمدانیؒ ایک ولی صفت بزرگ تھے۔ ساری زندگی یادِ الٰہی میں اور درویشانہ طریق پہ گزاری۔ آپ انتہائی خوش شکل تھے اور کہا جاتا ہے کہ ایک بار وہ اپنے بھائی سید نادر پیر شاہ کیساتھ بیساکھی کے میلے پر گئے تھے تو لوگ میلا چھوڑ کر ان کی زیارت کرنے کیلئے ہجوم کی شکل میں اکٹھے ہو گئے۔ آپ زیادہ تر پردہ میں رہتے تھے، آپ کی عادت تھی کہ روٹی کھاتے وقت چار حصے کرتے تھے، ایک حصہ پرندوں کے لئے، ایک جانوروں کے لئے، ایک خیرات کرتے اور ایک حصہ خود کھاتے تھے۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند تھے جن کا نام سید پیر شاہ تھا۔

سید پیر شاہ ہمدانی والد کے برعکس مختلف طبیعت کے حامل تھے اور پورے پنجاب سے مریدین کی ایک کثیر تعداد ان کے آستانہ پر حاضری دیتی تھی جن میں اس وقت کے بہت بڑے زمیندار ملک خضر حیات ٹوانہ (کالرہ سٹیٹ) کے والد ملک عمر حیات ٹوانہ بھی شامل تھے جو ان کے در پہ حاضری کے وقت عقیدتاً خوشاب سے ننگے پاؤں پیدل چل کر جوئیہ آیا کرتے تھے۔

جب باوا جی شاہ غلام قادرؒ دنیا سے پردہ کرنے لگے تو انہوں نے اپنے بیٹے سید پیر شاہ کو نصیحت کی کہ اگر تم مجھے مرنے کے بعد بھی زندہ سمجھو گے تو میں تمہارے لیے زندہ ہی ہوں گا نیز یہ کہ مجھے فلاں جگہ پر دفن کرنا (جہاں پر آج ان کا دربار ہے)۔ بعد از وفات آپ کے بیٹے سید پیر شاہ ہمدانی نے ان کی وصیت کے مطابق ان کو دفن کیا اور بعد از اں 1890ء کی دہائی میں ملتان سے بہترین معمار منگوا کر ان کا دربار تعمیر کروایا جس کی اینٹیں بنانے کے لیے دربار کے پاس ہی بھٹیاں نصب کی گئیں۔ یہ دربار ملتانی طرزِ تعمیر پر بنایا گیا۔ جو کہ فن تعمیر کا ایک شاہکار ہے۔ فنِ تعمیر سے لگاؤ رکھنے والے احباب کو دعوت ہے کہ موضع جوئیہ (تحصیل و ضلع خوشاب) آ کر اس عظیم کے شاہکار کا نظارہ ضرور کریں۔

یہاں ایک اور قابلِ ذکر ہے کہ جب دربار کی تعمیر کا فیصلہ ہو رہا تھا تو جوئیہ کے کچھ اثر و رسوخ رکھنے والے لوگوں نے کام میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی اور یہاں تک کہا کہ وہ قبر کا نام و نشان مٹا دیں گے (ان لوگوں کے اپنے نام و نشان تک مٹ گئے) اس صورتحال میں باوا سید پیر شاہ نے ملک عمر حیات ٹوانہ کو پیغام بھجوایا جنہوں نے کم و بیش نوا یکڑ جگہ خرید کر دربار کے نام وقف کی اور ساتھ میں کنواں بھی بنوا دیا۔

باوا شاہ غلام قادرؒ نے پھاگن کے مہینہ میں وفات پائی اور بیٹے کو وصیت فرما کر گئے کہ پھاگن کے مہینے میں ہر اتوار لوگوں میں کھانا تقسیم کرنا جس پہ ان کے بیٹے نے من و عن عمل کیا اور وہ روایت آج تک چلی آ رہی ہے۔ پھاگن کے مہینے میں آنے والے ہر اتوار (بالخصوص تیسرے اور چوتھے اتوار) کو ان کے مریدین کا ایک جم غفیر ان کے مزار پر حاضری دینے آتا ہے اور دربار پر میلے کا سا سماں ہوتا ہے۔

سخی سید شاہ غلام قادر ہمدانیؒ کے ایک فرزند سید پیر شاہ مذکور ہیں۔ سید پیر شاہ کے دو فرزند (نادر شاہ، زندہ شاہ) تھے۔ نادر شاہ لاولد تھے۔ جبکہ زندہ شاہ کی نسل جاری ہے۔ اور موضع جوئیہ میں ہی آباد ہے۔ دربار سخی سید شاہ غلام قادر ہمدانیؒ کا انتظام بھی آپ کی

اولاد کے پاس ہے۔اللہ پاک سخی سید شاہ غلام قادر ہمدانیؒ کے مزار پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔آمین

حضرت سخی باواشاہ زندہ ہمدانیؒ بن سید پیر شاہ بن شاہ غلام قادر ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ موضع جوئیہ ضلع خوشاب)

آپ مشہور ولی کامل حضرت شاہ غلام قادر ہمدانیؒ کے پوتے تھے۔آپ تارک دنیا،صاحبِ کشف وکرامت فقیر بزرگ تھے۔ساری زندگی اپنے دادا کے مزار مبارک سے منسلک رہے اور یہیں مزار شریف میں بیٹھ کر عبادت کرتے رہے۔موضع لڈے والا ضلع سرگودھا میں اپنی بارہ مربع زمین اپنے مریدین میں وقف کردی۔آپ کا سلسلہ نسب سید کرم شاہ ہمدانی،سید محمد شاہ ہمدانی اور سید فضل شاہ ہمدانی سے چلا۔

☆ سید کرم حسین شاہ ہمدانی: آپ باباشاہ زندہؒ کے بڑے فرزند تھے۔زراعت اور پیری مریدی سے منسلک رہے۔ایک وسیع حلقہ مریدین تھا۔ 1977ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔اور احاطہ مزار دربار شاہ غلام قادرؒ (جوئیہ) میں مدفن ہیں۔سلسلہ نسل سید نادر حسین شاہ ہمدانی سے چلا۔

☆ سید نادر حسین شاہ ہمدانی: آپ خوش الحان،زندہ دل بزرگ تھے۔پیشہ کے لحاظ سے زمیندار تھے۔اور ساتھ ساتھ پیری مریدی بھی کرتے تھے۔اپنے بزرگوں کی روایات کے امین تھے۔ 2007ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔سلسلہ نسل میں چار فرزند (سید نجم الحسن،سید عامر رضا،سید آلِ رضا،سید محمد تقی) اور چار دختران مذکور ہیں۔سید نجم الحسن ہمدانی محکمہ جنگلات سے وابستہ ہیں۔خوش مزاج شخصیت ہیں۔ان کا ایک بیٹا سید محمد صبیح الحسن ہمدانی ہے۔سید عامر رضا ہمدانی امام حسینؑ کے ذاکر ہیں اور محکمہ جنگلات سے وابستہ ہیں۔اپنے خاندان کی تمام قبیلہ داری کی زمینداری اس کے سپرد ہے۔ان کا ایک فرزند سید محمد علی نقی ہے۔سید آل رضا ہمدانی قطر میں ملازمت پیشہ ہیں۔سید محمد تقی ہمدانی اس دنیائے فانی سے اٹھارہ سال کی عمر (2014ء) میں رخصت ہو گئے۔

سید شاہ سید پیر ہمدانی ابن سید موج دریا شاہ ہمدانیؒ وخانوادہ (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید شاہ سید پیر ہمدانی اپنے دور کی مشہور مذہبی وسیاسی شخصیت تھے۔آپ انتہائی نفیس انسان تھے۔آپ ہندوستان کی ریاست اندور کے والی رہے۔اس کے بعد آپ واپس اپنے وطن تشریف لائے اور آکر علاقے کی مذہبی و سیاسی ذمہ داریاں سنبھالیں اور اپنے خاندان کو اکٹھا کیا۔آپ نے تین شادیاں کیں۔جن میں سے دو بیویوں سے اولاد کا سلسلہ چلا۔

آپ کے بڑے بیٹے کا نام سید فیض علی شاہ ہمدانی ہے۔آپ والد کی طرح انتہائی ملنسار اور بلند پایہ اوصاف کے مالک تھے۔اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔انگریز دور میں بطور ذیلدار خدمات سرانجام دیں۔والد کی دستار نمبرداری کے فرائض بھی نبھائے۔خاندان اور علاقے کے لیے بے شمار خدمات سرانجام دیں۔آپ کے ایک ہی بیٹے (سید غلام محمد شاہ ہمدانی) تھے۔☆ سید غلام محمد شاہ ہمدانی بلند پایہ شخصیت کے مالک تھے۔آپ محکمہ ریونیو پنجاب میں بطور پٹواری بھرتی ہوئے۔اپنی محنت کے بل بوتے پر تحصیل دار کے عہدے پر فائز

ہوئے۔آپ کی شادی پیر سید رنگ علی شاہ کی بیٹی سے ہوئی۔جس میں سے آپ کے دو بیٹے (سید غلام اصغر علی شاہ، سید غلام حسنین شاہ)اور تین بیٹیاں مذکور ہیں۔

☆ سید غلام اصغر علی شاہ ہمدانی محکمہ پولیس میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے اور ASI کے عہدے تک فرائض سرانجام دیئے۔والد کی وفات کے بعد نوکری کو خیر باد کہہ کر ریٹائرمنٹ حاصل کر کے گھریلو اور خاندانی ذمہ داریاں سنبھالی۔اپنے دادا (سید جلال شاہ ہمدانی) کی دستار نمبرداری کے فرائض کو بطریق احسن سرانجام دیا اپنے علاقے کی عملی سیاست میں حصہ لیا۔آپ نے بحیثیت بی ڈی ممبر علاقے کی تعمیر و ترقی کے لیے بہت محنت کی۔جلالپور سیداں میں آپ کے دور میں گورنمنٹ مڈل سکول کی عمارت کے لیے رقبہ ذاتی جائیداد سے دیا۔آپ نے حسین ٹرانسپورٹ کے نام سے کاروبار شروع کیا۔آپ مولا حسین علیہ السلام کے عزادار کی حیثیت سے ہمیشہ پیش پیش رہے۔آپ کی اولاد میں یہ سلسلہ ابھی تک اسی طرح رواں دواں ہے۔آپ نے 13 جنوری 1991ء میں وفات پائی۔آپ کی اولاد میں چار بیٹے (سید فیض الحسن، سید خورشید الحسن، سید مبشر حسن شاہ، سید نوید الحسن) اور دو بیٹیاں مذکور ہیں۔سید فیض الحسن ہمدانی پاک فوج میں سپاہی بھرتی ہوئے۔ 17 سال فوج میں ملازمت کے بعد 2000ء میں ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے علاقے میں بحیثیت نمبردار خدمات سرانجام دیتے رہے۔آپ نے 2021ء میں وفات پائی۔آپ کے دو بیٹے (محمد داؤد الحسن، محمد اصغر علی) اور دو بیٹیاں مذکور ہیں۔سید خورشید الحسن ہمدانی میر پور آزاد کشمیر میں ادارہ ترقیات میں بحیثیت اسسٹنٹ ٹاؤن پلانر خدمات سرانجام دینے کے بعد حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔اس کے ساتھ آپ ادارہ میں ایمپلائز یونین کے صدر بھی رہے۔سید مبشر حسن ہمدانی اس وقت ادارہ ترقیات میر پور آزاد کشمیر میں بحیثیت سول انجینئر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کے تین بیٹے (جون حیدر، حسین اصغر، عباس اصغر) اور دو دختران ہیں۔سید نوید الحسن ہمدانی اس وقت سپریم کورٹ آف پاکستان میں شریعت کورٹ بینچ میں بحیثیت نائب کورٹ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کی اولاد میں ایک بیٹا (محمد حسن) اور ایک بیٹی ہے۔

☆ سید غلام حسنین شاہ ہمدانی ایک ملنسار اور زیرک انسان تھے۔آپ ایک بہت بڑے عزادار تھے۔آپ نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھا اور مرکنٹائل کواپریٹو فنانس بینک میں بحیثیت اکاؤنٹنٹ خدمات سرانجام دیں۔بھائی کی وفات کے بعد ٹرانسپورٹ کا کاروبار سنبھالا اور ساتھ ہی سیاست میں قدم رکھا۔سیاست میں آکر آپ نے علاقے کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سارے کام کیے۔آپ کے دور میں ہی جلالپور سیداں میں ڈسپنسری اور ٹیلی فون ایکسچینج لگایا گیا۔اپنے ذاتی رقبہ سے فلاحی ادارہ جات کے لیے زمین دی۔آپ تین مرتبہ ممبر یونین کونسل رہے۔ایک مرتبہ وائس چیئرمین اور ایک مرتبہ چیئرمین یونین کونسل بھی رہے۔چیئرمین زکوۃ و عشر کمیٹی بھی رہے۔ساتھ ہی ساتھ سربراہ نمبردار بھی رہے۔آپ کے دور میں جلالپور سیداں میں بہت سارے ترقیاتی کام ہوئے۔آپ نے ستمبر 2015ء میں وفات پائی۔آپ کی ایک بیٹی ہے۔

بحوالہ وتحریر: سید مبشر حسن ہمدانی آف جلالپور سیداں خوشاب

سید اجمل دریا شاہ ابن سید گل پیر شاہ ابن سید جلال بادشاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ سید جلال شاہ سرکار کے پوتے تھے۔آپ بچپن ہی سے فقر کی حامل شخصیت تھے جو کہ آپ کو اپنے والد گرامی گل پیر شاہ سرکار کی طرف سے ملا تھا۔آپ کی کرامات بہت زیادہ ہیں، دریا کی طرف اشارہ کر کے اس میں سے رستہ بنانا آپ کی بہت مشہور کرامت ہے۔جس کی وجہ سے آپ اجمل دریا کہلائے۔موضع روڈہ، بٹہ شریف، بولہ شریف، وجھ، شاہ پور میں آپ کے مریدین کافی تعداد میں آباد ہیں۔آپ کا مزار جلالپور سیداں کے جنوب مشرق کی سمت واقع ہے۔مزار کے ساتھ مسجد بھی واقع ہے جو کہ آپ نے اپنی زندگی میں تعمیر کروائی۔آپ کے مزار کے پہلو میں آپ کے دو بیٹے سید احمد شاہ اور سید فضل شاہ بھی مدفون ہیں۔اللہ پاک بصدقہ چہاردہ معصومینؑ آپ کے درجات بلند فرمائے۔آمین۔۔۔۔۔۔۔۔۔عرس: 20 تا 22 مارچ (بمناسبت عیدِ نوروز)

اولاد: آپ کی اولاد میں دو دختران اور پانچ بیٹے (فضل شاہ، احمد شاہ، غلام جیلانی، سید پیر شاہ، چن پیر شاہ) تھے۔آپ کی نسل سید چن پیر شاہ سے بڑھی۔سید چن پیر شاہ ذاکر اہلبیتؑ اور شاعر اہلبیتؑ تھے، آپ نے پنجابی زبان میں واقعہ کربلا کو اپنی شاعری کا خاص حصہ بنایا۔آپ زندگی کے آخری برسوں میں چک نمبر 109 شمالی ضلع سرگودھا چلے گئے۔وہیں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔آپ کی اولاد بھی یہیں پر آباد ہے۔آپ کے دو بیٹے (سید محبوب شاہ، سید ظہور شاہ) تھے۔آپ دونوں بھی یہیں مدفون ہیں۔سید ظہور شاہ مجذوب تھے جبکہ سید محبوب شاہ کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے (غلام مصطفیٰ، غلام مرتضیٰ، غلام حسنین، فضل عباس، اصغر حسین) ہیں۔سید غلام مصطفیٰ بن محبوب علی شاہ کی ایک دختر اور چار بیٹے (مظہر عباس، غلام عباس، ثمر عباس، حیدر علی) ہیں۔سید مظہر عباس کے دو بیٹے (عون محمد، جون محمد)، سید غلام عباس کا ایک بیٹا (نعلین حیدر) جبکہ سید ثمر عباس کی ایک بیٹی ہے۔سید غلام مرتضیٰ بن محبوب علی شاہ کی ایک بیٹی اور تین بیٹے (زین عباس، ریحان عباس، علی حسین) اور سید غلام حسنین بن محبوب علی شاہ کی تین دختران اور دو بیٹے (محمد شاذل، ذیشان حیدر) ہیں۔سید فضل عباس بن محبوب علی شاہ کا ایک بیٹا ہے۔

سید چن پیر شاہ ہمدانی ابن سید شاہ شرف قلندر ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

مشہور بزرگ، ولی دوراں حضرت سخی سید چن پیر شاہ ہمدانی ولی کامل حضرت شاہ شرف قلندر ہمدانی کے ہاں متولد ہوئے۔آپ سرکار شاہ شرف بادشاہ کے سب سے بڑے فرزند تھے۔اپنے والد کی طرح ولی اللہ تھے۔ساری زندگی فقر و عبادت میں گزاری۔صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔آپ کی کئی کرامات زبان زدِ عام ہیں۔آپ اپنے والد گرامی کی حیات میں ہی وفات پا گئے تھے۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو دختران اور دو فرزند (سید صادق حسین شاہ اور سید شاہ اللہ بخش ہمدانی) تھے۔

احوال سید صادق حسین شاہ ہمدانی ابن سید چن پیر شاہ ہمدانی: باوا صادق حسین شاہ ہمدانی اپنے وقت میں اجناس کے بیوپاری تھے اور ساتھ ہی تجارت و زمینداری سے منسلک رہے۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند (سید پیر شاہ، سید غلام مرتضیٰ شاہ اور سید غضنفر علی شاہ ہمدانی) اور دو دختران مذکور ہیں۔

احوال سید سید پیر شاہ ہمدانی ابن سید صادق حسین شاہ ہمدانیؒ: آپ پیشے کے لحاظ سے گرداور تھے۔ کچھ عرصہ اس پیشے سے منسلک رہے لیکن جوانی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید وارث علی ہمدانی اور ایک دختر مذکور ہے۔ سید وارث علی ہمدانی پاکستان کسٹم میں ملازمت پیشہ ہیں۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند (محمد، ابوطالب) اور تین دختران مذکور ہیں۔

احوال سید غلام مرتضیٰ ہمدانی ابن سید صادق حسین شاہ: آپ منارہ چکوال میں کوئلہ کے کاروبار سے منسلک رہے اور ساتھ بھٹہ خشت کا کاروبار کرتے رہے۔ بعد میں ذاتی کاروبار سے وابستہ رہے، 2022ء میں وفات پائی۔ آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندگان (ذاکر اہلبیتؑ سید آل عمران ہمدانی، سید شاہ احمد کبیر ہمدانی اور مشاہد حسین ہمدانی) اور ایک دختر سے جاری و ساری ہے۔ سید آل عمران ہمدانی ضلع خوشاب و گرد و نواح میں مشہور و معروف ذاکر اہلبیتؑ و نوحہ خواں ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ زندہ دل، خوش مزاج، پرکیف اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ہیں۔ ان خداداد صلاحیتوں سمیت خوبصورت، میٹھی اور دل سوز آواز کے مالک ہیں۔ ملک بھر کے سادات ہمدانیہ کے لیے قائم کردہ شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کے بانی ارکان میں سے ہیں۔ سید احمد کبیر المعروف بلاول شاہ واپڈا میں ملازمت پیشہ ہیں۔ جبکہ سید مشاہد حسین ضلعی (ڈی سی) آفس میں ملازمت پیشہ ہیں، فقیر و درویش سید ہیں۔

احوال ذاکر اہلبیتؑ سید غضنفر علی شاہ ہمدانی ابن سید صادق حسین شاہ: ذاکر اہلبیتؑ سید غضنفر علی شاہ ہمدانی صاحب اپنے علاقہ کی معروف سیاسی سماجی شخصیت و ذاکر اہلبیتؑ ہیں۔ موجودہ وقت میں یونین کونسل ہموکہ کے وائس چیئرمین ہیں۔ جبکہ اس کے علاوہ کئی دفعہ ممبر یونین کونسل رہ چکے ہیں۔ اپنے ذاتی بزنس اجناس کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ سلسلہ نسل میں دو فرزندگان (سید علی ولی ہمدانی، ذاکر سید فیصل ہمدانی) اور ایک دختر مذکور ہے۔ سید علی ولی ہمدانی خوش مزاج و زندہ دل شخصیت کے مالک ہیں۔ منقبت خواں و نوحہ خواں بھی ہیں۔ سماجی اخلاقی و شعوری آگاہی کے حوالے سے ایک بہترین لکھاری ہیں۔ سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز سے انسانی شعوری آگاہی کے حوالے سے نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ سیشن کورٹ جوہر آباد ضلع خوشاب میں بطور اکاونٹنٹ تعینات ہیں۔ سید علی ولی ہمدانی کی دو دختران ہیں۔ ذاکر اہلبیتؑ سید فیصل ہمدانی زندہ دل اور خوبصورت آواز اور خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں، آج کل بسلسلہ روزگار متحدہ عرب امارات ہوتے ہیں۔

احوال سید شاہ اللہ بخش ہمدانیؒ ابن سید چن پیر شاہ ہمدانیؒ: باوا سید شاہ اللہ بخش ہمدانیؒ اپنے وقت کے نامی گرامی مشہور ولی اللہ و طبیب و حکیم تھے۔ اوائل طفلیت میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا تھا۔ آپ کو حضرت شاہ شرفؒ، جو آپ کے دادا تھے، نے آپ کو اپنی زبان مبارک چسوائی تھی۔ آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند (سید شاہ سلطان ابراہیم، سید ذاکر حسین ہمدانی، سید ناصر حسین شاہ ہمدانی) اور دو دختران مذکور ہیں۔

احوال سید شاہ سلطان ابراہیم ہمدانی سید شاہ اللہ بخش ہمدانیؒ: آپ حیات المیر کول مائن کمپنی میں بطور سپروائزر و سرویر تھے۔ انکا مدفن جابہ شاہ فتح اللہ دربار بابا لال شاہؒ میں ہے۔ سلسلہ نسل میں دو دختران مذکور ہیں۔

احوال سید ذاکر حسین شاہ ہمدانی ابن سید شاہ اللہ بخش ہمدانی: سید ذاکر حسین شاہ ہمدانی محکمہ ایجوکیشن سے منسلک تھے۔ 2014ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ دربار سید شاہ شرف قلندرؒ میں مدفون ہیں۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید علی مجتبیٰ ہمدانی (جو کہ محکمہ ایجوکیشن میں ملازمت پیشہ ہیں) اور تین دختران مذکور ہیں۔

احوال سید ناصر حسین شاہ ہمدانی ابن سید شاہ اللہ بخش ہمدانیؒ : سید ناصر حسین شاہ صاحب پاکستان آرمی سے نائب صوبیدار ریٹائرڈ ہیں اور ساتھ ہی پیری مریدی سے منسلک ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید فاطر عباس ہمدانی اور ایک دختر مذکور ہے۔
بحوالہ: ذاکر اہلبیتؑ سید آل عمران ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید امیر حسین شاہ ہمدانی ابن سید شاہ شرف ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

باوا سید امیر حسین شاہ ہمدانی مشہور بزرگ ولی کامل باوا سید شاہ شرف ہمدانیؒ کے فرزند تھے۔اپنے وقت کے نیکوکار، عبادت گزار بزرگ تھے۔اپنے خاندان کے خوشی وغمی میں شرکت کرتے۔اپنے خاندان سمیت اہل علاقہ میں عزت وقدر نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند سید صاحب علی شاہ، سید سلطان علی شاہ اور سید سکندر حسین شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

☆احوال سید صاحب علی شاہ ہمدانی ابن سید امیر حسین ہمدانی: سید صاحب علی شاہ ہمدانی جلالپور سیداں میں تولد ہوئے۔زمیندارو بیوپاری اور اجناس کے کاروبار سے منسلک تھے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید شاہ شرف مذکور ہیں۔سید شاہ شرف ہمدانی زمیندارے سے وابستہ ہیں۔سلسلہ نسل میں تین فرزند سید صاحب علی، سید سلطان علی اور سید عادل اور دو دختران مذکور ہیں۔

☆احوال سید سلطان علی شاہ ہمدانی ابن سید امیر شاہ ہمدانی: سید سلطان علی شاہ ہمدانی اپنے علاقہ معروف زمیندار وڈیرے دار تھے۔لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے۔سلسلہ نسل میں دو دختران مذکور ہیں۔

☆احوال سید سلطان سکندر حسین شاہ ہمدانی ابن سید امیر حسین شاہ ہمدانی: باوا سید سکندر حسین شاہ ہمدانی اپنے وقت کے مشہور پیر و ناد علی اور سورہ مزمل کے عامل تھے۔جلالپور سیداں میں سب پہلے امام بارگاہ حسینیہ کی بنیاد آپ نے رکھی اور آج تک ان کی اولاد اس بارگاہ کی متولی و بانیان میں سے ہے۔سید سکندر شاہ اپنے علاقہ کی روحانی و مذہبی شخصیت سمیت گھوڑوں کے بھی شوقین تھے۔آپ کے پاس مریدین کا ایک جم غفیر ہوا کرتا تھا۔ بالخصوص سایہ کے مرض ودم کے ماہر تھے۔جنات آپ کے تابع تھے، اکثر و بیشتر جنات کو حاضر کر کے اس کے ساتھ گفتگو کرتے تھے۔آپ نے روزمرہ معمول میں سے دو دن مختص کیے ہوئے تھے۔جوکہ صرف مریدین کو وقت دیتے تھے۔ایک دن جلالپور سیداں میں ہوتے اور دوسرے خوشاب شہر میں مریدین کو وقت دیتے تھے۔آپ کے سلسلہ نسل سے تین فرزند سید علمدار حسین شاہ، سید انوار حسین شاہ ہمدانی، سید اسد عباس ہمدانی اور تین دختران مذکور ہیں۔سید علمدار حسین شاہ ہمدانی اچھی روحانی، دینی شخصیت و بہترین اخلاق کردار کے مالک ہیں۔اپنے والد محترم کے بعد امام بارگاہ حسینیہ جلالپور سیداں کے متولی ہیں۔جلالپور سیداں میں قدیمی عشرہ محرم کے بانی ہیں۔اپنے بزرگان کے روایت امین و پاسدار ہیں۔عشرہ محرم میں ماتم داران امام حسینؑ، محبان امام حسینؑ کی خدمت ان کا طرہ امتیاز ہے۔اپنے خاندان سادات ہمدانیہ کے غم وخوشی میں شریک رہتے ہیں۔آپ کی زیر نگرانی امام بارگاہ کی تزئین وآرائش وتوسیع کا سلسلہ جاری ہے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید مدد علی شاہ ہمدانی اور تین دختران مذکور ہیں۔
سید انوار شاہ ہمدانی محکمہ بہبود آبادی سے ریٹائرڈ ہیں۔سلسلہ نسل میں دو فرزند سید زائر مہدی، سید حسن امیر اور ایک دختر مذکور ہے۔
سید اسد عباس ہمدانی بھی محکمہ بہبود آبادی کے ملازم ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید اعراج ہمدانی اور ایک دختر مذکور ہے۔

بحوالہ: سید کاشف رضا ہمدانی (ہمدانی انٹر پرائز ز کسٹم ہاؤس کراچی)

سید ولایت شاہ ہمدانی ابن سید شاہ شرف ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید ولایت شاہ ہمدانی موضع جلالپور سیداں میں متولد ہوئے۔ آپ کے والد ولی کامل تھے اور آپ اس کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ لہٰذا آپ کے کندھے پر چھوٹے بھائیوں کی ذمہ داری بھی آ گئی۔ آپ نے ان ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن نبھایا۔ آپ کے سلسلہ نسل میں ایک دختر اور تین فرزندان (سید حسن علی شاہ، سید غلام محمد شاہ، سید شیر شاہ) متولد ہوئے۔ ☆ سید غلام محمد شاہ ہمدانی اپنے دور کی بزرگ ہستی تھے۔ لاولد فوت ہوئے۔ ☆ سید شیر شاہ ہمدانی کا تذکرہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

☆ سید حسن علی شاہ ہمدانی کی ایک دختر اور پانچ فرزندان (سید زوار حسین شاہ، سید سوار حسین شاہ، سید ریاض حسین شاہ، سید فیاض حسین شاہ، سید الطاف حسین شاہ) مذکور ہیں۔ سید حسن علی شاہ ہمدانی نے 1956ء میں وفات پائی۔

سید زوار حسین شاہ: آپ کا تذکرہ اگلے صفحات میں درج ہے۔ سید سوار حسین شاہ اپنے علاقے کے نڈر اور بہادر انسان تھے۔ پنچائیتوں میں بیٹھ کے اصولی فیصلے کرتے تھے، کچھ عرصہ فوج میں ملازمت کی، 1979ء یا 1980ء سالِ وفات ہے۔ اولاد میں ایک دختر اور ایک فرزند سید حسن علی مذکور ہیں۔ سید ریاض حسین شاہ نے 2014ء میں وفات پائی۔ آپ کی چھ دختران اور ایک فرزند سید نیاز عباس مذکور ہیں۔ سید فیاض حسین شاہ نے بھی کچھ عرصہ فوج میں ملازمت کی۔ اس کے بعد زمینداری سے منسلک ہو گئے، 2022ء میں وفات پائی۔ آپ کے پانچ فرزندان (سید کاظم رضا، سید شاہد رضا، سید عادل رضا، سید زین العابدین، سید منصور حسن) مذکور ہیں۔ سید الطاف حسین شاہ 1997ء میں فوت ہوئے۔ آپ کے پانچ فرزندان (سید محمد علی، سید احمد علی، سید عدنان حیدر، سید ارتضیٰ حسین، سید مجتبیٰ حسن) مذکور ہیں۔

سید شیر شاہ ہمدانی بن ولایت شاہ ہمدانی بن شاہ شرف ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ انگریز دور میں برٹش آرمی میں رسالدار تھے۔ ساری زندگی سادگی میں گزاری۔ آپ کی والدہ کا تعلق جابہ سے تھا۔ آپ کے نانا کا نام سید بوٹا شاہ تھا۔ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کا مزار جلالپور سیداں میں باوا شاہ شرف سرکارؒ کے مزار کے پہلو میں ہے۔

آپ کے سلسلہ نسل میں سات فرزند (سید نادر علی، سید ناطق حسین، سید مراتب علی، سید ضمیر حسین، سید منظور حسین، سید افتخار حیدر، سید آفتاب حیدر) اور دو دختران مذکور ہیں۔ سید نادر علی ہمدانی پاکستان آرمی سے ریٹائرڈ ہیں۔ سلسلہ نسل میں ایک دختر اور چار فرزند (سید حفیظ حیدر، سید حیدر علی، سید حسن رضا، سید محسن رضا) مذکور ہیں۔ سب پاک آرمی میں آفیسرز ہیں۔ سید ناطق حسین ہمدانی کے پی ٹی سے ریٹائرڈ ہیں۔ آپ کا ایک فرزند (سید منتظر مہدی) ہے۔ سید مراتب علی ہمدانی کسٹمز سے ریٹائرڈ ہیں۔ سلسلہ نسل میں پانچ

فرزند (سید علی رضا، سید حسن رضا، سید محسن رضا، سید شہر یار رضا، سید تلمیز عباس) اور چار دختران مذکور ہیں۔ سید ضمیر حسین ہمدانی ایک جانے پہچانے پیر ہیں۔ سلسلہ نسل میں تین فرزند (سید دانش حسن، سید علی مردان، سید عون عباس) اور دو دختران مذکور ہیں۔ سید منظور حسین ہمدانی پاک آرمی میں ہیں۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند (سید شوذب حسن، سید وجیہہ حسن) اور دو دختران مذکور ہیں۔ سید افتخار حیدر بیرونِ ملک مقیم ہیں۔ سید آفتاب حیدر محکمہ وائلڈ لائف میں ہیں۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند (سید سائر حیدر) اور ایک دختر مذکور ہے۔

سید ملازم حسین شاہ ہمدانی بن سید مہدی چن شاہ ہمدانی و خانوادہ (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید ملازم شاہ اپنی شرافت میں بہت مشہور تھے اور بہادری کی لوگ آج بھی تعریف کرتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ بوتالہ شہر میں سید پیر شاہ کی شادی کے سلسلے میں بارات کے ساتھ گئے تو وہاں کے لوگوں نے شرط رکھ دی کہ ہم اپنی بیٹی اس وقت روانہ کریں گے جب کوئی ہمارے پہلوان کو ہرائے گا اس وقت سید ملازم شاہ کی عمر کم و بیش چودہ سال تھی آپ نے لوگوں کے اسرار پر اس پہلوان سے مقابلہ کیا اور اسے شکست دے دی۔ آپ کے اور بھی کئی واقعات ہیں جو ابھی بھی لوگ نہیں بھولے۔ سید ملازم شاہ کی اولاد میں ایک دختر اور تین فرزندان (سید دُرِ حسین شاہ، سید منیر حسین شاہ، سید مہدی حسن شاہ) شامل ہیں۔

احوال سید دُرِ حسنین ہمدانی ابن سید ملازم شاہ ہمدانی: سید دُرِ حسنین شاہ فوج میں اپنی خدمات سرانجام دے کر سبکدوش ہو چکے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد زمیندارہ سے وابستہ ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل سے تین فرزند سید ہاشم شاہ ہمدانی، سید حیدر شاہ ہمدانی اور شہید سید تقی شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔ ہاشم شاہ وکالت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سید حیدر شاہ بھی زیر تعلیم ہے۔ جبکہ سید محمد تقی شاہ ہمدانی شہید کو کچھ سال قبل بے گناہ بے دردی سے شہید کر دیا گیا تھا۔ شہید تقی شاہ ہمدانی بہت پیارا سلجھا ہوا با کردار بچہ تھا۔ عزاداری، جلوسوں میں دیوانگی کی حد تک شرکت کرتا، اپنے گاؤں کی مسجد میں اذانیں دیا کرتا اور نوحہ خوانی کیا کرتا تھا۔ جبکہ نیٹ بال کا اپنے علاقہ میں بہترین کھلاڑی بھی تھا۔ خداوند متعال درجات بلند فرمائے۔ آمین

احوال سید منیر حسین شاہ ہمدانی ابن سید ملازم شاہ ہمدانی: باوا سید منیر حسین شاہ ہمدانی جہاندیدہ، پر اخلاق و خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں۔ پیشے کے لحاظ سے زمیندار ہیں۔ سلسلہ نسل میں تین دختران مذکور ہیں۔

احوال سید مہدی حسن ہمدانی ولد سید ملازم شاہ ہمدانی: آپ 14 فروری 1968ء کو جلالپور سیداں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم جلالپور سیداں سے حاصل کی۔ انٹرمیڈیٹ اور گریجوایشن جوہر آباد سے مکمل کی۔ اس کے بعد روزگار کے حصول کیلئے آپ کراچی گئے جہاں آپ نیشنل فوڈ انڈسٹری سے وابستہ ہوئے اور ساتھ ساتھ ماسٹرز کی تعلیم مکمل کی۔ کراچی واپس آ کر آپ نے پنجاب پولیس میں شمولیت اختیار کی اور اب ASI کے عہدے پر تعینات ہیں۔ آپ انتہائی اخلاق پسند انسان ہیں۔ سب کے ساتھ عاجزی سے پیش آتے ہیں۔ آپ کے تین بیٹے (سید محمد کبیر ہمدانی، سید رضا عباس ہمدانی، سید حسن عسکری ہمدانی) ہیں۔

بحوالہ: سید کبیر ہمدانی بن سید مہدی حسن ہمدانی

خطیبِ اہلبیتؑ مولانا سید محبوب علی ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

خطیبِ اہلبیتؑ مولانا سید محبوب علی ہمدانی اپنے دور کے بلند پایہ عالمِ دین تھے۔آپ (تقریباً)1910ء میں سید پیر شاہ ہمدانی بن سید موج دریا شاہ ہمدانی کے گھر جلالپور سیداں میں پیدا ہوئے۔علم و معرفت کے ماحول میں انتہائی اعلیٰ تربیت پائی۔میٹرک ہائی سکول ہڈالی سے پاس کیا اور اس کے بعد دینی تعلیم کے لئے لکھنؤ کا رخ کیا، جہاں مشہور علماء کے زیرِ سایہ فقہی علوم حاصل کئے۔وہاں سے واپسی پر خطابت میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔اور اپنے خطابات کی بدولت مذہبِ تشیع کی ترویج میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔آپ کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا۔انگریزی زبان میں مجالس پڑھا کرتے۔

آپ نے جلالپور سیداں میں مدرسہ محبوبیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور گرد و نواح کے افراد کو دینی و فقہی علوم سے روشناس کروایا۔قبلہ سید علی مقصود ہمدانی (جلالپور سیداں)، استاد الذاکرین خادم حسین آصفی (ملتان)، استاد الذاکرین سائیں منظور حسین منظور (شیخوپورہ)، ذاکر سید ریاض حسین رتووال، استاد الذاکرین سائیں غلام قنبر (شیخوپورہ)، اور استاد الذاکرین کوثر حسین سنارا (سرگودھا)، دبیرِ پنجاب ذاکر غلام رسول آزاد (جلالپور سیداں)، ذاکر نبی بخش جوئیہ آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔

علامہ سید محبوب علی شاہ ہمدانی نے شیخوپورہ میں رہائش اختیار کی۔آپ کی تبلیغ دین کی وجہ سے پورے ملک میں اور بالخصوص شیخوپورہ، حافظ آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ڈسکہ میں شیعیت و ولایت پھیلی۔کئی سکھ گھرانے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔آپ نے دو عقد کئے۔پہلے عقد سے ایک فرزند (سید بنیاد حیدر) جو کہ جلالپور سیداں میں رہائش پذیر رہے۔سید بنیاد حیدر کا کچھ برس قبل انتقال ہو گیا تھا۔ان کے سلسلہ نسل میں ایک دختر مذکور ہے۔

مولانا سید محبوب علی ہمدانی کے دوسرے عقد سے تین فرزندان (سید محمد علی، سید عمران حیدر، سید احمد شاہ) مذکور ہیں۔بڑے بیٹے سید محمد علی ہمدانی لاہور میں مقیم ہیں۔ان کے سلسلہ نسل میں ایک دختر اور دو فرزندان (سید علی مجتبیٰ، سید حسن مرتضیٰ) مذکور ہیں۔باقی دونوں بیٹے جنڈیالہ شیر خان ضلع شیخوپورہ میں آباد ہیں۔سید عمران حیدر 2019ء میں وفات پا گئے تھے۔ان کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند ذاکر سید علی ذوالقرنین ہمدانی اور ایک دختر مذکور ہے۔سید احمد شاہ ہمدانی کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید محبوب سبطین اور پانچ دختران مذکور ہیں۔مولانا سید محبوب علی ہمدانی نے 2۔فروری 1986ء کو وفات پائی۔آپ کا مزار جلالپور سیداں میں واقع ہے۔

تحریر بحوالہ: سید علی مجتبیٰ بن سید محمد علی شاہ بن مولانا سید محبوب علی ہمدانی۔

ذاکر اہلبیتؑ باوا سید زوار حسین شاہ ہمدانی بن سید حسن علی شاہ ہمدانی (جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

ذاکر اہلبیت باوا سید زوار حسین شاہ ہمدانی 1926ء میں جلالپور سیداں کے مشہور و معروف دینی گھرانے میں تولد ہوئے۔آپ انتہائی نیک شریف، خوددار انسان تھے۔ چودہ سال کی عمر میں برطانوی فوج میں بھرتی ہوئے۔آپ جسمانی لحاظ سے بھی چست و توانا تھے۔آپ کی ان خوبیوں کو برطانوی فوج نے دیکھا اور آپ کو برطانوی آرمی سپورٹس میں منتخب کیا۔آپ 200 میٹر دوڑ میں اول آئے اور

پوری ایشیائی ریاستوں میں اپنی دوڑ میں نمایاں پوزیشن پر رہے۔آپ کو ان کامیابیوں پر بہت تمغہ جات ومیڈلز اور فیلڈ مارشل ایوب خان کے دیئے گئے تمغے آج بھی آپ کی اولاد کے پاس محفوظ ہیں۔سروس سے سبکدوش ہونے کے بعد اپنی پوری زندگی عبادت الٰہی و ذکر محمدؐ وآلِ محمدؑ کرتے ہوئے گزاری۔آپ کی وفات 20 رمضان المبارک بمطابق 2011ء میں ہوئی اور تدفین 21 رمضان المبارک کو اپنے جد حضرت سخی شاہ شرف ہمدانیؒ کے مزار مبارک سے متصل قبرستان میں ہوئی۔

آپ کی اولاد میں ایک دختر اور پانچ فرزند(سید صفدر حسین، سید قلبِ سجاد، سید امداد حسین، سید تنویر حسین، سید آصف رضا) مذکور ہیں۔

سید صفدر حسین ہمدانی سید زوار حسین شاہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔آپ ٹیکسٹائل سے شعبے سے منسلک رہے۔2014ء میں وفات پائی۔سلسلہ نسل میں چھ فرزندان(سید علی عباس، سید محسن رضا، سید ظہیر عباس، سید شاہد عباس، سید مزمل عباس، سید تجمل عباس) اور دو دختران مذکور ہیں۔آپ کے ایک فرزند سید مزمل عباس کم سنی میں ہی وفات پا گئے تھے۔سید قلبِ سجاد ہمدانی پاکستان کسٹمز سے ریٹائرڈ ہوئے اور فروری 2023ء میں وفات پائی۔سلسلہ نسل میں دو فرزند(سید قاسم عباس، سید علی کونین حیدر)اور دو دختران مذکور ہیں۔سید امداد حسین ہمدانی بھی پاکستان کسٹمز سے ریٹائرڈ ہیں اور آج کل جوہر آباد میں مقیم ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند(سید حسن رضا)اور تین دختران مذکور ہیں۔سید تنویر عباس ہمدانی پاکستان ائیر فورس سے ریٹائرڈ ہیں اور آج کل جوہر آباد میں مقیم ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند(سید محمد علی)اور دو دختران مذکور ہیں۔سید آصف رضا ہمدانی ذاتی بزنس سے وابستہ ہیں اور جلالپور سیداں میں مقیم ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک بیٹا(سید علی حسنین)اور ایک دختر مذکور ہے۔

آغا سید محمد منظور حسین ہمدانی (جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آغا سید منظور ہمدانی 1915ء میں سید اختر علی شاہ ہمدانی ابن سید سیّد پیر ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔آپ کے دادا جان سید سَید پیر شاہ اپنے دَور میں ریاست اندور بھاٹکھیڑی(موجودہ اندور بھارت)کے فرماں روا رہے۔آغا سید منظور ہمدانی نہایت متقی و پرہیز گار اور صاحبِ بصیرت سید اور ولی اللہ تھے۔امیر کبیر سید علی ولی ہمدانیؒ(شاہِ ہمدان)جب تبلیغ کے سلسلے میں ہندوستان داخل ہوئے تو آپ نے کافی لوگوں کو مسلمان کیا اور اپنی روش قائم کی تاکہ درست اسلامی افکار جو آپ حضرت کی علمی و روحانی فیض کے مطابق رہے۔سید محمد منظور ہمدانی بھی اسی سلسلے کی اک کڑی اور حضرت امیر کبیرؒ کے دینی و روحانی نظریات کے جانشین تھے۔آغا سید منظور ہمدانی نے قیامِ پاکستان میں اور ہمدانی سادات کو آپس میں یک جان کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور متعدد بار ہمدانی کانفرنس کا انعقاد کیا اور ڈاکٹر سید آغا حسین ہمدانی(چکوال)کے شانہ بشانہ ہمدانی سادات کی فلاح کے لیے کام کیا،آپ ڈاکٹر سید آغا حسین ہمدانی کے روحانی استاد بھی تھے۔ آپ نے ساری زندگی شاہِ ہمدان کے نظریاتی افکار کی تبلیغ کی اور متعدد بار ایران تبت خورد(چائنہ)اور تبت بالا(گلگت بلتستان)کے دورے کیے جہاں شاہِ ہمدان کے مسلمان کردہ لوگوں کو اکٹھا کیا اور نئے سرے سے درست انداز میں شاہ ہمدان کی تعلیمات ان تک پہنچائی۔آپ کی تمام تر زندگی عظمتِ سادات،عزاداری مظلومِ کربلا اور ولایتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی تبلیغ میں گزری جو شاہِ

ہمدانؒ کی تمام تر تبلیغ کا نچوڑ ہے۔
آپ کی اولاد میں چار دختران اور ایک فرزند (سید مظاہر حسنین ہمدانی) ہیں۔ سید مظاہر حسنین ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور عرصہ دراز سے اپنے بچوں کے ساتھ امریکہ میں مقیم ہیں۔ سید مظاہر حسنین ہمدانی کے دو بیٹے (سید آلِ محمد، سید آلِ مصطفیٰ) اور ایک دختر مذکور ہیں۔ سید آلِ مصطفیٰ کا ایک بیٹا (سید عباس علی) ہے۔
آغا سید منظور حسین ہمدانی کا انتقال 6۔ مارچ 1995ء کو سکردو میں ہوا۔ آپ کا مزار وادیٔ شگر سکردو بلتستان میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے مریدین ہر سال 6۔ مارچ کو آپ کا عرس مناتے ہیں۔ اللہ پاک آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین
نوٹ: یہ معلومات آغا سید منظور حسین ہمدانی کے نواسے سید ظہیر عباس ہمدانی (جلالپور سیداں) نے مہیا کی ہیں۔

سید رنگ علی شاہ ہمدانی مجسٹریٹ (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

انسان اپنے کردار، گفتار اور خاندان سے پہچان بناتا ہے۔ 1925ء کی دہائی میں جناب سید رنگ علی شاہ ہمدانی صاحب اس وقت کے اعلیٰ ترین عہدہ پر فائز ہوئے۔ اپنی بارعب شخصیت کی وجہ سے نہ صرف اپنی سادات برادری میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے تھے بلکہ اپنے آباؤاجداد کا روحانی جلال بھی آپ کی شخصیت میں نکھار پیدا کرتا تھا۔ سید رنگ علی شاہ ہمدانی مجسٹریٹ مرحوم نے خوشاب کے مختلف علاقوں میں کھلی کچہری کی شروعات کیں بالخصوص پرانا تحصیل آفس خوشاب۔ سید رنگ علی شاہ ہمدانی مجسٹریٹ مرحوم نے تاریخ ساز فیصلے بھی کیے۔
آپ کی اولاد میں سے سید باقر حسین ہمدانی اور سید فیاض حسین ہمدانی ایڈووکیٹ تھے۔
☆ سید فیاض حسین ہمدانی (ایڈووکیٹ) بن سید رنگ علی شاہ ہمدانی: آپ نے پورے پنجاب میں وکالت کا ڈنکا بجایا۔ ایک اعلیٰ پائے کے وکیل تھے، اپنے علاقے میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ آپ نے دو عقد کئے۔ جن سے سات فرزندان (سید امداد حسین، سید معلم کثیر، سید صباحت حسنین، سید حماد رضا، سید حسنات رضا، سید محمد علی، سید عمران علی) اور چار دختران مذکور ہیں۔ سید معلم کثیر اور سید حماد رضا جوانی میں وفات پا گئے تھے۔
سید امداد حسین ہمدانی بن سید فیاض حسین ہمدانی اپنے والد بزگوار کی طرح اعلیٰ پائے کے وکیل ہیں، ایک نہایت شفیق اور ملنسار شخصیت کے مالک ہیں اور اپنے علاقے کی ہر خوشی وغمی میں شریک ہوتے ہیں۔ آپ کی اولاد میں دو فرزندان (سید احمد مجتبیٰ، سید حیدر علی) اور تین دختران ہیں۔ سید احمد مجتبیٰ کی ایک بیٹی ہے جبکہ سید حیدر علی کے دو بیٹے (سید بلاول علی، سید علی عباس) ہیں۔
سید صباحت حسنین ہمدانی سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے تین بیٹے (علی نور، محسن رضا، معظم علی) ہیں۔ سید حسنات رضا ہمدانی بھی سرگودھا میں مقیم ہیں۔ اولاد میں ایک بیٹا (علی تیمور) اور دو دختران مذکور ہیں۔ سید محمد علی ہمدانی وکالت کے شعبے سے وابستہ تھے۔ 2021ء میں قاتلانہ حملے میں وفات پا گئے۔ آپ کا ایک بیٹا (رواحہ علی) اور ایک دختر ہے۔ سید عمران علی ہمدانی بھی سرگودھا میں مقیم ہیں۔

☆ سید باقر حسین ہمدانی بن سید رنگ علی شاہ ہمدانی: آپ نے علاقائی سیاست میں بڑا نام کمایا۔محبِ اہلبیتؑ ہونے کی وجہ سے نہ صرف اپنے افکار اور کردار کو بلند رکھا بلکہ علاقہ کدھی میں عزاداری کو ترویج دینے میں اہم کردار ادا کیا۔مجالس اور جلوسوں کے انعقاد کا سلسلہ جاری رکھا۔سید باقر حسین ہمدانی کے چھ فرزند(سید نجم الحسن ہمدانی ایڈووکیٹ، سید کوثر حسین ہمدانی ایڈووکیٹ، سید احمد شاہ ہمدانی ، سید رنگ علی شاہ ہمدانی، سید ابوالحسن ہمدانی، سید مہدی حسن ہمدانی)اور تین دختران مذکور ہیں۔

سید نجم الحسن ہمدانی وکالت کے شعبہ سے منسلک ہیں۔آپ کی اولاد میں دو فرزند(سید وفا عباس، سید نوازش علی)اور دو دختران مذکور ہیں۔سید کوثر حسین ہمدانی بھی وکالت کے شعبہ سے منسلک ہیں۔آپ کی اولاد میں دو فرزند(سید محمد علی، سید حسن رضا)اور ایک دختر مذکور ہیں۔سید احمد علی شاہ ہمدانی جلالپور سیداں میں مقیم ہیں۔اولاد میں تین بیٹے(سید عالم شاہ، سید مہذب الحسن، سید عنایت علی)اور دو دختران ہیں۔سید رنگ علی شاہ ہمدانی اپنے علاقے کے سماجی رہنما تھے۔بڑے پیمانے پر سوشل ویلفیئر کے لئے کام سرانجام دیئے۔2013ء میں وفات پائی۔سید ابوالحسن ہمدانی ایک منجھے ہوئے نڈر بے باک صحافی ہیں۔مختلف نیوز چینلز اوراخبارات سے وابستہ ہیں۔اولاد میں تین دختران مذکور ہیں۔سید مہدی حسن ہمدانی محکمہ ریونیو سے وابستہ ہیں۔اولاد میں ایک دختر مذکور ہے۔

تحریر بحوالہ: سنیئر صحافی سید ابوالحسن بن سید باقر حسین شاہ ہمدانی۔

سید غلام حیدر ہمدانی ابن سید بڈھا یا شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ جلال پور سیداں میں متولد ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد برٹش آرمی سے منسلک ہوئے۔سروس مکمل کر کے ریٹائرڈ ہوئے۔آرمی کی جانب سے 1902ء میں گنجی بار کی آبادکاری کے سلسلے میں انہیں کسووال ضلع ساہیوال میں رقبہ الاٹ ہوا تھا۔ساڑھے سینتیس ایکڑ گھوڑی پال اور سوا مربع زمین ذاتی نام پر الاٹ ہوئی۔آپ جلالپور سیداں سے اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کے لیے کسووال چک نمبر 12 / 98ایل ضلع ساہیوال چلے گئے۔آپ کافی عرصہ وہاں مقیم رہے اور پھر واپس جلالپور سیداں تشریف لائے۔آپ نے 1953ء یا 1954ء میں وفات پائی۔آپ کا مزار جلال پور سیداں احاطہ دربار باوا سید جلال شاہؒ میں ہے۔آپ کی اولاد میں چار فرزند(نور زمان شاہ، غلام مصطفیٰ شاہ، محمد سبطین شاہ، سید علی مقصود حسین)اور چار دختران شامل ہیں۔(سید غلام حیدر ہمدانی کے فرزندان کا تذکرہ اگلے صفحات پر درج ہے)۔

کیپٹن سید فرزند علی ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید فرزند علی ہمدانی 1925ء میں سید ظہور علی ہمدانی کے گھر جلالپور سیداں میں پیدا ہوئے۔تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی، اعلیٰ خاندانی روایات کے حامل گھرانے سے تعلق کی وجہ سے آپ بہادری، معاملہ فہمی اور فہم وفراست جیسی خوبیاں کے حامل تھے۔1940ء میں آپ نے رائل انڈین آرمی میں شمولیت اختیار کی اور آرمڈ کور کو جوائن کیا۔دوسری عالمی جنگ میں بھی شریک رہے۔پاکستان کے قیام کے بعد پاکستان آرمی میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔1965ء اور 1971ء کی پاک۔بھارت جنگ

میں بھی شریک رہے۔ آرمی میں گرانقدر خدمات کی بنا پر آنریری کیپٹن کے عہدے تک ترقی حاصل کی۔ 1974ء میں آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد واپڈا میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے۔ اپنی زندگی میں جہاں تک ممکن ہوا ہر ایک کی مدد کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ لاہور میں مقیم رہے اور 19 نومبر 1999ء کو وہیں وفات پائی، جبکہ آپ کی تدفین آپ کے آبائی علاقے جلالپور سیداں میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک دختر مذکور ہے۔

بحوالہ: سید نادر علی ہمدانی (جلالپور سیداں)، سید بابر ہمدانی (جوہرآباد)

میجر سید ذاکر حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

میجر سید ذاکر حسین شاہ ہمدانی ولد سید شریف شاہ ہمدانی برٹش دور کے آرمی آفیسر تھے۔ اپنے علاقہ کی بہت مشہور فلاحی شخصیت تھے۔ آپ نے اپنی ریٹائرڈ لائف جوہرآباد میں گزاری، آپ کا مدفن آبائی گاؤں جلالپور سیداں میں ہے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں دو بیٹے (سید منظر حسنین شاہ اور سید آغا انوار الحسن شاہ) اور چار دختران مذکور ہیں۔

کیپٹن سید منظر حسنین شاہ ہمدانی سید ذاکر حسین شاہ ہمدانی: آپ آرمی آفیسر تھے بعد ازاں آپ نے آغا خان ہسپتال میں بطور سکیورٹی آفیسر اور پائنیئر سیمنٹ میں بطور ایڈمن مینجر جاب کی۔ آپ نے 19 ستمبر 2017ء کو وفات پائی، جلالپور سیداں میں مدفون ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل سے چار فرزند (سید عامر حسنین شاہ، سید علی حسنین، سید عون حسنین، سید وجاہت حسنین) مذکور ہیں۔ زوار سید عامر حسنین شاہ ہمدانی نے انگلینڈ سے ہوٹل مینجمنٹ اور ایم بی اے کیا بعد ازاں پائنیر سیمنٹ میں بطور سٹور آفیسر جاب کی، اب گاڑیوں کے کاروبار سے منسلک ہیں، رہائش جوہرآباد ہے۔ سید عامر شاہ کی تین دختران اور ایک بیٹا (سید علی زین العابدین) ہے۔ سید علی حسنین ہمدانی جو کہ جوہرآباد میں ہی مقیم ہیں اور گاڑیوں کی لین دین کا بزنس کرتا ہے۔ آپ کی دو دختران اور دو بیٹے (سید شناور عباس، سید ارین عباس) ہیں۔ سید عون حسنین ہمدانی کینیڈا میں بطور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جاب کر رہے ہیں۔ آپ کی دو دختران ہیں۔ سید وجاہت حسنین بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔

سید آغا انوار الحسن شاہ ہمدانی سید ذاکر حسین شاہ ہمدانی: آپ محکمہ یونین کونسل سے ریٹائرمنٹ کے بعد جوہرآباد میں مقیم ہیں۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند (سید تراب الحسن، سید شبیہ الحسن) اور تین دختران مذکور ہیں۔ سید تراب الحسن پرائیویٹ جاب کرتے ہیں۔ جبکہ سید شبیہ الحسن زیرِ تعلیم ہیں اور بی اے کیا ہے۔

بحوالہ: زوار سید عامر حسنین ہمدانی بن سید منظر حسنین شاہ ہمدانی

سید جلال عباس ہمدانی بن سید شریف شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید جلال عباس ہمدانی 1908ء میں جلالپور سیداں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم موضع ہڈالی سے حاصل کی جبکہ میٹرک

(سائنس گروپ) گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب سے پاس کیا۔میٹرک امتحان میں پورے ضلع میں امتیازی پوزیشن حاصل کی۔آپ نے قرآن پاک بھی حفظ کیا اور لکھنؤ کے مدرسہ سلطان المدارس سے دینی تعلیم بھی حاصل کی۔میٹرک کے بعد فوج میں شمولیت اختیار کی اور مختلف علاقوں میں خدمات سرانجام دیتے ہوئے صوبیدار میجر کے رینک تک ترقی پائی اور اسی رینک پر ریٹائر ہوئے۔آپ ایک روحانی شخصیت کے مالک تھے۔آپ قرآن مجید سے لوگوں کی جسمانی و روحانی امراض کا علاج کرتے تھے۔آپ کے مریدین کا ایک وسیع حلقہ مختلف علاقوں میں آباد ہے۔آپ نے 18 مارچ 1984ء کو وفات پائی، آپ کا مزار جلالپور سیداں میں ہے۔آپ کی اولاد میں تین دختران اور پانچ فرزندان (بریگیڈیئر سید سجاد حسین، سید غلام عباس، سید کوثر عباس، سید زاہد حسین، سید اظہار الحسن) مذکور ہیں۔

بریگیڈیئر (ر) سید سجاد حسین ہمدانی آرمی میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے، اپنے خاندان میں پہلے فرد ہیں جو بریگیڈیئر رینک تک پہنچے۔نہایت احسن طریقے سے اپنے فرائضِ منصبی سرانجام دیئے۔آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ کینیڈا منتقل ہوگئے۔کینیڈا سے واپسی پر نادرہ میں ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے اور مختلف علاقوں بشمول کوئٹہ، ملتان میں خدمات سرانجام دیں۔ریٹائرمنٹ کے بعد آج کل اسلام آباد میں مقیم ہیں۔آپ انتہائی مشفق اور ملنسار شخصیت کے مالک ہیں۔اولاد میں دو دختران مذکور ہیں۔

(نوٹ؛ بریگیڈیئر صاحب کا تفصیلی تذکرہ کتاب کے باب سادات ہمدانیہ کی اہم شخصیات میں شامل ہے)

سید غلام عباس ہمدانی انتہائی سادہ اور مشفقانہ طبیعت کے مالک تھے۔کچھ عرصہ فوج میں ملازمت کی مگر جلد ریٹائرمنٹ لے کر زمینوں کا انتظام سنبھالا۔آپ نے وفات 2016ء میں پائی۔اولاد میں دو دختران اور چار فرزندان (سید ضیغم عباس، سید حسن عباس، سید فضل عباس، سید محمد احسن عباس) مذکور ہیں۔سید کوثر عباس ہمدانی بھی کچھ عرصہ فوج میں رہے، آج کل جلالپور سیداں میں مقیم ہیں۔اولاد میں ایک دختر اور ایک فرزند سید حیدر عباس مذکور ہیں۔سید زاہد حسین ہمدانی شعبہ حکمت سے وابستہ ہیں اور آج کل راولپنڈی میں مقیم ہیں اور وہیں اپنا ذاتی مطب چلا رہے ہیں۔سید اظہار الحسن ہمدانی اپنے علاقے کی ایک اہم سیاسی و سماجی شخصیت ہیں۔آج کل بیرونِ ملک مقیم ہیں۔اولاد میں تین فرزندان (سید علی حسین، سید فہد رضا، سید محمد تاجدار الحسن) مذکور ہیں۔

بحوالہ تحریر؛ سید زاہد حسین ہمدانی/ دختر سید جلال عباس ہمدانی (جلالپور سیداں)

سید محمد اسلم شاہ ہمدانی بن سید فضل حسین ہمدانی (چک نمبر 12/98 ایل ضلع ساہیوال)

(آل سید جلال شاہ ہمدانیؒ، جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید محمد اسلم شاہ ہمدانی 14۔دسمبر 1925ء کو شاہپور میں نمبردار سید فضل حسین بن سید بڈھا یا شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ اپنے بھائیوں (سید محمد افضل شاہ، سید ظفر عباس شاہ) میں سب سے بڑے تھے۔ابتدائی تعلیم شاہپور سے ہی حاصل کی۔والد صاحب کے چک نمبر 12/98 ایل ضلع ساہیوال شفٹ ہونے کے بعد ایم سی ہائی سکول چیچہ وطنی میں میٹرک کے لئے داخلہ لیا۔ابھی نہم جماعت میں تھے کہ سایہ پدری سر سے اُٹھ گیا۔والد گرامی کی وفات کے بعد تمام ذمہ داریاں آپ کے کندھوں پر آ گئیں، آپ نے تمام ذمہ داریوں کو بطریق احسن نبھایا۔اس کے ساتھ ساتھ اپنے چک کے نمبردار بنے۔

سید محمد اسلم شاہ ہمدانی اعلیٰ اخلاق، بارعب و بلند قامت شخصیت کے مالک تھے۔خوبصورت اتنے تھے کہ جہاں سے گزرہوتا ،لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوجاتے۔خوش اخلاق اتنے کہ جوایک بار ملتا، بار بار آپ سے ملنے کا مشتاق ہوجاتا۔آپ نے اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز بطور بی ڈی ممبر کیا۔اس کے بعد بلا مقابلہ چیئر مین یونین کونسل منتخب ہوئے، بعدازاں ضلع کونسل کے ممبر بھی بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ساہیوال ڈویژن جواس وقت تین اضلاع پر مشتمل تھا، (ضلع ساہیوال) کی جرگہ کمیٹی کے ممبر بنے۔اپنی اولاد کے ساتھ ساتھ غرباء کے بچوں کوبھی تعلیم دلوائی۔ چک نمبر 12 / 96ایل کے ہائی سکول کی اپ گریڈیشن اور یونین کونسل کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔میٹنگز میں اعلیٰ افسران کے ساتھ بطور اسیسر شامل ہوتے، اہم فیصلوں میں آپ کا خاص کردار ہوتا تھا اور آپ کے کئے گئے فیصلے حالات کے مطابق ہوتے، جن کو دنیا بھی تسلیم کرتی تھی۔ بڑے بڑے سیاستدانوں میاں یاسین وٹو، غلام حیدر وائیں، ملک فتح شیر لنگڑیال، رانا خداداد وغیرہ سے اچھے مراسم تھے اور وہ سب آپ کے معتقد بھی تھے۔اپنے علاقے کی تعمیر وترقی میں ایسا کردار ادا کیا کہ کئی سال گزرنے کے باوجود آج بھی لوگ آپ کو نہایت ادب واحترام سے یاد کرتے ہیں۔ چک نمبر 12 / 98ایل کی مسجد وامام بارگاہ کی بنیاد رکھی اور عزاداری کا اہتمام کیا،عشرہ محرم الحرام کا آغاز کیا۔آس پاس کے علاقوں میں بھی عزاداری سید الشہداءؑ کو ترویج دینے میں اہم کردار ادا کیا۔حُبِ عزاء اس قدر تھی کہ محرم کا چاند دیکھتے ہی سر سے دستار اور پاؤں سے نعلین اتار دیتے اور 12 محرم تک سر برہنہ و پابرہنہ رہتے۔ایک بار ضلعی آفیسر نے ایک میٹنگ کا انعقاد 11 محرم کو کیا جس میں آپ کو بھی مدعو کیا گیا۔آپ جب میٹنگ حال میں پہنچے تو ضلعی آفیسر آپ کی کیفیت دیکھ کر حیران رہ گیا اور ادب واحترام سے کہا کہ آئندہ محرم کے ایام میں کسی میٹنگ میں شاہ صاحب کو آنے کی زحمت نہ دی جائے۔

آپ نے دو عقد کئے۔ پہلا عقد اپنے چچا سید نجف شاہ کی دختر سے کیا جس سے ایک دختر مذکور ہے۔دوسرا عقد اپنے چچا سید غلام حیدر شاہ کی دختر سے کیا جس سے تین دختران اور پانچ فرزند (سید فضل عباس، سید اظہر عباس، سید منظر عباس، سید اسد عباس، سید فخر عباس) ہیں۔

سید فضل عباس ہمدانی اپنے چک کے نمبردار اور معروف سیاسی وسماجی شخصیت ہیں، اپنے علاقے کی یونین کونسل کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔آپ کی اولاد میں ایک دختر اور تین فرزند (سید محمد اسلم، سید علی اسلم، سید حسن اسلم) مذکور ہیں۔سید محمد اسلم اور سید حسن اسلم بینک الحبیب سے وابستہ ہیں۔ جبکہ سید علی اسلم آرمی میں کیپٹن ہیں۔سید اظہر عباس ہمدانی جوہرآباد میں ایڈوکیٹ ہیں، ڈسٹرکٹ بار خوشاب کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔آپ کی اولاد میں دو دختران اور ایک فرزند (سید محمد کمیل عباس) مذکور ہیں۔سید منظر عباس ہمدانی ائیر چائنہ میں جاب کرتے ہیں، اسلام آباد میں مقیم ہیں۔آپ کی اولاد میں تین دختران اور دو فرزند (سید محمد جعفر عباس، سید علی نقی عباس) مذکور ہیں۔سید اسد عباس ہمدانی چیچہ وطنی میں ایڈوکیٹ ہیں۔آپ کی اولاد میں ایک دختر اور ایک فرزند (سید محمد مصطفیٰ) مذکور ہیں۔سید فخر عباس ہمدانی محکمہ پولیس میں ہیں، چیچہ وطنی میں مقیم ہیں۔آپ کی اولاد میں دو فرزند (سید محمد قاسم، سید محمد کاظم) مذکور ہیں۔سید محمد اسلم شاہ ہمدانی نے 27 جولائی 1975ء کو وفات پائی۔اہلیانِ علاقہ کی خواہش پر آپ کی تدفین چک نمبر 12 / 98ایل کے امام بارگاہ میں کی گئی۔

معلومات فراہم کردہ: سید اسد عباس ہمدانی (ایڈوکیٹ) بن سید محمد اسلم شاہ ہمدانی

سید محمد افضل شاہ ہمدانی بن سید فضل حسین ہمدانی (چک نمبر 12/98ایل ضلع ساہیوال)

(آل سید جلال شاہ ہمدانیؒ، جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید محمد افضل شاہ ہمدانی 1928ء میں نمبردار سید فضل عباس بن سید بڈھا یا شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔اپنے بھائیوں سید محمد اسلم شاہ سے چھوٹے اور سید محمد ظفر شاہ سے بڑے تھے۔آپ بہت ہی ملنسار اور ہنس مکھ انسان تھے۔اپنی زندگی کو عوام کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کئے رکھا اور جہاں تک ممکن ہوا لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کیں۔اس کے علاوہ زمیندارہ کے شعبے سے منسلک رہے۔اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور ان کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔آپ نے 19 مارچ 1999ء کو تقریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔آپ قبرستان بابا میاں خیرا (چک نمبر 12/98ایل ضلع ساہیوال) حویلی ہمدانیاں میں مدفون ہیں۔اللہ کریم آپ کو عزادارانِ امام حسینؑ میں محشور فرمائے اور جنت الفردوس میں مولا کا قرب نصیب فرمائے۔آمین

آپ کی اولاد میں چار فرزندان (سید کوثر حسین، میجر (ر) سید حسنین عباس، سید نجم الحسن، ڈاکٹر سید فرحت عباس) اور پانچ دختران مذکور ہیں۔

سید کوثر حسین ہمدانی شپ یارڈ سے ریٹائرڈ ہیں اور کراچی میں مقیم ہیں۔آپ کے دو فرزندان (سید محمد علی اور سید محمد اکبر) اور تین دختران ہیں۔سید محمد علی ٹیکسٹائل انڈسٹری میں آفیسر ہیں جبکہ سید محمد اکبر ملٹی نیشنل کمپنی سے منسلک ہیں۔

سید حسنین عباس ہمدانی آرمی سے میجر ریٹائرڈ ہیں اور آج کل بینک الحبیب کراچی سے وابستہ ہیں۔آپ کے دو فرزند (سید احمد علی کبیر اور سید حسن عباس) اور دو دختران ہیں۔سید احمد علی کبیر معروف منقبت خواں اور بینک الحبیب میں آفیسر ہیں۔

سید نجم الحسن ہمدانی سول ایوی ایشن سے ریٹائرڈ ہیں اور کراچی میں مقیم ہیں۔آپ کے دو فرزند (سید احمد رضا، سید نجف رضا) ہیں۔سید احمد رضا فیٹکو آئل ٹرمینل پورٹ قاسم جبکہ سید نجف رضا بینک الحبیب سے وابستہ ہیں۔

ڈاکٹر سید فرحت عباس ہمدانی سروسز ہسپتال کراچی کے ایم ایس ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو دختران مذکور ہیں۔

معلومات فراہم کردہ: نمبردار سید فضل عباس بن سید محمد اسلم شاہ ہمدانی۔۔سید نجم الحسن ہمدانی بن سید محمد افضل شاہ ہمدانی

سید ظفر عباس ہمدانی بن سید فضل عباس ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ چک نمبر 12/98ایل ضلع ساہیوال)

(آل سید جلال شاہ ہمدانیؒ، جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ 1930ء میں چک نمبر 12/98ایل ضلع ساہیوال میں نمبردار سید فضل عباس بن سید بڈھا یا شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔آپ سے بڑے دو بھائی سید محمد اسلم شاہ اور سید محمد افضل شاہ تھے۔انتہائی بچپن میں والدہ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ابھی چوتھی جماعت میں تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا۔آپ کی پرورش آپ کی ہمشیرہ اور بڑے بھائی سید اسلم شاہ نے کی۔آپ مقدر کے دھنی تھے اور اس وقت کے مشہور روایتی کھیل کبڈی کے بہت نامی گرامی پہلوان بنے۔آپ کی واقفیت اور

شہرت دور دور تک کے علاقوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ روزگار کے سلسلے میں آپ نے میاں چنوں میں آڑھت شروع کی جس میں اللہ نے بہت کامیابی عطا کی۔ بعدازاں آڑھت ترک کر کے کھیتی باڑی کی۔ آپ علاقہ بھر میں عزاداری کو فروغ دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہے، خود بہت بڑے ماتمی تھے اور تاحیات چہلم حضرت امام حسین علیہ السلام برپا کرواتے رہے جس میں ملک بھر سے ذاکرین و علماء کو دعوت دی جاتی۔ آپ نے دو عقد کئے۔ آپ کا پہلا عقد نقوی بخاری خاندان میں ہوا۔ جبکہ دوسرا عقد اپنے چچا سید غلام حیدر شاہ کی دختر سے کیا۔ دونوں ازواج سے گیارہ دختران اور پانچ فرزند (سید رضی عباس، سید محمد علی، سید وصی عباس، سید اسلم شہباز، سید عمران حیدر) متولد ہوئے۔

سید رضی عباس ہمدانی اٹامک انرجی سے وابستہ ہیں۔ آپ کے دو فرزند (سید حسین عباس، سید محمد عباس) اور ایک دختر ہے۔ سید محمد علی ہمدانی آرمی سے ریٹائرڈ ہیں، آج کل لاہور مقیم ہیں۔ آپ کا ایک فرزند (سید ظفر عباس) اور تین دختران ہیں۔ سید وصی عباس ہمدانی پنجاب پولیس سے وابستہ ہیں اور معروف شاعر بھی ہیں، آپ کا قلمی نام صفی ہمدانی ہے۔ آپ کے دو فرزند (سید محمد مجتبیٰ ظفر، سید محمد ابراہیم) اور ایک دختر ہے۔ سید اسلم شہباز ہمدانی بسلسلہ ملازمت کراچی میں مقیم ہیں۔ آپ کے دو فرزند (سید علی مقصود، سید جلال رضا) اور ایک دختر ہے۔ سید عمران حیدر ہمدانی میڈیکل کے شعبے سے منسلک ہیں۔

سید ظفر عباس ہمدانی گیارہ جون 1990ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ قبرستان بابا میاں خیرا (چک نمبر 12/98 ایل ضلع ساہیوال) حویلی ہمدانیاں میں اپنے والد گرامی کے پہلو میں مدفون ہیں۔ اللہ کریم آپ کو عزادارانِ امام حسینؑ میں محشور فرمائے۔ آمین

بحوالہ: شاعر اہلبیت جناب سید وصی عباس صفی ہمدانی

سید نور زمان شاہ ہمدانی بن سید غلام حیدر شاہ ہمدانی (مدفن چک نمبر 12/98 ایل ضلع ساہیوال)

(آل سید جلال شاہ ہمدانیؒ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

رسالدار سید نور زمان شاہ ہمدانی بن سید حیدر شاہ بن سید بڈھا یا شاہ بن سید موج دریا شاہ بن سخی سید جلال شاہ ہمدانیؒ 14 دسمبر 1914ء کو موضع جلالپور سیداں ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے، آپ کی والدہ کا نام سیدہ ہدایت بی بی بنت سید مرتضیٰ شاہ تھا آپ اکیلی اپنے باپ کی وارث تھیں۔ آپ کے والد پانچ مربعوں کے مالک تھے۔ اس وقت ہندوستان کے قانون میں بیٹی کا حصہ نہیں ہوتا تھا جس کی وجہ سے اس کے باپ کی زمین اس کے دوسرے بھائی کو مل گئی، آپ کے پیدا ہونے کے دو سال بعد دوسرے بھائی سید اسماعیل شاہ پیدا ہوئے اور پھر دو سال بعد آپ کی بہن پیدا ہوئی جو بچپنے میں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ آپ نے اپنا بچپن اور لڑکپن اپنے والدین کے زیرسایہ گزارا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ جب آپ کے چھوٹے بھائی آٹھ دس سال کے ہوئے تو وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ تقریباً سال 25،1924ء میں آپ کی شفیق والدہ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ شاہ صاحب کے والد ماجد نے تقریباً 1928ء میں دوسری شادی اپنی بڑی بھابھی کی چھوٹی بہن سے کی جن کا نام سکینہ بی بی بنت علی مردان قریشی شاہ پور تھا۔ آپ سے شاہ صاحب کے تین بھائی اور چار بہنیں پیدا ہوئیں۔ دو بھائیوں سید مقصود شاہ و سید سبطین شاہ کی رہائش جلالپور میں تھی اور ایک بھائی سید مصطفیٰ شاہ کی رہائش

چک 98میں تھی ۔ 1916ء میں انگریز حکومت نے اپنے پرانے ذیلداروں کی اولادوں کو زمینیں الاٹ کیں جس کی بنا پر چک نمبر 12 / 98ایل ضلع ساہیوال میں سید فضل شاہ ہمدانی اور سید حیدر شاہ ہمدانی کو زمینیں الاٹ ہوئیں اور اس چک کی نمبرداری سید فضل شاہ بن سید بڈھائے شاہ ہمدانی کو ایوارڈ ہوئی، سید فضل شاہ جو کہ آپ کے (سید نورزمان شاہ) تایا تھے اور بعد میں سسر بھی بنے تقریباً 23،1922ء کو گنجی بار کے چک 98میں شفٹ ہو گئے۔سید حیدر شاہ ہمدانی کبھی کبھار چکر لگاتے تھے اور مستقل رہائش جلالپور سیداں میں ہی رکھی۔آپ 33،1932ء میں ہندوستان فوج میں شامل ہو گئے۔آپ کے والد اور دو تایا بھی فوج میں کچھ عرصہ رہے۔1940ءء میں آپ کی شادی سید فضل شاہ مرحوم کی بڑی بیٹی سے ہوئی۔1942ء کو دوسری جنگ عظیم کے دوران آپ کی یونٹ کو لڑائی کیلئے مصر، لیبیا فلسطین، شام کے محاذ پر بھیج دیا گیا۔چار سال تک آپ برسر پیکار رہے اور بہت سے واقعات سناتے تھے، اکثر جنرل دومیل (غالباً) جو کہ جرمن فوج کا کمانڈر تھا، کی بہادری کے قصے نقل کرتے۔قاہرہ، اسکندریہ، بن غازی، حمص اور بعلبک کا ذکر کرتے۔1945ء میں آپ واپس آئے۔اس کے آپ کی پوسٹنگ احمد نگر انڈیا میں ہوئی جو پُرفضا مقام تھا۔اسوقت تحریک پاکستان بھی زوروں پر تھی۔اس میں قائد اعظم محمد علی جناح کی تقریریں سنا کرتے تھے جہاں تک ممکن ہوا حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں شامل رہے۔آپ کے بیوی بچے آپ کے ساتھ تھے۔جب 1947ء کو پاکستان بنا تو آپ کی یونٹ اور رجمنٹ گیولری گائیڈ نے مسلمان اہلکاروں کے لئے سپیشل ٹرین کا بندوبست کیا گیا اور گیارہ اگست کو ٹرین روانہ ہوئی جو پاکستان پہنچتے پہنچتے کئی لاشوں اور رکاوٹوں کے بیچ سے ہوتی ہوئی پہنچی۔راستے میں سکھ اور ہندو بلوائیوں نے اودھم مچایا ہوا تھا۔آخر کار ٹرین لاہور اسٹیشن پر پہنچی، بعد میں پوسٹنگ نوشہرہ اور راولپنڈی میں رہی۔1958ء میں آپ نے قبل از وقت پینشن لے لی اور آ کر چک 98ضلع ساہیوال میں مستقل سکونت اختیار کی۔

سید نورزمان شاہ ہمدانی نماز گزار روزہ دار تھے، ایمانداری اور ایفائے عہد میں آپ کا اپنا خاصہ تھا، چھوٹے بڑے سب کو پیار اور ادب سے بلاتے، خدمت گاری اور غریب پروری بھی آپ میں نمایاں تھی۔امام بارگاہ کی خدمت میں بقیہ تمام عمر گزاری جس کا صلہ مولا کریم نے امام بارگاہ کے صحن میں دفن ہونے کی اجازت دے کر فرمایا، اپنے بچوں کی پڑھائی میں حد درجہ دلچسپی لی اور ملک کے بہترین اداروں میں تعلیم دلوائی۔سید نورزمان شاہ نے اپنی پوری زندگی سادگی سے گزاری۔ایوب خان کے دور میں ضلع ساہیوال کے جرگہ ممبر بھی رہے، سیاست میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی اس لیے زیادہ تر وقت بچوں کی تعلیم، زمیندارہ گھر اور امام بارگاہ کو دیا اور اسی میں اپنی عمر گزاری۔آپ کا انتقال پر ملال بروز اتوار 18 اپریل 2004ء کو ہوا۔آپ کو امام بارگاہ چک نمبر 12 / 98ایل ضلع ساہیوال کے احاطہ میں دفن کیا گیا۔اللہ تعالیٰ بحق چہاردہ معصومین علیہم السلام درجات بلند فرمائے۔آمین

سید نورزمان ہمدانی کی اولاد میں پانچ فرزندان (سید ریاض حسین، سید صفدر حسین، سید قمر حسین، سید ذکی الحسن، سید ضمیر الحسن) مذکور ہیں۔

ڈاکٹر سید ریاض حسین ہمدانی بن سید نورزمان شاہ ہمدانی 1941ء میں پیدا ہوئے۔آپ کینسر سپیشلسٹ ہیں، کے ای اور جی سی لاہور سے تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد امریکہ شفٹ ہوئے۔اعلیٰ پائے کے پروفیسر اور ریسرچر ہیں۔ان دنوں آئمہ اطہار علیہم السلام کی سیرت پر کتاب لکھ رہے ہیں۔اولاد میں چار دختران اور ایک فرزند (ڈاکٹر سید مہدی حسن) ہیں۔سید مہدی حسن امریکہ میں اعلیٰ پائے کے ڈاکٹر ہیں۔سید مہدی حسن کی ایک دختر اور ایک فرزند (سید ارتضیٰ) ہے۔

سید صفدر حسین ہمدانی بن سید نور زمان شاہ ہمدانی 1946ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے لاہور کے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ سے تعلیم حاصل کی۔آپ کا کھیلوں کی طرف کافی رجحان رہا،آپ کی عملی زندگی میں زراعت کا شعبہ سے وابستہ رہے اور اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کرتے رہے۔غریب پرور انسان تھے،امیر و غریب کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے۔زندگی کا آخری دور جوہر آباد میں گزارا۔2020ء میں اس دارِفانی سے رخصت ہوئے،جلالپور سیداں میں مدفون ہیں۔آپ کی اولاد میں دو دختران اور دو فرزندان (سید محمد عمران،سید محمد عون) شامل ہیں۔سید محمد عمران ہمدانی بینکنگ کے شعبہ سے منسلک ہیں اور بینک مینجر ہیں جبکہ سید محمد عون ہمدانی آرمی سے ریٹائرڈ ہیں،ایک اچھے سپورٹس مین ہیں،اس فیلڈ میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کئی اعزازات اپنے نام کر چکے ہیں۔آج کل جوہر آباد میں سپورٹس اکیڈمی چلا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید قمر حسین ہمدانی بن سید نور زمان شاہ ہمدانی 1951ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے جی سی لاہور اور کے ای سے ایم بی بی ایس کیا اور بطور میڈیکل سپریٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ساہیوال سے ریٹائرڈ ہوئے۔آج کل پرائیویٹ کلینک چلا رہے ہیں۔اولاد میں دو دختران اور تین فرزند (سید عزیر رضا،سید محمد علی،سید رضا) شامل ہیں۔سید عزیر رضا بینک مینجر ہیں،لاہور میں مقیم ہیں۔آپ کی ایک دختر اور دو بیٹے (سید علی عباس،سید محمد فائق) ہیں۔سید محمد علی انتہائی قابل ذہنیت کے مالک ہیں،سی ایس ایس کر رہے ہیں۔جبکہ سید رضا اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں بیرونِ ملک مقیم ہیں۔

مولانا سید ذکی الحسن ہمدانی بن سید نور زمان شاہ ہمدانی 1957ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے بی ایس سی کیا اور ٹیچنگ کا کورس کر کے محکمہ تعلیم جوائن کیا اور ساہیوال کے ہائی اسکول میں بطور معلم اپنی خدمات جاری رکھیں اور اسی اسکول سے بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ ہوئے۔اس کے علاوہ آپ ایجوکیشن آفیسر بھی رہے۔دینی اور دنیاوی علوم کی وجہ سے ایک بڑا حلقہ احباب رکھتے ہیں۔ذکر آل محمدؐ اور مجالس عزاء میں مدعو کیے جاتے ہیں۔آپ اعلیٰ اخلاق اور اچھے کردار کے مالک ہیں۔اکثر و بیشتر دیگر مسالک و مکاتب فکر کے لوگ اپنے دینی پروگراموں میں مدعو کرتے ہیں اور آپ کی علمی صلاحیتوں سے فیضاب ہوتے ہیں۔آپ آج کل چیچہ وطنی میں رہائش پذیر ہیں۔اولاد میں ایک دختر اور پانچ فرزندان (سید ظہیر عباس،سید حسن عباس،سید علی بلاول،سید سلمان مہدی،سید نور زمان) شامل ہیں۔سید ظہیر عباس محکمہ تعلیم سے منسلک ہیں،آپ کی دو دختران ہیں۔سید حسن عباس محکمہ پولیس میں ہیں،آپ کی ایک دختر اور ایک فرزند (محمد حسنین عباس) ہے۔سید علی بلاول ملازمت کے سلسلے میں بیرونِ ملک ہوتے ہیں۔سید سلمان مہدی بینک الحبیب سے منسلک ہیں۔آپ کی ایک بیٹی ہے۔سید نور زمان ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔

ڈاکٹر سید ضمیر الحسن ہمدانی بن سید نور زمان شاہ ہمدانی 1959ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے نشتر میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا اور محکمہ ہیلتھ بطور میڈیکل آفیسر جوائن کیا۔بعد از ٹیچنگ میں پوسٹ گریجویشن کی اور ایڈیشنل میڈیکل سپریٹنڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔آج کل لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔اولاد میں ایک دختر اور ایک فرزند (سید عمار حیدر) مذکور ہیں۔سید عمار حیدر بھی ڈاکٹر ہیں اور لاہور میں مقیم ہیں۔آپ کا ایک فرزند (سید محمد مصطفیٰ مہدی) ہے۔

تحریر بحوالہ: ڈاکٹر سید عمار ہمدانی بن ڈاکٹر سید ضمیر الحسن ہمدانی

سید مقصود حسین ہمدانی بن سید غلام حیدر شاہ ہمدانی (آل سید جلال شاہ ہمدانی، جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

مرشد سید مقصود حسین ہمدانی 1927ء میں جلالپور سیداں میں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے علاقے کے گورنمنٹ ہائی سکول سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد پٹواری کورس کیا اور اسی ملازمت میں برسرِ روزگار ہوئے لیکن والدِ گرامی کے پرسے جوائننگ کے بعد ڈیوٹی نہ کی۔ شروع ہی سے والدین کی خدمت اور دین و ولایت سے دلی لگاؤ کی وجہ سے فقراء اور صاحبِ علم لوگوں کی صحبت میں وقت گزارنے لگے۔ بقیہ تمام زندگی اسی جستجو میں گزار دی۔ دین کے علم کے لئے اس وقت کی نابغۂ روزگار ہستی علامہ سید محبوب علی شاہ ہمدانی کی شاگردی اختیار کی، یہ وہ ہستی ہیں کہ جن کی تبلیغِ دین کی وجہ سے آج کے پنجاب کے تین اضلاع شیخوپورہ، حافظ آباد اور گوجرانوالہ میں شیعیت و ولایت پھیلی۔ استاد الذاکرین خادم حسین آصفی (ملتان)، استاد الذاکرین سائیں منظور حسین منظور (شیخوپورہ)، استاد الذاکرین سائیں غلام قنبر (شیخوپورہ)، اور استاد الذاکرین کوثر حسین سنارا (سرگودھا)، دبیرِ پنجاب ذاکر غلام رسول آزاد (جلالپور سیداں) آپ ہی کے شاگردوں میں سے ہیں۔ معرفتِ ولایت کے لئے سید سجاد حسین مشہدی النقویؒ کے دستِ حق پر بیعت کی۔ یہ وہ سر چشمہ ولایت ہیں کہ جن کے جدِ امجد سید محمد شاہ المُلقّب نذر دیوان مشہدی جو کہ ضلع چکوال کے گاؤں سیّد کسراں کے رہنے والے تھے۔ اور یہ وہ چراغِ ولایت ہیں کہ جنہوں نے چالیس دفعہ ننگے پاؤں (برہنہ پا) کربلا معلّیٰ کی زواری (زیارت) کی۔ جب آخری بار کربلا معلّیٰ تشریف لے گئے تو کریم کربلا سید الشہداء سرکار امام حسینؑ نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی مرقد مبارک سے ایک مٹھی خاک عطا کی اور فرمایا کہ بیٹے یہ کربلا کی خاک لے جاؤ اور اپنے قبرستان میں پھیلا دو اور اعلان کر دو کہ جو میرے حُب دار کربلا نہیں آ سکتے وہ اس قبرستان کی زیارت کر لیں تو میں کریمِ کربلا کا وعدہ ہے کہ انہیں اپنی زواری (زیارت) کا اجرِ عظیم اور شرف عطا کروں گا۔ اور اسی لئے سیّد کسراں کو ثانیٔ کربلا کہا جاتا ہے۔

آپ نے 1997ء میں وصال فرمایا اور جلالپور سیداں میں آسودہ خاک ہیں۔ آپ کا سالانہ عرس ہر سال 14۔ شعبان کو منایا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں تین مخصوص مجالس (14۔ شعبان المعظم، آٹھ شوال المکرم اور نو۔ ذی الحج) کے انعقاد کی بنیاد رکھی۔ جن کا سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے۔

آپ کی اولاد: آپ کے پانچ بیٹے (سید مطلوب حسین، سید تصور حسین، سید عظمت عباس، سید فضل عباس، سید غضنفر رضا) اور دو دختران مذکور ہیں۔ سید مطلوب حسین ہمدانی محکمہ جنگلات میں ڈسٹرکٹ فاریسٹ آفیسر کے عہدے پر فائز رہنے کے بعد ریٹائر ہوئے اور جنوری 2023ء میں وفات پائی۔ اولاد میں دو دختران اور تین فرزندان (سید عمران حیدر، سید اجلال حیدر، سید شہیر حیدر) شامل ہیں۔ سید تصور حسین ہمدانی پاکستان آرمی کور آف انجینئرز سے ریٹائرڈ ہیں۔ آپ کی تین دختران اور تین بیٹے (سید علی جعفر، سید دانیال حیدر، سید عمار حیدر) ہیں۔ سید عظمت عباس ہمدانی ذاکرِ اہلبیتؑ اور باواجی کے مزار کے سجادہ نشین ہونے کے ساتھ ساتھ یونین ناظم بھی رہے، 3۔ جون 2016ء کو وفات پائی۔ آپ کی اولاد میں دو دختران اور ایک فرزند (سید محمد علی) شامل ہیں۔ سید فضل عباس ہمدانی بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سے منسلک ہیں۔ آپ کی ایک دختر اور تین بیٹے (حسین، جلال، اکبر) ہیں۔ سید غضنفر رضا ہمدانی محکمہ جنگلات سے وابستہ ہیں۔ آپ کی ایک دختر اور تین فرزند (فارقلیط، عباس، حنفیہ) ہیں۔

تحریر بحوالہ: سید تصور عباس ہمدانی بن سید مقصود حسین شاہ ہمدانی

سید غلام مصطفیٰ شاہ ہمدانی بن سید غلام حیدر شاہ ہمدانی (مدفن چک نمبر 12 / 98ایل ضلع ساہیوال)

(آل سید جلال شاہ ہمدانیؒ مدفن جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ 1942ء میں سید غلام حیدر شاہ ہمدانی کے ہاں جلالپور سیداں میں پیدا ہوئے۔آپ نہایت سادہ طبیعت، صاحبِ معرفت، پابند صوم وصلوۃ بزرگ تھے۔ساری زندگی انتہائی سادگی سے بسر کی۔آپ سید نور زمان شاہ ہمدانی، سید علی مقصود ہمدانی اور سید محمد سبطین ہمدانی کے بھائی تھے۔آپ کے والد صاحب کو چک نمبر 12 / 98ایل ضلع ساہیوال میں رقبہ الاٹ ہوا تو وہ اپنی فیملی کے ساتھ یہاں منتقل ہوئے۔سید غلام مصطفیٰ شاہ ہمدانی علاقے میں اپنی سادگی اور اخلاق کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتے تھے۔زیاراتِ مقاماتِ مقدسہ کا بھی شرف حاصل کیا۔مجالس وعزاداری میں حاضری کو یقینی بناتے تھے۔آپ کو نگینوں کا بہت شوق تھا۔مختلف نگینوں سے جڑا ہوا ہار (گینٹھا) اکثر پہنے رکھتے تھے۔آپ نے 6 نومبر 2010ء کو وفات پائی اور قبرستان بابا میاں خیرا (چک نمبر 12 / 98ایل ضلع ساہیوال) حویلی ہمدانیاں میں مدفون ہوئے۔

آپ نے دو عقد کئے، پہلے عقد سے ایک دختر اور چار فرزند (سید حیدر عباس، سید عمران حسین، سید مظہر عباس، سید عظمت عباس) جبکہ دوسرے عقد سے دو دختران ہیں۔سید حیدر عباس ہمدانی آرمی سے ریٹائرڈ ہیں۔آپ کا ایک بیٹا (سید قائم مصطفیٰ) ہے۔سید عمران حسین ہمدانی بھی آرمی سے ریٹائرڈ ہیں۔آپ کے دو فرزند (سید محمد جلال، سید علی شہاب) ہیں۔سید مظہر عباس ہمدانی کافی عرصہ بیرونِ ملک رہے اور آج کل لاہور میں مقیم ہیں۔آپ کا ایک بیٹا (سید محمد سبحان) ہے۔سید عظمت عباس ہمدانی الیکٹریکل سپرنٹنڈنٹ ہیں اور لاہور میں مقیم ہیں، آپ کی ایک دختر ہے۔

سید محمد سبطین شاہ ہمدانی بن سید غلام حیدر شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ سید غلام حیدر شاہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے۔آپ کسووال میں مقیم رہے۔اپنے نجی کاروبار (منی فلور مل) سے وابستہ تھے۔سادہ لوح، درویش مزاج بزرگ تھے۔فروری 1983ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔آپ کا مدفن بھی جلال پور سیداں میں ہے۔آپ کے سلسلہ نسل سے ایک دختر اور دو فرزند (سید کاشف رضا، سید محمد علی) متولد ہوئے۔سید کاشف رضا ہمدانی اپنی فرم ہمدانی انٹر پرائزز اینڈ کسٹم کلیئرنس چلا رہے ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک دختر اور دو فرزند (نعلینِ عباس، حیدر عباس) مذکور ہیں۔سید محمد علی ہمدانی شعبہ صحافت سے منسلک ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ زمینوں کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔

پیر سید عظمت عباس ہمدانی بن سید علی مقصود ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

پیر سید عظمت عباس ہمدانی 1970ء میں متولد ہوئے۔ابتدائی تعلیم جلالپور سیداں سے جبکہ دیگر تعلیم جوہرآباد سے حاصل کی۔ عصری تعلیم کے علاوہ آپ نے دوسال درالعلوم محمدیہ سرگودھا سے اسلامی تعلیم حاصل کی۔آپ نے 1995ء سے ذاکری اور پیری مریدی کی ابتداء کی۔اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد ان کی مسند فقیری پر براجمان ہوئے۔آپ 2005ء کے بلدیاتی انتخابات میں یونین کونسل کی ناظم کی سیٹ پر کامیاب ہوئے۔سیاست کے ساتھ ساتھ آپ نے پیری فقیری اور ذاکری بھی جاری رکھی۔ملک بھر میں آپ کے مرید اور عقیدت مند موجود ہیں۔آپ نے اپنے والد بزگوار کے جاری شدہ مجالس وجشن کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔آپ کا کتاب تذکرۃ السادت میں بھی تذکرہ شامل ہو چکا ہے۔جلال پور سیداں کے مشجرات کو اکٹھا کرنے میں آپ کی بہت خدمات رہیں۔آپ ایک اچھے اور نفیس انسان تھے۔آپ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد 3جون 2016ء کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوگئے۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو دختران اور ایک فرزند سید محمد علی شامل ہیں۔آپ کے فرزند ذاکر سید محمد علی نے آپ کے سلسلے کو نہایت خوش اسلوبی سے سنبھالا ہوا ہے۔

سید غلام مرتضیٰ شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید غلام مرتضیٰ شاہ ہمدانی اپنے وقت کی ایک عہد ساز، باکردار اور اصول پسند شخصیت تھے۔خاندان سادات ہمدانیہ کو یکجا کرنے اور اس کے شجرہ جات کے حوالے سے بہت خدمات سرانجام دیں۔ملک بھر کے سادات ہمدانیہ اتحاد پر مشتمل ہمدانی رابطہ کونسل کے ایکٹیو بانی ممبر اور پروفیسر آغا حسین ہمدانیؒ کے قریبی رفقاء میں سے تھے۔جناب سید غلام مرتضیٰ شاہ 1915ء میں بھوڈوں والے بھانڑ موجودہ جوہرآباد میں پیدا ہوئے۔زرعی کالج فیصل آباد سے تعلیم حاصل کی اور محکمہ زراعت میں کچھ سال سروس کی۔ریٹائرمنٹ کے بعد علاقے کی فلاح و بہبود کیلئے کام شروع کیا۔کئی بار گاؤں کے کونسلر منتخب ہوئے اور یونین کونسل ہموکہ کے بی ڈی ممبر بھی رہے۔آپ ضلعی مشاورتی کمیٹی کے مستقل ممبر رہے۔علاقہ کدھی میں بجلی، پختہ سڑک، سکول، پوسٹ آفس، واٹر سپلائی اور ڈسپنسری وغیرہ ان کی کاوشوں سے پایا تکمیل کو پہنچے۔آپ اپنے زمانے کے مشہور شاعر بھی تھے۔آپ کی مشہور زمانہ نظم (بعنوان جرائیل اور سلمان فارسی کا قبر میں مکالمہ) تھی۔

مجھے کیوں جگایا میں حیران ہوں۔۔۔۔۔۔سمجھتے ہو میں کوئی نادان ہوں

اس کے علاوہ پاک فوج اور علاقائی مسائل کے حل کیلئے مختلف نظمیں لکھیں۔

سادات ہمدانیہ کی شجرہ کی کتاب سالار عجم کی تکمیل کیلئے ضلع خوشاب اور سرگودھا کے ہمدانی سادات کا شجرہ اکٹھا کر کے کتاب مکمل کروائی۔اس کے علاوہ سادات ہمدانیہ کونسل کے بانی رکن رہے اور سادات ہمدانیہ کی تنظیم نو کے لئے بھرپور کام کیا اور سادات ہمدانیہ کونسل کا پہلا اجلاس جلالپور سیداں میں کروایا۔جس کی صدارت پروفیسر سید آغا حسین ہمدانی نے کی،اس سلسلے میں آپ کئی بار کشمیر اسلام آباد سکردو تشریف لے گئے اور سکردو میں شاہ ہمدان کانفرنس میں شرکت کی۔جس کی صدارت اس وقت کے صدر پاکستان جنرل

ضیاء الحق نے کی ۔ پوری زندگی علاقے اور اپنے گاؤں کی ترقی اور خوشحالی کے لئے وقف کر دی۔ آپ غریب پرور تھے، بہت سادہ اور پابند صوم صلوۃ تھے اور کربلا معلیٰ کے زوار بھی تھے۔

آپ کا سلسلہ نسل تین فرزندگان (سید مختار حسین ہمدانی، سید آلِ احمد ہمدانی، سید بخت بیدار ہمدانی) سے جاری وساری ہے۔

احوال سید مختار حسین ہمدانی (مرحوم): ان کے بڑے فرزند سید مختار حسین شاہ نے پاک فوج سے ریٹائر ہو کر محکمہ زراعت میں ملازمت کی۔ آپ 2011ء میں فوت ہوئے، مختار شاہ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں، سید فخر عالم بنک الحبیب میں بطور آپریشن منیجر کام کر رہا ہے، سید نجف شاہ UNO میں فیلڈ آفیسر ملتان میں تعینات ہے۔ سید غلام مرتضیٰ محکمہ زراعت میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

احوال سید آل احمد شاہ ہمدانی: سید غلام مرتضیٰ شاہ کے دوسرے بیٹے سید آل احمد شاہ اسٹیٹ لائف انشورنس میں بطور سیکٹر ہیڈ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آل احمد شاہ کے تین بیٹے (سید ظفر عباس، سید علی مرتضیٰ، سید موسیٰ کاظم) اور تین بیٹیاں ہیں، سید ظفر عباس بنک الحبیب اسلام آباد میں سروس کر رہا ہے، دو چھوٹے بیٹے زیر تعلیم ہیں۔

احوال سید بخت بیدار شاہ ہمدانی: سید غلام مرتضیٰ شاہ کے تیسرے بیٹے سید بخت بیدار شاہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں انسپکٹر ہیں، ان کے دو بیٹے ہیں۔ سید محمد عبداللہ بحریہ میڈیکل یونیورسٹی کراچی سے ایم بی بی ایس کر رہا ہے، سید زین العابدین زیر تعلیم ہے۔

سید غلام مرتضیٰ شاہ ہمدانی کا دائرہ میزبانی بہت وسیع تھا۔ آپ کے دارے (ڈیرے) پر نامور شخصیات ایم پی اے ایم این اے وغیرہ آکر آپ سے سیاسی مشاورت کرتے تھے۔ موجودہ وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب بھی کرکٹ کے زمانے میں آپ کے ڈیرے پر آ چکے ہیں۔ سید غلام مرتضیٰ شاہ ہمدانی نے 1995ء میں تقریباً 82 سال کی عمر میں رحلت فرمائی، عمر کے آخری دنوں تک بالکل صحت مند رہے، علاقے کے لوگ آپ کو اچھے الفاظ میں یاد کرتے ہیں۔

بحوالہ و تحریر: سید محمد عمران شاہ ہمدانی (بینک مینجر) جلالپور سیداں ضلع خوشاب

سید شرف شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ٹوبہ سیداں راولپنڈی)

آپ ٹوبہ سیداں کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ دینی اور مذہبی لگاؤ کی وجہ سے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ اس زمانے میں تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ تھے۔ اپنے علاقے سے باہر بھی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ نے 1972ء میں وفات پائی۔ آپ کے چار فرزند (سید راجہ شاہ، سید امیر حسین، سید ممتاز حسین، سید نذیر حسین) مذکور ہیں۔

احوال سید راجہ شاہ بن سید شرف شاہ: آپ سید شرف شاہ کے بڑے فرزند تھے۔ آپ نے مڈل کا امتحان 1942ء میں پاس کیا، بعد ازاں لالہ موسیٰ سے ایس وی کی سند لی اور چکری ہائی سکول میں بحیثیت معلم تعینات ہوئے۔ آپ کا شمار تھانہ چونترہ، اٹک اور راولپنڈی کی ہر دلعزیز اور معروف شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ انتہائی حق گو، معاملہ فہم اور ہمدرد انسان تھے۔ آپ کے تین فرزند (سید تاثیر حسین، سید ایثار حسین، سید مقصود حسین) مذکور ہیں۔ (نوٹ: سید ایثار ہمدانی کا تذکرہ کتاب میں پہلے شامل ہو چکا ہے)۔

احوال سید تاثیر حسین بن سید راجہ شاہ: آپ ایثار شاہ سے چھوٹے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پرائمری سکول ٹوبہ سیداں سے حاصل

کی ،بعدازاں چکری سکول سے امتیازی نمبروں میں میٹرک پاس کیا۔پھر گورڈن کالج راولپنڈی میں داخلہ لیا اور وہاں سے بی اے کیا۔لاہور سے بی ایڈ کیا اور انگلش ٹیچر کی حیثیت سے الجزائر اپنے بڑے بھائی سید ایثار حسین شاہ کے پاس تشریف لے گئے۔واپس آ کر ہائی سکول چکری سے بحیثیت ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔آپ نے 18 دسمبر 2018ء کو وفات پائی۔

احوال سید مقصود حسین بن سید راجہ شاہ: آپ سید راجہ شاہ کے چھوٹے بیٹے تھے۔چکری سے میٹرک کیا۔سراج الدولہ کالج کراچی میں ایف ایس سی میں داخلہ لیا اور پھر ادہوالی سکول سے پی ٹی سی کرنے کے بعد الجزائر پہنچے۔وہاں یونانی بحریہ میں گیارہ سال خدمات سرانجام دیں اور پوری دنیا دیکھی۔وہاں سے واپس آ کر گورنمنٹ سروس بحیثیت مدرس جوائن کی۔2015ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد ایک نجی سکول محمد علی پبلک سکول کے نام سے راولپنڈی میں چلا رہے ہیں۔دو فرزند (محمد حسنین، محمد زین علی) مذکور ہیں۔ایک بیٹے (مفید الحسن) کا 1996ء میں انتقال ہو گیا تھا۔

بحوالہ: باوا سید مقصود شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ ٹوبا سیداں چکری راولپنڈی

باوا سید امیر حسین شاہ اعرجی ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ ٹوبہ سیداں ضلع راولپنڈی)

سید امیر حسین شاہ ابن سید شرف حسین شاہ ہمدانی نہایت سادہ اور نفیس طبیعت کے مالک انسان تھے۔آپ کی پرورش ایک دیندار گھرانے میں ہوئی۔آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول ٹوبہ سیداں سے حاصل کی اور مزید تعلیم حاصل نہ کر سکے اور زمینداری کے پیشے کو اپنایا۔آپ اپنے والدین اور بڑے بھائیوں سے بہت محبت اور عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔آپ کے والدین نے آپ کی اور آپ کے بھائیوں کی تربیت پہ بہت توجہ دی اور اسی وجہ سے آج سید شرف حسین شاہ کی اولاد پورے علاقے میں اپنے کردار اور اخلاق سے پہچانی جاتی ہے۔سید امیر حسین شاہ نے اپنی زندگی نہایت ہی اچھے انداز سے بسر کی اور بالآخر 1997ء میں اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف چل دیے۔آپ کے تین بیٹے (سید مسعود حسین شاہ،سید محمود حسین شاہ اور سید قمر عباس ہمدانی) تھے۔آپ کے دو بیٹے سید مسعود حسین شاہ اور محمود حسین شاہ بھی اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔سید مسعود حسین شاہ کے بارے میں اتنا کہوں گا کہ کچھ لوگ دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں ان کو کبھی موت نہیں آ سکتی،سید مسعود حسین شاہ انہی افراد میں سے تھے۔آپ آج بھی دنیا سے چلے جانے کے باوجود بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔آپ ایک نہایت نفیس اور درد دل رکھنے والے انسان تھے۔اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ معلم کے مقدس پیشے سے وابستہ ہوئے اور بہت سارے طالب علموں کے دلوں کو تعلیم کے زیور سے روشناس کروایا۔آپ پورے علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔اپنا ہو یا پرایا بغیر کسی ذات و نسل کی تفریق کے آپ اسکی مشکل کی گھڑی میں پیش پیش ہوتے۔مسجد امام بارگاہ کا کام ہو یا کسی کی شادی بیاہ و فوتگی،خوشی ہو یا غمی سب کے کام آتے۔آپ 2016ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور ہمارے دلوں پہ آج بھی راج کر رہے ہیں۔اس کے لئے شاعر امیر مینائی صاحب کا ایک شعر کہوں گا۔

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے..........زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

سید مسعود حسین شاہ کے دو بیٹے سید علی ہمدانی اور سید علی ھاشم ہمدانی ہیں۔سید علی ہمدانی واپڈا میں اور سید علی ھاشم ہمدانی پاکستان

آرمی میں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔سید علی ہمدانی کے دو بیٹے سید نادعلی ہمدانی اور سید علی اکبر ہمدانی ہیں۔

سید محمود حسین شاہ ہمدانی نہایت سادہ اور مخلص انسان تھے،آپ نے بچپن ہی سے زمینداری کے شعبے کو اپنا لیا تھا اس لئے تعلیم حاصل نہ کر سکے۔آپ نے بھی 2016ء میں ہی دار فانی کو الوداع کہا۔سید قمر عباس ہمدانی نے اپنی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول ٹوبہ سیداں سے حاصل کی اور تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد پاکستان آرمی کو جوائن کیا۔آرمی سے ریٹائرڈ منٹ کے بعد آج کل زمینداری کے شعبے سے وابستہ ہیں۔آپ کا ایک بیٹا سید دائم عباس اس وقت میٹرک کا طالبعلم ہے۔

بحوالہ وتحریر: سید نجم الحسن شاہ ہمدانی بگرہ سیداں

سید نئیر عباس شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ ٹوبہ سیداں ضلع راولپنڈی)

سید نئیر عباس شاہ بن سید ممتاز حسین شاہ بن سید شرف حسین شاہ ہمدانی ٹوبہ سیداں کے ایک معزز اور دیندار ہمدانی سادات کے گھرانے میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد سید ممتاز حسین شاہ ہمدانی نہایت ہی شریف اور پرہیز گار انسان تھے جو کچھ عرصہ معلم بھی رہے اور بعد ازاں زمینداری کے پیشے سے وابستہ ہو گئے۔سید ممتاز حسین شاہ کے دو بیٹے (سید نئیر عباس اور سید نوید عباس) ہیں۔سید نوید عباس ہمدانی نے میٹرک تک تعلیم حاصل کیا اور فوج میں ملازمت اختیار کی،فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد اب وہ زمینداری کے پیشے سے وابستہ ہیں۔

سید نئیر عباس ہمدانی نے اپنی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول ٹوبہ سیداں سے حاصل کی اور مڈل کا امتحان گورنمنٹ ھائی سکول چکری سے پاس کیا۔آپ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد روزگار کی غرض سے عراق چلے گئے اور کچھ عرصہ عراق میں رہنے کے بعد ایران عراق جنگ کی وجہ سے پاکستان واپس آ گئے اور اب گورنمنٹ جاب سے ریٹائرڈ ہو کر کاشتکاری کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سید نئیر عباس ہمدانی کو 5 بیٹے عطا کیے۔جن میں سے ایک بیٹے کی بچپن میں وفات ہوگئی اور 4 بیٹے (سید محمد عباس، سید حسن رضا، سید حسنین رضا اور سید احسن رضا) الحمدللہ حیات ہیں۔

سید محمد عباس ہمدانی سید نئیر عباس ہمدانی کے سب سے بڑے بیٹے ہیں جو اس وقت پاکستان آرمی میں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ نے میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ھائی سکول چکری سے پاس کرنے کے بعد آرمی میں شمولیت اختیار کی۔آپ اس وقت پاک آرمی میں حوالدار کے عہدے پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ کے دو بیٹے سید جرار عباس اور سید بریر عباس ہمدانی ہیں۔

سید حسن رضا ہمدانی نے گورنمنٹ ھائی سکول چکری سے میٹرک پاس کرنے کے بعد ڈینیز ھائیر سکینڈری سکول راولپنڈی سے بی اے کا امتحان پاس کیا اور پھر پنجاب پولیس میں بھرتی ہوئے اور ایلیٹ فورس کی ٹریننگ کرنے کے بعد پاکستان ایلیٹ فورس میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سید حسنین رضا ہمدانی نے بھی گورنمنٹ ھائی سکول چکری سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد پاکستان آرمی کو جوائن کیا، اس وقت پاکستان آرمی میں نائیک کے عہدے پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ کے دو بیٹے (سید زین العابدین ہمدانی، سید محمد علی نقی ہمدانی) ہیں۔

سید احسن رضا ہمدانی: سید نثیر عباس ہمدانی کے سب سے چھوٹے بیٹے سید احسن رضا ہمدانی ہیں۔ سید احسن رضا ہمدانی نے بھی گورنمنٹ ھائی سکول چکری سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور آئی کام ڈینیز ھائیر سکینڈری سکول سے کیا اور بی کام کے لئے سول کالج آف کامرس چکری روڈ میں داخلہ لیا اور وہاں سے بی کام کا امتحان پاس کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ایم اے کرنے کے بعد دینی تعلیم کے شوق کی وجہ سے آپ نے ایرانی یونیورسٹی جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ میں داخلہ لیا اور آج کل جامعۃ المصطفیٰ قم المقدسہ ایران میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کے دو فرزندان (سید محمد قاسم رضا ہمدانی، سید محمد زہیر رضا ہمدانی) ہیں۔

بحوالہ تحریر: سید احسن ہمدانی (خانوادہ سادات ہمدانیہ ٹوبا سیداں)

باوا سید عنایت علی شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ راہنہ سادات چکوال)

باوا سید عنایت شاہ ہمدانیؒ راہنہ سادات کے مشہور بزرگ باوا سید فاضل شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، عزت دار، شریف النفس بزرگ تھے۔ اپنی ساری زندگی زراعت سے منسلک رہے۔ 95 برس کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ سلسلہ نسل میں تین فرزند سید مختار حسین ہمدانی، سید قربان حسین ہمدانی اور زوار سید منظور حسین شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

احوال زوار سید منظور الحسن ہمدانیؒ: آپ نے دینی تعلیم اپنے والد سے جبکہ دنیاوی تعلیم گورنمنٹ اسکول بھون سے حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد برٹش آرمی سے منسلک ہوئے۔ لکھنؤ سمیت متعدد علاقوں میں اپنے فرائض سرانجام دیے۔ آپ برٹش آرمی میں ٹرینر بھی تھے۔ جنرل ضیاء الحق و جنرل ٹکا خان آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔ ایک انگریز افسر سے کسی بات پر تنازعہ ہوا تو آرمی کی نوکری کو خیر باد کہا۔ کچھ عرصہ گھر میں گزارا اور پھر پاکستان بننے کے بعد بلوچستان پولیس میں بطور وائرلیس آپریٹر تعینات ہوئے۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل کہ جب بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح بلوچستان کے علاقہ زیارت تشریف لائے تو آپ چند روز کے لیے اس کے وائرلیس آپریٹر تعینات ہوئے۔ آپ بہت خوددار، دیانت دار اور کھرے انسان تھے۔ نہ خود غلط کام کرتے نہ کسی دوسرے کو کرنے دیتے۔ اسی وجہ سے ایک بلوچ پولیس افسر سے تنازعہ بنا جسکی وجہ سے آپ نے پولیس کو بھی خیر باد کہا۔ 85 سال کی عمر میں زیارات مقدسہ سے فیض یاب ہوئے۔ اور 92 سال کی عمر میں اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

سید ایثار حسین شاہ ہمدانی مرحوم (ایم اے انگلش گورڈن کالج راولپنڈی)

سادات ہمدانیہ ٹوبہ سیداں راولپنڈی

کرڑ راولپنڈی۔ ٹوبہ سیداں تحصیل وضلع راولپنڈی کا ایک قصبہ جو کہ موضع بلاول اور چکری کے درمیان ایک اونچے مقام پر دریا سواں کے کنارے ٹبا سیداں آباد ہے۔ ٹبا مقامی زبان میں اونچی جگہ کو کہتے ہیں، اسلیے ٹبا نام مشہور ہوا اور چونکہ یہاں سادات کی کثیر تعداد

آباد ہے اس لیے ٹبا سیداں کہلایا۔ یہ قصبہ سید شیر شہابلؒ المعروف شاہ شہاب الدین ہمدانیؒ مدفن کرڑ کی آل سے تقریباً 200 سال قبل ایک بزرگ سید جواہر علی شاہ ہمدانیؒ نے آباد کیا۔اور رفتہ رفتہ یہاں ان کی نسل بڑھتی گئی اور اب ان سادات کے 50 سے زائد گھرانے جبکہ دیگر اقوام کے 30 گھرانے آباد ہیں۔

سید ایثار شاہ ہمدانی 1940ء میں سید راجہ شاہ ہمدانیؒ کے گھر تولد ہوئے۔آپ کے والد گورنمنٹ ہائی اسکول چکری کے پرنسپل تھے، انہوں نے اپنی پوری زندگی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔اپنے علاقے کی معزز اور علمی شخصیت تھے۔شرافت، دیانت اور شائستہ مزاج اور نسبی شرف کی وجہ سے راولپنڈی ضلع میں ممتاز تھے۔سید ایثار شاہ ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور پروفیسر آف انگلش تھے۔ آپ تاریخ کے مضمون میں گولڈ میڈلسٹ تھے۔آپ کو 1971ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے الجیریا (شمالی افریقہ) یونیورسٹی میں انگلش پڑھانے کے لیے بھیجا گیا۔کچھ سال بعد جب ملکی نظام میں فرانسیسی کی بجائے انگریزی رائج ہوئی تو آپ نے پرائم منسٹر اور پارلیمنٹ ممبرز اور اس وقت کی کمپنی کے سی ای اوز کو انگلش پڑھائی اور بہت عزت کمائی اور ملک کا نام روشن کیا۔

1983ء میں آپ کو سعودی عرب بھیجا گیا اور وہاں پاکستان ایمبیسی سکول جدہ میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ رہے، بعدازاں آپ کو ایمبیسی سکول میں انتظامی امور پر تعینات کیا گیا، ریٹائرمنٹ کے بعد آپ پاکستان انٹرنیشنل سکول کے پرنسپل منتخب کیے گئے جو 2001ء سے پاکستان ایمبیسی آپریٹ کر رہی تھی۔آپ نے اپنی محنت سے اس سکول کو بیسٹ انٹرنیشنل سکول بنایا۔نہ صرف سعودی عرب میں بلکہ پورے مشرقِ وسطیٰ میں اس بات کو یونیورسٹی آف کیمبرج نے بھی مانا۔اس سکول کا نام اس قدر روشن ہوا کہ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس سکول میں قریباً 20 ممالک کے لوگوں کا سٹاف تھا اور 23 سے زائد ملکوں کے بچے پڑھ رہے تھے۔

آپ 2008ء میں پاکستان ایمبیسی اور لوگوں کے کہنے پر پاکستان واپس آ گئے اور آپ کو پاکستان کمیونٹی اور ایمبیسی کی طرف سے تعلیمی خدمت کی وجہ سے کمیونٹی ایوارڈ سے نوازا گیا۔اہل بیتؑ سے محبت کے سبب انہیں 2 گھنٹے مولود کعبہ میں گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔

2008ء میں آپ پاکستان واپس آئے اور اپنے آخری ایام راولپنڈی میں گزارنے کے بعد 22 اکتوبر 2015ء (آٹھ محرم) کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ اپنی تعلیمی کارکردگی سے نہ صرف راولپنڈی بلکہ سعودی عرب میں میں بھی قابل عزت رہے اور آپ میں جذبہ ایثار اور خدمت خلق اوصاف بہت اعلیٰ تھے۔آپ ہر انسان کی مدد کیا کرتے چاہے وہ کسی بھی رنگ و نسل و مسلک کا ہوتا۔

صوبیدار سید بہادر شاہ ہمدانی مرحوم و خانوادہ (سادات ہمدانیہ راہنہ سادات چکوال)

صوبیدار سید بہادر شاہ ہمدانی سید سلطان شاہ کے گھر راہنہ سادات ضلع چکوال میں متولد ہوئے۔آپ قیام پاکستان سے قبل رائل آرمی میں تھے۔اور دوسری جنگ عظیم میں بھی شامل ہوئے۔آپ کو رائل آرمی نے جنگ کے دوران اچھی کارکردگی کی بناء پر میڈل سے نوازا۔آپ کا جائے مدفن راہنہ سادات میں ہے۔آپ کا سلسلہ نسل ایک فرزند سید تصور حسین ہمدانی سے چلا۔سید تصور حسین ہمدانی جنوری 1947ء میں پیدا ہوئے۔اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد محکمہ صحت سے وابستہ ہوئے اور ساری زندگی ڈسٹرکٹ اسپتال چکوال میں

گزاری۔شاہ صاحب مولا کے عزادار اور پرجوش ماتمی و مدح خواں بھی ہیں۔جس کی وجہ ضلع بھر کے ماتمی جلوسوں میں نمایاں پہچان رکھتے ہیں۔اس کے سلسلہ نسل میں دوفرزند سید نوید الحسن ہمدانی اور سید ذیشان حیدر ہمدانی ہیں۔سید نوید الحسن ہمدانی مارچ 1973ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم راہنہ سادات سے حاصل کی۔پی آر ہائی سکول لاہور سے میٹرک، انٹر ایف سی کالج لاہور اور بی اے پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔اس کے بعد سلسلہ ملازمت کیلئے پاکستان آرمی میں بطور پی اے شمولیت اختیار کی۔کچھ عرصے بعد آرمی کو خیر باد کہا اور ہلال فوڈز کمپنی میں بطور منیجر فرائض سرانجام دیے۔آج کل کراچی میں کنسٹرکشن کمپنی میں بطور منیجر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند (سید محمد تقلید حسن ہمدانی، سید محمد ضرب عباس ہمدانی، سید محمد نادعلی ہمدانی اور سید محمد مقدس عباس ہمدانی) مذکور ہیں۔سید ذیشان حیدر ہمدانی نے ابتدائی تعلیم چکوال سے مکمل کی اور آج کل ہولی فیملی اسپتال راولپنڈی میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔اس کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید ریان حیدر ہمدانی ہے۔

باوا سید حسین شاہ ہمدانیؒ (سادات حسینیہ ہمدانیہ راہنہ سادات چکوال)

باوا سید حسین شاہ ہمدانیؒ کا شمار راہنہ سادات کے بلند پایہ نیکوکار، عبادت گزار بزرگان میں ہوتا تھا۔شریف النفس وعبادت گزار بزرگ تھے۔باوا سید حسین شاہ کے دو بیٹے (صوبیدار حاجی باوا سید چراغ شاہ اور باوا سید کرم شاہ) تھے۔باوا سید کرم شاہ اپنے ہی علاقے میں زمینداری کرتے تھے۔۔باوا سید چراغ شاہ اپنے گاؤں کی بہت عظیم شخصیت تھے۔باوا جی 1980ء میں حج پر گئے، جانے سے پہلے اپنے گھر والوں کو تسلی دی اور پورے گاؤں کے سب لوگوں سے ملاقات کی اور یہ بتایا کہ اب میں نے واپس نہیں آؤں گا اور سب کو بتایا کے میری آخری آرام گاہ مدینے میں ہی ہے اور حج مکمل کرنے کے بعد وہاں ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، باوا جی کو وہاں ہی دفن کر دیا گیا۔باوا صوبیدار حاجی سید چراغ شاہ صاحب نے آرمی میں اپنی خدمات سرانجام دیں اور دو عظیم جنگیں بھی لڑیں جن سے وہ غازی بن کر واپس آئے اور آرمی سے صوبیدار ریٹائرڈ ہوئے۔باوا صوبیدار حاجی سید چراغ شاہ کے تین بیٹے (باوا سید نگاہ حسین شاہ، باوا سید امیر حسین شاہ، صوبیدار زوار باوا سید منیر حسین شاہ) مذکور ہیں۔باوا سید نگاہ حسین شاہ پاکستان آرمی سپلائی کور میں اپنی خدمات سرانجام دیتے ہوئے طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ان کے چھوٹے بھائی باوا سید امیر حسین شاہ رسالہ یونٹ سے حولدار ریٹائرڈ ہوئے اور ان کے چھوٹے بھائی صوبیدار زوار باوا سید منیر حسین شاہ انجینئر کور سے ریٹائرڈ ہیں، انہوں نے 28 سال پاکستان فوج میں خدمات سرانجام دیں، انہوں نے 1965ء اور 1971ء کی دو جنگیں بھی لڑیں اور غازی بن کر واپس آئے۔آپ کے سات (سید بخت بیدار حسین شاہ، سید حبدار حسین شاہ، سید دلدار حسین شاہ، سید تجمل حسین شاہ، سید تنویر حسین شاہ، سید سعادت حسین شاہ، سید ضامن عباس شاہ) مذکور ہیں۔سید تجمل حسین شاہ نے انجینئر کور میں ہی اپنی خدمات سرانجام دیں۔سید بخت بیدار حسین شاہ نے پاکستان آرمی میں 23 سال خدمات سرانجام دیں، انہوں نے پاکستان میں انجینئر کور میں کارگل کی جنگ بنیال سیکٹر سے لڑی اور اپنی سروس پوری کر کے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔سید بخت بیدار حسین شاہ کے تین بیٹے (زوار سید علی رضا شاہ کربلائی، زوار سید حسن رضا شاہ کربلائی، زوار سید عباس حیدر شاہ کربلائی) ہیں اور الحمدللہ تینوں بیٹے کربلا میں جاب کرتے ہیں۔سید حبدار حسین کا کے ایک بیٹا (سید غیور عباس شاہ) ہے۔سید سعادت

حسین شاہ کے دو بیٹے (سید وفا عباس شاہ اور سید علی عباس شاہ) ہیں۔
بحوالہ: باوا سید بخت بیدار شاہ ہمدانی آف راہنہ سادات چکوال

سید پُھل پیر شاہ بن سید امیر حسین شاہ بن سید شرف شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ راہنہ سادات ضلع چکوال)

سید امیر حسین شاہ ہمدانی کی اولاد میں سید پُھل پیر شاہ ہمدانی سب سے چھوٹے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی اور پاکستان آرمی جوائن کی۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بھرپور حصہ لیا۔ ریٹائر ہونے کے بعد پنجاب پولیس میں سروس شروع کی۔ بچوں کی تعلیم کی وجہ سے فیملی سمیت بھون گاؤں منتقل ہو گئے۔ بعد ازاں 1991ء میں راولپنڈی شفٹ ہو گئے۔ 1993ء میں سروس مکمل کرنے کے بعد پولیس سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نہایت شریف النفس اور کامل عقیدے کے مالک تھے۔ باقی عمر عزاداری اور ذکرِ الٰہی میں گزاری۔ محمد شاہ بادشاہ کاظمی (شکریال والے) کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے، سرکار محمد شاہ نے آپ کی سادگی اور شرافت کی بناء پر آپ کو خاموش فقیر کے لقب سے نوازا۔ سید پُھل پیر شاہ ہمدانی نے 26 جون 2014ء کو وفات پائی اور چکری روڈ لیاقت کالونی کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹی اور تین فرزند (سید غلام مرتضیٰ، سید محسن رضا، زوار سید اعجاز حیدر) مذکور ہیں۔

سید غلام مرتضیٰ شاہ ہمدانی نے ابتدائی تعلیم راہنہ سادات اور میٹرک ہائی سکول بھون ضلع چکوال سے کیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج چکوال سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد راولپنڈی روزگار کے سلسلے میں آئے اور پاکستان ائیر فورس میں اکاؤنٹنٹ کی پوسٹ پہ کچھ عرصہ کام کیا اور ساتھ میڈیکل کی تعلیم سے وابستہ رہے۔ بعد ازاں سروس کو خیر باد کہا اور تارا گڑھ ساہنگ (گوجر خان) سے میڈیکل کیریئر کا آغاز علی کلینک کے نام سے کیا۔ کچھ عرصہ بعد کلینک کو بسالی گاؤں (جو کہ چک بیلی خان روڈ پر واقع ہے) شفٹ کیا اور وہیں پر ہی باقی زندگی گزاری۔ 23 دسمبر 2019ء کو مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ آپ اسلام آباد کے سیکٹر آئی 8 کے سادات قبرستان میں مدفون ہیں۔ آپ کے دو فرزند (سید محمد مرتضیٰ، سید علی حیدر) مذکور ہیں۔ سید محسن رضا ہمدانی نے ابتدائی تعلیم بھون ضلع چکوال میں مکمل کرنے کے بعد 1986ء میں پاک آرمی کو جوائن کیا۔ 2012ء میں آرمی سے ریٹائر ہوئے۔ کچھ عرصہ فارغ رہنے کے بعد کویت آرمی میں بطور انجینئر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا سید فیضان عباس (زیر تعلیم) مذکور ہے۔

زوار سید اعجاز حیدر ہمدانی نے ابتدائی تعلیم بھون ضلع چکوال سے حاصل کی۔ پھر راولپنڈی شفٹ ہونے کے بعد میڈیکل سے وابستہ ہوئے اور حیدر نرسنگ ہوم پچیس سال خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی اولاد میں دو دختران اور دو فرزند (سید علی حیدر، سید اذان حیدر) مذکور ہیں۔

علامہ آغا سید فرحت عباس ہمدانی (سادات ہمدانیہ راہنہ سادات چکوال)

ضلع چکوال کے ایک چھوٹے سے گاؤں راہنہ سادات میں سید غلام علی ہمدانی کے گھر 10 دسمبر 1967ء کو ایک نایاب پھول نے جنم لیا جن کا نام سید فرحت عباس رکھا گیا۔ آپ بابا سید سخی محمد حسین نوری حضوریؒ کی نسل میں سے ہیں۔ تعلیم کا آغاز اپنے گاؤں کے پرائمری سکول سے کیا۔ پانچویں جماعت تک تعلیم وہاں حاصل کی پھر ان کے چچا سید گل پیر شاہ جو پولیس میں ایس پی کے عہدے پر فائز تھے، انہوں نے اپنے بھتیجے کی ذہانت اور قابلیت کو دیکھتے ہوئے اپنے بھائی سید غلام علی ہمدانی سے مشورہ کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کو دینی تعلیم حاصل کروائی جائے۔ سید غلام علی ہمدانی نے اپنے بھائی کی رائے سے اتفاق کیا اور ان کو نارنگ سیداں کے مدرسہ کلیۃ النجف میں داخل کروایا۔ علامہ سید فرحت عباس ہمدانی اپنے ہمدانی خاندان کی واحد شخصیت تھے جنہوں نے سب سے پہلے دین کی تعلیم حاصل کی اور عالم دین بنے اور ہمدانی سادات کے نام کو اس شعبہ میں روشناس کروایا۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ کلیۃ النجف نارنگ سیداں سے حاصل کی۔ حصول علم کا یہ دورانیہ چار سال کا تھا۔ پھر فاضل کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے لاہور چلے گئے۔ وہاں ایک سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد امتحانات کا سلسلہ شروع ہوا، بہت سے جید علماء امتحان لینے کے لیے لاہور آئے ہوئے تھے جن میں قبلہ علامہ سید ساجد علی نقوی صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے جب علامہ سید فرحت عباس ہمدانی صاحب سے امتحان لیا تو انہوں نے ان کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے علامہ حافظ ریاض نجفی صاحب سے کہا کہ انہیں اپنی شاگردگی میں لینا چاہتا ہوں تو حافظ ریاض نجفی صاحب نے اجازت دے دی اور پھر یہ لاہور سے راولپنڈی علامہ سید ساجد علی نقوی صاحب کے ساتھ ان کے جامعہ آیتہً الحکیم میں آ گئے۔ وہاں سے علمِ دین کے موتیوں کو سمیٹنا شروع کر دیا۔ جامعہ آیتہً الحکیم میں پانچ سال تک فیض حاصل کرتے رہے۔ کم سنی میں ہی دین محمدؐ و آلِ محمدؑ کے حصول کے لیے اپنے گھر کو خیر باد کہہ دیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے ایران کے شہر قم چلے گئے، وہاں حوزہ علمیہ قم المقدس سے علم کے موتیوں کو چننا شروع کیا، وہاں 12 سال تک مختلف اساتذہ سے کسبِ فیض حاصل کیا اور بہت سے علمی موضوعات پر عبور حاصل کیا جیسے علم الصرف، علم النحو، علم المنطق، علم الکلام، حدیث فقہ، علم الرجال، اور دیگر موضوعات وغیرہ۔

1995ء میں واپس اپنے وطن آ گئے اور دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نشر و اشاعت کا سلسلہ شروع کیا۔ سب سے پہلے آغاز منڈی بہاؤالدین کے گاؤں موجیاں والا کے مدرسہ جامعہ حیدریہ سے کیا، وہاں پرنسپل کے فرائض انجام دیتے رہے پھر وہاں سے مورخہ 17 مئی 1996ء بروز جمعۃ المبارک پاکستان سے ناروے بسلسلہ عشرہ محرم 1415ھ کے لئے روانہ ہوئے۔ ناروے سے پاکستان واپسی 12 جون 1996ء بروز بدھ ہوئی، عشرہ محرم الحرام توحید اسلامک سنٹر میں منعقد ہوا۔

جامعہ حیدریہ میں دو سال تک فرائض انجام دیے، پھر اسلام آباد آ گئے اور مسجد امام حسین ماڈل ٹاؤن ہمک میں مسؤل کے فرائض انجام دیے اور ساتھ ساتھ جامعہ آیتہً الحکیم میں درس و تدریس کرتے رہے، بہت سے مقالہ جات بھی لکھے جن میں چند یہ ہیں۔

1۔ اولاد کی تربیت۔ 2۔ عصمت امامت پر دلائل۔ 3۔ توحید۔ 4۔ رسالت منتسب الٰہی

بہت سے فلاحی اور سماجی امور سر انجام دیئے، علامہ صاحب ایک عظیم اور روحانی شخصیت تھے۔ ان کی زندگی کے بہت سے واقعات تھے جن میں سے ایک مشہور واقعہ یہ کہ آپ اپنی گاڑی کا کام کروانے سواں مارکیٹ میں جایا کرتے تھے، وہاں ایک کارپینٹر تھا

جوعیسائی تھا۔قبلہ جب وہاں جاتے تو ان کی گفتگوسن کر بہت متاثر ہوتا۔ایک دن قبلہ گاڑی کا کام کروانے کے لئے وہاں گئے تو اس شخص نے مکینک سے پوچھا یہ شخص کون ہے، بہت ہی اچھی نفیس اور دل کو بہلا جانے والی گفتگو کرتے ہیں تو اس مکینک نے کہا کہ یہ مسجد امام حسین ماڈل ٹاون ہمک کے پرنسپل علامہ سید فرحت عباس ہمدانی صاحب ہیں، تو اس کارپینٹر نے مکینک سے کہا کہ اگر اب یہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے میری ملاقات کروائیے گا۔اس نے کہا اچھا ٹھیک ہے کچھ عرصے کے بعد علامہ صاحب پھر کام کے سلسلے میں مکینک کے پاس گئے تو اس نے علامہ صاحب کو اس کارپینٹر کے بارے میں بتایا تو علامہ صاحب نے کہا کہ وہ کہاں ہے، جب ان کو بلایا گیا تو وہ بہت پرجوش طریقے سے علامہ صاحب سے ملا تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد اس شخص نے علامہ صاحب سے کہا کہ میں عیسائی ہو اور مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو علامہ صاحب نے اس شخص سے پوچھا کہ کس چیز کو دیکھ کر مسلمان ہونا چاہتے ہو تو اس نے جواب میں کہا میں بہت عرصے سے آپ کی گفتگوسن رہا تھا اور آپ کے اخلاق کو دیکھ کر میرا دل چاہا کہ میں دین اسلام کو قبول کروں۔سبحان اللہ یہ عظیم شخصیت 21 جولائی 2019ء بروز اتوار مغرب کے وقت ہم سے جدا ہوئی اور دنیا فانی سے دنیا بقا کی طرف سفر کا آغاز کیا۔

سید امداد حسین شاہ ابن سید مرتضیٰ شاہ (سادات ہمدانیہ واں بھچراں میانوالی)

آپ انگہ شاہ بلاول وادئ سون میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم انگہ میں ہی حاصل کی اور فوج میں بھرتی ہو گئے مگر بعد میں آپ نے فوج کی نوکری چھوڑ دی۔ بابا شہابل شاہؒ کی والدہ نے آپ کو دعا دی کہ چھوڑ دو ان پہاڑوں کو اور تھلوں میں چلے جاؤ۔تب آپ نے انگہ شاہ بلاول چھوڑا اور واں بھچراں ضلع میانوالی میں آباد ہو گئے۔آپ انتہائی بہادر اور زبان برکت سید تھے۔آپ کے والد محترم اس قدر کامل تھے کہ آپ جو بات کہتے وہ 24 گھنٹے میں پوری ہوجاتی۔آپ نے 8 جولائی 2009ء کو وفات پائی،آپ کی قبر مبارک واں بھچراں ضلع میانوالی میں ہی ہے۔اولاد میں آپ کے 4 بیٹے (سید رنگ علی شاہ، سید عنایت حسین شاہ، سید غلام مرتضی شاہ، سید توقیر حسین شاہ) اور ایک بیٹی مذکور ہے۔

احوال سید رنگ علی شاہ ابن امداد حسین شاہ: آپ قریباً 50 سالوں سے واں بھچراں ضلع میانوالی میں قیام پذیر ہیں۔آپ نے 1975ء میں میٹرک کی اور اپنے رشتہ داروں کے کہنے پر بھی کوئی نوکری نہ کی۔آپ کو شکار کا بہت شوق تھا اور آپ نے کچھ عرصہ گاڑیوں کی ڈیکنگ کا پیشہ بھی اختیار کیا۔آپ کی زندگی کا کچھ عرصہ سرکار لجپال پیر شہابل شاہؒ کی قربت میں گزرا۔مرشد کی نگاہ کرم سے بعد میں آپ نے خاندانی سلسلہ پیری مریدی شروع کیا۔آپ پہلے لاوہ اور دندہ میں لنگر پاک میں حسب استطاعت حصہ دیتے مگر بعد میں آپ کو حکم ہوا کے آپ خود لنگر پکایا کریں۔اب ہر سال 3 محرم کو آپ کی صدارت میں عظیم الشان عرس پاک منعقد ہوتا ہے۔اولاد میں آپ کے کل 5 صاحب زادے (محمد شاہ، سید سلطان العارفین شاہ، سید شہاب الدین شاہ، سید اسحاق بلاول شاہ، شاہ احمد کبیر ہمدانی) ہیں۔سید محمد شاہ کے 3 بیٹے (سید مبشر شاہ، سید تبشر شاہ، سید مدثر شاہ) اور تین بیٹیاں ہیں۔

سید عنایت حسین شاہ ابن امداد حسین شاہ: آپ مجزوب سید تھے اور 8 جنوری 2011ء کو لاوالد ہی فوت ہو گئے۔

سید غلام مرتضی شاہ ابن امداد حسین شاہ: آپ کو بھی بابا شہابل شاہ کی دعا ہے۔آپ کا بہت بڑا آستانہ ہے جہاں مریدین کا جم غفیر ہوتا ہے۔آپ میلاد مصطفیٰ ﷺ ریلی کا انعقاد بھی کرتے ہیں اور اس کی صدارت بھی فرماتے ہیں۔آپ کے تین بیٹے (سید اسد عباس شاہ،

سید غلام علی شاہ، سید قمر عباس شاہ) اور ایک بیٹی ہے۔

سید توقیر شاہ ہمدانی ابن امداد حسین شاہ: آپ کے ہاں بھی مریدوں کا کافی آنا جانا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ڈاکٹری کے پیشہ سے بھی منسلک ہیں۔ آپ کے 4 بیٹے (سید تنویر شاہ، سید بہار شاہ، سید شفیق شاہ، سید بلاول شاہ) 1ور دو بیٹیاں ہیں۔

بحوالہ: سید شہاب الدین ہمدانی (واں بچھراں)

سید اولاد حسین شاہ ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ چک نمبر 10 / 31 آر ضلع خانیوال)

سید اولاد حسین ہمدانی 1940ء میں اپنے فیملی سمیت کسووال تشریف لائے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے تین فرزند اور دو دختر ان کچا کھوہ خانیوال شفٹ ہوئے۔ خانیوال شفٹ کی وجہ یہ تھی کہ سید اولاد حسین ہمدانی کے بیٹی بچپن سے پارسا عبادت گزار و پیر تھی۔ انہیں پاک بی بی سلام اللہ علیہا کی جانب سے حکم ہوا کہ فلاں مقام پر جائیں۔ اس بی بی کے بھائیوں سید امیر حسین، سید مشتاق حسین اور سید مروت حسین نے ان کی مقرر کردہ جگہ چک نمبر 10 / 31 آر ضلع خانیوال میں مذکورہ مقام کی زمین کو خریدا اور یہیں سکونت اختیار کی۔ اسی مقام پر 1974ء کو معجزہ ہوا جو کہ دربار امام حسینؑ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ سید اولاد حسین ہمدانی کے سلسلہ نسل میں تین فرزند (سید امیر حسین، سید مروت حسین اور سید مشتاق حسین) تھے۔ سید مروت حسین ہمدانی زراعت کے پیشے سے وابستہ تھے اور کراچی اسٹیل مل میں بھی کیٹرنگ کے بزنس سے وابستہ رہے۔ سید امیر حسین ہمدانی زندگی کا زیادہ حصہ یوکے میں گزارا۔ یوکے کے نیشنلٹی ہولڈر تھے۔ آخری ایام چک 31 میں گزارے۔ سید مشتاق حسین ہمدانی یوکے نیشنلٹی ہولڈر تھے۔ زیادہ عرصہ یوکے میں گزارا۔ آخری ایام چک نمبر 10 / 31 آر ضلع خانیوال میں گزارے۔ ان تینوں بھائیوں کی جائے چک نمبر 10 / 31 آر ضلع خانیوال ہے۔ سید اولاد حسین ہمدانیؒ کی تمام اولاد علی ولی اللہ کی قائل اور پابند ہے۔

حضرت مولانا سید بھاون شاہ المعروف سید خورشید احمد شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ عبدالحکیم ضلع خانیوال)

حضرت مولانا سید خورشید احمد شاہ ہمدانیؒ کا خاندان تقریباً 100 سال قبل وادی سون کھوتکہ ضلع خوشاب ہجرت کر کے قصبہ عبدالحکیم ضلع خانیوال سکونت پذیر ہوا۔ آپ کے خاندان کا تعلق سلطان الاولیا حضرت سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے فرزند سید شہاب الدین ہمدانی المعروف شاہ شیر شہابلؒ کی نسل سے ہے۔ حضرت مولانا خورشید ہمدانیؒ نے 16 سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اور پھر مزید دینی علوم کے حصول کے لیے درالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے عالم دین کی تعلیم مکمل کی۔ آپ کے عالم دین بنتے ہی شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی نے آپ کو سند حدیث کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد آپ شیخ العرب مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ مجاز مقرر ہوئے۔ آپؒ کا شمار مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلفائے اجل میں ہوتا تھا۔ آپ کو لقب تکوین عطا فرمایا گیا۔ یہ لقب کسی کسی کو ملتا ہے۔ یہ ان بزرگوں کو ملتا ہے جن کا براہ راست تعلق اللہ کریم سے ہوتا ہے۔ آپ عابد

شب، داعی شریعت وطریقت بزرگ تھے ۔آپؒ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔ بڑے بڑے علماء، فقہاء، بزرگان آپ کی بزرگی کے قائل تھے۔ایک دفعہ عبدالحکیم کا ایک شخص بیعت کے لیے مولانا سید حسین مدنی صاحب کے پاس گیا اور آپ سے فرمایا مجھے بیعت کیجیے۔ آپؒ نے فرمایا کہ آپ یہاں کیوں تشریف لائے، آپ عبدالحکیم میں ہی مولانا سید خورشید احمد ہمدانیؒ کی بیعت کر لیتے۔ یہ شخص واپس آیا اور آپ سے بیعت کی۔ تقسیم ہند کے بعد مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے اپنا پاکستان کے تمام مریدین کو خط لکھا کہ اب وہ ہندوستان نہ آئیں بلکہ عبدالحکیم مولانا سید خورشید احمد ہمدانیؒ سے بیعت کریں۔آپؒ نے عبدالحکیم میں جامعہ عربیہ محمودالعلوم و مسجد خورشیدیہ کی بنیاد رکھی۔آپ کے عقیدت مندوں میں نامی گرامی علماء، فقہاء و دیگر شخصیات ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔آپ کے دو نامی گرامی شاگرد پیر مبارک شاہ بغدادی و حافظ حسین احمد گھگرانہ سیال مشہور ہیں۔آپ کا وصال 1974ء میں ہوا۔آپ کا مزار مبارک جامعہ عربیہ محمودالعلوم، عبدالحکیم میں واقع ہے۔آپ کے سلسلہ نسل میں تین فرزند (سید محفوظ الرحمن ہمدانی، پیر سید حسین احمد ہمدانی و پیر سید اسد ہمدانی) تھے۔

احوال پیر سید محفوظ الرحمن ہمدانی: آپ مولانا خورشید ہمدانیؒ کے سب سے بڑے فرزند ہیں۔نامی گرامی عالم دین ہیں اور اپنے والد کے وفات کے بعد جامعہ عربیہ محمودالعلوم کے مہتمم مقرر ہوئے۔دو سال قبل آپ وصال کر گئے۔

آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند مولانا سید محبوب الرحمن ہمدانی، پیر سید سیف الرحمن ہمدانی، پیر سید حبیب الرحمن ہمدانی اور سید صبرا الرحمن ہمدانی مذکور ہیں۔قبلہ حبیب الرحمان ہمدانی صاحب جامعہ عربیہ محمودالعلوم کے مہتمم ہے۔ بہت خوش اخلاق و نامی گرامی عالم دین ہیں۔سیاسی حوالے سے جمعیت علمائے اسلام خانیوال کے رہنما ہیں۔اعتدال پسند عالم دین ہیں۔ بلاتفریقِ مسلک مسلک و مکتب سادات ہمدانیہ سے والہانہ انداز میں ملتے ہیں۔خداوند کریم انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

اس کے سلسلہ نسل میں دو فرزند حافظ سید عمیر شاہ ہمدانی و سید محمد طلحہ ہمدانی مذکور ہیں۔

بحوالہ: حضرت مولانا سید محبوب الرحمان ہمدانی صاحب مہتمم جامعہ عربیہ محمودالعلوم (عبدالحکیم خانیوال)

سید غلام مرتضیٰ شاہ بن سید ولایت شاہ بن سید فتح اللہ شاہ ہمدانی (جابہ ضلع خوشاب)

آپ کا تعلق جابہ سے تھا۔آپ نے مڈل تک تعلیم موضع کٹھہ سے حاصل کی اور میٹرک شاہ پور صدر سے کیا۔آپ اپنے دور کے پوزیشن ہولڈر تھے۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد پولیس میں شمولیت اختیار کی۔ دوران سروس اعلیٰ کارکردگی کی بدولت مختلف اعزازات سے نوازے گئے۔دوران سروس اپنی پیشہ وارانہ تربیت و امور تفتیش میں مہارت حاصل تھی۔آپ کو ڈھرنال کے مشہور ڈاکو ہاشم خان اور محمد خان کی تفتیش پر تعینات کیا گیا تھا اور اسی سلسلے میں ان ڈاکوؤں نے آپ کے جابہ والے گھر کو آگ لگا دی۔دوران سروس جہاں کسی ضلع کی پولیس ناکام ہو جاتی۔ وہاں آپ کی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ پولیس آپ کو تعینات کرتا تھا۔آپ کا اپنے پیشے سے لگاؤ اور اعلیٰ تفتیشی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے پنجاب پولیس نے ایک مشہور قتل کی تفتیش کے لیے مقرر کیا۔واقعہ کچھ یوں ہے کہ صدر پاکستان جناب ایوب خان کا خانسامہ کسی نے قتل کر دیا تھا۔جس کے قتل کے سراغ و قاتل کو گرفتار کرنے کے لیے مقامی پولیس نے بہت کوشش کی۔لیکن ناکام ہو گئی۔پھر پولیس کے اعلیٰ افسران کی جانب سے آپ کو ضلع جہلم سے بلوا کر اس کیس کی تحقیق آپ کے سپرد کی۔آپ نے اپنے

محکمانہ تجربہ کی بدولت جلد ہی اس قاتل کا سراغ لگایا اور اسے آزاد کشمیر سے گرفتار کیا تھا۔ آپ 1972ء میں بطور ڈی ایس پی ریٹائرڈ ہوئے۔ جون 1977ء میں آپ نے وفات پائی۔ آپ اپنے آبائی گاؤں جابہ میں دفن ہیں۔

احوال سید شاہ شرف بن سید غلام مرتضیٰ شاہ ہمدانی: آپ نے اپنی تعلیم راولپنڈی شہر سے حاصل کی۔ آپ نے ایف اے گورنمنٹ کالج راولپنڈی سے کیا اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ اپنے آبائی گاؤں جابہ میں زمینوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہو گئے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے دو فرزند (سید محمد باقر شاہ ہمدانی اور سید عمران ہمدانی) ہیں۔ آپ کا جابہ میں بہت نام تھا۔ بڑے بڑے جاگیردار آپ سے پنچایت کا فیصلہ سننے کے لئے آیا کرتے تھے۔ آپ اکتوبر 2011ء میں اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ آپ اپنے آبائی گاؤں جابہ میں دفن ہیں۔

احوال سید محمد باقر شاہ بن سید شاہ شرف ہمدانی: آپ کی پیدائش 15 اگست میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پپیل سے حاصل کی۔ آپ کو تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا، پر کسی وجہ سے آپ کو اپنی تعلیم کو خیرآباد کہنا پڑا۔ آپ نے 1985ء میں اپنے دادا سید غلام مرتضیٰ کی طرح پولیس کے ادارے کو اپنایا پھر آپ کو 1992ء میں ایک مشن کے تحت کمبوڈیا جانا پڑا۔ آپ وہاں ایک سال مقیم رہے اور مشن مکمل ہونے پر آپ واپس پاکستان تشریف لے آئے۔ آپ نے 19 سال پنجاب پولیس میں گزارے۔ آپ نے اپنی کارکردگی کی بدولت بہت سے تمغے اپنے نام کیے۔ آپ نے 2004ء کو بطور انسپکٹر موٹروے پولیس میں شمولیت اختیار کی، جہاں پر آپ کی کارکردگی کو بہت سراہا گیا۔ آپ آج کل بطور انسپکٹر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ سلسلہ نسل میں تین فرزند سید حسن عباس، سید جری عباس اور سید وفا عباس مذکور ہیں۔

سید ابرار حسین ہمدانی مرحوم (لاوہ چکوال)

سید ابرار حسین ہمدانیؒ شریف النفس، عبادت گزار بزرگ تھے۔ زندگی کا زیادہ عرصہ لاہور میں گزارا۔ خدمت خلق اور دوسروں کے کام آنے والے بزرگ تھے۔ لاہور میں سرکاری افسر کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ ریاضت و عبادت میں گزرا۔

سید ستار حسین شاہ (ضلع ساہیوال)

1911ء میں سید ستار حسین شاہ اپنے تین بیٹوں سید علی حیدر، اعجاز حسین شاہ اور اولاد حسین شاہ کے ہمراہ ضلع ساہیوال کے گاؤں چک نمبر 7 / 119 ڈی آر میں تشریف لائے۔ یہاں انہیں زمین آلاٹ ہوئیں۔ ستار حسین شاہ صاحب کا خاندان یہاں پر عزاداری اور زراعت کے شعبے کے ساتھ منسلک ہوا۔ انہوں ان اس گاؤں میں عزاداری کی بنیاد رکھی اور اس کی تبلیغ کی، جس کی وجہ سے آج وہاں کے مقامی لوگوں عزاداری میں بہت عقیدت کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔

احوال سید اعجاز حسین ہمدانی: آپ اپنے والد کے ہمراہ راہنہ سادات سے ساہیوال تشریف لائے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے زمیندار

تھے۔صوم وصلوۃ کے پابند بزرگ تھے۔
احوال سید فیاض حسین ہمدانی مرحوم: پاکستان ائیرفورس سے ریٹائرڈ تھے۔اوراپنے علاقے میں کامیاب اور ماہر زمیندار کے طور پر معروف تھے۔ 2014ء میں انتقال ہوا۔
احوال سید غلام علی اکبر ہمدانی: آپ 1956ء میں میں متولد ہوئے۔تعلیم حاصل کرنے بعد 1980ء میں روزگار کے لیے جرمنی چلے گئے۔اور 1992ء میں وطن واپس لوٹے اوراپنی زرعی زمین سے وابستہ رہے۔نیک،صالح و باکردار شخصیت کے مالک تھے۔ 2003ء میں انتقال ہوااوراپنے آبائی وطن میں مدفن ہوئے۔
سید ریاض حسین شاہ ولد سید اعجاز حسین شاہ: آپ صاحب نہایت ہی خوش اخلاق اورملنسار آدمی تھے۔عزاداری بہت عقیدت سے کرتے تھے۔علاقائی سیاست اور رفاہی کاموں میں بہت متحرک تھے،اپنے وقت میں ساہیوال جرگہ کے ممبر رہے۔ان کا صرف 45 سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔

ڈی ایس پی سید ظفر عباس ہمدانی مرحوم آف جابہ خوشاب

پنجاب پولیس کے مشہور زمانہ پولیس آفیسر ڈی ایس پی سید ظفر عباس ہمدانی سن 1945ء میں سادات ہمدانیہ جابہ کے بزرگ سید غلام قادر شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔جابہ شہر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانے میں انگہ شاہ بلاول وادی سون کے بزرگ سید شاہ فتح اللہ ہمدانی نے یہاں قریبا تین ہزار ایکڑ زمین قبضہ کر کے جابہ شہر آباد کیا۔سید ظفر عباس ھمدانی صاحب نے بی اے گورنمنٹ کالج سرگودھا سے کیا۔اورسن 1966 میں پنجاب پولیس بطوراے ایس آئی شمولیت اختیار۔آپ مختلف مقامات پر بطور ایس ایچ اورہ چکے ہے۔اور بطور ڈی ایس پی کالا باغ، گجرنوالہ،سہالہ، جوہر باد شیخوپورہ وملتان سمیت امریکہ میں فرائض سرانجام دے چکے۔سن 71 کی جنگ میں فرید پور سیکٹر میں خدمات سرانجام دی۔اورجنگی قیدی بھی رہے۔دوران سروس اچھی کارگرگی پر مڈلز سے نوازا گئے تھے۔سن 1985ء میں بسلسلہ اپریشن لندن سے واپسی پر عمرہ شریف اور زیارات مقدسہ کی سعادت حاصل کی۔آپ ایک قابل ایماندار آفیسر تھے۔سن 1994ء میں دوران سروس اس دنیا سے رخصت ہوے۔آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند سید اعجاز عباس۔سید علی عباس۔سید محسن عباس۔سید احسن عباس اورایک دختر مزکور ہے۔احوال انسپکٹر سید اعجاز عباس ہمدانی انسپکٹر سید اعجاز عباس ہمدانی موجودہ وقت میں ایس ایچ اومری تعنیات ہے ان کے سلسلہ نسل سے 2 فرزند سید بلال حیدر و سید محمد علی مہدی اورایک دختر مزکور ہے احوال انسپکٹر سید علی عباس ہمدانی انسپکٹر سید علی عباس ہمدانی موجودہ وقت میں ایس ایچ اوکلر کہار تعنیات ہے۔آپ شاہ ہمدان رابطہ کونسل کے بانی ممبران میں سے ہے سلسلہ نسل میں تین دختران اوردوفرزندگان سید محمد حسن علی اکبراور سید محمد حسین علی اصغر مزکور ہے۔
احوال: سب انسپکٹر سید محسن عباس ہمدانی: سید محسن عباس ٹریفک پولیس میں سب انسپکٹر ہے۔سلسلہ نسل میں ایک دختر اورایک فرزند سید محمد اظفر عباس ہمدانی مزکور ہے۔احوال سید احسن عباس ہمدانی، سید احسن عباس ہمدانی صاحب چکوال پولیس میں سروس کرتے ہے سلسلہ نسل میں ایک دختر اورایک فرزند سید محمد حیدر عباس ہمدانی مزکور ہے۔

حصہ نہم

سادات ہمدانیہ کشمیر و دیگر علاقہ جات

(خیرپور، ٹامیوالی، قصور، جلالی، علی گڑھ، مظفر گڑھ، لاہور)

کے بزرگان کے تذکرات

حضرت سید السادات میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ (جد سادات جموں و کشمیر)

کشمیر میں دوسرے مبلغِ دینِ اسلام حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ امیر الامراء حضرت سید حسن الحسینی ہمدانیؒ کے فرزند اکبر اور عارفِ الزماں حضرت میر سید محمد الحسینی ہمدانیؒ کے پوتے تھے۔ حضرت امیر سید شہاب الدینؒ آپؒ کے عم محترم اور حضرت میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ چچا زاد بھائی تھے۔ حضرت میر سید حُسین (سمنانی) الحسینی الہمدانیؒ آپؒ کے برادرِ اصغر تھے۔ جن کا روضہ (زیارت) اہلسُنت کے زیرِ تولیت ہے۔ آپؒ کے ابتدائی حالات گوشہ اخفاء میں ہیں لیکن اس سے آپؒ کی عظمت، شان و شوکت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ میری دسترس میں ایسی کوئی تاریخ نہیں جس میں آپؒ کی ابتدائی زندگی کا حال درج ہو۔ آپ کا ذکر کشمیر کی ہر قدیم تاریخ میں ملتا ہے۔ آپؒ کا شجرۂ نسب امام سید الساجدین زین العابدین علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

آپؒ کی ولادت 720ھ کے قریب شہرِ ہمدان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے خانوادہ سے ہی حاصل کی جیسا کہ اس زمانہ میں دستور تھا۔ کُتب اور اساتذہ سے پہلے گھر کے اہلِ خانہ نمونہ عمل ہوتے تھے۔ کیونکہ ایران کے مشہور شہر ہمدان میں آپؒ کا خانوادہ نہ صرف سیادت، شرافت، علم اور عمل کے لیے مشہور تھا بلکہ سیاست و شجاعت بھی اس خاندان کو ورثہ میں ملی تھی۔

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ اور حضرت میر سید علی الحسینی ہمدانیؒ سے قبل اڑھائی سو سال پہلے آقائے خاقانی (رگ) نے آپؒ کے خانوادہ کی تمجید و توصیف میں کہا تھا:

ایں عجو اقف سعادت ۔۔۔۔۔۔۔ آں شارح و شرع و جادہ جود
جنات بخش حیات سادات ۔۔۔۔۔۔۔ آن سدرہ غای سدرہ مخضود

وان پاک سلالہ جلالت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وین قطب کلید دین ودا داست
آں صلب شجاعت ورسالت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بر مادر آسماں گشادہ است

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کی حیرت انگیز فعالیت اوران کے کارنامے دیکھ کراس بارے میں شبہ نہیں رہتا کہ آپؒ تمام علمی مدارج طے کر کے ایک بلند مقام پر فائز ہوکر علمی، فکری اور معنوی حیثیت کے حامل قرار پائے تھے۔ آپؒ نے کئی ممالک کے تبلیغی دورے کئے اور 761ھ میں کشمیر تشریف لائے۔ ان دنوں کشمیر کے سلطان شہاب الدین کا فرزند مرزا حسن خناق کی بیماری کی وجہ سے قریب المرگ تھا مگر اس سید بزرگوار کی کرامت سے صحت یاب ہوگیا۔ یہ کرامت دیکھ کر سلطان نے نہایت عزت واحترام کے ساتھ یہیں پر ٹھہرنے کی التجاء کی مختصراً آپ نے انکار کیا اور واپس ہمدان جانے کا اشارہ کیا۔

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ نے تبلیغ اسلام اور ترویجِ مذہبِ اہلبیت علیہ السلام کے لئے عیش وعشرت اور آرام و آرائش کو ٹھوکر مار کر دُشوار گزار راستوں سے وادی کشمیر آنے کا فیصلہ فرمایا۔ آخر کار اپنے آبائی وطن ہمدان کو خیر باد کہہ کر کشمیر کی طرف رختِ سفر باندھ لیا۔ تاریخ ورود پر یہ شعر نقل ہوا ہے:

خرد گوفت تاریخ تشریف اُو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قدم رنجہ بس یدنیک رو

آپؒ نے 762ھ بمطابق 1360ء میں کشمیر ہجرت فرمائی۔ اس لحاظ سے آپ کشمیر میں مذہبِ اسلام کے دوسرے مبلغ قرار پاتے ہیں کیونکہ آپ سے قبل حضرت سید شرف الدین (عبدالرحمنؒ المعروف بُلبل صاحب) یہاں تشریف لاچکے تھے۔ حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کے ساتھ ان کے برادر حضرت میر سید حسین سمنانیؒ، رُستمِ ہند حضرت سید حسن بہادرؒ، حضرت سید حیدرؒ، حضرت سید یوسفؒ اور حضرت سید مسعودؒ بھی تھے۔ سلطان شہاب الدین نے آپ کا استقبال نہایت گرمجوشی سے کیا۔ اطرافِ کشمیر کا سرسری دورہ کرنے کے بعد محلہ شہاب الدین پورہ (نوہٹہ) سرینگر جس کی آبادی ساٹھ ہزار گھر تھی، میں سکونت اختیار کی۔ کشف وکرامات اور خوارق عادات سے کشمیر کے بادشاہ اور بڑے بڑے امراء کے دلوں کو مسخر کیا۔

سلطان شہاب الدین بیعت کر کے مریدوں میں شامل ہوگئے اور دل و جاں سے خدمت گزاری کے فرائض انجام دیتے رہے۔ سلطان شہاب الدین نے اپنی رہائش کے نزدیک ایک عمدہ گھر آپؒ کے لئے تعمیر فرمایا اور ساتھ ہی ایک عمدہ خانقاہ تعمیر کرائی اور ناگام کا پرگنہ آپؒ کی خانقاہ کے خدام کے اخراجات کے لئے وقف کردیا۔ حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ نے اسی مدرسہ اسلامی یعنی خانقاہ میں باقاعدگی کے ساتھ درس وتدریس کا آغاز کردیا اور یہیں سے مذہبِ تشیع پروان چڑھا مگر افسوس چک سلاطین کے دور میں یہ خانقاہ ویران ہوگئی (فسادات) اور پھر اس عظیم ثقافتی، علمی اور تبلیغی مرکز کی نسبت محکمہ آثارِ قدیمہ کی چشم پوشی قابلِ افسوس رہی۔ ہے حد تو یہ ہے کہ مذہبِ تشیع کے پیروکار بھی داخلی وخارجی سازشوں کی وجہ سے اس عظیم درسگاہ سے دور ہوتے چلے گئے۔ نتیجتاً موجودہ نسل بالکل بھی نہیں جانتی کہ اس جگہ کی ملتِ تشیع میں کیا اہمیت ہے۔ حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ نے وہاں پر ایک مسجد بھی تعمیر کی تھی جس کے آثار کچھ زمانہ پہلے تک باقی تھے، حال ہی میں وہاں ایک مسجد حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کے نام پر تعمیر ہوئی ہے۔

حضرت میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کے ساتھ شانہ بشانہ دن رات تبلیغ دین اسلام کرتے رہے، جس کا ثمر آور درخت کچھ ہی برسوں میں قد آور ہوا۔ آپؒ کی فہم وفراست اور سیاسی بصیرت کی وجہ سے سلطان شہاب الدین سلطنت کے اہم کام آپؒ کے

مشورے سے انجام دیتا تھا۔مقدمات کی سماعت، فیصلوں،ملکی لڑائیوں اور مصالحتوں میں آپؒ کو شامل رکھتا تھا۔سلطان خود اعتراف کرتا تھا کہ حضرت میر سید تاج الدینؒ کی روحانیت وسیاست کی وجہ سے میں اس ملک کو سنبھالے ہوئے ہوں۔رفتہ رفتہ آپؒ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور ہزاروں لوگ ان کے حلقہ بگوش ہو کر اسلام قبول کر لیا۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شہاب پورہ میں ہر طرف شیعہ آباد ہو گئے۔

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کی خدمات کا احاطہ کرنا نہایت مشکل ہے، یہ وہی بُزرگ ہیں جن کی رُوحانیت و مشقت نے شیعیت کے اُس درخت کو ہرا بھرا کر دیا جو حضرت سید شرف الدینؒ المعروف بلبل صاحب نے بویا تھا۔اپنے خون سے اس کی آبیاری کی اور پندرہ سال دن رات تبلیغ دین اور دوسرے اہم کاموں میں صرف کئے۔آپؒ اہلِ نورِ ایماں،مجاہدِ اکبر اور بیدار محافظ تھے۔اس میں شک نہیں کہ آپؒ اور آپؒ کے اصحابؒ نے کشمیر آ کر دینِ ناب محمدی کو روشن کر دیا اور جگہ جگہ خانقاہوں و مدارس کی بنیاد ڈالی۔ان کی محنت، بے پناہ کوشش اور جدوجہد سے کشمیر میں شیعیت کو کافی فروغ ملا اور کشمیریوں نے مذہبِ اہلبیت علیہ السلام قبول کیا۔

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ غیر معمولی ذہانت،قابلیت،شجاعت، جواں مردی اور سیاسی بصیرت اور اپنی شان وشوکت کے لئے ضرب المثل تھے۔بزرگ علماء،مؤرخین،شعراء آپ کے بارے میں رطب اللسان نظر آتے ہیں،ملا احمد خطیب کشمیریؒ لکھتے ہیں:

سید تاج الدین قدس اللہ سرہ کان من اکابر الاولیاء و اعاظم المرشدین صاحب الاحوال و المقامات والریاضات و المجاہدات والمکاشفات والمعانیات والتجلیات الاسرار البینۃ والانوار الروحانیہ۔وھو عالم بعلوم الظاہر و عارف بمعارف الباطن ومن ارباب الکملات الصوریۃ والمعنویۃ ولہ فی احد الفرستہ وکثیرۃ ولکرامتہ والجفانی والتوحید والکشف والنشور والمعرفتہ ولاولایۃ واھمتہ والعرۃ وتصرف العلوم۔۔ملا احمد بن عبدالصبورؒ جناب حضرت سید تاج الدینؒ کی تعریف کرتے لکھتے ہیں:

در عبادت بود یکتائی زمان ۔۔۔شد بوصف حال اُو عاجز زبان

علامہ سید محمد متولیؒ یوں عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں:

پدر اُو بدست تاج الدین ۔۔۔۔ھدی اولیاء راہ یقین

سید و آل حیدر بودہ ۔۔۔۔سر بدرگاہ حق ھمی سودہ

اتنی صفات کے مالک حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ فارسی وعربی کے اُستاد زماں تھے،عربی وادب پر گہری نظر تھی۔اتنی مصروفیات کے باوجود بھی یہ سید بزرگوار تحقیق کے میدان سے فرار نہیں ہوئے،سراج در بیاں عقائد شیعہ آثار میں موجود ہے مگر افسوس ان کے قلمی آثار (فسادات کی نظر) حوادث کے نظر ہو گئے۔

ایک وقت ایسا آیا کہ آپؒ پر بیماری کے آثار نظر آنے لگے بالآخر مالکِ حقیقی سے جا ملے اور اپنی ہی خانقاہ واقع شہاب الدین پورہ (نوہٹہ) میں دفن ہوئے۔

حضرت میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کی آمد سے پہلے ہی ان کے عزیز و اقارب حضرت میر تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کی سربراہی میں کشمیر وارد ہو چکے تھے جس سے حضرت میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کو آسانی محسوس ہوئی۔

ہر سال 11 رجب المرجب کو آپؒ کی زیارت پر عُرس پاک منایا جاتا ہے،جس میں ختمات ومعظمات،درُود و اذکار، وعظ وتبلیغ اور مولود شریف کی مجلس ہوتی ہے جس میں لاکھوں عقیدت مند حصہ لیتے ہیں۔لوگ دور دور سے اپنی حاجات کے واسطے حاضری دیتے ہیں۔

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کی نسل آپ کی اولاد حضرت میر سید حسن بہادرؒ سے آگے بڑھی اور ان کی اولاد سادات حسینی ہمدانی نہ صرف وادی (ڈڈی بل، خانقاہِ سوختہ، حسن آباد، باغوان پورہ لال بازار، عمر کالونی لال بازار، نشاط، بمنہ، وہاب پورہ بڑگام، سونہ پاہ وغیرہ) بلکہ بیرون ملک میں بھی آباد ہیں۔ واعظ سادات بھی ان جناب کی اولاد ہیں۔ امریکہ میں چھپی کتاب الحبل المتین فی انساب السادۃ المنتجبین جُزاول میں بھی شجرہ نسب درج ہیں۔

حضرت سیّدہ تاج بی بی خاتونؒ آپؒ کے فرزند حضرت میر سید حسن الحسینی ہمدانیؒ المعروف حسن بہادر رُستمِ ہند کی دُختر نیک اختر اور فیروز شاہ تغلق جو کہ دہلی کے بادشاہ تھے، کی نواسی تھیں، آپؒ شہاب پورہ میں پیدا ہوئیں اور آپؒ کا نکاح حضرت میر سید محمد الحسینی ہمدانی ابنِ حضرت میر سید علی الحسینی ہمدانیؒ المعروف شاہِ ہمدانؒ سے ہوا، آپؒ کی اولاد حضرت میر سید حسین الحسینی ہمدانیؒ، حضرت میر سید علاؤالدین الحسینی ہمدانیؒ، حضرت میر سید حسن الحسینی ہمدانیؒ، حضرت میر سید ابوعلی الحسینی ہمدانیؒ ہیں۔ آپؒ ہی کی اولاد سے حضرت میر سید محمد الحسینی ہمدانیؒ کی اولاد ہیں۔

حضرت سیّدہ عالیہ خاتون بنت سید السادات میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ

سنگین دروازہ حول سرینگر کشمیر کے بائیں جانب فصیل کے ساتھ ہی ان کی قبر (تُربت) ہے، جہاں آج کی تاریخ میں ایک طرف کوڑا کرکٹ ڈالا جاتا ہے اور دوسری طرف قبر (تُربت) کے اُوپر بالن (جلانے کے لئے لکڑیاں وغیرہ) وغیرہ بیچنے کا کام ہوتا ہے۔ اسی کے نیچے آپؒ سیّد زادی کی قبر ہے اور یہیں آپؒ کا مزار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تبلیغی افعال میں آپؒ کا اپنے زمانے میں کافی دخل ہوتا تھا، خصوصاً خواتین کی محافل منعقد کرتی تھیں اور مستورات کے متعلق امورِ دین سے منسلک مسائل کی رہنمائی کرتی تھیں۔ چونکہ مکتبِ اہلبیت علیہ السلام کی کُھل کر رہنمائی کی، اس وجہ سے تعّصب پرست حکمرانوں اور مخصوص مکتبِ فکر کے قائدین نے اپنے اپنے ادوار میں اس زیارت کے نشانات مٹانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

حضرت میر سید حسَن بہادُر الحسینی ہمدانیؒ (رُستمِ ھند) مدفن شہاب الدین پورہ نوہٹہ سرینگر

حضرت میر سید حسن بہادر الحسینی ہمدانیؒ حضرت سید السادات میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کے اکلوتے فرزند تھے۔ حضرت آقائے امیر کبیر میر سید علی ہمدانی شاہِ ہمدانؒ حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کے چچیرے بھائی تھے۔ حضرت میر سید حُسین الحسینی ہمدانیؒ (سمنانی) مدفن کولگام حضرت میر سید حسن بہادر الحسینی الہمدانیؒ کے چچا تھے۔ آپؒ کی شہرِ ہمدان میں 741 ھجری کے قریب ولادت ہوئی۔ اپنے پدر عالی مقام سے کسبِ فیض حاصل کیا اور دیگر مقامی علماء سے بھی علوم دین میں کافی اِستفادہ کیا۔ آپؒ نہایت جرّی اور بہادر تھے اور کمال کی ذہانت کے مالک تھے۔ شُجاعت جیسے اپنے جدِ امجد امیر المومنین علیہ السلام سے ورثہ میں ملی تھی۔ آپؒ اپنے والدِ بزرگوار کے ساتھ 762 ھجری میں کشمیر تشریف لائے۔ والدِ بزرگوار کے ساتھ محلہ شہاب الدین پورہ میں سکونت

اختیار کی اور یہیں سے پدرِ نامدار کے ساتھ تبلیغِ دین کا سلسلہ شروع کیا۔ مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب میں قمر عباس الاعرجی الحسینی الہمدانی آپؒ کا شجرۂ نسب یوں درج کرتے ہیں: سید حسن بہادر بن سید تاج الدین الحسینی ہمدانی بن سید حسن الحسینی بن سید محمد المعروف باقر حسینی بن علی بن یوسف بن سید محمد شرف الدین بن سید محمد محب اللہ بن سید جعفر بن سید عبداللہ بن سید محمد اول جلا بادی بن سید ابوالقاسم علی بن ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ حسین بن جعفر الحجتہ بن عبید اللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السلام۔

مؤرخ حسن تاریخ حسن میں تذکرۂ اولیائے کشمیر کے باب میں رقمطراز ہیں:

جنابِ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی شاہِ ہمدانؒ کے چچیرے بھائی حضرت میر سید تاج الدینؒ، سلطان شہاب الدین کے عہدِ حکومت میں 762 ہجری میں کشمیر تشریف لا کے شرف بخشا۔

خرد گفت تاریخ تشریف اُو۔۔۔۔۔۔۔قدم رنجہ سید نیک رو

اطراف کشمیر کی سیاحت کے بعد محلہ شہاب الدین پورہ میں جس کی آبادی ساٹھ ہزار گھر تھی، قیام پذیر ہوئے۔ جذبات، کشف و کرامات اور خوارقِ عادات سے کشمیر کے بادشاہوں اور بڑے بڑے لوگوں کو مسخر کیا۔ سلطان شہاب الدین نے اپنے خاص محل کے متصل ان کی بیٹھک بنادی اور خدام و تبلیغ کے لئے بڑی خانقاہ تعمیر کی۔ آپؒ کے روحانی برکات سے فیض یاب ہوتے تھے اور ملکی امور پر مشورہ و رہنمائی میں شامل رکھتے تھے۔ سلطنت کی فتوحات حضرت سید اور فرزند سید کی روحانی ہمت اور طاقت ہی جانتے تھے۔ ناگام پرگنہ خانقاہ اور پیروکاروں کے اخراجات کے لئے جاگیر تھا، جب رحلت فرمائی اسی خانقاہ میں سپرد لِحد کئے گئے۔ سید تاج الدین کے بیٹے سید حسن بہادر عجیب و غریب کمالات اور حالات والے صاحبِ دل اور جرار سپاہی تھے۔ جب سلطان نے ان کی تیز طبعی اور بہادری دیکھی تو سپہ سالاری کا عہدہ بخشا اور فتوحات کے درمیان رُستمِ ہند کا خطاب دیا۔ ایک لاکھ فوج سواروں و پیادوں کی کمان دی۔ جنگوں اور لڑائیوں میں ہراول کے طور پر بھیجتا تھا، کبھی شکست نہیں کھائی۔ پرگنہ کھویہامہ اور پرگنہ مانچھامہ جاگیریں دیں، کابل اور بدخشاں کی فتح کے بعد سلطان نے اپنی بیٹی کی شادی اس سعادت مند صاحب مرتبہ سے کردی۔ فتح ہندوستان کے موقع پر فیروز شاہ تغلق (دہلی کے بادشاہ) کی بیٹی اس کے لئے نامزد کی، ان کی بیٹی تاج خاتون حضرت میر سید محمد ہمدانیؒ کے نکاح میں تھی۔ دن کو ملکی امور اور رات کو یادِ خدا میں بسر کرتے تھے۔ ایک عجیب شان رکھتے تھے کئی بار دریائے اٹک کو سوار ہو کر عبور کیا اور ان کے گھوڑے کی زین کی جھول گیلی نہ ہوئی۔ اس دنیا سے چل بسے، والد بزرگوار کے مقبرے میں دفن کئے گئے۔

تحائف الابرار فی ذکر اولیاء الاخیار میں مورخ ابومحمد رقمطراز ہیں: سید تاج الدین حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ کے عم زاد برادر تھے۔ سلطان شہاب الدین کے عہد حکومت میں 762ھجری میں کشمیر تشریف لائے، محلہ شہاب الدین پورہ میں سکونت اختیار کی اور خود کو خاص و عام اور سلاطین و حکام کا مرجع بنایا۔ سلطان نے مرید بن کر حتی الامکان خدمت بجالائی، اپنے محل کے پاس آپ کی سکونت کی جگہ مقرر کی اور آپ کے خادموں کے لئے ایک خانقاہ تعمیر کی اور خانقاہ و خدام کے مصرف کی خاطر ناگام کا پرگنہ وقف رکھا۔ سید تاج الدین کے بیٹے عجیب و غریب کمالات اور حالات والے صاحبِ دل اور جرار سپاہی تھے۔ جب سلطان نے ان کی تیز طبعی اور بہادری دیکھی تو سپہ سالاری کا عہدہ بخشا اور فتوحات کے درمیان رُستمِ ہند کا خطاب دیا۔ ایک لاکھ فوج سواروں و پیادوں کی کمان دی۔ جنگوں اور لڑائیوں میں ہراول کے طور پر بھیجتا تھا کبھی شکست نہیں کھائی۔ پرگنہ کھویہامہ اور پرگنہ مانچھ ہامہ جاگیریں دیں۔ کابل اور

بدخشاں کی فتح کے بعد سلطان نے اپنی بیٹی کی شادی اس سعادت مند صاحب مرتبہ سے کردی، فتح ہندوستان کے موقع پر فیروز شاہ تغلق دہلی کے بادشاہ کی بیٹی اس کے لئے نامزد کی، ان کی بیٹی تاج خاتون حضرت میر سید محمد ہمدانیؒ کے نکاح میں تھی۔ دن کو ملکی امور اور رات کو یادِ خدا میں بسر کرتے تھے۔ ایک عجیب شان رکھتے تھے کئی بار دریائے اٹک کو سوار ہو کر عبور کیا اور ان کے گھوڑے کی زین کی جھول گیلی نہ ہوئی، اس دنیا سے چل بسے، والد بزرگوار کے مقبرے میں دفن کئے گئے۔

صاحبِ دانشنامہ محترم سید محسن الہمدانی قبلہ رقمطراز ہیں۔ صاحبِ اخبار السادات کا بیاں ہے کہ ہمدانی سادات کے خاندان میں وقتاً فوقتاً ایسے جواہر بے بہا پیدا ہوئے جو کہ علم وعمل، فضائل اور شجاعت وجوانمردی کے روشن ستارے تھے۔ بہادران کشمیر کی فہرست میں سید تاج الدین کے خلف الصدق سید حسن بہادر کا نام نہایت ہی خصوصیت سے لیا جاتا ہے جو کہ والدِ ماجد کے تربیت یافتہ تھے اور سلطان شہاب الدین شاہمیری کے اہلِ دربار میں ذاتی طور پر بہادری اور شجاعت کا سکّہ بٹھا گئے تھے کہ مواقف اور مخالف سب شجاعت کا لوہا مانتے تھے۔

سلطان شہاب الدین شاہمیری نے جب آپ کی تیز طبعی دیکھی تو انہیں سپاہ سالاری کا عہدہ عطا کیا اور رُستمِ ہند خطاب دیا۔ ایک لاکھ سے زائد سوار و پیادہ فوج آپ کے زیرِ کماں تھی۔ جنگوں اور ملکی لڑائیوں میں آپ کو ہراول کے طور پر بھیجتا تھا اور آپ نے کبھی شکست نہیں کھائی۔ پرگنہ کھویہامہ اور مانچھامہ آپ کی جاگیرات تھیں۔

فتح کابل اور بدخشاں کے بعد سلطان شہاب الدین شاہمیری نے اپنی دختر کا عقد اس سعادت مند صاحبِ مرتبہ سے کیا اور فتح ہندوستان کے موقع پر سلطان فیروز شاہ تغلق دہلی کی بیٹی آپ کے لئے نامزد کی اور آپ اس طرح سلطان فیروز شاہ تغلق دہلی کے داماد قرار پائے۔

شاہمیری دور میں سلطان شہاب الدین کے دور کو مورخین نے سنہری دور سے تعبیر کیا ہے کیونکہ اس دور میں کافی فتوحات حاصل ہوئیں۔ سلطان کو جنگوں میں اتنی کامیابی حاصل نہ ہوتی اگر سید بہادر جیسا بیدار عالم، شجاع اور سیاسی بصیرت رکھنے والا سپہ سالار نہ ملتا اور حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانی رح جیسا پیرو رہبر۔

مؤرخ کشمیر محمد الدین فوق رقمطراز ہیں:

سلطان شہاب الدین نے تمام صوبہ کشمیر کی علاقہ بندی کر کے خراج کے لئے مناسب قواعد جاری کئے۔ جب اُدھر سے فراغت ہوئی تو جہاں گیری پر آمادہ ہوگیا، بے شمار افواج آراستہ کر کے اس نے سید تاج الدین بیہقی (ہمدانی) کے بیٹے سید حسن بہادر کو ہراول فوج مقرر کیا اور بارہ مولہ کے راستے نکل کھڑا ہوا۔ کھجلی، سواد، کنز، ماجود اور علاقہ تو لکھر تسخیر کر کے کابل جا پہنچا۔ وہاں کا حاکم سلطان احمد خان اپنی فوج آراستہ کر کے مقابلہ پر آیا لیکن خونریز لڑائی کے بعد میدانِ کارزار سے بھاگ گیا۔ سید حسن نے تعاقب کر کے گرفتار کیا۔ آٹھ ماہ کامل احمد خان زندان میں رہا، آخر کار سید تاج الدین ہمدانی کی سفارش سے رہا۔ سلطان شہاب الدین نے اس کا موروثی ملک اس سے واپس دے کر وہاں کی حکومت بدستور اس کے سپرد کردی۔ فتح کابل کے بعد شہاب الدین نے بدخشاں کا رُخ کیا۔ بدخشاں، نعماں، غزنی، غور، قندھار و مراب فتح کرتا ہوا خراساں پہنچا۔ آخر کار اس اطراف کے اکثر ممالک قبضہ اقتدار میں لاکر کوہ ہندوکش کی راہ سے کشمیر کی طرف مراجعت اختیار کی۔

مختصراً راستہ میں گلگت اور داردستاں کے وسیع قطعات نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی اور سلطان ان علاقوں کو بھی مفتوح کر کے جا نکلا، سلطان کی نقل وحرکت سے آگاہ ہوکر والئ کاشغر نے مقابلے کے واسطے بے شمار فوج بھجوائی لیکن خوش قسمت شہاب الدین مظفر ومنصور خوشی کے شادیانے بجاتا کشمیر واپس آیا۔ یہاں پہنچ کر جلد ہی اس نے اپنے سپہ سالار سید حسن بہادر کو جموں اور کشتواڑ کی تسخیر پر مامور کیا، بعد ازاں مختصراً لکھا ہے تاکہ مضمون طویل نہ ہوجائے، 773ھجری میں پچاس ہزار سوار اور پانچ لاکھ پیادہ فوج آراستہ کر کے سفر شروع کیا۔ ملکِ سواد، پشاور اور ماجور فتح کر کے خبر ملی کہ دہلی کی بدانتظامی نے پنجاب میں شورش پیدا کردی ہے، موقع غنیمت جان کر ملتان اور لاہور فتح کر کے پنجاب کو روندتا ہوا عازمِ دہلی ہوا۔ جب دریائے ستلج کے کنارے پہنچا تو سلطان فیروز شاہ تغلق کی فوج مقابلہ کے لیے متعین تھی۔ فریقین میں جنگ شروع ہوئی خاندانِ تغلق کمزور ہو چکا تھا اور پس وپیش میں مبتلا تھا۔ مگر امیر کبیر میر سید علی ہمدانی شاہِ ہمدانؒ، جو قطب الاقطاب دوراں تھے، درمیاں میں آ گئے اور صلح کا حکم دیا اور شہاب الدین آمادہ ہو گئے چنانچہ 775 ھجری میں عہد نامہ لکھا گیا جس کی رو سے قرار پایا کہ سرہند سے کشمیر تک کا تمام علاقہ سلطان شہاب الدین کے قبضہ تصرف میں رہے اور باقی ملک بدستور سلطان فیروز شاہ تغلق کے زیرِ حکومت تصور کیا جائے۔ مختصراً سلطان فیروز شاہ تغلق کی ایک بیٹی کا عقد سپہ سالار سید حسن بہادر سے ہوا۔ بقولِ سید مسعود ان تمام فتوحات کا سہرہ رُستمِ ہند سید حسن بہادر کے سر ہے، اس سید زادے کی وجہ سے توحید کا پرچم کونے کونے تک پہنچا۔ اگر کہا جائے کہ ساتھ ہی مکتبِ اہلبیت علیہ السلام کو وسعت ملی تو بے جا نہ ہوگا۔

دانش نامہ تذکرۂ علماء کے مطابق اخوند ملا احمد بن عبد الصبور ہادی لکھتے ہیں:

سید حسن فرزند سید تاج الدین بود ہمراہ پدر برزگوار ولایت سلطان شہاب الدین ملحق شد در تسخیر کردں پنجاب، سندھ، جموں، کشتواڑ و ہندوغیرہ داددلاوری دادومسمیٰ بہ رستم زماں حسن بہادر بود باامداد مادساہ درین در ماسکوں ت داست مارار دنیا برفت درمقبرہ پدر مدفون است حسن ماہ ارض وفلک بودہ است ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حسن شاہ ملک وانس بودہ است

شیخ عبد الوہاب نوری زینہ کدلی تحریر فرماتے ہیں:

کہ درامام محار بہ اعداد بدرجہ رفاقت سلطان نمود کہ لرھمہ غالب آمدو سید حسن در شجاعت و دلیری رستم زماں بود سلطاں نظر حسن اخلاق حلم وعلم وشجاعت ایشاں نمود دختر خود را درعقد ایشاں داد و پرگنہ کھو یہامہ و ماچھامہ برائے سید حسن و پرگنہ ناگام جہت خرح خادماں سید تاج الدین گزاشت مؤرخ کشمیر سید علی آقا سید حسن کی تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

سید تاج الدین و سید حسن بہادر مرد یگانہ عصر وقطب وقت بودندہ و بخدمات ملوک وزراء کشمیر را مسخر گردایندہ اندو این سید حسن نیز رستم زماں ۔۔۔۔۔۔۔ غزنی، غور رہند سیالکوٹ ولاہور جموں ودہلی۔

علامہ سیّد محمد متولی نے ان کی مدح وثناء ان الفاظ میں کی ہے:

ضرب تیغ اُو گرفت نصصف جہاں ۔۔۔۔۔۔۔ کابل وغور رھند ونعماں

دہلی وملتاں وآگرہ ولاہور ۔۔۔۔۔۔۔۔ رایسین وبیاں دادصبور

اس زمانے میں دینِ اسلام کو عروج حاصل ہوا، حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ اور حضرت میر سید حسن بہادر رُستم ہندؒ کی تبلیغی کوششوں سے مکتبِ اہلبیت علیہ السلام کو کافی عروج حاصل ہوا اور شیعیت کو کافی فروغ ملا۔ ملکی انتظامات میں دخل ہونے کی وجہ سے تبلیغِ

دین کی رسائی میں کافی تیزی آئی اور آج کے شہرِ خاص میں ہر طرف شیعہ مسلمان آباد تھے جس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔

آپ کے بارے میں مؤرخین کا بیان ہے کہ عجیب وغریب کمالات کے مالک، صاحبِ دل اور جرار سپاہی تھے دن کو ملکی امور میں مشغول ہوتے تھے اور رات کو یادِ خدا اور عبادت میں بسر کرتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ احسان ورحمت کا سرچشمہ، اخلاق میں بے نظیر عظمت والے، حاضر جواب، عالم، فاضل اور شجاع و بہادر تھے۔ آپؒ کا زُہد وتقویٰ، عبادت ریاضت پایہ ثبوت کو پہنچا ہوا ہے۔ کئی مرتبہ آپؒ نے دریائے اٹک کو سوار ہوکر عبور کیا اور گھوڑے کی زین کی جھول تک گیلی نہ ہوئی۔ آپ نے 785ھجری کے آس پاس وفات پائی اور اپنے پدرِ نامدار کے روضہ شہاب الدین پورہ سرینگر میں مدفون ہیں، یہ زیارت گاہ مرجع خلائق ہے۔

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کی نسل آپ کے فرزند حضرت میر سید حسن بہادرؒ سے آگے بڑھی، حضرت حافظ کمال الدین حسینی ہمدانیؒ (850ھجری)، حضرت حافظ سید جمال الدین حسینی ہمدانیؒ (872ھجری)، حضرت سید نعمت اللہ حسینی ہمدانیؒ (883ھجری)، حضرت سید شمس الدین حسینی ہمدانیؒ (894ھجری)، حضرت سید علی حُسینی ہمدانیؒ (902ھجری تا دم مرگ خانقاہ معلیٰ کے متولی رہے)، حضرت سید محمد حسینی ہمدانیؒ (949ھجری والد بزرگوار کی وفات کے بعد خانقاہ کے متولی قرار پائے)، حضرت سید یوسف حسینی ہمدانیؒ (1032ھجری)، حضرت سید احمد حسینی ہمدانیؒ (1070ھجری) حضرت سید حسین ہمدانیؒ (1140ھجری)، حضرت سید محمد حسینیؒ (1190ھجری)، حضرت سید حسن حسینی ہمدانی واعظؒ (1309ھجری) وغیرہ جید علماء ومبلغین گزرے ہیں۔

کشمیر میں آپ کی اولاد بڑی تعداد میں موجود ہے اور سادات حسینی ہمدانی نہ صرف وادی (ذڈی بل، خانقاہِ سوختہ، حسن آباد، باغوان پورہ لال بازار، شگن پورہ، سونہ پاہ، اسکندر پورہ، بمنہ، وہاب پورہ بڈگام وغیرہ) بلکہ بیرون ممالک میں بھی آباد ہیں، واعظ سادات بھی آپ جناب کی اولاد ہیں۔ مصنّف سید رضاؒ شگن پورہ کے شجرۂ نسب کے مطابق آپؒ کی اولاد میں سے ہیں اور مصنّف کے بھائی سید محمد کی اولاد نوگام میں سکونت پذیر ہیں۔ کُلیات سید رضاؒ جو ڈاکٹر ارشد ملک نے جناب مقبول ساجد صاحب کی نگرانی میں مکمل کی اور امام حسین ریسرچ اینڈ پبلشنگ سینٹر سرینگر کی طرف سے چھاپ ہوئی، اس میں مصنّف کے حالات زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت قاضی نور اللہ شوستریؒ نے مجالس المومنین میں اس خانوادہ کا ذکر کیا ہے ۔

حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کی اولاد کا تذکرہ اخبار السادات الہمدانیہ میں موجود ہے۔ مؤرخ کشمیر مفتی محمد شاہ سعادت نے اس پر ایک مقدمہ بھی لکھا ہے، ان سادات میں حسن آباد سرینگر کے آغا سید قاسم، آغا سید محمد سعید، آغا سید ولی الہمدانی، آغا سید حسن، آغا سید محمد ہمدانی، ادیب لاثانی سید اکبر جے پوری، آغا سید محمد رضا، آغا سید علی ہمدانی وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

امریکہ میں چھپی کتاب الحبل المتین فی انساب السادۃ جُزِ اول میں بھی شجرہ نسب درج ہے۔

اولاد: بی بی تاج خاتونؒ۔۔۔۔ حضرت میر سید حافظ سید کمال الدینؒ۔

حضرت میر سید حافظ سید کمال الدینؒ: حضرت میر سید کمال الدینؒ کی اولاد سے سید نعمت اللہ بن سید جمال الدین بن سید کمال الدین مذکور تھے۔ ان سید نعمت اللہ بن سید جمال الدین بن سید کمال الدین کی اعقاب میں تین فرزند (سید جعفر، سید شمس الدین، سید احمد ہمدانی) تھے۔ اول سید شمس الدین بن سید نعمت اللہ کی اولاد خانقاہ سوختہ نوا کدل، حسن آباد وغیرہ میں آباد ہے۔ ان میں سے ہی سید احمد ہمدانی بن

یوسف بن محمد بن علی بن شمس الدین مذکور تھے جن کے دو فرزند (سید حسن کربلائی حسّہ پادشاہ، سید حسین الحسینی) تھے۔ سید حسن کربلائی حسّہ پادشاہ بن سید احمد بن یوسف بن کی اولاد سے سید عمران علی ہمدانی بن شاہ حسین بن سید مہدی بن حسین ہمدانی بن علی ہمدانی بن سید نجف ہمدانی بن سید حسن کربلائی حسّہ پادشاہ مذکور ہیں جو خانقاہِ سوختہ نواکدل سرینگر میں مقیم ہیں۔

دوئم سید احمد ہمدانی بن سید نعمت اللہ کی اولاد سے سادات ہمدانیہ بٹیاں بالا، مظفر آباد، آزاد کشمیر کے مختلف موضع جات میں آباد ہے، ان ہی سادات کی ایک شاخ گلگت بلتسان میں بھی آباد ہے۔

مَرِگ کُرآن پَرِوَطن مِزَ ارڈِوَلآن وَطن دَار۔۔۔۔۔مَرِگ چُھ پِیٹھ وَتَن س آ وانئ

حضرت سیدّہ تاج بی بی صبیحہؒ بنت حضرت میر سید حسن الحسینی ہمدانیؒ المعروف حسن بہادر رُستمِ ہند

حضرت سیدّہ تاج بی بی صبیحہؒ، حضرت میر سید حسن الحسینی ہمدانیؒ المعروف حسن بہادر رُستمِ ہند کی باصفا دُختر تھیں۔ آپؒ سید السادات حضرت میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کی پوتی اور سلطان فیروز شاہ تغلق جو دہلی کے بادشاہ تھے، کی نواسی تھیں۔ آپؒ کی ولادت شہاب پورہ نوہٹہ میں ہوئی۔ سیدّہ تاج بی بیؒ ایک عالمہ، صالحہ، عابدہ، فاضلہ اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ اپنے والدِ بزرگوار سید السادات حضرت سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ کے ساتھ تبلیغِ دینِ اسلام کے لئے دن رات محنت وسعی کی۔ بعدازاں آپؒ کے نکاح کے بعد اپنے شوہرِ نامدار کے ساتھ بھی دینِ اسلام کی خدمت میں ہمیشہ ساتھ ساتھ رہیں۔ آپؒ کا نکاح حضرت میر سید محمد الحسینی ہمدانیؒ فرزندِ حضرت میر سید علی الحسینی ہمدانیؒ المعروف شاہ ہمدانؒ سے ہوا۔

آپؒ کی اولاد میں حضرت میر سید حسین الحسینی ہمدانی، حضرت میر سید علاؤالدین الحسینی ہمدانی، حضرت میر سید حسن الحسینی ہمدانی، حضرت میر سید ابوعلی الحسینی ہمدانیؒ تھے۔ آپؒ کی اولاد سے حضرت میر سید محمد الحسینی ہمدانیؒ کا نسب آگے بڑھا۔

کئی سال پہلے جب آپؒ کے مزار (آستانے) کی جدید تعمیر کے سلسلے میں کُھدائی ہوئی تو کُھدائی کے دوران نیچے ایک کنواں نظر آیا تھا جس میں سفید پانی نظر آیا تھا بعدازاں جب لوگوں نے بطور تبرک اُس کو پیا تھا تو وہ دودھ جیسی مٹھاس رکھتا تھا اور لوگوں نے اس کو دودھ کا کنواں کہا تھا۔ آج بھی شہرِ خاص کے لوگ بلالحاظ مذہب وملّت اُس واقعہ کو معجزہ کے طور پر یاد کرتے ہیں۔

سیدّہ تاج بی بیؒ 806ھ یا 804ھ میں وفات پاگئیں، شہرِ خاص کے فتح کدل علاقہ میں یہ معظّمہ دفن کی گئی۔ آپؒ کی اچانک وفات کے بعد سلطان سکندر شاہ میری نے آپؒ کا مقبرہ تعمیر کروایا۔ یہاں خطمات (ختمات) و درود واذکار کی محافل بھی آراستہ ہوتی ہیں، اکثر لوگ اس زیارت پر حاضری دے کر طلب حاجات کی دعائیں مانگتے ہیں۔

مجاہدِ اسلام سید علاؤالدین ہمدانی المعروف وڈا شہیدؒ (مزار مبارک واقع ڈھوک منگیال تلہ گنگ)

آپ کا نام سید علاؤالدین بن سید کمال الدینؒ تھا۔ آپ سید احمد قتال کی تحریک کو لیکر آگے بڑھے جو نسل در نسل چلی۔ آپ ہندوں اور

سکھوں سے لڑتے ہوئے بمقام ڈھوک منگیال تلہ گنگ شہید ہوئے، آپ کا قاتل کرتار سنگھ تھا۔ آپ عوام میں علاول مشہور تھے بعد از شہادت آپ وڈا شہید کے نام سے مشہور ہوئے۔ مقام شہادت و جنگ طلقہ تھا جو موجودہ تلہ گنگ سے سوا میل جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ آپ کا مزار طلقا میں ایک حویلی میں اب بھی موجود ہے۔ طلقا کی آبادی 1700ء میں تلہ گنگ منتقل ہوئی اور سرسری بندوبست میں طلہ گنگ رکھا گیا جس کا نام اب تلہ گنگ ہے۔ یہ مشن آپ کو اپنے اجداد سے ملا جو نور الدین سے شاہ جعفر سے ہوتا ہوا سید سیف الدین تک آیا اور سید کمال الدین سے دو بیٹوں سید علاؤالدین اور سید جان محمد۔ سید جان محمد علی گڑھ چلے گئے اور سید علاؤالدین تلہ گنگ آئے۔ آپؒ سادات ہمدانیہ میں پہلے بزرگ تھے جو ہندوستان آئے۔ آپؒ سید احمد شاہ ہمدانی سرکارؒ کے اجداد سے ہیں۔

حافظ سید محمد ہمدانیؒ بن سید علاوالدین ہمدانی المعروف وڈا شہیدؒ

صاحب سالار عجم ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانی نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ آپ نے اپنے والد سید علاؤالدین ہمدانی المعروف وڈا شہید کے ہمراہ اس کے شانہ بشانہ سکھوں سے جہاد کیا۔ آپ کے والد کی شہادت کے بعد آپ کے ہمراہی افغانان کشمیر و سرحد جو آپ کے خاندان کی معتقد تھے، تلہ گنگ سے نقل مکانی کر کے قصور تشریف لائے۔ آپ عالم، فاضل و پابند شریعت بزرگ تھے۔ قصور کے اکثر علماء آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کی تصانیف میں فتاوی برہنہ مشہور ہے۔ آپ کا مزار شہر قصور کے بڑے قبرستان کے شمالی حصے میں کھیم کھرن جاتے ہوئے دیوان صدر سے بائیں جانب واقع ہے۔ سادات ہمدانیہ قصور و بہاولپور آپ کی اولاد سے ہیں۔ جن کثیر تعداد علماء کرام، مفتیان کرام، پروفیسرز، انجینئرز، ڈاکٹرز اور دیگر امور زندگی کے شعبے سے وابستہ ہے۔

سید غلام الدین ہمدانی (مدفن نواب بازار سرینگر) وخانوادہ (سادات ہمدانیہ تیلہ گام تحصیل پٹن، ضلع بارہ مولہ کشمیر)

سید غلام الدین ہمدانی شاہ (آسودہ در تیلہ گام، تحصیل پٹن، ضلع بارہ مولہ، کشمیر۔ ان ہی کی ذریت تیلہ گام میں آباد ہے) نواب بازار سری نگر میں سید حمید اللہ شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ سید حمید اللہ شاہ ہمدانی ایک اعلیٰ پایہ کے درویش اور صوفی بزرگ گزرے ہیں۔۔ ان ہی کے فرزند سید غلام الدین شاہ ہمدانی تقریباً 1840ء کی دہائی میں تشریف لائے اور یہیں آباد ہو گئے۔

سید غلام الدین شاہ ہمدانی سے دو فرزند ہیں (سید احمد شاہ ہمدانی اور سید اکبر شاہ ہمدانی)۔ سید احمد شاہ ہمدانی سے ایک فرزند ہیں۔ سید سعید الدین ہمدانی۔ ان کی اولاد ہیں:

سید بہاؤالدین ہمدانی: سید بہاءالدین ہمدانی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ ہمارے علاقے کے پہلے استاد ہوئے ہیں۔ ان کی ہی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج یہ علاقہ جس میں تقریباً پانچ بڑے گاؤں شامل ہیں، تعلیم سے آراستہ ہے اور یہ سب محترم سید بہاء الدین ہمدانی کی محنت، لگن کا ہی نتیجہ ہے۔ ان کی اولاد اس طرح ہے۔

سید الطاف حسین ہمدانی: ایک فرزند (سید نوید ہمدانی)

سید عاشق حسین ہمدانی: یہ مشہور فارماسیوٹیکل کمپنی Proctor and Gable میں بحیثیت ایریا منیجر، جموں وکشمیر، کام کررہے ہیں۔
سید مشتاق حسین ہمدانی:

سید محمد اکبر شاہ ہمدانی کے تین فرزند ہوئے۔ سید یاسین، سید حسین شاہ ہمدانی (جو 1950ء یا 1952ء کے آس پاس پاکستان کے ضلع جہلم، تحصیل چکوال کے موڑہ گلشیر چلے گئے اوران کا انتقال تقریباً 1971 میں وہیں ہوا۔ ان کا مقبرہ موڑہ گلشیر میں ہی ہے)، اور عنایت اللہ ہیں۔ سید یاسین سے ایک فرزند ہوئے۔ سید محمد امین۔ سید محمد امین کا فرزند۔ سید غیاث الدین۔ سید حسین شاہ ہمدانی کے پانچ فرزند ہوئے ہیں جو یوں ہیں۔ سید مغل شاہ، سید سراج الدین، سید غلام الدین: ان کی اولادیوں ہیں: سید غلام احمد ہمدانی

سید محمد یاسین ہمدانی: ان کی اولادیوں ہے: سید احتشام حسین، سید اشفاق یاسین، سید طاہر ہمدانی، سید سہیل ہمدانی

سید محمد امین تابش (جو کہ ایک مشہور ڈاکٹر ہیں، انہوں نے MBBS, MD, FRCP, FACP, FRCPE کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے Doctorate in Educational_Postdoc Fellowship of Bristol, UK leadership, USA بھی کیا ہے۔ یہ ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ ایک منجھے ہوئے ادیب بھی ہیں۔ ان کے نام تقریباً تین سو سے زائد کتب تصنیف کرنے کا اعزاز حاصل ہے)۔ ان کے ایک فرزند ہیں، سید نبیل ہمدانی

سید ثناءاللہ ہمدانی۔ ان کی اولادیوں ہیں: سید سیف الدین جوہر ہمدانی۔ یہ راقم الحروف کے والد گرامی ہیں۔ ان کو یہ اعزاز اور مقام حاصل ہے کہ یہ ہمارے پورے علاقے کے پہلے رجسٹرڈ میڈیکل پروفیشنل ہیں۔ انہوں نے اپنے علاقے میں اس وقت بحیثیت ایک میڈیکل پروفیشنل کے خدمات انجام دی ہیں جب لوگوں میں edical field کا زیادہ تصور نہیں تھا۔ یہ ہر وقت چاہے دن ہو یا رات، صبح ہو یا شام، کسی بھی مریض کے علاج معالجے کے لئے خصوصاً تیار رہتے تھے۔ ان کی ہی کاوشوں سے ہمارے گاؤں میں پہلی یونانی ڈسپنسری کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ سید سیف الدین جوہر ہمدانی اس علاقے کے پہلے شاعر بھی رہے ہیں (جوہران کا شاعری نام ہے)۔ ان کی اولادیوں ہے: سید غلام مصطفی ہمدانی، جو میٹرک پاس کرنے کے بعد بہت عرصے تک علالت کے بعد اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ سید ہارون رضا ہمدانی (راقم الحروف)، میں اس وقت ایک فارماسیوٹیکل کمپنی میں بحیثیت Product Delegate کے کام کررہا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ یونانی میڈیسن میں ڈگری بھی حاصل کررہا ہوں۔

سید شمس الدین ہمدانی: ان کی اولادیوں ہیں: سید محمد شفیع (ان کے پانچ فرزند ہیں۔ سید بلال احمد، سید نثار احمد، سید بشارت احمد، سید افتخار اور سید الیاس)۔

سید عبدالحمید: (ان کے ایک فرزند ہیں، سید مجتبیٰ)۔ سید محمد مقبول۔۔ (ان کے اولادیوں ہیں، سید عمران اور سید محسن)۔ سید منظور احمد ہمدانی۔ (ان کے دو فرزند ہیں۔۔ سید عبدالعنان اور سید نعمان الحق)، سید محمد سعید۔۔ (ان کے دو فرزند ہیں۔ سید اظہر، سید ریان)۔

علامہ السید اکبر حسینی ہمدانیؒ عرف بوڈی شاہ (سرینگر)

السید اکبر حسینی ہمدانی گاسی یادحول سرینگر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام علامہ السید احمد حسینی ہمدانیؒ تھا۔ ان کا سلسلہ

نسب حضرت میر سید تاج الدین حسینی ہمدانیؒ سے جاملتا ہے۔علامہ السید اکبر حسینی بلند مرتبہ عالم، فاضل، پرہیزگار، متقی وتقویٰ شعار تھے۔ آپ کا سال وفات معلوم نہیں۔قراین سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۲۰ھ میں ہوئی۔آپ نے جب وفات پائی تو اپنے آبائی مقبرہ گلستان بابا مزار جڈی بل میں آسودۂ خاک ہوئے۔

علامہ السید اکبر حسینی کی زریات سادات گاسی یارحول، سادات باغوان پورہ، سادات لبرتل، تھے۔ان میں بڑے بڑے عالم وفاضل ودانشور گزرے ہیں۔مثلاً حول میں علامہ آغا سید جعفرؒ، علامہ آغا سید عبداللہؒ، آغا سید اکبر حول، عالم الفاضل آغا سید اکبرؒ از حول بر لبرتل آمر وسکونت کرد، آغا سید احمد الہمدانیؒ لبرتل بڈگام وغیرہ ہیں۔آغا سید اکبر حسینی الہمدانی لبرتل کے بہت سی کتابیں راقم الحروف کے پاس موجود ہیں اوران کے لکھی ہوئی بیاض میرے پاس موجود ہے۔

ماخذ ومدارک ا-شجرہ نسب سادات حسینی الہمدانی حول۔شجرہ نسب آغا سید اکبر حسینی الہمدانی لبرتل۔ہماری بستی ہمارے لوگ (تصنیف از استاد المعظم علامہ آغا سید محمد انیس کاظمی دامت برکاتہ)۔شجرہ نسب سادات حسینی الہمدانی لبرتل۔النجوم الزاھرہ تصنیف از السید یونس مھدی حسینی الہمدانی لبرتل بڈگام- دیگر قلمی مضامین۔

مولانا سید محمد ہمدانی بن آغا سید ولی شاہ حسینی ہمدانی (سری نگر جموں وکشمیر)

مولانا سید محمد ہمدانی 18 ذوالحجہ 1341ھ بمطابق 27 اگست 1921ء کو سری نگر کے ایک تاریخی مقام حسن آباد میں پیدا ہوئے۔باپ کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب بالترتیب 35 پشتوں کے بعد حضرت تاج الدین ہمدانیؒ سے ہوتے ہوئے حضرت امام زین العابدینؑ تک پہنچتا ہے۔مولانا سید محمد ہمدانی کے والدِ گرامی علامہ آغا سید ولی شاہ حسینی ہمدانی اپنے دور کے ایک مشہور عالم اور عارف باللہ تھے۔علم وادب کے علاوہ انہیں حکمتِ یونانی میں بھی یدِ طولیٰ حاصل تھا۔مولانا سید محمد ہمدانی ابھی تین برس کے ہی تھے کہ شفیق باپ کا سایہ عاطفیت سر سے اٹھ گیا۔والد گرامی کی وفات کے بعد آپ کے بڑے بھائیوں آغا سید حسن ہمدانی اور آغا سید حسین ہمدانی نے آپ کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری لی۔قرآن کریم اور علوم وفنون کی ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کو انجمن نصرت الاسلام کے عربی کالج میں داخلہ کرایا۔

آپ نے مولوی اور مولوی علم کے امتحانات اعزاز کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پاس کئے۔مزید تعلیم کے لئے مولانا نورالدین بن مولانا عتیق اللہ کے پاس پہنچے اور مولوی فاضل کی تعلیم لی۔1932ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔بعد از ایک مقامی ہائی سکول میں ملازمت شروع کی مگر جلد ہی اس کو خیر باد کہہ کر گورنمنٹ ہائی سکول گاندربل میں استاد مقرر ہوئے۔دورانِ ملازمت ہی جامعہ علی گڑھ سے ادیبِ کامل اور جامعہ کشمیر سے منشی فاضل کی اسناد حاصل کیں۔مولانا ہمدانی صاحب نے ملازمت کے آخری 28 سال اورینٹل کالج باغ دلاور خان سرینگر میں ہی گزارے۔اس کالج میں عربی کے اکثر علوم اور فارسی کے بعض علوم مولانا صاحب کے حصے میں آئے۔وادی کے ہزاروں طلباء، ذاکرین، مبلغین اور واعظین ہمدانی صاحب سے براہ راست علومِ دینوی سے استفادہ کرتے رہے۔علامہ شیخ نثار حسین، مرحوم مولانا جلال الدین غازی (پرنسپل جامعہ باب العلم بڈگام) بھی آپ کے

شاگردان میں سے تھے۔اپنے بھائیوں کی وفات کے بعد تمام ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن نبھایا۔

مولانا سید محمد ہمدانی بیک وقت قرآن و حدیث، اصول و فقہ، ادب، صرف و نحو، منطق و فلسفہ، تصوف اور اسلامی تاریخ پر نظر رکھتے تھے۔آپ کشمیر یونیورسٹی میں عربی و فارسی میں بورڈ آف سٹڈیز کے دیرینہ ممبر رہے۔آپ کو آیت اللہ خوئی کی طرف سے نماز پنجگانہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ خمس کا بھی اجازہ ملا ہوا تھا۔

مولانا سید محمد ہمدانی نے متعدد کتب تصنیف کیں۔وادی کے متعدد مذہبی و ادبی رسائل میں آپ کے پُرمغز مضامین شائع ہوتے رہے۔مشہور کتب میں ہمارے نبی ﷺ کی شان، عصمۃ الانبیاءؑ، آلِ محمدؑ زیادہ قابلِ ذکر ہیں۔اس کے علاوہ شاہِ ہمدان میر سید علی ہمدانیؒ کی کتب مؤدۃ فی القربیٰ، سادات نامہ، سبعین فی فضائل امیر المومنینؑ، رسالہ خواطریہ، رسالہ اربعینیہ، رسالہ فضل الفقر و بیان حالت الفقراء کا اردو میں ترجمہ بھی کیا۔اس کے ساتھ ساتھ آپ نے علاقہ میر بحری ڈل کے صوفی محلہ اور کانی محلہ میں درسگاہ اور مساجد بنوائیں۔حسن آباد کے آستانہ عالیہ کی دوبارہ تکمیل بھی کروائی۔روحانیت اور علم و عمل کا یہ انمول چمکتا ستارہ 28 جولائی 1999ء بمطابق 14 ربیع الثانی بروز بدھ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔

لیفٹیننٹ غازی سید غلام احمد آزادؒ (سادات الاشراف الحسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ آزاد کشمیر)

آل حضرت سخی میر سید تاج الدین الحسینی ہمدانیؒ

آزاد کشمیر کے معروف سیاسی سماجی و ہر دلعزیز شخصیت سید غلام احمد آزاد ہمدانیؒ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔آپ کی پہچان تحریک آزادی کشمیر کے نمایاں اور صف اول کے لیڈران میں ہوتی ہے، جو ابتدائی تحریکی جد وجہد میں پیش پیش تھے۔آپ خوش اخلاق، مثبت، درویش منش، ولی صفت بزرگ تھے۔آپ نے 1939ء میں مکتب اھل بیتؑ اختیار کیا جس کی بناء پر آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، مگر آپ شجاع اور مستقل مزاج ہونے کی وجہ سے ثابت قدم رہے۔آپ کا سب سے بڑا کارنامہ تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے ہے، آپ اس تحریک کے نہایت متحرک رہنما تھے۔ 1936ء سے لیکر آپ کی حیات تک جتنی بھی کشمیر کی آزادی کے لیے ایکٹویٹی ہوئی۔آپ اس کے گواہ و شریک تھے۔مسلم کانفرنس میں خدمات کے علاوہ جب تحریک نے زور پکڑا تو 1947ء میں آپ نے اپنے علاقہ کے سابق فوجیوں کو جمع کیا اور کمانڈ بنائی جسے آپ ہی لیڈ کر رہے تھے۔آزاد کشمیر کا علاقہ آزاد ہونے پر آپ نے ہٹیاں اوڑی کے اندر پہلی سول حکومت کا از خود اجراء کیا اور عدالت بھی قائم کی جسے بعد ازاں حکومت آزاد کشمیر نے سنبھال لیا۔

بے مثال تحریکی خدمات کی بناء پر آپ کو کشمیر کونسل کی جانب سے اعزازی لیفٹیننٹ کا اعزاز ملا۔آپ اور آپ کی سپاہ نے بھر پور طریقے سے کشمیر کی آزادی کے لیے جہاد کیا تھا اور اسی بدولت آپ کو کشمیر کونسل کی جانب سے مجاہد اول کی سند اور غازی اور دوسرے خطابات بھی ملے۔اس وقت آپ کے دو بیٹے حیات ہیں، جن میں ایک ملکی اور علمی سطح پر جانے پہچانے سکالر جناب پروفیسر ڈاکٹر سید نثار حسین ہمدانی ہیں۔جن کا تذکرہ الگ پیش کیا جائے گا۔

بحوالہ وتحریر: پروفیسر ڈاکٹر سید نثار احمد ہمدانی صاحب ضلع ہٹیاں بالا آزاد کشمیر

مولانا سید منیر حسین ہمدانی مرحوم (ہٹیاں بالا جہلم ویلی آزاد کشمیر)

آپ کی 1954ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم ہٹیاں بالا سے حاصل کی۔ اس کے بعد دینی مدرسے بھیرہ شریف لاہور میں زیرِ تعلیم رہے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد بطور استاد (عربی) اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ انتہائی با اخلاق، ملنسار اور صوم و صلوۃ کے پابند تھے۔ مذہبی سرگرمیوں میں ہمیشہ محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ کے راستہ پر چلنے، اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتے۔ جس کی وجہ سے آپ کو ہر مکتبہ فکر کے لوگ پسند کرتے تھے۔ آپ نے 23 نومبر 2020ء کو وفات پائی۔ ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا صدیوں تک پورا ہونا ناممکن ہے۔

بحوالہ: سید سراج ہمدانی آف ہٹیاں بالا آزاد کشمیر

تعارف سادات عابدیہ ہمدانیہ جلالی علی گڑھ و کراچی

یہ سادات عابدیہ ہمدانیہ حضرت شاہ ہمدانؒ کے پڑپوتے میر سید کمال الدین حسین ہمدانیؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ سادات اعرجیہ ہمدانیہ کی یہ شاخ کولاب سے کشمیر اور کشمیر سے جلالی علیگڑھ وارد ہوئی۔ حضرت میر سید کمال الدین حسین ہمدانیؒ نے یہاں حضرت شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات، اور ادفتحیہ اور علم داری کو فروغ دیا۔ سادات ہمدانیہ جلالی علیگڑھ کا شجرہ نسب سید مکرم حسین مجتہد نے مرتب کیا اور پھر اسے حکیم سید کمال الدین حسین نے مرتب کیا۔ سادات ہمدانیہ جلالی کے اشجار نسابہ سید قمر عباس ہمدانی کی کتاب المشجر میں صفحہ نمبر 92 تا 98 تک مکمل تحریر فرمایا اور اس خاندان کا رابطہ باضابطہ طور پر دیگر سادات ہمدانیہ سے کروایا۔

سادات جلالی علیگڑھ تقسیم ہندوستان کے بعد ایک وسیع تعداد میں جلالی علیگڑھ سے پاکستان کے مختلف شہروں میں آباد ہوئے۔ جن کی واضح تعداد کراچی میں آباد ہے۔ کراچی میں رہنے والے سادات جلالی اپنے ناموں کے ساتھ کثرت سے عابدی ہمدانی استعمال کرتے ہیں۔ شہر کراچی میں دیگر اقوام کی طرح ملک کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ ان سادات میں ڈاکٹرز، سول آفیسرز، پروفیسرز و دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کی ایک معقول تعداد شامل ہے۔ وسیع پیمانے پر عزاداری سید الشہداء و مقصد امام حسین علیہ السلام کے فروغ کے لیے نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان سادات کا باقاعدہ ایک کمیونٹی سسٹم ہے جہاں یہ جلالی کے سادات آپس میں باہمی روابط و میل جول، غم و خوشی میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار رہیں۔ اور کچھ سادات جلالی علیگڑھ و کراچی شاہ ہمدان رابطہ کونسل کے پلیٹ فارم سے مکتب اہل بیتؑ و حضرت شاہ ہمدانؒ کے افکار پر گامزن ہیں۔

میر سید کمال الدین حسین ہمدانیؒ بن سید احمد ہمدانیؒ

بن ابوعلی عمر ہمدانیؒ بن میر سید محمد ہمدانیؒ بن میر سید علی ہمدانیؒ

میر سید کمال الدین ہمدانی ہمایوں بادشاہ کے عہد میں وارد جلالی (ضلع علی گڑھ ہندستان) ہوئے، جبکہ مرزا حیدر دوغلت نے کشمیر میں سادات ہمدانیہ شیعہ اثناءعشری پر ظلم وستم کا دروازہ کھول دیا۔ جلالی میں آپ قاضی کے عہدے پر سرفراز ہوئے اور جامعہ مسجد حسار جلالی جس کو سلطان غیاث الدین بلبن نے بنایا۔ آپ کے انتظام میں رہی۔ آپؒ نے میر سید علی ہمدانیؒ کے مشن کو جاری رکھا اور اوراد فتحیہ کو رواج دیا اور تعزیہ داری اور علم داری شروع کی۔ شاہ ہمدانؒ کی اولاد سے یہ شاخ کولاب سے کشمیر اور کشمیر سے ہندوستان جلالی وارد ہوئی۔ جبکہ باقی شاخوں کا ذکر بعد میں آئے گا۔ آپ کی اولاد میں استاد قمر جلالوی نے آپ کی شان میں یہ قطعہ لکھا ہے:

سید علی ہمدانیؒ کے راحت جان ونورالعین ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہند میں تبلیغ دین کو گھر سے چلے تھے چھوڑ کے چین

قصبہ جلالی کے سیدان ہی کی اولاد میں ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مورث اعلیٰ ہیں سب کے میر کمال الدین حسینؒ

سادات ہمدانیہ جلالی ضلع علی گڑھ ہندوستان کے شجروں کو پہلی مرتبہ سید مکرم حسین مجتہد نے مرتب کیا۔ اس کتاب کا نام نسب نامہ سادات جلالیہ المعروف خلاصہ الانساب، جو کہ فارسی زبان میں لکھی کتاب ہے۔ مکرم حسین مجتہد نے 1888 عیسوی بمطابق 1305 ہجری کو دنیا سے رحلت فرمائی۔ اس کتاب کے نسخے سادات جلالیہ کے پاس موجود ہیں۔ سید مکرم حسین مجتہد ہندوستان میں شیعہ مجتہد علماء میں سے تھے۔ آپ کا کمرہ مدرستہ الواصفین لکھنؤ میں موجود ہے۔ آپ کی کتاب پر بعد میں سید کمال الدین حسینؒ نے کام کیا اور اس فارسی کتاب کو اردو میں مرتب کر کے اس میں جدید اضافہ کیا۔ اس کتاب کا نام اشجار الکمال رکھا۔ اس کو ادارہ ہمدانیہ امام باڑہ خیرات علی شاہ گڑھی علی گڑھ اتر پردیش ہندوستان نے شائع کیا۔ سادات جلالیہ کے جو شجرے اس کتاب میں پیش کیے جا رہے ہیں وہ تمام اسی کتاب اشجار الکمال سے لیے گئے ہیں۔ جو کہ مؤلف کے بیٹے سید عزیز الدین حسین ہمدانی نے فراہم کیے۔ سید عزیز الدین حسین رضا لائبریری رامپور کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔ مؤلف کتاب ہذا سید قمر عبّاس العرجی نے موصوف سے رابطہ کیا اور اپنی کتاب النساب السادات الحسینی بھی رضا لائبریری میں بھیجی۔

بحوالہ: سید قمر عباس الاعرجی الہمدانی۔

سید محمد حسین عابدی ہمدانی المعروف استاد قمر جلالوی (معروف شاعر)

سید محمد حسین عابدی ہمدانی المعروف قمر جلالوی کی پیدائش 1887ء میں علی گڑھ کے قریب ایک تہذیبی قصبہ جلال (جلالی) میں ہوئی اور انہوں نے آٹھ سال کی عمر سے ہی اشعار موزوں کرنے شروع کر دیے۔ انہوں نے کسی بڑے تعلیمی ادارے سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ مگر ان کی آواز میں غضب کا درد اور کرب تھا، اور ترنم بھی اچھا تھا جس کی وجہ سے سامعین ان کے کلام سے متاثر ہوتے۔ کم عمری میں ہی قمر مشاعروں میں شرکت کرنے لگے ان کی شہرت جلال (جلالی) سے نکل کر علی گڑھ پہنچی اور علی گڑھ سے ملک کے دوسرے حصوں

میں۔ وہ جلال سے نکل کر میرٹھ چلے گئے اور ایک سائیکل مرمت کی دکان میں میں کام کرنے لگے۔ 24 سال کی عمر میں ہی انہوں نے بہت سے نوخیز شعرا کو اصلاح دینی شروع کر دی تھی۔ تقسیمِ ملک کے بعد وہ پاکستان چلے گئے لیکن وہاں بھی ان کے معاشی حالات ویسے ہی رہے البتہ جب علامہ رشید ترابی کو پتا چلا کہ قمر جلالوی جیسا باکمال شاعر کراچی کی ایک سائیکل کی دکان پر پنکچر لگاتا ہے تو انہوں نے ان کو بلا کر اپنے پاس رکھا اور پاکستانی حکومت سے ان کا وظیفہ مقرر کروایا۔

اپنی قادر الکلامی کے سبب وہ 30 برس کی عمر میں ہی استاد قمر جلالوی کہے جانے لگے تھے۔ یہاں تک کہ یہ لفظ ان کے نام کا جزو بن گیا۔ انہوں نے بہت سے شعرا کے کلام پر اصلاح دی لیکن اپنے کلام کی اشاعت سے بے نیاز رہے۔ وہ بہت خود دار طبیعت کے مالک تھے اس لیے کبھی انہوں نے کسی کے سامنے دامنِ طلب دراز نہیں کیا اور شاید یہی وجہ رہی کہ ان کی زندگی میں ان کے مجموعہ کلام کی اشاعت تک نہیں ہو سکی۔ بعد میں ان کی صاحبزادی کنیز جلالوی نے، جو کلام انہیں مل سکا اسے جمع کر کے شائع کروا دیا۔ جو 'رشکِ قمر'، 'اوجِ قمر' اور 'تجلیاتِ قمر' کے عنوان سے شائع ہوا۔ لیکن یہ مکمل کلام نہیں ہے کیونکہ استاد قمر جلالوی کی غزلیں ان کے مداحوں اور شاگردوں نے اڑا لی تھیں۔ جو اپنے نام سے مشاعروں میں پڑھتے تھے اور بہت سا کلام دوسرے شعرا کے نام سے شائع بھی ہو گیا۔ استاد قمر جلالوی کو مرثیہ نگاری میں بھی کمال حاصل تھا انہوں نے خاصی تعداد میں نوحے اور مراثی لکھے ہیں۔ جنہیں "غم جاوداں" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ آپ کا انتقال چار اکتوبر 1968ء کو 91 سال کی عمر میں کراچی میں ہوا۔

سخی سید ہاشم شاہ ہمدانی خیرپوریؒ بن سید شاہ محمد زاہدؒ (مورث سادات ہمدانیہ خیرپور ٹامیوالی بہاولپور)

آپ کی پیدائش کوٹ مراد خان ضلع قصور میں 1169 ہجری میں ہوئی۔ آپ ولی کامل قادر کلام شاعر اور فنافی اللہ بزرگ تھے۔ صاحب کشف و کرامت تھے۔ کوٹ مراد خان قصور کے جنوبی قبرستان میں کئی لوگوں نے آپ کو متفرق اعضاء کی حالت میں دیکھا۔ بیعت اول اپنے سسر شاہ امان اللہ ہمدانی سے تھے۔ اور بیعت ثانی سید محمد گیلانی سے تھے۔ آپ کا تذکرہ شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب تحفۃ الامیر میں کیا ہے۔ نواب بہاول خان ثانی کے عہد میں 1198ھ میں قصور سے خیرپور ٹامیوالی بہاولپور آئے اور یہیں مقیم ہوئے۔ آپ کا انتقال 72 سال کی عمر میں 27 محرم الحرام بمطابق 1827ء میں خیرپور ٹامیوالی بہاولپور میں ہوا۔ آپ کا مزار شہر کی مشرق جانب چار دیواری کے اندر موجود ہے۔ بہاولپور، خیرپور ٹامیوالی اور گھوٹکی میں آباد سادات ہمدانیہ آپ کی آل ہے۔ مشہور و معروف مؤلف ڈاکٹر عبدالرحمن ہمدانی مرحوم آپ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ قصور)

حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانیؒ 10 جون 1925ء بمطابق 17 ذیقعد 1343ھ کو قاطع بدعت و فدائے کتاب سنت حضرت مولانا سید مبارک علی شاہ ہمدانیؒ کے ہاں قصور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے آغاز سے پہلے آپ کی بسم اللہ تاجدار گولڑہ

حضرت پیر مہر علی شاہؒ سے ہوئی۔ابتدائی تعلیم آپ نے حافظ نور دین صاحب خوشابیؒ اور اپنے والد صاحبؒ سے حاصل کی۔اس کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا محمد دین خوشابی اور مولانا عبد الرحمان صاحبؒ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔جامعہ خیر المدارس جالندھر سے مولانا خیر محمد صاحب اور مولانا عبد اللہ صاحب رائے پوریؒ سے کچھ عرصہ اکتساب علم کیا۔

دورہ حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (نزد بمبئی) سے کیا۔یہاں حضرت مولانا شمس الحق افغانی، مفتی محمد شفیع عثمانی، مولانا محمد مسلم صاحب اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے ہاں زیر تعلیم رہ کر فاضل ڈابھیل کی سند حاصل کی۔شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اور شیخ الحدیث مولانا زکریا سہارنپوری مہاجر مدنیؒ سے اجازت حدیث لی۔کچھ عرصہ جامعہ اسلامیہ میں پڑھاتے رہے۔جامع مسجد بیرون گیٹ کے خطیب اور فارغ اوقات میں طباعت کیا کرتے۔تین سال میونسپل کمشنر بھی رہے۔حزب الاعظم اور محاسن صحابہ واہل بیت کے نام سے کتابیں بھی لکھیں۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید خبیب اور چار دختران مذکور ہیں۔

امام عیدین خطیب شہر حضرت سید عبد السلام شاہ صاحب ہمدانیؒ (سادات حسینیہ ہمدانیہ خیر پور ٹامیوالی)

آل مجاہد اسلام حضرت سخی سید علاوالدین ہمدانی المعروف علاول/ وڈا شہیدؒ مدفن ڈھوک منگیال تلہ گنگ

مشہور ومعروف صاحب علم وصاحب کشف بزرگ عالم دین حضرت سید عبد السلام ہمدانیؒ کا تعلق سادات حسینیہ ہمدانیہ خیر پور ٹامیوالی کے دینی، علمی وروحانی خاندان سے تھا۔خیر پور ٹامیوالی کے روحانوی خانوادہ ساداتِ حسینیہ ہمدانیہ کا یہ چمکتا ہوا ستارہ گزشتہ ماہ روشنی بکھیر کر بالآخر اپنے سفر آخرت پر روانہ ہو گیا، حضرت شاہ صاحب نے 80 سال کے قریب عمر پائی، شاہ صاحب جس خاندان سے تعلق رکھتے تھے، بلا شک وشبہ یہ خیر پور کی تاریخ میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے اور اپنے اسلاف کی وجہ سے ایک درخشاں تاریخ رکھتا ہے، آپ خطیب شہر اور سابق امام عیدین تھے۔

حضرت سید عبد السلام ہمدانیؒ کے بزرگان واجداد کا مختصر تعارف: حضرت کے خاندان کے کچھ لوگ پنجاب کے مشہور شہر قصور میں آباد ہوئے، قصور میں بھی اس خاندان نے اسلام کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا، اور یہ خاندان اب بھی قصور میں سیاسی، دینی وسماجی خدمات میں ایک اہم مقام رکھتا ہے، اسی خاندان کے بزرگ، وقت کے ولی، فقیہ العصر، عالم دین مرشد حضرت سید ہاشم علی شاہؒ نے قصور سے ہجرت کر کے خیر پور ٹامیوالی کو اپنا مسکن بنایا، اور اپنی روحانیت وعلمیت سے خیر پور کی فضاؤں کو منور کیا، یہ اسی زمانے کی بات ہے جب خیر پور میں حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوریؒ کی روحانیت کا سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا، اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان دونوں خانوادوں میں آپس میں بہت محبت اور احترام کا رشتہ تھا، سید ہاشم علی شاہ صاحبؒ کے دنیا فانی سے رخصت ہونے کے بعد یہ روحانیت اور علمیت کا سلسلہ جاری وساری رہا۔

پیرو مرشد حضرت سید زمان شاہ صاحبؒ اس خاندان۔ کے ایک اور چشم وچراغ تھے، جنکی علمی وادبی خدمات خیر پور کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، خیر پور کی مشہور زمانہ دینی درسگاہ خیر العلوم حضرتؒ نے قائم کی تھی، آپ فارسی اور اردو کے قادر الکلام شاعر تھے۔ کئی کتابوں کے مصنف تھے، اس کے ہاتھ سے لکھے ہوئے قلمی نسخے آج سے 30 سال پہلے موجود تھے، شاہ صاحب کا رسم الخط اتنا

شاندار تھا کہ آپ یقیناً یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان جیسی لکھائی شاید ہی کسی اور کی ہو۔

پیر و مرشد سید زمان شاہ صاحبؒ کے بعد اس کے فرزند ارجمند حضرت پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحبؒ اس روحانوی و علمی خانوادہ کے سربراہ بنے۔ حضرتؒ کا خیر پور کی سیاسی وسماجی زندگی میں بہت زیادہ اثر ورسوخ تھا، جب پارٹیشن ہوئی تو ہندوؤں کو یہاں سے محفوظ طریقے سے ہندوستان بھجوانے میں بہت اہم کردار تھا، آج بھی ہندوستان میں خیر پور کے ہندو ان کا احترام سے نام لیتے ہیں، اور اس کے ساتھ جو مہاجرین ہندوستان سے خیر پور آئے ان کے لیے جس محنت اور محبت سے قیام کا بندوبست کیا، آج بھی وہ خاندان اس کے گیت گاتے ہیں، اور اس خاندان کے ہر فرد کا احترام کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، سید غلام محی الدین شاہ صاحبؒ کے دو فرزند تھے، پیر سید محبوب نبی شاہ صاحبؒ جو جواں سالی میں دنیا سے رخصت ہو گئے، (ان کی اولاد میں پیر سید عبدالمالک شاہ صاحب ہمدانی مرحوم سابق چیئرمین خیر پور میونسپل کمیٹی، استاذِ محترم، امام عیدین، حضرت سید منظور شاہ صاحب شہید ہمدانیؒ اور حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب ہمدانی مرحوم تھے) دوسرے بیٹے، وقت کے ولی، حضرت پیر سید عباس علی شاہ صاحبؒ تھے، جن صاحبان نے حضرت کو دیکھا ہے وہ ضرور اس بات کی تصدیق کریں گے کہ حضرت کے چہرہ پر ہمیشہ ایک نورانی روشنی چمکتی رہتی تھی۔ حضرتؒ کے چھ بیٹے تھے، جن میں سے تین بیٹے (پیر سید خلیل الرحمٰن ہمدانی مرحوم اور سید عبدالسلام شاہ صاحب ہمدانیؒ، پیر سید صدیق شاہ صاحب مرحوم) دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں، اور تین (پیر سید فاروق شاہ صاحب، پیر سید احمد شاہ صاحب، پیر سید جمیل الرحمٰن شاہ صاحب) حیات ہیں۔ حضرت کے سب سے بڑے بیٹے حضرت سید عبدالسلام شاہ صاحبؒ ہمدانی تھے۔

آپ کی نیکی اور تقویٰ کے متعلق جتنا بھی لکھا جائے کم ہے، صرف اس بات سے اندازہ کریں کہ موجودہ امام عیدین پیر سید سعادت علی شاہ صاحب ہمدانی نے اس کے نماز جنازہ میں بتایا کہ جس روز اس دنیا سے رخصت ہوئے، سحری کا وقت تھا، ابھی سحری کا ٹائم باقی تھا کہ آپ نے آنکھ کھولی اور فرمایا کہ میرا وضو کراؤ، نماز کا وقت ہو گیا ہے، انہیں بتایا گیا کہ ابھی نماز میں دیر ہے، کچھ دیر خاموش رہے، پھر ہوش آیا تو نماز کے متعلق دوبارہ پوچھا، اور پھر جب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو سب کو گواہ بنا کر دو دفعہ کلمہ شریف پڑھا، اور دنیا سے رخصت ہو گئے، جب ان کا آخری دیدار کرایا گیا تو حضرے کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا تھا۔ نماز جنازہ میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ آئے کہ مرشد کی نماز جنازہ بڑی جنازگاہ کی بجائے مرکزی عیدگاہ میں پڑھائی گئی، اور عجیب اتفاق کی بات ہے کہ حضرت کے بھائی اور امام عیدین حضرت سید منظور شاہ صاحب ہمدانی شہیدؒ کا جنازہ بھی یہیں پڑھایا گیا اور شاہ صاحبؒ کے استاذِ محترم فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحبؒ کا جنازہ بھی مرکزی عیدگاہ میں ہوا، اور شاہ صاحب کے بھتیجے مفتی سید رضوان شاہ صاحب ہمدانی نے پڑھایا، حضرت جہاں ساری عمر خطبہ عید اور نماز عید پڑھاتے رہے، اللہ پاک نے اسی جگہ کو ان کی نماز جنازہ کے لیے منتخب کیا، شاہ صاحب، انتہائی ہنس مکھ، شفیق، اور ہمدرد شخصیت کے مالک تھے، ہر شخص سے محبت سے پیش آتے، کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا، فرقہ واریت کو سخت ناپسند کرتے تھے، دینی امور میں ایک اتھارٹی سمجھے جاتے تھے، آواز اتنی شیریں تھیں کہ خطبہ عید (ویسے یہ اس خاندان پر اللہ پاک کا کرم ہے اور ودیعت ہے کہ پیر سید منظور شاہ صاحب ہمدانیؒ، پیر سید عبدالسلام شاہ صاحب ہمدانیؒ خطبہ) دیتے تھے تو ایک سماں طاری ہو جاتا تھا۔ اللہ پاک، شاہ صاحبؒ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ایک سورج تھا کہ تاروں کہ گھرانے سے اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔آنکھ حیران ہے کیا شخص زمانے سے اٹھا۔

سید محمود شاہ ہمدانی مرحوم (اسسٹنٹ کمشنر) (ساداتِ ہمدانیہ خیر پور ٹامیوالی)

بچپن میں جو شعر میں نے سب سے پہلے میرے حافظے کا حصہ بنا یا وہ سیدوں کی حویلی کے اس دروازے پر کندہ تھا جو سید محمود شاہ صاحب کے مکان کا تھا:

درحقیقت مالکِ ایں ہر شے خدا است۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایں امانت چندروزہ ما است

1960ء کی دہائی کی بات ہے کہ میں اکثر اپنے بچپن کے ساتھی، دوست، ہم جماعت، سید طاہر شاہ صاحب ہمدانی اور سید وقار الحسن شاہ صاحب ہمدانی کے ساتھ اس کے ڈیرے میں چھٹی کے اوقات میں اکٹھے ہو جاتے اور خوب کھیلا کرتے، سادات کی دونوں حویلیوں کے درمیان مرکزی گلی میں بالکل سامنے ایک خوبصورت دروازہ اور ڈیوڑھی تھی، جس میں اکثر ہرن کے بچے موجود ہوتے، اور دروازے پر یہ شعر کندہ تھا، جواب بھی موجود ہے، ہرن کے بچے ہمارے لیے حیرانی اور دلچسپی کا باعث تھے، ایک روز ہم دوست کھیل میں مصروف تھے کہ چوک میں گاڑی رکنے کی آواز آئی، ہم کھیل چھوڑ کر باہر نکلے۔ تو گلی میں خاصا رش تھا، سامنے ایک جیپ میں سے ایک بہت باوقار، خوبصورت، پینٹ شرٹ میں ملبوس شخصیت اتر رہی تھی، اور شہر کے کئی معززین اس کے استقبال کے لیے کھڑے تھے، طاہر شاہ صاحب نے بتایا کہ یہ ہمارے بابا جی ہیں جو بہت بڑے افسر ہیں اور منچن آباد میں مجسٹریٹ لگے ہوئے ہیں، جیپ کے پچھلے حصے سے شاہ محمد سیال مرحوم (شاہو گاڈی وان) اور قاری صمد صاحب مرحوم سامان اتار رہے ہیں، موٹر سے نیچے اتر کر سامنے ہی ڈیرہ تھا۔ شاہ صاحب اس میں تشریف فرما ہو گئے، اور ہم بھی کھیل کود میں مصروف ہو گئے، میں جب گھر پہنچا تو پتہ چلا کہ منچن آباد سے میرے پھوپھا جی رانا بشیر احمد صاحب مرحوم آئے ہوئے ہیں۔ میرے پھوپھا جی کا شمار منچن آباد کے بڑے زمینداروں میں ہوتا تھا، انکا زمینوں پر کوئی جھگڑا ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے ان کے ملازمین اور ان پر پرچہ درج ہو گیا تھا، تو ان کی ضمانت کا کیس شاہ صاحب کی عدالت میں لگا ہوا تھا، شاہ صاحب کے بارے میں انہیں پتہ چلا کہ وہ خیر پور کی ساداتِ ہمدانیہ کے فرد ہیں تو سفارش کے لیے خیر پور ابا جی کے پاس آئے، ابا جی کی نیاز مندی پیر سید عباس علی شاہ صاحب ہمدانیؒ، اور پیر سید عبدالمالک شاہ صاحب ہمدانی مرحوم سے تھی۔ ابا جی مرحوم مجھے ساتھ لیکر پیر سید عباس علی شاہ صاحب کے پاس پہنچے اور انہیں اپنا مدعا بیان کیا، مرشد فرمانے لگے کہ وہ تو کوئی غلط کام نہیں کرتے لیکن اگر آپ کے بہنوئی سچے ہیں تو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، شاہ صاحب نے ایک رقعہ پیر محمود شاہ صاحب کے نام لکھ کر دیا، خیر میں اور ابا جی، شاہ جی کے ڈیرے میں جو کہ سامنے ہی تھا چلے گئے، شاہ صاحب کو ہاتھ ملا کر سامنے چارپائی پر بیٹھ گئے، شاہ صاحب نے کچھ دیر بعد ابا جی سے استفسار کیا کہ راؤ صاحب کیسے آنا ہوا، تو ابا جی نے جواب دینے کی بجائے وہ رقعہ انہیں پیش کر دیا، رقعہ پڑھکر کہنے لگے کہ ایک تو میں ان خیر پور کے لوگوں سے تنگ آیا ہوا ہوں جائز و ناجائز اپنے رشتے داروں کی سفارش کے لیے آجاتے ہیں، تھوڑی سی ناراضگی کے بعد کہا راؤ صاحب ایک تو آپ خیر پور کے ہیں اور دوسرا آپ سفارش بڑی تگڑی لائے ہیں، بتائیں کیا مسئلہ ہے، خیر ابا جی نے اپنا مسئلہ بتایا، فرمانے لگے ٹھیک ہے، انشاءاللہ اگر وہ حق پر ہیں تو سمجھیں یہ کام ہو گیا، اور ساتھ ہی شاہ محمد جو کہ انکا ذاتی ملازم تھا اس کے ذمے لگا دیا کہ مجھے منچن آباد جا کر یاد کرانا ہے، اور اس طرح وعدے کے مطابق شاہ صاحب نے مہربانی کی اور کام ہو گیا، اس واقعہ کا ذکر اس لیے آ گیا کہ محترم شاہ صاحب سے یہ ہماری پہلی آشنائی تھی۔

پیر سید محمود شاہ صاحب مرحوم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ خیر پور کے پہلے پی سی ایس تھے، جس زمانے میں شاہ صاحب مجسٹریٹ مقرر ہوئے، اس زمانے میں یہ پوسٹیں بہت اہمیت کی حامل ہوتی تھیں، ان عہدوں کا اپنا ایک وقار اور کشش تھی، اور شاہ صاحب کی شخصیت اور مجسٹریسی کے عہدے نے اسے ایسا رنگ بخشا کہ آج نصف صدی بعد بھی میں نے کوئی افسر ایسے ٹھاٹھ باٹھ والا نہیں دیکھا، ایک تو شاہ صاحب مرحوم ایسے روحانی، علمی و ادبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جس کا ہر فرد لیجنڈ کی حیثیت رکھتا ہے (خوش قسمتی سے خیر پور کی ایک نامور شخصیت اور سید محمود شاہ صاحب مرحوم کے بھتیجے ڈاکٹر سید عبدالرحمن شاہ صاحب ہمدانی مرحوم جن کا شمار پاکستان کے بہت بڑے فزیشنوں میں ہوتا تھا، وہ قائداعظم میڈیکل کالج کے پرنسپل بھی رہے، انہوں نے سادات ہمدانیہ کی تاریخ پر ایک زبردست کتاب سالار عجم کے نام سے تحریر کی ہے، جس کو پڑھکر اندازہ ہوتا ہے کہ اس خاندان میں کتنے بڑے بڑے، عالم، شاعر، قاضی، اور افسران پیدا ہوئے۔ سید محمود شاہ صاحب ہمدانی 1912ء میں خیر پور میں پیدا ہوئے۔ شاہ صاحب کے والد محترم سید سعادت علی شاہ صاحبؒ ہمدانی بہت بڑے ماہر تعلیم تھے، ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے، سالار عجم میں ڈاکٹر صاحب نے اس کے بارے میں لکھا۔

1890ء میں ان کی بطور ٹیچر پہلی تعیناتی صادق سکول بہاولپور میں ہوئی۔ 1894ء میں خیر پور تبدیل ہو گئے، 1898ء میں ترقی ہوئی اور ہیڈ ماسٹر بن گئے، بطور ہیڈ ماسٹر ڈیرہ نواب میں تعیناتی ہوئی، بعد میں کچھ عرصہ حاصلپور رہے، 1908ء میں خیر پور سکول میں آ گئے اور یہاں پر 1924ء میں ریٹائر ہوئے، آپ کی تدریسی قابلیت مسلمہ تھی، تاریخ، ریاضی، فارسی، علم صرف ونحو پر یکساں عبور حاصل تھا، اخیر عمر تک مطالعہ اور تحقیق وتجسس کا سلسلہ جاری رہا، حتیٰ کہ جب صاحب فراش ہو گئے تو بھی بستر کے اردگرد کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا، آپ کی قلمی کتب اور یاداشتیں راقم کے پاس محفوظ ہیں، آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا اپنے خاندان کے ساتھ ساتھ دوسرے خانوادوں کے حالات اور شجرہ ہائے نسب اور ان کی جزئیات تک انہیں ازبر تھیں۔

سید محمود شاہ صاحب کے دادا محترم الحاج سید احمد شاہ صاحبؒ بھی اپنے پوتے کی طرح ایک شاہی فرمان کے ذریعے نواب آف بہاولپور نواب بہاول خان عباسی نے 1901ء میں آنریری مجسٹریٹ بہ اختیار منصف درجہ دوئم خیر پور مقرر کیا (یہ تقرر نامہ جس پر نواب صاحب کے دستخط ہیں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے پاس محفوظ تھا)) اور مندرجہ ذیل علاقے آپ کی تحویل میں دیے گئے، خیر پور، کوٹ اعظم، باغبان، خرم پور، میانی، در پور، راجہ، کھرل، عمر فتانی، امام شاہ، چندرانی، سپرا، گل پور، ٹاہلی۔ طلبانی، احمد پور، ہٹھاڑ، میلکھی، گوٹھ جھمر، گوٹھ کمال، 1908ء میں مجسٹریٹ اول درجہ بنایا گیا، 1906ء میں اعزاز کرسی نشین عطا کیا گیا، 1911ء میں جارج پنجم کی تاج پوشی کے موقع پر ریزیڈنٹ کونسل کی دلی میں نمائندگی کی، 1897ء میں میونسپل کمیٹی خیر پور کا مستقل ممبر مقرر کیا گیا جو مرتے دم تک موجود رہا، سید احمد شاہ صاحبؒ بہت بڑے صاحب علم بزرگ اور رئیس تھے، دینی لحاظ سے آپ ایک بزرگ اور شیخ تھے اور دنیاوی لحاظ سے آپ رئیسانہ اور شاہانہ طور وطریق کے مالک تھے، زمیندارہ کام میں بہت ماہر تھے، اپنے کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتے، اپنے کپڑے بھی سی لیتے، کتابوں کی جلد بندی بھی خود کرتے، گھوڑے اونٹ ہونے کے باوجود پانچ چار میل کا سفر پیدل طے کر کے اپنی زمینوں پر پہنچ جاتے۔

اسی خانوادہ میں 1912ء میں سید محمود شاہ صاحب کا جنم ہوا، ابتدائی تعلیم خیر پور میں حاصل کی پھر بی اے اور ایل ایل بی پنجاب یونورسٹی سے امتیازی نمبروں میں پاس کیا، کچھ عرصہ انڈین ریلوے میں ملازمت کی بعد میں پی سی ایس کر کے مجسٹریٹ مقرر ہوئے پنجاب کے مختلف شہروں میں تعینات رہے، اور 1969ء میں فورٹ عباس میں اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

شاہ صاحب بہت شفیق مہربان اور مہمان نواز انسان تھے، جو بھی ان سے ملتا انکا گرویدہ ہو جاتا، شاہ صاحب کی ایک اضافی خوبی یہ تھی کہ انکا شمار بہاولپور کے مشہور شکاریوں میں ہوتا تھا، شکار انکا محبوب مشغلہ تھا، ہمارے شہر کے مشہور شکاری قاری عبدالصمد صاحب مرحوم (یہ خیر پور کے مشہور علمی خاندان جو قاریوں کے نام سے مشہور ہے کے فرد تھے، اس کے ساتھ ایک ایسا سانحہ ہوا تھا جس پر خیر پور کے ہر شخص کو افسوس تھا، انکا بیٹا جو بہت خوبصورت جوان تھا محکمہ تعلیم میں ٹیچر تھے۔ قاری جعفر صاحب انکا نام تھا وہ ایک رات ایسے گم ہوئے کہ آج تک انکا پتہ نہ چلا، قاری عبدالصمد صاحب کے لیے بھی صدمہ جان لیوا ثابت ہوا)) شکار میں اس کے معاون تھے اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے، اور میں نے بھی قاری صاحب کی زبانی شاہ صاحب سے وابستہ بہت سارے قصے سنے، اپنے دوستوں اور خاندان کے لوگوں کو بہت شوق سے شکار کا گوشت کھلاتے، شاہ محمد گاڈی وان مرحوم شاہ صاحب کا باورچی تھا، جن لوگوں نے شاہ محمد مرحوم کے ہاتھ کے بنے ہوئے کھانے کھائے ہیں وہ آج تک نہیں بھولے۔

شاہ محمد کو میلسی کے بڑے زمیندار شاہ محمد کچھی مرحوم کے نام کے توسط سے شاہ صاحب شاہ محمد کو شاہ محمد کچھی کہہ کر بلاتے، جو پھر اسکا مکمل نام بن گیا، شاہ محمد شاہ صاحب کے بہت چہیتے ملازموں میں شمار ہوتا تھا، شاہ صاحب جب حافظ آباد میں تعینات تھے تو اس کے ساتھ وہ المناک حادثہ پیش آیا جو وہ ساری عمر نہ بھلا سکے، شاہ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے سید حسن شاہ صاحب نے مڈل کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور اپنے والد صاحب کو بتانے کے لیے حافظ آباد پہنچے، شاہ صاحب کو اپنے بیٹے کے پاس ہونے کی بہت خوشی ہوئی بیٹے سے بولے کہ بتاؤ اس خوشی میں کیا لینا چاہتے ہو تو حسن شاہ صاحب نے سائیکل کی فرمائش کی، اسی وقت شاہ محمد کو حکم ہوا کہ حسن کو بہت اعلیٰ ریلیے کی سائیکل دلا کر لاؤ، بس سائیکل لے کر کوٹھی کی طرف آ رہے تھے کہ ایک ٹرک سے ٹکرا گئے اور اسی وقت اللہ کو پیارے ہو گئے، اور شاہ صاحب جب تک زندہ رہے اس غم کو نہ بھلا پائے، شاہ صاحب کے بڑے فرزند سید مسعود شاہ صاحب ہمدانی مرحوم تھے، ایک بیٹا سید امجد شاہ صاحب مرحوم تھے جو سندھ میں جا بسے تھے، اور میرے مربی و محسن مرشد سید عبدالستار شاہ صاحب ہمدانی مرحوم کے سسر تھے، مرشد بتاتے تھے کہ شاہ صاحب کا مطالعہ بہت وسیع تھا، کمال ذوق کے مالک تھے۔ خیر پور کی تاریخ کا یہ پہلا اسسٹنٹ کمشنر 1970ء میں اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔

تحریر: راؤ محمد شہباز، خیر پور ٹامیوالی، ضلع بہاول پور۔ بحوالہ: مولانا سید عبدالہادی ہمدانی صاحب

ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن ہمدانی (مؤلف "کتاب سالار عجم") (سادات ہمدانیہ بہاولپور)

ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن ہمدانی 25 اگست 1925ء کو خیر پور ٹامیوالی بہاولپور میں پیدا ہوئے۔ آپ N_ MRCP_MBBS R PC کی ڈگریاں رکھتے تھے۔ آپ نے سب سے پہلے سادات ہمدانیہ پر کتاب سالار عجم تحریر فرمائی۔ جس کا دوسرا ایڈیشن 1990ء کو شائع ہوا۔ آپ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ سب سے پہلے سادات ہمدانیہ کے شجرے اکٹھے کرنے کا سہرا آپ کو جاتا ہے۔ آپ نے دوران ملازمت ان ایریاز میں پوسٹنگ کروائی جہاں ہمدانی سادات کی کثرت تھی۔ اور ان سادات سے تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آج بھی وہ خطوط سادات ہمدانیہ کے بعض افراد کے پاس موجود ہیں۔ آپ کے دوسرے ایڈیشن کی چھپائی کا

ذمہ ادارہ قمر الاسلام نے لیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی انتھک محنت اور سادات ہمدانیہ سے روابط کے تسلسل سے سالار عجم نامی کتاب کی تشکیل ہوئی۔ آپ کے اس عظیم الشان کارنامے کی وجہ سے دور دراز سادات ہمدانیہ کی ایک دوسری سے قربت بڑھی اور آپ کی اسی کاوش نے آگے چل کر سادات ہمدانیہ کونسل و کانفرنس کا انعقاد ممکن بنایا۔۔ درحقیت اس سلسلہ کے روح رواں ڈاکٹر صاحب ہی تھے۔ آپ کی ہی کاوش کے نتیجے میں بہت سے ہمدانیوں کو اپنے نسب پر کتابیں لکھنے کا موقع وحوصلہ ملا اور کتاب ہذا کے لئے سالار عجم مشعل راہ ثابت ہوئی۔ آپ کی اس کتاب کو ثقافتی قونصل خانہ اسلامیہ جمہوریہ ایران سے اعزازی سرٹیفکیٹ ملا۔ جو پیغام آشنا شمارہ 14، 13 ربیع الثانی۔ 1424 ہجری بمطابق جون 2003ء میں سرورق پر یادر کھا گیا۔ آپ نے بلاتفریق مسلک ہر کسی کا واضح تذکرہ کیا۔ آج آپ ہم میں موجود نہیں لیکن آپ کی خدمات کے چرچے ضرور ہیں۔ آپ سادت ہمدانیہ کا فخر ہیں، سادات ہمدانیہ پاکستان آپ کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ اللہ پاک آپ کے مرقد پر اپنی رحمتوں کی برسات کرے۔ آمین

میر مصلحت اللہ المعروف میر عیوض ہمدانی (سادات ہمدانیہ موضع ہمدانی والا تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ)

ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل کوٹ ادو میں واقع بستی جس میں کثیر تعداد میں ہمدانی سادات آباد ہیں اور اسی مناسبت سے اس بستی کا نام موضع ہمدانی والا ہے۔ اس بستی کے موجد میر مصلحت اللہ المعروف میر عیوض ہمدانیؒ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کے دور میں ہندوستان سے ہجرت کر کے یہاں قیام پذیر ہوئے اور اسی گاؤں میں سکونت اختیار کی۔ میر مصلحت اللہ عرف عیوض ہمدانیؒ کا سلسلہ نسب 13 ویں پشت پر جا کر امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ سے جا ملتا ہے۔ شاہ ہمدانؒ کا تعلق شاہی خانوادے سے تھا اس لیے میر کا لفظ عام تھا۔ بانی سادات ہمدانی والا مظفر گڑھ میر عیوض ہمدانیؒ کا مزار تو نہیں ہے ہاں البتہ ان کی قبر مبارک کے نشان ہمدانی والا میں ضرور موجود ہیں۔ میر مصلحت اللہ عرف میر عیوض ہمدانیؒ کا سلسلہ نسل پانچ فرزندوں (میر شاہ نواز، راجن ہمدانی، شاہ امیر ہمدانی حامد ہمدانی وعلی ہمدانی) سے چلا۔ ان بزرگان کی اولادیں مظفر گڑھ وملتان وغیرہ میں مقیم ہیں اور انکا شجرہ سید قمر شاہ و باسط شاہ نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے۔ اسی خانوادہ کے فرد سید خلیل الرحمن ہمدانی ابن سید عبد الہادی ہمدانی ہیں جو کہ موضع ہمدانی والا میں 1967ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ہمدانی والا جبکہ بی ایس سی اور ایم ایس سی گورنمٹ گورڈن کالج سے کیا۔ اسی گورڈن کالج میں انکا چچا سید عبد الکریم ہمدانی پروفیسر تھے۔ شاہ صاحب سلسلہ روزگار کے لئے بیوریج کمپنی میں ملازم رہے۔ اور اب قصبہ محمود کوٹ میں اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ اس خاندان میں پروفیسر، پولیس ومحکمہ تعلیم سے وابستہ افراد ہیں اور فقہی اعتبار سے مسلک اہلسنت واہل حدیث پر کاربند ہیں۔ اپنے علاقے میں سیاسی اثر ورسوخ بھی رکھتے ہیں۔ کشمیر کے سادات ہمدانیہ اور تلہ گنگ کے سادات ہمدانیہ سے بھی گہرے نسبی روابط قائم کیے ہوئے ہیں۔
ان سادات کی جتنی تشریح اور حوالے تھے، وہ پیش کر دیے گئے ہیں۔

سید فضل حسین ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ مظفر گڑھ)

آپ 1894ء میں ہمدانی والا میں پیدا ہوئے۔ اللہ کے دین کی بے لوث خدمت کی غرباء کی بے حد مدد کی اور اپنے علاقہ میں جتنی ہوسکتی تعلیم وتربیت اور ترقی کے کام کیے۔ پاکستان بنانے میں اہم کردار ادا کیا اور بزرگوں کے شانہ بشانہ رہے۔ آخر یہ سورج 1953ء کو غروب ہوا۔ آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی قبر مبارک ہمدانی والا میں ہے۔ آپ کی اولاد میں چھ بیٹے (سید عاشق حسین ہمدانی، سید غلام مصطفیٰ ہمدانی، سید سلیم شاہ ہمدانی، سید فیض کریم ہمدانی، سید غلام شبیر شاہ ہمدانی اور سید محمد اسلم شاہ) اور ایک بیٹی مذکور تھے۔

سید عاشق حسین ہمدانی: انہوں نے بھی اپنے والد محترم کی طرح بہت اچھی زندگی گزاری اور آپ کے مریدین کا دائرہ بہت وسیع تھے اور آپ کی بہت ساری کرامات بھی ہیں۔ آپ کی اولاد میں سید محمد اعظم ہمدانی، سید محمد اکرم ہمدانی اور سید محمد ارشد ہمدانی شامل ہیں اور ہمدانی والا میں رہائش پذیر ہیں۔ سید محمد اعظم ہمدانی کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھے۔ سید محمد اکرم ہمدانی کے تین بیٹے اور سید محمد ارشد ہمدانی کے چار بیٹے ہیں۔

اولاد سید محمد اکرم ہمدانی: سب سے بڑا بیٹا سید عثمان ہمدانی جو اپنی بستی کی فلاح وبہبود کیلئے ہروقت کوشاں رہتے ہیں۔ سوشل ورکر ہیں۔ بہت سادہ انسان ہیں۔ بلند اخلاق کے مالک ہیں۔ علاقائی مریدین کے علاوہ آپ کے مریدین ریاست بہاولپور میں مقیم ہیں اور آپ کے مریدین کا دائرہ بہت پھیلا ہوا تھے۔ آپ کے دو بیٹے سید عبداللہ شرجیل ہمدانی اور سید ارشان عثمان ہمدانی ہیں۔

بحوالہ: سید عثمان شاہ ہمدانی مظفر گڑھ

سید عبدالواحد ہمدانی (سادات ہمدانیہ ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ)

سید عبدالواحد ہمدانی بستی ہمدانی والا کی بہت معروف شخصیت تھے۔ لوگوں کو آپس میں میل جول اور محبت کا درس دیتے تھے اور اس کے فیصلے اور صلح کرانے میں اھم کردار ادا کرتے تھے۔ آپ کا پیشہ زمیندارہ تھا اور مریدین کا دائرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ بستی کے ہر معاملہ کو بہت حکمت عملی سے نمٹاتے تھے۔ آپ اس دور میں بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ آپ کے پانچ بیٹے ہیں۔ آپ نے اسی سال کی عمر میں انیس سو ننانوے میں وفات پائی۔ آپ کی خدمات سب لوگ یاد کرتے ہیں۔

بحوالہ: سید عثمان ہمدانی آف مظفر گڑھ

سید نذر حسین ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ)

سید نذر حسین ہمدانی مرحوم بستی ہمدانی والا کی بہت اہم اور معروف شخصیت تھے۔ آپ اعلی تعلیم یافتہ اور محکمہ تعلیم میں

سپریٹنڈنٹ تھے۔آپ علاقہ کے نمبردار بھی تھے جو سلسلہ ابھی تک بھی ان کی اولاد کے پاس ہے۔آپ ہردل عزیز اور غرباء پر بہت مہربان تھے۔آپ کی زیادہ تر زندگی لوگوں کی خدمت و ہمدردی میں گزری۔آپ کی خدمات سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔

سید عبدالہادی ہمدانی مرحوم (سادات ہمدانیہ ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ)

سید عبدالہادی مرحوم بستی ہمدانی والا کے بہت اہم بزرگ تھے۔آپ نے اس وقت میں میٹرک کے امتحان میں ڈی جی خان بورڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔آپ اللہ والے لوگ تھے۔زیادہ تر لگاؤ مساجد سے رہتا تھا۔اللہ کی مخلوق پر بہت مہربان تھے۔زمیندارہ کرتے تھے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے انسان تھے۔

دیگر تذکرہ جات فوت شدگان بزرگ اور اہم شخصیات (سادات ہمدانیہ ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ)

سید قاسم ہمدانی، سید محمد نواز ہمدانی، سید خادم حسین ہمدانی، سید عبدالسلام ہمدانی، سید اللہ بخش ہمدانی، سید عبدالبصیر ہمدانی، سید عاشق حسین ہمدانی، سید یسین ہمدانی۔۔۔۔۔اس کے علاوہ اور بھی بہت اہم اور نایاب بزرگوں نے ہمدانی والا میں اپنی زندگی گزاری۔ سب بزرگوں کی بہت زیادہ خدمات ہیں۔باہمی اتفاق، محبت، بھائی چارہ کے پیکر یہ بزرگان بہت مثالی زندگی گزار کے اس جہاں فانی سے چلے گئے لیکن آج تک لوگوں کے دلوں میں بستے ہیں اور یادیں روشن ستاروں کی طرح ابھی بھی چمکتی ہیں۔

حافظ سید کامل شاہ ہمدانیؒ (سادات ہمدانیہ قصور)

پیرزادہ حافظ سید کامل شاہ ہمدانیؒ 1136 ہجری میں قصور شہر میں قاضی حافظ سید زاہد ہمدانی کے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب حافظ سید محمد ہمدانیؒ سے ہوتا ہوا 13 پشت پر جا کر سید علاؤالدین ہمدانی المعروف وڈا شہیدؒ سے جا ملتا ہے۔آپ عالم اور حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ قاضی وقت بھی تھے اور اہلیان شہر کے مسائل قرآن وسنت کی روشنی میں حل کرتے۔آپ سید زاہد ہمدانی کے بڑے فرزند تھے جبکہ آپ کے چھوٹے بھائی سید ہاشم خیر پوری تھے۔سید کامل شاہ ہمدانی کو قصور میں ہی قیام کا حکم ملا جبکہ سید ہاشم کو خیر پور جانے کا کہا گیا۔سید کامل شاہ ہمدانی بہت ہی دین دار اور ولی اللہ شخصیت تھے۔آپ نے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تصوف اور فقر کی راہ اختیار کی اور مرتے دم تک اسی سے وابستگی رکھی۔آپ کے ہاں نوے سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی پھر نوے سال کے بعد آپ کے ہاں اولاد نرینہ ہوئی تو آپ نے اسکا نام سید چراغ ہمدانی رکھا۔بچے کو جنم دینے کے کچھ دن بعد سید کی زوجہ انتقال کر گئیں۔آپ کی درگاہ پر بے شمار جانوروں کے لئے دودھ اور کھانے کا خصوصی انتظام ہوتا ہے اور پرندوں کیلئے مختلف مقامات پر دانے پانی کا انتظام بھی موجود ہے۔حافظ سید کامل شاہ ہمدانیؒ کی درگاہ پر ایک کنواں بھی موجود تھا جس کا پانی ضرورت مندوں اور بیمار افراد کیلئے

شفاء کا باعث تھا جسے بعد میں بند کر دیا گیا ۔آپ کے مریدین کا حلقہ احباب بھی بہت وسیع ہے۔جس میں قصور شہر سے تعلق رکھنے والی بڑی شخصیات بھی شامل ہیں۔آپ کے عقد میں دو خواتین آئیں۔جن سے آپ کی صرف ایک ہی اولاد ہے۔قصور کے بہت سے سیاسی گھرانے بھی آپ سے عقیدت رکھتے تھے۔آپ صاحب کشف اور فرد شناس شخصیت تھے۔آپ بافیض اور انتہائی پر اثر شخصیت تھے۔ آپ 1244 ہجری میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔آپ کی درگاہ قصور شہر کے گنجان آباد علاقے کوٹ مراد خان میں ہے جو درگاہ کامل شاہ کے نام سے مشہور ہے۔جہاں اہل عقیدت حاضری دینے آتے ہیں اور اسی جگہ ہر سال نومبر کے مہینے میں عظیم الشان عرس کا انعقاد ہوتا ہے ۔جس میں اہل علاقہ اور عقیدت مند بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔جس جگہ آپ کا مزار ہے،اس کے ساتھ آپ کی اولاد رہائش پذیر ہے۔

سید نوالدین سچیاری ہمدانی المعروف کوڈے شاہؒ (سادات ہمدانیہ قصور)

سید نو الدین شاہ ہمدانی نوشاھی سچیاری برقندازی المعروف کوڈے شاہؒ 18 سال کی عمر میں روحانیت حاصل کرنے کی تلاش سے اپنے شہر قصور کو خیر باد کر کے جستجوئے مرشد میں ادھر ادھر پھرے مگر مایوس ھوکر قصور واپس آ گئے۔رات سوتے ہوئے آپ کے کان میں ایک آواز آئی کہ آپ میرے پاس بدھوملہی آ جائیں۔ یہ آواز حضرت شاہ عارف اللہ بادشاہؒ کی تھی۔آپ بدھوملہی جا کر سلسلہ نوشاھی قادری برقندازی میں بیعت ھوکر اپنے مرشد کی خدمت میں مصروف ھوگئے۔کچھ عرصہ آپ پر جذب کی کیفیت طاری رہی۔محبت شیخ بیہوش رہتے ،جب ہوش آئی تو مرشد کریم نے خلافت ارشاد سے نوازااور حکم دیا کہ آپ لاہور جا کر خلق خدا کو فیض روحانی سے مستفید کرو۔آپ پھر لاہور تشریف لے آئے۔آج بھی کثیر التعداد لوگ آپ کے مزار پر انوار سے فیض حاصل کرتے ہیں۔آپ کا مزار مبارک میانی صاحب قبرستان میں ہے۔

حضرت سید علیم شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ قصور)

آپ 7 جولائی 1908ء میں قصور کے علاقے کوٹ عثمان خان میں پیدا ہوئے ۔ 9 ماہ کی عمر میں سایہ پدری سے محروم ہوگئے۔اپنی نانی صاحبہ کے ہاں کوٹ فتح خان میں پرورش پائی۔آپ کی نانی صاحبہ سید ھدایت علی شاہ بخاری کی پوتی تھیں جن کے نام پر قصور میں کچا تالاب اور بستی چپ شاہ مشہور ہے۔آپ چند واقعات سے متاثر ھوکر بارہ سال خاموش رھے،لکھ کر باتیں کرتے تھے۔والد کی وفات کے بعد اپنے نانا سید امام علی شاہ بخاری سے تعلیم وتربیت اور دورہ حدیث وتفسیر کی سند حاصل کی اور روحانی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ نے بیعت سید عالم علی شاہ گیلانی قادری نوشاہی پٹی شریف والوں کے ہاتھ پر کی اور خلافت سے مستفید ھوئے۔آپ نے چند کتب کا ترجمہ کیا اور دو کتب (مراتہ العارفین شرح حروف المقطعات فی اسرار ذات وحدت،قصیدہ جلالیہ غوثیہ قلمی اثبات السماع) لکھیں۔آپ کا وصال 28 ذیقعد 1319ھ بمطابق 16 جنوری 1972ء کو ھوا۔مرقد منور دربار احاطہ سید چراغ شاہ

ہمدانی قصور میں ہے۔

سید عبدالماجد ہمدانیؒ بن سید ممتاز علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ خیر پورٹامیوالی)

آپ 1928ء میں متولد ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم خیر پورٹامیوالی سے حاصل کی اس کے بعد اسکول ٹیچر مقرر ہوئے اور کوٹ اعظم اسکول سے ریٹائرڈ ہوئے۔اور ساتھ ساتھ زمیندار بھی تھے۔اپنے کام میں مہارت رکھتے تھے۔آپ نیک،صالح،عابد و زاہد وکشف وکرامت بزرگ تھے۔ایک وسیع حلقہ مریدین کا تھا۔جو کئی علاقوں پر مشتمل تھا۔آپ نے سلسلہ بیعت حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے کی۔لوگ آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات پر اعتقاد رکھتے تھے۔اور آپ کی بدعا سے ڈرتے تھے۔آپ کے حوالے سے کچھ کرامات ہیں۔آپ اپنی زرعی زمین واقع چاہ پیپل والے پر پیٹر انجن مرمت کروار ہے تھے۔مستری نے بھر پور کوشش کی لیکن انجن ٹھیک نہ ہو پایا۔اسی اثنا آپ نے انجن کو بدعا دی جا تجھے آگ لگے۔آپ کی زبان مبارک سے الفاظ کا ادا ہونا اور فوراً انجن کو آگ لگ گئی۔واقعہ نمبر 2۔آپ کے ایک قریبی عزیز سید جمیل شاہ جی الیکشن میں کھڑے ہوئے۔کوٹ اعظم کے مہر عطا اللہ مرحوم لوگوں کو کہہ رہے تھے کہ جمیل شاہ کو کوئی بھی ووٹ نہیں دیگا۔اور وہ الیکشن ہار جائے گا۔آپ نے یہ سنا اور موضع کھجی والا پولنگ اسٹیشن کے باہر جا کر خاموش کھڑے گئے۔شام کو جب گنتی شروع ہوئی تو سید جمیل شاہ جی بھاری اکثریت سے الیکشن جیت گئے۔

آپ کا عقد کوٹ عثمان خان قصور میں سید فضل حسین ہمدانی کی دختر نیک سے ہوا،جس سے آپ کا ایک فرزند سید عبدالباسط شاہ ہمدانی متولد ہوئے۔1998ء میں آپ کا وصال ہوا۔آپ اپنے آبائی قبرستان میں آسودہ خاک ہیں۔

تذکرہ سید عبدالباسط ہمدانی ایڈووکیٹ: آپ نے ابتدائی تعلیم قرآن پاک سے شروع کی۔حافظ غلام یاسین سے قرآن پاک حفظ کیا۔عصری تعلیم خیر پورٹامیوالی سے حاصل کی۔1972ء میں گورنمنٹ کالج سے ایف اے کیا۔بی اے اور ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کی۔اس کے بعد لاہور میں پرائیویٹ ملازمت کی اور پھر وکالت کی پریکٹس کی۔بعد از کچھ عرصہ وکالت سے منسلک رہے اور جھوٹ کی بنیاد پر آپ نے وکالت کو خیر باد کہا۔آپ ایک اچھے،نیک،صالح و دیندار بزرگ تھے۔آپ کئی سال اپنے علاقے میں تراویح پڑھاتے رہے۔محمد خان جونیجو کے دور میں قائم روشنی اسکول کے سپر وائزر بھی رہے۔آپ کے سلسلہ نسل میں دو فرزند مولانا سید عبدالباری ہمدانی اور سید عبدالہادی ہمدانی اور چار دختران مذکور ہیں۔

پیر زادہ سید حسن علی ہمدانی مرحوم و خانوادہ (سادات ہمدانیہ قصور)

آپ نے 1913ء میں قصور شہر میں سید جلال دین ہمدانی کے گھرانے میں آنکھ کھولی۔آپ کا سلسلہ نسب حافظ سید زاہد ہمدانی، حافظ سید کامل شاہ ہمدانی اور سید چراغ شاہ ہمدانی سے ہوتا ہوا 17 پشت پر جا کر سید علاؤالدین ہمدانی المعروف وڈا شہیدؒ سے جا ملتا ہے۔اپنی زندگی کے اوائل میں قصور شہر کی سیاست اور فلاحی کاموں میں خاصے متحرک رہے۔بعد ازاں سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر

کے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تصوف اور فقر کی راہ لی اور مرتے دم تک اسی سے وابستگی رکھی۔آپ نے اپنے جد امجد حافظ سید محمد کامل شاہ ہمدانی اور سید چراغ شاہ ہمدانی کی درگاہ کا انتظام سنبھالا اور خود جائے رہائش حافظ سید کامل شاہ ہمدانی کی درگاہ کے بالکل عقب میں تعمیر کروائی، جس کے ساتھ ایک مسجد ہے جو پہلے سے ہی تعمیر تھی۔آپ نے درگاہ سید چراغ شاہ ہمدانی کا انتظام اپنے چھوٹے بھائی سید محسن ہمدانی کے حوالے فرمایا اور خود درگاہ سید کامل شاہ ہمدانی پر سکونت اختیار کی۔آپ کو جانوروں سے بہت انس تھا اور روزانہ درگاہ پر بے شمار جانوروں کے لئے دودھ اور کھانے کا خصوصی انتظام کرتے اور پرندوں کیلئے مختلف مقامات پر دانے پانی کا انتظام بھی کرواتے۔حافظ سید کامل شاہ ہمدانی کی درگاہ پر آج بھی اسی طرح جانوروں اور چرند پرند کیلئے دانے پانی کا انتظام کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں مخلوق خدا کو وہاں پھرتے دیکھا جا سکتا ہے۔آپ کے مریدین کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے، جس میں قصور شہر سے تعلق رکھنے والی بڑی شخصیات بھی شامل ہیں۔

جناب سید گل محمد شاہ ہمدانیؒ بن سید یار محمد شاہ ہمدانی

(جد پاک سادات ہمدانیہ ضلع ہٹیاں بالا وکھن بندوے وسنگڑ سیداں ضلع مظفر آباد)

آپ آج سے سوا تین سو سال پہلے ضلع مظفر آباد کے گاؤں بنی سیداں میں آ کر آباد ہوئے اس کے بعد اس کو سنگڑ سیداں کہا جانے لگا۔آپ اس علاقہ میں میں دین کی تبلیغ کے لیے تشریف لائے تھے اور تبلیغ کا کام بخوبی سرانجام دیا۔آپ نہایت متقی اور پرہیز گار شخصیت تھے۔آپ کا سلسلہ نسب 16 ویں پشت سے سید امیر کبیر علی ہمدانیؒ سے جا ملتا ہے۔آپ کی ساری زندگی عبادت و ریاضت و تبلیغ میں گزری۔کھیتی باڑی آپ کا مشغلہ تھا۔نماز کے وقت آپ قریبی چشمہ پر تشریف لے جاتے جو آپ کی دعا سے جاری ہوا۔پہلے نماز ادا کرتے اس کے بعد ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔جس وقت آپ ذکر میں مصروف ہو جاتے تو دنیا سے لاتعلق ہو جاتے۔آپ کے ذکر کے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے جو آپ کے خادم کاشتکار نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، کاشتکار فصل کی بیجائی میں مصروف تھا، اس کے بیان کے مطابق ایک دن حسب معمول نماز ظہر کے بعد حضرت صاحب چشمہ پر تشریف لے گئے۔نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر میں مشغول ہو گئے اور خادم اس وقت چشمہ پر آ گیا اور اور اس نے حضرت کو وجد کی حالت یعنی آپ کے تمام جسم کے اجزا الگ الگ ذکر الٰہی کر رہے ہیں، دیکھا۔اس کے بعد آپ نے اسے منع فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرے مگر اس نے اپنی بیوی کو بتا دیا اور حضرت اس کے تین دن میں وصال فرما گئے اور خادم بھی اسی شب فوت ہو گیا۔آپ سادات ہمدانیہ کا فخر ہیں۔

مولانا سید محمد ایوب شاہ ہمدانیؒ بن سید ہدایت شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ کشمیر)

12 فروری 1925ء کو سنگڑ سیداں مظفر آباد ریاست کشمیر میں پیدا ہوئے۔آپ تین بھائیوں اور تین بہنوں میں سب سے چھوٹے تھے۔روایت کے مطابق قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم مقامی مسجد میں اپنے والد محترم سے حاصل کی۔تقریباً بارہ سال کی عمر میں سلمیہ مولانا عطاء اللہ صاحب کے پاس دینی تعلیم کے حصول کے لیے تشریف لے گئے۔بعد ازاں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے لاہور

تشریف لے گئے اوراورینٹل کالج لاہور سے تعلیم کی پیاس بجھائی اور پنجاب یونیورسٹی کے مولوی عالم فاضل کے امتحانات امتیازی حیثیت سے پاس کیے۔ 1945ء میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔

آزادی کے بعد 24اپریل 1948ء کو محکمہ تعلیم آزاد کشمیر میں بحیثیت عربی مدرس تعینات ہوئے۔ 1956ء میں سنگڑ سیداں سے کھن بندوے منتقل ہوئے۔ 1970ء میں یہاں مسجد شریف کی بنیاد رکھی اور مدرسہ تعلیم القرآن قائم کیا جو ہنوز چشمہ فیض بنا ہوا ہے۔

آپ نے مسجد شریف میں جمعہ قائم کیا اوراس پلیٹ فارم سے رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔اس سے قبل علاقہ میں بے شمار رسوم و رواج جو اسلام کی تعلیمات کے خلاف تھے،کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اس علاقہ میں آج بھی شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں ڈھول نہیں بجایا جاتا۔دینی مسائل کے حوالے سے علاقہ کے لوگ آپ سے رجوع کرتے اور آپ قرآن وسنت کے مطابق اس کا فیصلہ کرتے۔

1970ء میں آزاد کشمیر میں امور دینیہ کا محکمہ قائم ہوااور مفتیان کا تقرر ہوا جو مسائل کا اسلام کے مطابق حل پیش کرتے لیکن اس علاقہ میں اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو مفتی حضرات آپ کی طرف فیصلہ کرنے کے لئے بھیجتے۔

36سال نو ماہ اور 17دن سروس کرنے کے بعد 60سال عمر پوری ہونے پر ملازمت سے ریٹائر ہوئے 1986ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔1986ء میں سادات ہمدانیہ کونسل پاکستان بنی تو آپ اس کے سینئر نائب صدر منتخب ہوئے اور سادات ہمدانیہ مقیم پاکستان وآزاد کشمیر کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں۔ 1987ء میں مظفر آباد میں انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس زیر انتظام سادات ہمدانیہ کونسل پاکستان وآزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر منعقد کروائی۔جس میں حکومت آزاد کشمیر اور حکومت پاکستان کے زعماء نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں پورے پاکستان اور بیرون ممالک سے بھی ہمدانی سادات اور شاہ ہمدانؒ سے محبت رکھنے والوں نے شرکت کی۔آپ نے کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے لیے بہت کوششیں کیں۔

آپ کا انداز گفتگو دلوں کو چھو لینے والا ہوتا تھا جو ایک بار آپ سے ملتا وہ آپ سے بار بار ملنے کی خواہش کرتا تھا۔آپ سچ بات کہنے کی جرات وہمت رکھتے تھے۔لوگوں کو یقین ہوتا تھا کہ آپ جو کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے اور وہ کریں گے۔

1987ء میں علاقہ کے عوام کے پرزور اصرار پر بلدیاتی الیکشن میں حصہ لیا اور چیئرمین یونین کونسل چھتر دومیل منتخب ہوئے۔ 24فروری 1988ء کو صبح نماز فجر کے بعد دل میں تکلیف محسوس ہوئی اور خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کی اولاد میں پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں مذکور ہیں۔

خانوادہ ٹھیکیدار سید جیون شاہ ہمدانی بن سید میر سید علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ چند کوٹ ہٹیاں بالا آزاد کشمیر)

آپ 1890ء میں پیدا ہوئے۔آپ انتہائی متقی اور پرہیز گار انسان تھے۔آپ ایک کاروباری شخصیت تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ مہاراجہ ہری سنگھ آف جموں وکشمیر کے شاہی ٹھیکیدار تھے۔آپ نے کوہالہ سرینگر سڑک تعمیر کروائی۔آپ کے بڑے بھائی سید فیض شاہ ہمدانی اور سید حسن شاہ ہمدانی اور چھوٹے بھائی سید حسین شاہ ہمدانی آپ کے ساتھ ہی رہائش پذیر رہے اور ساری زندگی تبلیغ

اسلام میں صرف کی آپ کے تینوں بھائیوں نے شادی نہیں کی اوراور 1930ء میں گھر سے تبلیغ کے لیے نکلے اور واپس کبھی نہ آئے۔ سید جیون شاہ نے 4 اپریل 1949ء کو وفات پائی۔ آپ کا سلسلہ نسب آپ کے فرزند پہلوان سید احمد شاہ ہمدانی سے چلا۔ سید احمد شاہ ہمدانی 1919ء کو پیدا ہوئے آپ سید جیون شاہ کی اکلوتی نرینہ اولاد تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر سے حاصل کی اور اپنے والد کے کاروبار کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ والد صاحب کی وفات کے محض تین سال بعد 10 اکتوبر 1952ء کو آپ کا بھی انتقال ہو گیا۔ آپ کے ہاں دو فرزند (غازی سید قلندر شاہ ہمدانی اور سید غلام حسین شاہ ہمدانی) متولد ہوئے۔

غازی سید قلندر شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ کشمیر)

سید قلندر شاہ ہمدانیؒ 4 اپریل 1943ء کو سادات ہمدانیہ کشمیر کے پہلوان سید احمد شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ چھ سال کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ کراچی شہر میں آ گئے اور مولانا محمد علی جو ہر کی بیٹی کے پاس سکونت اختیار کی۔ یہاں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کی اور پاک فضائیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کا اعزاز ہے کہ آپ 1965ء اور 1971ء کی جنگ میں اہم مشن میں شامل رہے اور غازی کہلائے۔ آپ جنرل ضیاء الحق کے قریبی ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے اور اسی وجہ سے اردن اسرائیل جنگ میں آپ کو کمانڈ دے کر اردن بھیج دیا گیا۔ آپ کا اعزاز ہے کہ آپ نے دنیا کے 128 ممالک میں سروس مکمل کی اور غازی کی حیثیت سے واپس آئے۔ واپس آ کر نہایت سادہ زندگی گزاری۔ آپ کا اصول تھا کہ آپ غرور کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ انتہائی شفیق اور ہمدرد انسان تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ کی وفات کے وقت پورا علاقہ سوگ میں ڈوب گیا اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ آپ 4 دسمبر 2018ء کو دنیا سے رخصت ہوئے اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

سید حاجی شاہ ہمدانی بن سید دیوان شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ کشمیر)

آپ صاحب کرامت بزرگ اور گاؤں چندکوٹ کے نمبردار تھے۔ آپ ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک نہایت نیک سیرت انسان تھے اور علاقے میں آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کی علاقے میں بے انتہا خدمات ہیں، جن میں سرفہرست جامع مسجد سیدہ فاطمہ زہراؑ چوک بازار کی بنیاد رکھنا اور اس کے لیے زمین وقف کرنا، مدرسہ شاہ ہمدانؒ چندکوٹ کی بنیاد رکھنا، غریب لوگوں کو روزگار دینا اور بیوہ عورتوں کا راشن مہیا کرنا وغیرہ۔ آپ نے 1989ء میں اس دارفانی سے کوچ فرمایا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

سید اسد اللہ شاہ ہمدانی (بزرگان سادات ہمدانیہ لاہور)

آپ جموں و کشمیر کے شہر سری نگر میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات کے سلسلے کو جاری و ساری رکھتے

ہوئے دین اسلام کی بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔آپ پشمینہ شال کے کاروبار کے سوداگر تھے۔رافن کشمیری زبان کا لفظ ہے آپ بجازی رفو پر پورا عبور رکھتے تھے۔آپ کے صاحبزادے سید مبارک شاہ ہمدانی تھے۔یہ بھی آپ کے ساتھ اسی کاروبار سے منسلک تھے۔آپ نے سری نگر سے شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات کے سلسلہ کو بنگال تک بڑھانے کی سوچ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ہجرت کی اور بنگال تشریف لے گئے، جہاں آپ نے شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات کو ہر سو پھیلایا۔یہاں آپ کے صندل کے باغات بھی تھے اور آپ کا وصال اسی مقام پر ہوا تھا۔

سید مبارک شاہ ہمدانی (بزرگان سادات ہمدانیہ لاہور)

آپ اپنے والد گرامی سید اسد اللہ شاہ ہمدانی صاحب کے ہجرت کرنے کے بعد سری نگر شہر سے ہجرت کر کے شہر امرتسر ملکہ کا چوک ڈبگراں گلی میں رہائش پذیر ہو گئے۔یہاں آپ کی رہائش گاہ سے تین یا چار گھر چھوڑ کے قبلہ سید عطا اللہ شاہ بخاری صاحب رہائش پذیر تھے۔یہاں آپ نے پشمینہ شال کے کاروبار کو مزید پروان چڑھایا۔آپ کے چار صاحب زادے (سید صادق شاہ ہمدانی، سید حسن شاہ ہمدانی، سید حسین شاہ ہمدانی، سید حیدر شاہ ہمدانی) اور ایک صاحب زادی تھی۔آپ کا وصال امرتسر میں ہی ہوا تھا۔

تذکرہ سید حسن شاہ ہمدانی: آپ 17/09/1908 میں سید مبارک شاہ ہمدانی صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔آپ کی پیدائش شہر امرتسر ملکہ چوک ڈبگراں گلی میں ہوئی۔آپ نے پشمینہ شال کے کاروبار میں اپنے والد کا بھرپور ساتھ دیا اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کلکتہ مین سٹی، دلی، بمبئی، مدراس، نیپال، منصوری اور شملہ تک جا کے پشمینہ شال کی سوداگری کرتے رہے۔آپ کی شادی میر خاندان میں ہوئی جس میں سے آپ کے پانچ صاحبزادے (سید محی الدین احمد شاہ ہمدانی، سید افتخار الدین محسن شاہ ہمدانی، سید ضیاء الدین طارق شاہ ہمدانی، سید اعجاز شاہ ہمدانی، سید حمید الزماں شاہ ہمدانی) اور سات صاحبزادیاں تھیں۔

آپ پشمینہ شال میں ٹُو پہ گری کا کام ہاتھی دروازے حال بازار طبیلے سے کرواتے تھے۔اوائل نوجوانی سے ہی آپ کا اور آپ کے بڑے بھائی سید صادق شاہ ہمدانی کا قبلہ محترم عطا اللہ شاہ بخاری صاحب سے گہرا تعلق تھا۔آپ میں بھائیوں جیسا پیار تھا۔آپ شخصیات نے دین اسلام کی بے حد خدمت کی۔آپ عطا اللہ شاہ بخاری صاحب کی اپنی جماعت مجلس احرار اسلام میں آپ با قاعدہ شامل حال رہے۔آپ کے دو صاحبزادوں (سید محی الدین احمد شاہ ہمدانی، سید افتخار الدین محسن شاہ ہمدانی) کے نام عطا اللہ شاہ بخاری صاحب نے رکھے تھے۔آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی سید حسین شاہ ہمدانی صاحب پشمینہ کی سوداگری کے لیے لاہور بھی تشریف لاتے تھے۔جہاں آپ نے انارکلی بازار میں سینٹ فرانسس اسکول کے ساتھ کچھ دوکانیں لے رکھی تھیں۔سید حسین شاہ ہمدانی صاحب نے اندرون شہر لوہاری دروازے میں مونج پٹہ کی گلی میں رہائش بھی لے رکھی تھی۔بھارت اور پاکستان کی تقسیم پر امرتسر ایک سرحدی شہر بن گیا۔تقسیم سے قبل مسلم لیگ امرتسر کو لاہور سے قربت (30 میل کے فاصلے) اور تقریباً 50 فیصد مسلم آبادی کی وجہ سے پاکستان میں شامل کرنا چاہتی تھی لیکن امرتسر شہر بھارت کا حصہ بن گیا۔امرتسر کو پاکستان بھارت کی تقسیم کے دوران بدترین فرقہ وارانہ فسادات کا سامنا کرنا پڑا۔امرتسر کے رہائشی مسلمان مسلم مخالف فسادات کی وجہ سے اپنے گھروں اور املاک کو چھوڑ کر

امرتسر سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔

سید حسن شاہ ہمدانی بھی اپنے اہل وعیال اور تمام خاندان کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر لاہور تشریف لے آئے اور قبلہ عطااللہ شاہ بخاری صاحب ملتان تشریف لے گئے جہاں سے آپ کا تعلق ہمیشہ قائم رہا۔

یہاں آپ نے اپنی رہائش مکان نمبر 39 گلی نمبر 7 برانڈرتھ روڈ رام گلی ڈاکخانہ نولکھالاہور میں قائم کی۔ جسے اب رحمان گلیاں کہا جاتا ہے۔ آپ کے دادا جان قبلہ سید اسداللہ شاہ ہمدانی صاحب کے وصال کے بعد سے آپ کے مجاور آپ کے صاحبزادے سید مبارک شاہ ہمدانی صاحب اور ان کی آل اولاد کی تلاش میں رہے اور بالآخر قیام پاکستان کے بعد وہ اس خاندان کو تلاش کرتے ہوئے رحمان گلی میں واقعہ آپ کی رہائش گاہ تک پہنچے اور سید اسداللہ شاہ ہمدانی صاحب کے وصال اور باغات کا بتایا اور سید صادق شاہ ہمدانی سے التماس کی کہ اب آگے آپ گدی سنبھالیں۔ جس پر سید صادق شاہ صاحب نے منع فرمادیا اور کہا کہ یہ سب آپ کا ہے اور اب آپ ہی اس کو لے کر آگے چلیں۔

آپ کا مذہب سے اور خدمت کے جذبے سے جو لگاؤ تھا اس کی مہک ورنگت پھر سے اپنے رنگ دکھانے لگی۔ رام گلیاں (رحمان گلیاں) پارٹیشن سے پہلے سے ہی قادیانیوں مرزائیوں کا گڑھ تھا۔ یہاں ہر سال مسلم ہائی اسکول میں یہ مرزائی سالانہ عبادت کا پروگرام بھی کرتے تھے اور احمدیہ مارکیٹ بھی بنائی ہوئی تھی۔ سید حسن شاہ ہمدانی اور ان کے باقی سید برادران نے قادیانیوں سے ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ٹھان لی اور ان کی ہر طرح سے مذمت اور مرمت کرنا شروع کر دی۔ جس کے مثبت نتائج آنا شروع ہوئے اور بالآخر مرزائی اس علاقے سے جانا شروع ھو گئے اور جو باقی ماندہ رہ گئے ان کی شیطانی سرگرمیاں بھی ختم ھو گئیں اور ان شیاطین نے گمنامی کی زندگی جینے میں ہی عافیت جانی۔

یہ آل شاہِ ہمدانؒ سید حسن شاہ ہمدانی اور ان کے خاندان کی اللہ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی طرف سے بہت بڑی مدد اور فتح تھی۔ رحمان گلیاں کے ساتھ گزرتی نہر کے ساتھ واقعہ سرکلر روڈ پر اتفاق فونڈری کے مالک میاں شریف صاحب رہائش پذیر تھے۔ میاں شریف صاحب سے بھی آپ کا اچھا تعلق تھا۔ میاں نواز شریف صاحب اور میاں شہباز شریف صاحب کے سیاسی سفر میں آپ نے ان کی رہنمائی بھی فرمائی کی میاں برادران آپ کا بیحد احترم کرتے تھے۔

آپ کے کمرے میں ہمیشہ سے سید عطا اللہ شاہ بخاری صاحب کی تصویر لگی رہتی تھی۔ قبلہ شاہ صاحب جب کبھی بھی لاہور تشریف لاتے تو آپ سے ملنے آپ کے گھر رحمان گلی ضرور آتے۔ آپ کے صاحبزادوں میں سے سید عطا اللہ محسن بخاری اور سید ابوذر بخاری صاحب بھی خانم بازار میں آپ کے پاس تشریف لاتے رہے۔ ایک دن آپ اپنے کمرے میں موجود تھے تو اچانک عطا اللہ شاہ بخاری صاحب کی تصویر نیچے جا گری اور اس کا فریم چکنا چور ھو گیا۔ اس پر سید حسن شاہ ہمدانی آبدیدہ ھو گئے اور بلند آواز میں **اِنّاَ لِلّٰہ وانّاَ الیہ راجعون** پڑھا، جب کمرے میں موجود افراد نے پوچھا شاہ صاحب کیا ہوا سب خیریت ہے، تو آپ نے کہا کے سید صاحب ہم میں نہیں رہے اور وہ ہی سید عطا اللہ شاہ صاحب بخاری صاحب کی وفات کا وقت تھا۔ آپ 1977ء میں آپ کو داہنی سائیڈ پر فالج کا پہلا اٹیک ہوا اور کچھ ہی عرصے بعد دوسرا اٹیک ہوا مگر آپ نے ہمت نہ ہاری اور کچھ ہی سالوں میں چھڑی کے سہارے خود سے چلنا شروع کر دیا۔ آپ اپنی ساری زندگی نماز کے پابند رہے، حتیٰ کہ فالج میں بھی آپ پنجگانہ نماز پڑھتے تھے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے کوبلہ کے

ساتھ اپنے کمرے کی دیوار پر یہ آیت وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۝ (سورۃ البقرۃ: ال آیۃ: 43) لکھی ہوئی تھی۔ آپ کا وصال 1986ء میں رحمان گلی والے گھر میں ہی ہوا۔

سید حسین شاہ ہمدانی: آپ کے بھائی سید حسین شاہ ہمدانی صاحب کو فن پہلوانی سے بہت لگاؤ تھا۔ آپ ایک قوی ہیکل جوان تھے اور باقاعدہ کھارے کے پہلوان تھے۔ آپ کو گام پہلوان کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ امپورٹ ایکسپورٹ کے کاروبار کے ساتھ منسلک رہے۔ چائنا سے مال منگوایا جاتا تھا اور یہاں سیل کیا جاتا تھا۔ آپ کے یہاں 8 صاحبزادے پیدا ہوئے مگر سب پیدائش کے بعد انتقال کر جاتے تھے، اس لیے آپ نے اپنی زوجہ کی ہمشیرہ سے ایک بیٹی کو اپنی کفالت میں لیا اور ان کو اس دور میں اعلیٰ تعلیم دلوا کر ڈاکٹر بنایا۔ آپ کا دوستانہ تعلق شہر کی مشہور شخصیات سے رہا جن میں نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب، شیخ حبیب الرحمان صاحب، ممتاز دولتانہ صاحب، مولانا بیشانی صاحب شامل تھے۔ ان کے ساتھ ہی مل کر آپ نے سیاسی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔

سید حیدر شاہ ہمدانی: آپ کے چھوٹے بھائی سید حیدر شاہ ہمدانی ایگل سائیکل کمپنی میں بطور منیجر کام کرتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں بھرپور سیاسی، سماجی اور دینی کاموں میں حصہ لیا۔ آپ نے قیام پاکستان کے بعد ہونے والے BD ممبر کے تمام الیکشن میں (رام گلی) رحمان گلیاں سے حصہ لیا اور ہر الیکشن میں فتح یاب ہوئے۔ آپ کا BD ممبر کا آخری الیکشن فیروز سنز والوں کے ساتھ ہوا تھا جو کہ شہر لاہور کی سٹرونگ پارٹی تھی مگر اللہ کے کرم سے آپ اس میں بھی فتحیاب ہوئے۔ اس دور میں منتخب BD ممبرز کو نامی نیشن لیٹر جنرل موسیٰ کی جانب سے دیے گئے۔ قیام پاکستان کے بعد سے آج تک قائم مسجد رحمانیہ کی بے پناہ خدمت کی، اس میں بجلی کی تنصیب کا کام بھی آپ نے کروایا۔ اس کا بل آج بھی آپ کے نام پر ہی آتا ہے۔ میاں نواز شریف صاحب نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز بھی اسی حلقے سے کیا تھا۔ جس میں سید حیدر شاہ ہمدانی صاحب کا اہم کردار رہا اور آپ اس حلقے میں میاں نواز شریف صاحب اور میاں شہباز شریف صاحب کے شانہ بشانہ چلے، میاں برادارن آپ کا بیحد احترام کرتے تھے۔ میاں شریف صاحب بذات خود آپ کو اپنے گھر کا فرد قرار دیتے تھے اور اس حلقے میں ہر سیاسی معاملے میں آپ سے مشاورت کی جاتی تھی۔ آپ کی رحمان گلیاں میں کی گئی فلاحی اور سیاسی خدمات کو آج بھی سنہری حروف میں یاد رکھا جاتا ہے۔

سید سجاد حسین ہمدانی ایڈوکیٹ مرحوم (ہٹیاں بالا آزاد کشمیر)

سید سجاد حسین ہمدانی ایڈوکیٹ (مرحوم) نمبردار سید میر حسن شاہ ہمدانی مرحوم کے پوتے اور سید میر اکبر شاہ ہمدانی کے بیٹے تھے۔ سید سجاد حسین ہمدانی ایڈوکیٹ (مرحوم) نے اپنی ابتدائی تعلیم ہٹیاں بالا سے حاصل کی۔ میٹرک کے بعد اسلام آباد شفٹ ہو گئے، وہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی نظریاتی کونسل میں ملازمت اختیار کی۔ گریجویشن کرنے کے بعد کراچی سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ آپ میں عوام کی خدمت کا جذبہ تھا، آپ ایک غریب پرور اور درد دِل رکھنے والے انسان تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے ملازمت کو خیر باد کہا اور اپنے علاقے اور لوگوں کی خدمت کے لئے واپس اپنے علاقے ہٹیاں بالا منتقل ہو گئے اور بہت مختصر عرصے میں وکالت اور

سیاست میں نام کمایا۔ سید سجاد حسین ہمدانی ایڈووکیٹ (مرحوم) کا شمار آزاد کشمیر کے نامی گرامی وکلاء میں ہوتا تھا۔ آپ متعدد بار جہلم ویلی بار ایسوسی ایشن کے صدر اور جنرل سیکرٹری کے عہدوں پر فائز رہے۔ ہٹیاں بالا کے وکلاء کے بار روم کی تعمیر آپ نے کروائی۔ زلزلہ 2005ء میں بھی ضلع ہٹیاں بالا کے عوام کے امدادی کاموں میں پیش پیش رہے۔ آپ سیاسی طور پر پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر سے وابستہ تھے اور سابق صدر پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کے صدر صاحبزادہ اسحاق ظفر کے قریبی اور بااعتماد ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے۔ سید سجاد حسین ہمدانی ایڈووکیٹ (مرحوم) کی فلاحی خدمات کی وجہ سے آزاد کشمیر حکومت نے کرکٹ اسٹیڈیم ہٹیاں بالا کو سید سجاد ہمدانی کے نام سے منسوب کیا۔ سید سجاد حسین ہمدانی ایڈووکیٹ (مرحوم) ہر برادری کے لئے ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ہٹیاں بالا کے معاملہ فہم لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ آپ نے ہر معاملے کو بات چیت کے ذریعہ حل کرنے کو ترجیح دی یہی وجہ تھی کہ تمام لوگ آپ کی عزت کرتے تھے۔

سید سجاد حسین ہمدانی ایڈووکیٹ (مرحوم) نے ہٹیاں بالا ضلع کی تحریک میں اور ہٹیاں بالا کے مسائل ہسپتال، کالج اور دیگر فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نمایاں رہے۔ ایڈووکیٹ (مرحوم) کی وفات سے ہٹیاں بالا میں ایک خلا پیدا ہوا ہے، ان کی وفات 23 جولائی 2009ء کو ہوئی۔ ان کی وفات پر ہٹیاں بالا کی ہر آنکھ اشک بار تھی۔ سید سجاد حسین ہمدانی ایڈووکیٹ (مرحوم) کی وفات کے روز ہٹیاں بالا میں یومِ سوگ کے طور پر تمام ادارے اور بازار بند رہے۔ اللہ پاک سید سجاد حسین ہمدانی ایڈووکیٹ (مرحوم) کی مغفرت اور بخشش فرمائے۔ آمین

سید محمد سالم شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ سرگودھا) احوال بقلم خود جناب سید سالم ہمدانی صاحب

میرا اور میرے خاندان کا آبائی گاؤں جبّو وال، ضلع امرتسر ہے۔ میری پیدائش 1943ء میں اسی گاؤں میں ہوئی۔ میرے دادا سید رحمت علی شاہ کلکتہ (صوبہ بنگال) میں ٹھیکہ داری کا کام کرتے تھے۔ اور میرے چچا سید عبدالطیف شاہ ہمدانی انہی کی رہنمائی میں متوسط درجہ کی دکانداری کرتے تھے اور میرے والد سید محمد شفیع ہمدانی اہلِ علم ہونے کی وجہ سے تدریسی پیشہ سے منسلک تھے۔ دوران تدریس ایک سکھ استاد سے تنازعہ ہو گیا اور وہ لڑائی کے دوران ہاکی لگنے شدید زخمی ہو گیا اور بالآخر قتل ہو گیا۔

میرے نانا سید دین علی شاہ جو اللہ کے ولی تھے اور ضلع ہوشیار پور کے گاؤں جہان خیلاں المعروف کوٹ عبدالخالق کے پیر گھرانے کے خلیفہ تھے، کی دعاؤں سے ہلکی سزا کے مستحق ٹھہرے۔ ان کی دعاؤں اور وظیفہ میں اٹھ پہر ی ساون آیا میرے والد کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ اور اس جرم کی سزا میں آپ کو کالا پانی کی سزا ہوئی۔ اور آپ بلوچستان کے دور دراز علاقہ میں کسی سکول میں تعینات ہوئے، آدھی تنخواہ گورنمنٹ برطانیہ وصول کرتی اور آدھی تنخواہ اہل خانہ کو جبّو وال ضلع امرتسر بھجواتے۔ کچھ عرصہ بعد اس سزا میں تخفیف ہوئی اور آپ واپس آ کر پنجاب کے مختلف اداروں ننگل انبیاء ضلع جالندھر، اسلامیہ خالقیہ ہائی سکول کوٹ عبدالخالق، امرتسر کے حمایتِ اسلام سکول میں پڑھاتے رہے۔ تقسیم ہند کے وقت آپ اسلامیہ ہائی سکول کٹڑا خزانہ امرتسر میں بطور ٹیچر تعینات تھے۔ تقسیم سے کچھ عرصہ پہلے سید رحمت علی شاہ اور سید عبدالطیف ہمدانی کلکتہ صوبہ بنگال سے واپس اپنے گاؤں جبّو وال آ گئے تھے۔ اور یہاں سید

عبداللطیف ہمدانی مٹی کے تیل کا ڈپو، آٹے کا ڈپو، اور کریانہ کی دکان چلاتے تھے۔گاؤں کی اکثریت سکھوں کی تھی، تقسیم کے وقت انہوں نے اس گھر پر دھاوا بول دیا اور تمام اشیاء لوٹ لی گئیں اور مزاحمت کرنے پر سید رحمت علی شاہ کو شہید کر دیا گیا۔سید عبداللطیف ہمدانی اپنے خاندان کے ہمراہ بڑی مشکل سے مختلف کیمپوں میں پناہ لیتے ہوئے جلو ضلع لاہور میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے پاس آ گئے اور وہاں سے چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں آباد ہوئے اور تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔میرے والد سید محمد شفیع تقسیمِ ہند کے وقت امرتسر میں حمایتِ اسلام کے ہائی سکول میں معلم تھے۔تقسیم سے ایک دن قبل اپنے بال بچوں سمیت لاہور منتقل ہو کر انجمن حمایتِ اسلام کے اسلامیہ ہائی سکول لوئر مال لاہور میں استاد مقرر ہوئے۔لاہور ایک بڑا شہر تھا اور بچے چھوٹے تھے، والد صاحب کے بہترین دوست میاں عبدالعزیز (آف ضلع ہوشیار پور) کوٹ عبدالخالق کے ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے، ان کے مشورے سے سرگودھا منتقل ہو کر ان کے ساتھ سکول میں پڑھانے لگے۔

میں اور میرا بڑا بھائی اسی سکول کے طالب علم رہے۔میں نے 1959ء میں میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت میں پاس کیا، اس کے بعد 1963ء میں بی اے کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور لاہور سنٹرل ٹریننگ کالج سے امتیازی نمبروں سے بی ایڈ کی ڈگری حاصل کی۔بی ایڈ کا رزلٹ آنے سے پہلے ہی ڈی بی ہائی سکول ہڈالی میں انگلش ٹیچر تعینات کر دیا گیا۔ابھی مہینہ پورا نہیں ہوا تھا کہ مجھے گورنمنٹ نے محکمہ تعلیم راولپنڈی کی وساطت سے گورنمنٹ نارمل سکول شاہپور صدر میں بطور ٹیچر تقرری کے آرڈر مل گئے۔ابھی سال پورا نہ ہوا تھا کہ مجھے اس وقت راولپنڈی شہر میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز مقرر کر دیا گیا۔1965ء کی پاک۔بھارت جنگ کے دوران سول ڈیفنس کے ساتھ ڈیوٹی بھی ادا کی۔دسمبر 1965ء میں میرا تبادلہ جوہر آباد (خوشاب) ہو گیا، تین سال یہاں گزارے پھر شاہپور، سرگودھا، کوٹ مومن میں اسی پوسٹ پر کام کیا۔ایس ایس ٹی اور ایس ای ٹی مختلف اداروں میں بطور ٹیچر کام کیا۔پھر ترقی ہو گئی۔موضع نلی (خوشاب) میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر کام کیا۔پھر معظم آباد میں تبادلہ ہو گیا۔پھر یہاں سے بطور ڈپٹی ڈی ای او تحصیل شاہپور اور بعد ازاں ڈپٹی ڈی ای او تحصیل خوشاب کام کیا۔بعد ازاں ہیڈ ماسٹر فروکہ، سلطان آباد، سرگودھا، گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1، میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات رہا۔پھر تبدیل ہو کر گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول سرگودھا میں بطور پرنسپل کام کیا۔

دورانِ سروس اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر محکمہ تعلیم نے مجھے بطور سیکرٹری بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا تعینات کر دیا۔پھر یہاں سے تبدیل ہو کر گورنمنٹ ہائی سکول 113 شمالی، گورنمنٹ جامع ہائی سکول سرگودھا اور آ کر میں گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول نمبر 1 سے خدا کے فضل و کرم سے اور عزت و آبرو کے ساتھ ملازمت سے سبکدوش ہو گیا۔

میرے دو بیٹے (سید محمد انوار الحق شاہ ہمدانی، سید محمد احتشام الحق ہمدانی) ہیں اور بحمد للہ گریڈ 19 میں تعینات ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فرائض دیانت امانت سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سید محی الدین شاہ ہمدانی مرحوم آف لاہور

آپ سن 41 میں ڈبگراں گلی ملکہ چوک امرتسر میں ہمدانی بزرگ سید حسن شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔آپ کا نام مشہور

بزرگ عالم دین سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ نے رکھا تھا۔ سید حسن شاہ ہمدانی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری آپس میں گہرے دوست و بھائیوں سے جیسا پیار تھا۔ عبادت گزار شفیق مذہبی و روحانی شخصیت تھے۔ ہر بڑا چھوٹا و خاص و عام کو آپ کو عقیدت و محبت سے باہو جی سرکار کے نام سے پکارتے تھے۔ سن 47 میں قیام پاکستان کے بعد لاہور برانڈرتھ روڈ آباد ہوئے۔ آپ کے والد پشمینہ شال کے بزنس سے وابستہ تھے اور پھر آپ بھی اپنے والد بزرگوار کے ساتھ اس بزنس میں شامل ہوے۔ انتہائی محنتی شخصیت کے مالک تھے۔ ہمیشہ رزق حلال کو ہی اپنا زریعہ معاش بنایا۔ آپ کی طبیعت میں ایک خاص قسم کا ٹھہراو تھا۔ اور اللہ پاک نے آپ کو ایسی علم و فراست عطاء فرمائی تھی کے آپ ہر موضوع پر سیر حاصل گفتگو کر لیتے تھے۔ آپ ہر سال بخشی مارکیٹ انار کلی میں محفل میلاد منعقد کرواتے تھے۔ آٹھ ستمبر سن 2010 کو 28 رمضان المبارک کو آپ نے دنیا سے پردہ کیا۔ اور میانی صاحب قبرستان میں مدفن ہوے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے تین فرزند سید عامر شاہ ہمدانی۔ سید عاصم شاہ ہمدانی اور سید سلمان شاہ ہمدانی مزکور ہے۔ سید عامر شاہ ہمدانی گلشن راوی ٹاون سے یوسی چیرمین رہ چکے ہے۔ سلسلہ نسل سے تین فرزندگان سید تیمور شاہ۔ سید حیدر۔ سید احمر اور دختر مزکور ہے۔ سید عاصم شاہ ہمدانی صاحب پراپرٹی کے بزنس و انجمن تاجران مسلم لیگ مون مارکیٹ کے صدر کے عہدے پر براجمان ہے۔ آپ کے سلسلہ نسل دو دختران اور ایک فرزند سید امام شاہ ہمدانی مزکور ہے۔ سید سلمان شاہ ہمدانی مذہبی روحانی شخصیت کے مالک ہے۔ اپنے جد امجد حضرت شاہ ہمدان ؒ کے مداح ہے۔ اور اکثر و بیشتر حضرت کی تعلیمات کو عام کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہے۔ بخشی مارکیٹ لاہور میں سیداں دی ہٹی کے نام سے چلڈرن گارمنٹس کے نام سے کاروبار کر رہے ہے۔

مختصر تعارف خانوادہ سادات ھمدانیہ سرگودھا۔ فیصل آباد۔ عمو نکے ورود ضلع امرتسر ہندوستان

بھارتی صوبہ پنجاب کے ضلع امرتسر کے قصبہ جبووال سے پاکستان ہجرت کر کے آنے والے ھمدانی خاندان ضلع شیخوپورہ کے علاقے عمونکے۔ فیصل آباد کے نواح اور سرگودھا شہر میں مقیم ہے۔ آبادی کاری کے حساب سے ان سادات کا مرکز عمونکے شیخوپورہ ہے۔ جبکہ سرگودھا و فیصل آباد کے نواح میں آباد یہ سادات بھی مندرجہ بالا علاقہ عمونکے سے ہی تعلق رکھتے ہے۔ اس خاندان سے تعلق رکھنے والے محکمہ تعلیم پنجاب میں تعینات بطور ڈسٹرک ایجوکیشن آفیسر سرگودھا سید احتشام الحق ھمدانی صاحب نے راقم التحریر کو اپنا ایک قدیمی خاندانی قلمی شجرہ عنایت فرمایا تھا جو کہ فارسی رسم الخط میں تحریر شدہ تھا۔ تاریخی اعتبار سے یہ شجرہ نسب قدیمی تھا۔ جسے راقم الحروف نے ماہر انساب سادات ھمدانیہ حضرت سید شاہ عبدالباسط ھمدانی صاحب آف دندہ شاہ بلاول تحصیل لاوہ کے سپرد کیا۔ اور موصوف نے شجرہ کی قدامت کو تسلیم کیا اور ساتھ ہی اسکو تحقیق کے لیے اپنے پاس محفوظ کر لیا ہے۔ اس خاندان کا ہندوستان میں ورود کب ہوا اسکے بارے کوئی حتمی اطلاع نہ مل سکی لیکن ان احباب کا سادات ھمدانیہ ہونے میں کوئی شکوک شبہات نہیں ہاں البتہ ان کے شجرہ نسب کے پر تحقیق جاری ہے کہ آیا یہ کہ حضرت شاہ ھمدان ؒ کی اولاد سے ہے یا حضرت کے چچا زاد بھائی میر تاج الدین ھمدانی ؒ کی اولاد ہے۔ سادات ہمدانیہ جبووال امرتسر سے سید رحمت علی شاہ کی اولاد 1947 میں ہجرت کر کے چک جھمرہ ضلع فیصل آباد اور سرگودھا شہر میں مقیم ہوئے۔ سید رحمت علی شاہ کے بڑے فرزند سید محمد شفیع شاہ ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور شعبہ درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ انجمن خالقیہ سرگودھا کے ادارے میں

ایک طویل مدت تک زمہ داریاں ادا کیں۔ سید محمد شفیع شاہ ہمدانی کے بڑے فرزند سید محمد سلیم ہمدانی سرکاری سکول میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے، علم و ادب کے دلدادہ اور نہایت نفیس طبیعت کے حامل انسان تھے۔ سید سلیم ہمدانی کے تین فرزند سید تنویر ہمدانی، سید شہزاد ہمدانی اور سید انیس ہمدانی پاکستان ائرفورس سے ریٹائرڈ ہوئے۔ سید محمد شفیع شاہ ہمدانی کے منجھلے فرزند سید محمد سالم ہمدانی سرگودھا کے معروف ماہر تعلیم ہیں، راولپنڈی، خوشاب اور سرگودھا میں اہم سرکاری سکولز کے سربراہ اور شعبہ تعلیم کے اہم انتظامی عہدوں پہ اپنے فرائض نہایت ایمانداری اور لگن سے سرانجام دیئے، آپ نے تعلیمی بورڈ سرگودہا کے سیکرٹری کے کلیدی عہدے پہ اپنی زمہ داریاں کماحقہ ادا کی۔ سید محمد سالم ہمدانی ایک روحانی شخصیت کے حامل انسان ہیں۔ فقہ اور تفسیر کے علوم میں دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ علم و ادب کے دلدادہ انسان ہیں۔ آپکے بڑے فرزند سید انوار الحق ہمدانی گورنمنٹ ہائی سکول 89 جنوبی سرگودہا کے پرنسپل ہیں۔ سید سالم ہمدانی کے چھوٹے فرزند سید محمد احتشام الحق ہمدانی CEO محکمہ تعلیم ضلع سرگودھا کے کلیدی عہدے پر فائز ہیں۔ سید احتشام ہمدانی نہایت شائستہ اور وضع دار شخصیت کے حامل انسان ہیں۔ سید انوار الحق ہمدانی کے فرزند سید حافظ حسنات ہمدانی یو ای ٹی لاہور سے فارغ التحصیل کیمیکل انجینئر ہیں اور یونی لیور سرگودہا میں ایگزیکیٹو انجینئر پروڈکشن کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سید شفیع ہمدانی کے چھوٹے فرزند سید اسلم ہمدانی سرگودہا شہر کے معروف ٹیلر ماسٹر تھے۔ آپکے بڑے فرزند سید ندیم الحسن ہمدانی سیلز کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ آپکے چھوٹے فرزند سید نعیم الحسن ہمدانی MBA کرنے بعد مارکیٹنگ کمپنی میں اپنے فرائض ادا کررہے ہیں سید رحمت علی شاہ ہمدانی کے دو فرزند سید عبد اللطیف شاہ ہمدانی اور سید محمد حسین شاہ ہمدانی جبووال امرتسر سے چک جھمرہ ہجرت کر کے مقیم ہوئے۔ سید عبداللطیف شاہ ہمدانی کلکتہ بنگال میں اپنے والد سید رحمت علی شاہ ہمدانی کے ہمراہ کاروبار کرتے رہے تھے چنانچہ انھوں نے پاکستان میں نئے سرے سے تجارت شروع کر کے چند سالوں میں علاقہ بھر میں اہم نام و مقام حاصل کیا۔ آپکے پانچ فرزند سید محمد علی ہمدانی، سید دلدار حسین ہمدانی، سید منور حسین ہمدانی، سید انور حسین ہمدانی اور سید مظفر حسین ہمدانی ہیں۔ سید محمد علی ہمدانی جماعت اہلسنت کے سربراہ اور اتحاد بین المسلمین کے داعی ہیں۔ چک جھمرہ میں تمام مکاتب فکر کے درمیان رواداری اور مسلکی و مذہبی ہم آہنگی کا مرکز سادات ہمدانیہ چک جھمرہ کا گھرانہ تصور کیا جاتا ہے۔ سید دلدار حسین شاہ ہمدانی شعبہ تجارت سے وابستہ ہیں عشق رسول ﷺ میں سرشار یہ شخصیت چک جھمرہ میں ایک معتبر و معزز انسان کے طور پر جانی جاتی ہے۔ سید دلدار ہمدانی کے تین فرزند سید مزمل حسین ہمدانی شعبہ تدریس و تجارت، سید طاہر حسین ہمدانی شعبہ تجارت اور سید خاور ہمدانی ٹیلی کام انجینئرنگ ابوظہبی میں پراجیکٹ انجینئر مینیجر کے شعبے زمہ داریاں ادا کررہے ہیں سید منور حسین ہمدانی پینٹرز کے شعبہ میں اور سید مظفر حسین ہمدانی قرآن مجید کی تدریس و تبلیغ کے شعبہ میں زمہ داریاں ادا کررہے ہیں سید مظفر حسین ہمدانی کے بڑے فرزند سید عمار ہمدانی سیلز کے شعبہ اور چھوٹے فرزند سید مالک ہمدانی ٹیکسٹائل کے شعبہ سے وابستہ ہیں سید نادر علی شاہ ہمدانی بھیلووال ضلع امرتسر سے عمو نکے ضلع شیخوپورہ ہجرت فرما کر تشریف لائے انکے چار فرزند سید حسین ہمدانی، سید عبدالمجید ہمدانی، سید عبدالمجید ہمدانی اور سید اصغر علی ہمدانی زراعت کے شعبہ سے وابستہ تھے۔ سید نادر علی شاہ ہمدانی روحانی سلسلہ کے بزرگ اور کامل ولی اللہ تھے آپ کے فرزند سید حسین ہمدانی کے تین فرزند سید عبدالغفور ہمدانی، سید محمد علی ہمدانی اور سید اقبال ہمدانی ہیں سید عبدالمجید ہمدانی کے تین فرزند سید افضل ہمدانی، سید مقصود ہمدانی اور سید محبوب ہمدانی ہیں سید عبدالمجید ہمدانی کے اکلوتے فرزند سید علی حسین ہمدانی ہیں سید اصغر علی شاہ ہمدانی کے فرزند سید احمد حسن ہمدانی پنجاب پولیس، سید عابد ہمدانی شعبہ زراعت، سید جعفر ہمدانی ٹیکسٹائل سیکٹر، سید حسن ہمدانی سمندری ضلع

فیصل آباد میں امامت وخطابت اور سید نادر علی شاہ ہمدانی کے روحانی گدی نشین، سید انتظار ہمدانی پاک فوج میں اپنی زمہ داریاں ادا کرر ہے ہیں سید اکبر علی شاہ ہمدانی 1947 میں بھیلووال ضلع امرتسر سے عمو نکے ضلع شیخوپورہ ہجرت کر کے مقیم ہوئے۔ آپ کے چاروں فرزند سید برکت علی شاہ ہمدانی، سید عنایت علی شاہ ہمدانی، سید محمد خلیل شاہ ہمدانی اور سید اشرف علی شاہ ہمدانی شعبہ زراعت سے وابستہ رہے۔ سید برکت علی شاہ ہمدانی کے اکلوتے فرزند پیر سید صابر حسین شاہ ہمدانی عمو نکے میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سید صابر ہمدانی کے اکلوتے فرزند سید طیب ہمدانی شعبہ درس وتدریس سے وابستہ ہیں سید عنایت علی ہمدانی کے فرزند سید نذر حسین شاہ ہمدانی اور سید سخاوت علی شاہ ہمدانی پرائیویٹ سیکٹر میں ٹیکنیکل شعبہ سے وابستہ رہے اور چھوٹے فرزند سید مظہر حسین شاہ ہمدانی واپڈا سے ریٹائر ہوئے۔ سید نذر حسین شاہ ہمدانی کے بڑے فرزند سید خالد حسین شاہ ہمدانی ایک پرائیویٹ سکول کے پرنسپل کے ساتھ ساتھ مایہ ناز ماہر تعلیم اور مذہبی تعلیمات کے فروغ کے لئے ایک مدرسہ جامع محبان فیضانِ اہلبیت علیہم السلام کے مہتمم کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں ایک فرزند سید شاہد ہمدانی پاکستان ائیر فورس کے انجینئر نگ شعبے میں ایک کلیدی عہدے سے حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں ایک فرزند سید اعجاز ہمدانی سروس شوز گروپ میں ایگزیکیٹو ڈیزائنر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں دو فرزند سید سجاد ہمدانی اور سید وقاص ہمدانی پرائیویٹ سیکٹر اور سب سے چھوٹے فرزند پاکستان ریلویز میں ایک اہم عہدے پہ اپنے فرائض منصبی ادا کرر ہے ہیں سید سخاوت ہمدانی کے فرزند سید عرفان ہمدانی محکمہ تعلیم میں زمہ داریاں ادا کر رہے ہیں سید مظہر حسین ہمدانی کے فرزند سید طاہر ہمدانی سروس شوز گروپ میں مینیجر کے عہدے پہ اپنے فرائض ادا کرر ہے ہیں۔

سید اکبر شاہ ابن سید ولایت حسین شاہ ہمدانی آف تانیاں کشمیر

آپ کا تعلق سادات ہمدانیہ کشمیر سے ہے اور امراساون ضلع جہلم ویلی میں مقیم تھے۔ آپ ایک مبلغ اور عالم دین گزرے ہیں لوگ آپ کے اخلاق اور کردار کے گرویدہ تھے۔ آپ کے مریدین آپ کی دینی، علمی اور معاشرتی خدمات کے آج بھی معترف ہیں۔ آپ نے 1988ء میں وفات پائی اور تانیا سیداں میں مدفون ہیں۔ آپ کی اولاد نرینہ میں تین بیٹے ہیں سید علی حسین شاہ ہمدانی، سید خادم حسین شاہ ہمدانی اور سید عابد حسین شاہ ہمدانی۔ (1) سید علی حسین شاہ ہمدانی کی اولاد میں 4 بیٹے ہیں جن کے اسماء یہ ہیں سید الطاف ہمدانی (آرمی ریٹائرڈ) جب کے سید مقبول ہمدانی، سید مشتاق ہمدانی اور سید اشفاق ہمدانی سعودی عرب میں مقیم ہیں۔ (2) سید خادم حسین شاہ ہمدانی (سعودی بزنس مین) آپ کی اولاد میں سید افتخار حسین شاہ ہمدانی، سید توقیر ہمدانی، سید ساجد ہمدانی اور شہزاد ہمدانی شامل ہیں۔ (3) سید عابد حسین ہمدانی (ریٹائرڈ آرمی) آپ کی اولاد میں سے سید توحید حسین شاہ، سید طاہر ہمدانی، سید دانیال ہمدانی، سید کاشان ہمدانی اور سید ارسلان ہمدانی شامل ہیں۔ سید توحید حسین شاہ حال ٹوب میں مقیم ہیں اور محکمہ تعلیم آزاد کشمیر میں ٹیچر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ توحید حسین شاہ کے 2 بیٹے ہیں سید مرتجز حسین ہمدانی اور سید اشہل عباس ہمدانی۔

حصہ دھم

خاندان سادات ہمدانیہ کی دورِ حاضر کی مشہور شخصیات

میجر جنرل سید مجتبیٰ حسن ہمدانی (راہنہ سادات ضلع چکوال)

خاندان سادات الاشراف الحسینیہ ہمدانیہ کے واحد جنرل سید مجتبیٰ حسن ہمدانی صاحب کا تعلق ضلع چکوال کے سب سے بڑے ہمدانی گاؤں راہنہ سادات سے ہے۔ آپ کے والد گرامی سید گل حسین شاہ ہمدانی ابن سید امام شاہ ہمدانی کوئٹہ پولیس میں افسر تھے۔ آپ نے پاکستان آرمی میں بطور آفیسر شمولیت اختیار کی اور اپنی پیشہ وارانہ مہارت کی بدولت ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے پاکستان آرمی کے اعلیٰ عہدے میجر جنرل رینک تک ترقی پائی اور پھر اسی عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کو اور سادات ہمدانیہ راہنہ سادات کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس خانوادہ میں پہلا و واحد جرنیل ہے۔ پاکستان آرمی میں ہمدانی سادات افسران اور بھی بہت ہیں لیکن زیادہ تر کرنل یا بریگیڈیئر کے عہدے تک ہی سروس کر سکے۔ جنرل صاحب اعلیٰ عہدیدار ہونے باوجود گاہے بگاہے اپنے گاؤں تشریف لاتے ہیں اور اپنے عزیز و اقارب کے دکھ سکھ میں طور پر شریک ہوتے ہیں۔ اپنے بزرگان کی قبور کی زیارتیں بھی کرتے ہیں۔ جنرل صاحب حال مقیم راولپنڈی ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل سے چار فرزند لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر سید بابر حسن ہمدانی، لیفٹیننٹ کرنل سید عدیل حسن ہمدانی، ڈاکٹر سید محمد علی حسن ہمدانی اور سید محمد گل حسن ہمدانی مذکور ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر سید بابر حسن ہمدانی صاحب پاکستان آرمی میڈیکل کور سے وابستہ ہیں اور ان دنوں سعودی عرب میں اپنی پیشہ ورانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جبکہ سید عدیل حسن ہمدانی پاکستان آرمی میں لیفٹیننٹ کرنل رینک کے آفیسر ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد علی حسن ہمدانی صاحب ماہر امراض قلب ہیں۔ خداوند متعال محمد و آل محمد علیہ السلام کے صدقے اس خانوادے پر اپنے فضل کرم کی برسات فرمائے اور مزید ترقی و عزت عطا فرمائے۔ آمین

بحوالہ: باوا سید ریاض الحسن شاہ ہمدانی آف راہنہ سادات چکوال

سید طاہر رضا ہمدانی (سیکرٹری صوبائی محتسب پنجاب)۔سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب

جناب سید طاہر رضا ہمدانی کا آبائی تعلق سادات ہمدانیہ کے مشہور قصبے جلالپور سیداں ضلع خوشاب کے دینی، علمی و روحانی خانوادے سے ہے۔آپ مشہور ولی کامل قطب الاقطاب حضرت سخی سید جلال شاہ ہمدانیؒ کے فرزند حضرت سخی سید گل پیر شاہ ہمدانیؒ کی اولاد میں سے ہیں۔آپ جلالپور سیداں کے پہلے اعلیٰ سرکاری عہدیدار (بیوروکریٹ) ہیں۔آپ گورنمنٹ آف پنجاب میں ای ڈی او، سیکرٹری سیاحت، سیکرٹری جنگلات، ڈی جی وائلڈ لائف، سیکرٹری اسپیشل ایجوکیشن، ڈی جی انڈسٹریز بھی رہ چکے ہیں اور آج کل سیکرٹری صوبائی محتسب پنجاب تعینات ہیں۔آپ انتہائی سادہ مزاج، مشفق اور ملنسار شخصیت کے مالک ہیں، برادری و خاندان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔خداوند متعال مزید عزت، شہرت و بلندی سے نوازے۔آمین

الحاج زوار کیپٹن (ر) سید علی اصغر شاہ ہمدانی (صدر تنظیم سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول)

پاکستان بھر و سادات ہمدانیہ و دیگر سادات میں مقبول بزرگ کیپٹن سید علی اصغر شاہ ہمدانی مئی 1938ء میں سید لطیف شاہ ہمدانی کے گھر دندہ شاہ بلاول میں متولد ہوئے۔ 1955ء میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ترقی کرتے ہوئے صوبیدار میجر کے عہدے تک پہنچے۔ 1971ء کی جنگ میں ایسٹ پاکستان میں 3 سال قید رہے۔ 2 اگست 1984ء میں تین سال کے ڈیپوٹیشن پر سعودی عرب میں رہے۔اس کے بعد واپس آکر کمیشن اپلائی کیا۔اور اسٹیشن ورکشاپ اٹک میں 10 سال تک بطور او آئی سی رہے۔ 1987ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔اور تاحیات یونین کونسل ویلفیئر آفیسر مقرر ہوئے۔دندہ شاہ بلاول 15 اپریل 1980 کو امام بارگاہ قصر ابوطالب علیہ السلام کی بنیاد کیپٹن صاحب کے چچازاد بھائی رسالدار سید عاشق حسین شاہ ہمدانی مرحوم کیپٹن نے رکھی۔اور باقاعدہ دندہ شاہ بلاول میں مجالس وجلوس کا انعقاد شروع ہوا۔ریٹائرمنٹ کے بعد آپ سید عاشق حسین شاہ کی وفات کے بعد 1996ء سے امام بارگاہ کے متولی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ وہ خوش نصیب سید ہیں جن کو اپنی عمر میں 87 عمرے۔ 3 حج۔اور 2 بار زیارات نصیب ہوئیں۔نومبر 1995ء میں منعقد ہونے والی انٹرنیشنل شاہ ہمدانؒ کانفرنس میں آپ کا بڑا کردار ہے۔آپ نے گھر گھر جا کر سادات کو اکٹھا کیا۔دندہ شاہ بلاول کی سادات برادری کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔اور ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی کے سنگ کانفرنس کو کامیاب کروایا۔آپ روز اول سے ہمدانی خاندان کے اتحاد کے داعی رہے ہیں اور آپ کی انہی کاوشوں کی بدولت سادات برادری نے آپ کو دندہ شاہ بلاول سادات تنظیم کا صدر نامزد کیا۔فروغ عزاداری ومجالس امام حسینؑ میں آپ کا دندہ شاہ بلاول میں بہت اہم کردار ہیں۔سادات ہمدانیہ سے محبت اور دیگر سادات سے محبت کی وجہ سے ملک بھر میں آپ مشہور ہیں۔ بلند اخلاق، شائستہ لہجہ اور نسبی شرافت آپ کی پہچان ہے۔آپ بزرگی کے عالم میں سادات ہمدانیہ کی خدمت جاری رکھے ہوئے اور فروغ ولا وعزاء میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

بریگیڈئیر (ر) سید افتخار حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ)

بریگیڈئیر سید افتخار حسین شاہ ہمدانی ابن میجر سید تصدق حسین ہمدانی کا تعلق سادات ہمدانیہ چینجی تلہ گنگ سے ہے۔ آپ کا نسبی تعلق سلطان الاولیاء حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کے فرزند حضرت سخی سید شاہ قطب الدین ہمدانیؒ (مدفون دندہ شاہ بلاول) سے ہے۔ آپ کے والد گرامی میجر سید تصدق حسین شاہ ہمدانی ابن سید قلم شاہ ہمدانی پاکستان آرمی میں میجر تھے اور بہت سے مقامات پر پاکستان و پاک فوج کی نمائندگی کی۔ جنرل ایوب خان کے ساتھ منسلک رہے۔ مشرقی پاکستان میں بھی اپنی خدمات سرانجام دیں اور بعد از سیکرٹری سولجر بورڈ اٹک بھی رہے۔ بریگیڈئیر سید افتخار حسین صاحب نے بطور سیکنڈ لیفٹننٹ پاکستان آرمی میں شمولیت اختیار کی۔ دوران سروس اپنی قابلیت و محنت کی بدولت ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے بریگیڈیر رینک پر فائز ہوئے۔ آپ نے 1971ء میں گلف وار اور صومالیہ جیسے مقامات پر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ملک پاکستان و پاک فوج کی نمائندگی کی۔ آپ سادات ہمدانیہ کا فخر ہیں۔ آپ کی رہائش تلہ گنگ بنگلہ نور شاہ اور راولپنڈی سٹی میں ہے۔ اپنے خاندان کی دکھ سکھ میں شرکت کرتے ہیں۔ اپنے بزرگان سے عقیدت سمیت ان کے مزارات مبارک کی زیارت بھی کرتے ہیں۔ آپ کے فرزند سید مجتبیٰ حیدر ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ پچھلے بارہ سال سے کارپوریٹ سیکٹر سے منسلک ہیں۔ بہت خوش اخلاق نوجوان ہیں۔ اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے اپنے حلقہ احباب میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو ہر کسی کی رہنمائی کرتے ہیں۔

بحوالہ: سید مجتبیٰ حیدر ہمدانی (تلہ گنگ)

بریگیڈئیر (ر) سید سجاد حسین ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

مشہور و معروف شخصیت سینئر ملٹری آفیسر بریگیڈئیر سید سجاد حسین شاہ ہمدانی صاحب کا آبائی تعلق جلالپور سیداں ضلع خوشاب سے ہے۔ اپنے خاندان میں پہلے فرد ہیں جو بریگیڈئیر رینک تک پہنچے۔ آپ نے بطور کمیشنڈ آفیسر پاکستان آرمی سگنل کور سے اپنی سروس کا آغاز کیا۔ دوران سروس مختلف مقامات پر تعینات رہے اور اپنی قابلیت و عمدہ کارکردگی کی بدولت ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے پاکستان آرمی کے اعلیٰ عہدے بریگیڈئیر رینک پر فائز ہوئے اور پھر اسی رینک سے اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے پر سبکدوش ہوئے۔ آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ کینیڈا منتقل ہوگئے۔ کینیڈا سے واپسی پر نادرہ میں ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے اور مختلف علاقوں بشمول کوئٹہ، ملتان میں خدمات سرانجام دیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آج کل اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

کمانڈر سید سبطین شاہ ہمدانی (جھالہ میر وال ڈھڈ یال ضلع چکوال)

کمانڈر سید سبطین شاہ ہمدانی صاحب کا آبائی تعلق جھالہ میروال نزد ڈھڈ یال ضلع چکوال سے ہے۔آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز پاکستان نیوی میں بطور کمیشنڈ آفیسر شروع کیا۔اپنی قابلیت و پروفیشنل کارکردگی کی بناء پرترقی کی منازل طے کرتے ہوئے پاکستان نیوی میں کمانڈرتک ترقی پائی ۔ اور اسی عہدے سے اپنی سروس مکمل کرکے سبکدوش ہوئے ۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے چکری راولپنڈی کے قریب وسیع اراضی پر مشتمل کیڈٹ کالج کا سنگ بنیا درکھا۔جس میں راولپنڈی سمیت ملک بھر سے بچے زیر تعلیم ہیں ۔ غریب پرور،خوش اخلاق وملنسار آفیسر ہیں۔اپنے ہمدانی خاندان سمیت دیگرغریب غربا کی مدد بھی کرتے ہیں۔اپنے بزرگان واجداد کے حالات وواقعات کے امین و پاسدار ہیں۔کیڈٹ کالج چکری کے قیام سے علاقہ راولپنڈی کے مضافاتی علاقہ جات اعلیٰ و بہترین معیاری تعلیم سے منور ہوئے اوراہل علاقہ کمانڈرصاحب کو دعائیں دیتے ظ۔خداوندمتعال کمانڈرسید سبطین ہمدانی صاحب کی علمی کاوشوں کی بدولت انہیں اجرعظیم عطاءفرمائے۔آمین

کرنل (ر) سید نصیر عالم ہمدانی بن کرنل سید شہزادہ عالم ہمدانی (ڈھڈ یال ضلع چکوال)

کرنل سید نصیر عالم ہمدانی 1951ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کا مرحلہ والدصاحب کی رفاقت میں مختلف ڈیوٹی اسٹیشنز پر حاصل کی اورانٹرمیڈیٹ کاامتحان گورڈن کالج راولپنڈی سے پاس کیا۔آپ نے پاک آرمی میں کمیشن حاصل کیااور 1975ء سے ریگولر کمیشنڈ آفیسر آرمرڈ کورسے سروس کا آغاز کیا۔سروسز کی ترقی کا یہ مرحلہ آپ کوکرنل کے عہدے تک لے گیا۔لیکن بدقسمتی سے آپ کو عارضہ قلب لاحق ہوگیااور آپ اپنی سروس جاری نہ رکھ سکے۔1999ء میں آپ میڈیکل بورڈ کی سفارش پرریٹائرڈ ہوگئے۔آپ ایک نڈر،بہادرآفیسر،بات کے سچے،لگن کے پکے اورمخلص انسان ہیں۔دینی جذبہ اورعزاداری سید الشہداء امام حسینؑ آپ کے خون میں کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی ہے۔اپنے بڑے بھائی بریگیڈیئر خورشید عالم مرحوم کی وفات کے بعد انجمن حیدریہ ڈھڈ یال اورامور امام بارگاہ ومسجد سادات کے منتظم اعلیٰ ہیں۔اللہ پاک سے ان کی درازی عمراورصحت کاملہ کی دعا ہے۔

بحوالہ: باواسید حسن عباس ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال چکوال

کرنل (ر) سید اکرام حسین ہمدانی صاحب (سادات ہمدانیہ راہنہ سادات چکوال)

کرنل سید اکرام حسین ہمدانی ضلع چکوال کے علاقے نگری باباسخی سید محمد حسین شاہ ہمدانی نوریؒ حضوری راہنہ سادات میں میجر سید منظور حسین شاہ ہمدانی ہاں تولد ہوئے۔اپنی تعلیم مکمل کرنے بعد پاکستان آرمی میں سیکنڈ لیفٹننٹ شمولیت اختیار کی۔ دوران سروس مختلف مقامات پر پوسٹنگ رہی۔اپنی محکمانہ کارکردگی کی بدولت کرنل رینک پر پرموٹ ہوئے۔اپنی سروس کی دوران این ایل آئی یونٹ

کو کمانڈ کیا۔اور کارگل کے محاذ پر اپنے جوانوں سے ساتھ مل کر دشمن سے بھر پور مقابلہ کیا۔اور اللہ پاک فضل و کرم سے کارگل وار سے غازی بن کر لوٹے۔آپ کی بیسک یونٹ پنجاب رجمنٹ ہے۔ 2007ء میں بطور کرنل ریٹائرڈ ہوئے۔آج کل راولپنڈی میں ریٹارڈمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔خوش اخلاق و عمدہ اخلاق و کردار کے مالک آفیسر ہیں۔اپنے عزیز اقرباء کے دکھ درد غمی خوشی میں مناسب طور پر شرکت کرتے ہیں۔گاہے بگاہے اپنے بزرگان کی قبور کی زیارت بھی کرتے ہیں۔اپنے علاقے کے لوگوں کے ساتھ مدد و تعاون بھی کرتے ہیں۔

بحوالہ: باوا سید ریاض الحسن ہمدانی آف راہنہ سادات چکوال

کرنل (ر) سید شاہد عباس ہمدانی بن سید الطاف حسین شاہ ہمدانی (قادر پور ہمدانیہ)

کرنل سید شاہد عباس ہمدانی 1951ء میں پیدا ہوئے۔پرائمری تک تعلیم اپنے آبائی گاؤں قادر پور سے حاصل کی۔میٹرک گورنمنٹ نمبر 1 ہائی سکول ایبٹ آباد سے کیا۔ایف ایس سی بھی گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج ایبٹ آباد سے ہی کیا۔بی اے گورنمنٹ کالج تلہ گنگ سے کی اور نومبر 1972ء میں جنٹل مین کیڈٹ بن کے پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول 50 لانگ کورس کے ساتھ شامل ہوئے۔پاسنگ آؤٹ کے بعد FF کی مایا ناز یونٹ FF 34 رجمنٹ میں سیکنڈ لیفٹیننٹ جوائن کیا۔آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ 17 سال بعد اسی یونٹ کو سیالکوٹ میں ھی کمانڈ کیا۔سروس کے دوران پاکستان رینجرز میں بطور ونگ کمانڈر anti decoit force کو سندھ میں کمانڈ کیا اور بہت سے نامی گرامی ڈاکو جن کے سر پر لاکھوں کا انعام تھا، کو مقابلے میں ہلاک کیا جن میں حسن چانڈیو صدیق کتری وغیرہ شامل ہیں۔اس کے بعد نیشنل ڈیفنس کالج میں کمانڈنٹ کے سٹاف آفیسر رہے اور اس کے بعد PMA کاکول میں بٹالین کمانڈر رہے اور پھر بہاولپور کور ہیڈکوارٹر میں کرنل ایڈمنسٹریشن کے عہدے پر فائز رہے اور آخر میں کمانڈر ملٹری فیملی ری ہیبلی ٹیشن آفیسر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ریٹائرمنٹ کے بعد Mari petroleum میں منیجر ایڈمنسٹریشن کی خدمات سر انجام دیں اور علاقے کے بہت سے لوگوں کو آپ نے نوکریوں سے بھی مستفید کیا۔آپ کے 4 دو فرزند اور دو دختران ہیں۔آپ کا بڑا بیٹا PIA میں بطور پائلٹ فرسٹ آفیسر ہے جبکہ دوسرا بیٹا آرمی میں میجر ہے۔آپ قادر پور کے پہلے کمیشنڈ آفیسر ہیں اور 37 سال بعد آپ کے چھوٹے بیٹے نے کمیشن حاصل کیا۔آپ علاقے کے فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے ہیں اور علاقہ کے لوگ ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

سید خالد محمود ہمدانی (سی پی او راولپنڈی)۔۔۔سادات ہمدانیہ ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ

آپ ہمدانی والا کی بہت اہم شخصیت ہیں۔آپ بہت قابل اور محنتی انسان ہیں۔آپ ہر دل عزیز، مہربان اور شفیق انسان ہیں۔آپ نے سی ایس ایس کا امتحان پاس کیا اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ضلع اٹک بھی رہ چکے ہیں۔آپ اپنے والدین اور بزرگوں کی

بہت عزت کرتے ہیں ,بہت مہمان نواز ہیں اور آپ کے پاس اگر کوئی سائل کسی کام کیلئے چلا جائے تو اس کا جائز کام ضرور کرتے ہیں۔ دوران سروس جب ڈی پی او اٹک تعینات تھے۔تو وہاں موجود اپنے ہمدانی خاندان کے لوگوں سے بھرپور روابطہ قائم کیے۔ان کی غمی خوشی میں شرکت کرتے تھے۔ضلع اٹک میں آپ نے اپنی تعیناتی کے دوران ہزاروں لوگوں کے مسائل کو حل کیا۔اور اٹک شہر میں ہر مظلوم بے کس کی دادرسی کی۔آپ کی دیانت،شرافت اور کارکردگی کی بنیاد پر پورے اہلیان اٹک نے سراہا اور جب آپ کی اٹک سے پوسٹنگ ہوئی تو ہر آنکھ اشکبار تھی۔آپ کو محکمہ پولیس اٹک و اٹک کی دیگر عوام کی جانب سے بھرپور پذیرائی ملی۔اور آپ کو شاندار طریقے سے ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔جس کا ثبوت سوشل میڈیا کے مختلف اکاونٹس پر موجود ہے۔آپ نے نہ صرف اپنے پروفیشن بلکہ پنجاب پولیس سمیت ہمدانی خاندان کا نام روشن کیا۔اسی بنا پر آپ کا چرچا زبان زدِعام ہے۔آپ سادات ہمدانیہ اور پنجاب پولیس کا فخر ہیں۔

میجر سید ذیشان زاہد ہمدانی (سادات ہمدانیہ پنن وال،جہلم)

سید ذیشان زاہد ہمدانی پاکستان آرمی میں بطور میجر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کا آبائی تعلق پنن وال جہلم سے ہے جبکہ رہائش لاہور میں ہے۔آپ سخی شاہ عبداللہ ہمدانیؒ بن سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ کے پوتے سخی سید شاہ میراں ہمدانیؒ (مزار مبارک پنن وال تحصیل پنڈ دادن خان جہلم) کی اولاد میں سے ہیں۔آپ کا خاندان دینی و دنیاوی لحاظ سے اپنے منفرد پہچان رکھتا ہے۔آپ نہایت ملنسار،شفیق،با اخلاق،دلدادہ شخصیت کے مالک ہیں۔اپنے خاندان کے بزرگان وسادات ہمدانیہ سے گہرا انس ومحبت رکھتے ہیں ۔اپنے ہمدانی خاندان کی فلاح و بہبود میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔میجر سید ذیشان زاہد ہمدانی صاحب اس وقت سندھ رینجرز میں بطور سنیئر ایجوکیشن آفیسر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کی جانب سے مرتب کی جانے والی ہمدانی ٹیلی فون ڈائریکٹری کو آپ نے سب سے پہلے (100 کی تعداد میں) چھپوا کر پورے ملک میں تقسیم کروائی۔جس سے ہمدانی سادات میں باہمی روابطہ میں تیزی آئی۔

کیپٹن سید عباس سفیر الحسن ہمدانی (فرسٹ پائلٹ آفیسر خاندان سادات ہمدانیہ)

آپ خاندان سادات ہمدانیہ کے پہلے پائلٹ ہیں۔اور کافی عرصے سے انٹرنیشنل فلائیٹس سے وابستہ ہیں۔ملکی وغیر ملکی لیول کی نامور شخصیت ہیں۔آپ کا آبائی تعلق جابہ ضلع خوشاب سے ہے۔جبکہ آپ راولپنڈی کے رہائشی ہیں۔خاندان سادات ہمدانیہ کا ملک و بیرون ممالک میں نام روشن کیے ہوئے ہیں۔کچھ دن قبل پرموٹ ہو کر بوئنگ 777 فلائیٹ کے کپتان مقرر ہوئے۔

کیپٹن سید صولت عباس ہمدانی (تلہ گنگ)

عالمی سطح وملکی سطح پر سادات ہمدانیہ خاندان کی پہچان بننے والے پائلٹ آفیسر سید صولت عباس ہمدانی ملتان میں کرنل سید شاہد عباس ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ سید صولت عباس کا آبائی تعلق قادر پور سے ہے۔ آپ کے والد سید شاہد عباس ہمدانی آرمی سے کرنل ریٹائرڈ ہیں۔ آپ اچھے اخلاق، اعلیٰ تعلیم یافتہ، معتدل مزاج شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ نے اکیڈمی سے انٹرنیشنل فلائنگ کا سرٹیفکیٹ لیا اور 2009ء میں پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن سے وابستہ ہوئے۔ مختلف ممالک میں بطور پائلٹ پروازیں کی۔ موجودہ وقت میں ایئر بس A320 میں فرسٹ پائلٹ آفیسر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سید صولت عباس ہمدانی سادات ہمدانیہ کے دوسرے فرد ہیں جو پائلٹ ہیں، آپ سے پہلے جابہ (ضلع خوشاب) سے سادات ہمدانیہ کے کیپٹن عباس سفیر الحسن ہمدانی پائلٹ آفیسر ہیں۔ مصروف ترین شخصیت ہونے کے باوجود مختلف پلیٹ فارمز پر موجود ہمدانی گروپس میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ہمدانی سادات کے باہم روابط کے خواہاں ہیں۔ آپ کا شماران سادات میں ہوتا ہے جو اپنے نظریات کے علاوہ دوسرے نظریات کے حامل سادات کا احترام کرتے ہیں۔ آپ پاکستان بھر وبیرون ممالک میں اپنے شعبے میں اپنے ہمدانی خاندان کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا سید شاہ عبد المالک ہمدانی صاحب (دربار عالیہ سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاولؒ)

قبلہ بابا جی حضرت شاہ عبد المالک صاحب سادہ، درویش، پابند شریعت و عالم دین بزرگ ہیں۔ عابد شب صاحب کشف و اسرار اور اچھے بہترین عالم دین کے ساتھ ہی عامل بھی ہیں۔ آپ خاندان سادات ہمدانیہ کی اہم بااثر وروحانی وفیصلہ ساز شخصیت ہیں۔ آپ جامع مسجد دربار شریف میں نماز جمعہ بھی پڑھاتے ہیں۔

دور حاضر میں اپنے اسلاف کی روایات کے امین ہیں۔ ساری زندگی عاجزی سادگی وانکساری میں گزاری۔ آپ پابند شریعت محمدی ﷺ اور شریعت کی پابندی کا ہمیشہ درس دیتے ہیں۔ نظریاتی طور پر آپ مواحد ہیں۔ لیکن سب سے بڑی اور اہم بات کہ آپ اتحاد بین المسلمین کے داعی وختم نبوت کے پاسبان ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں موجود ہے۔ علاقہ چکڑالہ لاوہ۔ دندہ۔ کوٹ قاضی۔ دربٹہ۔ ٹمن۔ میانوالی کے مختلف علاقہ جات سمیت دیگر کئی علاقوں پر مشتمل ایک وسیع حلقہ ارادت رکھتے ہیں۔ عوام الناس کے علاوہ بڑے بڑے نامور علما ومفتیان کرام بھی آپ کے عقیدت مند ہیں۔ آپ کا آستانہ تشنگان علم وخدا کی مخلوق کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ آپ اپنے جد کا فیضان سیرت محمد مصطفیٰؐ کو معیار بناتے ہوئے لوگوں کی اصلاح میں مصروف عمل ہیں۔ قبلہ بابا جی بلا تفریقِ مسلک اپنے خاندان کے فرد یا عوام الناس سے ملتے ہیں۔ اوران کی غمی وخوشی کی تقریبات میں شرکت کرتے ہیں۔ خاندان سادات ہمدانیہ پر اللہ کریم نے خصوصی شفقت فرمائی۔ الحمد للہ اس خاندان میں بزرگی ابھی تک قائم ودائم چلتی آ رہی ہے۔ جس کا عملی نمونہ حضرت شاہ عبد المالک ہمدانی صاحب کی زندگی ہے۔ آپ کی زندگی ہمیشہ ریاکاری، نمود ونمائش، ڈھول تاپے اور ہر قسم کے خرافات سے پاک ہے۔

حضرت علامہ پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی مدظلہ (جامعہ قمر الاسلام کراچی)

داعی شریعت وطریقت، عظمت ملت، محبوب المشائخ، سبط شاہ ہمدان حضرت علامہ پیر سید ابوالازہر عظمت علی شاہ ہمدانی سادات ہمدانیہ کے روشن چراغ ہی نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کی ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت ہیں۔ آپ کی عظمت وفضلیت کی ایک بڑی شہادت یہ ہے کہ حضور ضیاالامت قدس سرہ جیسی شخصیت نے آپ کو عظمت دین وملت کے خطاب سے نوازا۔ رب ذوالجلال نے آپ کو حسبی نسبی سعادتوں سے اور عظمتوں سے نوازا۔ آپ کا سلسہلہ نسب والد محترم کی طرف سے امام زادہ حسین الاصغر بن امام سجاد علیہ السلام سے جبکہ والدہ کی طرف سے حضرت غوث اعظم سرکارؒ سے امام حسن مجتبیٰؑ سے جاملتا ہے۔ آپ نجیب الطرفین حسنی حسینی سید ہیں۔ آپ کے دادا حضرت علامہ سید چراغ شاہ ہمدانی جید عالم شریعت، عارف طریقت، زاہد متقی، دائم الذاکر قائم اللیل بزرگ تھے۔ اس بنا پر ان کو چراغ دین وملت کا اعزاز حاصل تھا۔ ان کا حلقہ ارادت پنجاب کے علاوہ کوہاٹ میں مشرق کی جانب خوشحال گڑھ تک۔ مغرب کی جانب پارہ چنار افغانستان کی سرحد تک اور جنوب کی ٹیری۔ کرک تک پھیلا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے دو بیٹوں سید یوسف شاہ اور سید امیر عالم شاہ کے ازدواجی رشتے خرما تو کوہاٹ کے گیلانی سادات میں کئے۔ سید یوسف شاہ حافظ قرآن اور عالم تھے۔ وہ دندہ شاہ بلاول سے میانوالہ اٹک منتقل ہو گئے تھے۔ سید عظمت علی شاہ اور سید فرید شاہ کی پیدائش میانوالہ میں ہوئی۔ سید یوسف شاہ کے وصال کے بعد ان کی اہلیہ اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ کوہاٹ چلی گئی تھی۔ فرید علی شاہ بچپن میں فوت ہوئے۔ سید عظمت شاہ صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنی والدہ اور نانی کے زیر سایہ حاصل کی۔ مڈل کے بعد ضیاء الامت پیر کرم شاہ صاحب الازہریؒ کے زیر سرپرستی علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ اور شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالویؒ سے شرف بیعت حاصل کیا۔ اپنے آبائے عظام کی روحانی امانتوں اور عظمتوں کے امین اور اس کے فیضان سے فیضیاب ہونے کے علاوہ حضرت خواجہ قمر سیالویؒ اور ضیاالامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تعلیم وتربیت اور بیعت اجازت کے ذریعے ان سے فیضاب ہو کر ان دو عظیم شخصیتوں کی سرپرستی اور نگرانی میں ان کی پیہم توجہات اور عنایات سے دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی کو اس شان سے پروان چڑھایا کہ وہ ہرسو ضوفشان مرکز علم وعرفان سے وسعت پذیر ہو کر ایک عالمی علمی وفلاحی تحریک پا چکی ہے جسکے فیض یافتگان ایشیا افریقا یورپ کے کثیر ممالک میں عظیم علمی دینی اصلاحی خدمات خوش اسلوبی سے انجام دے کر اپنی مادر علمی اور اپنے وطن عزیز کا نام روشن کر رہے ہیں۔ دارالعلوم قمر الاسلام کی اسناد کا الحاق مدینہ یونیورسٹی معادلہ یونیورسٹی سے ہو چکا ہے۔ اس کی دینی علمی اور رفاہی خدمات کا اعتراف رابطہ عالمی اسلامی موتمر العالم الاسلامی جیسی علمی سطح کی تنظیمیں کر چکی ہیں۔ علامہ سید عظمت علی شاہ ہمدانی قدس سرہ کی قیادت میں شاہ ہمدان انٹرنیشنل ٹرسٹ کا قیام ہوا۔ جو پاکستان سمیت ساؤتھ افریقہ میں بھی رجسٹرڈ ہے۔ جس کے تحت کراچی میں عرس سیدین کے علاوہ ملکی سطح پر مختلف النوع رفاہی خدمات کے ساتھ ساتھ ساؤتھ افریقہ میں بھی فلاحی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جس کے تحت سات سال سے عرس شاہ ہمدانؒ کے علاوہ رفاہی، سماجی اور علمی خدمات کا سلسلہ وسعت پذیر ہے۔ ساؤتھ افریقہ کے چیرمین جناب محمد ہمسو اری شاہ ہمدان کی مزار کولاب ختلان اور آپ کی خانقاہ معلیٰ کشمیر کی کی زیارت کی کر چکے ہیں۔ آپ دنیا بھر میں حضرت شاہ ہمدانؒ کے فیضان کے داعی ہیں۔ جناب ڈاکٹر سید آغا حسین ہمدانی مرحوم کی رفاقت اور مصاحبت میں 1986ء میں مظفرآباد آزاد کشمیر میں انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس اور 1993ء میں مری بھوربن میں شاہ ہمدان کانفرنس

کے انعقاد میں آپ کا مثالی کردار ہے نیز آپ کی سادات ہمدانیہ پاکستان کے صدر کی حیثیت سے ہمدانی سادات کو ملکی سطح پر یکجا متحد اور منظم میں آپ کی کوششیں قابل قدر اور لائق تحسین ہیں۔ پیرانہ سالی اور نقاہت وعلالت کے باوجود عظمت دین وملت دینی، ملی، رفاہی، علمی اور فلاحی خدمات میں شب وروز کوشاں ہیں۔ یہی آپ کی عظمت کی پہچان اور عظمت دین وملت کا ثبوت اور آئینہ دار ہیں۔ نوجوانان سادات ہمدانیہ کے لئے آپ کی عملی دینی شخصیت نمونہ ہے۔

پیر سید عاشق حسین شاہ ہمدانی نقشبندی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ میاں شریف چکوال)

پیر سید عاشق حسین شاہ صاحب شروع سے ہی خوش الحان آواز کے مالک تھے۔ پاکستان آرمی میں خطیب ومدرس کے فرائض سرانجام دیے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد والد صاحب کے ساتھ فروغ دین میں کوشاں رہے۔ دنیا کے کونے کونے میں میاں شریف اور سادات ہمدانیہ کا نام روشن کیا۔ آپ خواجہ معصوم ؒ موہری شریف سے دست بیعت ہوئے۔ مرشد کی آنکھ کا تارا بن کے رہے قبل از وفات خواجہ صاحب نے خلافت سے نوازا۔ پنجاب سے خیبر اور بیرون ممالک میں تبلیغ کی غرض سے دورے کیے۔ لاکھوں لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ بچپن سے ہی شریعت وصوم وصلوٰۃ کے پابند رہے۔ ہمیشہ سفید لباس میں رہے ہیں کسی نے قضا نماز کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ میں پیر غوث کا بیٹا ہوا اور میرا نام عاشق حسین ہے تب سے میری کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ آپ کا فرمان ہے کہ ولی کامل کا کرامت سے پہلے شریعت کا پابند ہونا ضروری ہے۔ پیر صاحب کی انتھک محنت کی بدولت پوری دنیا میں میاں شریف آستانے کا نام روشن ہے۔

فخرِ فُقرا قلندرِ دوراں مرشد سخی سیّد تجمل عباس ہمدانی جلالی قلندری بادشاہ

باوا سید تجمل عباس ہمدانی مارچ 1973ء میں سادات ہمدانیہ وسنال کے معروف صاحب کشف بزرگ باوا سید فدا حسین شاہ ہمدانی جلالی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا سید شہابل شاہ ہمدانی سرکار وسنال سے ہجرت کر کے موضع ٹھٹھی نور ضلع سرگودھا آباد ہوئے۔ آپ آٹھ کے قریب کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی تصانیف: امر اللہ۔ لسان اللہ۔ اثار اللہ۔ عدو اللہ۔ وجہ اللہ۔ ثار اللہ۔ اور عظمت آل رسول ﷺ ہیں۔ یہ کتب سلوک ومعرفت کا بہترین خزانہ ہیں۔ آپ نہایت سادہ مزاج، صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں۔ آپ نہ صرف عزادار حسینؑ ہیں بلکہ علمی وروحانی پیشوا بھی ہیں۔ آپ کے عقیدت مندوں کا شمار لاکھوں میں ہوتا ہے، اندرون ملک، سندھ، پنجاب سمیت اور بیرون ملک آپ کے مریدوں کا ایک وسیع حلقہ ہے۔ پنجاب بھر میں ماتمی حلقے آپ کی شمولیت کو اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔ آپ گوجرہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں بنت رسول ﷺ کا حرم بنوار ہے ہیں۔ آپ سرکار سادات سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ آپ مشن امام حسینؑ کے داعی وخادم ہیں۔ فروغ ولاء وعزاء میں آپ کا اپنا منفرد مقام ہے۔ آپ کئی مجالس وماتمی سنگتوں کے روحانی پیشوا ہیں اور ملک بھر میں آپ ہمدانی سادات کی پہچان ہیں۔ آپ سادات ہمدانیہ کی شان اور فخر ہیں۔ اللہ پاک آپ کو صحت وسلامتی والی زندگی

دے اور آپ کا سایہ سادات پر قائم و دائم رکھے۔ آمین

حضرت پیر سید محمد جابر علی شاہ ہمدانی (سجادہ و گدی نشین آستانہ عالیہ بھنگالی شریف)

پیر سید محمد جابر علی شاہ ہمدانی 7 جولائی 1980ء کو صاحب کشف بزرگ ولی سید عبداللہ شاہ ہمدانی کے گھر بھنگالی شریف میں تولد ہوئے۔ حلیم الطبع، کریم النفس اور گونا گو اوصاف حسنہ سے متصف ہیں۔ آپ نے ولایت و معرفت کی آغوش میں پرورش پائی۔ فقیر درویشی کا ماحول پایا۔ آپ بچپن ہی سے فقیرانہ مزاج رکھتے ہیں۔ معصومیت کی عمر میں ہی سجادہ نشینی کا بارگراں آپ کے کندھوں پر ڈال دیا گیا۔ آپ اپنی خداداد فہم و فراست سے اس عظیم مسند کی تمام ذمہ داریوں کو بطریق احسن نبھا رہے ہیں۔ حضرت پیر جابر علی شاہ ہمدانی کی عمر صرف 8 سال تھی جب آپ کو سجادہ نشینی کا منصب آپ کے والد ماجد غوث الزماں حضور سید محمد عبداللہ شاہ ہمدانی ؒ نے اپنی مرض الموت کے دنوں میں عنایت فرمایا۔ آپ اپنے والد ماجد کے ہو بہو نقش قدم پر حتی المقدور کوشاں ہیں۔ 2004ء میں عمرہ اور 2003ء میں حج کا فرض ادا کیا۔ اس کے علاوہ ایران و عراق کی مقدس زیارات کا بھی شرف حاصل ہے۔ ملک بھر میں آپ کے کثیر تعداد میں مرید ہیں اور بیرون ممالک میں بھی آپ کے مرید اور آپ کا آستانہ ہے۔ اکثر و بیشتر اپنے مریدین کی دعوت پر بیرون ممالک جاتے رہتے ہیں۔ جہاں آپ کے والد کے عرس کی تقریبات بھی منعقد ہوتی ہیں۔ موجودہ وقت میں آپ بھی صاحب کشف و کرامت سید ہیں۔ آپ کے آستانے سے ملک کے بڑے بڑے لوگ جڑے ہوئے ہیں۔ اور اس موجودہ دور میں سادات ہمدانیہ پاکستان کا سب سے بڑا آستانہ شمار ہوتا ہے۔

پیر سید مخدوم عباس محمد شاہ ہمدانی (آستانہ عالیہ بھنگالی شریف)

پیر سید مخدوم عباس محمد شاہ ہمدانی 20 جون 1977ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے عظیم دینی روحانی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ کو انتہائی پاکیزہ آغوش و ماحول میسر آیا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ماڈل اسکول بھیر رتیال حاصل کی۔ آستانہ عالیہ کے تمام انتظامی امور آپ سرانجام دیتے ہیں۔ آپ کی زیر نگرانی مختلف عنوانات پر تقاریب انعقاد ہوتی ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی و گدی نشین بنگالی شریف پیر جابر علی شاہ ہمدانی کی بیرون ملک مصروفیت کے دنوں میں آپ سجادہ نشینی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

پیر سید اجمل مبشر ہمدانی (سجادہ نشین دربار عالیہ میرا شریف راولپنڈی)

قبلہ پیر سید اجمل مبشر ہمدانی خوش الحان مقرر، خطیب، شعلہ بیان اور معروف شاعر و مبلغ اسلام شخصیت ہیں۔ آپ کی تقاریر و وعظ سے کافی غیر مسلم اسلام قبول کر چکے ہیں۔ جن میں زیادہ تعداد یورپی ممالک کے افراد کی ہے۔ آپ بااخلاق، شریف النفس، صاحب

شریعت وطریقت بزرگ ہیں۔اپنے بزرگان کے حالات وواقعات پر کتاب لکھ چکے ہیں۔آپ ایک بہترین مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورت ومیٹھی آواز کے بھی مالک ہیں۔آپ اپنے لکھے ہوئی عقیدت سے بھر پور نعتیں خود بھی پڑھتے ہیں۔اور ملک مشہور ومعروف نعت خواں بھی آپ کی نعتیں پڑھتے ہیں۔علم وادب کے ساتھ شعر گوئی میں بھی عبور حاصل ہے۔حلقہ مریدین کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہے۔جس میں پاکستان سمیت دیگر ممالک کے لوگ بھی شامل ہیں۔آپ نے کئی ممالک کے دورے کیے۔جن میں قابل ذکر بھارت ہے۔جہاں اجمیر شریف کے سجادگان نے خصوصاً آپ کو بلوایا اور آپ کی خطابت سے بہرہ مند ہوئے۔ملن جو،ہنس مکھ وسادات سے بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔اور شان جناب سیدہ زہرا کے بڑے مدح خواں ہیں۔

حضرت علامہ الحاج پیر سید سلطان علی شاہ ہمدانی (درالعلوم حنفیہ حسینیہ ہمدانیہ بھنگالی شریف)

الحاج پیر سید سلطان علی شاہ ہمدانی پیر طریقت، رہبر شریعت،خواجہ خواجگان حضرت پیر سید امام علی شاہ ہمدانی ؒ کے صاحبزادے ہیں۔جو آسمان ولایت کے درخشندہ ستارے اور گلستان ولایت کے نفیس پھول اور روحانی فیض کے عظیم قاسم تھے۔ حضرت پیر صاحب کی دینی گھرانے سے وابستگی اور والدین کی ابتدائی تربیت کی بدولت بچپن میں ہی آپ کا رجحان دین اسلام کی دینی تعلیم کے حصول پر مبزول تھا۔عصری تعلیم کے بعد آپ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف اور دارالعلوم رضویہ فیصل آباد سے دینی تعلیم سے فیضیاب ہوئے۔ سترہ برس کی عمر میں آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ملک وقوم کے لیے عسکری خدمات سے اس وقت کیا جب ہندوستان ستمبر 1965ء میں اچانک ہماری سرحدوں پر حملہ آور ہوا۔جنگ کے دوران آپ 24 بلوچ رجمنٹ میں شامل ہوئے جو اس وقت برکی سیکٹر لاہور میں تعینات تھی۔ملک کے دفاع میں آپ نے قابل ستائش کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔آپ اپنے اخلاق،ایمان ،محنت،بہادری اور فرض شناسی کی وجہ سے یونٹ میں ایک مثال تھے۔یونٹ کا ہر فرد آپ کی تعظیم کیا کرتا تھا۔عسکری فرائض کی دائیگی کے باوجود آپ نے اپنی عبادات میں کمی نہ آنے دی۔آپ نیک،صالح،صوم وصلوٰۃ کے پابند اور عابد شب بزرگ ہیں۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بھر پور حصہ لیا۔اور غازی کے لقب سے نوازے گئے۔دوران سروس ایک حادثے میں زخمی ہوئے اور میڈیکل بورڈ کے تحت ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنے بھائی پیر سید عبداللہ شاہ ہمدانیؒ کی اجازت سے بروز جمعرات 19 اپریل 1984ء کو ایک عظیم الشان درالعلوم حنفیہ حسنیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔جس میں بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کیا گیا۔ 1988ء میں بچیوں کے لیے بھی ایک مدرسہ کا قیام کیا۔جسے جامعہ غوثیہ للبنات کا نام دیا گیا۔اس وقت سینکڑوں بچے اور بچیاں اس مدرسے میں زیر تعلیم ہیں اور ہزاروں کے قریب حفاظ کرام وعلما کرام ملک کے کونے کونے میں پھیل کر دین اسلام کی ترویج کر رہے ہیں۔زیر تعلیم بچوں وبچیوں کے تعلیمی اخراجات،قیام سب فی سبیل اللہ ہے ۔اور ایک خاص بات کہ اس ادارہ نے سختی کے ساتھ چندہ جمع کرنے پر پابندی لگائی ہوئی ہے اور اس ادارے کے تمام اخراجات مریدین کے دیئے ہوئے عطیات اور نذرانوں سے پورے کیے جاتے ہیں۔حضرت پیر سید سلطان علی شاہ ہمدانی کی شب وروز محنت اور اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اس مدرسے نے وہ مقام پایا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔آپ عالم باعمل بزرگ ہیں۔صاحب کشف وکرامت بزرگ ہیں۔بلکہ یوں کہہ لیجیے کہ دور حاضر کے

باشریعت ولی ہیں ۔آپ نے ڈاکٹر آغا حسین ہمدانیؒ کی قیادت میں ہونے والی کانفرنس میں بھرپور کردار ادا کیا تھا۔ اپنے جد سید احمد شاہ بلاول ہمدانیؒ اور بابا شاہ اسحق ہمدانیؒ سے بے حد درجہ محبت وعقیدت رکھتے ہیں اور اکثر اہلیان سادات ہمدانیہ ڈھڈ یال کے مطابق رات کے وقت اپنے جد کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور کئی گھنٹے دربار شریف پر گزارتے ہیں ۔ باوا حسن عباس ہمدانی کے مطابق آپ اپنے جد کی قبر مبارک پر نوٹوں کی برسات کر دیتے ہیں، جب کوئی ڈھڈ یال کا سید دربار پر سلام کرنے جاتا ہے تو وہ یہ عمل دیکھ فوراً کہتا ہے کہ رات دربار شریف پر پیر سلطان شاہ تشریف لائے تھے۔ پیر سید سلطان علی شاہ ہمدانی کے ایک ہی فرزند ہیں جن کا نام حافظ پیر سید ساجد سلطان علی شاہ ہمدانی ہے۔آپ بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین متین کی خدمت میں پیش پیش ہیں، آپ کے زیر انتظام ایک جامعہ چہاری گوجر خان چل رہا ہے، آپ اچھے اخلاق وکردار کی مالک شخصیت ہیں ۔عرصہ دراز سے مختلف ہمدانی سادات کے پلیٹ فارم سے ایکٹو ہیں۔

احوال پیر سید اقرار حسین شاہ ہمدانی دارالعلوم حنفیہ حسینیہ ہمدانیہ بھنگالی شریف : حضرت پیر سید اقرار حسین شاہ ہمدانی غوث الزمان خواجہ خواجگان حضرت پیر سید امام علی شاہ ہمدانیؒ کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں ۔اعلیٰ اوصاف، اچھے اخلاق وکردار اور درویش صفت بزرگ ہیں ۔آپ بہت بڑے عاشق رسولؐ اور نبی کریمؐ کی نعت مبارک سننے کے شیدائی ہیں ۔عشق رسول ﷺ وعشق اہلبیتؑ کے دیوانے ہیں ۔حضور پاک ﷺ کے نعت خوانوں کے بہت خدمت گزار ہیں۔آپ سے قطب الاقطاب پیر سید عبداللہ ہمدانیؒ بہت محبت فرماتے تھے۔آپ قبلہ عبداللہ شاہ جی کے بہت ہی لاڈلے بھائی ہیں۔اور آپ کو قبلہ پیر صاحبؒ نے اپنی علالت پر صلالہ سے بلوایا اور پھر اپنی تیمارداری کا موقع دیا۔آپ سے قبلہ پیر سید سلطان علی شاہ ہمدانی کو بھی بہت انس ومحبت ہے۔آپ اپنے بھائی کے ساتھ مل کر دارالعلوم کے انتظام سنبھال رہے ہیں اور دارالعلوم کے بڑے معاون ہیں ۔آپ اپنی زندہ دلی، خوش اخلاقی اور درویشانہ طبیعت کی وجہ سے سادات عظام ومریدین میں بہت مقبول ہیں۔آپ سے جو بھی پہلی ملاقات کرتا ہے وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔سادات ہمدانیہ وسادات ڈھڈ یال بے حد تعظیم ومحبت کرتے ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید عبداللہ شاہ ہمدانی المعروف بھولے شاہ ہمدانی ہیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔جدید تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ عملی وسماجی شخصیت ہیں، اپنے والد محترم کی طرح دارالعلوم کی معاونت میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

الحاج قبلہ باباجی سید محمد شاہ ہمدانی حسینی بلاولی (سرپرست اعلا سادات ہمدانیہ رابطہ کونسل، دندہ شاہ بلاول، تلہ گنگ)

باباجی قبلہ سید محمد شاہ ہمدانی باباجی سید ہدایت شاہ ہمدانی کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ باباجی نے علوم دینیہ کو مکمل کرنے کے بعد کچھ عرصہ فورٹ عباس، اور فقیر والی میں گزارہ۔ بعد ازاں باباجی قبلہ لاہور مستقل طور پہ شفٹ ہو گئے، باباجی قبلہ ایک روحانی عامل بھی ہیں۔ روحانی علوم میں بھی کافی علم رکھتے ہیں۔ لاہور میں آپ نے داتا نگر، بادامی باغ، کو اپنا مسکن بنایا۔ لاہور میں خطابت بھی کرتے رہے اور اور ساتھ میں پنجاب سول سیکرٹریٹ میں ملازمت بھی کر لی۔ باباجی قبلہ ملتان کے ایک سیدزادے ولی سے سلسلہ نقشبند یہ میں بیعت ہیں اور آپ کو سلسلہ نقشبندیہ میں ان سے فیض بھی ملا ہوا ہے۔ باباجی کے مرید پاکستان بھر میں مختلف شہروں

اور دیہاتوں میں آباد ہیں۔اس کے علاوہ قبلہ باباجی کے مرید دوسرے ممالک میں بھی آباد ہیں۔جن میں امریکہ،کینیڈا،یوکے اور چند دوسرے ممالک میں بھی آباد ہیں۔باباجی قبلہ نے اب تک 2حج اور لاتعداد عمرے کیے ہوئے ہیں۔ہر سال باباجی قبلہ 2، 3مرتبہ عمرے کی ادائیگی کے لیے حجازِ مقدس کا سفر کرتے رہتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ کو ایران،عراق کی تمام زیارات مقدسہ پہ جانے کا بھی شرف حاصل ہے۔باباجی قبلہ اس کے علاوہ ہندوستان کا بھی سفر کر چکے ہیں اور وہاں پہ مشہور اولیاءاللہ کی بارگاہ میں حاضری لگا چکے ہیں۔باباجی کو ایک خاص مقام یہ بھی ملا ہے کہ اپنے بڑے جدامجد حضرت سید امیر کبیر علی ہمدانی علی ثانی کی درگاہ پہ کولاب تاجکستان حاضری لگا چکے ہیں اور وہاں پہ دربار کے متولی نے آپ کو حضرت سید امیر کبیر علی ہمدانی علی ثانی کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے بہت عزت سے نوازا۔اور آپ کو وہاں دربار شریف کی مسجد میں جماعت کروانے کو کہا اور آپ نے وہاں پہ جماعت کروائی۔آپ کو کولاب تاجکستان میں بہت عزت ملی۔باباجی قبلہ کا ملکی سطح پہ علماء ومشائخ میں ایک نام ہے جو کہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔باباجی قبلہ کا رمضان شریف کے علاوہ بھی روزے رکھنا معمول ہے۔اس کے علاوہ باباجی نفلی عبادت بہت کرتے ہیں۔باباجی کے وظائف میں شامل کتابیں اوراد فتحیہ اور دلائل خیرات و دیگر وظائف روز کا معمول ہے۔باباجی قبلہ اپنے آباؤ اجداد سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو ان کی اولاد میں سے ہونے پہ فخر محسوس کرتے ہیں۔

صاحبزادہ پیر محمد سراج الحق ہمدانی (آستانہ عالیہ لکھیوال شریف)

سرزمین لکھیوال شریف میں اب سادات ہمدانیہ کے روحانی فیض کا مرکز ومحور پیر طریقت رہبر رشد وہدایت آل نبی اولاد علی الحاج پیر سید محمد سراج الحق شاہ صاحب ہمدانی قادری ہیں۔آپ غوث زماں قطب دوراں امام الواصلین مرکز رشد وہدایت الحاج پیر سید احمد انور شاہ ہمدانی قادری کے ہاں ستمبر 1962ء میں پیدا ہوئے۔

آپ ابھی چھوٹی عمر مبارک میں تھے کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔آپ سیال شریف کے دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کے فارغ التحصیل فاضل ہیں۔آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ رشد وہدایت کو مزید آگے پھیلایا اور فیضان شاہ ہمدانؒ کو اپنے مریدین اور عقیدت مندوں میں تقسیم کیا۔آپ کے مریدین وعقیدت مند دوآبہ راوی چناب نگر اور دیگر علاقوں میں دور دراز تک پھیلے ہوئے۔آپ اکثر اوقات اپنے مریدین کی تربیت کی غرض سے مختلف شہروں میں دوروں پر رہتے ہیں۔آپ کی سرپرستی میں باقاعدہ سالانہ دوعرس مبارک منعقد ہوتے ہیں۔جن کی تقریبات میں مریدین وعقیدت مندوں کی کثیر تعداد موجود ہوتی ہے۔اس کے علاوہ ایک ماہانہ محفل ہر انگریزی مہینے کی یکم تاریخ کو آستانہ عالیہ قادریہ ہمدانیہ لکھیوال شریف (سرگودھا) میں آپ کی سرپرستی میں منعقد ہوتی ہے۔اس کے علاوہ ہر اسلامی مہینے کی 11 تاریخ کو بسلسلہ گیارویں شریف کی محفل زین آباد شریف ستیانہ روڈ فیصل آباد اور 12 ویں شریف کی محفل چنیوٹ شہر میں اپنے گھر پر منعقد ہوتی ہے۔ان محافل میں مریدین اور عقیدت مندوں کی کثیر تعداد شامل ہوتی ہے۔جس میں آپ اپنے مریدین کی روحانی تربیت فرماتے ہیں۔آپ نے اپنی پیری مریدی معاشرتی لحاظ سے ایک مصلح کا کردار بھی پورا نبھایا۔کئی بار خون ریزی پر تلے گروہوں میں صلح کروائی۔کئی گھرانوں کے نکاح وطلاق کے معاملات میں اجڑنے سے بچایا اور لڑائی جھگڑے

پر تلے گروہوں میں مصالحتی ثالث کا کردار ادا کر کے ان کی آپس میں صلح کروائی۔ خانوادہ سادات ہمدانیہ میں الحاج پیر سید محمد سراج الحق شاہ صاحب ہمدانی قادری ایک مثالی بزرگ و حقیقی مرشد ہیں آپ کئی بار حج و عمرہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اس کی علاوہ کئی اسلامی اور یورپین ممالک میں تبلیغ اور فیضان شاہ ہمدانؒ بانٹنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کی اولاد نرینہ تین ہیں۔ بڑے صاحبزادے کا نام سید علی زین العابدین شاہ ہمدانی قادری اور دوسرے صاحبزادے کا نام سید احمد فرحان شاہ ہمدانی قادری اور تیسرے صاحبزادے کا نام سید نعیم الحق شاہ ہمدانی قادری ہے۔ اللہ پاک خانوادہ شاہ ہمدانؒ کے اس چشم و چراغ کو ہمیشہ روشن رکھے اور ہم سب کو آپ کے فیض و برکات سے مستفید کرے اور آپ کے علم عمر اور عمل میں برکت نازل فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ سید علی رضا شاہ ہمدانی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ سید شاہ مراد ہمدانیؒ)

آپ دندہ شاہ بلاول میں سید محمد انور شاہ ہمدانی کے گھر 16 اپریل 1973ء کو بمطابق 12 ربیع الاول کو تولد ہوئے۔ دادا حضور ولی کامل حضرت عنایت شاہ صاحب نے نام علی رضا تجویز فرمایا۔ 1993ء میں حضرت محمد انور شاہ صاحب کے سجادہ نشین مقرر ہونے کے بعد ان کی معاونت کے لیے دندہ شاہ بلاول میں سکونت پذیر ہوئے اس کے ساتھ ہی آپ نے حضرت عنایت شاہ صاحب کی طرف سے دربار حضرت شاہ مرادؒ کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کی خطابت شروع کر دی اور دربار حضرت شاہ مرادؒ کے ولی عہد مقرر ہوئے۔ دربار عالیہ کے ولی عہد کی حیثیت سے خانقاہی معاملات میں والد بزرگوار کی معاونت میں انتہائی جانفشانی سے حصہ لیا۔ والد بزرگوار کے وصال کے بعد آپ سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت شاہ مرادؒ مقرر ہوئے اور مخلوق خدا کی دادرسی، روحانی سرپرستی اور علم شریعت و طریقت کی تشریح و ترویج کا بیڑا اٹھایا۔ آپ اپنے آباؤ اجداد اور اسلاف کی زندگیوں کا زندہ نمونہ ہیں۔ انتہائی متواضع اور منکسر المزاج شخصیت ہیں۔ آپ عالم باعمل ہیں اور اپنی گوناں گوں روحانی مصروفیات کے باوجود دربار شریف کی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ و عیدین میں مخلوق خدا کو پیغام حق سے روشناس کرانے کا کا سلسلہ کماحقہٗ نبھا رہے ہیں۔

سید میر احمد شاہ ہمدانی (جوائنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز راولپنڈی ڈویژن)

سید میر احمد شاہ ہمدانی صاحب ڈھوک فتح شاہ تلہ گنگ کی مشہور معروف شخصیت سید پھل پیر شاہ ہمدانی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ڈھوک فتح شاہ سے حاصل کی اور گورنمنٹ ڈگری کالج تلہ گنگ سے نمایاں پوزیشن پر بی اے کرنے کے بعد پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں بطور اسسٹنٹ رجسٹرار اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ آفیسر اور اب ڈویژنل جوائنٹ رجسٹرار کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔ خوش اخلاق مذہبی، روحانی و زندہ دل شخصیت کے مالک ہیں۔ فلاحی و رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اپنی برادری کے غم و خوشی میں برابر شریک ہوتے ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل میں ایک دختر دو فرزند سید منیب حیدر ہمدانی اور سید حسیب احمد ہمدانی مذکور ہیں۔

پیر سید اختر حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

پیر سید اختر حسین ہمدانی 1959ء میں ایک روحانی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والد گرامی سید اجمل شاہ ہمدانی بن سید غوث شاہ ہمدانی کی طرح خاندانی روایات کے امین و پاسدار ہیں۔ آپ کا آستانہ جوہر آباد میں ہے جہاں اکثر بیشتر مریدین کی اصلاح کے لیے محافل کا انعقاد کرواتے ہیں۔ شریف النفس، شریعت کے پابند پیر عظام میں سے ہیں۔ ایک وسیع حلقہ مریدین وعقیدت مند رکھتے ہیں۔ اپنے خاندان کی غمی وخوشی میں شریک ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم سے منور کیا۔ آپ کی اولاد میں ایک دختر اور تین فرزندان (ڈاکٹر سید شیر علی، ڈاکٹر سید دانیال علی، کیپٹن ڈاکٹر سید شانِ علی) مذکور ہیں۔ ڈاکٹر سید شیر علی ہمدانی 1989ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مینجمنٹ سائنسز میں پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے اور 2014ء سے غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد میں انچارج ایچ آر کے عہدے پر تعینات ہیں۔ آپ کی اولاد میں ایک دختر اور ایک فرزند (علی ابو تراب) مذکور ہے۔ ڈاکٹر سید دانیال علی ہمدانی 1994ء میں پیدا ہوئے۔ آپ پی ایچ ڈی الیکٹریکل انجینئرنگ ہیں اور 21019ء سے آسٹریلین ڈیفنس فورس اکیڈمی آسٹریلیا میں اسسٹنٹ پروفیسر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ کیپٹن ڈاکٹر سید شانِ علی ہمدانی 1996ء میں پیدا ہوئے۔ آپ مینجمنٹ سائنسز میں پی ایچ ڈی ہیں۔ 2021ء سے سکاٹ لینڈ (یوکے) میں سیکیورٹی سروسز انچارج کے عہدے پر تعینات ہیں۔

علامہ سید ذکی الحسن ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں/ چک 12 / 98ایل ضلع ساہیوال)

ممتاز عالم دین ومعلم علامہ سید ذکی الحسن ہمدانی 1957ء میں رسالدار سید نور زمان شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے بی ایس سی کیا اور ٹیچنگ کا کورس کر کے محکمہ تعلیم جوائن کیا اور ساہیوال کے ہائی اسکول میں بطور معلم تعینات ہوئے اور اسی اسکول سے بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ ایجوکیشن آفیسر بھی رہے۔ دینی اور دنیاوی علوم کی وجہ سے ایک بڑا حلقہ احباب رکھتے ہیں۔ ذکر آل محمدؐ اور مجالس عزاء میں مدعو کیے جاتے ہیں۔ آپ اعلیٰ اخلاق اور اچھے کردار کے مالک ہیں۔ اکثر وبیشتر دیگر مسالک ومکاتب فکر کے لوگ اپنے دینی پروگراموں میں مدعو کرتے ہیں اور آپ کی علمی صلاحیتوں سے فیضاب ہوتے ہیں۔

ابو علی سید اشتیاق حسین شاہ ہمدانی (فیصل آباد) بانی سادات ہمدانیہ رابطہ کونسل

سید اشتیاق حسین شاہ کی پیدائش 11 مئی 1969ء کو راولپنڈی میں ہوئی۔ آپ کے والد سید محبوب شاہ ہمدانی ملازمت کے سلسلہ میں 1981ء میں فیصل آباد تشریف لائے۔ اب اس خاندان نے فیصل آباد میں مستقل سکونت اختیار کر رکھی ہے۔ اس خاندان کا آبائی تعلق موضع سدوال ضلع چکوال سے ہے۔ اشتیاق حسین شاہ صاحب سادات ہمدانیہ کو اکٹھا کرنے، باہمی روابط اور جدِ امجد حضرت

امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کے حالات زندگی، سماجی، معاشی و معاشرتی خدمات اور آپ کی تصانیف کو سوشل میڈیا پر متعارف کروانے کے لئے کئی سال سے مسلسل کوشاں ہیں۔ اس ضمن میں فیس بک کے ساتھ ساتھ، واٹس ایپ پر بھی بہت فعال رہتے ہیں۔ آپ کا خاندان تعلیم یافتہ، دیندار/ مذہبی روایات کا پابند، صوم وصلوۃ اور شریعت وطریقت کا پاسدار ہے۔ معاشی طور پر خوشحال جبکہ ذریعہ معاش کاروبار، زمینداری اور نوکری ہے۔ سادات ہمدانیہ کو یکجا کرنے کے حوالے سے آپ نے کچھ سال قبل آل شاہ ہمدانؒ کے نام سے وٹس ایپ گروپ بنایا جس میں آپ نے پاکستان بھر سے ہمدانی سادات کو اکٹھا کیا۔ شاہ ہمدانؒ اور ان کی آل کی کرامات اور تذکرات کے حوالے سے کافی کام کیا۔ آپ ایک باعمل، باشریعت سید ہیں۔ کئی خوبیاں ہیں جو آپ کی شخصیت میں نکھار پیدا کرتی ہیں۔ ہمدانی سادات سے بڑی محبت گرمجوشی سے ملتے ہیں اور والہانہ عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ کتب بینی آپ کا خاص مشغلہ ہے، خاص طور پر حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی کتب میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ تصوف، تاریخ وجغرافیہ اور شاعری کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔

شجرہ: اشتیاق شاہ بن محبوب شاہ بن ولائیت شاہ بن مصطفی شاہ بن شاہ شہابل شہید بن غوث علی شاہ بن عالم شاہ بن بڑھا شاہ بن زمان شاہ بن فضل الرحمان شاہ بن شاہ داتا بن شاہ ابراہیم بن سلطان احمد شاہ بلاول نوری۔

پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی (سادات ہمدانیہ احمد آباد کھوتکہ ضلع خوشاب)

سید احمد سعید ہمدانی کئی کتابوں کے مصنف ہیں بالخصوص تصوف کے حوالے سے کافی طبع آزمائی کی ہے۔ اس ضمن میں پروفیسر ہمدانی صاحب کی کئی کتابیں ارباب فکر سے تحسین پا چکی ہیں۔ پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی کا تعلق نہ صرف سید امیر کبیر علی ہمدانیؒ کی اولاد سے ہے بلکہ وہ اپنے جد امجد کی روایات کے امین بھی ہیں۔ ہمدانی صاحب دور حاضر کے وسیع المطالعہ ومحقق، مصنف اور شارح بھی ہیں بلکہ ایک صوفی بھی ہیں جو وادی سون سکیسر کے قصبے نوشہرہ میں اپنا زیادہ تر وقت تصنیف، تالیف وصوفیانہ عبادت میں گزارتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے ایک عظیم وشان کام کیا کہ صوفیا کی مقبول کتاب عوارف المعارف از شہاب الدین سہروردیؒ کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ پچھلے چالیس سال سے اوڑھنا بچھونا تصوف ہے۔ 20 سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ حضرت سلطان باھوؒ پر لکھی گئی کتاب زیادہ مشہور ہوئی۔

آیت اللہ علامہ ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی، لاہور (میال، تلہ گنگ)

آیت اللہ ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی دورِ حاضر کے ایک ممتاز مذہبی محقق ہیں جو دین اور انسانی معاشرے کے بارے میں ایک منفرد سوچ رکھتے ہیں۔ معاشیات میں ایم اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1983ء میں آپ ایران چلے گئے جہاں 1990ء تک حوزہ علمیہ قم میں دینی تعلیم کے حصول میں مصروف رہے اور اپنے استادِ محترم ڈاکٹر محمد صادقی تہرانی سے سندِ اجتہاد حاصل کی۔ حوزہ علمیہ قم میں قیام کے دوران انہوں نے قرآن، حدیث اور فقہ کے علاوہ اسلامی فلسفہ، اسلامی معاشیات اور رومی، غزالی

اور فارابی کے نظریات کی بنیاد پر اسلامی نفسیات کا بھی تحقیقی مطالعہ کیا۔آپ متعدد کتب کے مترجم اور مؤلف ہیں،اس کے علاوہ اخبارات اور رسائل میں بھی مضامین لکھتے ہیں۔آپ پچیس سے زائد کتب کے مؤلف اور مترجم ہیں۔ان میں تفسیر سورہ محمد، تفسیر سورہ یٰسین، تفسیر سورہ توحید، مسئلہ شہادتِ ثالثہ، اور تحقیق مسائل تقلید زیادہ قابلِ ذکر ہیں۔ان کے قلمی کاموں میں سب سے اہم ترجمہ وتفسیر قرآنِ مجید ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ان کا ترجمہ قرآن قرآن مجید کا پیام رحمت کے نام سے شائع ہو چکا ہے جو اردو تراجم قرآن میں ایک منفرد انداز کا حامل ہیں۔اس کے علاوہ آپ پیناتھراپی، روحانی ونفسیاتی علاج و تربیت کے شعبوں میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔ 2004ء میں آپ نے انٹرنیشنل یونیورسٹی آف آلٹرنیٹو میڈیسن سری لنکا سے Healing Through Comunication with DNA کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھنے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔2006ء میں اسی یونیورسٹی کی سالانہ عالمی کانگریس میں بھی انہوں نے ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا۔آپ گزشتہ کئی سالوں سے انٹرنیشنل یونیورسٹی آف آلٹرنیٹو میڈیسن کے فورم سے Integrated wisdom for global peaceand health کے نظریے پر کام کر رہے ہیں جس کا مقصد دنیا کے سب مذاہب کی حکیمانہ تعلیمات کے اشتراک سے عالمی امن اور صحت کو فروغ دینا ہیں۔ 2011ء میں آپ کے استاد محترم آیت اللہ ڈاکٹر محمد صادقی تہرانی کا انتقال ہوا تو ان کے مقلدین کی ایک تعداد آپ کی تقلید میں آ گئی۔

کمشنر (ر) سید شوکت علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ تلہ گنگ ضلع چکوال)

آپ کا تعلق سادات ہمدانیہ کی شاخ کریم شاہال سے ہے۔آپ پاکستان بیوروکریسی کے ایماندار، فرض شناس آفیسر رہ چکے ہیں۔آپ نے اپنے دور سروس میں بہت تاریخی کام کیے جن کی مثال نہیں ملتی۔آپ نے مختلف اداروں میں فرائض سرانجام دیئے اور آپ کا شمار پاکستانی بیوروکریسی کے ایماندار فرض شناس اور ایڈمنسٹریشن امور کے ماہر آفیسرز میں ہوتا ہے۔محترم شاہ صاحب کے دور سروس میں ملتان، رحیم یار خان اور بہاولپور میں بے پناہ ترقی ہوئی، جس میں شاہ صاحب کی خصوصی دلچسپی شامل تھی۔آج بھی ان علاقوں کے لوگ آپ کی خدمت کے معترف ہیں۔آپ سابق کمشنر بہاولپور، ملتان کے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔اس کے علاوہ آپ ریونیو بورڈ اور پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔شاہ صاحب کے سعودیہ اور دوبئی کے حکمرانوں سے ذاتی مراسم ہیں جن کی وجہ سے گلف کے حکمرانوں نے پاکستان میں ذاتی دلچسپی لی۔اس کے علاوہ آپ کئی کتابوں کے مصنف اور لیکچرار بھی ہیں۔آپ نے چالیس سے زائد کتب لکھیں جن میں آپ کے سفر نامے شاہ داستان، اجنبی اپنے دیس میں، پہنچے تیرے حضور بہت مقبول ہوئے۔شاہ صاحب ناروے، انگلینڈ اور امریکہ میں لیکچرز اور سیمینار سے خطاب بھی کرتے رہتے ہیں۔آپ کی ان خدمات کی بدولت گورنمنٹ آف پاکستان نے آپ کو صدارتی ایوارڈ اور تمغہ امتیاز سے نوازا۔آپ انجمن حسینیؑ تلہ گنگ کے صدر بھی ہیں۔

باوا سردار شاہ ہمدانی (دندہ شاہ بلاول)

باوا سردار شاہ ہمدانی کا شمار ان بزرگوں میں ہوتا ہے جو اپنے اسلاف کی روایات کے امین ہیں۔ آپ ریٹائرڈ معلم ہیں۔ دوران سروس مختلف علاقہ جات میں رہے۔ دندہ شاہ بلاول میں سادات ہمدانیہ کے بزرگان کی قبور کی نشاندہی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ بزرگان کے حالات زندگی پر بھرپور مہارت رکھتے ہیں۔ اوراس کے علاوہ نسبت و مشجرات پر عبور حاصل ہے۔ عالمی انٹرنیشنل کانفرنس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور آپ کو سادات ہمدانیہ کا جنرل سیکرٹری بھی نامزد کیا گیا۔

سید شاہ انس ہمدانی بن سید شاہ عمر ہمدانی (دندہ شاہ بلاول)

آپ 1965ء میں دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ بی اے تک تعلیم کے بعد میڈیکل ٹیکنیشن کا کورس کیا۔ اٹھائیس سال سروس کے بعد ریٹائرڈ ہوئے۔ آج کل حضرت آدمؑ سے لے کر سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تک کی تاریخ فیوضِ ہمدان کے نام سے لکھ رہے ہیں۔

پروفیسر سید اقبال حسین شاہ ہمدانی (مینگن ضلع چکوال)

محترم پروفیسر سید اقبال حسین شاہ صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور سے M.A English کرنے کے بعد تلہ گنگ کالج پنڈ دادن خان اور پھر 30 سال سے زائد عرصہ گورنمنٹ کالج چکوال میں گزارا۔ 1998ء میں چکوال کالج سے پرنسپل ریٹائرڈ ہوئے۔ شاید ان کی زندگی کا ایک پہلو بھی ہم بیان نہ کرسکیں۔ اللہ نے آپ کو بلا کا ذہین بنایا اور آپ جیسی گفتگو متاثر کن کوئی کر نہیں سکتا اور دین اسلام کی خدمت بے لوث کی۔ آپ کے شاگردان میں چکوال کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز لوگ آج بھی ملتے ہیں، ان کا اصل گاؤں راہنہ سادات ہے۔ 1922ء میں آپ کے داداجان مینگن میں رہائش پذیر ہوئے۔ محمد وآل محمد ﷺ کے مشن کو خوب انداز میں مومنین تک پہنچایا۔

سید غلام علی اصغر ہمدانی العابدی (آدووال، پنڈ دادنخان)

آپ 1951ء میں موضع آدووال پنڈ دادنخان جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب سید سلطان علی شاہ ہمدانی آدووال اپنے مریدین کے اصرار پر آباد ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم آدووال میں حاصل کی پھر دینی تعلیم للہ شریف مدرسہ سے حاصل کی۔ آدووال میں واحد آپ کا سید گھرانہ ہے۔ آپ نے مدرسہ سے فارغ ہونے کے بعد مسجد الحسنین کریمین میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا جو تاحال جاری ہے۔ آپ کے شاگرد گاؤں کے ہر گھر بلکہ گردونواح میں بھی ہیں۔ آپ نے علاقہ میں ذکرِ اہلبیتؑ کو عام کیا۔ آپ شیعہ سنی حلقوں میں یکسر مقبول ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں، لاتعداد نعت رسول مقبول اور منقبت اہلبیت رسول ﷺ لکھ چکے ہیں۔ آپ نے

بڑی محنت کر کے ہمدانی سادات کا شجرہ مرتب کیا جسے ایک کتاب کیصورت میں پرنٹ کروایا جس میں شجرہ کے علاوہ شاہ ہمدانؒ کی حیات، آپؒ کی اولاد کے بارے بہت سی معلومات فراہم کی گئی ہیں، آپ نے کئی سالوں کی محنت کے بعد کتاب مکمل کی جو کہ ہمدانی سادات کے لیے ایک تحفہ ہے۔

فخرِ سادات ہمدانیہ بابا دیوان شاہ صمدان وقار علی حیدر ہمدانی نوشاہی (محقق دوراں ومعروف مؤلف،استاذ الانساب) قصور شہر

آپ کتاب (شجرہ سادات ہمدانیہ قصور، لاہور)، کتاب (المودة فی القربی ترجمہ ذکر العبا)، کتاب (السبعین فضایل امیر المومنین علی ابن طالبؑ)۔ کتاب (عرفان نوشاہی فی الکلام نوشہ گنج بخش) اور اس جیسی اور بھی کتب کے مولف ہیں۔ باباجی علم الانساب کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ ہمدانؒ کے کتابوں پر بھی عبور حاصل رکھتے ہیں۔ کتاب مؤدة فی القربی اور السبعین فی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ جو کہ حضرت شاہ ہمدانؒ کی بہترین و مشہور زمانہ کتب تھیں۔ آپ نے ان کا ترجمہ کیا اور اس کی اشاعت کروائی تو اہل علم و تحقیق میں کہرام مچ گیا۔ ہر صاحب علم نے آپ کی تحقیق اور تراجم کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت شاہ ہمدانؒ کی انہی کتب کا پہلے بھی کئی محقق تراجم کر چکے ہیں۔ لیکن انہیں کوئی علمی داد نہ ملی۔ جب بابا وقار شاہ ہمدانی نے جو کہ خود فرزندگان شاہ ہمدانؒ کی اولاد ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا کی صحیح تحریر اپنی تحریر کے ذریعے عوام الناس میں پہنچائی جسے دیکھ کر اہل علم بھی کہنے پر مجبور گئے کہ جو انداز حضرت شاہ ہمدانؒ کا تھا وہی انداز اس کے فرزند کا بھی ہے۔ گزشتہ سال آن لائن کانفرنس وکشمیر سمیت متعدد حضرت شاہ ہمدانؒ کانفرنسز میں قبلہ بابا سید وقار حیدر ہمدانی کے تراجم کو صحیح اور درست مانا گیا۔ بابا وقار علی حیدر ہمدانی صاحب خاندان سادات ہمدانیہ قصور کے بزرگ حافظ سید محمد ہمدانیؒ ابن مجاہد اسلام سید علاؤ الدین المعروف وڈا شہیدؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ 1954ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی کتابیں اپنے نانا سید برکت علی شاہ ہمدانی نوشاہی برقندازی سے پڑھیں کچھ عرصہ دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور سے دورہ حدیث کیا۔ اس کے بعد با قاعدہ سلسلہ روحانیت سے منسلک ہوئے۔ اپنے دادا سید علیم اللہ شاہ ہمدانی نوشاہی سچیاری قادری کے ھاتھ پر بیعت کی اور خلافت اجازت سے پیری مریدی شروع کی اور اپنے نانا سید برکت علی شاہ برقندازی نوشاہی سچیاری سے فیض حاصل کیا۔ اور ان بزرگان کے کی اولاد میں سے ہی فخر سادات ہمدانیہ حضرت ڈاکٹر سید عبد الرحمن ہمدانیؒ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے سب سے پہلے سادات ہمدانیہ کی تاریخ ونسب تیار کیا تھا۔ جو کہ آج بھی سادات ہمدانیہ میں مقبول و معروف ہے۔ علمی لحاظ سے حضرات سادات ہمدانیہ قصور/ وخیر پور ٹامیوالی سادات ہمدانیہ خاندان کے محسن ہیں۔ بابا وقار علی حیدر ہمدانی صاحب نہایت درویش صفت، ملنگ مزاج اپنے بزرگان کی روایات کے امین ہیں۔ بغیر لالچ و مشہوری اپنے خاندان اور حضرت شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات کی خدمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ خداوند متعال ان کی جان، مال، عزت، آبرو اور زندگی میں برکت میں عطا فرمائے۔ آمین

سادات ہمدانیہ قصور وخیر پور ٹامیوالی کے پاس اپنے بزرگان واکابرین کے بیش بہاں قیمتی نوادرات آج بھی محفوظ ہیں۔ جو ان کی علم دوستی اور اپنے بزرگان سے والہانہ محبت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ آپ نے سادات ہمدانیہ قصور کا شجرہ بھی مرتب کیا ہے۔

سید حسن عباس ہمدانی (ڈھڈیال، چکوال)

سید حسن عباس ہمدانی 1956ء کو سادات ہمدانیہ ڈھڈیال میں سید منظور شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ڈھڈیال سے حاصل کی اور پنجاب یونیورسٹی سے گریجویشن کیا اور 1977 میں پاکستان ملٹری اکاؤنٹس سے سروس شروع کی۔ 1993ء میں بطور اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر پرموٹ ہوئے۔ 2013ء میں خرابی صحت کی بنا پر بطور آڈٹ آفیسر ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ نے 1980ء میں امام حسین علیہ السلام کا ولادت پاک منانے کیلئے تنظیم رضا کاروان حسینؑ کی بنیاد رکھی۔ آپ کی زیر قیادت ہر سال 3 اور 4 شعبان کی درمیانی شب جشن ولادت امام حسینؑ منایا جاتا ہے۔ 1985ء میں سید آغا ہمدانی کی قیادت میں ہونے والی انٹرنیشنل شاہ ہمدانؒ کانفرنس میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شجرہ ہائے سادات ڈھڈیال کو اکٹھا کیا۔ آپ کو سادات ہمدانیہ ڈھڈیال کا صدر بنایا گیا۔ آپ آل شاہ اسحقؒ کا شجرہ اور اپنے جد امجد کے مکمل حالات واقعات پر ایک کتاب بھی لکھ رہے ہیں۔ آپ نیک دل اور محبت اہل بیتؑ سے سرشار سید ہیں اور مولا کے عزادار بھی ہیں۔ آپ ہمدانی سادات کے باہمی روابط کے خواہاں ہیں اور ہمدانی سادات کے اتحاد و اتفاق کے پرزور حامی ہیں۔

سید محسن عباس ہمدانی (متولی دربار عالیہ سخی شاہ اسحق نوریؒ، ڈھڈیال)

آپ حضرت سخی سید شاہ اسحقؒ نوری پاک ہمدانیؒ کے دربار شریف سے وابستہ ہیں اور ساتھ ہی انجمن حیدریہ کے دوسری بار صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ سید اچھے کردار و اخلاق کے مالک ہیں۔ ہمدانی سادات میں ہر دل عزیز ہیں۔ کافی عرصے سے مختلف ہمدانی گروپس میں ایکٹو ہیں۔ غم امام حسینؑ سے سرشار اور عزادار سید ہیں۔ سادات ہمدانیہ ڈھڈیال کے سربراہ بریگیڈیئر سید خورشید ہمدانیؒ کے قریبی عزیز بھی ہیں۔ چہلم امام حسینؑ کے انتظامی معاملات میں صف اول کا کردار ادا کرتے ہیں۔ اپنے جد سید شاہ اسحقؒ اور سخی شاہ بلاولؒ اور امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ و دیگر بزرگان سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ سید محسن عباس تعصب و فرقہ واریت سے پاک شخصیت ہیں۔

ذاکر سید امتیاز حسین شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جھنڈو سیداں)

آپ چار نومبر 1952ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی نے آپ کا نام سید امتیاز حسین شاہ رکھا۔ آپ کے والد سید طاہر حسین شاہ صاحب بانی مجلس عزاء تھے۔ جب فرسٹ ایئر میں زیر تعلیم تھے تو پہلی میت کو غسل دیا اور اب تک 98 غسل میت کے علاوہ سینکڑوں جنازے پڑھانے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں، علاوہ ازیں سینکڑوں لوگوں کے نکاح پڑھا چکے ہیں جن میں سے آٹھ ایسے لوگوں کی نکاح بھی پڑھے ہیں کہ جن کے والدین کی بھی نکاح آپ نے پڑھائے۔ لگاتار 22 محرم ایک عزاخانے میں پڑھے اور مجالس عزا کا سلسلہ تاحال جاری ہیں، تلاوت حدیث کسا زبانی پڑھنے کی آپ پر معصومین کی عطا ہے۔ محکمہ ٹیلیفون کے اسٹاف کالج ہری پور سے

انجینئرنگ سپروائزر بننے کے بعد محکمہ کے توسط سے لیبیا گئے اور نوکری کے ساتھ ساتھ 1981ء سے 1985ء تک لیبیا کے مختلف جگہوں پر ذکر مظلوم کربلاؑ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دعوت اسلامیہ کے اسکول میں داخلہ لے کر عربی پڑھی۔ پاکستان واپسی پر ایس ڈی او بنے اور جاپان ٹریننگ کے لیے گئے۔ 2008ء میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ لی۔ ہمدانی صاحب نے اپنے بچوں کے نکاح بھی خود پڑھائے۔

مبلغِ اسلام سید شاہ سلطان ابراہیم المعروف امام ہمدانی (دندہ شاہ بلاول/ حال مقیم امریکہ)

سید شاہ سلطان ابراہیم ہمدانی المعروف امام ہمدانی دندہ شاہ بلاول میں متولد ہوئے۔ اس کے والد دندہ سے ہجرت کر کے موضع بلاول چکری روڈ راولپنڈی آباد ہوئے۔ امام ہمدانی صاحب دینی و دنیاوی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہیں۔ گزشتہ 35 سال سے امریکہ کے علاقے سیکریمنٹو میں فروغ دین اسلام کے لیے کوشاں ہیں۔ موضع بلاول دریا سواں کے قریب ایک پہاڑی پر اپنی تمام زرعی زمین و جائیداد بیچ کر اپنے والد کے نام سے سید غلام عباس شاہ میموریل ٹرسٹ چلا رہے ہیں۔ جہاں دینی و دنیاوی امور کے علاوہ امت مسلمہ کے دیگر مسائل کے حل پر کام جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔ امام ہمدانی امریکہ سے پاکستان آ کر اپنے عزیز اقارب سے بھی ملتے ہیں اور حضرت شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات کے فروغ کے حوالے سے کانفرنسز کا انعقاد بھی کرتے ہیں۔ موضع بلاول چکری (راولپنڈی) میں شاہ ہمدانؒ لائبریری، ٹرسٹ و مسجد مدرسہ کا قیام بھی عمل میں آ چکا ہے۔ سید امام ہمدانی 1975ء سے امریکہ کی مختلف ریاستوں میں دین اسلام کی حقانیت اور درس و تدریس میں مشغول ہیں۔ آپ ہمدانی سادات سمیت دینی حلقوں و امریکہ میں بطور مبلغ اسلام و معلم مشہور و معروف ہیں۔ اپنے خاندان سادات ہمدانیہ سے والہانہ محبت اور باہمی رواداری کے بہت خواہاں ہیں۔ آپ نظریات و دیگر اختلافی امور سے بالاتر ہو کر اپنے خاندان سے نسبت رکھنے والے ہر اس فرد سے محبت کرتے ہیں جو چاہے کسی بھی مسلک یا مکتب نظریات کا حامل ہو۔ امریکہ میں آپ ہمدانی خاندان و اسلام کا نام روشن کیے ہوئے ہیں۔ آپ نے 2022ء میں پاکستان میں شاہِ ہمدانؒ کانفرنس کا کامیاب انعقاد کروایا۔

سالار سید حبیب شاہ ہمدانی بن سید گلاب شاہ ہمدانی (سالار مرکزی ماتمی سنگت تلہ گنگ)

مشہور مذہبی شخصیت سالار سید حبیب شاہ ہمدانی 1962ء کو تلہ گنگ سادات ہمدانیہ کی شاخ سید شاہ سیال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم تلہ گنگ سے حاصل کی اور پھر سلسلہ روزگار سے وابستہ ہوئے۔ آپ درویش طبیعت کے مالک ہیں۔ بچپن سے لے کر تا زندگی عزاداری امامؑ آپ کا مشن ہے۔ آپ ملک کی مشہور سنگت (ماتمی سنگت تلہ گنگ) کے سالار ہیں۔ آپ کا شمار آل پاکستان ناظم منبر مجالس عزاء میں ہوتا ہے۔ تلہ گنگ کا مشہور 8 محرم کا جلوس آپ کی زیر نگرانی و آپ کی سرپرستی میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں ملک بھر سے کم از کم 132 کی قریب ماتمی سنگتیں آپ کی زیر قیادت شہدائے کربلا کو پرسہ دیتی ہیں۔ آپ خود ماتمی کی صف عزاء میں کھڑے ہو کر ماتم کرتے ہیں۔ آپ پاکستان شیعہ تنظیم عزاء وولاء کے صدر ہیں۔ آپ کا اخلاق اور کردار مثالی ہے۔ آپ کا یہ کردار علاقہ بھر میں بلکہ مخالفین میں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اگر کسی نے اتحاد بین المسلمین دیکھنا ہے تو تلہ گنگ اس کی مثال ہے۔ پاکستان میں

جہاں جہاں عزاداری منعقد ہوتی ہے، وہاں آپ کا تذکرہ انتہائی احترام ومحبت سے ہوتا ہے۔آپ کی شہرت کا یہ عالم ہے کہ حال ہی میں آپ زیارات کے لئے گئے ہوئے تھے جہاں آپ ملک بھر بلکہ عراقی عوام کی توجہ کا مرکز بنے اور ایرانی وعراقی حکومت نے آپ کے جلوس کو مختلف حرموں کی سرداب جانے کی خصوصی اجازت دی جہاں اربعین میں ایک عام زائر کا بھی جانا مشکل ہے۔سید حبیب شاہ ہمدانی ملک بھر میں سادات ہمدانیہ کی پہچان ہیں، آپ سادات ہمدانیہ کا فخر ہیں۔

سید الطاف حسین شاہ ہمدانی بن نمبردار سید مظفر شاہ ہمدانی (موضع دھنی ہٹیاں بالا آزاد کشمیر)

آپ 1942ء میں پیدا ہوئے۔1986ء میں چیئرمین ضلع کونسل منتخب ہوئے۔آپ نے 1986ء میں ہونے والی شاہ ہمدانؒ انٹرنیشنل کانفرنس میں شرکت کی اور ایک موٹیویشنل سپیچ کی۔آپ نہایت نیک اور پرہیزگار شخصیت ہیں۔آپ کا شمار علاقے کی بااثر شخصیات میں ہوتا ہے۔آپ سادات ہمدانیہ کی وحدت کے حامی ہیں۔24 اکتوبر کو ہونے والی سالانہ شاہ ہمدانؒ کانفرنس کے منتظم اعلیٰ ہیں۔

قبلہ مولانا سید محمد صفدر عابدی ہمدانی (چکوال)

آپ 1978ء میں چکوال شہر کے مرکزی امام بارگاہ محلہ سرپاک میں بطور خطیب مقرر ہوئے، آپ نے یہاں آکر امامت کے ساتھ ساتھ تدریس کا آغاز کردیا، شہر بھر میں آپ کے تلامذہ کی ایک کثیر تعداد موجود ھے، جنہوں نے آپ سے قرآن کے ساتھ ساتھ فقہی مسائل کی تعلیم حاصل کی اور چکوال میں آپ نے ایک نمایاں مقام حاصل کیا، مقامی آبادی کے ساتھ ساتھ ضلع چکوال میں آپ کا ایک وسیع حلقہ احباب ہے جو آپ کے دینی فرائض کے معترف ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کو اتحاد بین المسلمین کا بہت بڑا داعی سمجھتے ہیں، آپ کے ہم عصروں میں مجتہد العصر حافظ بشیر نجفی صاحب، سید محمد عباس نقوی جامعۃ المنتظر، غلام حسین نجفی شہید شامل ہیں۔

سید نور محمد شاہ ہمدانی بن سید اکبر شاہ ہمدانی (آزاد کشمیر)

1973ء میں محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی اور ساتھ تعلیم جاری رکھی اور ایم اے اسلامیات، ایم ایڈ سپیشل ایجوکیشن، ایل۔ایل۔بی بھی مکمل کیا۔آپ نے تقریباً 42 سال تک قوم کی خدمت کی اور ایجوکیشن آفیسر کے عہدہ سے 2014ء میں ریٹائر ہوئے۔آپ ایک نہایت نیک سیرت اور درد دل رکھنے والے انسان ہیں، ایک سماجی شخصیت کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں۔آپ محکمہ سوشل ویلفیئر کے شعبہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کونسل کے صدر رہے۔2015ء میں آپ کو تنظیم السادات میں بطور سینیئر نائب صدر منتخب کیا گیا۔آپ ہمدانیہ سادات کونسل آزاد کشمیر کی صدارت کے فرائض 6 سال سے ادا کر رہے ہیں۔اس کے زیر انتظام ہر سال اکتوبر کے آخری عشرہ

میں شاہ ہمدانؒ کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔آپ اس وقت تنظیم السادات آزاد کشمیر ومہاجر مقیم پاکستان کے جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز ہیں۔

سید شفقت حسین شاہ ہمدانی (موضع میال،تلہ گنگ)

سید شفقت شاہ ہمدانی (موضع میال) نے پاکستان ائیرفورس سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد Ogdcl میں ملازمت کی اور 2016ء میں وہاں سے ریٹائرڈ ہوئے۔اسلام آباد میں مقیم ہیں۔گاہے بگاہے میال آتے جاتے رہتے ہیں۔انتہائی نیک دل،شریف،شائستہ مزاج ،ملنسار اور دل کے بہت اچھے انسان ہیں۔میال،تلہ گنگ،چکی پنڈی گھیب،سکھر اور ڈھوک فتح شاہ کے شجرے اور معلومات ان کی فراہم کردہ ہیں۔سید باسط شاہ اور قمر شاہ نے ان کی بہت تعریف کی۔بہت مہربان شخصیت ہیں۔سید شفقت حسین شاہ ہمدانی کے تعاون سے ہی سید شاہ عبدالباسط ہمدانی میال واطراف کے سادات کا شجرہ مرتب کر پائے۔اور سید شاہ عبدالباسط نے اپنی کتاب میں شاہ صاحب کا تذکرہ بہت محبت سے کیا۔میرا شاہ صاحب سے بذریعہ فون رابطہ ہوا،شاہ صاحب نے بہت شفقت فرمائی اور بہت سی معلومات فراہم کیں۔انتہائی اچھے شفیق بزرگ شخصیت ہیں۔اللہ پاک ان کو صحت وسلامتی والی زندگی دے۔آمین

سید امداد حسین ہمدانی (ایڈوکیٹ) (جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید امداد حسین شاہ ہمدانی صاحب کا شمار ملک کے مشہور ترین وکلاء میں ہوتا ہے۔آپ اپنے ضلع میں بھی مشہور ومعروف ہیں۔جلال پور سیداں میں منعقد ہونے والے عشرہ محرم الحرام کے منتظمین میں سے ہیں۔قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ معروف سیاسی و سماجی شخصیت ہیں۔سماجی کاموں کی وجہ سے بھی اپنے ضلع بھر میں مشہور ومعروف ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سید ریاض ہمدانی (سادات ہمدانیہ چک 12 / 98 ایل،کسووال ضلع ساہیوال)

پروفیسر ڈاکٹر سید ریاض ہمدانی صاحب کا آبائی تعلق جلال پور سیداں ضلع خوشاب سے ہے۔ایک صدی قبل اس کے والد ضلع ساہیوال کے علاقے چک 12 / 98 ایل، ضلع ساہیوال شفٹ ہوگئے تھے۔ڈاکٹر ریاض ہمدانی صاحب بلند پایہ کی علمی شخصیت ہیں۔آپ گورنمنٹ ڈاکٹر بھی رہ چکے ہیں اور متعدد علاقہ جات میں اپنے پیشہ وارانہ فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔اب آپ امریکہ میں مقیم ہیں۔سیرت النبی ﷺ اور آئمہ اطہار کی سیرت پر نہایت مدبرانہ اور حقائق پر مبنی تحریریں لکھ رہے ہیں اور مختلف پلیٹ فارمز سے اسے عوام الناس میں روشناس کروا رہے ہیں۔آپ کے فرزند سید مہدی حسن ہمدانی بھی ڈاکٹر ہیں اور امریکہ میں مقیم ہیں۔

سید امیر احمد شاہ ہمدانی (سابق ٹی ایم او) (تلہ گنگ ضلع چکوال)

آپ تلہ گنگ تحصیل کے میونسپل آفیسر رہے اور اس کے علاوہ پنڈی گھیب اور دیگر مقامات پر بطور تحصیل آفیسر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ آپ نے دوران ڈیوٹی مختلف مقامات پر اپنے سرکاری اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے بے پناہ ترقیاتی کام کروائے۔ بالخصوص تلہ گنگ میں بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ اور علاقہ لوگوں کے مسائل دلچسپی لے کر حل کیے۔ آپ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ ریٹائرمنٹ کے بعد اب راولپنڈی کرکٹ بورڈ کے ڈویژنل صدر بھی ہیں۔ فروغ مجالس وعزاداری سید الشہداء میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ سیاسی اور سماجی حوالے سے اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔

سید جمیل شاہ ہمدانی (سابق ممبر صوبائی اسمبلی خانیوال)

سید جمیل شاہ ہمدانی صاحب کا آبائی علاقہ ڈھوک فتح شاہ تلہ گنگ ہے۔ ان کے والد محترم تلہ گنگ سے ہجرت کر کے چک نمبر 10/31 آر ضلع خانیوال آ گئے تھے۔ سید جمیل شاہ جی 2008ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر خانیوال کے حلقے سے ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ آپ نے تاریخی کامیابی حاصل کی۔ ہمدانی سادات کی اس قابل فخر شخصیت نے اپنے مدمقابل افراد کو بھاری مارجن سے شکست دی تھی اور خاندان کا نام روشن کیا۔ اس کے علاوہ آپ ضلع کونسل کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔ حال ہی میں ہونے والے جنرل الیکشن میں بالکل کم مارجن سے ہارے تھے۔ آپ ضلع خانیوال میں پاکستان مسلم لیگ ن کے روح رواں ہیں۔

سید تقلید رضا ہمدانی (سابق ایم پی اے و پارلیمانی سیکرٹری پنجاب اسمبلی)

آپ انتہائی پرخلوص، مہربان اور ملنسار شخصیت ہیں۔ آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز سیاست سے شروع کیا۔ متعدد بار بلا مقابلہ کونسلر اور یوسی ناظم منتخب ہوئے۔ اپنی کارکردگی اور عملی جہد و جہد کے باعث آپ نے تلہ گنگ کی صوبائی اسمبلی کی نشست سے بطور آزاد امیدوار الیکشن لڑا۔ جس میں میں آپ اپنے مدمقابل بھاری بھرکم شخصیات کو ایک بھاری مارجن سے شکست دیکر ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوئے۔ آپ تلہ گنگ سادات ہمدانیہ کا فخر و اعزاز ہیں۔ ہمدانی سادات میں آپ پہلے سید ہیں جو ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوئے۔ آپ کی قائدانہ صلاحیت اور اچھی کارکردگی کی بدولت پنجاب اسمبلی میں آپ کو پارلیمانی سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ تلہ گنگ کی دیہی ترقی کے حوالے سے آپ کی نمایاں خدمات ہیں۔ اپنے والد مرحوم کے بعد آپ پنجاب بھر کے سب سے بڑے ماتمی جلوس 8 محرم کے لائسنس دار بنے اور تقریباً 22 سال سے یہ لائسنس آپ کے نام سے درج ہے۔

حال ہی میں پنجاب اسمبلی کی جانب سے پاس کئے گئے متنازعہ بل پنجاب تحفظِ بنیادِ اسلام ایکٹ کے خلاف اس مردِ مجاہد نے

بارش کا پہلا قطرہ بنتے ہوئے آواز اٹھاتے ہوئے سپیکر پنجاب اسمبلی سے تفصیلی ٹیلیفونک گفتگو کی اور اس کے بعد سیاست دانوں اور علماء کی بھرپور کاوشوں سے اس بل کا عملدرآمد مؤخر ہوا۔ یقیناً آپ کا یہ عمل بارگاہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خوشنودی کا باعث بنا۔ آپ سادہ مزاج، خوش دل، خوش اخلاق اور ملنسار شخصیت ہیں۔ تمام سادات ہمدانیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس خاندان کا ایک تابندہ ستارہ اسمبلی تک پہنچا اور اہلیانِ تلہ گنگ اور ملت ہمدانیہ کی فلاح اور سیاسی حقوق کا محافظ بنا۔

سید محمود علی شاہ ہمدانی (سابق یوسی ناظم دندہ شاہ بلاول)

آپ سید امیر علی شاہ ہمدانی کے چھوٹے فرزند ہیں۔ آپ نے میٹرک و ایف اے پشاور سے مکمل کیا۔ اس کے بعد دندہ شاہ بلاول میں رہے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد بلدیاتی الیکشن میں دندہ شاہ بلاول یونین کونسل کے چیئر مین منتخب ہوئے۔ آپ اپنے والد کی طرح غریب پرور ہیں۔ سیاسی حوالے سے ایک خاص مقام ہے۔ آپ کے دور میں دندہ شاہ بلاول اور اس میں شامل دیہاتوں یں بے شمار ترقیاتی کام کروائے اور دندہ شاہ بلاول کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ اپنے فلاحی کاموں اور نیک دلی کی وجہ سے سادات و غیر سادات میں بہت مقبول ہیں۔ آپ کی اپنے طور پر بھی سادات ہمدانیہ کو اکٹھا کرنے کی کافی کاوش ہے۔ جس کو مقامی سادات نے بہت سراہا لیکن یہ کاوشیں نہیں چل پائیں۔ اب موجودہ وقت میں اپنے ہوٹل کے بزنس سے وابستہ ہیں۔ دندہ شاہ بلاول کے مین اسٹاپ پر موجود ہمدانی ہوٹل آپ کی ملکیت ہے۔

پیر سید عبد الباسط شاہ ہمدانی بن سید مشتاق حسین شاہ ہمدانی (نقیب سادات ہمدانیہ)

آپ 1990ء میں دندہ شاہ بلاول میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم گورنمنٹ ہائر سکینڈری سکول دندہ شاہ بلاول میں حاصل کی۔ اس کے بعد دینی تعلیم کے لیے کچھ عرصہ جامعہ نظامیہ شیخوہ پورہ مقیم رہے۔ شاہ صاحب دینی علوم کا کافی علم رکھتے ہیں اور خاص کر انساب کا وسیع علم رکھتے ہیں اور انساب پہ ایک کتاب بھی لکھ چکے ہیں۔ آپ کے پاس اپنی لائبریری بھی موجود ہے جس میں کافی کتابیں مختلف موضوعات پر موجود ہیں۔ آپ نہایت سادہ مزاج، دینی اور صوم وصلوٰۃ کی پابند شخصیت ہیں۔ شاہ صاحب ریسرچ کر رہے ہیں اور ایک اور کتاب انساب پہ لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے سید قمر عباس ہمدانی و سید ڈاکٹر عبدالرحمن ہمدانی کی طرح سادات ہمدانیہ کے مشجرات کو اکٹھا کیا اور آنے والی نسل کے لئے نسب کو اپنی کتاب (تذکرہ و تاریخ سادات الہمدان) میں محفوظ کر دیا۔ آپ کی سادات سے خدمت ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

سید قمر عباس الاعرجی ہمدانی بن سید اظہر علی شاہ ہمدانی (نقیب سادات ہمدانیہ)

سید قمر عباس اعرجی ہمدانی 24 فروری 1982ء کو محلہ زمیندار اچوہڑ ہرپال راولپنڈی کینٹ میں پیدا ہوئے۔ سید قمر عباس بچپن سے ہی خداداد صلاحیتوں کے مالک رہے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم راولپنڈی میں مکمل کی۔ آپ کو بچپن سے ہی اپنے قبیلے کے مشجرات کو کتابی شکل دینے کا شوق تھا۔ آپ کے والد کی خواہش تھی کہ ہمدانی سادات کو اکٹھا کیا جائے۔ آپ نے اپنے والد کے مقصد کو پورا کیا اور ہمدانی سادات پر ایک مفصل کتاب لکھ ڈالی جس کے ثمرات آج ہمدانی اتحاد کی صورت میں قائم ہیں۔ آپ کو شجرے اکٹھا کرنے میں بہت سی دشواریاں پیش آئیں۔ پورے پاکستان کا سفر کیا، گھر گھر جا کر شجرے اکٹھے کیے اور پھر ان کی چھان بین کی۔ کئی دشواری مراحل سے گزر کر آپ نے ہمدانی سادات کی آنے والی نسلوں کا ریکارڈ محفوظ بنا دیا، بلکہ اس کے کام کے لئے آپ عراق ایران بھی گئے اور مستند و تصدیق شدہ مواد اپنے ہمدانی خاندان کو پیش کیا۔ آپ شجرے کے علاوہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ شجرے کے متعلق آپ کی کتاب المشجر اور پھر اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا اور پھر تمام سادات کے شجروں کی تفصیل اور حالات واقعات پر مبنی کتاب مدرک الطالب شائع کی جو ملک بھر میں بہت مشہور ہوئی۔ آپ تحقیق انساب السادات پاکستان کے ممبر بھی ہیں، جہاں دن رات مشجرات پر تحقیق جاری ہے۔ یہ سب محنت فی سبیل اللہ اور سادات ہمدانیہ کی خدمت سمجھ کر کی۔ اس کتاب کی وجہ سے ہمدانیوں میں باہمی میل جول بڑھا۔ آپ نے سادات ہمدانیہ کے لیے جو خدمت کی وہ قابل تحسین ہے۔ آپ روزگار کے سلسلے میں دوبئی مقیم ہیں۔ سادات ہمدانیہ آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

سید اعجاز حسین شاہ ہمدانی ایڈووکیٹ (چکوال)

آپ سید لعل شاہ ہمدانی کے گھر موضع ہرڑ ضلع چکوال میں متولد ہوئے۔ آپ سادات ہمدانیہ کی ہردلعزیز شخصیت ہیں۔ آپ کا شمار پنجاب بھر کے ایماندار، دیانت دار وکلاء میں ہوتا ہے۔ آپ اچھے اخلاق، شائستہ لہجہ اور ملن جو طبیعت کے مالک ہیں۔ غریب پرور اور سادات پرور انسان ہیں۔ آپ نے سادات کے لیے اور غریب لوگوں کے لیے فری لیگل ایڈ بنایا ہوا ہے۔ جس میں آپ غرباء و مساکین کو فری لیگل ایڈ اور اس کے ساتھ مالی و معاشی مدد بھی فراہم کرتے ہیں۔ آپ نے بھی اپنے بھائیوں کی طرح سادات کی بہت خدمت کی۔ جہاں تک آپ سے ہوسکا آپ نے سادات کو نوکریاں اور اوران کی حتی الامکان مدد کی۔ آپ کا شمار ضلع چکوال کی فلاحی، سماجی، مذہبی، سیاسی بااثر شخصیات میں ہوتا ہے۔ مذہبی حوالے سے ضلع چکوال میں آپ کا ایک منفرد مقام ہے۔ فروغ ولاء و عزاء میں بھی ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ قانونی اور مصروف ترین شخصیت ہونے کے باوجود سادات ہمدانیہ کے ساتھ خصوصی محبت اور انس سے ہر وقت ملنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اپنے اجداد سے خصوصی محبت رکھتے ہیں اور گاہے بگاہے اپنے اکابرین کی زیارت کا شرف حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ہمدانی سادات کے شجروں پر بننے والی پہلی کتاب، کتاب المشجر میں آپ نے سید قمر عباس ہمدانی کی ہر ممکن مدد کی اور ان کا بھرپور ساتھ دیا۔

سید نصیر ہمدانی بن سید عبدالواحد شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ کشمیر)

آپ کا سلسلہ نسب 22 پشت پر جا کے امیر کبیر سید علی ہمدانی شاہ ہمدانؒ سے ملتا ہے۔ 1989ء میں تعلیم مکمل کر کے پولیس میں بطور آفیسر ملازمت اختیار کی۔ 1996ء میں مظفر آباد میں دارالعلوم حسینیہ ہمدانیہ کی بنیاد رکھی۔ 2000ء میں حسینیہ ہمدانیہ اسلامک ماڈل سکول کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ 2004ء میں ادارہ ہذا میں حفظ کا اجراء ہوا۔ آپ نے سادات ہمدانیہ کو یکجا کرنے کے لئے پورے پاکستان کا دورہ کیا۔ آپ نے گھر گھر جا کر ہمدانی سادات کو شاہ ہمدان کانفرنس کے لئے مدعو کیا۔ فی الوقت آپ حاضر سروس آفیسر ہیں۔ آپ سادات ہمدانیہ کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ 2007ء میں مظفر آباد کے مقام پر شاہ ہمدانؒ ٹرسٹ کے نام سے باڈی تشکیل دی اور اس ٹرسٹ کے بانی اور تاحیات چیئرمین منتخب ہوئے۔ شاہ ہمدانؒ ٹرسٹ انٹرنیشنل اور نصیر ہمدانی کی کوششوں کے نتیجے میں ایران حکومت نے حضرت شاہ ہمدانؒ کی جملہ تصنیفات کو از سر نو جدید فارسی میں اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا۔ آپ ایرانی حکو مت کی دعوت پر ایران بھی جا چکے ہیں اور حال میں آپ کی کوششوں سے آزاد کشمیر یونیورسٹی میں باقاعدہ شاہ ہمدانؒ چیئر کا اہتمام ہوا ہے۔ آپ نے اور آپ کے رفقا نے دن رات ایک کر کے عالمی شاہ ہمدانؒ کانفرنس کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں ملک بھر سے ہمدانی اکٹھے ہوئے۔ کانفرنس میں ایرانی سفیر اور اس وقت کے اعلیٰ سرکاری عہدیدار شریک ہوئے تھے۔ آپ کی یہ کاوش رہتے دم تک یاد رکھی جائے گی۔ آپ کی خواہش ہے کہ ہمدانی سادات مل کر شاہ ہمدانؒ کے نام سے ایک یونیورسٹی بنائیں، جس میں تمام ہمدانی اپنے مکتبہ فکر کے مطابق تعلیم حاصل کر سکیں۔

سید امداد حسین شاہ ہمدانی المعروف معصوم بادشاہ (ڈھڈیال)

آپ 1976ء میں سید سجاد حسین شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ اپنے آپ کو دین الٰہی میں پابند کیا اور روحانی سلسلے کے لئے جستجو کرتے رہے۔ یورپ میں عرصہ دراز زندگی گزارنے کے بعد اپنے آبائی علاقے ڈھڈیال تشریف لائے۔ کافی عرصے تک اپنے جد سید شاہ اسحٰق نوری پاکؒ کے مزار پر ریاضت کرتے رہے۔ اور پھر اولیا اللہ کے مرقد ہائے کی جگہ جگہ زیارت کرتے رہے۔ زیارت امامین وسخی شہباز قلندرؒ سے مستفید ہوئے۔ اپنے روحانی فیض کے لیے سخی شہباز قلندرؒ سرکار کا انتخاب کیا۔ اور اپنی ہم عصر روحانی شخصیات سے استفادہ بھی کیا۔ اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ روحانی سلسلے میں باوا سید غلام عباس شیرازی بھلوال والے سے کافی متاثر ہوئے۔ اور ان سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔ ایک بار عرس قلندرؒ سے دوران محفل غائب ہو گئے تھے۔ اور کافی عرصے بعد اس کے وجود کا ظاہری علم ہوا تو مقامی لوگوں میں عزت وتکریم میں اضافہ ہوا۔ اپنے آبائی گاؤں واپس آنے پر آپ کا والہانہ انداز میں استقبال ہوا۔ آپ نے ڈھڈیال میں داخل ہوتے ہی اپنے جد سخی شاہ اسحٰق نوری پاکؒ کے در پر قدم بوسی کی۔ آپ کے ساتھ باوا غلام عباس شیرازی بھی تھے۔ پیر معصوم شاہ جب سے روحانی دنیا میں وارد ہوئے۔ تب سے پا برہنہ رہتے ہیں اور اسی طرح سفر کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے روحانی فیض سے عوام الناس کو فیض دینے کے لیے پنڈی روڈ پر اپنا آستانہ بنایا ہوا ہے۔ تبلیغ دین، ترویج دین اور عزاداری آپ کی گھٹی میں شامل ہے۔ 9 محرم کو

لنگر حسینیؑ اور شعبان میں جشن کے موقع پر پر تکلف لنگر کا اہتمام کرتے آ رہے ہیں۔

سید محمد ثقلین شاہ ہمدانی بن سید امان علی شاہ (تلہ گنگ ضلع چکوال)

سید محمد ثقلین ہمدانی 1950ء میں موضع میال میں متولد ہوئے، آپ کے والد محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ آپ نے سی ایم اے (او) راولپنڈی میں ملازمت کی اور 1973ء میں بسلسلہ ملازمت دوبئی آ گئے اور بنک آف عمان جوائن کر لیا (بنک کا نام بعد میں مشرق بنک ہو گیا) مشرق بنک سے منسلک رہے اور مینجر پوسٹ کے بعد اپریل 2011ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے آبائی علاقے تلہ گنگ میں مستقل رہائش پذیر ہیں۔ آپ اچھے اخلاق و کردار کے مالک ہیں۔ سادات ہمدانیہ تلہ گنگ میں سب جوان و پیر احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ صوم وصلوۃ کے پابند اور امام حسینؑ کے عزادار ہیں۔ دوبئی میں بھی امام بارگاہ تنزانیہ کے ممبر رہے اور سب مجالس و پروگرام میں شرکت کرتے ہیں۔ سادات ہمدانیہ کے باہمی میل جول، اتفاق و رواداری کے خواہاں ہیں۔

سید مشتاق ہمدانی (ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ)

سید مشتاق ہمدانی مرحوم نے زندگی بھر اپنے علاقہ اور قوم کی خدمت کی۔ آپ محکمہ پولیس میں تھانیدار تھے اور اپنی زیادہ تر سروس لاہور میں گزاری۔ آپ بہت اچھے اور نیک انسان تھے۔ آپ کے دونوں فرزند (سید اشتیاق ہمدانی، سید افتخار ہمدانی) بھی اپنے والد کی طرح نیک سیرت، خوش اخلاق طبیعت کے مالک ہیں۔ بڑا بیٹا پولیس میں جبکہ چھوٹا بیٹا سماجی کارکن ہے۔

جناب سید عبدالقیوم ہمدانی ایڈووکیٹ بن سید عبدالمالک شاہ ہمدانی (خیر پور ٹامیوالی)

سادات ہمدانیہ کی اہم شخصیت سید عبدالقیوم ہمدانی کا تعلق خیر پور ٹامیوالی کے ایک مشہور علمی، روحانی اور سیاسی خاندان سے ہے۔ آپ کے والد محترم سید عبدالمالک ہمدانی ایوب خان کے دور میں بلدیہ کے کونسلر رہے۔ اس کے بعد 1979ء میں بلا مقابلہ چیئرمین ٹاؤن کمیٹی منتخب ہوئے۔ سید عبدالمالک ہمدانی کے ماموں سید محمود شاہ ہمدانی (وفات 1972ء) اپنے دور میں اسسٹنٹ کمشنر رہے، جبکہ ماموں زاد بھائی پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن ہمدانی مختلف ہسپتالوں میں ایم ایس رہے اور بہاولپور قائداعظمؒ میڈیکل کالج میں بطور پروفیسر آف میڈیسن تعینات رہے۔

ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن ہمدانی مرحوم کی نے سادات ہمدانیہ کی بہت بڑی خدمت کی کہ انہوں نے سب سے پہلے سادات ہمدانیہ کا شجرہ نسب کتابی صورت میں مرتب کیا اور دو کتب (ہم اور ہمارے اسلاف، سالارِ عجم) تحریر کیں۔

سید عبدالقیوم ہمدانی نے بچپن ہی سے اپنے خاندان میں مذہبی اور سیاسی رجحان دیکھا۔ چنانچہ 1973ء میں گورنمنٹ ہائی

سکول خیر پور سے میٹرک کے بعد جمعیت طلباء اسلام کی سٹوڈنٹ آرگنائزیشن میں کام کرنا شروع کر دیا۔کالج کی تعلیم گورنمنٹ صادق ایجرٹن کالج بہاولپور سے حاصل کی اور ایل ایل بی کی ڈگری اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے حاصل کی۔ 1987ء میں باقاعدہ وکالت کا آغاز کیا اور اسی سال ہی بلدیاتی الیکشن میں حصہ لیا اور کامیاب ہوئے۔ 1987ء سے 1990ء تک وائس چیئر مین بلدیہ خیر پور ٹامیوالی رہے۔پھر 1990،91ء تک بطور چیئر مین میونسپل کمیٹی خدمات سرانجام دیں۔آپ دومرتبہ بار ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ 1987ء سے تمام بلدیاتی الیکشنز میں حصہ لیا۔ 1996ء میں جمعیت علمائے اسلام کے ٹکٹ پر صوبائی الیکشن میں حصہ لیا اور 2004ء میں پرویز مشرف کے دور میں نائب سٹی ناظم بھی منتخب ہوئے۔آج تک وکالت اور سیاست سے وابستہ ہیں۔آپ کے دوفرزند (سید عمر قیوم ہمدانی،سید ادو قاص ہمدانی) شعبہ وکالت سے منسلک ہیں اور ایک فرزند (سید احسن ضا ہمدانی) ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں جبکہ چھوٹا بھائی سید طارق اقبال ہمدانی لاہور ہائیکورٹ میں وکیل ہیں۔دعا ہے کہ خداوندِ کریم اس خانوادے کومزید ترقی سے نوازے۔آمین

ذیلدار باوا سید عون رضا ہمدانی، یوسی چیئر مین چک 129 ٹین آر (دنیا پور ضلع ملتان)

معروف سیاسی وسماجی شخصیت سید عون رضا ہمدانی کا آبائی تعلق سادات ہمدانیہ قادر پور سے ہے۔تقریباً پچاس برس قبل آپ کے والد بزرگوار سابق چیئر مین یونین کونسل باوا سید ہاشم دریا ہمدانی مرحوم چک 129 ٹین آر دنیا پور میں آباد ہوئے۔یہ اس علاقے میں آباد واحد ہمدانی خاندان ہے لیکن اس کے باوجود سیاست میں اپنی ایک مضبوط بساط کا حامل ہے۔سید ہاشم دریا ہمدانی متواتر تین بار یوسی چیئر مین منتخب ہوئے اور ان کے بعد اب ان کے فرزند سید عون رضا شاہ ہمدانی بھی یوسی چیئر مین ہیں۔یہ خاندان سماجی اور سیاسی حوالے سے علاقے میں ایک خاص مقام اور پہچان رکھتا ہے۔سید عون رضا شاہ ہمدانی اپنے اجداد کی روایات کی پیروی کرتے ہوئے اپنی مذہبی ،سماجی اور سیاسی بساط کو احسن طریقے سے سنبھالے ہوئے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ پاک اس خاندان کومزید ترقیوں سے نوازے۔آمین

سید ضیاء حسنین ہمدانی (ستارہ امتیاز)۔سادات ہمدانیہ چک 12/98 ایل،کسووال ضلع ساہیوال

قومی اعزاز: ستارہ امتیاز وصدارتی تعریفی سند وحسن کارکردگی، پرائڈ آف پرفارمنس۔شعبہ سائنس (کیمسٹری)

سید ضیا الحسنین ہمدانی صاحب نہ صرف پاکستان بلکہ ہمدانی خاندان کی بھی قابل فخر شخصیت ہیں۔آپ نے 1980ء میں بطور سائنٹسٹ آفیسر پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن میں شمولیت اختیار کی اور ریٹائرمنٹ بطور چیف سائنٹسٹ ڈی جی سی پی سی ہوئے۔آپ نے مرکزی پلانٹ کے آلات، پراسیس کنٹرول سسٹم اور پیداواری پلانٹس پر پیدواری طریق ہائے عمل میں جدت پر مبنی تبدیلیاں، ترمیمات واصلاحات کیں۔آپ کی نگرانی میں تفصیلی آر اینڈ ڈی کے بعد گیسوں کی پیداوار اور آلات کی تیاری سے متعلق مختلف سٹریٹجک اہداف مکمل ہوئے۔اسی طرح روٹری کلن کی جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ نئے ایچ ایف پلانٹ کی تنصیب اور اسے چالو کرنے کا عمل بھی جلد

مکمل ہوا۔ سائنس (کیمسٹری) کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں صدر پاکستان کی جانب سے ستارہ امتیاز جیسے اعزاز سے نوازا گیا۔

پیر سید اعجاز حسین شاہ الحسینی الاعرجی (سجادہ نشین دربار سید شہابل شاہ شہید ٹھل شریف) (سادات ہمدانیہ فیصل آباد)

پیر سید اعجاز حسین شاہ کی ولادت 31دسمبر 1977ء کو راولپنڈی میں ہوئی، آپ کے والد سید محبوب شاہ ہمدانی بسلسلہ ملازمت 1981ء میں فیصل آباد تشریف لائے اور اس خاندان نے فیصل آباد میں مستقل سکونت اختیار کی۔ جبکہ اس خاندان کا تعلق موضع سدوال ضلع چکوال سے ہے۔ آپ کے نانا جان حضرت سخی پیر سید چن پیر شاہؒ (آستانہ عالیہ سدوال) اور آپ کے پڑ دادا حضرت سخی پیر سید شہابل شاہ شہیدؒ (آستانہ عالیہ ٹھل شریف) ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب 12 پشت پر جا کر سلطان الاولیاء سخی سید احمد شاہ سلطان بلاولؒ (مزار دندہ شاہ بلاول) سے جا کر ملتا ہے۔ آپ نے دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ فقط 13 سال کی عمر میں اپنے نانا جان حضرت سخی پیر سید چن پیر شاہؒ (آستانہ عالیہ سدوال شریف) کے سامنے زانو تلامذ کئے اور فقر و سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ اِس وقت حضرت سخی پیر سید شہابل شاہ شہیدؒ (آستانہ عالیہ ٹھل شریف) اور حضرت سخی پیر سید چن پیر شاہؒ (آستانہ عالیہ سدوال شریف) کے روحانی و باطنی فیضان کے جامع وارث ہیں۔ آپ نے دینی تعلیم شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی غلام حیدر صاحبؒ (جامعہ قادریہ فیصل آباد)، شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی خان محمد قادری دامت برکاتہم العالیہ (لاہور) اور حضرت علامہ لیاقت علی زاہد چشتی دامت برکاتہم العالیہ (فیصل آباد) سے حاصل کی۔ آپ اہل علم کی بہت قدر کرتے ہیں جس کی وجہ سے علماء آپ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ نے زبور شریف۔ تورات شریف اور انجیل مقدس کی سند فراغت بھی حاصل کی ہے۔ آپ کی بہت سی تصانیف موجود ہیں جو ابھی زیرِ طبع ہیں جن کے نام یہ ہیں: سفینۃ النّجات بوسیلہ سیدہِ کائنات سلام اللہ علیہا۔ عمدۃ البیان فی احوالِ آلِ شاہ ہمدانؒ۔ نور الحلی بتعریف عید میلاد النبی ﷺ۔ مقامات سلوک۔ فقر اور فقراء کے مسائل۔ الصلوۃ۔ فضیلت سیدنا امام حسین علیہ السلام۔ یزید وقت۔ فضیلتِ سادات۔ اسلامی ماہ اور ان کی فضیلت۔ آپ صاحب شریعت وطریقت بزرگ ہیں اور مریدین ومعتقدین کی کثیر تعداد اندرون اور بیرون ملک موجود ہے۔ خود پیر صاحب سادات کی خدمت کو اعزاز سمجھتے ہے۔ اسی سلسلے میں آپ نے اپنی فاؤنڈیشن شاہ شہابل فاونڈیشن کے تحت نسابہ سید قمر عباس اعرجی کی کتاب روضۃ الطالب فی اخبار آلِ ابی طالب کو کتابی شکل میں شائع کروایا ہے۔

علامہ سید محسن ہمدانی (خطیب جامع مسجد قصر ابو طالبؑ، موضع ہون، راولپنڈی)

علامہ سید محسن علی ہمدانی نے دینی تعلیم پاکستان میں جامعہ اہلبیت اور جامعۃ المومنین، علی مسجد سے حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں علامہ افتخار حسین نقوی، شیخ محسن علی نجفی صاحب، علامہ سید حامد علی شاہ موسوی النجفی قابلِ ذکر ہیں۔ آپ نے حوزہ علمیہ زینبیہ، حوزہ امام خمینیؒ میں دس سال، شام میں چار سال گزارے اور ایران کے اساتذہ آیۃ اللہ سید احمد فہری، آیۃ اللہ سلطان فاضل، آیۃ اللہ مدرس،

آیۃ اللہ سید محمد شیرازی، آیۃ اللہ صادق شیرازی، آیۃ اللہ ناصر مکارم اور محمد علی علوی گرگانی سے تعلیم حاصل کی۔ پاکستان میں خدمات: سیالکوٹ میں تقریبا 6 سال سیالکوٹ- ملتان-8 ماہ راولپنڈی-22 سال، موجودہ صوبائی ناظم تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان۔

پیر سید زاہد ہمدانی (سجادہ نشین دربار عالیہ، باہتر فتح جنگ)

پیر سید زاہد ہمدانی صاحب کا آبائی تعلق تلہ گنگ سے ہے۔ آپ کے بزرگان ڈیڑھ سو سال قبل اٹک کے علاقے باہتر میں رشد و ہدایت کے لیے تشریف لائے تھے۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ، خوش مزاج اور پر خلوص بزرگ ہیں۔ آپ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں بھی ملازمت کرتے رہے۔ اور پھر اپنے بزرگوں کے حکم پر اس محکمہ کو خیر باد کہا۔ اور مکمل طور پر دربار شریف کے انتظامی معاملات سے منسلک ہوئے۔ آپ دربار سخی سید معصوم شاہؒ کے سجادہ نشین ہیں۔ عبادت گزار، صوم وصلوۃ کے پابند اور روحانی شخصیت ہیں۔ علاقہ بھر میں آپ مریدین کا ایک وسیع دائرہ رکھتے ہیں۔

مولانا سید حسن رضا ہمدانی، منتظم اعلیٰ جامعہ عمار یاسر لاہور (حال مقیم رانا ٹاؤن فیروز والہ ضلع شیخوپورہ)

آپ نے ابتدائی تعلیم مکتب مسجد امامیہ سکول پنوال سے حاصل کی، مڈل تک تعلیم قاسم آرمی ایوی ایشن سکول دھمیال کیمپ راولپنڈی سے، جبکہ میٹرک، ادیب عربی اور فاضل عربی انٹرمیڈیٹ بورڈ لاہور سے مکمل کیا۔ آپ ملک کے طول وارض میں مایہ ناز خطیب کے طور پر جانے جاتے ہیں کراچی، کوئٹہ سمیت ملک بھر میں مجالس عزا و محافل میلاد میں خطابت فرما چکے ہیں۔ آپ تمام ٹی وی چینلز بشمول پی ٹی وی، مختلف موضوعات پر محرم اور رمضان میں شامل ہوتے ہیں۔ آپ امام جمعہ سٹی نیوز نیٹ ورک پاکستان آفس قائداعظم انڈسٹریل ایریا لاہور ہیں۔ اور چیئرمین ہمدانی سکول سسٹم حیدر روڈ رانا ٹاؤن فیروز والہ ضلع شیخوپورہ ہیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ایک اچھے عالم دین، محقق ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین استاد بھی ہیں۔ ملک بھر میں ہمدانی سادات کی پہچان بنے ہوئے ہیں۔

علامہ آغا سید سجاد حسین شاہ ہمدانی (بگراں سیداں)

مشہور عالم دین علامہ سید سجاد حسین ہمدانی نے جامعہ اہل بیت اسلام آباد میں مفسر قرآن علامہ شیخ محسن علی نجفی کے زانوے تلمذ طے کیا۔ اور پھر 1984ء کے آخر میں حوزہ علمیہ قم المقدسہ ایران کا نورانی سفر نصیب ہوا۔ 1984ء کے آخر تک آپ اس مقدس درسگاہ سے فیضیاب ہوئے۔ 1988ء کے اختتام پر پاکستان آئے۔ قبلہ علامہ مشتاق حسین ہمدانی اور اپنے استاد محترم کے حکم پر کوٹلی آزاد کشمیر میں اپنے فرائض انجام دیئے۔ وہیں آپ نے مدرسہ زینبیہ کی بنیاد رکھی۔ جسے بعد میں راولپنڈی منتقل کیا گیا۔ اب یہ مدرسہ زینبیہ چکری روڈ پر واقع ہے۔ اس مدرسہ کو قبلہ علامہ سید مشتاق ہمدانی نے بڑے تزک واہتمام سے تیار کیا لیکن قسمت نے وفا نہیں کی اور وہ اس دنیا

فانی سے رخصت ہوئے۔اب علامہ سید سجاد ہمدانی صاحب اس مدرسے کے منتظم ہیں۔آپ ایک اچھے، باکردار،شریعت کے پابند عالم دین ہیں۔جو اپنی علمی کارکردگی کی بنیاد پر علوم آل محمدؑ کے فیضان سے خلقت کو فیضیاب کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید امجد علی شاہ ہمدانی (منتظم پنجابی امام بارگاہ کوئٹہ)

قبلہ ڈاکٹر سید امجد علی شاہ ہمدانی صاحب کا شمار خوش مزاج، با اخلاق قابل ڈاکٹرز، مذہبی و علمی شخصیات میں ہوتا ہے۔آپ پیشے کے لحاظ سے میڈیکل اسپیشلسٹ ڈاکٹر ہیں۔سول اسپتال کوئٹہ میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔اور ساتھ ہی توغی روڈ کوئٹہ میں علی جنرل ہسپتال کے نام سے پرائیویٹ اسپتال کے مالک بھی ہیں۔اپنے پیشے کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے ہیں۔اپنے دادا شاہ شرف ہمدانیؒ کی قائم کردہ مشہور و معروف امام بارگاہ پنجابی کے منتظم بھی ہیں۔ڈاکٹر صاحب کا خاندان تلہ گنگ سے کوئٹہ شفٹ ہوا۔آپ کے والد محترم اور دادا جان نے کوئٹہ میں پنجابی امام بارگاہ کے ساتھ زائرین امام حسینؑ کی سہولت کی خاطر ایک عمارت بھی بنوائی۔ جہاں آج بھی ڈاکٹر صاحب کی سرپرستی میں زائرین امام حسینؑ کو بہترین سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

سید علمدار حسین ہمدانی ابن سید سکندر حسین شاہ ہمدانی (متولی امام بارگاہ حسینیہ جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید علمدار حسین شاہ ہمدانی اچھی روحانی دینی شخصیت و بہترین اخلاق کردار کے مالک ہیں۔اپنے والد محترم کے بعد امام بارگاہ حسینیہ جلالپور سیداں کے متولی ہیں۔جلالپور سیداں میں قدیمی عشرہ محرم کے بانی ہیں۔اپنے بزرگان کے روایت امین و پاسدار ہیں۔ عشرہ محرم میں ماتم داران امام حسینؑ، محبان امام حسینؑ کی خدمت ان کا طرہ امتیاز ہے۔اپنے خاندان سادات ہمدانیہ کے غم وخوشی میں شریک رہتے ہیں۔آپ کی زیرنگرانی امام بارگاہ کی تزئین و آرائش و توسیع کا سلسلہ جاری ہے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید مدد علی شاہ ہمدانی اور تین دختران مذکور ہیں۔خداوند متعال عزت،شہرت و بلندی عطاء فرمائے۔آمین۔

بحوالہ: آغا سید محمد علی شاہ ہمدانی آف جلالپور سیداں

نمبردار سید ارشاد حسین ہمدانی (موضع چندکوٹ ہٹیاں بالا آزاد کشمیر)

آپ ڈسٹرکٹ کورٹس میں سپریٹنڈنٹ کی پوسٹ سے 2017ء میں ریٹائر ہوئے۔آپ علاقے کے نمبردار بھی ہیں اور اپنے اچھے کاموں کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔آپ نے سال 2006ء میں 9 محرم کے جلوس اور مجالس کا آغاز کیا اور اس کے سرپرست اعلیٰ بنے۔آپ کو ابتداء میں بہت سی مشکلات پیش آئیں مگر آپ کی محنت کی وجہ سے آج یہ جلوس اور مجالس ضلع ہٹیاں بالا کا سب سے بڑا جلوس بن گیا۔آپ ہر نیک کام میں بڑھ کے حصہ لیتے ہیں۔آپ کی کاوشوں سے سادات ہمدانیہ میں باہمی راوبط قائم ہوئے۔آپ سادات

میں ہونے والے مسائل کو گھر میں ہی حل کرواتے ہیں اور کورٹ کچہری میں نہیں جانے دیتے۔ 24 اکتوبر کو ہونے والی سالانہ شاہ ہمدانؒ کانفرنس کے تمام انتظام آپ کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ آپ وحدت سادات کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔

سید باقر حسین شاہ ہمدانی (دندہ شاہ بلاول)

آپ ضلع بھر میں سیاسی سماجی حوالے سے مقبول اور بااثر شخصیت ہیں۔ آپ موجودہ وقت میں تحصیل زکوٰۃ وعشر کمیٹی لاوہ کے چیئرمین ہیں۔ جبکہ ضلع چکوال زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ تحصیل تلہ گنگ ولاوہ کی امن کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ ماڈل ویلج پیکج تحت بننے والی واٹر سپلائی سکیم دندہ کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ سیاسی اور سماجی حوالے سے بہت مشہور ہیں۔ بابا ساڑھی والی سرکارؒ کی آل اور اجداد کی قبروں پر آپ نے کتبے بھی تحریر کرائے اور ان کی دیکھ بھال بھی آپ کے ذمے ہے۔ مقامی ڈویلپمنٹ کے تحت بننے والی کمیٹی کے ممبر بھی رہے، جس سے اپنے سیاسی اثر ورسوخ کی بنا پر دندہ شاہ بلاول کی ترقی، پانی کے مسائل، روڈ کی تعمیر اور دیگر امور میں بھر پور کردار ادا کیا۔ چونکہ آپ بابا ساڑھی والی سرکارؒ کی اولاد ہیں، اس لئے خاص دم جو بابا ساڑھی والی سرکارؒ کی نسل در نسل منتقل ہو رہا ہے، آپ گھنٹیا و ہوا کا وہ دم بھی کرتے ہیں۔ جمعہ واتوار کے روز بنوں میانوالی اور اطراف سے لوگ جو بابا ساڑھی والی سرکارؒ کے مزار پر نہیں جا سکتے، وہ آپ کے پاس تشریف لاتے ہیں۔

سید شہباز ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال ضلع چکوال)

آپ 1968ء کو ممتاز قانون دان سید اعجاز حسین ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کر ہی رہے تھے کہ سر سے سایہ پدری اٹھ گیا۔ کچھ عرصہ ڈھڈیال میں رہنے کے بعد آپ اپنے ننھیال ٹیکسلا میں اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ چلے گئے اور اپنا تعلیمی کیریئر وہیں سے مکمل کیا۔ آپ نے گارڈن کالج سے گریجویشن کیا اور پھر قانون کی ڈگری LLB مکمل کی۔ آپ نے قانونی پریکٹس شروع کی لیکن جلد ہی کاروبار میں حصہ لیا اور ٹیکسلا میں کاروبار شروع کیا۔ چونکہ ڈھڈیال میں آپ کی آبائی وراثت تھی جو برلب سڑک پنڈی چکوال روڈ پر تھی، اپنے حصے کی زمین پر ایک پٹرول پمپ تعمیر کروایا جس کی شناخت شاہ ہمدانؒ فلنگ سٹیشن ہے۔ آپ نے اپنے جدِ امجد امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی تخیلاتی تصویر بھی اپنے دفتر میں آویزاں کر رکھی ہے اور اس فلنگ سٹیشن کا انتظام وانصرام اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ آپ نہایت ہی اعلیٰ قسم کے متین اور ذہین شخصیت کے حامل ہیں اور اپنے والد کی وراثت سے عزاداری امام مظلوم رگوں میں بسی ہوئی ہے۔ آپ ایک بہترین سماجی اثر ورسوخ بھی رکھتے ہیں۔ اپنے والد کی طرح اس پاک باپ سخی شاہ جہاں تک کے انتظام کا اور ثقافتی امور کی انجام دہی کا سہرہ بھی آپ کے سر ہے۔ عرس پاک کے موقع پر ڈالی کا برآمد کرنا یا تفریحی مشاغل والی بال کا میچ ہو یا بیلوں کا جلسہ یا گھوڑہ دوڑ، آپ کے وجود سے ہی ممکن ہے۔ علاقے کے افراد آپ کے حسن اخلاق کی دلدادہ ہیں اور آپ کی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت اقدس میں پہنچ جاتے ہیں۔ آپ سماجی خدمت کا اعلیٰ جذبہ رکھتے ہیں اور غرباء میں مخفی امداد پہنچاتے ہیں۔ عوامی حلقوں میں

عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔آپ اپنے کاروباری ہلکا ضلع چکوال میں آئل ڈیلرز ایسوسی ایشن کے صدر انجمن ہیں۔اور اپنا مخصوص سیاسی اثر بھی رکھتے ہیں لیکن بے ضرر کردار کے مالک ہیں۔کبھی بھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا اور نہ کسی کی دل آزاری کی ،غریب اور مظلوم کے مددگار رہیں۔آپ کا حسن اخلاق آپ کے نام کی غمازی کرتا ہے اور آپ اس پر پورا اترتے ہیں۔

ابوزین پیر سید محمد ازہر علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ کراچی)

پیر صاحب دینی ودنیاوی تعلیم سے آراستہ ہیں۔آپ نے فاضل علوم اسلامیہ کے ساتھ بین الاقوامی تعلقات عامہ میں ماسٹر کیا ہے۔اس کے علاوہ اقتصادیات، سیاست، نفسیات کے مختلف کورسز کیے ہوئے ہیں۔قومی و بین الاقوامی سطح پر مختلف سیمینار، کانفرنس اور ورکشاپ میں ملک کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ایران، لبنان، شام، ساؤتھ افریقہ، شام سمیت کئی ممالک کے دورے کر چکے ہیں۔ملکی سطح پر قومی سیرت کانفرنسز، مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالہ جات پیش کر چکے ہیں۔آپ کا ایک مقالہ آکسفوڈ پبلشر بھی پرنٹ کر چکا ہے جو اس وقت دنیا بھر کے کتب خانوں کی زینت ہے، اس کے علاوہ پرنٹ میڈیا پر آپ کے کالم شائع ہوتے رہتے ہیں۔حضرت شاہ ہمدانؒ میں عرس سیدین کے موقع پر آپ کا تحقیقی کالم تواتر کے ساتھ شائع ہورہے ہیں۔انٹرنیشنل افیرہیرس سینٹر فارسیوک ایجوکیشن اور امریکہ سمیت کئی عالمی ادارے پیر صاحب کی خدمات کا اعتراف کر چکے ہیں۔مختلف ٹی وی ٹاک شوز میں مختلف موضوعات میں شریک گفتگو رہتے ہیں۔موجودہ وقت میں آپ دارالعلوم قمر الاسلام کے ناظم اعلیٰ کے علاوہ شاہ ہمدانؒ انٹرنیشنل ٹرسٹ کے جنرل سیکرٹری اور قمر الاسلام چیئرٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سید ابرار حسین شاہ ہمدانی (انگہ ضلع خوشاب)

سید ابرار حسین شاہ ہمدانی دسمبر 1938ء میں سادات ہمدانیہ انگہ کے مشہور بزرگ شخصیت سید شاہ شرف ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میڈیسن کے کاروبار سے وابستہ ہوئے۔انگہ سے سرگودھا سکونت اختیار اور سرگودھا میں محمدی میڈیکل کے نام بزنس شروع کیا۔سیاسی اور سماجی حوالے سے علاقے بھر میں مشہور شخصیت ہیں۔ابھی جوہرآباد میں مقیم ہیں۔عزاداری سید شہداء کے حوالے سے بڑا تعلق ہے۔غم امام حسین علیہ السلام سے سرشار ہیں۔

پیر سید دلاور عباس ہمدانی (تلہ گنگ)

آپ کا شمار تلہ گنگ کے سیاسی سماجی اور مذہبی حلقوں میں ہوتا ہے۔آپ فتح جنگ میں پیدا ہوئے۔اسلام آباد سے میٹرک کیا اور اپنے چچا سید تصدق شاہ ہمدانی کی فرمائش پر تلہ گنگ آ گئے۔آپ اچھے اخلاق، کردار اور سماجی و مذہبی خدمات کی بدولت علاقے بھر

میں مشہور ہیں۔سخاوت اور فیاضی، نرم گفتگو اور شائستہ لہجہ آپ کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔امام حسینؑ کے ماتمی وعزادار بھی ہیں۔آپ کا گریہ اور جوش ماتمی سنگتوں میں جوش پیدا کر دیتا ہے۔ درویش مزاج اور خوش لباس، بگڑے ہوئے کام کو آسان بنانا آپ کا شعار ہے۔ سخت سے سخت مخالف آپ کی نرم اور پیار ومحبت والی گفتگو سن کر موم ہو جاتا ہے۔یہ سید کی خداداد صفات ہیں۔آپ عرصہ دراز سے زائرین امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔اپنی خرابی صحت کے باوجود عوام الناس کی خدمت میں مصروف عمل رہتے ہیں۔اپنے اکابرین سے والہانہ محبت رکھتے ہیں اور روزانہ بلا ناغہ اپنے جد حضرت شاہ ہمدانؒ کے اوراد فتحیہ کا ورد تواتر سے کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں۔اپنے خاندان ہمدانی سادات سے والہانہ محبت اور عقیدت کی انتہاء رکھتے ہیں۔

سید بدر ضیاء ہمدانی (اسسٹنٹ ڈائریکٹر نادرہ)۔۔۔۔۔۔۔۔۔سادات ہمدانیہ تلہ گنگ

آپ سلجھے ہوئے، اخلاقی طبیعت کے مالک ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔شریفانہ، مہذب اور خوش اخلاق لہجہ آپ کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔گزشتہ 15 سال سے نادرہ میں ملازمت کرتے ہیں اور اہل علاقہ وخصوصاً ہمدانی سادات کی نادرہ کے معاملات میں ہر ممکن مدد کرتے ہیں۔آج کل اسلام آباد تعینات ہیں۔یہاں آپ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔دوران سروس ہر کسی کی قانونی مدد کرتے رہتے ہیں۔آپ ہمدانی سادات کے باہم میل جول، فلاح و بہبود کا جذبہ رکھتے ہیں۔

سید اقارب حسین ہمدانی (مور جھنگ سیداں)

آپ 13۔جون 1967ء کو مور جھنگ سیداں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول روپڑ کلاں سے حاصل کی۔والد محترم چونکہ ایک دیندار شخصیت تھے، لہٰذا ان کی خواہش کے مطابق 1983ء میں قائد تحریکِ نفاذِ فقہ جعفریہ سید ساجد علی نقوی کے مدرسے آیت اللہ الحکیم راولپنڈی میں تعلیم کے حصول کے لئے داخلہ لیا۔ 1990ء میں مزید تعلیم کے لئے قم (ایران) چلے گئے۔اس کے بعد آج تک حسبِ توفیق دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

سید علی اسد ہمدانی (سادات ہمدانیہ رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

آپ علاقہ کی نامی گرامی شخصیت اور سادات ہمدانیہ رابطہ کونسل کے دیرینہ ممبر ہیں۔خوش مزاج، خوش اخلاق وملنسار شخصیت ہیں۔رجانہ میں ان کا علی موبائل زون کے نام سے بزنس ہے۔اچھے حکیم بھی ہیں۔اپنے علاقے میں نیک نامی و بلند کردار کی وجہ سے ہر کسی کی غمی وخوشی میں شریک ہونے والی شخصیت ہیں۔ان کا ایک بیٹا پاکستان ائیر فورس میں ملازم ہے اور باقی دو فرزندان ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔

سید آصف علی ہمدانی (راولپنڈی)

آپ شعبہ صحافت سے گزشتہ 26 سال سے منسلک ہیں۔ آپ مختلف اخبارات و ٹی وی چینلز میں مختلف عہدوں پر فائز ہیں، جن میں قابلِ ذکر: گروپ چیف عوام انٹرنیشنل نیوز گروپ۔ سینئر وائس چیئرمین راولپنڈی/اسلام آباد جرنلسٹ ایسوسی ایشن۔ چیئرمین ہیومن رائٹس ڈویلپمنٹ پروگرام پاکستان۔۔ وائس چیئرمین العین انٹرنیشنل ویلفیئر ٹرسٹ برطانیہ/ پاکستان۔ چیف ایگزیکٹو چیریٹی امید ہسپتال چکوال۔ ایڈیٹر روٹری کلب اسلام آباد نیوز بلیٹن۔ آپ نے قومی و بین الاقوامی سطح پر بہترین سماجی خدمات پر 2 دفعہ گولڈ میڈل حاصل کیے۔ مسلم لیگ ق میں صدر پرویز مشرف دور میں سیکرٹری اطلاعات علماء و مشائخ ونگ رہے۔ بھارت، دوبئی، اور جنوبی کوریا میں بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کی۔

ڈاکٹر سید ریاض ہمدانی (ڈائریکٹر پنجاب آرٹس کونسل)

آپ محکمہ اطلاعات و ثقافت میں بطور ڈائریکٹر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اُردو ادبیات میں پی ایچ ڈی کر چکے ہیں، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اپنی تعلیمی اور انتظامی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا چکے ہیں۔ آپ کی کتاب اردو ناول کا نوآبادیاتی مطالعہ منظر عام پر آ چکی ہے۔ آپ کے زیرِ نگرانی ثقافتی شناخت اور استعماریت کے موضوعات پر دو کتب شائع ہوئی ہیں۔ عصر حاضر کے جدید موضوعات پر بین الاقوامی سطح کی کانفرنسز منعقد کرنے پر آپ کو علمی و ادبی حلقوں میں خوب پذیرائی ملی۔ آپ ایک علم دوست اور بہترین منتظم کے طور پہچانے جاتے ہیں۔

باوا سید مراتب علی شاہ ہمدانی (جلال پور سیداں، ضلع خوشاب)

آپ عرصہ پینتیس سال سے پاکستان کسٹم میں تعینات رہے، اور 2022ء بطور اے ایس آئی ریٹائرڈ ہوئے۔ کئی ممالک میں سفر کر چکے ہیں۔ سادہ، درویش مزاج بزرگ سید ہیں۔ دل کے صاف اور اعلیٰ اوصاف کے مالک ہیں۔ آپ کی جو بات زبان پر ہوتی ہے، وہی دل میں بھی ہوتی ہے۔ ہمیشہ لوگوں کا بھلا اور خیر خواہی کی۔ اپنی اچھی کارکردگی، شرافت، دیانت داری کی وجہ سے اپنے محکمہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اپنے اجداد کی روایات کے امین اور اس کے طرزِ عمل کو اپنی زندگی کا معیار بنائے ہوئے ہیں۔ اس پر آشوب دور میں جہاں نفسا نفسی کا عالم ہے، وہاں یہ شخصیت اپنے اجداد کو نہیں بھولی۔ ہر وقت اپنے اجداد کی طرز زندگی کی مثالیں دیتے ہیں۔ آپ کو آج بھی اپنے اجداد کے احوال زندگی حرف بحرف یاد ہیں۔ اور آپ کو جہاں بھی موقع ملے اپنے اجداد کا ذکر بالخصوص نوجوان نسل میں لازمی کرتے ہیں۔ آپ بہت بڑے دل والے مہربان، درویش بزرگ ہیں۔ شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کے تحت بننے والی ہمدانی ٹیلی فون ڈائریکٹری 100 کے قریب پرنٹ کروا کر پورے پاکستان میں تقسیم کروائی۔ اس کے علاوہ اپنے دادا شاہ شرف قلندرؒ مسجد

مسافرہ شام کی تزئین و آرائش میں بھر پور خدمت سرانجام دی ہے۔

سید کاشف رضا ہمدانی (جلال پور سیداں، ضلع خوشاب)

سید کاشف شاہ ہمدانی بلند مزاج، باکردار، باذوق شخصیت کے مالک اور تعلیم یافتہ نوجوان سید ہیں۔ آپ ڈی ایچ ایل لوجسٹک میں جاب کرتے رہے۔ اور 2014ء سے ہمدانی انٹر پرائز ز کے نام سے اپنے نجی کاروبار (کنسٹرکشن جنرل آرڈر سپلائر اور کسٹم کلیئرنگ اینڈ فارورڈنگ) کا آغاز کیا اور تاحال اسی سے وابستہ ہیں۔ غم امام حسینؑ سے سرشار اور عزادار سید ہیں۔ ملنسار، اچھے اور بڑے دل والے سید ہیں۔ سید کاشف شاہ ہمدانی صاحب نے سادات ہمدانیہ رابطہ کونسل کے تحت بننے والی ہمدانی ٹیلی فون ڈائریکٹری (200 کی تعداد میں) پرنٹ کروا کر میں پورے ملک میں ہمدانی سادات میں تقسیم کروائی۔ کتاب انوارِ ولایت ساداتِ ہمدانیہ کی پبلشنگ میں بھی کافی تعاون کیا۔

سید کنز العباس ہمدانی (جہلم)

آپ ایک انتہائی پڑھی لکھی اور سلجھی ہوئی شخصیت کے مالک ہیں، آپ پاکستان ائیرفورس کے ساتھ منسلک رہے، دورانِ سروس آپ نے بہت سے اعزازات حاصل کیے، ایک منجھے ہوئے سپورٹس مین کی حیثیت سے آپ کے بہت سے نمایاں کارنامے ھیں جس کی بنیاد پر آپ کو گولڈ میڈل، سلور میڈل سے نوازا گیا، آپ ایک ادبی شخصیت بھی ہیں اور اعلیٰ سطح پر مشاعروں، ورکشاپس، اور سیمینار میں شرکت کر چکے ہیں اور اپنی ادبی دھاک بٹھا چکے ہیں، آپ کی علمی اور ملکی خدمات کے اعتراف میں آپ کو صدارتی تمغہ حُسنِ کارکردگی پرائم منسٹرز پرائیڈ آف پرفارمنس ایوارڈ اور PAF کلر سے نوازا گیا، آپ نے فائیو سٹار فورسز اکیڈمی کے نام سے ملکی یوتھ کے لئے ادارہ کے ساتھ ساتھ پنجاب میرج پوائنٹ اور نیشنل شہداء ویلفیئر ٹرسٹ سماجی وفلاحی ادارہ قائم کیا ہوا ہے۔

صاحبزادہ پیر سید علی زین العابدین ہمدانی (سابق چیئرمین یونین کونسل لکھیوال شریف ضلع سرگودھا)

سید علی زین العابدین ہمدانی قادری 17 ستمبر 1984ء کو اپنے آبائی گاؤں لکھیوال شریف ضلع سرگودھا میں پیر سید محمد سراج الحق شاہ ہمدانی قادری کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے گریجویشن تک تعلیم نمایاں پوزیشن سے حاصل کی اور بعد میں آپ اپنی خانقاہ اور خدمت خلق کے جذبے سے مصروف عمل ہو گئے۔ آپ نہایت متقی، پرہیزگار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں۔ آپ کو شروع ہی سے ذکر الٰہی اور عشق مصطفیٰ ﷺ کا بے حد شوق تھا۔ آپ اپنے اسلاف کے مختلف اذکار خصوصاً اوراد فتحیہ کے ذکر میں مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ آپ کے زیر سایہ 4 مختلف جگہوں پر دینی مدارس ہیں، جن میں شعبہ درس نظامی اور حفظ کی کلاسز شروع ہیں۔ آپ اکثر اپنے طلبہ ومریدین

کو معرفت الٰہی اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی تلقین کرتے نظر آتے ہیں۔اس کے علاوہ ماہانہ اور سالانہ محافل کے انعقاد میں آپ کا نمایاں کردار ہے اسی لیے آپ نے اپنے بیٹے سید محمد حسین مہدی شاہ ہمدانی کو دینی و روحانی تربیت کے لیے ان کے نانا جان پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی صاحب کی کفالت میں رکھا ہے۔دینی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سیاسی میدان میں بھی اپنی کامیابی کا لوہا منوایا اور 2015ء کے بلدیاتی الیکشن میں علاقہ بھر میں سب سے زیادہ ووٹ لے کر چیئرمین یونین کونسل منتخب ہوئے۔اور اپنی یونین میں بہت سے اہم ترقیاتی کام کروائے۔جن میں فروغ تعلیم ،فری میڈیکل کی سہولت اور سڑکیں نمایاں نظر آتی ہیں۔آپ یتیموں کی تعلیم و تربیت کو اپنے لیے باعث اطمینان سمجھتے ہیں۔

سید احمد فرحان شاہ ہمدانی قادری (چیف آڈیٹر فارن منسٹری اسلام آباد)۔سادات ہمدانیہ لکھیوال شریف

صاحبزادہ پیر سید احمد فرحان شاہ ہمدانی قادری آستانہ عالیہ قادریہ ہمدانیہ لکھیوال شریف میں پیر طریقت رہبر رشد و ہدایت الحاج پیر سید محمد سراج الحق شاہ ہمدانی قادری کے ہاں 1986ء میں پیدا ہوئے۔آپ تین صاحبزادگان میں دوسرے نمبر پر ہیں۔آپ پیر سید علی زین العابدین شاہ ہمدانی قادری سے چھوٹے ہیں۔آپ نے ایم بی اے کے بعد نیشنل بنک آف پاکستان میں ملازمت اختیار کر لی اور CSS کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کیا۔سید احمد فرحان شاہ ہمدانی قادری اب گریڈ 18 میں بطور چیف آڈیٹر فارن منسٹری اسلام آباد میں فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں۔آپ نہایت ایماندار، فرض شناس اور باکردار ہیں۔پیر سید احمد فرحان شاہ ہمدانی قادری کا ایک بیٹا سید محمد تقی عبداللہ ہمدانی ہے۔اللہ پاک اس چھوٹے صاحبزادہ صاحب کی عمر،علم وعمل میں برکتیں نازل فرمائے اور پیر سید احمد فرحان شاہ ہمدانی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔آمین

الحافظ پیر سید نور ثقلین شاہ ہمدانی (بہک میکن ضلع سرگودھا)

الحافظ پیر سید نور ثقلین شاہ ہمدانی یکم جنوری 1968ء کو پیر سید زوار حسین شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے دادا پیر سید پیر شاہ ہمدانی فاضل بریلوی شریف سے حاصل کی۔آپ کو خرقہ ارادت اپنے دادا پیر سید پیر شاہ ہمدانی سے ملا۔آپ سادہ طبیعت اور صاف گوئی کی وجہ سے بھولا پیر کے نام سے مشہور ہیں۔آپ کی بہت سی کرامات ہیں۔آپ کے مرید پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔آپ آستانہ عالیہ پیر سید ہاشم دریا ہمدانی بہک میکن کی پہچان ہیں۔آپ کی مشہور کرامات میں سے ایک کرامت چک 60 جنوبی سرگودھا کے رہائشی کو آپ کی بشارت تھی کے تمہارے گھر اگر دم والا بچہ ہوا تو وہ ہمدانی کی دعا سے ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔جب بچہ پیدا ہوا اس کی دم تھی آج بھی لوگ دور دور سے اس کرامت کی زیارت کے لیے آتے ہیں۔بہت سے علما نے بھی اسٹیج پر بچے کو بلا کر دنیا کو دکھایا کہ آج بھی اولیا کرامات دکھا سکتے ہیں۔آپ نے بڑی محنت اور دلچسپی کے ساتھ لک موڑ شاہ پور روڈ پر 2008ء میں مسجد تعمیر کرائی۔بروز منگل لک موڑ مسجد شاہ ہمدانؒ مریدین کے لیے مخصوص ہے۔2010ء میں آپ کو فالج کا اٹیک آیا،اس کے باوجود اللہ کی

مخلوق کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔آپ شروع سے صوم وصلوۃ کے پابند اور دیندار، پیر کامل ومرشد ہیں۔اللہ پاک کو صحت ولمبی زندگی عطا فرمائے۔آمین

سید وحید شاہ ہمدانی (جھنڈ وسیداں ضلع راولپنڈی)

خاندان سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں کے چشم چراغ سید وحید شاہ ہمدانی صاحب اپنی مثال آپ شخصیت ہیں۔ بلند اخلاق، پر کیف شخصیت کے مالک ہیں۔آپ وہاڑی میں متولد ہوئے۔بچپن میں ہی والدین کے سایہ پدری سے محروم ہو گئے تھے۔تعلیم کے بعد کچھ عرصہ انگلینڈ وآسٹریلیا میں رہے۔اور پھر کچھ عرصہ بعد پاکستان آ گئے۔آجکل ہنڈا ایونیو اسلام آباد میں بطور رجسٹریشن آفیسر تعینات ہیں۔سماجی ومذہبی حوالے سے بھی معروف ہیں۔امام حسینؑ کے عزادار اور زوار بھی ہیں۔اپنے ہمدانی خاندان کے بزرگان سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں اور ان کی روایات کے امین و پاسدار ہیں۔سید وحید شاہ ہمدانی صاحب کی سب اہم خصوصیت یہ ہے کہ آپ غریب پرور اور غربا کی مدد وتعاون کرنے والے ہیں۔اپنے ہمدانی خاندان کے دکھ، تکالیف اور خوشیوں میں شرکت کرتے ہیں۔

سید شاہ صمد ہمدانی (کلکٹر)

سادات ہمدانیہ احمد آباد، کھوتکہ ضلع خوشاب

سید شاہ صمد ہمدانی صاحب کراچی کسٹم میں بطور اسسٹنٹ کلکٹر فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔آپ مشہور ماہر تعلیم ومحقق پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی صاحب کے ہونہار فرزند ہیں۔ خوش اخلاق، خوش طبیعت، خوش شکل وباکردار سید ہیں۔کراچی پوسٹنگ سے قبل آپ فیصل آباد تعینات تھے۔ اللہ کریم مزید عزت، شہرت و بلندی عطا فرمائے۔آمین

سید اظہر حسین شاہ ہمدانی (لاوہ)

سید اظہر حسین ہمدانی صاحب تحصیل لاوہ کی نامور سیاسی، سماجی واثر رسوخ والی شخصیت ہیں۔ سیاسی حوالے سے لاوہ شہر کی فیصلہ کن حیثیت کے مالک ہیں۔ملنسار، خوش مزاج، دوسروں کے کام آنے والے اور غریب پرور شخصیت ہیں۔علاقائی لوگوں کے اصرار پر شاید عملی طور پر سیاسی میدان میں مضبوط امیدوار کے طور پر سامنے آ رہے ہیں۔آپ نے شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کی جانب سے مرتب کی گئی ہمدانی ٹیلی فون ڈائریکٹری سادات ہمدانیہ کے باہمی روابط کے خاطر پرنٹ کروا کر ملک بھر اور اپنے علاقے میں تقسیم کروائی۔

باوا سید ریاض الحسن ہمدانی (راہنہ سادات چکوال)

آپ قریباً 2 سال تک نارنگ سیداں چکوال میں قائم مدرسہ کلیۃ النجف سے علوم آلِ محمدؑ سے فیضاب ہوئے۔ بیماری کی صورت میں دینی تعلیم کو خیر باد کہا۔ اپنی زرعی زمینوں سے وابستہ ہوئے۔ نہایت ملنسار، خوش مزاج، صوم وصلوۃ کے پابند بزرگ ہیں۔ اپنے بزرگان کی روایات کے امین و پاسدار بھی ہیں۔ شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کی جانب سے مرتب کی گئی ہمدانی ٹیلی فون ڈائریکٹری کی تقسیم کے لئے گھر گھر جا کر اور دور دراز سفر کر کے اس کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالا۔ اور اسے بھرپور طریقے سے سادات کو آگاہ کیا۔ آپ کی اس بے لوث جہد و جہد کی بدولت بہت سے ہمدانی خانوادے آپس میں روابطہ قائم کر چکے ہیں۔ اللہ کریم باوا جی کو لمبی عمر اور اچھی صحت سے نوازے۔ آمین

سید کوثر عباس ہمدانی (راہنہ سادات)

آپ ایک سماجی و مذہبی شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ ایک عرصے سے جعفریات چینل نیٹ ورکنگ کے ذریعے مختلف موضوعات پر سوشل میڈیا پر نسلِ نو اور انسانیت کی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ انتہائی سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔ حضرت شاہِ ہمدانؒ اور دیگر ہمدانی سادات کے بزرگان کی تعلیمات کو بھی سوشل میڈیا پر نشر کرتے رہتے ہیں۔

سید نادر علی ہمدانی بن سید شیر شاہ ہمدانی (جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید نادر علی ہمدانی 10۔ اگست 1950ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد گورنمنٹ ڈگری کالج جوہر آباد سے 1971ء میں گریجویشن کیا۔ تعلیم کے بعد چار نومبر 1971ء کو آرمی کو بحیثیت کلرک جوائن کیا۔ مختلف عہدوں پر فائز رہنے کے بعد تین نومبر 2003ء کو بحیثیت صوبیدار ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ ایک علمی وسماجی شخصیت کے مالک ہیں۔ اپنے اجداد کی روایات کے امین ہیں، اپنے خاندان کے بزرگان کے واقعات وشجرہ زبانی یاد ہے۔ آپ نے اپنی اولاد کو بھی اعلیٰ تعلیم دلوائی اور آپ کے چاروں فرزندان آرمی میں آفیسرز ہیں۔

سید تنویر حسین ہمدانی ابن سید غلام حسین شاہ ہمدانی (جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

آپ نہایت مشفق، ملنسار اور سادہ طبیعت کے حامل ہیں۔ گفتگو میں عارفانہ انداز کو خاص جگہ دیتے ہیں۔ محکمہ پبلک ہیلتھ میں تقریباً تیس سال خدمات سرانجام دیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جلالپور سیداں میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ کیلی گرافی میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ نگینوں اور حکمت (طب) سے بھی خاص لگاؤ رکھتے ہیں۔

سید اسحاق شاہ ہمدانی (حال مقیم بھکر)

آپ نے 1958ء میں اپنی عملی زندگی کا آغاز پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے بطور یوڈی سی کلرک سے کیا۔ آپ 1969ء سے 1980ء تک انجمن اسلامیہ دارالاطفال کے آنریری جنرل سیکرٹری رہے ۔ دوران سروس آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی، آپ نے دوران سروس ہی ایف اے وبی اے کیا۔ اوراس کے بعد گیلانی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا ۔ آپ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے بطور مجسٹریٹ تعینات ہوئے۔ 2001ء میں بطور کالونی اسسٹنٹ جوہر آباد تعینات ہوئے۔ کئی فلاحی کام کیے۔ غریب و نادار کی مدد اور سادات کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ دوران سروس آپ کے پاس اگر کسی سیدزادی کا کوئی مقدمہ آتا تو آپ حرمت سیدزادی کو ملحوظ خاطر رکھتے، خوداس کے دروازے جاتے۔ خوانین کالاباغ آپ کا بے حد احترام کرتے ہیں اور نیازی پٹھان ہمدانی سادات کے مریدین ہیں۔

سید باقر ہمدانی (ریجنل ڈائریکٹر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد)

سید باقر ہمدانی محکمہ تعلیم میں درس و تدریس کے شعبہ سے منسلک ہوئے، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں ریجنل ڈائریکٹر سلیکٹ ہوئے اور آج کل اپنے فرائض علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں بخوبی سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹریٹ کی ڈگری مکمل کر رہے ہیں۔

باوا سید حسنین شاہ ہمدانی (مورجھنگ سیداں)

باوا سید حسنین شاہ ہمدانی آرمی سے ریٹائرڈ ہیں۔ عبادت گزار، ملنسار اور ہمدانی خاندان سے محبت کرنے والے بزرگ ہیں۔ بزرگان کی روایات کے امین ہیں۔ ساداتِ ہمدانیہ کے باہمی روابط وہم آہنگی کے لئے مصروفِ عمل رہتے ہیں، مالک صحت وسلامتی عطا فرمائے۔ آمین

سید حسنین شاہ ہمدانی (خانیوال)

سید حسنین شاہ ہمدانی صاحب کا آبائی تعلق ڈھوک فتح شاہ تلہ گنگ سے ہے۔ آپ کا خاندان قریباً سوسال سے خانیوال میں مقیم ہے۔ سیاسی وسماجی حوالے سے اپنے علاقے کی مشہور ہستی ہیں۔ اور ایک بڑے زمیندار بھی ہیں۔ ملنسار، خوش مزاج اور اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔

باوا زوار سید شفقت شاہ ہمدانی (تلہ گنگ)

آپ امام بارگاہ حیدری تلہ گنگ کے متولی بھی ہیں اور ساتھ دربار سید شاہ فتح نور المعروف شاہ تیغ بہادرؒ کے گدی نشین بھی ہیں۔ آپ اپنے والد محترم کی جگہ مسند نشین ہوئے۔ آپ سادہ مزاج، درویش صفت بزرگ ہیں۔ آپ اپنے عقیدت مندوں کا ایک وسیع حلقہ رکھتے ہیں۔ کئی لوگ دور دراز سے آپ کے پاس دم کروانے آتے ہیں۔ ہر سال چودہ شعبان کو آپ کی زیر قیادت جشن کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

پیر سید جعفر شاہ ہمدانی (سوگا سیداں پنڈی)

پیر سید جعفر شاہ ہمدانی نامی گرامی ذاکر اہلبیتؑ و بہترین مقرر ہیں۔ خوش اخلاقی و خوش مزاجی کی وجہ سے سادات و غیر سادات میں مقبول ہیں۔ جعفر شاہ اعلیٰ اخلاقی کردار کے مالک ہیں۔ شیعہ، سنی دونوں مسالک میں اپنی مقرری و خطابت کی وجہ سے مقبول ہیں۔

بابا شاہ عبد الجبار ہمدانی (دندہ شاہ بلاول)

آپ دندہ شاہ بلاول کی مشہور مذہبی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے عاشق رسول ﷺ ہیں۔ دربار دندہ شاہ بلاولؒ میں جلوس و میلاد مصطفیٰ ﷺ کا آغاز کرنے والے پہلے شخص ہیں۔ ہر محفل کی زینت ہیں۔ دندہ شاہ بلاول میں ایک دینی درس گاہ اور بچیوں کا درالعلوم چلا رہے ہیں۔

سید علی کامران ہمدانی (جھنڈو سیداں)

سید علی کامران ہمدانی اسلام آباد پولیس کے ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر ہیں۔ مشہور و معروف بزرگ عالم دین باوا امتیاز شاہ جی کے فرزند ہیں۔ مختلف ٹی وی چینلز کے شوز میں اسلام آباد پولیس کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ایف ایم چینل پر نوائے شب کے نام سے پروگرام بھی کرتے ہیں۔ جس میں موصوف حضرت شاہ ہمدانؒ کی فکر کو عام کرنے میں کوشاں ہیں۔

مولانا حاجی سید عبدالہادی ہمدانی (بہاولپور)

مولانا حاجی سید عبدالہادی ہمدانی صاحب جامعہ حسنین تلمبہ (خانیوال) سے فارغ التحصیل ہیں۔ نامور عالم دین و مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کے شاگرد خاص ہیں۔ آپ مولانا کے ساتھ کئی سفرات میں ساتھ رہ چکے ہیں۔ مفتی تقی عثمانی صاحب کے زیر سرپرستی چلنے والے اسلامی فنانس نظام کے شعبہ تکافل سے وابستہ ہیں۔ اور بہاولپور میں اسسٹنٹ برانچ مینجر جوبلی فیملی تکافل کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بہترین عالم دین واتحاد امت کے علمبردار ہیں۔

سید عامر شاہ ہمدانی (سابق یوسی ناظم لاہور)

سید عامر شاہ ہمدانی لاہور کی یوسی گلشن راوی کے ناظم رہ چکے ہیں۔ سیاسی حوالے سے کافی بااثر اور مسلم لیگ ن کے دیرینہ رہنما ہیں۔ اپنے دور اقتدار میں بے شمار ترقیاتی کام کروانے کی وجہ سے اہل علاقہ میں مقبول ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت شاہ ہمدانؒ کے نام پر فری میڈیکل کیمپس بھی لگاتے ہیں۔ خوش مزاج وفراخ دل شخصیت ہیں۔

پیر سید ولی اللہ شاہ ہمدانی نقشبندی (دندہ شاہ بلاول)

آپ حضرت شاہ رفیع الدین ہمدانی مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ آپ متقی و پرہیز گار شخصیت کے مالک ہیں۔ بہت اچھے درویش صفت صفات کے مالک ہیں۔ آپ حضرت حاجی لعل شاہ ہمدانی نقشبندیؒ کی گدی کے سجادہ نشین ہیں۔ آپ حضرت شاہ سلطان ابراہیم ہمدانی نقشبندیؒ کے پوتے ہیں۔ جداعلیٰ سادات ہمدانیہ کی مسجد اور مدرسے اور دربار شریف کے تمام تر انتظامات اب بھی آپ کے ذمے ہیں۔

سید ساغر عباس ہمدانی (نارنگ سیداں)

آپ اپنے بابا ڈاکٹر سید آغا حسین ہمدانی کی جگہ انٹرنیشنل شاہ ہمدانؒ کانفرنس کے چیئرمین کی حیثیت سے ذمہ داریاں نبھار ہے ہیں۔ اور جس ادارے میں مرحوم ڈاکٹر سید آغا حسین ہمدانی (قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت اسلام آباد) خدمات انجام دے رہے تھے۔ اسی ادارے میں سید ساغر عباس ہمدانی اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔

باوا مظلوم شاہ ہمدانی (مور جھنگ)

باوا مظلوم شاہ ہمدانی بہت ملنسار، پیار و محبت والے بزرگ ہیں۔اپنے بزرگان کی روایات کے امین پاسدار ہیں۔کافی عرصے سے شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کے پینل سے وابستہ ہیں۔

باوا سید نجم الحسین ہمدانی (بگراں سادات)

باوا سید نجم الحسین ہمدانی صاحب بگراں سادات کی نامی گرامی شخصیت ہیں۔بگراں سادات کی تاریخ اور بزرگان کے احوال و زندگی کو جمع کرکے نوجوان نسل تک پہنچایا۔نسبی معاملات میں بہت پرجوش اور ہر قسم کے خاندانی معاملات میں سادات کے ساتھ بہت تعاون کرتے ہیں۔ہمدانی ڈائریکٹری کے تقسیمی مراحل کو پرجوش طریقے سے پورا کیا۔

باوا سید قمر عباس ہمدانی (وسنال ضلع چکوال)

باوا سید قمر عباس ہمدانی خاندان سادات ہمدانیہ کی مشہور و معروف خوش مزاج و زندہ دل شخصیت کے مالک ہیں۔آپ پاکستان کسٹمز میں ملازمت پیشہ رہے اور ریٹائرڈ منٹ بعد اپنے علاقے کے رفاہی کاموں سے منسلک ہیں۔آج کل لاہور میں مقیم ہیں۔اپنے آبائی گاؤں وسنال میں پینے کے صاف کا پلانٹ لگایا جہاں سے سارا دن عوام الناس پینے کا صاف استعمال کرتے اور آپ کو دعاؤں سے نوازتے ہیں۔عرصہ دراز سے سادات ہمدانیہ رابطہ کونسل کے ساتھ منسلک ہیں اور ہمیشہ کونسل کی بہترین کارگردگی کے لےس اپنی رائے سے نوازتے رہتے ہیں۔

ماہرِ تعلیم سید سجاد رضا ہمدانی ابن سید صادق حسین ہمدانی (آبائی علاقہ پدھراڑ ضلع خوشاب)

سید سجاد رضا ہمدانی کراچی کے رہائشی ہیں۔آپ نے بطور فیکلٹی ایڈوائزر پاکستان کی جانب سے ہارڈورڈ یونیورسٹی بوسٹن میں 2016ء اور 2017ء پاکستان کی نمائندگی کی۔آپ ہمدانی خاندان کی واحد شخصیت ہیں جنہیں اقوامِ متحدہ نے مدعو کیا۔آپ نے اقوامِ متحدہ کی سکیورٹی کونسل آف یوتھ افیئر میں ایک تقریب سے خطاب کیا۔یہ یوتھ افیئر کانفرنس یو این او ہیڈ کوارٹر نیو یارک میں 2017ء میں منعقد ہوئی۔جس میں پاکستان سمیت دیگر ممالک کے مندوبین و سٹوڈنٹس نے حصہ لیا۔یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ شاہ ہمدانؒ کا ایک فرزند جسے خود یو این او نے بلایا اور پوری دنیا کے سامنے خطاب کیا۔ملک پاکستان سمیت ہمدانی خاندان کا نام روشن کیا۔آپ فی الوقت کینیڈا میں مقیم ہیں۔

سید سجاد حسین شاہ ہمدانی (مور جھنگ سیداں)

ضلع راولپنڈی کی نامور سیاسی وسماجی شخصیت باوا سید سجاد حسین شاہ ہمدانی مور جھنگ سیداں کے بزرگ سید فضل شاہ ہمدانی کے ہاں متولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد بینک سروسز سے منسلک ہوئے اور پھر ریٹائرمنٹ کے بعد سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ باوا سجاد شاہ راولپنڈی کے شہری ودیہی حلقوں میں اپنی ایک نمایاں سیاسی پہچان رکھتے ہیں۔ خوش دل ودوسروں کے کام آنے والی شخصیت ہیں۔ ڈھوک سیداں کے علاقے میں اپنے نجی کاروبار سے وابستہ ہیں۔ اپنے خاندان کی غم وخوشی میں برابر شامل ہوتے ہیں۔

پیر سید تنویر محمد شاہ ہمدانی (میرا شریف چکری)

ضلع راولپنڈی کی نامی گرامی سیاسی سماجی وفیصلہ ساز شخصیت ہیں۔ آپ نے کچھ عرصہ قبل ممبر صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا اور ضلع کونسل راولپنڈی کے ممبر بھی رہے۔ سیاسی سماجی حلقوں میں نمایاں عزت واحترام اور اثر ورسوخ کی حامل شخصیت ہیں۔ نہایت نفیس اور کشادہ دل شخصیت ہیں۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگان واسلاف کی روایات کے امین و پاسدار ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسل سے دوفرزند سید گوہر علی شاہ ہمدانی اور سید محمد شاہ ہمدانی مذکور ہیں۔

سید مقصود شاہ ہمدانی (سگھر تلہ گنگ)

آستانہ عالیہ ہمدانیہ سگھر تلہ گنگ روحانی درگاہ ہے۔ جہاں 1984ء میں یادگار اسلاف حضرت پیر سید محمد شاہ ہمدانیؒ کے ہاں صاحبزادہ سید مقصود علی شاہ ہمدانی کی ولادت ہوئی۔ آپ نے پاکیزہ وروحانی ومذہبی ماحول میں تربیت پائی۔ تصوف کی تربیت اپنے گھر سے حاصل کی۔ آپ نے جب شعور کی وادی میں قدم رکھا تو اتحاد امت، بین المذاہب ہم آہنگی، نفاذ اسلام اور سماجی خدمت کیلئے جدوجہد کا آغاز کیا۔ بیداری امت کے لیے شاہ ہمدانؒ کمپلیکس آستانہ عالیہ سگھر شریف سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے شب وروز امن ومحبت واسلامی وروحانی اقدار کے لیے وقف ہیں۔ آپ کی شخصیت بیداری امت کیلئے وقف ہے۔ جس کے لیے آپ نے ملک کے طول وعرض میں سفر اختیار کیا اور بھٹکی ہوئی انسانیت تک رسول رحمت ﷺ کے پیغام محبت کو عام کیا۔ آپ مختلف خانقاہوں پر غیر شرعی رسومات کے مخالف ہیں۔ جبکہ خانقاہی نظام کی تجدید کے لیے آپ مستقل کام کرر رہے ہیں۔ اچھے کردار کے نوجوان ہیں۔ شائستہ لہجہ اور اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ سیاسی حوالے سے اثر ورسوخ رکھنے والی شخصیت ہیں۔

سید قلب عباس ہمدانی (ڈھڈیال)

سید قلب عباس ہمدانی نے کویت میں کام کے ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی جاری رکھی اور امریکن یونیورسٹی آف کویت سے سول انجینئرنگ کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کیا اور بعد میں کویت کی مختلف کمپنیوں میں کام کرنے لگے۔ آپ کی انجینئرنگ کی وجہ سے آپ کا نام کویت کی تمام کنسٹرکشن کمپنیوں میں قابل ذکر ہے۔ اور اپنے کام میں مہارت اور ذہانت سے دوسرے ملکوں میں اپنی انجینئرنگ کے جوہر دکھا چکے ہیں۔ جس میں قابل ذکر کویت، قطر، پرتگال، فرانس، اسپین، بیلجیئم شامل ہیں۔ آپ کی ذہانت کی وجہ سے آپ کو اسپین چیمبر آف کامرس کی طرف سے خصوصی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ آپ اپنی فیملی کے ساتھ کویت میں ہی مقیم ہیں۔ سید قلب عباس ہمدانی نیک دل، غریب پرور اور مذہبی شخصیت ہیں اور عزاداری سید الشہداء علیہ السلام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کویت کے امام بارگاہ کی سیکیورٹی کے انتظامات بھی سید قلب عباس ہمدانی کے ذمے ہوتے ہیں۔

شاعر سید وصی عباس ہمدانی المعروف صفی ہمدانی (سادات ہمدانیہ جلالپور سیداں/ چک 12 / 98 ایل ضلع ساہیوال)

آپ 1974ء میں سید ظفر عباس ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا سید فضل حسین شاہ جلالپور ہمدانیاں ضلع خوشاب سے ساہیوال آئے۔ یہاں آپ کے دادا حضور کو زمینیں الاٹ ہوئیں اور نمبرداری بھی ملی۔ شاعری میں صفی ہمدانی کے نام سے مشہور ہیں۔ وصی ہمدانی اردو اور پنجابی میں شاعری کرتے ہیں۔ نعت وسلام کے علاوہ غزل، نظم بھی لکھتے ہیں۔ شاعروں میں اچھی شناخت رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بورے والا سے گریجویشن کی اور محکمہ پولیس میں کافی عرصے سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مولا کریم حسین بادشاہؑ کے در پر حاضری بھی دے چکے ہیں۔

سید نذر حسین شاہ ہمدانی (چک علی شاہ جہلم)

آپ میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ھمدانؒ (جد امجد سادات ہمدانیہ) کی کتب، حالات زندگی اور خطہ کشمیر اور سکردو، گلگت بلتستان میں دینی، معاشرتی اور معاشی خدمات کے بارے میں معلومات کا خزانہ رکھتے ہیں۔ یہ ساری معلومات آپ نے فوج کی نوکری کے دوران اس خطے میں سادات ہمدانیہ اور حضرت شاہ ہمدانؒ کے عقیدت مندوں سے عرصہ سولہ سال میں حاصل کیں۔ مزید یہ کہ آپ تحصیل پنڈ دادنخان میں آباد سادات ہمدانیہ کے خانوادوں کے نسب، حالات زندگی اور اولیاء اللہ کی معلومات فراہم کرنے کا ایک معتبر ذریعہ ہیں۔

سید مجاہد حسین عابدی ہمدانی (سادات عابدیہ جلالی علیگڑھ)

سید مجاہد حسین ہمدانی قصبہ جلالی علیگڑھ (انڈیا) میں متولد ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد جلالی علیگڑھ سے ہجرت کر کے کراچی تشریف لائے۔ آپ اوائل عمری میں شعبہ تعلیم سے وابستہ رہے اور کچھ عرصہ بعد ایک پرائیویٹ فرم میں ملازمت اختیار کی۔ 1999ء سے اپنے ذاتی کاروبار کا آغاز کیا اور آج آپ کا کاروبار وسیع پیمانے پر رواں دواں ہے۔ سید مجاہد حسین عابدی صاحب ملنسار، خوش مزاج اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں۔ شائستہ لہجہ اور بلند اخلاق آپ کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ سماجی حوالے سے بھی کافی ایکٹیو ،غریب پرور انسان ہیں، بالخصوص تعلیم ،میڈیکل اور غربا و مساکین مومنین کی ضروریات کو بھرپور انداز میں پورا کرتے ہیں۔ اپنے خاندان کے مشجرات کو اپنی اولین فرض سمجھ کر نسابہ تک پہنچایا۔ پاک وہند کے علماء کے بھی بہت بڑے قدردان ہیں۔ اس کے بڑے بھائی سید قربان حسین عابدی انجمن وظیفہ سادات و مومنین میں سرگرم عمل ہیں۔ دوسرے بھائی مولانا سید حسین الاصغر عابدی لکھنؤ سے فارغ التحصیل تھے۔ عزیز آباد میں بوتراب مسجد وامام بارگاہ تعمیر کروایا اور پھر جون 1976ء میں وفات پا گئے تھے۔

سید شہزاد الحسن ہمدانی (نمبردار) میال

سید شہزاد الحسن ہمدانی صاحب پیشے کے لحاظ سے ٹیچر ہیں۔ اور ساتھ ہی موضع میال کے نمبردار بھی ہیں۔ ملنسار، سماجی ودینی متوازن شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کے گھر میں تقریباً 100 سال پرانا حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کے اوراد فتحیہ کا نسخہ موجود ہے۔ آپ باقاعدگی کے ساتھ ان اوراد کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

سید مہدی الحسن ہمدانی (چک 10 / 31 آر ضلع خانیوال)

سید مہدی الحسن ہمدانی بڑی دلدادہ شخصیت کے مالک ہیں۔ ایک بہترین اور نفیس مزاج سید ہیں۔ امام حسینؑ کے پرجوش ماتمی ہیں۔ آپ کا خاندان خانیوال میں مجالس وعزاداری کے حوالے سے بہت مشہور و مقبول ہے۔ آپ نے سادات ہمدانیہ رابطہ کونسل کے تحت بننے والی ہمدانی ٹیلی فون ڈائریکٹری چھپوا کر ملک بھر میں تقسیم کروائی۔

سید ریاض اکبر ہمدانی (چک 7 / 119 ڈی آر ضلع ساہیوال)

سید ریاض اکبر نے سول انجینئرنگ میں ڈپلومہ کرنے کے بعد جاب کی۔ اس کے بعد خود کی کمپنی رجسٹر کروا کے ٹھیکیداری کر رہے ہیں اور ساتھ گاؤں میں زمینداری بھی کرتے ہیں۔

سید اعجاز محمد عابدی ہمدانی (جنرل سیکرٹری عطائے معصومین فاونڈیشن سادات جلالی عابدیہ ہمدانیہ)

سید اعجاز محمد ہمدانی صاحب کا خاندان جلالی علیگڑھ (انڈیا) سے ہجرت کر کے کراچی میں سکونت پذیر ہوا۔ اس کے تایا سید احسان محمد عابدی صاحب کا آرام باغ میں فرنیچر کا کاروبار تھا۔ اور اس فرنیچر کو مختلف دفاتر کو کرائے پر بھی دیتے تھے اور فروخت بھی کرتے تھے۔ سید اعجاز محمد عابدی کے والد محترم سید رضا محمد عابدی سیمنٹ کے کاروبار سے وابستہ تھے اور مومنین کی خدمت بھی کیا کرتے تھے۔

سید اعجاز محمد عابدی ہمدانی صاحب کراچی کی نامور سماجی شخصیت ہیں۔ عطائے معصومینؑ نامی مشہور سماجی تنظیم کے سیکرٹری جنرل ہیں اور اس تنظیم کے توسط سے ملک بھر میں غرباء، مساکین، بیواؤں اور مومنین کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ عالم شباب میں اسٹیل مل میں ملازمت پیشہ رہے بعد از اسٹیل مل سے رضا کارانہ طور پر ریٹائرڈ ہوئے اور پھر افریقہ چلے گئے جہاں ایک کمپنی میں بطور ٹیکنکل منیجر فرائض سرانجام دیتے رہے بعد از واپس آ کر اپنے والدین کی طرح مومنین کی خدمت کو آگے بڑھایا اور تا حال مومنین کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ کافی عرصے سے مختلف ہمدانی پلیٹ فارمز سے ایکٹو ہیں۔ راقم کا علیگڑھ جلالی ہمدانی خاندان سے رابطہ سید اعجاز بھائی کی مرہون منت ہوا۔ اللہ کریم بحق آل عباءؑ ان کی زندگی میں خوشیاں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ علامہ پیر سید فیض الحسن ہمدانی (بانی و سرپرست اعلیٰ منہاج المصطفیٰ کولیاں شریف راولپنڈی)

حضرت قبلہ پیر سید فیض الحسن شاہ ہمدانی صاحب درویش صفت منکسر المزاج شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ نے کالج آف شریعہ منہاج القرآن یونیورسٹی سے بی ایس آنرز اسلامک اسٹڈیز سے کیا اور شہادۃ العالمیہ ڈگری منہاج القرآن سے حاصل کی۔ اور پھر ایم فل علوم اسلامیہ نمل یونیورسٹی اسلام آباد کیا۔ آپ کا شمار ضلع راولپنڈی کے مشہور نامور و قابل خطبا میں ہوتا ہے۔ خطیب شعلہ بیاں و اتحاد امت کی داعی شخصیت ہیں۔ گزشتہ سال جب جناب مخدومہ کونین سیدہ زہرا سلام اللہ علیہ کی شان اقدس میں جب جلالی ملعون نے گستاخانہ الفاظ ادا کیے تو آپ سیخ پا ہو گئے۔ اور عزت جناب سیدہ مخدومہ کونینؑ کی حفاظت و ناموس کے لیے میدان عمل میں آ گئے۔ آپ نے سوشل میڈیا کے ذریعے جلالی ملعون کو للکارا اور اسے مباہلہ کا کھلا چیلنج دیا۔ اپنی ہر محافل اور ہر تقریبات میں آپ نے بانگ دہل اپنی جدہ جناب مخدومہ کونینؑ کی عظمت و ناموس کو اجاگر کیا۔ جیسے سادات و غیر سادات فورم پر بھرپور انداز میں سراہا کیا گیا۔ آپ باہمت اور دلیر خطیب و مقرر ہیں۔ آپ نے چکری روڈ پر ادارہ منہاج المصطفیٰ اور مسجد منہاج المصطفیٰ کی بنیاد رکھی۔ اللہ رب العزت دین کی فلاح میں آپ کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کے سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید محمد حسن علی ہمدانی مذکور ہیں۔

صاحبزادہ سید حامد علی شاہ ہمدانی (صدر پنجاب ٹیچر ایسوسی ایشن کولیاں حمید راولپنڈی)

سید حامد علی شاہ ہمدانی صاحب نہایت نفیس، منکسر المزاج و عشق رسول ﷺ سے سرشار سید ہیں۔ انسانیت کا درد رکھنے والی

شخصیت ہیں۔آپ پیشے کے لحاظ سے سینئر معلم ہیں اور گورنمنٹ ہائی اسکول راولپنڈی میں اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ پنجاب ٹیچر ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں اور اساتذہ کے مسائل کے حل کے لیے ہرفورم سے آواز سے بلند کرتے ہیں۔دوران سروس جو ٹیچر وفات پا جائے۔ان کی پنشن کے حل کے لیے یا کسی ٹیچر کا بچہ بے روزگار ہوتو اسے اس کے والد کی جگہ ٹیچر بھرتی کروانے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔اوراس خاندان کو لازمی ملازمت دلوا کررہتے ہیں۔ اللہ رب العزت آپ کی کاوشیں اپنی بارگاہ قبول ومنظور فرمائے۔آمین

سید عامر اسحاق ہمدانی ایڈوکیٹ (میانوالی)

آپ مشہور بیوروکریٹ سید اسحاق شاہ صاحب کے فرزند ہیں۔ایم اے،ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔بھکر ڈسٹرکٹ بار میں پریکٹس کررہے ہیں۔بھکر بار کے سینیر وکیل وسیکرٹری اور صدر کے عہدے پر بھی فائز رہ چکے ہیں۔وکالت کے ساتھ ساتھ اپنی زمینوں کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں۔آپ میانوالی کے مشہور اور نامور وکیل پیر سید ابوالحسن گیلانی ایڈوکیٹ کے داماد ہیں۔سلسلہ نسل میں تین دختران ہیں۔دعا ہے اللہ پاک انہیں اولا دنرینہ عطا فرمائے۔آمین

انسپکٹر سید ندیم الحسن شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال ضلع چکوال)

سید ندیم الحسن شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ سید عابد حسین شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمہ پولیس کا انتخاب کیا۔آپ زیادہ وقت عدالتوں میں اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔محکمہ کے تمام افسران ہوں یا ماتحت سب ہی آپ کے نیک کردار کی وجہ سے احترام کرتے ہیں۔تھانوں میں ایس ایچ او کے فرائض بھی سرانجام دیئے اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں مشہور ومعروف شخصیت ہیں۔حال میں سید ندیم الحسن شاہ ہمدانی محکمہ پولیس انٹی کرپشن کے ادارہ میں پولیس انسپکٹر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔جرائم پیشہ افراد کے خلاف بہت کاروائیاں کیں اور علاقہ میں برائی کا خاتمہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔جس کے صلہ میں محکمہ سے تعریفی اسناد حاصل کیں اور انعامات سے بھی نوازے گئے۔سید ندیم الحسن شاہ ہمدانی اپنے خانوادہ سادات کی طرح صوم وصلوۃ کے پابند،نیک کردار، بارعب شخصیت ہیں۔سید ندیم الحسن شاہ ہمدانی کے دوفرزند (سید ارتضی حسن ہمدانی،سید عسکری حسن ہمدانی) ہیں۔

سید نجم الحسن شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال ضلع چکوال)

آپ سید عابد حسین شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ابتدائی تعلیم میں میٹرک کا امتحان پاس کیا پھر اے کامرس کا امتحان پاس کیا پھر بی کامرس کا امتحان پاس کیا۔ملک وقوم کی خاطر بنیادی ترقی وفلاح کیلئے حکومت پاکستان کو آگاہ کیا۔علاقے کی پسماندگی اور

بیروزگاری کوختم کرنے کے بارے میں حکومت کو آگاہی دی۔لوگوں کی تکلیف کو دیکھتے ہوئے چکوال تا راولپنڈی سڑک کے بارے میں حکومت کو آگاہ کیا۔ جو الحمد اللہ اب مکمل ہو چکی ہے۔حکومت کو عوام کے مسائل کے متعلق آگاہ کیا۔شہروں میں پسماندگی اور غربت کو ختم کرنے کیلئے آگاہی خطوط ارسال کیے۔بہتر نظام زندگی گذارنے کے تحفظات کے متعلق آگاہی دی۔قوم دوست منصوبوں کی نشاندہی کی۔

مولانا سید محمد علی ہمدانی (میال تلہ گنگ)

مولانا سید محمد علی ہمدانی کا تعلق میال ضلع چکوال سے ہے۔آپ نے ابتدائی تعلیم قریبی گاؤں ونہار کے ایک نجی سکول سے حاصل کی بعدازاں اسوہ کیڈٹ کالج چکوال میں تعلیمی ارتقاء کا سفر جاری رہا۔اعلی تعلیم کے لیے 2010ء میں الکوثر اسلامک یونیورسٹی میں تعلیمی سفر کا آغاز کیا جو 2018ء میں علم فقہ،علم اصول فقہ،علم کلام،علم تاریخ،ادبیات،فلسفہ کے ساتھ ساتھ دیگر کئی علوم سے فیضیاب ہوتے ہوئے اپنے حسن اختتام تک پہنچا۔دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کا سلسلہ بھی جاری رہا اور نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوجز سے Scm IR کی سند حاصل کی اور اس کے بعد Educational planning and management میں داخلہ لیا۔ آپ فن خطابت میں خاص مہارت رکھتے ہیں جس کی بدولت ملکی سطح پر کئی بار تقریری مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور اس وقت کے صدر مملکت پاکستان جناب ممنون حسین سے دو مرتبہ انعام وصول کیا۔

سید ابوالحسن ہمدانی (صحافی)۔۔(جلالپور سیداں ضلع خوشاب)

سید ابوالحسن ہمدانی کا شمار ملک کے مشہور و معروف صحافیوں میں ہوتا ہے۔عرصہ دراز سے ٹی وی چینلز و اخبارت سے منسلک ہیں۔آپ سماجی برائیوں اور پسماندگی پر موثر رپوٹنگ کررہے ہیں۔مخصوص ونرالے انداز کی وجہ سے پورے ڈویژن میں مشہور و معروف ہیں۔اور اس کے ساتھ بہت اچھی ونفیس شخصیت کے مالک ہیں اور سادات وغیر سادات میں ہردلعزیز ہیں۔

سید محمود شاہ ہمدانی (فیصل آباد)

سید محمود شاہ کی پیدائش 24 مئی 1972ء کو راولپنڈی میں ہوئی۔آپ کے والد سید محبوب شاہ ہمدانی ملازمت کے سلسلہ میں 1981ء میں فیصل آباد تشریف لائے۔اب اس خاندان نے فیصل آباد میں مستقل سکونت اختیار کررکھی ہے۔اس خاندان کا آبائی تعلق موضع سدوال ضلع چکوال سے ہے۔حصول تعلیم کے بعد آپ نے شپنگ وفریٹ فارویڈ ینگ کا کاروبار شروع کیا۔سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے۔پاکستان و بیرون ملک سیاحت کی ہے۔سیاسی طور پر پی ٹی آئی کے اوائل دور کے بہت سرگرم رکن ہیں۔پی ٹی آئی یوتھ ونگ فیصل آباد کے نائب صدر رہیں۔شاہ صاحب مطالعہ کتب کا بھی شوق رکھتے ہیں اور گھر میں ایک کتب خانہ بھی ہے۔

آغا سید محمد علی شاہ ہمدانی (جلالپور سیداں)

سید محمد علی شاہ ہمدانی بے مثال، پر اثر، شائستہ مزاج، پر خلوص شخصیت کے مالک ہیں۔ان کا شمار جلال پور سیداں کی خوشدل، زندہ دل اور اچھی شخصیات میں ہوتا ہے۔آپ امام حسینؑ کے زائر اور عزادار سید ہیں۔میٹھی آواز میں منقبت و نوحہ خوانی کرتے ہیں۔حلقہ احباب وسیع ہے۔چھوٹے بڑوں میں یکساں مقبول ہیں۔ پیشے کے لحاظ سے پہلے کچھ عرصہ صحافت سے کراچی میں منسلک رہے۔روزنامہ مساوات کراچی میں بطور کرائم رپورٹر اپنا سفر شروع کیا اور چند ماہ میں اسی اخبار میں بطور سٹی ایڈیٹر کراچی اور پھر ریذیڈنٹ ایڈیٹر سندھ کام کیا اور اس دوران کالم نگاری بھی کی جس میں دہشت گردی اور اینٹی طالبانائزیشن پر بہت کالم لکھے۔اور آج کل کراچی کو چھوڑ کر واپس خوشاب میں رہائش پذیر ہیں اور جی ٹی وی میں بطور بیورو چیف سرگودھا ڈویژن اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں اور ساتھ میں اپنا زمیندارہ بھی کر رہے ہیں۔عرصہ دراز سے سوشل میڈیا و شاہ ہمدان گروپ میں ایکٹو ہیں۔اور خاندان سادات ہمدانیہ میں باہمی رواداری کے خواہاں ہیں۔

پروفیسر سید سجاد حیدر ہمدانی (چشتیاں)

سید امیر عالم شاہ کا سلسلہ نسب 11 واسطوں سے حضرت شاہ ابراہیمؒ ابن سید احمد المعروف شاہ نوری سلطان بلاول ہمدانیؒ تک پہنچتا ہے۔سید امیر عالم شاہ برادر اکبر سید ریاض شاہؒ کی نصیحت کے مطابق 1965ء میں دندہ شاہ بلاول ضلع چکوال سے ہجرت کر کے تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں مقیم ہو گئے، تا حال وہیں حضور شاہ ہمدانؒ کے فیضان سے لوگوں کو مستفیض کر رہے ہیں۔سید سجاد حیدر ہمدانی نے چشتیاں سے تحفیظ القرآن اور ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور کا رخ کیا۔جہاں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے صحافت اور منہاج یونیورسٹی سے بی ایس اسلامیات کی ڈگری حاصل کی۔بی ایس کے تکمیل کے لیے موصوف نے شاہ ہمدانؒ اور علامہ اقبالؒ کی فکری مماثلتیں کے عنوان پر ایک جامع مقالہ لکھا۔علاوہ ازیں سنہ 2015ء پنجاب یونیورسٹی میں منعقدہ شاہ ہمدانؒ کانفرنس میں بھی موصوف نے مقالہ پیش کیا۔شاہ صاحب اقبالیات میں خاصی دلچسپی رکھتے ہیں،۔حال ہی میں سائنس، عقل اور مذہب کے عنوان پر منہاج یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں شاہ صاحب نے "The Scope of Reason in Iqbal's Thought" کے عنوان پر اپنا مقالہ پیش کیا اور تمام ملکی وغیر ملکی 35 مقالہ نگاروں میں سے سب سے بہترین مقالہ پیش کرنے کا اعزاز پایا۔موصوف ایم فل سکالر ہیں اور صحافت کے مضمون میں بطور مدرس خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔تصوف، مذہب، صحافت اور اقبالیات جیسے موضوعات میں دلچسپی رکھتے ہیں اور افکار شاہ ہمدانؒ کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔

سید فخر عباس ہمدانی (سادات ہمدانیہ لاوہ)

ہر دلعزیز شخصیت سید فخر عباس ہمدانی محکمہ پولیس کے ملازم ہیں۔ آپ کا تعلق خانوادہ دربار عالیہ حضرت سخی شنشاہ شہابل شاہ ہمدانی سرکارؒ سے ہے۔ آپ مشہور بزرگ ومتولی باوا سید فاضل شاہ ہمدانیؒ کے فرزند ہیں۔ آج سے تین سال قبل آپ نے اور ابوعلی سید اشتیاق حسین شاہ ہمدانی صاحب نے خاندان سادات ہمدانیہ کے باہمی روابط، میل جول اور تاریخ پر مبنی تبصرات کے حوالے سے ایک واٹس اپ گروپ شاہ ہمدانؒ گروپ کے نام سے بنیاد رکھی۔ آپ دونوں برادران عزیز کی محنت کے بدولت ملک بھر کے سادات ہمدانیہ کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔ اور پھر اسی گروپ کی اتنی مقبولیت ہوئی کہ اس گروپ کی مزید شاخیں بنانی پڑیں۔ سید فخر عباس ہمدانی وسید اشتیاق شاہ ہمدانی صاحب کی زیر سرپرستی سادات ہمدانیہ کو باہمی مضبوط بندھن میں باندھا گیا۔ سادات کے باہمی روابط کے لیے ٹیلی فون نمبر ڈائریکٹری اور سادات ہمدانیہ بزرگان کی دینی علمی، ملی وروحانی خدمات کو اجاگر کرنے کے لیے واٹس اپ گروپس اور سوشل میڈیا پر ہمدانی بزرگان وشخصیات کے تبصرات کو نشر کیا گیا اور پھر آپ کی ہی سرپرستی میں اسے باقاعدہ کتابی شکل میں چھاپ کر سادات ہمدانیہ تک پہنچایا گیا۔ جس سے سادات ہمدانیہ بالخصوص نوجوان نسل بہت مستفید ہو رہی ہے۔ شاہ ہمدانؒ گروپ کی جانب سے تمام سوشل ایکٹیویز میں آپ باقاعدہ اپنی محکمانہ سروس کے بدولت شامل تو نہ ہو سکے لیکن آپ نے ان تمام کاوشوں کی سرپرستی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ آج تمام سادات ہمدانیہ آپس میں باہمی روابط کے مضبوط بندھن میں تسبیح کی مانند مستحکم ہیں۔

سید عباس علی شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال)

سید عباس علی شاہ ہمدانی 1936ء کو سید بھولے شاہ بن سید امام شاہ کے گھر ڈھڈیال میں تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ڈھڈیال میں حاصل کی اور محکمہ تعلیم سے اپنی سروس کا آغاز کیا۔ آپ انتہائی شریف النفس انسان ہیں۔ اپنی عمر کے 60 سال تک بحیثیت معلم گورنمنٹ مڈل سکول ڈھڈیال میں تدریس جاری رکھی۔ اپنے حلقہ احباب میں اپنے شاگردوں کی وجہ سے ایک مخصوص مقام پایا۔ آپ نے زندگی کے ہر شعبہ میں اخلاص سے خدمت انسانی اور معاشرتی اصلاح کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا۔ دینی جذبہ سے سرشار اور ملت جعفریہ بالخصوص سادات ہمدانیہ ڈھڈیال میں تھنک ٹینک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنی اعلیٰ فکری صلاحیتوں کے سبب سیاسی سماجی دینی امور کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ اور بہت سی سیاسی مقتدر سیاسی شخصیات آپ کی بصیرت افروزی کی مرہون منت ہیں۔ بریگیڈیر خورشید عالم مرحوم کے معتمد رفقاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مسجد سادات کی تعمیر وتزئین اور مالی امور کے خازن اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا سایہ دیر تک قائم رہے۔ آپ کے دو فرزند سید واجد علی شاہ اور سید امجد علی شاہ اور ایک دختر ہے جو ڈاکٹر ہے۔ اور علی کلینک ڈھڈیال کی منتظم اعلیٰ ہے۔

مولانا سید عامر عباس ہمدانی (پرنسپل دار العلوم الجعفریہ راجن شاہ، لیہ)

مولانا سید عامر عباس ہمدانی بن سید ابرار حسین ہمدانی کا آبائی تعلق نارنگ سیداں کے ہمدانی سادات کی شاخ ڈھکی والے سادات سے ہے۔ آپ 1979ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار آرمی سے منسلک رہے۔ مولانا سید عامر عباس ہمدانی نے مڈل تک تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول ہون جبکہ میٹرک کی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول ادھوال ضلع راولپنڈی سے حاصل کی۔ 1995ء میں مدرسہ مظہر الایمان ڈھڈ یال ضلع چکوال میں داخلہ لیا اور حوزی تعلیم کے ساتھ سلطان الافاضل، فاضل عربی کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کئے۔ 1999ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے حوزہ علمیہ امام خمینیؒ میں داخلہ لیا اور کامیاب واپس لوٹے۔ بعد میں ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات اور ایم اے ایجوکیشن کے امتحانات پاس کئے اور پھر عربی میں ایم فل کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے بعد مدرسہ مظہر الایمان ڈھڈ یال میں بطور مدرس خدمات انجام دیں۔ 2005ء میں اپنے استاد بزرگوار کے حکم پر دار العلوم الجعفریہ راجن شاہ ضلع لیہ میں بطور مدرس خدمات کا آغاز کیا اور 2012ء میں اس مدرسہ کے پرنسپل منتخب ہوئے۔ 2010ء کے سیلاب میں بھکر اور لیہ کے اضلاع میں رفاہِ عامہ کے لئے مومنین تک راشن، مکانات کی تعمیر، مساجد اور امام بارگاہوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ الحجت کالونی بنائی۔ پاکستان کے طول و عرض میں مجالس و عشرہ مجالس سے خطاب کا بھی شرف حاصل کرتے رہتے ہیں۔

سید ستار شاہ ہمدانی (موضع وانڈی سیداں مندا خیل میانوالی)

آپ موضع وانڈی سیداں میں معروف سیاسی سماجی و روحانی شخصیت سید محمد شاہ ہمدانی بن پیر سید قطب شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ اعلی تعلیم یافتہ، شائستہ مزاج اور اچھے کردار کی شخصیت ہیں۔ سلسلہ روزگار شعبہ تعلیم ہے۔ ہائی اسکول کے ٹیچر ہیں۔ پندرہ سال سے اس پیشے سے منسلک ہیں۔ شاہ صاحب کی اہلیہ بھی اعلی تعلیم یافتہ ہیں۔ مقامی اسکول میں ٹیچر ہیں۔ شاہ صاحب کے دادا صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے اور اپنے علاقے کی بااثر شخصیت بھی تھے۔ پیری فقیری کے ساتھ علاقائی فیصلے بھی کرتے تھے۔ اس کے بعد اس کے بیٹے محمد شاہ اور اس کے بھائی صوفی محمود شاہ نے بھی خوب نام کمایا۔ اس کے خاندان میں نسل بہ نسل دم چل رہا ہے۔

مولانا سید ضیغم عباس عابدی ہمدانی (جہلم)

آپ 19 دسمبر 1973ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ضلع جہلم کی تحصیل پنڈ دادن خان سے ہے۔ آپ کے والد کا نام سید مظہر حسین ہمدانی اور دادا کا نام سید باغ علی شاہ ہمدانی ہے۔ آپ نے 1990ء میں میٹرک، 1993ء میں ایف ایس سی اور 1995ء میں بی ایس سی کیا۔ 1996ء میں ایران گئے اور 2001ء میں اصفہان یونیورسٹی سے کیمسٹری میں بی ایس آنرز کیا۔ 2004ء میں شیراز یونیورسٹی سے ایم فل کیمسٹری کرنے کے بعد حوزہ علمیہ قم آ گئے اور ابھی تک قم میں دینی تعلیم کے حصول میں مصروف ہیں۔ آج کل قرآن و ایجوکیشن

سائنس کے موضوع پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔نصابی سرگرمیوں کے علاوہ تبلیغ، تدریس اور ترجمہ کا کام بھی کرتے ہیں۔

شاعر و نعت خواں سید وجیہ الحسن ہمدانی (جسوال چکوال)

سید وجیہ الحسن ہمدانی 28 اگست 1973ء کو سادات ہمدانیہ جسوال کی شاخ بہار شاہال میں معروف شخصیت سید چن پیر شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔آپ واپڈا کالج اسلام آباد میں بطور instructor ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔تلہ گنگ، چکوال، جہلم، پنڈی اسلام آباد و اپڈا میں زیادہ تر آپ کے شاگرد ہیں۔اس کے علاوہ 2002ء سے نقیب محفل کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔پنجاب KPK اور کشمیر کے اکثر علاقوں میں حاضری ہوتی ہے۔آپ بہت عمدہ مداح خوانِ رسولؐ و اہلبیتؑ ہیں۔آپ کی شیریں اور میٹھی زبان نعت گوئی میں مشہور ہے۔مختلف شہروں میں آپ نقیب منبر بنکر سادات ہمدانیہ کی پہچان بن چکے ہیں۔

سید ظفریاب حسین ہمدانی (ڈھڈیال چکوال)

سید ظفریاب حسین ہمدانی 1954ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد سید انوار حسین شاہ ہمدانی محکمہ پولیس میں ملازم تھے۔اور ایس ایچ او عہدوں تک ترقی پائی اور دوران سروس انتقال ہوا۔سید ظفریاب صاحب نے اپنی تعلیم مختلف جگھوں سے حاصل کی۔اور پھر سلسلہ ملازمت کے لیے حبیب بنک سے منسلک ہوئے۔آپ نے حبیب بینک میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔اور زندگی کے اس پر کٹھن دور میں ترقی کرتے کرتے AVP تک کا سفر کیا۔اور 2014ء میں بحیثیت اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ ریٹائرڈ ہوئے۔آپ ایک مخلص دینی سماجی شخصیت کے حامل انسان ہیں۔۔اپنی زندگانی میں ہر کسی سے اچھا برتاو کیا۔اور دیانتداری کا مظاہرہ کیا۔عزاداری سید الشہداءعلیہ السلام اور انجمن حیدری کے منتظمین اعلیٰ میں انکا شمار ہوتا ہے۔بالخصوص چہلم سید الشہداء کے لنگر کے تمام امور کار آپ کے زیر انتظام ہوتے سید الشہداءعلیہ۔لیکن خرابی صحت کی بنا پر امسال اپنی خدمات سے قاصر رہے۔اللہ تعالی سے ان کی درازی عمر اور صحت کاملہ کی دعا ہے۔ان کے بڑے بھائی سید مقصود حسین شاہ سول ایوی ایشن میں آفیسر ہیں۔اور چھوٹے بھائی سید وقار حسین بینک الحبیب سے منسلک ہیں۔جبکہ ایک بھائی زوار سید نثار حسین شاہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

حوالہ: باوا سید حسن عباس ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال

سید محمد اعظم ہمدانی (ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ)

آپ بستی کی بہت اہم شخصیت ہیں۔آپ زمیندارہ کرتے ہیں اور آپ کی دوستیاں اور تعلق دور دراز تک پھیلا ہوا ہے۔آپ بہت زیادہ مہمان نواز ہیں اور بستی کے ہر فلاحی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔آپ کی خدمات بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔آپ

کشمیر میں شاہ ہمدانؒ کانفرنسز میں باقاعدگی سے جاتے تھے۔آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔آپ نے اپنی زندگی کا کافی حصہ سعودی عرب میں گزارا۔آپ الحاج ہیں،آپ حضرت شاہ ہمدانؒ کے بارے میں لکھی گئی کتابوں کو شوق سے پڑھتے ہیں،ہر دل عزیز انسان ہیں۔

سید محمد منیر نذر ہمدانی (ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ)

آپ ہمدانی والا کی بہت اہم شخصیت ہیں۔آپ بہت بڑے وکیل ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔اپنے علاقہ کے لوگوں کے کام بے لوث ہو کر کرتے ہیں اور ہمدانی والا کے نمبر دار بھی ہیں۔آپ سیاست سے بہت زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔آپ ہر دل عزیز انسان ہیں۔

سید خلیل الرحمن ہمدانی (ہمدانی والا ضلع مظفر گڑھ)

آپ بستی ہمدانی والا کی بہت اھم شخصیت ہیں۔آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ،بے لوث اور نہایت شریف انسان ہیں۔آپ زمیندارہ اور بزنس کرتے ہیں۔آپ کی ہمدانی والا میں بہت زیادہ خدمات ہیں۔آپ بہت بڑے سیاسی لیڈر رہیں اور بہت سارے الیکشن لڑ چکے ہیں۔آپ غریب پرور اور مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ ہیں۔آپ کو علاقہ کا ہر آدمی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔آپ لوگوں کے معاملات اور لڑائی جھگڑوں کے فیصلے احسن طریقے سے کرتے ہیں اور لوگ آپ کے کیے گئے فیصلے خوشی سے قبول کرتے ہیں۔

اہم شخصیات سادات ہمدانیہ کشمیر

نمبر دار سید صابر حسین ہمدانی بن سید مزمل شاہ ہمدانی (نمبر دار)۔۔۔گاؤں ساون: آپ ریٹائرڈ بینک مینجر نیشنل بینک برانچ چناری ہیں اور اس کے علاوہ آپ شاہ ہمدانؒ ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل آزاد جموں وکشمیر کے بانی صدر بھی ہیں،آپ 2008ء میں شاہ ہمدانؒ ویلفیئر ٹرسٹ کے صدر منتخب ہوئے اور اس کے بعد ٹرسٹ کے چیئر مین سید نصیر حسین ہمدانی کے ساتھ پورے پاکستان بشمول گلگت بلتستان کا دورہ کیا۔آپ تین بار ٹرسٹ کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہوئے۔اور اپنی تمام تر توانائیاں ٹرسٹ کے لئے وقف کر دیں۔اس وقت تقریباً 80 سال عمر ہونے کے باوجود بھی متحرک ہیں۔

سید سیف علی ہمدانی بن سید مردان علی ہمدانی (ساکن ساون): آپ ٹرسٹ کے بہترین معاونین میں شمار ہوتے ہیں۔شاہ ہمدانؒ کانفرنسز کے انعقاد میں تعاون کرتے رہے۔

سید الطاف حسین ہمدانی بن سید مظفر حسین ہمدانی (ساکن دھنی ہٹیاں بالا): آپ دس سال تک شاہ ہمدانؒ ویلفیئر ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ رہے اور گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔اب بوجہ خرابی صحت گھر پہ ہی ہوتے ہیں۔

سید مدثر حسین ہمدانی بن سید طیب حسین شاہ ہمدانی: آپ محکمہ تعلیم سے وابستہ ہیں اور اس شاہ ہمدانؒ ویلفیئر ٹرسٹ کے جنرل سیکرٹری

کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ نے سادات ہمدانیہ کشمیر اور پاکستان قلمی نسخہ بھی مرتب کیا ہے۔شاہ ہمدانؒ ویلفیئر ٹرسٹ کے ابتداء ہی سے معاونین میں شمار ہوتے ہیں۔

سید عابد ہمدانی بن سید منور ہمدانی (ساکن سنگھرڑ): آپ محکمہ ہیلتھ سے ریٹائرڈ ہیں۔ابتداء ہی سے ٹرسٹ کے معاون ہیں۔

سید نثار ہمدانی المعروف ساجد شاہ بن قاضی غلام سرور شاہ: آپ کا کراچی میں لکڑی کا وسیع کاروبار ہے۔آپ بھی شاہ ہمدانؒ ویلفیئر ٹرسٹ کے معاونین میں سے ہیں۔

سید غلام حسن شاہ بن سید عبداللہ شاہ: آپ بھی شروع سے ہی شاہ ہمدانؒ ویلفیئر ٹرسٹ کے معاون چلے آرہے ہیں۔

سید ظہیر حسین ہمدانی بن غلام حسن شاہ: آپ گورنمنٹ کنٹریکٹر ہیں۔ٹرسٹ کی معاونت بھی کرتے رہتے ہیں۔

سید مختیار حسین شاہ بن قاضی غلام سرور شاہ: آپ 2008ء میں ٹرسٹ کے ساتھ منسلک ہوئے اور اس وقت ٹرسٹ کے سینئر نائب صدر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا سید محمد احمد ہمدانی بن غلام حسین شاہ: آپ تحریکِ ختمِ نبوت ﷺ سندھ کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔شاہِ ہمدانؒ امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں اور سلسلہ کبرویہ کے مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔

سید عاطف ہمدانی آف امراساون ضلع جہلم ویلی

سید عاطف ہمدانی صدر انجمن جعفریہ ضلع جلم ویلی ہٹیاں بالا آزاد کشمیر سی ای اوٹور جموں کشمیر ایم ڈی ریورویو گیسٹ ہاوس پبلک پارک کوٹلہ درنگ جہلم ویلی علی اینڈ کو بلڈنگ میٹریل سپلائرز بلاک فیکٹری ساون سید اس سیاسی سماجی شخصیت سید عاطف ہمدانی مذہبی سماجی سیاسی خدمات کررہے ہیں ٹورزم کا فروغ سیاحوں کیلئے بہترین خدمات۔

سید ساجد شاہ ہمدانی آف امراساون

سید ساجد شاہ ہمدانی صاحب سعودیہ عربیہ میں بزنس مین ہے۔اور انجمن جعفریہ کے سابق صدر ہے۔اپنی برادری کی غم وخوشی میں ہمیشہ ساتھ ہوتے ہیں۔

سید ریاض حسین ہمدانی آف دھنی شاہدرہ

سید ریاض حسین ہمدانی شفیق وپرخلوص مہربان شخصیت کے مالک ہے۔محکمہ تعلیم سے سینئر معلم ریٹارڈ ہوئے۔کشمیر سادات کے زیر انتظام منعقد ہونے والی سالانہ شاہ ہمدانؒ کانفرنس کے نقیب محفل ہے۔

سید زاہد حسین ہمدانی آف چندکوٹ

شفیق مہربانی خوش مزاج وخوش اخلاق شخصیت کے سات سات سیاسی سماجی شخصیت ہے۔آپ ہمدانیہ سادات کونسل آزاد کشمیر کے موجودہ صدر رہے۔اور سال آپ کے زیر انتظام شاہ ہمدانؒ کانفرنس کا بھرپور طریقے سے انعقاد کیا جاتا ہے۔

سید ظاہر شاہ ہمدانی آف دھنی شاہدرہ

معروف سیاسی سماجی شخصیت ہے۔سابق صدر ڈسٹرک پریس کلب جہلم ویلی و ہمدانیہ سادات کونسل کے ممبر اور سادات کے مسایل کے حوالے نامی گرامی شخصیت ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے دیرینہ رکن وقاید ہے۔حال ہی میں بلدیاتی الیکشن میں اپنی پارٹی خاطر اپنے مدمقابل امیدوار کے حق میں دستبردار ہوے۔

سید ساجد ہمدانی آف سینادامن

سید ساجد ہمدانی سینادامن ضلع جہلم ویلی کی ضلع کونسل کی نشست پر کامیاب ہوے ہے۔اوران کے بھائی ہردلعزیز شخصیت سید عجایب ہمدانی سعودیہ عربیہ میں اپنا بزنس کرتے ہے اوراپنی برادری کی غم وخوشی میں شرکت کرتے ہے۔

سید عجایب ہمدانی آف امراساون

نامور مشہور سیاسی سماجی شخصیت ہے صدر رقیہ فاطمہ فاونڈیشن۔ پاکستان تحریک انصاف آزاد کشمیر کے سنیئر رہنما ہے حال ہی میں ضلع کونسل کے الیکشن میں حصہ لیا لیکن کامیاب نہ ہوسکے۔مرنجان وپرکیف وخوش لباس شخصیت کے مالک ہے۔

جنرلسٹ سید اشتیاق ہمدانی آف چندکوٹ

نامور صحافی ہے۔ ماسکوروس میں قیام پزیر ہے جہاں صداروس ودیگر مختلف ٹی وی چیلینز کے اینکر پرسن کے طور پر فرایض سرانجام دے رہے۔حال ہی میں کولاب تاجکستان میں اپنے جدامجد حضرت شاہ ھمدانؒ کی زیارت سے مستفیض ہوئے۔

سید شاہد ہمدانی ایڈووکیٹ

معروف قانون دان سیاسی سماجی شخصیت سیکرٹری جنرل ہمدانیہ سادات کونسل آزاد کشمیر ہیں کشمیر میں شاہ ہمدان کانفرس ہٹیاں بالا دھنی شاہدرہ کے منتظم میزبان ہیں۔

اعجاز ہمدانی ڈبر کیلاں ضلع جہلم ویلی کشمیر

سعودی عرب معروف بزنس مین سیاسی سماجی شخصیت ہیں۔

اکرم شاہ ڈبر کیلاں

پیپلز پارٹی کے اہم رکن ہیں سیاسی سماجی کاروباری شخصیت ہیں۔شاہ ہمدان کانفرس کے منتظمین کمیٹی کے ممبر ہیں۔

سید رضا شاہ ہمدانی مانسہرہ

رضا شاہ ہمدانی کشمیر سے ہجرت کر کے مانسہرہ میں آباد ہیں ان کی رہائش گاہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر زیارت شاہ ہمدان نوکوٹ واقع ہے جس کی دیکھ بھال کے ساتھ دعائیہ تقریبات کا اہتمام کرتے ہے۔

سید کبیر ہمدانی امراساون

کبیر ہمدانی امراساون سے ن لیگ کے لوکل کونسلر ہیں سیاسی سماجی شخصیت ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سید اسد ہمدانی (تکیہ سیداں پنجیڑہ کوٹلی کشمیر)

ڈاکٹر سید اسد ہمدانی کا تعلق خانودہ سادات ہمدانیہ تکیہ سیداں پنجیڑہ ضلع کوٹلی سے ہے۔آپ حضرت سخی سلطان بلاول ہمدانیؒ کے فرزند حضرت شاہ عبداللہ ہمدانیؒ کی اولاد سے ہیں۔آپ کالم نگار، شاعر اور نثر نگار ہیں۔اس وقت جامعہ کوٹلی میں بطور پروفیسر تدریس و تحقیق سے وابستہ ہیں۔قومی اور بین الاقوامی سائنسی جرائد میں پچاس سے زائد مقالہ جات شائع کر چکے ہیں۔متعدد تحقیقی منصوبے آپ کی قیادت میں جاری ہیں۔اردو ادب میں ولایت یاترا کے نام سے آپ کا سفرنامہ ادبی حلقوں میں مقبول ہے۔حکومت پاکستان نے آپ

کی علمی تحقیقی خدمات کے اعتراف میں پوسٹ ڈاکٹریٹ کیلئے یونیورسٹی آف مانچسٹر برطانیہ بھیجا۔آپ کیمبرج یونیورسٹی سمیت متعدد برطانوی یونیورسٹیز میں اپنی تحقیق پیش کر چکے ہیں۔

پیر سید مظہر حسین شاہ ہمدانی (سادات حسینیہ ہمدانیہ جھنڈ وسیداں)

آپ کی ولادت سید لعل حسین شاہ ہمدانی کے گھر 10 اکتوبر 1956ء کو ہوئی۔انتہائی خوبصورت چہرہ، سنت نبوی کے مطابق داڑھی، کندھوں کو چھوتی زلفیں، آپ انتہائی رعب دار شخصیت اور مضبوط حافظہ کے مالک ہیں۔ناظرہ قرآن آپ نے اپنے دادا سید نور حسن شاہ ہمدانی سے پڑھا۔ابتدائی ضروری تعلیم کے بعد آپ نے 10 اکتوبر 1974ء کو پاکستان آرمی میں ملازمت اختیار کی۔ملک کے دفاع کی خاطر آپ نے کشمیر کے بارڈر پر کافی عرصہ گزارا۔صوبیدار کے رینک سے 10 اکتوبر 2004ء کو ریٹائر ہوئے۔اہل علاقہ میں آپ بہت زیادہ سیاسی اثر ورسوخ بھی رکھتے ہیں۔موضع جھنڈ وسیداں، جادہ شریف اور منیالہ میں گلیوں کی پختگی، آپ کی وساطت سے ہی ممکن ہوئی ہے۔سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ میں آپ کو خلافت بھی حاصل ہے۔اس کے علاوہ آپ سورۃ یاسین شریف کے عامل بھی ہیں۔ آپ کے آستانہ پر مریدین کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔زیادہ تر آپ کے آستانہ پر سحر وجادو اور آسیبی خلل سے متاثرہ لوگ شفاء لینے آتے ہیں۔اللہ پاک نے آپ کو تین بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا ہے۔بڑے بیٹے سید محمد ذاکر ہمدانی کمیونیکیشن کے شعبے سے منسلک ہیں، جبکہ ڈاکٹر سید باقر ہمدانی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں میں ریجنل ڈائریکٹر کے عہدے پر تعینات ہیں۔

حوالہ تحریر: سید غوث شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں

پیر سید احمد شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں)

آپ کی ولادت 4 فروری 1938ء بمطابق 3 ذوالحجۃ 1356ھ بروز جمعۃ المبارک سید امیر شاہ ہمدانی کے گھر میں ہوئی۔آپ کے والد محترم کا شمار صاحب کشف وکرامت اولیاء میں ہوتا ہے۔آپ نے سلسلہ قادریہ میں ولی وقت سید طاہر علاؤالدین البغدادی الگیلانیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی (شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری بھی اس کے ہی مرید ہیں)۔آپ کافی عرصہ (تقریباً 11 سال) اولاد کی نعمت سے محروم رہے تو جب اس بات کا ذکر اپنے پیرومرشد سید طاہر علاؤالدینؒ سے کیا تو انہوں نے آپ کو بیٹے کی بشارت دی اور فرمایا اسکا نام محمود علی شاہ رکھنا۔

آپ نے 1992ء میں انجمن محبان اہل بیتؑ کے نام سے ایک انجمن تشکیل دی، اس کے علاوہ آپ اپنے گاؤں میں کئی سال تک فی سبیل اللہ امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔آپ کا سارا گھرانہ چونکہ شروع سے ہی علمی ومذہبی گھرانہ تھا لہٰذا اپنے بیٹے سید محمود ہمدانی کو حفظ قرآن کی تکمیل کے لیے دارالعلوم حسینیہ ہمدانیہ بنگالی شریف میں داخل کرا دیا۔محمود ہمدانی جب تکمیل قرآن کے بعد واپس آئے تو آپ نے جو انجمن 1992ء میں تشکیل دی تھی اس کا بار بھی اپنے بیٹے کے کندھوں پر منتقل کر دیا۔

آپ نے تقریباً 2001ء میں اپنی ذاتی زمین کا ٹکڑا مدرسہ کے نام پر وقف کر دیا تھا۔جس کا افتتاح 30 نومبر 2009ء کو پیر سید سلطان علی شاہ ہمدانی (بھنگالی شریف) نے اپنے دست اقدس سے کیا۔آپ اوراد فتحیہ کی تلاوت بڑے ذوق وشوق سے کرتے ہیں اور ناد علیؑ کے وظیفہ پر آپ کو اس قدر اعتماد ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ آؤ آگ جلاؤ میں ناد علیؑ ی ورد کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ آگ کی مجال ہے کہ مجھے جلائے۔دن رات آپ کے آستانے پر مریدین کا ہجوم رہتا ہے آپ کے پاس بے اولاد حضرات اور سحر وجادو سے متاثرہ لوگ شفا (منجانب اللہ) کے لیے تشریف لاتے ہیں اور الحمدللہ ہزاروں لوگ آپ سے فیض حاصل کر چکے ہیں۔

آپ کے مریدین جو کہ چھچھ اور فتح جنگ سے ہیں، ہر سال لکڑیوں سے لدے اونٹ لے کر آپ کے آستانہ پر حاضری دیتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ دوروزہ عرس حضرت شاہ ہمدانؒ کا انعقاد بھی کرتے ہیں جس میں علماء ومشائخ حضرت شاہ ہمدانؒ کی سیرت و کردار پر روشنی ڈالتے ہیں اور اہل علاقہ سے کثیر تعداد میں آپ کے مریدین اس میں شرکت کرتے ہیں۔اس موقع پر ہر سال آپ درجنوں لوگوں میں اوراد فتحیہ کے نسخے تقسیم کرتے ہیں تا کہ لوگ شاہ ہمدانؒ کے فیوض وبرکات اور تعلیمات سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

مدرستہ الہمدانیہ کے قیام کے بعد سے آپ ہمہ وقت اس کی نگرانی اور خدمتِ خلق کے لئے مدرسہ میں ہی رہتے ہیں، جہاں ہر وقت آپ کے پاس مریدین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔آپ کی عدم موجودگی میں مریدین کو آپ کے صاحبزادے سید اکبر علی شاہ ہمدانی ہی دم کرتے ہیں اور تعویزات دیتے ہیں۔آپ اپنے والد کے بہت زیادہ منظورِ نظر ہیں۔آپ کے مریدین جن جن علاقوں میں موجود ہیں ان میں، جادہ ڈھلیال، سہال، چہان، چکری، چھچھ، ڈھوک روئیاں، ناڑیاں کھوڑیاں، لنڈا میرا، ڈھوک چھٹر، سنگرال، مورگاہ، راولپنڈی شہر اور موضع سرضلع چکوال سرفہرست ہیں۔آپ کی اولاد میں ایک بیٹی اور تین بیٹے حافظ سید محمود علی شاہ ہمدانی، سید اکبر علی شاہ ہمدانی اور سید غوث علی شاہ ہمدانی شامل ہیں۔

بحوالہ بشکریہ وتحریر: سید غوث شاہ ہمدانی خانوادہ سادات ہمدانیہ جھنڈو سیداں

سید محمد عاطف رضا ہمدانی (ڈائریکٹر پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن لمیٹڈ اسلام آباد)

آپ سکھر میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم راولپنڈی میں حاصل کی اور میٹرک، انٹرمیڈیٹ امتیازی نمبروں سے پاس کر کے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔انجینئرنگ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد پی ٹی سی ایل میں اسسٹنٹ انجینئر ملازمت اختیار کی۔دوران ملازمت ہی ماسٹر کی ڈگری حاصل کی اور آج کل ڈائریکٹر پی ٹی سی ایل کی پوسٹ پر اسلام آباد میں تعینات ہیں۔اللہ محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مزید ترقی عطا فرمائے۔آمین

مولانا السید یونس مہدی الحسینی الہمدانی (سرینگر کشمیر)

آپ کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ لبرتل بڈگام کشمیر میں ہوئی۔سادات حسینیہ ہمدانیہ کے چشم وچراغ ہیں۔ان کے پر

دادا جناب آغا سید اکبر الہمد انیؒ حول سرینگر سے بغرض تبلیغ لبرتل میں آکر آباد ہوئے تھے۔السید یونس مھدی الحسینی الہمدانی بچپن سے ہی مطالعہ کتب بینی کے ساتھ وابستہ رہا کرتے تھے۔میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد دیگر علوم کے ساتھ ان کا والہانہ شغف رہا۔ادب اور تاریخ کے ساتھ خاصی دلچسپی رہی۔ایم۔اے ہسٹری میں پاس کیا ہے اور حوزہ علمیہ مفتاح العلوم میں ایک ہوشمند طالب علم کی حیثیت سے بڑی سرگرمی کے ساتھ کارشناسی میں مصروف عمل ہیں۔کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں النجوم الزاھرہ، سراج المبین، تاریخ و تذکرہ سادات موسویہ برہانیہ، آل سادات حمزوی خاص طور قابل ذکر ہیں۔

سید ذوالفقار حیدر شاہ بن سید چن پیر شاہ ہمدانی (آستانہ عالیہ سدوال ضلع چکوال)

سید ذوالفقار حیدر شاہ ہمدانی ضلع چکوال کے معروف بزرگ سید چن پیر شاہؒ کے فرزند ہیں۔منکسر المزاج، وسیع القلب، باہمت وشریف النفس سید ہیں۔آپ نمازی، پرہیزگار، عبادت گزار اور خاموش طبع شخصیت ہیں۔اچھے اخلاق و کردار کی بدولت سادات وغیر سادات میں یکجا مقبول ہیں۔شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل کے تحت بننے والی ہمدانی ٹیلی فون نمبر ڈائریکٹری کی ترسیل کے لیے بے پناہ خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔آپ نے اپنا زیادہ وقت اپنے والد پیر چن پیر شاہ کے ساتھ گزارا۔آپ ادارہ منہاج القرآن چکوال کے نائب صدر رہے۔آپ زکوۃ کمیٹی سدوال کے چیئرمین بھی رہے ہیں، آج کل بسلسلہ روزگار عمان میں ہیں۔

سالار سید اسد عباس ہمدانی (جھنڈو سیداں راولپنڈی)

پاکستان سمیت ملک بھر مشن فروغ ولاء وعزاء امام حسینؑ سے وابستہ معروف شخصیت سالار ماتمی سنگت حضرت شاہ ہمدانؒ سید اسد عباس ہمدانی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔آپ نے اپنی زندگی عزاداری سید الشہداءؑ سے منسلک کر رکھی ہے۔خود بھی پرجوش ماتمی ہیں۔آپ کی سنگت کا ماتمی حلقوں میں اپنا ایک منفرد مقام ہے۔ باوا اسد شاہ جی عزاداری کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگان واجداد کے روایات کے امین و پاسدار ہیں۔آپ نے اپنے جد میر کبیر سید علی ہمدانی المعروف حضرت شاہ ہمدانؒ کے نام سے اپنی سنگت کا نام رکھا۔ اور ملک بھر کے مختلف پرسہ داریوں میں اپنے خاندان واپنے جد کا نام روشن کررہے ہیں۔نیک صفات، کشادہ دل، منکسر المزاج اور بے شمار خصوصیات سمیت خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں۔خداوند متعال توفیقاتِ خیر میں اضافہ فرمائے۔آمین

پیر سید علی اصغر ہمدانی و پیر سید علی عمران ہمدانی (چک 10 / 31 آر ضلع خانیوال)

پیر سید علی اصغر ہمدانی ابن پیر سید مشتاق حسین ہمدانی آسٹریلیا میں رہائش پذیر ہیں۔ہر سال محرم اور صفر کی مجالس کے لیے اپنے گاؤں چک 10 / 31 آر ضلع خانیوال آتے ہیں اور مظلوم کربلاؑ کی عزاداری کرتے ہیں۔

پیر سید علی عمران ہمدانی ابن سید مشتاق حسین ہمدانی جو کہ انگلینڈ میں رہائش پذیر ہیں۔ ہر سال محرم اور صفر کی مجالس کے لیے اپنے گاؤں آتے ہیں۔ 21 رمضان شہادت امیر المومنینؑ، 2 صفر مجلس اور 16 صفر مشی کرواتے ہیں۔

پیر سید حسین احمد شاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ موضع میانوالہ اٹک)

آپ کوہاٹ کے گاؤں لکبند میں پیدا ہوئے اور آپ کے والد محترم سید ابوالخیر فقیر احمد شاہ ہمدانیؒ نے تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک کے گاؤں میانوالہ میں ایک عظیم الشان درس گاہ قائم کی۔ آپ اپنی فیملی کو میانوالہ گاؤں لے کر آئے۔ اور بچوں کی پرائمری اسکول تعلیم تک گاؤں میں رہے اس کے بعد کراچی میں تعلیم حاصل کی۔ ایف اے اور علوم عربیہ عالم کا کورس کیا اور پھر آپ کی شادی ہوگئی۔ عالم کورس سے فراغت کے بعد آپ اپنے گاؤں میانوالہ تشریف لائے۔ اپنی پوری کوششوں کے بعد آپ نے کافی حفاظ کرام دارالعلوم سے فارغ التحصیل کیے۔ آپ نے اس کے علاوہ دارالعلوم محمدیہ سلیمانیہ زمان آباد شریف میانوالہ میں قائم کیا اور ساتھ ہی انگلش میڈیم اسکول محمدیہ سلیمانیہ قائم کیا۔ آپ کے چار بیٹے ہیں اور ان کو دینی تعلیم دی۔ آپ نے وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بچیوں کا ادارہ قائم کیا۔ جس کا نام جامعہ محمدیہ سلیمانیہ للبنات شاہ ہمدان ٹاؤن میں واقع ہے۔

سید افتخار ہمدانی (موضع اترا ضلع خوشاب)

(گروپ جنرل منیجر رمادا ہوٹل اینڈ سوئٹس، رمادا وندھم بیچ ہوٹل عجمان اور وندھم گارڈن عجمان کورنیش)

معروف سیاسی سماجی شخصیت سید افتخار ہمدانی موضع اترا خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید احمد سعید ہمدانی کا شمار مشہور سیاسی شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد پیپلز پارٹی سے وابستہ رہے ہیں۔ سید افتخار شاہ ہمدانی نے اپنی ابتدائی تعلیم ملتان سے حاصل کی پھر ہیلے کالج آف کامرس لاہور سے گریجویشن کیا۔ آپ شعبہ ہوٹل انڈسٹری سے وابستہ ہوئے۔ افتخار ہمدانی نے اپنے کیرئیر کا آغاز 2009ء میں آر ہوٹل سے کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ڈائریکٹر سیلز اینڈ مارکیٹنگ کی حیثیت سے رمادا ہوٹل اینڈ سوئٹس عجمان کی جوائن کر لیا۔ جہاں انہوں نے ایگزیکٹو اسسٹنٹ منیجر بنا دیے گئے۔ آٹھ ماہ کے اندر ہی انہیں جنرل منیجر بنا دیا گیا۔ انہوں نے بحیثیت جنرل منیجر ہوٹل کے آپریشنز میں کچھ تبدیلیاں کی اور پرفارمنس بھی بہتر کی۔ ہوٹل کے مالک اور مہمان کی توقعات کے مطابق کارکردگی میں بہتری لائی گئی۔ افتخار ہمدانی کو ہوٹل انڈسٹری میں 20 سال کا تجربہ ہے۔ انہوں نے پہلے پرل کانٹینینٹل ہوٹل لاہور میں کام کیا۔ 2000ء میں افتخار ہمدانی متحدہ عرب امارات آ گئے جہاں انہوں نے کورل انٹرنیشنل ہوٹلز کو جوائن کیا۔

افتخار ہمدانی کو 2012ء میں مختلف فلاحی پروگراموں کے انعقاد پر وندھم ہوٹل کا گروپ کا برانڈ سفیر نامزد کیا گیا۔ لینڈ فل منصوبے اور اربن فارم جیسے ماحولیاتی منصوبوں کے باعث وندھم ہوٹل گروپ کو 2013ء اور 2014ء میں گرین ایوارڈ سے نوازا گیا۔ افتخار ہمدانی کو 2016ء میں وندھم ہوٹل گروپ کا صدارتی ایوارڈ برائے سی ایس آر سے ملا۔ افتخار ہمدانی کی منیجر شپ میں 2014ء

میں رمادا ہوٹل اینڈ سوئٹس عجمان کو شمالی افریقا اور مشرق وسطیٰ کا بہترین ماحولیاتی ہوٹل کا ٹائٹل ملا۔ 2016ء میں ویسٹ منیجمنٹ ایوارڈ حاصل کیا۔ تین سال تک گرین گلوبل سرٹیفکیٹ ملا۔ افتخار ہمدانی کو 2014ء میں علیم سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ ایکسیلنٹ ایوارڈ ملا۔ انہوں نے 2015ء میں سی ایس آر چیمپئن اور 2016ء میں جنرل منیجر آف دی ایئر کا ایوارڈ حاصل کیا۔ سی ایس آر پروفیشنل آف دی ایئر ایوارڈ 2018ء، گیم چینجر اریبین ٹریول ایوارڈ 2019ء ملا۔ انہیں عجمان سسٹین ایبل ٹورازم ایوارڈز 2019ء میں گرین پرسنلٹی قرار دیا گیا۔ افتخار ہمدانی یو اے ای اور دیگر ممالک میں ہونے والی کانفرنسز میں بحیثیت مقرر بھی شریک ہوتے ہیں۔ نہایت مخلص اور اچھے کردار کی مالک شخصیت ہیں۔ بیرون ممالک میں اپنے اچھے اخلاق اور محنت کی بدولت سیلبرٹی بن چکے ہیں۔ آپ پوری دنیا میں اپنے ملک اور ہمدانی سادات کا نام روشن کرر ہے ہیں۔ آپ کے خاندان کی راہنہ سادات خوشاب وسنال میں رشتہ داریاں ہیں۔ وسنال کی معروف سماجی شخصیت باوا سید قمر عباس ہمدانی کے داماد ہیں۔ اتنے بڑے عہدے اور کردار کے باجود مختلف شعبوں میں ہمدانی سادات سے تعلقات استوار کرر ہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر موجود مختلف ہمدانی گروپس میں آپ کی نمائندگی موجود ہے۔ آپ ہمدانی سادات کا فخر ہیں۔ پاکستان و بیرون ممالک میں آپ ہمدانی سادات کی پہچان بنے ہوئے ہیں۔ سادات ہمدانیہ پاکستان آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

سید زاہد عباس ہمدانی (میرا شریف چکری راولپنڈی)

سید زاہد عباس شاہ نے ابتدائی تعلیم میرا شریف چکری سے ہی حاصل کی اور پھر باقی راولپنڈی شہر سے فیض الاسلام ھائی سکول سے کیپٹل ڈگری کالج تک مکمل کی۔ 1974ء میں اپنے وارڈ کے پی وائی او کا صدر بنے۔ 1977ء میں بھٹو شہید کی حکومت کے خاتمے کے بعد 1980ء تک مسلسل جیلوں میں بند رہے۔ 1980ء سے 1989ء تک لیبیا میں جلاوطنی کاٹی۔ اوائل 1989ء میں وطن واپسی ہوئی۔ 1990ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی حکومت کے خاتمے پر پی پی 6 صوبائی اسمبلی کی نشست پر چوہدری محمد اسلم مرحوم کے ے کورنگ اُمیدوار تھے۔ 1990ء میں ھی دوبارہ جرمنی واپس آنا پڑا۔ 2007ء میں شہید محترمہ بے نظیر بھٹو اپنے ساتھ وطن واپس لے کر آئیں۔ ان کی شہادت کے بعد چیئرمین بلاول بھٹو نے جرمنی پارٹی کی صدارت کی ذمہ داری سونپی جس پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

باوا سید امجد حسین شاہ ہمدانی (انگہ شاہ بلاول ضلع خوشاب)

خاندان سادات ہمدانیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس خاندان کی تاریخ اور پس منظر آج بھی ہمارے بزرگان کے سینوں میں زندہ وتابندہ ہے اور یہ تاریخ صرف اپنے تک محدود نہیں رکھتے بلکہ ان بزرگان کو جہاں بھی موقع ملے وہ اپنی اولاد و خاندان کو تمام معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اور اپنی نسلوں کی اصلاح میں مصروف عمل ہیں۔ ایسی ہی ہر دلعزیز رہنما بزرگ شخصیت باوا سید امجد علی شاہ ہمدانی آف انگہ شاہ بلاول کی ہے۔ خاندان سادات ہمدانیہ کی مشہور و معروف مذہبی و اصلاحی شخصیت باوا سید امجد علی شاہ ہمدانی کا تعلق مرکز سادات ہمدانیہ انگہ شاہ بلاول سے ہے۔ آپ محکمہ پولیس سے آفیسر ریٹائرڈ ہیں۔ دوران سروس اپنی پیشے وارانہ سرگرمیوں میں مہارت رکھتے

تھے۔ کہتے ہیں کہ شعبہ تفتیش میں باواامجد شاہ جی کواستاد ماناجاتا تھا۔خوددار، بااخلاق، باسیرت بزرگ ہیں۔اپنے بزرگان کی روایات کی امین و پاسدار ہیں۔آپ دوران سروس بھی اور سروس کے بعد بھی زمانہ کے حالات شناش ہوئے۔انگہ شاہ بلاول کی تاریخ پر آپ کوعبور حاصل ہے۔آپ نے اپنے بزرگان کے قصے وروایات آج بھی اپنے دل میں بسا کے رکھے ہوئے ہیں اور آج بھی ہر محفل میں جہاں بھی نوجوان ہمدانی بچے ملیں،ان کی اصلاح کے لیے اپنے ہمدانی خاندان کی خودداری،عبادت گزاری وآل محمدؑ کے قصے سناتے ہیں تا کہ وہ بھی اپنے اکابرین کی طرح باہمت خودداروآل محمدؑ کی معرفت سے لبریز ہوں۔سیاسی وسماجی حلقوں میں باواامجد شاہ جی اپنے بارعب کرداروخوش اخلاقی کی وجہ سے معروف ہیں۔آپ آج کل ریٹائرمنٹ کی زندگی گزاررہے ہیں۔زیادہ تر وقت مسجد میں ذکر الٰہی میں گزرتا ہے۔ موجودہ حالات واقعات کودیکھتے ہوئے باواامجد شاہ جی کا کہنا ہے کہ ہمدانی سادات اپنے بچوں کوتعلیم کی جانب زیادہ راغب کریں۔اور انہیں اتنی تعلیم دلوائیں کہ وہ کسی سرکاری محکمے میں عہدیدار یاسی ایس پی آفیسر بن سکیں۔باواسیدامجد حسین ہمدانی کانوجوان نسل کے لیے پیغام ہے کہ وہ اپنے آپ کوملنگ بنانے کی بجائے کردار آل محمدؑ میں ڈھالیں۔اور دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کا بھی حصول جاری رکھیں۔تا کہ معاشرے میں ایک نمایاں مقام حاصل کرسکیں اوراپنے پاؤں پرکھڑے ہوسکیں۔باواامجد شاہ ہمدانی ضلع خوشاب کے ہمدانی بزرگان کی تاریخ پرعبوررکھتے ہیں اوروہ تمام واقعات جوانہوں نے بچپن میں اپنے آباؤاجداد سے سنے وہ سب واقعات لفظ بالفظ انہیں ابھی بھی یاد ہیں۔ہمدانی سادات کی تاریخ وشجرہ جات لکھنے والے احباب کے لیے باواامجد شاہ ہمدانی جیسی مہربان شخصیت ایک خزانہ کے طور پرموجود ہے۔

سیدامتیاز حسین شاہ ہمدانی (ہرڑ ضلع چکوال)

سیدامتیاز حسین ہمدانی آف ہرڑ چکوال دوبئی میں 1971ء سے پاکستانی اورخصوصاً سینکڑوں سادات کو دوبئی میں بسلسلہ روزگار لے کر گئے۔آپ اپنی تمام کمپنیوں میں سادات کوترجیح دیتے ہیں۔ان کے چار بیٹے بھی یوکے وغیرہ سے پڑھ کر دوبئی میں کاروبار کرتے ہیں۔خاندان اورعلاقے بھر میں اچھی شہرت اوروقار کے حامل ہیں۔

پیرسیدفاروق حسین شاہ ہمدانی (آستانہ عالیہ سادات ہمدانیہ قصور)

پیرسیدفاروق حسین ہمدانی کاتعلق مشہورومعروف علمی روحانی ودینی خانوادے سے ہے۔ آپ اپنے اکابرین کی روایت کے امین و پاسدار ہیں۔آستانہ عالیہ سادات ہمدانیہ میں اکثر بیشتر مریدین کی اصلاح کے لیے محافل کا انعقاد کرواتے ہیں۔شریف النفس، شریعت کے پابند پیرعظام میں سے ہیں۔ایک وسیع حلقہ مریدین وعقیدت مندرکھتے ہیں۔اپنے خاندان کی غمی وخوشی میں ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔

سینئر صحافی سید کبیر علی ہمدانی (قصور شہر)

سید کبیر علی ہمدانی ضلع قصور کے سینئر صحافی ہیں۔ مختلف اخبارات و ٹیلی چینلز سے وابستہ ہیں۔ صحافی کے ساتھ ساتھ بہترین کالم نگار بھی ہیں۔ خوش اخلاق نوجوان سید ہیں۔ اپنے علاقے و اطراف میں پھیلی سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے اپنے قلم کو موثر انداز سے پیش کررہے ہیں۔ اپنے ہمدانی خاندان سے باہمی روابط و میل کے جول کے پرزور حامی ہیں۔

مولانا سید زوہیر شاہ ہمدانی (منتظم جامعہ عبداللہ ابن عباسؓ قصور شہر)

مولانا زوہیر شاہ ہمدانی کا شمار ملک کے معروف علمائے کرام میں ہوتا ہے۔ آپ جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی عہدیدار ہیں اور ساتھ ایک وسیع وعریض مدرسے جامعہ شاہ عبداللہ ابن عباسؓ کے منتظم بھی ہیں۔ آپ نے اپنے بزرگان کے قیمتی کتب و شجرہ جات کو آج تک بہترین انداز میں محفوظ کیا ہوا ہے۔ خداوند کریم علم و عمل میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین

مولانا سید محمد تقی نقوی بن سید لال شاہ نقوی (خطیب مرکزی مسجد و امام بارگاہ جوہرآباد ضلع خوشاب)

تعلق سادات نقویہ بخاریہ اولاد شاہ محمد غوث ابن سید شیر شاہ جلال بخاریؒ

آپ کا سلسلہ نسب 10 پشت اوپر سید زندہ علی امام بخاری ابن سید حلیم شاہ ابن شاہ عیسٰی قتال با بن پیرؒ (اچ بلوٹ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) سے ملتا ہے۔ آپ کی والدہ نے چند سال اولاد نہ ہونے کے بعد منت مانی کہ اللہ تعالیٰ صدقے محمد و آل محمد ﷺ بالخصوص بتصدق امام حسین علیہ السلام اولاد عطا فرمائے تو پہلی اولاد امام حسین علیہ السلام کے نام پر مکتب آل محمدؐ کے لئے دوں گی۔

آپ جون 1951ء میں ٹھٹھی سیداں ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ٹھٹھی سیداں میں حاصل کرنے کے بعد آپ کو دارالعلوم الجعفریہ کربلا خوشاب میں داخل کرایا گیا جہاں آپ نے 1964ء تا 1970ء فاضل عربی مکمل کی۔ اس کے بعد ایک سال آبائی وطن میں گزارا۔ 1971ء میں جوہرآباد شہر ضلع خوشاب جو کہ اس وقت نیا منظم شہر حکومت نے بسایا تھا، کے مومنین جامع مسجد حسینیہ جوہرآباد کے لیے بطور خطیب لے کر آئے۔ 1971ء سے آج تک جوہرآباد میں بے لوث خدمت دین کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ خصوصاً اتحاد بین المسلمین کے حوالے سے جوہرآباد شہر کو مثالی بنانے میں آپ کا نمایاں کردار رہا ہے۔

مرکزی امام بارگاہ حسینیہ کے خادم کی حیثیت سے ہر مخصوص یوم کی مجالس و محافل کے ذریعے محمد و آل محمد ﷺ کی یاد کو شیعہ و سنی محبانِ محمد و آل محمدص کے دلوں میں تازہ رکھا۔ مجالس سے خطاب دورِ طالب علمی سے شروع کیا جو آج تک جاری ہے۔ سادات کے باہمی ربط اور حرمت و عظمت سادات کے حوالے سے یادگار خدمات سرانجام دی ہیں۔ بالخصوص ضلع خوشاب میں سادات نقوی، ہمدانی، کاظمی و شیرازی خانوادگان کی ان کے ساتھ محبت اس کا ثبوت ہے۔ امام حسین علیہ السلام کے پرجوش عزادار و ماتمی ہیں۔ عزاداری کے جلوسوں

میں خصوصاً شریک ہوتے ہیں اور بہت سے جگہوں پر عزاداری کے سلسلے کی ابتدا بھی کرائی۔عزاداری کی محافل میں خود جوش و جذبے سے شامل رہتے ہیں اور عزاداری کے فروغ کے لئے اپنی تقاریر و نجی محافل میں بھرپور تبلیغ کرتے ہیں۔

ستر سال کے قریب عمر میں بھی ماتمی حلقوں میں ماتمداری اور لنگر و نیاز کی تقسیم میں بطور رضا کار شرکت کرتے ہیں۔تمام زندگی سادہ و درویشانہ رہی۔دنیا کی محبت سے دور اور آل محمدؐ کے عشق میں ڈوبی بھرپور زندگی گزاری ہے۔تمام مکاتب فکر کے لوگ اپنے مسائل کے لیے رجوع کرتے ہیں اور روحانی علاج تعلیمات محمد و آل محمدؐ کے ذریعے بغیر لالچ کے کرتے ہیں۔وراثت میں ملنے والی آبائی زمین موضع ٹھٹھی سیداں ضلع اٹک کے علاوہ اپنے لیے کسی جگہ زمین یا گھر نہ بنایا نہ خریدا۔امام بارگاہ حسینیہ جوہر آباد کے ساتھ ملحقہ مکان میں رہتے ہیں جس کو امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ کا سرونٹ کوارٹر کہتے ہیں۔علاقہ بھر میں تنازعات کے تصفیہ اور مختلف متحارب گروہوں میں صلح کرانے کا عمل خیر متواتر کرتے چلے آرہے ہیں۔بزرگ سادات کے مختلف معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے اعمال صالح کے طریق کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

بشکریہ احوال: سید زین مہدی نقوی

سید انور حسین حسینی (موسس و انچارج محمدیہ لائبریری محلہ حسین آباد تلہ گنگ)

سید انور حسینی کا تعلق تلہ گنگ کشمیری سادات فیملی سے ہے۔نہایت ملنسار، باذوق و سادات پرست شخصیت ہیں۔تلہ گنگ میں مقیم اپنے کشمیری سادات فیملی کے مشجر و شعبہ شجرہ و کوائف سادات کے انچارج بھی ہیں۔شاہ صاحب کا خاندان قیام پاکستان کے بعد 1948ء میں مقبوضہ کشمیر کے گاوں منگناڑ تحصیل حوالیاں ضلع پونچھ سے ترک وطن کر کے تلہ گنگ میں آباد ہوئے اور یہاں پر اس کے بزرگان نے اپنی برادری کے ساتھ مل کر کشمیری امام بارگاہ و مسجد کی تعمیر کی۔سید انور حسین جو کہ محمدیہ پبلک لائبریری کے انچارج ہیں۔آپ پاس لائبریری میں سادات کے شجرہ جات و تاریخ پر مبنی قدیم قلمی نسخہ و جرائد دستیاب ہیں اور کاظمی و ہمدانی خاندان کے نسابین کی کتب بھی انہی کی لائبریری سے دستیاب ہوتی ہیں۔تاریخی کتب و شجرہ جات کو جمع کرنے میں قبلہ شاہ صاحب کا بہت رجحان ہے۔راقم الحروف نے اکثر و بیشتر قلمی و تاریخی کتب استفادہ کے لیے انہی سے حاصل کیں۔قبلہ سید انور حسین کی زیر نگرانی محمدیہ پبلک لائبریری محلہ حسین آباد تلہ گنگ میں سادات کرام کے شجرہ جات کو محفوظ کیا جاتا ہے۔تلہ گنگ میں مقیم اس کشمیری سادات خاندان کا شجرہ نسب اس کے کوائف و قدیمی شجرہ جات کے مطابق جناب امام زادہ حسین الاصغر ابن امام زین العابدینؑ سے جا ملتا ہے۔

نوٹ: قدیمی قلمی نسخوں و تاریخ پر مبنی کتب کے حصول کے لیے سید انور حسین صاحب سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔03125147206

سید رحیم بخش نقوی البخاریؒ (سادات نقوی البخاری رنگپور بگھور خوشاب)

(آل سخی سید شاہ محمد غوث بن سید شیر شاہ جلال الدین سرخ پوش نقوی البخاری مدفن اوچ شریف)

آپ کی ولادت سید طاہر علی کے گھرانے میں ہوئی۔ آپ کا خاندان دینی و تعلیمی اعتبار سے بہت مشہور تھا۔ آپ قنوج سے کرنال اپنے عقیدت مندوں کی دعوت پر تشریف لائے۔ اس وقت کرنال موضع رتگ پر ایک ہندو راجا کے ظلم و ستم سے لوگ بہت پریشان تھے۔ جب آپ وہاں تشریف لائے تو اس ہندو راجا نے آپ کے اہل وعیال اور مال مویشیوں کو اپنے کنویں سے پینے کا صاف پانی دینے انکار کر دیا اور وہ سمجھا کہ یہ لوگ خود تنگ آ کر کچھ دنوں تک یہاں سے چلے جائیں گے۔ لیکن جب کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بھی کئی ردعمل نہ آیا تو ایک دن وہ ہندو راجہ آپ کا تعاقب کرتا ہوا چراگاہ تک آیا اور کیا دیکھتا ہے کہ آپ سرکار نے ایک پتھر اٹھایا اور نیچے سے پانی کا ایک چشمہ بلند ہوا۔ آپ نے اپنے استعمال کے لیے پانی بھرا اور مویشیوں کو پانی پلایا اور پھر پتھر کو اس جگہ پر ویسے ہی رکھ دیا اور پانی بند ہو گیا۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر ہندو راجا اور اسکا تمام خاندان ایمان لے آیا اور آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا۔ آپ اپنے وقت کے زاہد، عابد و صاحب کشف بزرگ تھے۔ اپنا زیادہ تر وقت عبادت الٰہی میں گزارتے تھے۔ آپ امام مسجد اور شرعی عدالت کے قاضی بھی تھے۔ آپ کے ہاں تین پسر سید ابراہیم، سید اسماعیل اور سید نیاز علی پیدا ہوئے، جو قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے اور ان کی اولادیں خوشاب، لاہور اور ملتان میں آباد ہیں۔ سید رحیم بخش کا وصال موضع رتگ ضلع کرنال میں ہوا اور وہیں مدفن ہوئے، اللہ پاک آپ کی قبر پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

سید اسماعیل شاہ نقوی البخاری المعروف "میراں جی: سید اسماعیل شاہ موضع رتگ کرنال کی مشہور سادات فیملی میں سید رحیم بخش کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد امام مسجد اور قاضی وقت تھے۔ آپ کا تعلق ایک دیندار گھرانے سے تھا اور آپ نے 10 سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور بعد ازاں اپنے والد کی جگہ امامت اختیار کی۔ آپ کی کرامات اور دینی وابستگی کے طفیل عوام میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے اور آپ کے مریدین کا ایک وسیع حلقہ تھا۔ 1947ء میں تقسیم ہند کے وقت آپ اپنے خاندان کو لیکر پاکستان کے ضلع خوشاب آ گئے، آپ کے ہاں 5 پسران سید جمیل، سید شکیل، سید نصیر، سید یاسین، اور سید شریف پیدا ہوئے۔ جن کا تذکرہ سید عابد حسین عابد جلال آبادی کی کتاب ملفوظات سادات میں موجود ہے۔ آپ کا ریکارڈ اوچ بلوٹ شریف و مرکز سادات اوچ شریف بہاولپور میں بھی درج ہے۔ آپ نے 1968ء میں وفات پائی اور آپ کا مدفن چک نمبر DB- 41 تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب میں ہے۔ آپ کی کی اولادیں خوشاب، مظفر گڑھ، فیصل آباد اور کراچی میں مقیم ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب سید جلال الدین سرخ پوش بخاری اوچ شریف سے ہوتا ہوا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔

سید محمد شکیل شاہ نقوی البخاری: سید محمد شکیل موضع رتگ ضلع کرنال (انڈیا) میں سید محمد اسماعیل المعروف میراں جی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ پیشے کے لحاظ سے فوجی تھے، قیام پاکستان سے قبل آپ برٹش آرمی میں تھے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ اپنے والد اور بھائیوں سمیت ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ آپ اور آپ کی فیملی نے پاکستان میں رنگپور بگھور ضلع خوشاب میں قیام فرمایا۔ آپ کی شادی عزیزہ بیگم بنت ارشاد علی سے ہوئی جن سے آپ کے 6 فرزند (سید کفیل، سید وکیل، سید محمد جلیل اکرم، سید آصف، سید یوسف (لا

ولد) اور سید صابر علی ہوئے۔ آپ کے سب بڑے بیٹے سید کفیل بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ آپ کی اولادیں رنگپور بگھور، خوشاب، کراچی اور کندیاں میانوالی میں مقیم ہے۔ آپ کا انتقال 2008ء میں 93 برس کی عمر میں رنگپور بگھور خوشاب میں ہوا۔ آپ کا مدفن رنگپور بگھور ضلع خوشاب میں ہے، اللہ پاک آپ کی قبر پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

احوال محمد جلیل اکرم شاہ البخاری نقوی: آپ رنگپور بگھور (ضلع خوشاب) میں سید محمّد شکیل کے گھر 1951ء میں پیدا ہوئے۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ پاکستان آرمی میں ملٹری پولیس سے ریٹائرڈ ہوئے اور بعدازاں کراچی سندھ میں بورڈ آف ریونیو سے منسلک ہو گئے اور اب اپنا کنسٹرکشن اور پراپرٹی کا بزنس چلا رہے ہیں اور عرصہ 30 برس سے کراچی میں مقیم ہیں۔ آپ کی شادی 1980ء میں بخاری سادات کی مشہور شخصیت سید محمّد حسین کی صاحبزادی سے انجام قرار پائی جن سے اللہ پاک نے آپ کو 9 صاحبزادے اور 1 صاحبزادی عنایت فرمائی۔ 1996ء میں آپ نے ایک اور عقد کیا جن سے اللہ پاک نے آپ کو ایک اور بیٹی عنایت کی۔ شاہ صاحب کی جلالی شخصیت اپنی مثال آپ ہے عزت اور شرم وحیا پر آپ نے کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کیا چاہے مدمقابل آپ کا اپنا خاندان ہی کیوں نہ ہو۔ اہل محلہ آپ کی سخاوت اور رحمدلی کی مثالیں دیتا ہے۔

زوار سید عرفان علی شاہ نقوی البخاری (سادات رنگپور بگھور ضلع خوشاب)

سید عرفان علی شاہ نقوی البخاری 5 مارچ 1982ء کو سادات بخاریہ کی معروف شخصیت سید محمد جلیل اکرم شاہ بخاری کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم موضع رنگپور بگھور ضلع خوشاب میں حاصل کی اور گریجویشن کراچی سے کیا۔ آپ پاکستان آئل فیلڈ انڈسٹری سے منسلک ہیں اور کراچی آئل ایریا میں ٹرمینل مینجر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ شاہ صاحب اپنی فیملی سمیت 30 سال قبل کراچی شفٹ ہو گے تھے۔ اب شاہ صاحب مستقل کراچی میں مقیم ہیں۔ شاہ صاحب کا خاندان اپنے پردہ شرم، حیاو شرافت اور مہمان نوازی کی اپنی مثال آپ ہے۔ اہل علاقہ اس سادات گھرانے کی مثالیں دیتے ہیں۔ شاہ صاحب انتہائی سخی و رحمدل شخصیت کے مالک ہیں۔ سادہ مزاج وحرمت سادات کے پاسدار ہیں۔ آپ کے خاندان کے بزرگ اوچ شریف سے ہجرت کر کے تبلیغ دین کی خاطر کرنال انڈیا آباد ہوئے تھے اور پھر اسی خاندان سے ایک بزرگ سید اسماعیل المعروف میراں جی اور اس کے بھائی سید ابراھیم اور سید نیاز علی پاکستان بننے کے بعد کرنال سے ہجرت کر کے ضلع خوشاب موضع رنگپور بگھور میں آباد ہوئے۔ شاہ صاحب کا سلسلہ نسب 19 پشت پر جا کر سید شاہ محمد غوث بن سید جلال الدین حیدر سرخ پوش بخاریؒ (مدفن اوچ شریف) سے اور 28 پشت پر جا کر امام علی نقی الہادی علیہ السلام اور 38 پشت پر جا کر امیر المومنین امام المتقین علی ابن طالب علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ شاہ صاحب کے خاندان کا تذکرہ ایک مفصل کتاب ملفوظات سادات جس کے مصنف سید عابد حسین عابد جلال آبادی تھے، میں ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں ہمدانی سادات کے جد سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدانؒ کی علمی و دینی کاوشیں اور شجرہ بھی تحریر ہے۔ شاہ صاحب کا خانوادہ اوچ بلوٹ شریف اور اوچ شریف بہاولپور کے درخانوں میں رجسٹرڈ ہے۔ شاہ صاحب راقم کے کلاس فیلو اور جگری دوست بھی ہیں۔ شاہ صاحب کے خاندان کا ہمدانی سادات سے گہرا پیار و محبت ہے۔ اللہ پاک سید عرفان شاہ و اس کے اہل خانہ کو صحت وسلامتی والی زندگی دے۔ آمین

مصادر: کتاب ملفوظات سادات مؤلف سید عابد حسین عابد جلال آبادی۔ خاندانی مشجرات درخانہ اچ بلوٹ شریف۔ محقق نسابہ سید عباس رضا نقوی البخاری۔ خاندانی مشجرات درتحقیق وریکارڈ اچ شریف

باوا سید محسن عباس شیرازی (سادات شیرازیہ جھامرہ چکوال)

شیرازی سادات امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد پاک سے ہیں۔ ان سادات کے جد شیراز شہر سے ہجرت کر کے پاک وہند آئے۔ اس لئے سادات وغیر سادات میں علاقائی نسبت کی وجہ سے شیرازی مشہور ہوئے۔ جعفر کا معنی نہر ہے۔ علوم آل محمدؑ کے عالم خانوادے ہیں۔ ولایت ان کی روح میں میں خون کی مانند چلتی ہے۔ ملک بھر میں کثیر تعداد میں شیرازی سادات موجود ہیں۔ اس شیرازی خانوادے کے بزرگ سید اکبر حسین شاہ شیرازی سرکارؒ گلستان سادات کے ایک انمول پھول ہیں۔ جس کی خوشبو پورے علاقہ ونہار میں محسوس کی جارہی ہے۔ آپ سرکار قلندر زماں سید شمس علی شیرازی سرکارؒ کی اولاد پاک ہیں۔ آپ سرکار کا آبائی گاؤں کوٹلہ سید رحمان ہے جو ضلع جہلم میں واقع ہے۔ آپ سرکار کا سلسلہ نسب سید احمد شیرازی سرکارؒ سے ہوتا ہوا سید شمس علی شاہؒ سے جاملتا ہے جن کا مزار شاہپور شہر سرگودھا میں واقع ہے۔ آپ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ علم طریقت وعلم روحانیت کے ساتھ ساتھ علم معانی، علم ابجد، علم ہندسہ، علم حیوانات، علم حشرات، علم اعداد وعلم جفر ودیگر علوم پر عبور حاصل تھا۔ آپ چہرہ دیکھ کر لوگوں کا ظاہر وباطن جان لیتے تھے۔ سید اکبر حسین شاہ شیرزای بادشاہ اپنے مرشد کے حکم پر 1870ء میں جھامرہ تشریف لائے اور یہاں قیام فرمایا۔ آپ کے ہاتھ میں کربلا کا علم پاک تھا جو آپ کے مرشد سید پہلوان شاہ نے آپ کو دیا تھا۔ آپ نے دل میں خیال فرمایا کہ علم پاک کہاں نصب کروں، تو رات کو جب آپ سوئے تو آپ کو خواب میں علمدار کربلاؑ کی زیارت ہوئی۔ علمدار کربلاؑ کا حکم ہوا کہ صبح جس جگہ میرے راہوار کے قدموں کے نشان ہوں وہاں پہ علم پاک لگا دینا۔ صبح آپ نے قدم کے نشان پر علم پاک لگا دیا اور امام بارگاہ قصر سجادؑ کی بنیاد رکھی۔ جو آج تک عزاداری مظلوم کربلاؑ کا مرکز ہے۔ جس میں شہادت امام سجاد علیہ السلام 25 ، 24 محرم کی مجالس و عزاداری برپا ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ 1871ء سے جاری ساری وساری ہے۔ آپ کا قائم کردہ سلسلہ آپ کی اولاد پاک سے باوا محسن شیرازی نے جاری رکھا ہوا ہے۔ فخر سادات فخر فقراء باوا سید محسن عباس شیرازی ضلع چکوال کے علاقہ جھامرہ میں مشہور بزرگ باوا سید چمن شاہ بادشاہ شیرازیؒ کے گھر متولد ہوئے۔ سرکار باوا محسن عباس بچپن سے ہی بے ریا، سفید پوش، نفیس مزاج فقیر اور غم امام حسینؑ سرشار ہیں۔ امیر کائناتؑ کے دیوانے ہیں۔ علاقہ ونہار واطراف میں فروغ عزاء وولاء جناب امیر المومنین علیہ السلام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ باوا محسن شیرازی کے جد پاک کی محنت کی بدولت علاقہ ونہار ودیگر علاقے جات میں اذان کلمہ ونماز میں علی ولی اللہؑ پڑھا جانے لگا ہے۔ اپنے عقیدہ پر پختہ و بے مثال ہیں۔ راقم نے باوا جی کے ساتھ زیارات مقدسہ کا سفر کیا۔ تو اپنے نام کی طرح شخصیت میں بھی عکس موجود پایا۔ ان کی محبت سادات پروری عاجزانہ ودھیمی گفتگو دل کو چھو جاتی ہے۔ بڑی محبت سے زیارات مقدسہ کے مقامات دکھائے اور ان کی فضلیت بتلائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند وعزادار امامؑ بھی ہیں۔ سادات ہمدانیہ سے خصوصی محبت اور قریبی رشتہ داریاں بھی ہیں۔ سرکار مرشد پاک کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں سادات وغیر سادات آپ کے

عقیدت مند و مرید ہیں۔

حوالہ: باوا سید محسن عباس شیرازی جھامرہ (چکوال) فون نمبر: 03105551412_ 0332 5551214

سید حسن رضا عریضی خوارزمی (گوجرانوالہ)

10 مارچ 1974ء کو حضرت سید اقبال حسین کے ہاں گوجرانوالہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ دو بھائی ہیں، چھوٹے بھائی کا نام سید رضا حیدر ہے اور بھتیجوں کے نام سید عبدالہادی و سید مجتبا حیدر ہیں۔ بنیادی تعلق موضع معین الدین پور گجرات سے ہے مگر اب موجودہ رہائش گوجرانوالہ میں ہے۔ سلسلہ نسب ۳۸ پشت میں حضرت امام زادہ سید علی عریضیؑ سے ہوتا ہوا مولا علی امیر کائناتؑ سے جاملتا ہے۔ آپ کی تعلیم بیچلر ان سول انجینئرنگ ہے۔ لاہور انجینئرنگ یونیورسٹی سے 1991ء میں تعلیم مکمل کی۔ بعد ازاں تعلیم مکمل ہوتے ہی سب سے پہلے دو سال ایریگیشن ریسرچ اسٹیشن نندی پور ضلع گوجرانوالہ میں ملازمت کی۔ پھر نیشنل ہائی وے اتھارٹی میں نوکری کی 17 سکیل میں بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر شانگلہ سوات، چارسدہ، مردان، پشاور، کوہاٹ، پاراچنار، اسلام آباد وایبٹ آباد، واہ کینٹ اور سب سے آخر میں لاہور و گوجرانوالہ جی ٹی روڈ کی تعمیر مکمل کرنے کیساتھ نوکری کو بھی خیر باد کہا۔ چنانچہ استعفیٰ دیکر اپنی کھیتی باڑی کر رہے ہیں نیز گائے و بھینس کا فارم چلا رہے ہیں۔ مسلک اہل تشیع ہے۔ گھڑسواری، شکار اور سیاحت کا شوق رکھتے ہیں۔

آپ پاکستان کی معروف درگاہیں، خانقاہیں دیکھ چکے ہیں نیز ہندوستان و چاینہ وروس وایران وعراق وسعودی عرب وترکی و ملایشیاء وسری لنکا وافغانستان ویوکراین ودوبئی وسنگاپور وافریقہ میں کینیا مڈغاسکر، ایوری کوسٹ اور ساؤتھ افریقہ میں کیپ ٹاون بھی دیکھ چکے ہیں۔

ایک مجذوب بزرگ ملاقات سکھر ریلوے اسٹیشن پر موسم سرما میں 1998ء کو صرف ایک دفعہ ہوئی بظاہر مجذوب تھے لیکن ان کی باتیں فلاسفرز کی سمجھ سے بھی بالاتر تھیں۔ اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ ان کے پاس موجود ہے جس کی خوشبو آج تک ایسے جیسے کوئی امبر کستوری کا کنواں کھول دیا گیا ہو۔ بزرگ نے کہا چائے پلاؤ جسے سعادت سمجھتے ہوئے فوری عمل کیا۔ ان سے نام پوچھا لیکن انہوں نے فرمایا! نام میں کیا رکھا ہے! نام اللہ پاک کا ہے یا اس کے حبیب پاک ﷺ کا فقیر کا نام نہیں ہوتا۔ چنانچہ آپ نے اب ان کا نام فقیر سکھری ہی رکھا ہوا ہے۔ آپ ایک گھنٹہ اس کے پاس بیٹھے، انہوں نے سگریٹ کی ڈبیالی اسکو پھاڑ کر کاغذ پر ایک "آیت" لکھ کر دی وہ آیت مبارکہ آج تک ان کے پاس ہے۔ لیکن اس بزرگ کو بعد ازاں بہت تلاش کیا ان کو نا تو اسٹیشن پر کوئی جانتا تھا نا کسی کو ان کے بارے کچھ علم تھا۔ ان کی ایک بات جو سب سے زیادہ یاد ہے! فرمایا کہ ایک سجدہ میں سب کچھ ملتا ہے۔ دوسری بات فرمائی کہ اپنی ذات کی نفی کرو! بس تو ہی تو کہو پھر دیکھو نظارے! ہوتے راز آشکارے۔ اس بزرگ نے ایک ہی نظر کرم سے بہت کچھ سمجھا دیا۔ اس کے بعد قریب پندرہ سال بعد 2013ء میں بابا جی جد امجد حضرت سید شاہ شریف منگو والی خواب میں ملے۔ سحری کا وقت تھا۔ حضرت شاہ شریف نے بہت جھاڑ پلائی اور ایک وظیفہ بتایا جو ان کی زبان پر جاری ہو گیا۔ جب کسی بزرگ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ قرآن کی آیت مبارک ہے۔ چنانچہ وہ اب تک ورد کرتے ہیں۔ الحمدللہ۔

تحریر و حوالہ: السید حسن رضا العریضی الخوارزمی (گوجرانوالہ)

قبلہ محترم سید دلشاد حسین نقوی (حال مقیم کراچی)

داعی ولاء وعزا وعظمت سادات سید دلشاد نقوی صاحب موجودہ ادوار میں حقیقی معنوں میں ولایت جناب امیرؑ وعظمت وحرمت سادات کے سب سے بڑے داعی ہیں۔ قبلہ جناب سید دلشاد حسین نقوی صاحب کا تعلق لکھنؤ انڈیا کی نقوی سادات فیملی سے ہے جو کہ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے کراچی میں مقیم ہوئی۔ نقوی صاحب اکثر و بیشتر ولایت مولا علی علیہ السلام وعزمت وحرمت سادات کے حوالے سے مختلف فورمز پر اپنی آواز بلند کرتے رہتے ہیں اور اس ضمن میں آپ نے بہت سے جرائد لکھ کر عوام الناس میں اور سادات میں تقسیم کرتے ہیں اور انہیں تبلیغ بھی کرتے ہیں کہ وہ ولایت وعظمت وحرمت سادات کی پاسداری کریں۔

آپ کے کچھ مضامین جنہیں سادات نے بہت سراہا درج ذیل ہیں۔

لفظ سیّد کتنا قدیم ہے اور لفظ سیّد کی عزت کیا ہے؟

جواب بقلم نقوی صاحب: لفظ سیّد اتنا ہی قدیم ہے جتنی قدیم ذات واجب الموجود (اللہ رب العزت) کی ذات ہے۔ جو عزت اللہ کی ہے وہی عزت اللہ کے اس اسم پاک سیّد کی بھی ہے۔ سیّد بھی اللہ کا اسم صفاتی ہے۔ معصومین نے بکثرت اللہ کو اسی پاکیزہ اسم

(سیّد) سے یاد کیا۔(جوشن کبیر۔صحیفہ کاملہ معصومینؑ کی دعاؤں پر مشتمل کتابیں)۔ پرودگار عالم سادات کوشعور عطا فرمائیں کہ وہ اپنی قدر منزلت کو پہچانیں اور اپنی اصلی حقیقت کی طرف رجوع کریں جو کہ انتہائی پاکیزہ وروحانی ہے۔

تعظیم سادات: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم پر لازم وواجب ہے کہ سادات کا ادب کرو۔ان کا ادب واکرام زیادہ سے زیادہ کرو کیونکہ میں محمد ﷺ ان کا جدِ اعلیٰ ہوں۔سرکار ﷺ نے فرمایا میری اولاد سادات کا اکرام کرو۔جونیک ہیں ان کا اللہ کی خاطر اور جو برے ہیں ان کا بھی میری نسبت سے احترام کرو۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ خبردار تم کسی سید کے ساتھ بے تکلفی کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ تماری یہ حرکت (سادات) کو رنجیدہ کردے گی۔ہاں تم ان سادات سے دل سے محبت کرو۔(افضلیت سادات)

شیخ صدوق اپنے کتاب (اعتقادیہ) میں لکھتے ہیں کہ سادات کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ تا قیامت آل پیمبر ﷺ میں شامل ہیں۔ان سے محبت واحترام واجب ہے کیونکہ یہ اجر رسالت ہے۔احمد (مقدس اردبیلی) میں لکھتے ہیں کہ اولادِ رسول ﷺ کو راہ چلنے میں بھی مقدم رکھو اور بیٹھنے میں بھی مقدم رکھو۔شیخ مفید لکھتے ہیں کہ غیر سید کو سید کی موجودگی میں نماز جنازہ یا نماز پڑھانے کا کوئی حق نہیں۔

عزتِ سادات: سیدزادی کا غیر سید سے عقد حرام ہے لہٰذا ہر مومن ومسلمان جو اجر رسالت کا مقروض ہے کہ اولادِ رسول ﷺ کی عزت وحرمت کا دفاع کرے۔سادات آپ کو اپنے پاکیزہ اجداد کا واسطہ اپنی عزت ومقام پہچانیں۔انتہائی سادگی کے ساتھ اپنے بیٹے بیٹوں کے نکاح صرف سادات میں کر کے اپنی نسل کی حفاظت کریں۔کیونکہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔غریب سادات بچوں کو تعلیم دلوا کر معاشرہ کا مفید فرد بنائیں۔غریب سادات کو ان کا قرآن وحدیث سے طے شدہ حق خمس دے کر ان کی زندہ رہنے میں مدد کریں ورنہ اللہ واس کے معصومینؑ کے مجرم قرار پائیں گے۔

منتخب اشعار (ہدیہ عقیدت):

حضرت محمد ﷺ

اے نور کے پیکر تجھے کیا خاک سے نسبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔احسان تیرا ہے جو زمیں پر اتر آیا

حضرت امام علی علیہ السلام

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو ہے عین نور، تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرت بی بی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

شگفتہ گلشن زہراؑ کا ہر گل تر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی میں رنگ علیؑ کسی میں بوئے بتولؑ

حضرت امام حسن علیہ السلام

زہراؑ کا چاند، ابن علیؑ، مصطفٰے ﷺ کا نور۔۔۔۔۔۔۔۔جس کی جبیں سے پھوٹ رہی ہے شعاع طُور
رقصاں ہے جس کی آنکھ میں ادراک کا سرور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس کی ہر اک ادا سے نمایاں نیا سرور
چپ رہ کے جس نے باگ حکومت کی موڑ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔کھولی زباں تو ظلم کی زنجیر توڑ دی

حضرت امام حسین علیہ السلام

جو تھے فنا کی زد پہ بقا مانگنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو لا علاج تھے وہ دوا مانگنے لگے

خون حسین پاکؑ کی تاثیر دیکھیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرب و بلا سے لوگ شفا مانگنے لگے

ازقلم: داعی و مبلغ عظمت وحرمت سادات سید دلشاد حسین نقوی آف کراچی

محسن سادات سید محسن رضا کاظمی المشہدی الحمیدی (سیدانوالہ ضلع جہلم)

سید محسن کاظمی علمی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔انساب سے دلچسپی رکھنے والا شاید ہی کوئی ایسا بندہ ہو جوان کو نہ جانتا ہو۔نسابین ومحققین اور علم الانساب سے دلچسپی رکھنے والا ایک سمندر ان کی اعلمیت اور تحقیقات میں امانت ودیانت کا معترف نظر آتا ہے حتیٰ کہ ان کے معترفین میں مسلک اور عقیدے کی بھی قید نہیں۔ہر مسلک کے لوگ ان کی بات کو اہمیت دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات کئی علمی اختلافی گروپوں میں انہی کی بات کو حرف آخر قرار دے دیا جاتا ہے۔یہ حقائق اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ نسب کے معاملات میں مسلک اور عقیدے کو خاطر میں نہیں لاتے۔آپ نے سینکڑوں بزرگوں پر تحریریں لکھی ہیں لیکن اپنے ذاتی احوال کہیں نہیں لکھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے بہت سے قریبی دوست بھی آپ کی پرسنل لائف سے آگاہ نہیں۔

آپ جدالاولیاء زین الاتقیاء حضرت سید زین العابدین موسوی المشہدیؒ المعروف سید شاہ زین سرکار کے فرزند سید حمید شاہ کی اولاد نیک نہاد سے ہیں اور اسی وجہ سے آپ اپنے نام کے ساتھ الحمیدی لکھتے ہیں۔آپ سید شاہ زین سرکارؒ کی اولاد کا فخر ہیں بلکہ پورے کاظمی سادات کی آن اور شان ہیں۔آپ اپنے گاؤں کی بھی ایک پہچان ہیں۔آپ کی ولادت بستی سیدانوالہ میں انتہائی مذہبی وعلمی گھرانے میں مولانا سید مختار حسین کاظمی بن سید شاہ مراد کاظمی کے ہاں مورخہ 12 دسمبر 1982ء بمطابق 25 صفر المظفر 1403 ھجری بروز اتوار کو ہوئی۔بارہویں ماہ کی بارہ کو پانچویں نمبر پر پیدا ہونے والا انسان کتنا خوش بخت ہوگا اور کس کو کیا معلوم اس انسان کا ستارہ کتنا عروج پر ہوگا اور اس پر پانچ بارہ کی کتنی عنایات اور نوازشات ہوں گی؟ جو اپنی زندگی کو اپنے خاندان وقوم کے لیے وقف کر دے گا۔

آپ کے والدِ محترم سید مختار حسین کاظمی (ضلعی صدر وفاق علمائے شیعہ) انتہائی شریف النفس اور نیک انسان ہیں جس کی گواہی گاؤں کا ہر فرد دیتا ہے۔قوم ومذہب سے اتنی محبت ہے کہ جب بھی قوم پر مشکل وقت آیا اور علماء نے قوم کو احتجاج کے لیے بلایا تو انہوں نے اس میں شامل ہونا اپنے لیے لازم جانا اور اس میں شامل ہوئے خواہ اس کے لیے جتنی بھی مشکلات اٹھانی پڑیں۔کوئی احتجاجی مظاہرہ ہو، دھرنا ہو یا لانگ مارچ جب تک صحت ساتھ دیتی رہی آپ ضرور شامل ہوئے۔پاکستان کے جلیل القدر علماء سے اس کے دوستانہ تعلقات ہیں جن میں اب اکثر وصال فرما چکے ہیں۔علامہ سید گلاب علی شاہ نقوی (شیعہ میانی ملتان)،علامہ حسین بخش جاڑا،علامہ صفدر حسین نجفی اور شہید قائد علامہ عارف حسین الحسینی وغیرہ سے اچھی جان پہچان تھی۔موجودہ علماء میں علامہ سید ساجد علی نقوی،علامہ حامد علی موسوی،علامہ تقی شاہ صاحب ملتان اور حافظ ریاض حسین نجفی سے بھی تعلقات وروابط اچھے رہے ہیں۔ان کے حالات زندگی تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان 1982ء اور 1984ء (تالیف سید حسین عارف نقوی) میں چھپ چکے ہیں۔

آپ کے دادا سید مراد علی شاہ کاظمی (متوفی 1961ء) پڑدادا سید فتح علی شاہ مشہدی کاظمی نمبردار سید انوالہ اور لکڑ دادا حضرت سید برھان علی شاہ مشہدیؒ اپنے اپنے وقت کے پارسائے زمانہ اور علاقہ بھر کے معروف افراد میں سے تھے۔ آپ کی آٹھویں پشت اوپر حضرت سید علی محمد شاہ کاظمی مشہدیؒ ایک انتہائی جلیل القدر بزرگ تھے جن کو علم وفضل اور شجاعت و بہادری کے سبب عہد مغلیہ میں حاکمِ گرجاکھ کی طرف سے 32 مربع زمین بطور انعام و اکرام ملی جس کو انہوں نے آباد کیا جو سید انوالہ کے نام سے معروف گاؤں ہے اور اس گاؤں کے سادات کو علاقہ بھر میں قدیمی شیعہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

محسن کاظمی صاحب کی تربیت انتہائی مذہبی ماحول میں ہوئی۔ ظاہری تعلیم آپ نے سید انوالہ اور پنڈی سید پور میں حاصل کرنے کے بعد پاک ڈیفنس کے ایک اہم شعبہ میں شمولیت اختیار فرمالی۔ مصروف ترین جاب ہونے کے باوجود آپ نے ایسے کام کیے جو ایک کم مصروفیت والا بندہ بھی نہ کرسکتا تھا۔ آپ اپنے خاندان اور گاؤں میں بزرگوں سے ملنے والے قدیم فارسی و اردو قلمی مشجرات و تاریخی دستاویزات کے امین ہیں۔ اس قدر ذاتی ریکارڈ ہونے کے باوجود آپ نے مزید قلمی شجرات کے حصول کے لیے دور دراز کے سفر کیے اور کئی دشوار گزار مقامات پر پیدل بھی پہنچے۔

سادات کاظمیہ المشہدیہ کی تاریخ، مشجرات، مشاہیر کی سوانح عمری اور تمام اقسام کے قدیم و جدید ریکارڈ سید محسن رضا کاظمی الحمیدی صاحب کے پاس موجود ہیں اور پاک وہند کے صحیح النسب سادات پر جامع ترین کتاب لکھ رہے ہیں۔ پاک وہند کی قدیم ترین کتب الانساب اور قلمی شجرات ان کے موجود ہیں۔ پاکستان بھر کے سادات سے گزارش ہے کہ اپنے شجرات ان تک پہنچائیں۔ تاکہ آپ کا ذکر ان کی کتاب میں آجائے اس کے علاوہ آپ ایک کتاب ورود سادات در پاک وہند کے نام سے بھی لکھ رہے ہیں۔

ہمارا مشاہدہ ہے جب بھی کسی کو انساب سادات کے متعلق کوئی معلومات درکار ہوں تو وہ ان سے رابطہ فرماتا ہے تو آپ فوری جواب دے دیتے ہیں یا اس سے متعلقہ کتاب کی رہنمائی فرمادیتے ہیں۔ آپ کی کتب انساب پر المختار اسلامک لائبریری کے نام سے ایک وسیع لائبریری ہے جس میں ایران و عرب اور پاک وہند کی ہزاروں کتب انساب ہیں۔ مطبوعہ کتب کے علاوہ انساب سادات پر سینکڑوں نایاب قلمی مخطوطات بھی اس لائبریری کی زینت ہیں۔

آپ کی انساب سادات پر درج ذیل کتب طباعت کے مراحل میں ہیں۔

☆ ورود سادات در پاک وہند ☆ معراج الانساب فی السادات الاشراف (جلد اول) ☆ مشاہیر سادات مشہدیہ کاظمیہ
☆ دانشنامہ شیعانِ پنجاب ☆ تاریخ سید انوالہ ☆ جعلی سادات کا محاسبہ وغیرہ

محقق و ماہرِ انساب سادات الاشراف سید عباس رضا بخاری

سید عباس رضا بخاری بن ذاکر اہلبیتؑ سید آغا حسین شاہ بخاری 1982ء میں گوٹھ شیر خان ضلع نواب شاہ (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان قیامِ پاکستان سے قبل میانوالی سے ہجرت کر کے نواب شاہ (سندھ) میں آباد ہوا۔ آپ کے دادا جان سید کرم حسین شاہ بخاری اپنے بھائیوں کے ساتھ تقریباً 1954ء میں میانوالی سے ہجرت کر کے خانیوال اور اس کے بعد خانیوال سے گوٹھ

شیر خان جا کر آباد ہوئے۔ 2005ء میں ایم۔اے (تاریخ) سندھ یونیورسٹی جام شورو سے پاس کیا اور 2007ء میں اسلام آباد پولیس کو جوائن کیا۔سادات الاشراف کے مشجرات کا کام 2010ء میں شروع کیا۔آپ کئی کتب (مطبوعہ وغیر مطبوعہ) کے مصنف ہیں۔
مطبوعہ کتب: 1۔حضرت جعفر الزکیؑ، 2۔تذکرۃ السادات اولاد حضرت موسیٰ مبرقعؑ، 3۔طھر مطھر، 4۔تذکرہ جلال اعظم مخدوم حسین جلال الدین گل سرخ پوش بخاریؒ، 5۔رسالہ معرفتِ پروردگار، 6۔کتاب رازِ حیات معرفتِ حق، 7۔رسالہ تحقیقات مدعیان علوی پاک وہند، 8۔رسالہ تحقیقات افغان قبائل، 9۔کتاب المشجر اولاد حضرت صدرالدین محمد خطیبؒ، مشجر کتاب بلوٹی سادات۔
غیر مطبوعہ کتب: ورود سادات الاشراف در ہند و سندھ، 2۔کتاب خاص محاسبہ مدعیان جعلی سادات، 3۔کتاب منتقلہ السادات البخاریہ

حضرت سیّد امام علی شاہ نقوی البخاریؒ (مزار مانگٹانوالہ تحصیل وضلع ننکانہ صاحب)

آپ کی ولادت حضرت سیّد سَید شاہ رح بن سید حسنؒ شاہ بخاری کے گھر موضع چکروہی ریاست جموں کشمیر میں ہوئی۔کہا جاتا ہے آپ اپنے وقت کے انتہائی پابندِ شریعت، متقی و پرہیزگار، ولیِ کامل تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ سے وابستہ تھے۔ایک مرتبہ آپ ساتھ والے گاؤں مانگٹی تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں نمبردار سَید شاہ قریشی صاحب ملے جو اولاد کی نعمت سے محروم تھے اور عمر رسیدہ بھی ہو چکے تھے۔آپ نے نمبردار سَید شاہ قریشی صاحب کو اَلسَلامُ عَلَیْکُم کہا تو نمبردار صاحب نے سلام کا جواب نہ دیا اور کہا کیا فائدہ سید سے سلام دعا رکھنے کا جب میری اولاد ان کے وسیلہ سے نہیں ہونی اور میرا گلشن غیر آباد رہنا ھے۔سرکار سید امام علی شاہؒ نے نمبردار صاحب کو قریب بلایا اور ان کی پشت پہ پانچ تھپڑ رسید کر دیئے جس وجہ سے نمبردار صاحب دوڑ پڑے، پیچھے سے سید امام علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ پانچ بیٹے ہوں گے اور پانچوں فرزندوں کے جسم پہ سیاہ رنگ کے نشان ہوں گے اور جو تم دوڑے ہو وہ بعد میں بیٹیاں ھوں گی۔دنیا نے دیکھا کہ آپ کی دعا سے ان کے پانچ بیٹے پیدا ہوئے اور اس کے بازوں پر سیاہ نشان تھے۔آپ کی بے شمار کرامات بیان کی جاتی ہیں جن کو علاقہ بھر کا بچہ بچہ جانتا ہے۔آپ اتنے سخت پابندِ شریعت تھے کہ مریدین اور عقیدت مندوں سے بھی سختی سے شریعت پر عمل کرواتے یہاں تک کہ جو مرید نماز نہ پڑھتا کان پکڑوا کے پٹائی کرتے۔آپ کا وصال 19 ذی الحج 1369ھجری بمطابق یکم اکتوبر 1950 بروز اتوار کو ہوا۔آپ کا مزار پُرانوار موضع مانگٹانوالہ میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔
نسبی شرافت ونجابت: آپ کا تعلق خانوادہ نقویہ بخاریہ سے ہے۔آپ کا شجرہ نسب حضرت سید شرف الدین بن سید محمود نونر ناصر الدین بن مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ سے جا ملتا ہے سید شرف الدین بخاری رح کی اولاد میں حضرت سید شاہ کمال الدین بخاری چنیوٹیؒ ایک جلیل القدر بزرگ ہو گزرے ہیں جو اوچ شریف سے ہجرت فرما کر چنیوٹ میں ہرسہ شیخاں نامی قصبہ میں متوطن ہوئے۔ان کے مریدین کا حلقہ جھنگ، چنیوٹ، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جالندھر، گورداسپور اور جموں وغیرہ تک پھیلا ہوا تھا یہی وجہ تھی ان کی اولاد بھی مختلف ادوار میں انہی علاقہ جات میں مریدین وعقیدتمندوں کی دعوت پر آباد ہوتی رہی۔انہی میں سے کچھ سادات چکروہی علاقہ جموں کے مسلمانوں کی رہبری ورہنمائی کے لیے مریدین کی دعوت پر چکروہی تشریف لائے۔یہ چکروہی کے بخاری سادات اپنی سیادت و نجابت اور بزرگی کے سبب معروف تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ پاک وہند کے معروف محتاط نسابہ سید کرم حسین بخاری اوچوی جنہوں نے

شکوک وشبہات کی بنیاد پر بھی کئی خانوادوں کومشکوک النسب اور مردود النسب لکھا ہے انہوں نے چکروہی کے بخاری سادات کا ذکر اپنی مشہور زمانہ کتاب ثمرات الجنات فی کشف نسب السادات قلمی 1889 المعروف رسالہ جلالیہ ص میں صحیح النسب کے عنوان سے کیا ہے۔

دیگر برادران: آپ پانچ بھائی تھے، باقی چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔

1۔سیّد نواب علی شاہؒ المعروف بھابوشاہ: آپ کا مزار اقدس گاوں چکروہی جموں کشمیر میں ہے۔آپ کے تین فرزند سید محمد شاہ، سید رمضان علی شاہ اور سید بہادر علی شاہ (لا ولد) تھے۔آپ کی اولاد مانگٹانوالہ اور کچھ لاہور میں آباد ہوئے۔

2۔سیّد اطہر علی شاہؒ: آپ کا مزار اقدس چکروہی جموں کشمیر میں ھے۔آپ کے دو فرزند سید فضل حسین ساکن 103 چک شمالی سرگودھا اور سید صدا حسین ساکن بسنت پور سیالکوٹ آباد ہوے۔

3۔سید علی شاہؒ: آپ کا مزار اقدس کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں ھے۔آپ کے ایک ہی فرزند سید نذر حسین بخاری تھے جن کی اولاد ساہیوال (منٹگمری) اور لاہور میں آباد ہوئی۔

4۔سیّد مستان علی شاہؒ: آپ مست مجزوب تھے آپ مزار اقدس چکروہی جموں کشمیر میں ہی ھے ۔

اولاد واحفاد: آپ کی عقد سیدہ حاجرہ بی بی سے ہوا جن کے بطن سے آپ کے ایک ہی فرزند حضرت سیّد اصغر علی شاہ المعروف سیّد عبّاس علی شاہ تھے جو اپنے وقت کے مردِ قلندر تھے۔آپ ہمیشہ لباس کی بجائے احرام پوش رہتے سر پر بہت دراز جڑواں اور پاؤں میں لکڑی کا جوتا (کھڑنواں) رکھتے تھے۔ظاہری شریعت ان میں نظر نہیں آتی تھی معلوم نہیں اس کی مصلحت کیا تھی۔اکثر اوقات کوئی بھی عقیدت مند یا مرید خدمت میں حاضر ہوتا تو اُس کے سوال کرنے سے پہلے ہی جواب دے دیتے۔آپ اتنے حسین وجمیل تھے اکثر دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جاتا۔ایک مرتبہ آپ شیخوپورہ کے گاوں رینکے مینارہ سیٹھ کالے خاں رحمانی کے گھر تشریف لے گئے وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھے آپ نے دعا فرمائی تو اس کے ہاں بیٹا پیدا ھوا۔جب سید عباس علی شاہ صاحب دوبارہ رینکے مینارہ تشریف لے گئے۔تو سیٹھ کالے خاں رحمانی کی بیوی نے کہا یہ تو بابا کوڈے شاہ کی دعا کا ہے۔سرکار مسکرائے اور فرمایا اگر ہمارا ھوا تو مرجائے گا اگر کوڈے شاہ کا ھوا تو زندہ رھے گا بس پھر اِدھر ولی کامل کے منہ سے بات نکلی اور اُدھر درگاہ باری تعالٰی میں قبول ھوگئی اور وہ بچہ مرگیا سیٹھ کالے خاں رحمانی دوبارہ بیوی کو لے کر حاضر ھوا اور معافی کا خواست گار ھوا تو مرد قلندر سید عباس علی شاہ نے فرمایا جاؤ ایک بیٹا ھوگا اس کا اوپر والا ہونٹ کٹا ھوا ھوگا اور ہم نے اس کے پیدا ھونے سے پہلے ہی اس کو ڈاکٹر بنا دیا ھے اور پھر وہ بچہ پیدا ھوا جس کا اوپر والا ہونٹ کٹا ہوا تھا جو بعد میں ڈاکٹر ہی بنا اور ڈاکٹر امانت علی کے نام سے مشہور ھوا۔کہا جاتا ہے ایک بار آپ نے بیری کے درخت سے فرمایا کہ دودھ دے تو وہ دودھ دینے لگ گئی جسے علاقہ بھر کے ہر چھوٹے بڑے خاص وعام نے پیا اور آج تک وہ بیری کا درخت موجود ہے۔اور آپ کے مزار اقدس کی پائنتی والی طرف ہے آپ کا وصال 11 اگست 1992ء کو ہوا۔آپ کے دو صاحب زادے تھے۔بڑے صاحب زادے سیّد غضنفر واجد علی شاہ المعروف چن پیر شاہ تھے۔آپ بھی اپنے والدِ محترم کی طرح احرام پوش سر پہ جڑواں پاؤں میں لکڑی کا جوتا (کھڑنواں) رکھتے تھے آپ بہت سخت جلالی فقیر تھے اور دیکھنے والے کو لگتا کہ جیسے بپھرا ہوا شیر ہو آپ کی بھی بیشمار کرامات ھیں جن کو علاقے کے افراد میں مشہور معروف ہیں آپ نے دنیا سے پردہ فرمانے سے پہلے تین ماہ سب کو بتا دیا تھا کہ آخری وقت آ گیا ھے فلاں دن دنیا سے چلے جائیں گے اور پھر ایسا ہی ہوا 7 مئی 2011 کو صبح کے وقت دار فانی سے کوچ فرما گئے۔آپ کے چار صاحبزادے ہیں سید اشفاق احمد بخاری،

سید شفقت عباس، سید مدثر عباس اور سید عنصر عباس۔

سید عباس علی شاہ سرکار کے دوسرے صاحبزادے سید مراتب علی شاہ المعروف سید بودے شاہ تھے آپ انتہائی نرم طبیعت ملنسار ہر ایک سے گھل ملنے والی طبیعت کے مالک تھے حتیٰ کہ بچوں میں بچوں کی طرح ھو جاتے اور اللہ پاک کی ذات نے کمال کا صبر عطا فرمایا تھا اکثر فرماتے ہم ابوالفضل غازی عباس علمدار علیہ السلام کے دیوانے ہیں اور یہاں تک کہ اس کے پاس فقہ والی بات نہ تھی (مطلب مسلکی تعصب نہ تھا) بلکہ ہمیشہ فکر میں رہتے اور فرماتے ہم انسان ہی بن جائیں یہ ہی کافی ھے آپ نے دنیا سے رخصت ھونے سے پہلے حاجی شوکت علی بھٹی دوکاندار سے جا کر فرمایا حاجی صاحب ہم نے آپ کے کوئی پیسے تو نہیں دینے حاجی صاحب عرض کرتے سرکار پہلے تو آج تک آپ نے نہیں پوچھا پھر کیوں فرماتے حاجی صاحب ھم جا رہے ہیں سب سے حساب کتاب برابر کر رہے ہیں۔ حاجی صاحب نے کہا کیسی باتیں کر رھے ہیں کہا صحیح کہہ رھے ھیں آخر زندگی اور موت کی جنگ میں زندگی ہار جاتی ھے اچھا پھر اللہ خیر کرے گا اللہ حافظ۔ دوسری صبح دار فانی سے کوچ فرما گئے اللہ پاک آپ کی مغفرت فرمائے اور پنجتن پاک علیہم السلام اپنے سایہ میں رکھیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ آپ کا وصال 11 جولائی 2019 کو ہوا آپ کا مزار درگاہ حضرت سید امام علی شاہ کے احاطہ میں ہے۔ آپ کے دو صاحب زادے تھے۔ بڑے فرزند سید علی حسن بخاری تھے۔ آپ درویش طبیعت کے مالک تنہائی پسند تھے ایک مرتبہ انہیں ظہور حسین بھٹی بینک مینجر صاحب نے کہا دوسری شادی بھی کر لی ہے لیکن اولاد سے محروم ہوں کیا فائدہ آپ کا؟

آپ فرماتے ہیں بڑے بیٹے کا نام ہم رکھیں گے۔ جائیں اللہ بیٹا دے گا پھر بیٹا پیدا ھوا آپ نے اس کا نام کسی خاص مصلحت کے تحت عثمان علی رکھا۔ سید علی حسن بخاری 25 مئی 2005 کو جموں کشمیر گئے اور ادھر ہی شہید ھو گئے۔ آپ کا مزار تحصیل سوناواری ضلع بارہ مولا گاوں محلہ حاجن پرے شہدا کے قبرستان میں ہے۔ دوسرے صاحبزادے سید بلال حسن بخاری صاحب ہیں جو مذہبی و علمی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کی علم دوستی، غریب پروری اور دریا دلی کی نظیر اس زمانہ میں بہت مشکل ہے۔ خود سید اور صاحبِ سجادہ ہونے کے باوجود ایک عام سید کا احترام بھی اس قدر کرتے ہیں کہ دیکھنے والا آپ کی ذاتی نسبی جلالت وعظمت کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ آپ کے اس احترامِ سادات کو کبھی مسلکی ومشربی محبت و دل لگی بھی متاثر نہیں کر سکی۔ بلکہ آپ میں مسلکی تعصب نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ آپ ایک بہترین محققِ ونساب بھی ہیں آپ کی انتھک کوشش اور محنت سے سادات میں علم الانساب کی آگہی اور علم الانساب کو سیکھنے اور سمجھنے کا شعور پیدا ھوا ھے۔ شہرت پسندی آپ کو پسند نہیں تاہم آپ کا وسیع نیٹورک ہے جس میں ہر مسلک اور مشرب کے حسینی افراد ہیں۔ انساب سادات سے آپ کی وابستگی کی دلیل آپ کا ایران وعرب اور پاکستان کی سینکڑوں نادرونایاب کتب انساب حاصل کرنا ہے اور علم دوستی ودریا دلی کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے تمام کتب المختار اسلامک لائبریری کے حوالہ کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا پیری مریدی کا انداز دوسرے صاحبان طریقت سے ہٹ کے ھے بس انکا منشور خدمت خلق روزگاری کے لیے زرعی زمین ٹھیکہ پہ کاشت کرتے ہیں اور اسی سے گزر بسر کرتے ہیں گھوڑیوں کا اور گھڑ سواری کا بہت اعلیٰ شوق کرتے ھیں چندا چندو سندر رانی گھوڑیوں کے نام ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب ﷺ اور ان کی آل کے صدقہ میں ان کے رزق ومال میں مزید برکت عطا فرمائے اور اپنے خصوصی لطف وکرم سے ان کو نیک وصالح اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ آمین حوالہ تحریر: سید محسن رضا کاظمی الحمیدی سید انوالہ ضلع جہلم

حضور گنج عرفان، حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ صاحب عریضی خوارزمی، چشتی وقادری (ڈنگہ شہر ضلع گجرات)

آپ حضرت سید محمد اشرف کے ہاں 21 ستمبر 1941 عیسوی بمطابق 1360 ہجری بروز جمعرات کو موضع کیرانوالہ سیداں شریف میں تولد ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سیدہ عائشہ بی بی ہے۔ آپ ابھی سات سال کے ہی ہوئے تھے کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور آپ کے بڑے بھائی سید صید احمد (مدفون پھرہ ضلع منڈی بہاؤالدین) نے گھر کو سہارا دیا اور آپ کے چچا سید غلام محمد نے بھی آپ کی پرورش میں اہم کردار ادا کیا۔ جوان ہونے پر آپ کی شادی اپنے چچا علامہ سید فضل حسین کی دختر نیک اختر سیدہ زبیدہ بیگم سے 1969 عیسوی میں کیرانوالہ میں انجام پائی۔ آپ کے ہاں سات بیٹے اور ایک بیٹی نے جنم لیا۔ بیٹوں کے نام ترتیب وار یہ ہیں:-

1۔ سید محمد افضل۔ 2۔ سید علی ارشد (دارج)۔ 3۔ سید صفدر حسین

4۔ سید مظفر حسین 5۔ سید طاہر حسین۔ 6۔ سید امیر حسن

7۔ سید علی حسن (سجادہ نشین) 8۔ سیدہ شاہدہ بتول۔

آپ شادی سے قبل مولوی محمد حفیظ اللہ چٹھہ صاحب آستانہ عالیہ بڑیلہ شریف ضلع گجرات کے دست حق پرست پر 1961 عیسوی میں بیعت ہوئے اور ان سے سلسلہ چشتیہ کی خلافت حاصل کی۔ شادی کے بعد شیخ احمد پیر پٹھان باہی آستانہ عالیہ سوہاوہ جملانی ملحق منڈی بہاؤالدین نے 1969 عیسوی میں آپ کو طریقت قادریہ کی خلافت مرحمت فرمائی۔ آپ نے نومبر 1975 عیسوی/ ذوالقعدہ 1395 ہجری میں بھلیسر انوالہ ملحق ڈنگہ شہر کو ہجرت فرمائی اور بابا فتح اللہ برہ گجر کی مسجد میں دس سال امامت فرمائی۔ آپ 18/19 جون 2000 عیسوی بمطابق 07/ 06 ربیع الثانی 1423 ہجری بروز منگل، بدھ کی درمیانی رات پونے تین بجے اپنے گھر میں رحلت فرما گئے۔ آپ کا دربار کاشتکاری والے رقبہ میں ڈنگہ ریلوے اسٹیشن سے بجانب مغرب شاد آباد ہے۔ ہر ماہ نوچندی جمعرات کو محفل گیارہویں شریف اور ہر سال انیس جون کو عرس مبارک منایا جاتا ہے۔

سید لال بادشاہ ہمدانی (سادات ہمدانیہ میال)

سید لال بادشاہ ہمدانی 1960ء کو موضع میال میں سید امان علی شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔ آپ کے والد سید امان علی شاہ محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ کم عمری میں ہی والد کا سایہ سر اُٹھ گیا۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم میال سے بعد از میٹرک و گریجویشن تلہ گنگ سے مکمل کیا۔ اس کے بعد آپ ملازمت کے لئے واپڈا سے منسلک ہوئے۔ جہاں آپ نے اپنی زندگی کے 38 سال گزارے۔ اپنی محنت، لگن اور دیانتداری کے بدولت ترقی کرتے ہوئے اسسٹنٹ مینجر اکاؤنٹس کے عہدے تک پہنچے۔ اور دوران ملازمت آپ نے اپنی تعلیم کو جاری رکھا اور ایم بی اے فنانس میں ڈگری حاصل کی۔ آپ اچھے اخلاق و کردار کے مالک ہیں۔ اپنی صفات، نیک دلی اور شائستہ لہجہ کی بدولت سادات ہمدانیہ تلہ گنگ میال میں ایک منفرد اور نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ صوم صلوۃ کے پابند اور امام حسین علیہ السلام کے عزادار بھی ہیں۔ فروغ عزاداری ومجالس سید الشہداء علیہ السلام میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ تلہ گنگ کے سادات کی جانب

سے بنائی گئی تنظیم السادات کے فنانس سیکرٹری ہیں۔آپ کے سلسلہ نسل میں 3 فرزند ہیں۔ پہلے فرزند سید وقار حیدر ہمدانی اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں اور موجودہ وقت میں آئل گیس کمپنی میں انجینئر ہیں۔ دوسرے فرزند سید محمد علی ہمدانی ایم بی اے فنانس کرنے کے بعد اپنا کاروبار کررہے ہیں۔تیسرے فرزند سید مجتبیٰ حیدر ہمدانی نے ایف ایس سی مکمل کی اور مزید تعلیم کے لیے کوشاں ہیں۔

سید چن بادشاہ ہمدانی (میال تلہ گنگ)

آپ 1961ء میں سادات ہمدانیہ میال کے معروف بزرگ سید امان علی شاہ کے گھر متولد ہوئے۔کم عمری میں ہی شفقت پدری سے محروم ہوئے ابتدائی تعلیم میال سے حاصل کی پھر گریجویشن تلہ گنگ سے مکمل کیا اور پھر محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی اور ساتھ ہی اپنی مزید تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ماسٹر کیا، بی ایڈ کرنے کے بعد ایس ایس ٹی ملازمت میں ترقی ہوئی۔ موجودہ وقت میں گورنمنٹ ہائی سکول میال میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں۔اعلیٰ اوصاف، عابد شب اور اچھے کردار کے مالک بزرگ شخصیت ہیں۔مولا امام حسینؑ کے عزادار اور اس کے ساتھ مجالس وعزاداری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔فروغ عزاداری ومشن امام حسینؑ میں نمایاں کردار ادا کررہے ہیں اور ساتھ ہی مسجد وامام بارگاہ حسینی کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔آپ کے سلسلے نسل میں تین فرزند حافظ علامہ دانش رضا، سید منتظر مہدی، سید فراز حسن موسیٰ اور دو دختران ہیں۔

حضرت قبلہ پیر سید رفاقت حسین شاہ ہمدانی آف راہنہ سادات چکوال

مشہور روحانی بزرگ حضرت قبلہ پیر سید رفاقت حسین شاہ ہمدانی سن 1952ء میں ضلع چکوال کے علاقہ راہنہ سادات میں سید نادر شاہ ہمدانی ابن سید بہادر شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوے۔دینی ودنیاوی تعلیم مکمل کرنے بعد آپ کی عقد سکھر شریف کے مشہور روحانی بزرگ حکیم پیر سید محمد شاہ ہمدانی کی دختر نیک سے ہوا۔آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز شاہ ہمدان سٹیل کارپوریشن جناح روڈ سے راولپنڈی سے شروع کیا۔اور کاروباری حلقے میں خوب نام کمایا۔آپ صدر ایم ایس شیٹ ایسوسی ایشن۔سینئر نائب صدر آئرن اینڈ اسٹیل ایسوسی ایشن اور سرپرست اعلا بزم سیرت کمیٹی راولپنڈی وصدر تاج محل مارکیٹ جناح روڈ راولپنڈی کے عہدوں پر فائز ہے۔ڈاکٹر آغا ہمدانیؒ کے ساتھ ملکر دندہ شاہ بلاول وہمدردھال راولپنڈی میں اپنے جدامجد حضرت شاہ ہمدانؒ کی دینی علمی ملی روحانی خدمات کو اُجاگر کرنے کے لیے بھرپور طریقے شاہ ہمدان کانفرنسز کا انعقاد کروایا اور ساتھ حضرت شاہ ہمدانؒ کی جاء وصال نوکوٹ مانسہرہ کی تزئین وآرایش میں اپنا نمایاں کردار ادا کیا۔آج بھی نوکوٹ میں آپ کے نام کی تختی آویزاں ہے۔رفاعی ودینی کاموں کے حوالے سے آپ کا نمایاں مقام ہے جس میں اپنے آبائی گاوں راہنہ سادات میں اعلی طرز کی ڈسپنسری شامل ہے اور گاوں کے داخلی راستوں کی مرمت ودیگر امور قابل ستائش ہے۔آپ کی موجودہ رہایش راولپنڈی میں ہے اور اکثر بیشتر سکھر اور راہنہ سادات میں اپنے عزیز اقارب کی غم وخوشی میں شرکت کرتے رہتے ہے۔سلسلہ نسل میں دو فرزند سید عظمت حسین ہمدانی وسید کامران حسین ہمدانی اور دختر مذکور ہے۔آپ کی دختر کا عقد سابق امیدوار قومی اسمبلی سید فیصل شاہ ہمدانی سے ہوا جسے آپ کے دونواسے سید علی حسن اور سید شاہ بلاول اور ایک دختر مذکور ہے یہ اب امریکہ میں مقیم

ہے۔آپ کی زرعی زمین جو کہ آپ کا فرزند سید عظمت شاہ کاشت کرتا ہے سید عظمت شاہ ھمدانی کے سلسلہ نسل سے ایک دختر اور دو فرزند سید محمد حسین الاصغر شاہ ہمدانی و سید حمد علی ہمدانی مزکور ہے اور چھوٹا بیٹا سید کامران حسین گھر کے کام کاج کی نگرانی میں مشغول ہے سلسلہ نسل میں ایک دختر اور ایک فرزند سید عبدالہادی شاہ ہمدانی مذکور ہے آپ اپنا زیادہ تر وقت دینی تقریبات میں شمولیت کر کے گزارتے ہے۔اللہ کریم صحت وتندرستی عطاء فرماہیں۔آمین

پیر سید فیصل شاہ ہمدانی آف دندہ شاہ بلاول

ملنسار خوش مزاج با اخلاق و ہر دلعزیز شخصیت پیر سید فیصل شاہ ہمدانی دندہ شاہ بلاول سادات سے تعلق رکھتے ہے۔ترنول اسلام آباد میں ہمدانی ہوٹل کے نام سے بزنس کرتے ہے اور ساتھ والی بال کے اچھے پلیئر ہے شاہ صاحب سے وقت کی کمی باعث تفصیل رابطہ ممکن نہ ہوسکا۔

پیر سید شفقت شاہ ہمدانی آف دندہ شاہ بلاول

خوبصورت شخصیت کے مالک صاحب کردار ملنسار شخصیت کے مالک ہے۔کلھر کہار انٹر چینج وتر حدہ تلہ گنگ کے قریب اپنے جدامجد حضرت شاہ ہمدانؒ کے نام سے ہوٹلز کے بزنس کررہے ہے حضرت صاحب امام حسین علیہ السلام کے زوار اور بیت اللہ شریف کے زیارت سے منور ہو چکے ہے۔

پیر سید شاہ شمس العارفین ہمدانی آف قائدآباد خوشاب

حضرت پیر سید شمس العارفین ہمدانی صاحب موجودہ وقت میں پاکستان عوامی تحریک سرگودھا ڈویژن کے صدر و پرنسپل سید شاہ زمان انسی ٹیوٹ قائدآباد اور سی ای او الگو ہر ہمدانی سالٹ فیکٹری ہے حال ہی میں قبلہ شاہ صاحب صدر پاکستان سے قدرتی چٹانی نمک اور مینوفیکچرنگ کے لیے ٹاپ ایکسپوٹر کا ایوارڈ ملا ہے۔

سید محمد یونس شاہ ہمدانی ڈائریکٹر جھال چکیاں ہوٹلز

سید محمد یونس شاہ جی ضلع سرگودھا کے معروف بزنس مین ہے۔جھال چکیاں سرگودھا۔جوہرآباد و اسلام آباد میں جھال چکیاں ہوٹلز کے نام سے کاروبار کررہے ہے۔اس ہوٹلز میں سب منفرد لنگر دال کا لنگر ہے۔اور لوگ دور دورہ سے آکر یہ مزیدار دال کا لنگر کھاتے

ہے۔روایات میں ہے کہ سید محمد شاہ جی ہمدانیؒ نے جب یہ ہوٹل قائم کیا تھا تو اس ہوٹل پر اکثر حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ تشریف لاتے اور اس لنگر کو نوش فرماتے حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ نے دعا فرمائی تھی اور اسی دعا و سید یونس شاہ جی کی محنت کی بدولت آج یہ لنگر پورے پاکستان میں مشہور و معروف آپکے سلسلہ سے دو صاحبزادے سید محمد وقاص احمد شاہ و سید محمد وقار شاہ ہمدانی مزکور ہے اور یہ دونوں صاحبزگان و آپ کے دیگر برادران اس کاروبار سے وابستہ ہے۔سید محمد یونس شاہ جی صاحب کا آبائی تعلق دندہ شاہ بلاول سے ہے۔یہ سادات اپنے بزرگان کی روایات کے امین و پاسدار ہے اور اپنے جدامجد حضرت شاہ ہمدانؒ اور حضرت شاہ نوری سلطان بلاول ہمدانیؒ کی فیوض و برکات کو عوام الناس میں عام کیے ہوے ہے۔

سید محسن علی ناصر آف راہنہ سادات چکوال

جائے پیدائش راہنہ سادات تحصیل کلر کہار ضلع چکوال گورنمنٹ ھائی سکول بھون سے میٹرک کیا اس کے بعد راولپنڈی سے بی اے کیا سٹوڈنٹ لائف سے پاکستان پیپلز پارٹی سے منسلک ہوا پاکستان پیپلز پارٹی کے یوتھ ونگ کا تحصیل چکوال پھر ڈسٹرکٹ کا جنرل سیکرٹری کافی عرصہ رہا اب کافی عرصہ سے یہاں انگلینڈ میں ہے رہائش راہنہ سادات ،تلہ گنگ ،تمام مذہبی کاموں میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔اب بھی جتنی ممکن ہو خدمت کرتا رہتے ہے مشاغل میں کتابیں پڑھنا اب بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ ہی منسلک ہے راہنہ سادات میں عزاداری امام حسین علیہ السلام ان کے پردادا سید نبی شاہ رح نے 1845 میں شروع کی راہنہ سادات کا روٹ انہی کے نام پر تھا آج بھی یہی خاندان روٹ ہولڈر رہے ہے۔ان کے دادا سید عالم شاہ صاحبؒ آپ نے اردگرد کے تمام علاقے میں مومنین کے جنازے نکاح پڑھاتے تھے اور مجلس حسین علیہ السلام بھی پڑھتے تھے لوگوں کو تعلیمات معصومین علیہ السّلام سے روشناس کرایا 1940 میں آپ نے انتقال کیا ان کے لکڑ دادا سید علی شیر شاہ رح سلطان شاہ قادر بخش بابا ساڑھی والے کے نواسے تھے آپ بہت نفیس مزاج اچھے کردار کی شخصیت ہے۔آپ نے سٹوڈنٹ لائف میں جناب سید آغا ہمدانی کا دست بازو بنے رہے اور مختلف علاقوں میں جا کر سادات ہمدانیہ کی ممبرشپ کرتے رہے۔آپ کے پاس حضرت شاہ ہمدان اور بابا شاہ بلاول کی کافی معلومات ہے۔آپ نے معلومات کی فراہمی میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔

حضرت مولانا آغا سید اقبال حیدر عابدی ہمدانی آف نوروال چکوال

مشہور بزرگ عالم دین خطیب مسجد جعفریہ خیر البریہ نوروال چکوال حضرت مولانا آغا سید اقبال حیدر شاہ ہمدانی صاحب سن 1965ء میں راہنہ سادات چکوال کے بزرگ الحاج زوار سید انوار حسین ہمدانی کے گھر تولد ہوئے۔آپ کے والد گرامی چونکہ پاکستان آرمی میں ملازم پیشہ تھا اور آپ اور آپ کی فیملی انہی کے ساتھ رہی آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم مری،ایبٹ آباد،راولپنڈی و کوئٹہ سے حاصل کی اور اس کے دینی علوم کے لیے کراچی کے علاقے گلشن اقبال جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام جس کے مہتمم مولانا اسماعیل کے

بیٹے علامہ ضیا حسین ضیاء مرحوم تھے۔ آپ نے سات سال یہاں اس جامع میں علوم آل محمد سے آراستہ ہوئے اور پھر اپنے آبائی گاؤں راہنہ سادات آ گئے۔ علاقہ نوروال میں مسجد جعفریہ میں آپ کے پھوپا پیش نماز تھے جن کے انتقال کے بعد اور اہلیان نوروال کے اصرار پر آپ جامع مسجد جعفریہ کے خطیب مقرر ہوئے۔ گزشتہ تیس سال دین آل محمد میں گزارے اور ساری زندگی نماز قضا نہ کی۔ اس کے ساتھ آپ چکوال میں انگلش میڈیم اسکول میں بھی پڑھاتے ہے۔ خاندان سادات ہمدانیہ کی تاریخ وشجرہ جات پر عبور حاصل ہے۔ اور اپنے جدامجد حضرت شاہ ھمدانؒ اور حضرت شاہ نوری سلطان بلاول ہمدانیؒ کے روحانی فیوض برکات پر عمل پیرا ہے اور اپنے اجداد کی دینی علمی روحانی خدمات کو اجاگر کرنے میں قابل قدر کردار ادا کر رہے ہے۔ آپ کے سلسلہ نسل سے چار فرزند سید جابر عباس ہمدانی، سید کاظم عباس ، سید محمد شاہ اور آغا سید منتظر حیدر اور دختران مذکور ہے۔ خلف اکبر وخلف ثانی پاکستان آرمی میں ملازمت پیشہ ہے جبکہ سب سے چھوٹا فرزند جامعہ منتظر ماڈل ٹاون میں تعلیم حاصل کر رہے ہے۔

حضرت سید شاہ راجہ شاہ ہمدانی (سدھووال پھپھرہ ضلع جہلم)

آپ موضع ڈھوک ناڑی جھاٹلہ جسوال چکوال سے اہل علاقہ سدھووال پھپھرہ کے مجبور کرنے پر ہجرت کر کے سدھووال پھپھرہ تشریف لے آئے۔ کیونکہ اس وقت عوام الناس کی دینی تعلیم وتربیت اور رہبری کے لئے کوئی اور شخصیت موجود نہیں تھی۔ سید شاہ راجہ شاہ ہمدانی اور ان کے صاحبزادے سید شیر محمد شاہ ہمدانی نے اہل علاقہ سدھووال پھپھرہ کے دینی اور دنیاوی مسائل اپنے ذمہ کر لئے اور باقاعدہ دینی تبلیغ کا آغاز شروع کر دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دیگر دنیاوی مسائل سے بھی عوام الناس کی تربیت کرتے رہے۔ سدھووال کیونکہ زیادہ تر دشوار ترین پہاڑی سلسلہ اور بارانی علاقہ ہے۔ اس علاقے میں پانی اور غذا کی قلت زیادہ تھی۔ ایک دفعہ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کا سماں پیدا ہو گیا۔ اہل علاقہ سید شیر محمد شاہ کے بیٹے سید نور محمد شاہ ہمدانی المعروف ابدالی شاہ کے پاس آئے اور تمام واقعات آپ کے گوش گزار کیے۔ آپ اپنا مصلیٰ لے کر گاؤں سے باہر آ گئے اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد اللہ کی رحمت برسی اور ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اسی اثنا میں تالاب میں جو پانی آ رہا تھا اس میں ٹاہلی کا بہت بڑا درخت تیر کر آ رہا تھا آپ نے اس کو وہیں پر رک جانے کا کہا۔ ٹاہلی کا درخت وہی زمین میں پیوست ہو گیا۔ وہ درخت آج بھی گاؤں سدھووال میں موجود ہے۔ کسی مال مویشی کے عمل تولید میں پیچیدگی کے دوران اس درخت کے پتے اس جانور کو کھلائیے جائیں تو شفا ہوتی ہے۔ جس سے آج بھی لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ سید نور محمد شاہ عرف ابدالی شاہ اور بھی کرامات موجود ہیں۔۔ سید نور محمد شاہ کے بیٹے سید بڈھے شاہ ہمدانی بھی اپنے وقت کے ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کے آپ کے ساتھ جنات کا ایک وسیع سلسلہ تھا جو اکثر و بیشتر آپ کے گھر دعوت میں موجود ہوتی ہے۔ بظاہر آپ اکیلے کھانا کھانے بیٹھتے اور تقریباً چالیس سے پچاس جنات آپ کے ساتھ موجود ہوتے تھے۔ سید بڈھے شاہ کی وفات کے بعد اکثر و بیشتر رات کے پچھلے پہر سدھووال کے شمال اور شمال مشرق سمت سے لالٹین کی روشنی چلتی ہوئی دکھائی دیتی گاؤں کے شمال میں پیر چمل نامی ایک چلہ گاہ ہے۔ (جو کہ اصل میں سید شاہ ابراہیم شاہ ہمدانی کی چلہ گاہ تھی)۔ سید نور محمد شاہ عرف ابدالی شاہ اور ان کے بیٹے سید بڈھے شاہ ہمدانی کے مزارات میں سے یہ روشنی کا سفر شروع ہوتا اور پیر چمل

سے ہوتا ہوا گاؤں کے شمال میں تھوڑی دیر رکتا ہوا دوبارہ اس سے مشرق کی سمت سفر کرتے ہوئے غائب ہو جاتیں۔ ٹاہلی کے درخت کے نیچے پڑاؤ ڈالتے یہاں پر رکنے کے کچھ دیر بعد دو روشنیاں ان مزارعات میں واپس آ جاتیں۔ اور ایک روشنی کے پیچھے تین یا چار روشنیاں واپس پیر چمبل کی طرف چلیں جاتی ہے ان کی مزار سدوال میں موجود ہیں اور ان کی اولاد سدوال اور ہرن پور میں آباد ہیں۔ سید بڈھے شاہ ہمدانی بن شیر شاہ ھمدانی سید بڈھے شاہ ھمدانی کے چار بیٹے تھے سید علی شاہ ہمدانی سید نیاز علی شاہ ہمدانی سید باغ علی شاہ ہمدانی سید شرف حسین شاہ ہمدانی یہاں پر سید علی شاہ ہمدانی اور سید شرف حسین شاہ ہمدانی کا ذکر کرتا ہوں کیونکہ سید علی شاہ ہمدانی سے سدھووال سادات کا سلسلہ نسب آگے بڑھتا ہے اور سید شرف حسین شاہ سے سلسلہ گدی نشینی آگے منتقل ہوتا ہے۔ سید شرف حسین شاہ نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ موضع کہانہ کندوال دریا کے کنارے عبادت کرتے ہوئے گزارا۔ آپ موضع کہانہ میں مدفن ہیں سید علی شاہ ہمدانی کے بیٹے سید دستار علی شاہ ہمدانی نے بھی اپنی زندگی اپنے چچا سید شریف حسین شاہ کے ہمراہ گزاری۔ سید دستار علی شاہ کی زندگی کا ایک واقعہ آپ کی نذر کرتا ہوں۔ آپ کے مریدین میں ایک اور پیر آیا اور آپ کو وہ علاقہ چھوڑ جانے کے لیے کہا آپ نے اس کی بات اطمینان سے سنی اور اس کو تنگ نہ کرنے کی فرمائش کی۔ لیکن وہ بضد ہوا۔ آپ دونوں اس وقت ایک لوہار کی دکان پر موجود تھے۔ جب بحث و تکرار بڑی تو گاؤں کے لوگ بھی اکٹھا ہونا شروع ہو گئے اس پیر نے لوہے کا ایک بہت بڑا ٹکڑا جو کہ آدھا زمین میں پیوست ہوتا ہے جس پر لوہار اوزار وغیرہ کوٹتا ہے اس ٹکڑے کو حرکت میں آنے کے لیے کہا وہ لوہے کا ٹکڑا متحرک ہوا اور وہیں پر ساکن ہو گیا جس پر آپ مسکراتے ہوئے دوکان سے باہر تشریف لے آئے اور وہاں کھڑے ہو کر اس لوہے کے ٹکڑے کو آواز دی اور باہر آنے کو کہا۔ وہ لوہے کا ٹکڑا زمین کو چیرتا ہوا اور پھر ہوا میں معلق ہو کر آپ کے قدموں میں آ گرا ۔ پھر آپ ایک دیوار پر سوار ہو کر اس کو چلنے کے لیے کہا وہ دیوار اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلنے لگی آپ دیوار سے اتر آئے اور اس دیوار کو اپنی جگہ واپس جانے کو کہا۔ یہ سب ماجرا دیکھ کر وہ پیر صاحب معافی مانگتے ہوئے وہاں سے چل دیے۔ سید دستار علی شاہ ہمدانی کا انتقال موضع کہانہ میں ہوا۔ تو اہل علاقہ سدھووال نے آپ کی میت کو لے کر جانا چاہا۔ تو آپ کا ایک خدمت گار بابا گھیبا جو کہ وہاں پر موجود نہیں تھا اسی وقت آیا۔ اس نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آپ کیوں مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد جب اہل علاقہ سدھووال نے آپ کی چارپائی اٹھانا چاہی تو جیسے جیسے یہ زور لگا کر چارپائی کو اوپر اٹھاتے چارپائی کے پائے اتنے ہیں زمین کے اندر دھنس جاتے۔ بالآخر انکی تدفین موضع کہانہ میں کر دی گئی۔ سید دستار علی شاہ ہمدانی کے بیٹے سید فضل حسین شاہ ہمدانی بھی اپنے دور کی تاریخ ساز شخصیت ہو گزرے ہیں۔ آپ نہایت علیم و عادل ایماندار بارعب بردبار فہم و فراست نیک بزرگ شخصیت کے مالک تھے آپ کا شمار انگریز دور کے اشرفاء میں ہوتا ہے۔ لیکن آپ نے ہمیشہ انگریز سرکار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی۔ اور ان کو اپنے معاملات زندگی میں دخل اندازی نہیں کرنے دی آپ کی اولاد موضوع سدھوال میں موجود ہے فضل حسین شاہ کے چار فرزند۔ سید فدا حسین شاہ۔ سید زمان حسین شاہ ہمدانی۔ سید قربان حسین شاہ ہمدانی اور چھوٹے سید الطاف حسین شاہ ہمدانی مزکور ہے۔ سید الطاف حسین شاہ ہمدانی ابن فضل حسین شاہ ہمدانیؒ سادات ہمدانیہ سدھوال پھبرہ آپ سید فضل شاہ ہمدانیؒ کے چھوٹے فرزند تھے۔ تعلیم و تربیت کے بعد آرمی سے منسلک ہوے۔ دوران سروس کانگو میں رہے۔ اور کانگوں سے ہی ریٹارڈ ہوے۔ اس کے بعد آپ ٹنڈو محمد خان سندھ آ گئے۔ آپ یہاں شوگر مل میں کلریکل جاب سے منسلک ہوے۔ آپ کی وفات ٹنڈو محمد خان میں ہوئے۔ جبکہ تدفین آپ کی موضع ہرن پور جہلم میں ہوئے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں پانچ فرزند اور پانچ دختران متولد ہوئے ہے۔

فرزندگان کے نام درج ذیل ہے۔سید کلب عباس ہمدانی۔سید کنزل عباس ہمدانی۔سید قمر عباس ہمدانی سید ثمر عباس ہمدانی اور سید شبر عباس ہمدانی مزکور ہے۔سید کلب عباس شاہ ہمدانی ولد سید الطاف حسین شاہ ہمدانی موصوف ھذا کا تعلق سادات ھمدانیہ کے ایک متوسط گھرانے سے ہے۔آپ نے 06 جنوری سنہ 1956ء کو اپنے پدر بزرگوار سید الطاف حسین شاہ صاحب کے آنگن میں آنکھ کھولی اور ان کے سائے میں ہی پرورش پائی۔آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم (پرائمری) تک اپنے آبائی گاؤں (سدھووال) میں حاصل کی۔اور پرائمری سے مڈل تک کی تعلیم اپنے ماموں جان (سید فضل حسین شاہ ہمدانی) صاحب کے پاس موضع چک علیشاہ میں رہ کر قریبی اسکول دھریالہ جالپ سے حاصل کی اور ساتھ ہی دینی تعلیم بھی اپنے والد بزرگوار کے پاس جاری رکھی۔بعد ازاں تعلیمی سلسلے کے استمرار کیلئے مڈل سے ایف ایس سی تک کی تعلیم کے لیے اپنے والد محترم کیساتھ ٹنڈو محمد خان میں منتقل ہو گئے اور حیدرآباد کالج سے تعلیم مکمل کی۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد کچھ عرصہ شوگر مِل میں ملازمت کے پیشے سے منسلک رہے اور ساتھ ہی شوقیہ طور پر ایک ڈیری فارم کو تشکیل دیا۔آپ نے اپنی پوری زندگی نہایت عاجزی اور انکساری کیساتھ گزار دی اور آپ نہایت رحمدل اور ملنسار شخصیت کے حامل انسان تھے۔سنہ 1975ء میں آپکا عقد اپنے تایا ابو (سید قربان حسین شاہ ہمدانی ولد سید فضل حسین شاہ ہمدانی) کی دختر سے طے پایا۔رب ذوالجلال نے آپکو 6 بیٹوں اور 4 بیٹیوں سے نوازا۔جن میں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی بچپنے میں ہی انتقال کر گئے۔سید کلب عباس شاہ ہمدانی مؤرخہ 12 جنوری سنہ 2015ء میں خدا کی بارگاہ اقدس میں لوٹ گئے۔

سلسلہ نسل-: 01 **سید عدیل اسد اللہ مہدی ہمدانی:-** آپ بیٹوں میں سے سب سے بڑے ہیں۔آپ نہایت کشادہ دل اور فراخ دل انسان ہیں۔آپ ابتدائی تعلیم کے بعد ملازمت کے سلسلے میں کراچی چلے گئے اور وہاں ((ٹیکسٹائل مِل)) میں ملازمت شروع کی۔آپکی شادی موضع غریبوال میں سید نثار حسین شاہ ہمدانی ولد سید نور حسین شاہ ہمدانی کی دختر سے ہوئی جن سے اللہ تعالی نے آپکو ایک بیٹا اور دو دختران عطا فرمائیں۔بیٹا جن کا نام انکے دادا کے نام پر سید قلب عباس ہمدانی رکھا گیا۔سید عدیل اسد اللہ مہدی بھائیوں میں سب سے بڑے ہونے کے ناطے گھر کے ولی سرپرست بھی ہیں۔-:02 سید عقیل اسد اللہ مہدی ہمدانی-:03 سید وکیل اسد اللہ مہدی ہمدانی-:04 سید شکیل اسد اللہ مہدی ہمدانی-:05 سید انتظار اسد اللہ مہدی ہمدانی سید قمر عباس ہمدانی ابن سید الطاف حسین شاہ ہمدانی آپ سدھوال میں متولد ہوے۔تعلیم و تربیت کے بعد شوگر مل انڈسٹری سے منسلک ہوے۔اچھی طبعیت۔ہنس مکھ اچھے کردار کے مالک تھے۔سن 18 میں اس دنیا سے رخصت ہوے۔آپکا مدفن موضع سدھوال جہلم میں ہے۔ آپکے سلسلہ نسل میں تین بیٹے اور دو دختران ہے۔سید شجاعت حسین عابدی ہمدانی۔سید وجاہت عابدی ہمدانی اور سید علی حیدر ہمدانی مزکور ہے۔سید ثمر عباس ہمدانی ابن سید الطاف حسین شاہ ہمدانی سدھوال میں متولد ہوے۔تعلیم مکمل کرنے بعد اسلامی تعلمیات کی جانب راغب ہوے۔سدھوال سے ہرن پور جہلم شفٹ ہوے اور وہی درس تدریس سے منسلک ہے۔عربی فاضل ہے ۔آپ حاجی اور زوار بھی ہے آپکے سلسلہ نسل میں ایک بیٹا سید ارتضی حیدر اور ایک دختر مزکور ہے۔سید شبر عباس ہمدانی ابن سید الطاف حسین شاہ ہمدانیؒ آپ سدھوال میں متولد ہوے۔سرگودھا سے دینی تعلیم حاصل کی عربی فاضل ہے۔اور ہرن پور میں دینی درس و تدریس میں مشغول ہے۔۔

علامہ آغا سید فضل عباس ہمدانی آف نارنگ سیداں

مشہور و معروف عالم دین محقق مصنف و داعی معرفت آل محمد و عظمت سادات جناب قبلہ آغا سید فضل عباس ہمدانی صاحب کا تعلق ضلع چکوال کے علاقے نارنگ سیداں سے ہے اس وقت راولپنڈی شہر میں قیام پزیر ہے۔ آپ نے 14 اکتوبر 1981ء میں عظمت سادات کے حوالے سے ایک مایہ ناز کتاب لکھی تھی جس علماء و سادات وغیر سادات میں بہت پسند کیا گیا۔ اس کتاب کے اب تک چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہے اللہ کریم قبلہ آغا جان کو صحت و سلامتی دے۔ آپ کی لائبریری میں کتب کا ایک وسیع خزانہ موجود ہے جو کہ آپ کی علم سے محبت اور کتب بینی شوق کو متعارف کرواتی ہے

احوال سید حاجی گل شاہ ہمدانی

سید حاجی گل شاہ ہمدانی 1921ء میں پیدا ہوئے۔ سید حاجی گل شاہ ہمدانی نے میٹریک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول تلہ گنگ میں پاس کر کے 1942ء کو پاک آرمی جوائن کر لیا اور 31 سال ملک وقوم کی خدمت کی سید حاجی گل شاہ ہمدانی نے (1965) اور (1971-1972) کی جنگ بھی لڑی۔ اور 1973ء میں صوبیدار رینک سے ریٹارمنٹ لی۔ آپ نے شادی اپنے چچا زاد بھائی سید جعفر شاہ بن سید محمد، شاہ بن سید عباس شاہ کی دختر نیک اختر سے کی آپ کی اولاد نہیں تھی۔ آپ شاہ ہمدان کونسل کشمیر کے ممبر رہے اور کئے سال خدمت کی آپ بے انتہا متقی اور لطیف و کریم کردار کے مالک تھے۔ ساری عمر عبادت الٰہی اور شکر گزاری میں گزار دی۔ (وفات) سید حاجی گل شاہ ہمدانی بروز جمعۃ المبارک 18 جولائی 19 رمضان المبارک 2014ء بعمر 93 سال اس دنیا سے پردہ فرما گے۔ (اور سید ہدائت شاہ ہمدانی کا وصال مبارک 1931 میں ہوا۔

احوال سید شاہ علی اکبر ہمدانی

سید شاہ علی اکبر ہمدانی 1908 میں سید ہدائت شاہ ہمدانی کے گھر متولد ہوے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد حضور سید ہدائت شاہ سے حاصل کی۔ آپ نے محکمہ پولیس میں سروس کی۔ آپ فلاحی کام کرنے کے بہت شوقین تھے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ کی شجاعت اور بہادری کے قصے آج بھی سننے کو ملتے ہیں۔ آپ جامع مسجد سادات میں امامت کراتے تھے۔ آپ قبلہ من پیر سید محمد شاہ ہمدانی بن سید شاہ نورزمان ہمدانی (آستانہ عالیہ سکھر شریف) کے پیروکار تھے اور زیادہ سے زیادہ ان کی محفلوں میں حاضر ہوتے۔ سید شاہ علی اکبر ہمدانی نے شادی اپنے ماموں جان سید شاہ ولی اللہ ہمدانی بن سید شاہ شرف ہمدانی (مدفن سیداں باد جنجو شریف ضلع بکھر) کی دختر نیک اختر سے کی آپ کی اولاد میں 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے سید فردوس الحسن شاہ ہمدانی بچپن میں انتقال کر گئے اور جناب سید شاہ علی اکبر ہمدانی 20 جنوری 1983ء کو باعث علالت اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔

احوال: سید محمد زبیر الحسن رضا شاہ ہمدانی

سید زبیر الحسن شاہ ہمدانی 13 نومبر 1953ء کو سید شاہ علی اکبر ہمدانی کے گھر متولد ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میال میں حاصل کی اور میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں میں اپنے چچا جان سید حاجی شاہ ہمدانی کے پاس رہائش پذیر ہو کے پاس کیا میٹرک کے باد (P.A.F) جوائن کی اور 18 سال ملک وقوم کی خدمت دینے کے بعد 1992ء میں ریٹائرمنٹ لے لی۔ آپ نے شادی اپنے پھپھوزاد بھائی سید اقبال حسین شاہ ہمدانی بن سید چن پیر شاہ ہمدانی کی صاحبزادی سے کی اور اولاد میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں ہیں۔

سید عتیق مہتاب الحسینی ہمدانی عبدالحکیم

سید عتیق مہتاب ہمدانی صاحب ضلع خانیوال کے نامی گرامی جرنلسٹ و سیاسی سماجی شخصیت ہے۔ ان کا خاندان تقریباً سو سال قبل کھوتنکہ خوشاب سے ہجرت کر کے عبدالحکیم خانیوال سکونت پذیر ہوا۔ ملنسار خوش مزاج شخصیت کے مالک ہے۔ پیشہ ورانہ طور ایک مشہور اخبار و ٹی وی چینل سے وابستہ ہے۔

سید اعجاز ہمدانی ساہیوال

سید اعجاز ہمدانی نے آغا خان یونیورسٹی کے شعبے پی ڈی سی این گلگت بلتستان میں بطور فیکلٹی ممبر اپنی خدمات سرانجام دیں۔ علاوہ ازیں آپ محکمہ تعلیم پنجاب سے بھی منسلک رہے۔ آپ نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی درسی کتب لکھیں اور یونیورسٹی کے ٹی وی پروگرامز کے لیے بھی کام کرتے رہے۔

سید عمران عباس ہمدانی سادات ہمدانیہ نارنگ سیداں چکوال

سید عمران عباس ہمدانی 1974ء میں سید قربان حسین شاہ ہمدانی کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ پھر 1986ء میں چکوال واپس آئے۔ 1994ء میں چکوال سے گریجویشن کیا اور دوبارہ لاہور منتقل ہوئے۔ 2005 میں المرتضیٰ مشینری کمپنی میں بطور مینیجر کام کیا۔ اور پھر 2009ء سے لاہور ہی میں اپنا بزنس ٹیکسٹائل مشینری شروع کیے ہوئے ہے۔ ماڈل ٹاؤن لاہور میں سکونت ہے۔ اس کے ساتھ سوشل ورکر بھی ہے پاکستان تحریک انصاف کے سوشل ورکر پلیٹ فارم سے متحرک ہے۔

ڈاکٹر سید آغا حسین شاہ ہمدانی آف جوہرآباد خوشاب

ضلع خوشاب کے نامور چائلڈ اسپیشلسٹ ڈاکٹر سید آغا حسین ہمدانی جلالپور سیداں کے بزرگ سید منظور حسین شاہ ہمدانیؒ کے تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جوہرآباد سے حاصل کی پھر پنجاب میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا اور آئرلینڈ سے سپیشلسٹ آف چائلڈ کی ڈگری حاصل کی۔ ایران کے مہران بارڈر پر سات سال ایمرجنسی ڈاکٹر کے طور فرایض سرانجام دے چکے ہے۔ موجودوقت میں اپنے شہر جوہرآباد میں عون جنرل اسپتال میں فرایض منصبی سرانجام دے رہے ہے۔ اپنے خاندان و برادری کی غمی وخوشی میں مناسب شرکت ہے اور اپنے بزرگان علمی وروحانی علوم پر قایم دائم ہے سلسلہ نسل میں دو دختران اور دوفرزندگان سید عون ہمدانی جوکہ میڈیکل سپیشلسٹ ہے نیوجرسی امریکہ میں اور دوسرا فرزند سید محمد رضا بطور ایڈمن عون جنرل اسپتال دونوں دختران ڈاکٹر ہے

سید اجتبی ہمدانی آف میال تلہ گنگ

روحانی عامل سید اجتبی ہمدانی میال سادات کے بزرگ سید عالم شاہ ہمدانی کے گھر تولد ہوے۔ آپ کے والد سید عالم شاہ ہمدانی کوئٹہ اسلامیہ اسکول میں ٹیچر تھے۔ آپ آیۃ الکرسی، الحمد شریف اور نادعلی کے عامل ہے۔ سن 2008 تا 2015 تک مسلسل امامیہ جنتری میں آپ کے بنائے ہوئے زائچے چھپتے رہے ہے سلسلہ نسل میں تین فرزند سید موسی رضا، سید محمد ہادی اور سید محمد عبداللہ مزکور ہے

سید ساجد عباس ہمدانی آف میال تلہ گنگ

خوش مزاج خوش لباس پر کیف شخصیت کے مالک باوا سید ساجد عباس ہمدانی صاحب میال سادات ہمدانیہ کے بزرگ سید امام شاہ ھمدانی کے گھر تولد ہوے۔ پیشہ سے زمیندار ہے اوراس کے ساتھ دربار عالیہ حضرت بابا سید شاہ عبدالطیف ہمدانیؒ کے دربار شریف متولی ہے۔ سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید نبیل امام ہمدانی ہے۔ دربار شریف کی تزئین وآرائش میں اپنے دیگر سادات برادری کے ساتھ مل کر بھرپور کردار ادا کیا۔

پیر سید ظہور حسین شاہ ھمدانی آف بہک میکن سرگودھا

باوا سید ظہور حسین ہمدانی پاکستان آرمی سے صوبیدار ریٹائرڈ ہوے۔ آپ پاکستان آرمی کی طرف سے بمعہ اہل وعیال پانچ سعودیہ عربیہ میں رہے۔ انگہ شاہ بلاول و بہک میکن سادات کی تاریخ وشجرہ جات کے حوالے سے اہم ومعتبر زریعے ہے۔ ملنسار خوش اخلاق بزرگ ہے۔ آپ اپنے بزرگان کی دینی علمی روحانی علوم پر کاربند ہے اور اپنے بزرگان حضرت شاہ ہمدانؒ وحضرت شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ کی دینی علمی روحانی خدمات کو اجاگر کرنے میں بھرپور کردار ادا کررہے ہے۔ سلسلہ نسل میں چار فرزند سید دایم ظہور ہمدانی

نادرہ میں ملازمت پیشہ ہے۔ دوسرے فرزند سید منظور حسین پاکستان ایر فورس تیسرے صاحبزادے سید عون ظہور دبئی میں ملازمت پیشہ ہے اور سب سے چھوٹے فرزند سید صفدر ظہور گورنمنٹ سرونٹ ہے۔

سید منتظر مہدی ہمدانی آف ڈھلولیاں موہڑہ راولپنڈی

آپ کی ولادت 16 اکتوبر 1977ء، جبکہ 3 ذلقعدہ 1397ھ بروز اتوار سید تصدق حسین شاہ ہمدانی کے گھر ڈھلوالیاں موہڑہ ضلع راولپنڈی میں ہوئی۔ جب آپ کی عمر تقریبا 3 سال کی تھی تو آپ کے والد محترم اس دارفانی سے پردہ فرما گئے۔ لیکن باپ کا سایہ سر پر نہ ہونے کے باوجود آپ نے اپنی زندگی نہایت مہذبانہ انداز میں گزاری۔ تکمیل تعلیم کے بعد آپ اپنے چچا (سید سبطین شاہ ہمدانی) کے پاس بطور منیجر کئی سال تک کام کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے سن 2011ء میں انڈسٹریل اسٹیٹ حطار میں ہمدانی منزل" Hamdani Mineral" کے نام سے اپنی ذاتی فیکٹری کی بنیاد رکھی۔ جس کے ذریعے آپ درجنوں لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کا سبب بھی بنے۔ حال ہی میں آپ نے القائم فلور ملز کے نام پر ایک اور فیکٹری کی بنیاد رکھی ہے۔ اولاد اللہ پاک نے آپ کو دو بیٹیوں اور 2 بیٹوں سید علی عفان ہمدانی اور سید محمد عالیان حیدر ہمدانی سے نوازا۔

حافظ پیر سید محمود علی شاہ ہمدانی جھنڈ وسیداں

آپ کی ولادت 27 مارچ 1980ء میں بروز جمعرات پیر سید احمد شاہ ہمدانی کے گھر جھنڈ وسیداں میں ہوئی۔ آپ نے حفظ القرآن کے لیے دار العلوم حسینیہ ہمدانیہ بنگالی شریف میں داخلہ لیا اور قلیل مدت میں تکمیل حفظ قرآن کے بعد صرف ونحو اور تجوید وفقہ کے علوم میں دسترس جامعہ قمر الاسلام (اسلام آباد) سے حاصل کی۔ سن 2000ء میں آپ نے 20 سال کی عمر میں انجمن محبان اہلبیت کی صدارت سنبھالی جس کی بنیاد آپ کے والد محترم نے 1992ء میں رکھی تھی آپ ہر سال 12 ربیع الاول شریف کو جشن عید میلاد النبی کی ریلی کی صدارت بھی کرتے ہیں جس میں یونین کونسل سہال اور چہان کی میلاد کمیٹیوں کے علاوہ علاقے بھر سے ہزاروں عاشقانِ رسول شرکت کرتے ہیں۔ آپ کے دل میں شروع سے ہی یہ تمنا تھی کہ علاقے میں کوئی ایسا دینی ادارہ ہو جہاں سے لوگ قرآن وحدیث کی تعلیمات حاصل کر سکیں۔ جب اس بات کا اظہار والد محترم سے کیا تو باپ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ اپنی زمین سے تقریبا 2 کنال کا ٹکڑا مدرسہ کے لئے وقف کرنے کا اعلان کر دیا پھر آپ نے 30 نومبر 2009ء کو مدرستہ الھمدانیہ کے نام سے عظیم الشان دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی جس کا افتتاح پیر طریقت قبلہ پیر سید سلطان علی شاہ ہمدانی (بنگالی شریف) نے اپنے دست اقدس سے کیا۔ الحمد اللہ اب مدرستہ الھمدانیہ میں سینکڑوں بچوں کو مفت قیام وطعام کے ساتھ ساتھ حفظ وناظرہ اور دنیاوی تعلیم (ششم تا ہفتم) سے روشناس کیا گلشن شاہ ہمدان کا ہے مدرستہ الھمدانیہ علم کا مرکز بنا ہے مدرستہ الھمدانیہ 26 فروری 2023ء کو مدرسہ ھمدانیہ میں جامع مسجد سیدہ فاطمتہ الزہرا کی بنیاد پیر سید احمد شاہ ہمدانی کے دست اقدس سے رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے شاہ ہمدان

لائبریری کی بنیاد بھی رکھی ہے جس میں قرآن کی تفاسیر، کتب حدیث اور کتب فقہ کے علاوہ شاہ ہمدان کی کتب کا ذخیرہ بھی موجود ہے۔ جو کہ اہل ذوق کی علمی پیاس بجھانے میں مدد ومعاون ثابت ہوگا۔ سلسلہ نسل میں دو دختران دو بیٹے حافظ سید محمد عبداللہ ہمدانی اور سید محمد موسیٰ کاظم ہمدانی سید غوث شاہ ہمدانی آپ کی ولادت 15 دسمبر 1986ء بروز سوموار کو ہوئی۔ شاہ ہمدان سے آپ والہانہ محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے کشمیر، گلگت بلتستان اور پاکستان کے مختلف کتب خانوں سے بہت سا علمی مواد جو کہ شاہ ہمدانؒ سے منسوب تھا، اکٹھا کیا۔ حضور شاہ ہمدانؒ کی تقریباً 100 سے زائد کتب اور رسائل آپ کی ذاتی لائبریری میں موجود ہیں۔

سید غضنفر عباس ہمدانی (تحصیل میونسپل آفیسر چکوال)

سید غضنفر عباس ہمدانی ولد سید طاہر عباس ہمدانی 31 مارچ 1981ء کو جسوال (چکوال) میں پیدا ہوئے اس کے بعد اپنے والدین کے ساتھ 1985-68 کو غریب وال ضلع جہلم میں اپنے آبائی گھر میں رہائش پذیر ہوئے۔ ثانوی تعلیم غریب وال سے ہی حاصل کی اور پھر 1992 کو والد صاحب کی ملازمت کے سلسلے میں چوآ سیدن شاہ میں منتقل ہو گئے اور میٹرک تک تعلیم چوآ سیدن شاہ سے ہی حاصل کی۔ اس کے بعد مئی 2000ء میں والد صاحب کی دوران سروس وفات ہو گئی اور گھر میں سب بھائیوں اور بہن سے بڑا ہونے کے ناطے تمام تر ذمہ داریوں سے نبرد آزما ہونا پڑا اور اپنے مرحوم والد کے اعلیٰ اخلاق کے پیش نظر اپنے والد صاحب کی جگہ پر 29 مئی 2000ء کو بلدیہ چوآ سیدن شاہ میں جونیئر کلرک بھرتی ہو گئے اور بقیہ تعلیم دوران سروس میں حاصل کی اور گریجویشن تک تعلیم حاصل کی۔ ان کے علاوہ 5 بھائی اور ایک بہن ہے۔ اب بطور میونسپل سپرنٹنڈنٹ بلدیہ چوآ سیدن شاہ میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ایک اچھے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک باپ کی اولاد ہونے کے ناطے اور اچھے خاندان کے چشم و چراغ ہونے پر مقامی طور پر معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

سالار باوا سید عباس رضا ہمدانی (قادر پور ہمدانیہ تلہ گنگ)

کراچی و پنجاب میں عزاداری امام حسینؑ کے پرچار سے پہچانی جانی والی شخصیت باوا سید عباس رضا ہمدانی 1955ء میں سادات ہمدانیہ قادر پور کی شاخ شیر بخشال میں معروف بزرگ سید عباس شاہ ابن سید لعل شاہ ہمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادر پور سے حاصل کی اور پھر سلسلہ روزگار کے لئے کراچی تشریف لائے۔ 1984ء میں سندھ پولیس میں بھرتی ہوئے۔ محکمہ پولیس کے مختلف یونٹس میں فرائض سرانجام دیئے۔ اور انسپکٹر کے عہدے سے 2015ء میں ریٹائر ہوئے۔ اپنے محکمہ میں فرض شناسی اور اچھی کارکردگی و کردار کی بناء پر پہچانے جاتے ہیں۔ دوران سروس بھی عزاداری امام حسینؑ کو اپنائے رکھا۔ آپ کا مقام کراچی کی عزاداری میں ایک ستون کی مانند ہے۔ 1985ء سے انجمن غلامان حسنین کے سرپرست وسالار رہے ہیں۔ اور پھر 2001ء آپ کی قیادت میں انجمن صدائے ماتم عزاخانہ زہراؑ کی بنیاد رکھی گئی۔ جو ابھی تک آپ کی قیادت میں فعال ہے۔ اور کراچی میں منعقد ہونے والی پنجابی مجالس کے

بانی اور علمدار بھی ہیں۔ 2015ء میں ریٹائرڈ ہونے کے بعد اپنے آبائی علاقہ قادر پور آ گئے اور یہاں بھی عزاداری امام حسین علیہ السلام کو مزید فعال کرنے میں بڑا کردار ہے۔ آپ نے یہاں انجمن حزب المہدی کے نام سے ماتمی سنگت کی بنیاد رکھی۔ آپ معروف سماجی شخصیت سید تنویر شاہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ قادر پوری سادات کی شاخ شیر بخشال کی صدارت بھی آپ کے پاس ہے۔ کراچی سمیت اندرون پاکستان میں ماتمی حلقوں میں آپ کی مخصوص پہچان ہے۔ انتہائی اچھے اخلاق، شائستہ لہجے و کردار کے ملک شخصیت ہیں۔ بالخصوص کراچی میں ہمدانی سادات کی پہچان بنے رہے۔ اور ایسے علاقے میں مجلس و ماتم داری کا اہتمام کیا جو کراچی کے نوگوایریاز کہلاتے ہیں۔ اللہ پاک مزید عزت شہرت دے۔ آپ کے سلسلہ نسل میں چار فرزند (سید ضامن عباس ہمدانی، سید کاظم شاہ، سید حامد شاہ و سید عباس ہمدانی) ہیں۔ سید ضامن عباس و سید حامد موضع پنجی میں اپنا بزنس کرتے ہیں جبکہ سید کاظم سندھ پولیس اور سید عباس کراچی میں مقیم ہیں۔

مختصر تعارف سادات ہمدانیہ سکھر

سید جیون شاہ ہمدانیؒ: سید جیون شاہ ہمدانیؒ اپنے وقت کے بہترین ولی اللہ تھے۔ آپ دوسرے واسطے پر حضرت شاہ بلال سے ملتا ہے۔ قوی روایت کے مطابق آپ کا مزارِ مبارک جھاٹلہ کے جنوب میں واقع ہے۔

سید عاصم شاہ ہمدانی: سکھر تحصیل تلہ گنگ میں قدیمی قبرستان نزد ڈھوک کندرال میں واقع ہے۔ کالی کھانسی اور پتھری کے مریض آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور شفا حاصل کرتے ہیں۔ آپ کے بارے میں روایات ہے کہ آپ اپنے وقت کے بلند پایہ ولی تھے اور نوجوانی کے عالم میں شہید کر دیئے گئے تھے۔ سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید احمد شاہ مذکور ہے۔ سید احمد شاہ کے سلسلے نسل سے چار فرزند سید شرف شاہ، سید نور شاہ، سید مزمل شاہ اور سید غازی شاہ مذکور ہے۔

احوال سید مزمل شاہ ہمدانی

سید مزمل شاہ ہمدانی کے سلسلہ نسل سے تین فرزند سید احمد شاہ، سید اورنگ زیب شاہ، سید ولایت شاہ ہمدانی مذکور ہے۔ سید اورنگ زیب شاہ ہمدانی کے سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید امیر شاہ مذکور تھے۔ سید امیر شاہ ہمدانی کے سلسلہ نسل سے چار فرزند (سید نذر حسین۔ سید محمد شاہ، سید احمد شاہ اور سید اورنگ زیب شاہ ہمدانی) مذکور ہیں۔

اولاد سید محمد شاہ ہمدانی محکمہ مال میں گرداور تھے۔ سن 1983ء میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ سلسلہ نسب میں سات فرزند مذکور تھے۔ (1) سید انوار حسین۔ (2) سید اذکار حسین۔ (3) سید شجاعت علی حیدر۔ (4) سید ذاکر حسین۔ (5) سید اسد علی شاہ۔ (6) سید شاکر حسین۔ (7) سید امجد علی شاہ۔

(1) سید اذکار حسین شاہ: ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سیکنڈری۔۔۔۔ ہے۔ سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید وقار شاہ مذکور ہے۔ سید وقار شاہ کا ایک

فرزند ہے۔
(2) سید شجاعت علی حیدر: دوبئی میں ملازمت پیشہ رہے۔ اوراس کے بعد ٹی ایم اے تلہ گنگ میں سروس کرتے رہے۔ سلسلہ نسل میں (1) سید علی مومن۔ (2) سید علی زوہیب۔ (3) سید محمد قاہمی۔ (4) علی نقی مذکور ہیں۔ سید علی مومن کا ایک فرزند سید محمد حسن۔
(3) سید امجد علی شاہ: دوبئی میں ملازمت پیشہ رہے۔ سن 2015ء میں وفات پائی۔ سلسلہ نسل سے ایک فرزند سید محمد رضا مذکور ہے۔
(4) سید ذاکر حسین شاہ: ایل الگ میں ملازمت پیشہ رہے۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید ہانی عباس اور سید مجتبیٰ عباس مذکور ہے۔
(5) سید اسد علی شاہ: ٹی ایم اے میں ملازمت پیشہ رہے۔ سلسلہ نسل سید محمد علی اور سید فراز علی مذکور ہے۔
(6) سید شاکر حسین ہمدانی: دوبئی الیکٹرک سٹی میں ملازمت پیشہ رہے۔ سلسلہ نسل ایک فرزند سید فواد عباس مذکور ہے۔

احوال: سید اورنگ زیب شاہ ہمدانی

پیری مریدی سے وابستہ تھے۔ سلسلہ نسل سے دو فرزند سید اجلال حسین ہمدانی اور سید احمد شاہ ہمدانی مذکور ہے۔
سید اجلال حسین ہمدانی ائیر پورٹ سیکورٹی فورس سے بطور انسپکٹر ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید کاظم رضا اور سید ناظم رضا ہمدانی مذکور ہے۔ سید کاظم رضا ہمدانی کا ایک فرزند سید عایل رضا مذکور ہے۔
سید احمد شاہ ہمدانی ائیر پورٹ سیکورٹی فورس میں سب انسپکٹر ہے۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید محمد فصیح حیدر اور سید محمد عباس مذکور ہے۔

احوال سید احمد شاہ ہمدانی

کھیتی باڑی و پیری مریدی سے وابستہ تھے۔ سلسلہ نسل ایک فرزند سید غازی شاہ مذکور ہے۔ سید غازی شاہ ہمدانی اسکول ماسٹر تھے۔ سلسلہ نسل سے چار فرزند (1) سید مشتاق حسین۔ (2) سید صفدر حسین۔ (3) سید فصاحت حسین اور (4) سید ابرار حسین مذکور ہے۔
(1) حاجی سید مشتاق حسین ہمدانی: پاکستان ریلوے اور سول ڈیفنس میں ملازمت پیشہ رہے۔ سلسلہ سید غضنفر عباس ہمدانی، سید شبیر عباس، سید توصیف الحسنین اور سید تقی رضا مذکور ہے۔ (1) سید غضنفر عباس کراچی سیکورٹی پریس میں ملازمت پیشہ ہے۔ سلسلہ نسل سے 3 فرزند (1) سید محمد غازی حیدر۔ (2) سید تجمل عباس۔ (3) سید جواد حیدر مذکور ہے۔ (2) سید شبیر عباس ہمدانی یونین کونسل سکھر میں سیکرٹری ہے۔ سلسلہ نسل میں سید انیس عباس، سید احسن عباس مذکور ہے۔ (3) سید توصیف الحسینی: لاہور میں ملازمت پیشہ ہے۔ سلسلہ نسل میں دو فرزند سید علی حمزہ اور سید ارتضیٰ مذکور ہے۔ (4) سید تقی رضا ہمدانی: تلہ گنگ میں کاروبار کرتے ہیں۔
(2) سید صفدر حسین: پرائیویٹ سروس کرتے رہے۔ سن 2021ء میں وفات پائی۔ سلسلہ نسل میں پانچ فرزند (1) سید مظہر عباس۔ (2) سید ساجد عباس۔ (3) سید اخلاق عباس۔ (4) سید مصدق شاہ۔ (5) سید تنظیم عباس مذکور ہیں۔ (1) سید مظہر عباس کا ایک فرزند سید

شبیہہ الحسن مذکور ہے۔(2) سید ساجد عباس دبئی میں ملازمت پیشہ ہے۔(3) سید اخلاق عباس سعودی عرب میں سروس کرتے رہے ہیں۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید ارسلان عباس مذکور ہے۔(4) سید مصدق شاہ عراق میں ملازمت پیشہ ہے۔سلسلہ نسل میں ایک فرزند سید شورب عباس مذکور ہے۔(5) سید تنظیم عباس بینک مینیجر ہے۔

(3) سید فصاحت حسین: ریلوے سے ریٹائرڈ ہے۔سلسلہ نسل سے تین فرزند (1) حسن رضا۔(2) علی رضا۔(3) فہیم عباس مذکور ہے۔سید حسن رضا کے سلسلہ نسل میں تین فرزند (1) سید حماس علی۔(2) سید دانیال اور (3) سید علی کمیل مذکور ہے۔

(4) سید ابرار حسین شاہ: محکمہ انکم ٹیکس میں ملازمت پیشہ تھے۔دورانِ اعتکاف وفات پائی۔سلسہ نسل میں دو فرزند سید ثاقب رضا اور سید عامر رضا مذکور ہے۔سید ثاقب رضا سے ایک فرزند سید نادعلی مذکور ہے۔

احوال سید منور حسین شاہ

صوبیدار میجر ریٹائرڈ پاک آرمی 1985ء میں وفات پا گئے۔ان کے نسب میں پانچ بیٹے (1) سید مسرت حسین شاہ۔(2) سید نزاکت حسین شاہ۔(3) سید راغب حسین شاہ۔(4) سید قیصر عباس شاہ۔(5) سید شاہد عباس۔

(1) مسرت حسین شاہ: گھر زمینوں کی دیکھ بھال۔دو بیٹے ہیں۔(1) عدیل عباس PAF میں ملازم ہیں۔(2) تنزیل عباس آن لائن جاب کرتے ہیں۔

(2) سید نزاکت حسین شاہ:

(3) سید راغب حسین شاہ: وفات پا گئے۔ان کے نسب میں تین بیٹے (1) سید غیور عباس۔(2) سید تیمور عباس۔(3) سید دبیر عباس ہے۔

(4) سید قیصر عباس شاہ: ریٹائرڈ PAF۔نسب میں ایک بیٹا (1) علی حسین۔

(5) سید شاہد عباس شاہ: دبئی سے۔۔۔۔۔نسب میں دو بیٹے (1) مجل عبداللہ۔(2) علی عبدالمنیر

حوالہ جات

1۔ السبعین فی الفضائل امیر المومنین۔از: سید علی ہمدانیؒ

2۔ المودۃ فی القرباء۔از: میر کبیر سید علی ہمدانیؒ

3۔ کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر (سید قمر عباس ہمدانی)

4۔ بحار االانوار جلد 15

5۔ مدرک الطالب فی النسب آل ابی طالب (سید قمر عباس ہمدانی)

6۔ تاریخ دمشق، صحیح بخاری

7۔ روضۃ الطالب (سید قمر عباس الاعرجی ہمدانی)

8۔ سنن ترمذی، اسد الغابہ

9۔ تفسیر جامع البیان، حلیۃ الاولیاء، ابونعیم اصفہانی

10۔ تذکرۃ السادات الہمدان (سید شاہ عبد الباسط ہمدانی)

11۔ تاریخ واحوال خانوادہ بڑی گدی (سید شاہ محمد انس ہمدانی وشاہ سلطان اکبر ہمدانی)

12۔ مقتل خوارزمی، فرائد السمطین

13۔ تاریخ سادات چک نمبر 119 /7ڈی آر کسووال (باوا سید حسن عباس ہمدانی ڈھڈ یال)

14۔ حیات حضرت عباس علمدارؑ

15۔ تاریخ واحوال سید گلاب شاہ ہمدانی مرحوم تلہ گنگ (سید امداد حسین شاہ ہمدانی)

16۔ طبقات ابن سعد، تاریخ ابن عساکر

17۔ تذکرہ واحوال حضرت سید گلاب شاہ ہمدانیؒ وخانوادہ از علامہ سید فیض الحسن ہمدانی کولیاں حمید راولپنڈی

18۔ حضرت ام البنینؑ

19۔ تذکرہ احوال باوا سید کرم علی شاہ ابن سید شاہ جی ڈھڈ یال از سید نجم الحسن شاہ ہمدانی ڈھڈ یال

20۔ مستدرک حاکم نیشاپوری، کنز الاعمال

21۔ تذکرہ احوال باوا سید غلام حسین شاہ نکے والے ڈھڈ یال از انسپکٹر ریاض ہمدانی آف ڈھڈ یال

22۔ مدینہ سے مدینہ تک

23۔ تذکرہ احوال زوارحاجی محمد عباس ہمدانی مرحوم تلہ گنگ از سید خاور عباس ہمدانی تلہ گنگ

24۔ اشجار الکمال از بابا سید وقار علی حیدر ہمدانی

25۔ تذکرہ احوال سید عباس علی شاہ ہمدانی مرحوم نارنگ سیداں از باوا سید فیاض حسین ہمدانی نارنگ سیداں

26۔ کربلا کے اعداد وشمار

27۔ تذکرہ حضرت خواجہ شاہ نظام الدین ہمدانیؒ دندہ شاہ بلاول از سید شاہ سلطان اکبر ہمدانی، دندہ شاہ بلاول

28۔ ہم اور ہمارے اسلاف (ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانیؒ)

29۔ تذکرہ باوا سید گلاب شاہ ہمدانی آف نارنگ سیداں از سید فیاض حسین ہمدانی نارنگ سیداں چکوال

30۔ سالار عجم (ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانیؒ)

31۔ تذکرہ ۔سید رنگ علی شاہ مجسٹریٹ جلالپور سیداں از صحافی سید ابوالحسن ہمدانی جوہر آباد

32۔ تاریخ شاہ فتح نور ہمدانیؒ غیر مطبوعہ (سید غلام رضا ہمدانیؒ

33۔ احوال بزرگان سادات ہمدانی والا مظفر گڑھ از سید عثمان ہمدانی مظفر گڑھ

34۔ تاریخ سید شہابل شاہ شہیدؒ (سید ابوعلی اشتیاق ہمدانی)

35۔ احوال الحاج پیر سید منیر حسین ہمدانی آف چنگا شریف لاوہ از سید شاہ سلطان اکبر ہمدانی دندہ شاہ بلاول

36۔ تاریخ واحوال سادات تلہ گنگ (سید دلاور عباس ہمدانیؒ)

37۔ احوال سید جعفر شاہ ہمدانی تلہ گنگ از سید سبط رضا ہمدانی تلہ گنگ

38۔ خاندان سادات عابدی جلالی علی گڑھ (سید ذوالقرنین عابدی)

39۔ احوال سید لال بادشاہ ہمدانی میال تلہ گنگ از سید وقار حیدر ہمدانی آف میال تلہ گنگ

40۔ تاریخ واحوال باباشاہ لطیف ہمدانیؒ (باوا سید شفقت ہمدانی

41۔ احوال سید چن بادشاہ ہمدانی میال تلہ گنگ از حافظ سید فراز موسی ہمدانی میال تلہ گنگ

42۔ تاریخ سادات قصور (سید بابا وقار علی حیدر و سید نجم ہمدانی)

43۔ احوال سید محمد شاہ ابن سید حبیب شاہ ہمدانی تلہ گنگ از سید حسن رضا ہمدانی آف قطر

44۔ تاریخ سادات جھالر/ ساہیوال (سید اعجاز حسین ہمدانی)

45۔ احوال سید ملازم حسین شاہ میال تلہ گنگ از زوار حاجی تصنیف شاہ ہمدانی آف میال تلہ گنگ

46۔ تاریخ واحوال خانوادہ حضرت شاہ مرادؒ (سید علمدار ہمدانی)

47۔ احوال پیر سید ولایت شاہ ہمدانی برزی میانوالی از باوا سید اسحاق شاہ ہمدانی آف برزی میانوالی

48۔ تاریخ سادات بہاولپور (مولانا سید عبدالہادی ہمدانی)

49۔ احوال پیر سید احمد شاہ ہمدانی دندہ شاہ بلاول از پیر سید محمد حسنین شاہ ہمدانی دندہ شاہ بلاول

50۔ تاریخ واحوال سادات قادر پور سید باقر حسین ہمدانی

51۔ احوال سید امداد حسین ہمدانی واں بچھراں از سید شہاب الدین ہمدانی واں بچھراں میانوالی

52۔ تاریخ واحوال سادات سدھوال (سید عدیل ہمدانی)

53۔ احوال مولانا باوا افضل حسین ہمدانی میال سیداں از سید نفیس شاہ ہمدانی آف میال سیداں راولپنڈی

54۔ تاریخ واحوال سادات میال وسکھر (سید حماد ہمدانی)

55۔ احوال سید صدا حسین ہمدانی میال تلہ گنگ از بابا سید محمد شاہ ہمدانی آف میال تلہ گنگ

56۔ تاریخ سادات شاہ ابراہیمؒ (سید اشتیاق حسین ہمدانی)

57۔ احوال سید ظفریاب حسین ہمدانی ڈھڈیال چکوال از باوا حسن شاہ ہمدانی ڈھڈیال چکوال

58۔ تاریخ واحوال بابا حسن شاہ گٹال (سید سلطان اکبر ہمدانی)

59۔ احوال زوار سید ریاض حسین شاہ ہمدانی میال سیداں از سید آکاش ہمدانی آف چک بیلی راولپنڈی

60۔ تاریخ واحوال سرکار شہابل شاہؒ (سید ظفر عباس ہمدانی)

61۔ احوال زوار سید مظلوم حسین ہمدانی میال سیداں از سید فخر عباس ہمدانی میال سیداں راولپنڈی

62۔ تاریخ واحوال سادات ننکانہ (سید نعیم ہمدانی)

63۔ احوال سید شہابل شاہ ہمدانی قادر پور از سید مبشر الحسن ہمدانی آف تلہ گنگ

64۔ تاریخ واحوال سادات ٹوبا سیداں (سید مقصود شاہ)

65۔ احوال سید عباس علی شاہ ہمدانی ڈھڈیال از سید باوا حسن شاہ ہمدانی آف ڈھڈیال چکوال

66۔ تاریخ سادات جسوال (باوا سید وجیہ الحسن)

67۔ احوال سید غضنفر علی شاہ ہمدانی تلہ گنگ از سید اعزاز حیدر ہمدانی آف تلہ گنگ سٹی

68۔ تاریخ سادات لاہور (سید سلمان شاہ ہمدانی)

69۔ احوال سید فتح شاہ ہمدانی میال از سید حماد عباس ہمدانی آف میال تلہ گنگ

70۔ تاریخ سادات کشمیر (سید ساجد ہمدانی، ہٹیاں)
71۔ احوال سید حامد علی شاہ ہمدانی تلہ گنگ از سید سہیل عباس ہمدانی آف تلہ گنگ سٹی
72۔ احوال سید محمد شاہ ہمدانی از سید فرحت ہمدانی راولپنڈی
73۔ احوال ڈی آئی جی سید فتح علی شاہ ہمدانی تلہ گنگ از سید خرم عباس ہمدانی آف تلہ گنگ
74۔ احوال کرنل سید شاہد ہمدانی قادر پور از سید صولت ہمدانی
75۔ احوال علامہ پیر سلطان علی شاہ ہمدانی بھنگالی شریف از سید ساجد شاہ ہمدانی بھنگالی شریف راولپنڈی
76۔ احوال سید چن پیر شاہ فتح جنگ از سید غضنفر مہدی واہ کینٹ
77۔ احوال سید بہادر شاہ ہمدانی راہنہ سادات از سید نوید الحسن ہمدانی کراچی
78۔ احوال سید نور شاہ ہمدانی قادر پور از زوار عابد ہمدانی کراچی
79۔ احوال سید مختار حسین ابن سید دامن شاہ ہمدانی نارنگ سیداں چکوال از باوا سید حسن شاہ ڈھڈیال چکوال
80۔ تاریخ واحوال شاخ کریم شاہال (سید عابد ہمدانی مرحوم)
81۔ احوال سید امیر حزب اللہ ٹبہ پیراں والا از سید حماد شاہ آف ٹبہ پیراں جھنگ
82۔ تاریخ واحوال راہنہ سادات (سید منظور الحسن ہمدانی)
83۔ احوال سید شاہ سلطان العارفین بن شاہ امین دندہ شاہ بلاول از سید علمدار حسین ہمدانی، دندہ شاہ بلاول
84۔ تاریخ سادات پنوال (مولانا سید علی حسن رضا ہمدانی)
85۔ احوال سید غلام مرتضیٰ شاہ بن ولایت شاہ جابہ از سید جری عباس ہمدانی آف جابہ خوشاب
86۔ تاریخ واحوال سادات سدوال (باوا سید ذوالفقار شاہ)
87۔ احوال سادات حکمیال از ذاکر سید کرم شاہ وسید ثقلین شاہ آف حکمیال راولپنڈی
88۔ تاریخ واحوال بگراں سیداں (سید نجم الحسین ہمدانی)
89۔ احوال سید زمان شاہ ابن شیر شاہ ڈھڈیال از سید ثمر عباس آف واہ کینٹ
90۔ تاریخ واحوال سادات میال سید مستجاب حیدر و سید مزبر ہمدانی)
91۔ احوال سید جعفر شاہ ہمدانی میال از سید جعفر عباس ہمدانی 77 چک خنیوال
92۔ قدیمی قلمی نسخہ جات از سید ساجد ہمدانی (شاہپور چکوال)
93۔ احوال پیر سید حسین شاہ ہمدانی میانوالہ از سید توصیف شاہ ہمدانی آف میانوالہ اٹک

94۔ تاریخ واحوال سادات ہرن پور (سید محمد علی حسن ہمدانی)
95۔ احوال تمام تزکرات سادات ہمدانیہ بگراں سیداں از سید نجمل الحسن ہمدانی، بگراں سیداں راولپنڈی
96۔ اہم شخصیات مظفر گڑھ ہمدانی والا از سید عثمان ہمدانی مظفر گڑھ
97۔ احوال سالار سید عباس رضا ہمدانی قادراز سید ضامن شاہ ہمدانی آف قادر پور
98۔ تاریخ واحوال سید شاہ شرفؒ (سید مراتب ہمدانی)
99۔ احوال سید عبداللہ شاہ ہمدانی ساہیوال از سید طاہر احمد شاہ آف ساہیوال سرگودھا
100۔ ابن شاہ ہمدانؒ مولف سید اختر حسین ہمدانی
101۔ احوال سید نزر عباس ابن سید نجابت شاہ از سید نزر عباس ہمدانی آف جسوال
102۔ تاریخ سادات خانیوال (سید میر حسنین ہمدانی)
103۔ احوال سید غلام شبیر شاہ ہمدانی تلہ گنگ از سید کامران ہمدانی تلہ گنگ
104۔ کتاب تذکرہ اولیائے چکوال (منہاس صاحب)
105۔ احوال حضرت سخی شاہ زمان ہمدانیؒ دندہ شاہ بلاول از سید باقر حسین ہمدانی آف دندہ شاہ بلاول
106۔ تاریخ سادات فتح جنگ (پیر سید قاسم شاہ)
107۔ احوال سید سالم شاہ ہمدانی سرگودھا از سید احتشام الحق ہمدانی آف سرگودھا
108۔ احوال سید محمد حسین عابدی جلالوی از سید اعجاز محمد عابدی کراچی
109۔ احوال سید غلام احمد آزاد کشمیر از پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد ہمدانی آف ہٹیاں بالا
110۔ تاریخ سادات رحمان شاہال (سید آل علی ہمدانی)
111۔ احوال علامہ سید اکبر ہمدانی عرف بوڈی شاہ از تذکرہ سادات کشمیر
112۔ ہمدانی سادات کا شجرہ (سید غلام علی اصغر ہمدانی)
113۔ احوال سید غلام الدین ہمدانی از سید ہارون ہمدانی آف سرینگر بارہ مولہ
114۔ تاریخ سادات بہک میکن (سید مجتبیٰ حیدر ہمدانی)
115۔ احوال پیر سید افضل شاہ ہمدانی لکھوال از پیر سید علی سلطان بلاول ہمدانی آف لکھوال
116۔ تاریخ سادات رحمان شاہال (سید آل علی ہمدانی)
117۔ احوال حضرت سید زمان شاہ ہمدانی برزی از سید مسعود شاہ ہمدانی آف برزی میانوالی

118۔ تاریخ سادات باہتر (پیر سید زاہد ہمدانی)

119۔ احوال سید ستار شاہ ہمدانی ملوال خوشاب از سید سجاد حیدر ہمدانی جوہر آباد

120۔ تاریخ واحوال سادات میانوالی (سید ستار ہمدانی)

121۔ احوال سید عبدالروف ہمدانی ساہیوال از پروفیسر فاروق ہمدانی آف ساہیوال سرگودھا

122۔ تاریخ سادات غریبوال (سید فہد شاہ ہمدانی)

123۔ احوال سید پھل پیر شاہ ہمدانی راہنہ سادات از سید محسن ہمدانی آف راہنہ سادات چکوال

124۔ تاریخ واحوال دندہ شاہ بلاول (سید سلطان اکبر ہمدانی)

125۔ احوال سید ناصر علی شاہ ہمدانی ننکانہ از سید یاسر عباس آف چاہ امیر شاہ ننکانہ

126۔ تاریخ واحوال سادات وسنال (باوا تجمل عباس ہمدانی)

127۔ احوال سید امیر شاہ بن پیر شاہ ہمدانی ٹھٹہ ہمدانیہ ننکانہ از سید نعیم عباس ہمدانی آف ننکانہ

128۔ تاریخ واحوال سادات ڈھڈیال (باوا سید حسن عباس ہمدانی)

129۔ احوال سید فرمان شاہ ہمدانی راولپنڈی از سید عمران ہمدانی بنی سٹاپ راولپنڈی

130۔ تاریخ سادات مظفر گڑھ (سید کریم شاہ)

131۔ احوال سید بزرگ شاہ ہمدانی باہتر فتح جنگ از سید زاہد ہمدانی باہتر فتح جنگ

132۔ تاریخ سادات شاہ ابراہیم (سید اشتیاق حسین شاہ ہمدانی)

133۔ احوال سید منظور حیدر شاہ ہمدانی تلہ گنگ از محمد سلیم اختر تلہ گنگ

134۔ تاریخ سادات امروساون (سید ساجد ہمدانی)

135۔ احوال سید مہدی شاہ ہمدانی میال سیداں از سالار سید توقیر شاہ ہمدانی میال سیداں راولپنڈی

136۔ تاریخ سادات چک علی شاہ (سید نذر حسین)

137۔ احوال سید عطاءاللہ شاہ ہمدانی میال تلہ گنگ از سید احتشام ہمدانی میال تلہ گنگ

138۔ تاریخ سادات عبدالحکیم (سید عتیق مہتاب ہمدانی)

139۔ احوال سید گلاب حسین شاہ المعروف پھل شاہ وسنال از سید زین العابدین نقوی آف جوہر آباد

140۔ تاریخ واحوال سادات ہرن پور (سید محمد علی حسن ہمدانی)

141۔ احوال سید گلاب حسین شاہ ہمدانی سگھر از سید عاطف عباس آف سگھر تلہ گنگ

142۔ احوال سید طاہر حسین ہمدانی وسنال از سید التجا ہمدانی وسنال

143۔ احوال سید چن پیر علی شاہ ہمدانی پنن وال از سید شاہد عباس ہمدانی پنن وال جہلم

144۔ احوال سید محمد حضرت شاہ ایبٹ آباد از سید ذیشان ہمدانی کراچی

145۔ احوال سید غلام علی شاہ ہمدانی انگہ شاہ بلاول از سید غلام عباس ہمدانی انگہ شاہ بلاول

146۔ احوال سید لیاقت شاہ ہمدانی لاوہ از سید بابر عباس ہمدانی لاوہ

147۔ احوال سید نور زمان شاہ ہمدانی ساہیوال از ڈاکٹر سید عمار ہمدانی لاہور

148۔ احوال حضرت شاہ تاج محمد ولی ہمدانی جادہ از سید قمر عباس اعرجی

149۔ احوال ذاکر سید حیدار شاہ مور جھنگ از سید اقتدار شاہ ہمدانی مور جھنگ

150۔ احوال حضرت باواشاہ زندہ از ذاکر عامر شاہ (جوئیہ، خوشاب)

151۔ احوال سید غلام مرتضیٰ شاہ جلالپور سیداں از سید محمد عمران ہمدانی جوہر آباد

152۔ احوال سید گلزار حسین شاہ جھنگ سیداں

153۔ احوال سید شرف شاہ ہمدانی ٹوبہ سیداں از سید مقصود شاہ ہمدانی از ٹوبا سیداں راولپنڈی

154۔ مجموعہ حضرت شاہ ہمدانؒ

155۔ احوال سید اسلم شاہ بن فضل شاہ ساہیوال از نمبردار فضل شاہ چیچہ وطنی

156۔ اولیائے جموں وکشمیر

157۔ احوال سید چن پیر شاہ بن شاہ شرف جلالپور سیداں از آل عمران ہمدانی جلالپور سیداں

158۔ تاریخ سادات لاہور (سید سلمان شاہ ہمدانی)

159۔ احوال سید ظفر عباس بن فضل شاہ ساہیوال از سید وصی حیدر ساہیوال

160۔ تاریخ سادات فتح جنگ (پیر سید قاسم شاہ)

161۔ تاریخ واحوال سوگا سیداں (باواحسن عباس ہمدانی وذاکر جعفر شاہ)

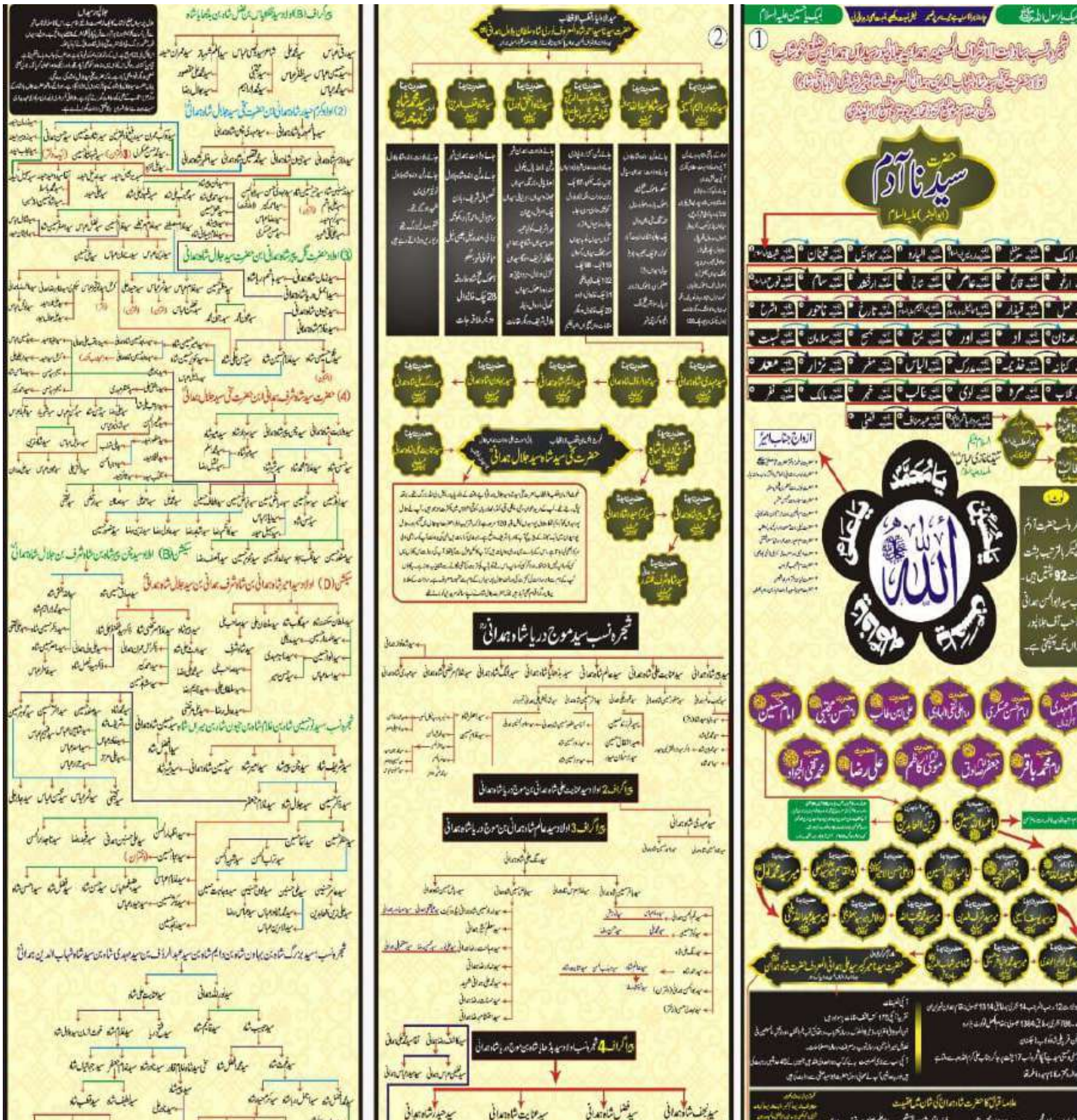
162۔ سوانح حیات حاجی لعل شاہ ہمدانیؒ (سید شاہ محمد عمرؒ)

163۔ احوال سید موج دریا شاہ ہمدانی جلالپور سیداں از سید رفیع ذوالقرنین ہمدانی جلالپور سیداں

164۔ تاریخ سادات ایبٹ آباد (سید آصف حسین ہمدانی)

165۔ احوال سید حسین شاہ ہمدانی راہنہ سادات از باوا سید بخت بیدار شاہ ہمدانی آف راہنہ سادات

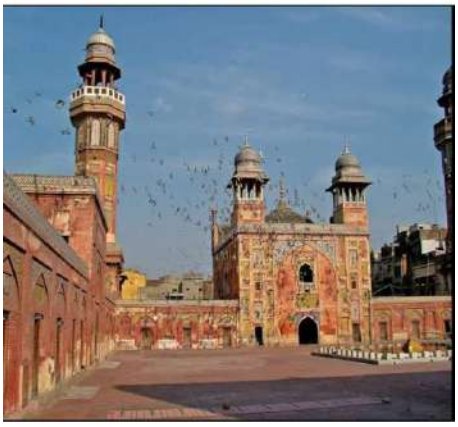
166۔ تاریخ واحوال جھنڈ وسیداں (سید حسن عباس ہمدانی)
167۔ احوال سید بزرگ علی شاہ باہیا شریف از سید امجد شاہ باہیا شریف
168۔ کتاب المناقب از سید علی اسود عابد کراچی
169۔ احوال سید حیدر علی شاہ نوشاہی سوار ہین اسلام آباد از سید ساجد ہمدانی اسلام آباد
170۔ تاریخ سادات کوئٹہ (ڈاکٹر سید امجد علی ہمدانی)
171۔ احوال سید مزمل شاہ ادوال از سید ذیشان حیدر ہمدانی ادوال راولپنڈی
172۔ تاریخ واحوال شاہ حبیبؒ ننکانہ (سید نثار ہمدانی)
173۔ احوال سید علی مدد شاہ ہمدانی ڈھڈ یال از میجر سید ابرار ہمدانی لاہور و سید حمزہ ہمدانی ڈھڈ یال
174۔ تاریخ سادات چک علی شاہ (سید نذر حسین شاہ)
175۔ احوال سید ملازم حسین ہمدانی ڈھڈ یال از باوا حسن شاہ ہمدانی ڈھڈ یال
176۔ تاریخ واحوال سادات لاوہ (سید میر حسنین ہمدانی)
177۔ احوال سید محمد شاہ ہمدانی آف بھلہ از سید فرخ سجاد ہمدانی بھلہ چکوال
178۔ کتاب بھنگالی کا شہنشاہ (بھنگالی شریف آستانہ)
179۔ قدیمی قلمی تاریخ وشجرہ از سید اظہر عباس ہمدانی و سید شاہد عباس ہمدانی پنن وال جہلم
180۔ تاریخ سادات ہمدانیہ (مولفہ سیدہ سکینہ کشمیر)
181۔ احوال سید شاہ محمد شریف دندہ شاہ بلاول از سید محمد حسنین شاہ ہمدانی دندہ شاہ بلاول
182۔ کتاب حضرت شاہ مرادؒ (نور محمد عنایتی)
183۔ قدیمی قلمی نسخہ جات سادات ہمدانیہ مور جھنگ از باوا سید مظلوم شاہ ہمدانی و باوا سید شاہ حسنین ہمدانی
184۔ تاریخ واحوال قبور (سید سلطان اکبر ہمدانی)
185۔ تاریخ واحوال سادات جلالپور سیداں (آغا سید محمد علی، سید رفیع ذوالقرنین، سید ساجد حسین)
186۔ تاریخ خانودہ چک 10/31 آر و 119 /7 ڈی آر کسووال (سید زاہد ہمدانی)
187۔ تاریخ واحوال سید عبدالسلام ہمدانی و سید محمود شاہ ہمدانی خیر پور ٹامیوالی از مولانا سید عبدالہادی ہمدانی تحریر راو شہباز
188۔ احوال سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیداں از سید غوث شاہ ہمدانی، سید عقیل مسلم ہمدانی، سید علی کامران ہمدانی، سید قاسم ہمدانی، سید ضیاء الحسن ہمدانی جھنڈ وسیداں


1
2
حضرت
سیدنا آدم
شجرہ نسب سید موج دریا شاہ ہمدانی



کولاب تاجکستان میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان رحمتہ اللہ علیہ کا قبر مبارک





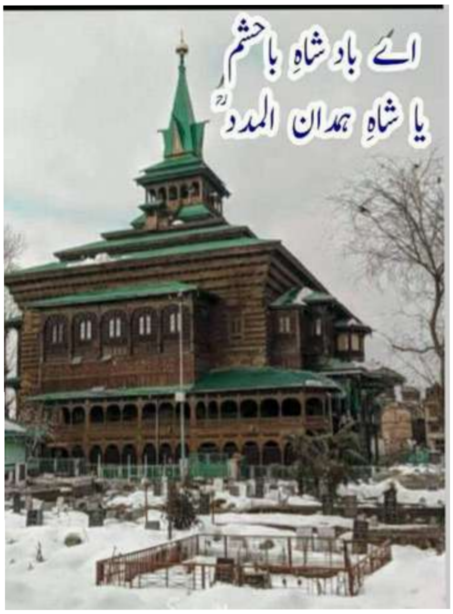
مسجد شاه همدان کشمیر | ایلیا گشت

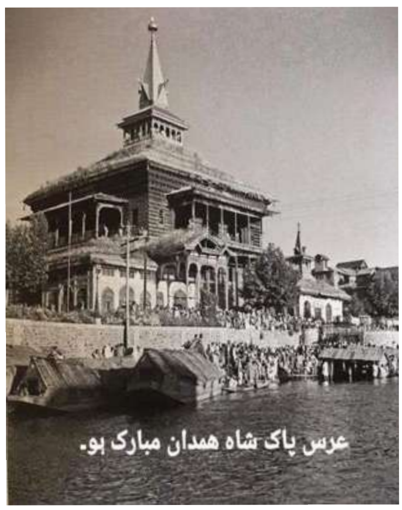
دیدن صفحه

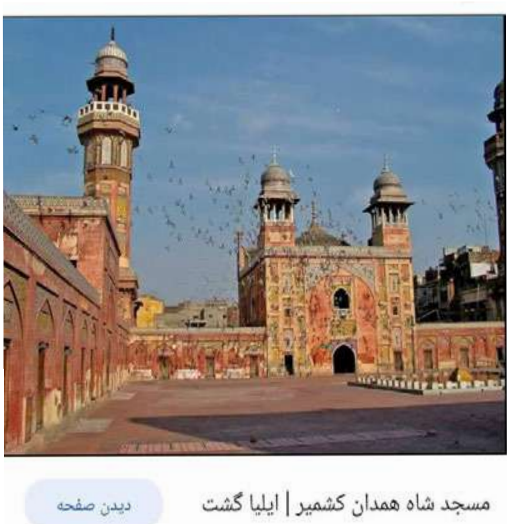
این تصویر ممکن تحت حق ثبت محفوظ باشد. **بیشتر بدانید**




میر سید علی همدانی 850 سال پیش مسجدی را
در ولسوالی جرم بدخشان بنا کرد که تاکنون پابرجاست
میر سید علی همدانی ۸۵۰ سال پیش
مسجدی را در ولسوالی جرم بدخشان بنا
تماشا کردن
تاریخ بارگذاری: ۱۴ نوامبر ۲۰۲۲


اے بادشاہِ باحشم
یا شاہِ ہمدان المددؒ


عرس پاک شاہ ہمدان مبارک ہو۔


مسجد شاه همدان کشمیر | ایلیا گشت
دیدن صفحه


فیضان شاہ ہمدان
فیضان شاہ بلاول ہمدانی

شجرہ نسب

سلطان الاولیاء حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف نوری شاہ سلطان بلاول ہمدانی

(پیشوائے طریقت سلسلہ فقراء حسینیہ ہمدانیہ)

مرکز سادات الاشراف الحسینیہ الاعرجیہ الہمدانیہ ونده شاہ بلاول (ضلع چکوال)

سید احمد شاہ المعروف شاہ سلطان بلاول ہمدانیؒ بن سید اسماعیل ہمدانیؒ بن سید شاہ زبیر ہمدانیؒ بن سید شاہ نور اللہ ہمدانیؒ بن سید شاہ فتح اللہ ہمدانیؒ بن سید شاہ حسین ہمدانیؒ بن سید شاہ محمود ہمدانیؒ بن سید جمال الدین الحسین ہمدانیؒ بن سید علی ہمدانیؒ المعروف سیاہ پوش بن سید احمد کبیر الدین ہمدانیؒ بن سید نور الدین کمال ہمدانیؒ بن سید احمد قتال ہمدانیؒ بن میر سید حسن ہمدانیؒ بن میر سید محمد ہمدانیؒ بن میر کبیر سید علی ہمدانیؒ المعروف شاہ ہمدانؒ بن میر سید شہاب الدین ہمدانیؒ بن سید محمد ہمدانیؒ بن سید علیؒ بن سید یوسفؒ بن سید محمد شرف الدینؒ بن سید محب اللہؒ بن سید جعفرؒ بن سید عبد اللہؒ بن سید محمدؒ بن سید ابو القاسم علی جلالا بادیؒ بن سید محمد حسن الامیرؒ بن سید ابا عبد اللہ الحسینؒ بن سید جعفر الحجۃؒ بن سید ابو عبید اللہ الاعرجؒ بن امام زادہ حسین الاصغرؒ بن امام علی السجاد زین العابدینؑ بن امام حسین علیہ السلام بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

(ترتیب: زوار سید عابد حسین ہمدانی کربلائی، کمپوزنگ: سید ساجد حسین ہمدانی)

منجانب: سادات حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ، شاہ ہمدانؒ رابطہ کونسل پاکستان









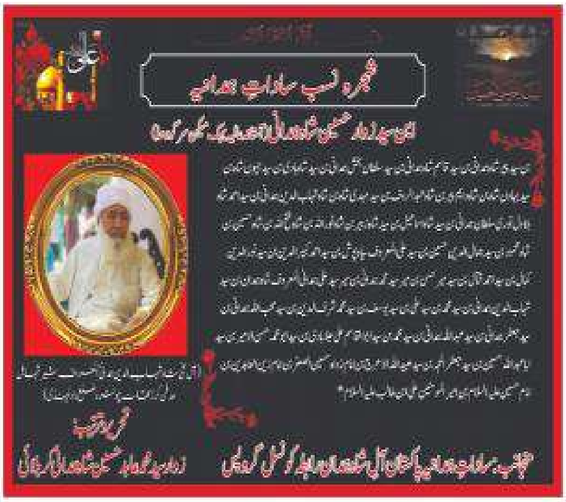
یا اللہ
اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد
شجرہ نسب
سادات الاشراف الحسینیہ الہمدانیہ تلہ گنگ (ڈھوک کباڑہ / کراچی)
حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا
امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم
حضرت سیدنا امام حسن
حضرت سیدنا امام حسین
حضرت سیدنا امام زین العابدین





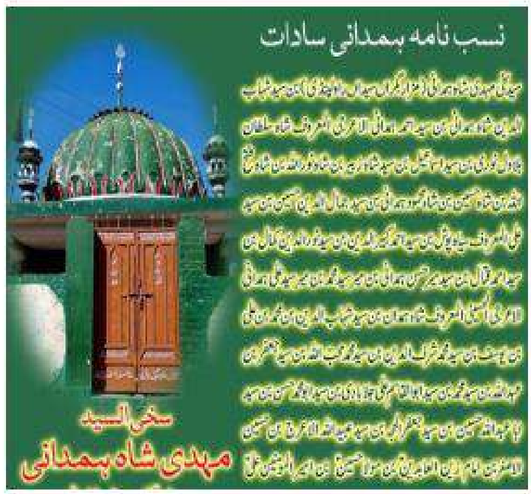


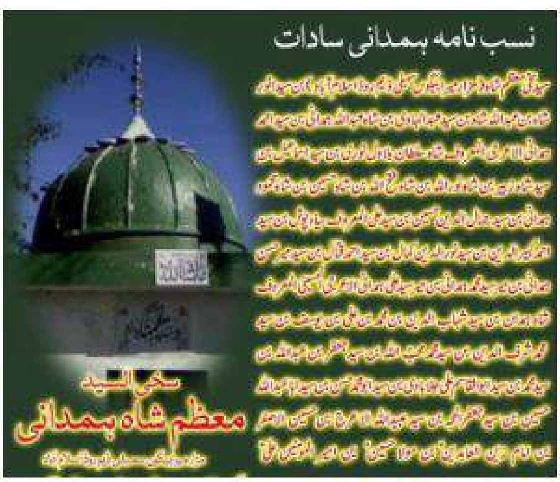



شجرہ نسب سادات ہمدانیہ

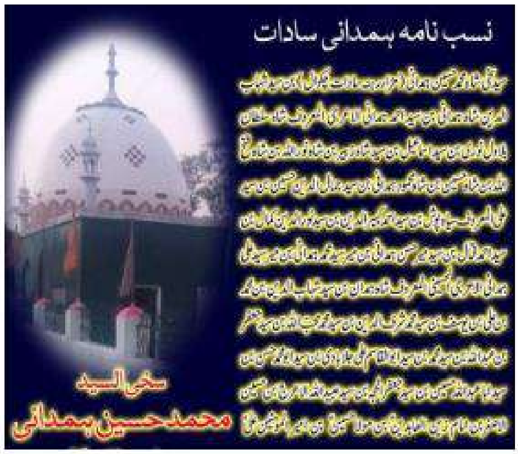

نسب نامہ ہمدانی سادات
سخی السید
لطیف شاہ ہمدانی

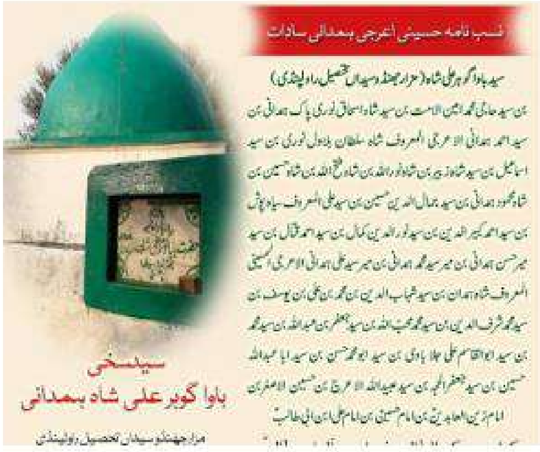

نسب نامہ حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سخی السید
معظم شاہ ہمدانی

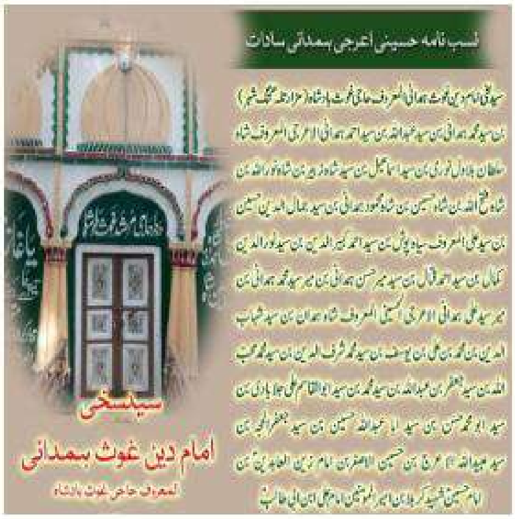

نسب نامہ ہمدانی سادات
سخی السید
مہدی شاہ ہمدانی

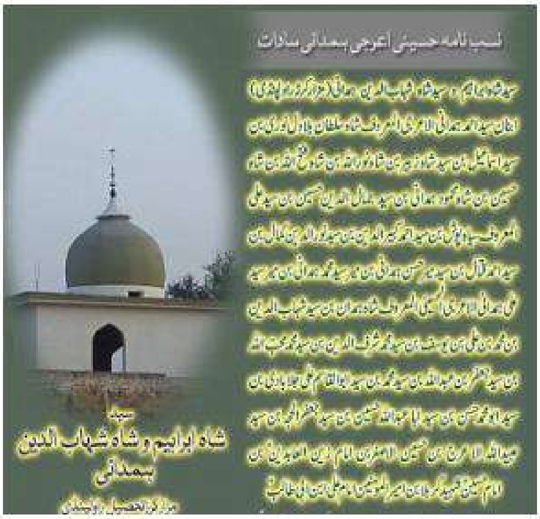

نسب نامہ ہمدانی سادات
سخی السید
معظم شاہ ہمدانی

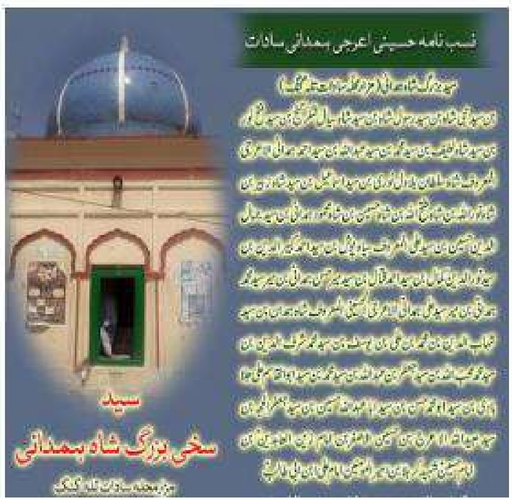

نسب نامہ ہمدانی سادات
سخی السید
شاہ شریف محمد


نسب نامہ ہمدانی سادات
سخی السید
محمد حسین ہمدانی

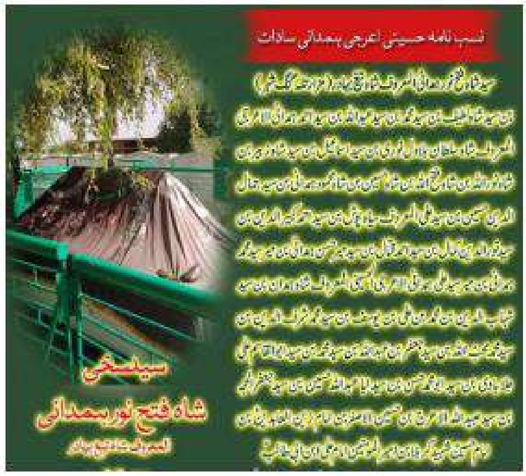

نسب نامہ حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سیدسخی
باوا گوہر علی شاہ ہمدانی


نسب نامہ حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سیدسخی
امام دین غوث ہمدانی


نسب نامہ حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سید
شاہ ابراہیم و شاہ شہاب الدین
ہمدانی


نسب نامہ حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سید
سخی بزرگ شاہ ہمدانی


نسب نامہ سادات حسینی اعرجی الہمدانی
گل حسن شاہ
جد امجد
قمر عباس



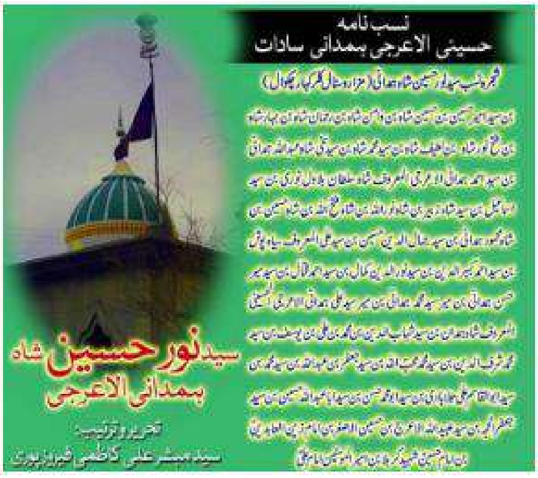
نسب نامہ حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سید سخی
شاہ فتح نور ہمدانی



نسب نامہ حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سید سخی
غلام حسین شاہ ہمدانی



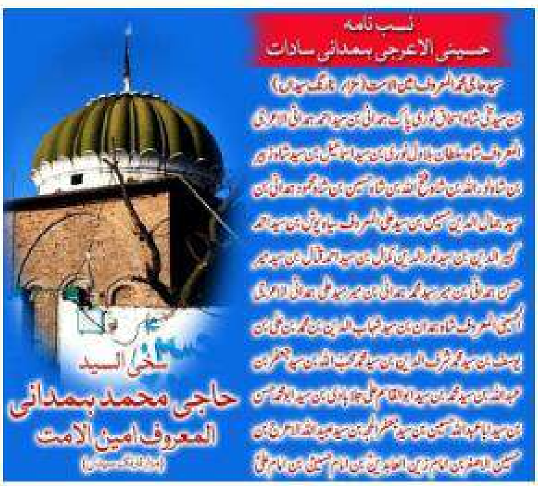
نسب نامہ حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سید سخی
امیر علی شاہ ہمدانی



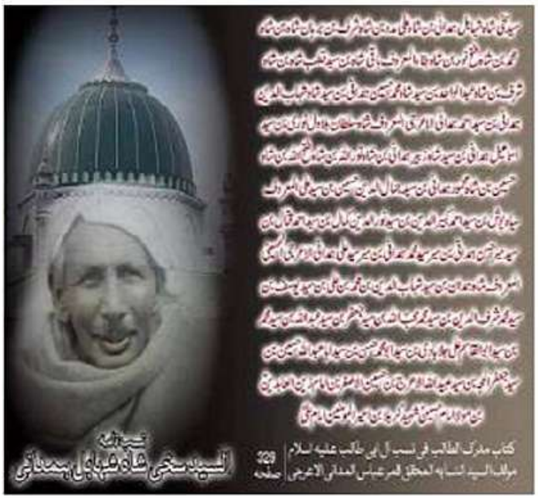
نسب نامہ
حسینی الاعرجی ہمدانی سادات
سید نور حسین شاہ
ہمدانی الاعرجی
تحریر و ترتیب:
سید مبشر علی کاظمی فیروزپوری



نسب نامہ حسینی الاعرجی ہمدانی سادات
مزار بمقام شہباز خیل میانوالی
سخی السید شاہ جیون شاہ ہمدانی



نسب نامہ
حسینی الاعرجی ہمدانی سادات
سخی السید
حاجی محمد ہمدانی
المعروف امین الامت



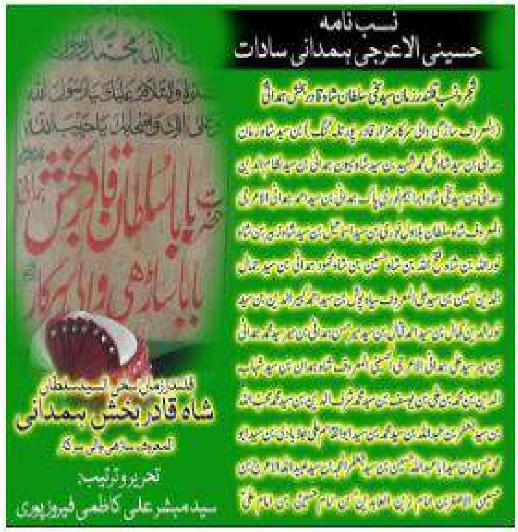

نسب نامہ ہمدانی سادات
سخی السید
میراں شاہ ہمدانی


فیضان شاہ ہمدان
فیضان شاہ باول ہمدانی
شجرہ نسب سادات ہمدانیہ
منجانب: سادات ہمدانیہ پاکستان شاہ ہمدان رابطہ کونسل

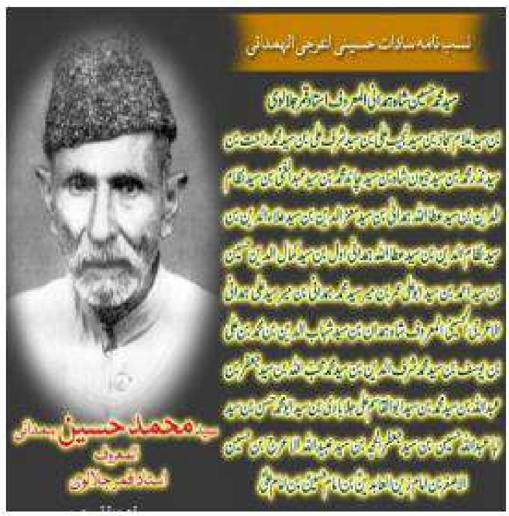

شجرہ نسب سادات ہمدانی الاعرجی
جلال پور سیداں۔ خوشاب
مرشد سخی السید
شاہ شرف قلندر
ہمدانی الاعرجی

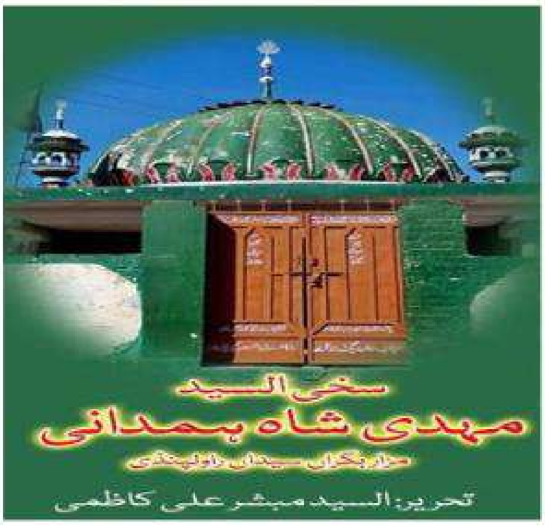

شجرہ نسب سادات ہمدانیہ

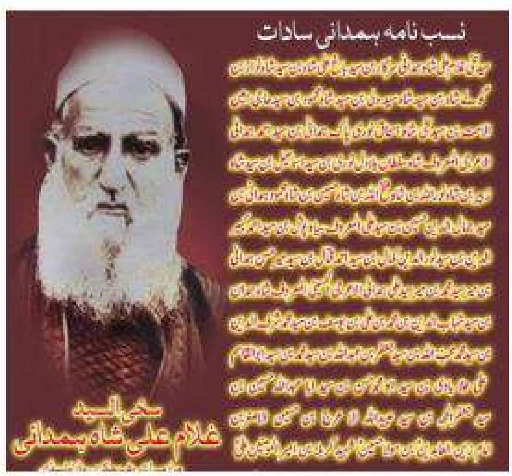

نسب نامہ
حسینی الاعرجی ہمدانی سادات
سخی السید
شاہ نواز ہمدانی

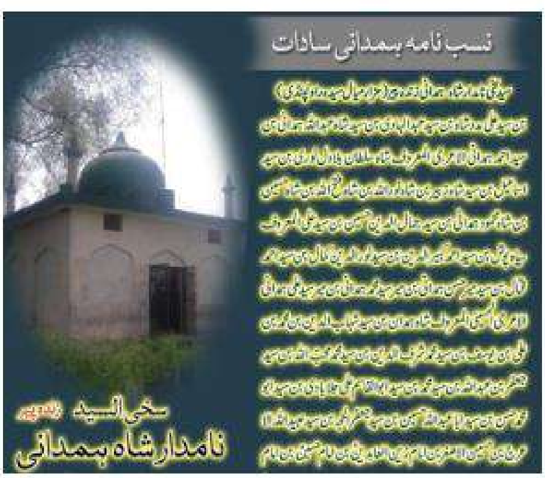

نسب نامہ
حسینی الاعرجی ہمدانی سادات
شاہ قادر بخش ہمدانی
تحریر و ترتیب:
سید مبشر علی کاظمی فیروزپوری

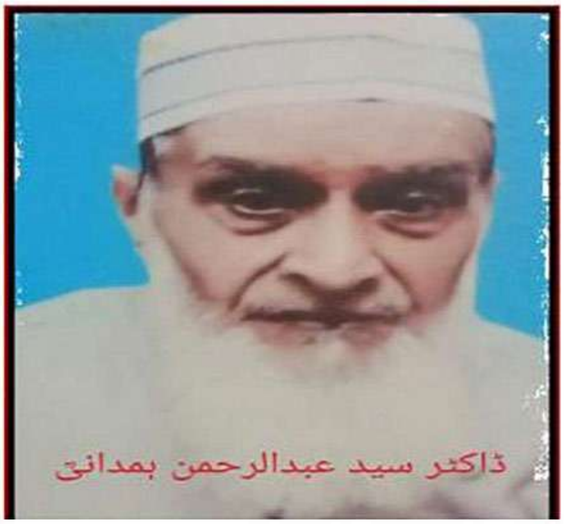

نسب نامہ
حسینی اعرجی ہمدانی سادات
سخی السید
پیر گلاب شاہ ہمدانی


نسب نامہ سادات حسینی اعرجی الہمدانی
سید محمد حسین ہمدانی


سخی السید
مہدی شاہ ہمدانی
تحریر: السید مبشر علی کاظمی


نسب نامہ ہمدانی سادات
سخی السید
غلام علی شاہ ہمدانی


نسب نامہ ہمدانی سادات
سخی السید
نامدار شاہ ہمدانی

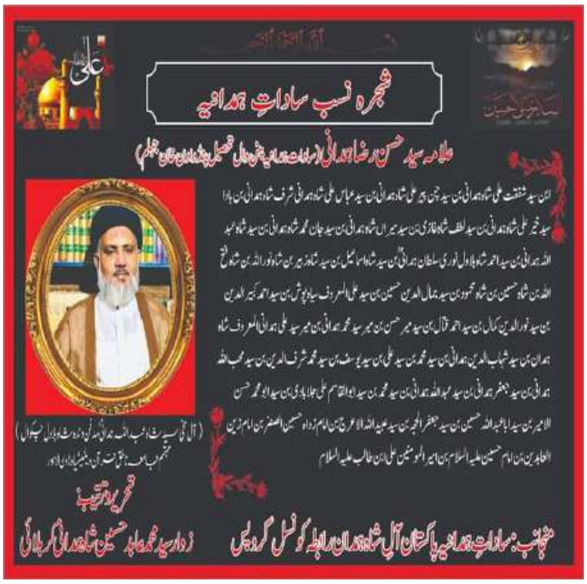

ڈاکٹر سید عبدالرحمن ہمدانی










شجرہ نسب ساداتِ ہمدانیہ
علامہ سید حسن رضا ہمدانی
تحریر و ترتیب
زوار سید محمد عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی
منجانب: ساداتِ ہمدانیہ پاکستان آلِ شاہ ہمدان رابطہ کونسل گروپس



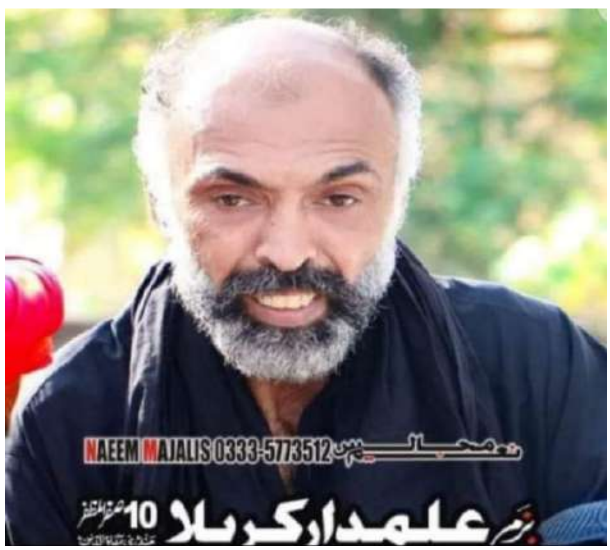


اشعل
عزاداری
14 صفر المظفر 2023
ذاکر ابو طالب عابد مجید راولپنڈی
زین الحسنین
ADMIN: MALIK MUJTABA & SHAHZAIB ALI KHAN 0310-1370028 ASHAL AZADARI OFFICIAL









NAEEM MAJALIS 0333-5773512
10
علمدار کربلا




لامی پاکستان

















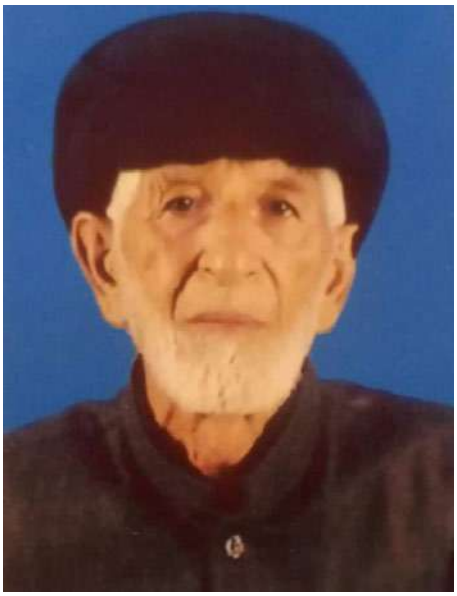








INDIA






شاہ ہمدان کانفرنس





خصوصی محبت وعنایت



الحاج باوا سید محمد شاہ ہمدانی

دربار عالیہ دندہ شاہ بلاول



سید کاشف رضا ہمدانی

دربار عالیہ جلالپور سیداں خوشاب

ہمدانی انٹرپرائزز کسٹم کلیرنس اینڈ فارورڈنگ، شپنگ ایجنٹ کسٹم ہاؤس کراچی



آغا سید محمد علی ہمدانی



زوار سید عابد حسین شاہ ہمدانی کربلائی

مصنف کتاب ہذا

خراجِ عقیدت جدامجد سید السادات سالارِ عجم محسن کشمیر میر کبیر

سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ

اس متغیر دنیا میں ایسی شخصیات بہت کم ہیں جو وقت کے فکری دائرے کی قیود سے آزاد ہو کر ہر دور کے ساتھ فکری ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ میر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت انہی اوصاف کی آئینہ دار ہے۔ عصر حاضر کی جدتوں اور علم و تحقیق کے دور میں بھی آپ کی شخصیت علم وفضل کے آسمان پر مہرِ تاباں کی طرح روشنی بکھیرتی نظر آتی ہے۔ آپ کی فکر انسان کے روحانی و مادی امور کے مختلف پہلوؤں کے بھرپور ادراک کی حامل تھی بلکہ انہیں ایک نامیاتی وحدت کے طور پر دیکھتی تھی۔ آپ کی شخصیت جسم وروح، عقل وعشق اور درویشی وسلطانی کے امتزاج کا مرکب تھی۔ آپ نے باشندگانِ کشمیر کی روحانی، معاشی، سیاسی، عمرانی اور ثقافتی تربیت اسلام کے افاقی اصولوں کے مطابق کی۔ آپ کی فکر اور وسعت النظری کا احاطہ کرنا اگرچہ ممکن نہیں لیکن آپ کی شخصیت اور خدمات کے مختلف پہلوؤں پر بہت سے محققین نے ریسرچ کی اور یونیورسٹیوں نے ان احباب کو پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں دیں۔ اسی طرح مختلف مصنفین نے آپ کی ہم گیر شخصیت پر بہت کتابیں مرتب کیں۔ اسی ضمن میں ایک خوبصورت شاہکار انوارِ ولایت ساداتِ ہمدانیہ یعنی شاہ ہمدان رح کے روشن ستارے بھی ہے۔ یہ شاہِ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی حیات، ان کے اجداد اور ان کی اولاد پر لکھی گئی ایک منفرد تخلیق ہے۔ اس کتاب کو زوار سید عابد حسین ہمدانی کربلائی صاحب نے نہایت عمدگی سے تالیف کیا ہے۔ اور حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اجداد و اولاد کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ بلاشبہ مؤلف نے حضرت میر سید علی ہمدانی رح کے عقیدتمندوں کی علمی جستجو کی آبیاری کی ہے۔ میں اس کاوش پر اپنی طرف سے اور تمام ساداتِ ہمدانیہ کی طرف سے زوار سید عابد حسین ہمدانی کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

ازقلم: سید کاشف رضا ہمدانی (ہمدانی انٹرپرائزز کسٹم کلیرنس اینڈ فارورڈنگ، شپنگ ایجنٹ کسٹم ہاؤس کراچی)



دربار شریف سلطان الاولیاء حضرت سخی سید احمد شاہ المعروف شاہ نوری سلطان بلاول ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ



تاجکستان کی کرنسی نوٹ پر حضرت شاہ ہمدان کی تصویر